



الحاشیۃ الصحیح
سنن ترمذی

تالیف
محدث طویل امام ابو موسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ
ترجمہ
مولانا محمد عظیم الدین صاحب دیوبند

ناشرین
فرید نایک سٹال ۳۸، دیوبند لاہور

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان
www.waseemzignai.com

August-2018

اہلسنت وجماعت کا قرآن و سنت کا عظیم ادارہ۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

شعبہ ناظرہ: 200

شعبہ حفظ: 145

شعبہ تجوید: 11

درس نظامی: 105

طلباء

اور انہی شعبہ جات میں سے 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم و بیش 100 طلباء مدرسہ میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام و قیام اور میڈیکل کا خرچہ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

شعبہ حفظ و ناظرہ: 14 اساتذہ

شعبہ عصری علوم (اسکول): 11 اساتذہ

چوکیدار: 2

خادم: 4

باورچی: 2

مدرسہ
کاسٹاف

کل طلباء کم و بیش 461 اور پورا اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادہ کراچی پاکستان

DONATION

HABIB BANK LTD. BARNES STREET BRANCH
ACC TITLE: MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA (TRUST)
ACC NO: 00500025657003 - branchcode: 0050

f @markazuloom

▶ waseem ziyai

www.waseemziyai.com

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ الْحَوْلُ بِظِلِّهِ عَلَى الْعَالَمِينَ
 (الفتح: ۲۸)
 لَمْ يَكُنْ لِي سَيِّئٌ وَلَا لِي خَيْرٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ
 (البقرة: ۲۵۵)

الْجَامِعُ الصَّحِيحُ

سُنَنُ تَرْمِذِي (مترجم)

بِشْمَاءِ بَنَاتِ تَرْفِكِ

(الجزء الثاني)

تأليف

محدث حلیل امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ
 (م ۱۳ رجب ۲۷۹)

ترجمہ

مولانا محمد صدیق ہزاروی

جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

ناشر

فرید ہیکل ۳۸ - اردو بازار لاہور

Copyright ©

All Rights reserved

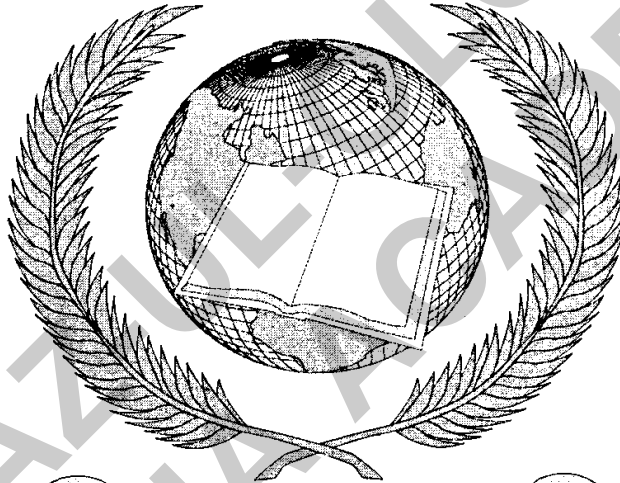
This book is registered under the copyright act. Reproduction of any part, line, paragraph or material from it is a crime under the above act.

جملہ حقوق محفوظ ہیں

یہ کتاب کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے، جس کا کوئی جملہ، پیرا، لائن یا کسی قسم کے مواد کی نقل یا کاپی کرنا قانونی طور پر جرم ہے۔



ISBN 969-563-030-8



تذکرین و آرائش: سید اعجاز احمد رحمہ اللہ تعالیٰ

طبع اول: جمادی الآخرہ ۱۴۰۴ھ / ۱۳۸۴ء

طبع دوم: شعبان ۱۴۲۲ھ / اکتوبر ۲۰۰۱ء

مطبع: رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور

Farid Book Stall

Phone No: 092-42-7312173-7123435

Fax No. 092-42-7224899

Email: info@faridbookstall.com

Visit us at: www.faridbookstall.com

فرید بک سٹال

فون نمبر: ۰۹۲-۴۲-۷۳۱۲۱۷۳-۷۱۲۳۴۳۵

فیکس نمبر: ۰۹۲-۴۲-۷۲۲۴۸۹۹

ای میل: info@faridbookstall.com

ویب سائٹ: www.faridbookstall.com

فہرست مضامین "جامع ترمذی" مترجم جلد دوم

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
	ابواب القدر			ہوتا ہے -	
۱	تقریریں مباحثہ کی مخالفت	۱۸	۱۸	جان و مال کا حرام ہونا	۳۰
۲	عنوان بالا کا دوسرا باب	۱۹	۱۹	کسی مسلمان کو ڈرانا جائز نہیں -	۳۱
۳	بد بختی اور خوش بختی	۲۰	۲۰	مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا	۳۲
۴	اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے -	۲۱	۲۱	ننگی تلوار کا تبادلہ ممنوع ہے	۳۳
۵	ہر بچہ اسلامی فطرت پر پیدا ہوتا ہے -	۲۲	۲۲	صبح کی نماز پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کی پناہ میں -	۳۴
۶	صرف دعا ہی تقدیر کو بدلتی ہے	۲۳	۲۳	جماعت سے وابستگی	۳۵
۷	لوگوں کے دل رحمن کی انگلیوں کے	۲۴	۲۴	برائی کو نہ رد کتنا نزل عذاب کا باعث ہے	۳۶
	درمیان ہیں -	۲۵	۲۵	بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا	۳۷
۸	جنتیوں اور جہنمیوں کی فہرست	۲۶	۲۶	ہاتھ، زبان یا دل سے برائی کو روکنا	۳۸
۹	بیماری متعدی نہیں ہوتی ہامہ و صفری کی	۲۷	۲۷	عنوان بالا کا ایک اور باب	۳۹
	کوئی حقیقت نہیں -	۲۸	۲۸	جابر بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا افضل جہاد ہے	۴۰
۱۰	غیر و شر کے مقدر ہونے پر ایمان	۲۹	۲۹	امت کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے	۴۱
۱۱	موت اپنے مقررہ مقام پر آتی ہے -	۳۰	۳۰	تین سوال	۴۲
۱۲	تقدیر الہی کو دم جھاڑ اور دوا نہیں ٹال	۳۱	۳۱	زمانہ فقرہ کے انسان کا عمل کیا ہو	۴۳
	سکتے -	۳۲	۳۲	امانت کا اٹھ جانا	۴۴
۱۳	فرقہ قدریہ	۳۳	۳۳	تم ضرور پہلے لوگوں کا طریقہ اپناؤ گے -	۴۵
۱۴	انسانی خواہشات -	۳۴	۳۴	دزدوں کا کلام کرنا	۴۶
۱۵	قضاۃ الہی پر راضی ہونا -	۳۵	۳۵	چاند کا دو ٹکڑے ہونا	۴۷
۱۶	بدعت مذمومہ	۳۶	۳۶	زمین کا دھنس جانا	۴۸
	ابواب الفتن			سورج کا مغرب سے نکلنا	۴۹
۱۷	مسلمان کا خون صرف تین باتوں سے حلال	۳۷	۳۷	یا جوج اور ماجوج کا نکلنا	۵۰
				خارجی گروہ کی نشانی	۵۱
				کسی کو ناجائز ترجیح دینا -	۵۲

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۶۲	دجال کہاں سے نکلے گا	۶۳	۴۴	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو قیامت تک کے واقعات کی خبر دی	۴۰
"	خروج دجال کی علامات	۶۴	"	اہل شام کا ذکر	۴۱
۶۳	دجال کا فتنہ	۶۵	۴۶	امت کو تنبیہ	۴۲
۶۶	دجال کا حلیہ	۶۶	"	ایک فتنہ کا ذکر	۴۳
"	دجال مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو سکے گا	۶۷	۴۷	اندھیری رات کے ایک ٹکڑے کی طرح	۴۴
۶۷	حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے	۶۸	"	کافتنہ	۴۵
"	کانا کذاب	۶۹	"	قتل	۴۶
۶۸	ابن صیاد کا ذکر	۷۰	۴۹	لکڑی کی تلوار بنانا	۴۷
۷۱	پہلی صدی کے لوگ	۷۱	"	علامات قیامت	۴۸
"	ہوا کو گالی دینے کی ممانعت	۷۲	۵۰	سامان ہلاکت	۴۹
۷۲	دجال کا ایک واقعہ	۷۳	۵۲	قرب قیامت	۵۰
۷۳	طاقت سے زیادہ مشقت اٹھانا	۷۴	۵۳	ترک قوم سے جنگ	۵۱
"	مسلمان کی برور	۷۵	۵۴	کسریٰ کے بعد کوئی دوسرا کسری نہیں ہوگا	۵۲
"	غفلت اور فتنہ سے بچاؤ	۷۶	"	قیام قیامت سے قبل حجاز کی جانب سے آگ نکلے گی	۵۳
۷۴	عظیم فتنہ	۷۷	"	جب تک کذاب نہ نکلیں قیامت قائم نہیں ہوگی	۵۴
۷۴	دین پر استقامت	۷۸	۵۵	بنو ثقیف میں ایک کذاب اور ایک خون ریز ہوگا	۵۵
۷۵	اچھا اور بُرا	۷۹	"	تیسری صدی	۵۶
"	شریر لوگوں کی حکومت	۸۰	۵۸	خلفاء کا بیان	۵۷
۷۷	عمل کا مشکل دور	۸۱	"	خلافت کا بیان	۵۸
			۵۶	تا قیامت خلفاء قریش سے ہونگے	۵۹
			۵۷	گمراہ کن ائمہ	۶۰
			۵۸	امام مہدی کا ذکر	۶۱
			۵۹	عیسیٰ علیہ السلام کا نزول	۶۲
			۶۰	دجال	
			۶۱		
			۶۲		
			۶۳		
			۶۴		
			۶۵		
			۶۶		
			۶۷		
			۶۸		
			۶۹		
			۷۰		
			۷۱		
			۷۲		
			۷۳		
			۷۴		
			۷۵		
			۷۶		
			۷۷		
			۷۸		
			۷۹		
			۸۰		
			۸۱		
			۸۲		
			۸۳		
			۸۴		
			۸۵		
			۸۶		
			۸۷		
			۸۸		
			۸۹		
			۹۰		
			۹۱		
			۹۲		
			۹۳		
			۹۴		
			۹۵		
			۹۶		
			۹۷		
			۹۸		
			۹۹		
			۱۰۰		

البواب الرویا

۷۸	مومن کا خواب نبوت کا چھیا المیہاں حصہ ہے	۸۲
۷۹	نبوت چلی گئی اور بشارتیں باقی ہیں	۸۳
۸۰	خواب میں زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۸۴
"	خواب میں ناپسندیدہ بات دیکھ کر کیا کیا جائے	۸۵
۸۱	خواب کی تعبیر	۸۶
"	اقسام خواب	۸۷
۸۲	جھوٹا خواب بیان کرنا	۸۸

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۱۰۳	بڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت پر جو ان ہے	۱۱۲	۸۳	دودھ کی تعبیر علم سے	۸۹
"	دنیا سے بے رغبتی -	۱۱۳	"	کرتہ کی تعبیر دین سے	۹۰
۱۰۶	ضرورت کے مطابق رزق اور اس پر صبر	۱۱۴	"	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میزان اور ڈول	۹۱
۱۰۷	فقر کی فضیلت	۱۱۵		کی تعبیر بتانا	
"	فقراء مہاجرین، امراء سے پہلے جنت	۱۱۶			
"	میں داخل ہوں گے -		۸۷	ابواب الشہادت	
۱۰۹	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزراوقات	۱۱۷	۹۱	ابواب الزہد	
۱۱۱	صحابہ کرام کا گزراوقات زندگی	۱۱۸	۹۲	نیک کام میں جلدی کرنا	۹۲
۱۱۵	اصل مال داری نفس کی امیری ہے	۱۱۹	"	ذکر موت	۹۳
"	حصول مال	۱۲۰	۹۳	قبر پہلی منزل ہے	۹۴
"	دنیا کی محبت باعث عذاب ہے	۱۲۱	"	اللہ تعالیٰ کی ملاقات	۹۵
۱۰۶	حرص کی مذمت	۱۲۲	۹۴	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی قوم کو ڈرانا	۹۶
"	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سے بے رغبتی	۱۲۳	"	خشیت الہی سے رونے کی فضیلت	۹۷
"	اچھے دوست کی تلاش	۱۲۴	۹۵	مقوڑا ہنسنا اور زیادہ رونا	۹۸
۱۱۷	ہمیشہ کی دولت	۱۲۵	"	لوگوں کو خوش کرنے کے لیے جھوٹ گھڑنا	۹۹
"	زیادہ کھانا مکروہ ہے	۱۲۶	۹۶	فضول بات اور بخل کی برائی	۱۰۰
"	ریا کاری اور طلب شہرت	۱۲۷	"	قلت کلام	۱۰۱
۱۲۰	ریا کار قاری	۱۲۸	۹۷	اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا بے قیمت ہے	۱۰۲
"	اچھی اور بُری نیت	۱۲۹	۹۸	دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے	۱۰۳
۱۲۱	آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا	۱۳۰	"	دنیا چار آدمیوں کی مثل ہے	۱۰۴
۱۲۲	اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا لگنا رکھنا	۱۳۱	۹۹	دنیا کا غم اور اس کی محبت	۱۰۵
"	نیکی اور گناہ	۱۳۲	۱۰۰	مومن کی لمبی عمر	۱۰۶
"	اللہ کے لیے محبت	۱۳۳	۱۰۱	اس امت کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے	۱۰۷
۱۲۴	محبت کی خبر دینا	۱۳۴		درمیان ہیں -	
"	تعریف کرنے اور تعریف کرنے والوں کی برائی	۱۳۵	"	زمانے کا قرب اور امیدوں کی قلت	۱۰۸
۱۲۵	مومن کی مجلس	۱۳۶	"	امیدوں کا کم ہونا	۱۰۹
"	مصیبت پر صبر کرنا	۱۳۷	۱۰۲	اس امت کا فتنہ مال میں ہے	۱۱۰
۱۲۶	بنیائی کا چلا جانا	۱۳۸	۱۰۳	انسان حرص ہے	۱۱۱

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۱۷۵	جنت اور اس کی نعمتیں	۱۶۴	۱۲۸	زبان کی حفاظت	۱۳۹
۱۷۶	جنت کے بالا خانے	۱۶۵	۱۳۱	تمام مقداروں کے حقوق ادا کرنا	۱۴۰
۱۷۷	جنت کے درجات	۱۶۶	"	کسی کو راضی کرنا لازمی ہے	۱۴۱
۱۷۸	جنت کی عورتیں	۱۶۷		ابواب صفة القيامة	
۱۷۹	اہل جنت کا جماع کیسا ہوگا	۱۶۸		حساب اور بدلہ	۱۴۲
۱۸۰	جنتیوں کی صفت	۱۶۹	۱۳۲	سورج کا قریب ہونا	۱۴۳
"	اہل جنت کا لباس	۱۷۰	۱۳۴	کیفیت حشر	۱۴۴
۱۸۱	جنت کے پھل	۱۷۱	۱۳۵	قیامت کی پیشی	۱۴۵
"	جنت کے پرندے	۱۷۲	۱۳۶	حساب میں پوچھ گچھ	۱۴۶
۱۸۲	جنت کے گھوڑے	۱۷۳	"	عنوان بالا کا ایک اور باب	۱۴۷
۱۸۳	جنتیوں کی عمریں	۱۷۴	۱۳۸	صور پھونکنا	۱۴۸
"	اہل جنت کی صفیں	۱۷۵	"	پل صراط کی کیفیت	۱۴۹
۱۸۴	جنت کے دروازے	۱۷۶	۱۳۹	شفاعت کا بیان	۱۵۰
۱۸۵	جنت کے بازار	۱۷۷	"	عنوان بالا کا ایک اور باب	۱۵۱
۱۸۶	اللہ تعالیٰ کا دیدار	۱۷۸	۱۴۲	حوض کوثر	۱۵۲
۱۸۸	رضائے الہی	۱۷۹	۱۴۳	حوض کوثر کے برتن	۱۵۳
	جنت کے بالا خانوں سے ایک دوسرے	۱۸۰	۱۴۴	عنوان بالا کا ایک اور باب	۱۵۴
۱۸۹	کو دیکھنا	۱۸۱	۱۴۵	دنیا کی بے وقعتی	۱۵۵
"	اہل جنت اور اہل جہنم کا ہمیشہ ہمیشہ جنت	۱۸۲	۱۴۶	ہمان نوازی اور اچھی گفتگو	۱۵۶
	اور دوزخ میں رہنا	۱۸۳	۱۴۷	اچھا مسلمان	۱۵۷
۱۹۱	جنت تکالیف کے ساتھ اور جہنم خواہشات	۱۸۴	"	دوسرے کی مصیبت ظاہر کرنے کی سزا	۱۵۸
	کے ساتھ گھری ہوئی ہے	۱۸۵	۱۴۸	پردہ پوشی	۱۵۹
۱۹۲	جنت اور دوزخ کا جھگڑا	۱۸۶	"	مسلمانوں میں رہنا	۱۶۰
۱۹۳	ادنیٰ جنتی کی عزت و احترام	۱۸۷	۱۴۹	بغادت اور قطع رحم کی مذمت	۱۶۱
۱۹۴	بڑی آنکھوں والی حوروں کی گفتگو	۱۸۸	۱۵۰	آخرت کا خوف	۱۶۲
"	جنت کی نہریں	۱۸۹	۱۵۱	ابواب صفة الجنة	
	ابواب صفة الجہنم			جنت کے درختوں کی کیفیت	۱۶۳
۱۹۷	دوزخ کی صفت	۱۹۰	۱۵۲		

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۲۲۲	مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے	۲۱۲	۱۹۷	جہنم کی گہرائی	۱۸۸
۲۲۳	کسی مسلمان کو کافر کہنا	۲۱۳	۱۹۸	اہل جہنم کے اعضاء بڑے بڑے ہونگے	۱۸۹
۲۲۴	کلمہ اسلام پر مرنا	۲۱۴	۱۹۹	اہل جہنم کا پینا	۱۹۰
۲۲۵	اس امت کا بٹ جانا	۲۱۵	۲۰۱	اہل جہنم کا کھانا	۱۹۱
	البواب العلم		۲۰۳	ذنیوی آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے	۱۹۲
۲۲۷	بھلائی اور دین کی سمجھ	۲۱۶	۲۰۴	عنوان بالا کا دوسرا باب	۱۹۳
۲۲۸	طلب علم کی فضیلت	۲۱۷	۲۰۵	دور رخ کے دو سالس اور اہل توحید کا اس سے نکلنا	۱۹۴
۲۲۹	علم کا چھپانا	۲۱۸	۲۰۶	جہنم میں عورتوں کی کثرت	۱۹۵
۲۳۰	طلباء کے بارے میں نیکی کی وصیت	۲۱۹	۲۰۷	کمترین عذاب	۱۹۶
۲۳۱	علم کا اٹھ جانا	۲۲۰	۲۰۸	جنتی اور جہنمی	۱۹۷
۲۳۲	علم کو ذریعہ معاش بنانا	۲۲۱		البواب الایمان	
۲۳۳	تبلیغ کرنا	۲۲۲	۲۰۹	غیر مسلموں سے جہاد	۱۹۸
۲۳۴	جھوٹی حدیث گھڑنے کا گناہ	۲۲۳	۲۱۰	کلمہ طیبہ اور نماز نہ پڑھنے والوں سے جہاد	۱۹۹
۲۳۵	جان بوجھ کر جھوٹی حدیث روایت کرنا	۲۲۴	۲۱۱	اسلام کی پانچ بنیادیں	۲۰۰
۲۳۶	حدیث سن کر کیا الفاظ نہ کہے جائیں	۲۲۵	۲۱۲	ایمان اور اسلام بربان جبرئیل	۲۰۱
۲۳۷	حدیث لکھنے کی ممانعت	۲۲۶	۲۱۳	فرائض کی ایمان کی طرف نسبت	۲۰۲
۲۳۸	حدیث لکھنے کی اجازت	۲۲۷	۲۱۴	کامل ایمان	۲۰۳
۲۳۹	بنی اسرائیل سے حدیث روایت کرنا	۲۲۸	۲۱۵	حیاء، ایمان کا حصہ ہے	۲۰۴
۲۴۰	نیکی میں راہنمائی کرنے والی نیکی کرنے والے کی طرح ہے	۲۲۹	۲۱۶	تعظیم نماز	۲۰۵
۲۴۱	ہدایت کی طرف بلانا	۲۳۰	۲۱۷	ترک نماز	۲۰۶
۲۴۲	سنت اختیار کرنا اور بدعت سے اجتناب کرنا	۲۳۱	۲۱۸	ایمان کی لذت	۲۰۷
۲۴۳	منہیات رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے باز رہنا	۲۳۲	۲۱۹	زنا کے وقت ایمان کامل نہیں ہوتا	۲۰۸
۲۴۴	مدینہ کے ایک عالم	۲۳۳	۲۲۰	مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے	۲۰۹
۲۴۵	عبادت پر فقہ کی فضیلت	۲۳۴	۲۲۱	مسلمان محفوظ رہیں	۲۱۰
	البواب الاستیذان والآداب			اسلام کی ابتداء و انتہاء غریبوں سے ہے	۲۱۱
۲۴۶	سلام کو پھیلانا	۱۳۵		منافق کی علامت	۲۱۲

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۲۶۰	راستے میں بیٹھنے والے کی ذمہ داری	۲۶۶	۲۶۶	فضیلتِ سلام	۲۳۶
۲۶۱	مصافحہ کرنا	۲۶۵	۲۶۷	اجازت تین بار مانگنا ہے	۲۳۷
۲۶۲	گلے ملنا اور بوسہ دینا	۲۶۶	۲۶۸	سلام کا جواب کیسے دیا جائے	۲۳۸
۲۶۳	ہاتھ اور پاؤں چومنا	۲۶۷	۲۶۹	سلام پہنچانا	۲۳۹
۲۶۴	خوش آمدید کہنا	۲۶۸	۲۷۰	پہلے سلام کرنے والے کی فضیلت	۲۴۰
۲۶۵	چھینکنے والے کو جواب دینا	۲۶۹	۲۷۱	سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنا مکروہ ہے	۲۴۱
۲۶۶	چھینکنے والا کیا کہے	۲۷۰	۲۷۲	بچوں کو سلام کہنا	۲۴۲
۲۶۷	چھینک کا جواب	۲۷۱	۲۷۳	عورتوں کو سلام کہنا	۲۴۳
۲۶۸	چھینک کا جواب کب ضروری ہے	۲۷۲	۲۷۴	گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کہنا	۲۴۴
۲۶۹	کتنی بار چھینک کا جواب دیا جائے	۲۷۳	۲۷۵	پہلے سلام پھر گفتگو	۲۴۵
۲۷۰	چھینک کے وقت آواز لپیٹ کرنا اور منہ ڈھانکنا	۲۷۴	۲۷۶	ذمی کو سلام کرنا مکروہ ہے	۲۴۶
۲۷۱	اللہ تعالیٰ کو چھینک پسند ہے اور جمائی نا پسند	۲۷۵	۲۷۷	مسلم وغیر مسلم کی مخلوط مجلس کو سلام کہنا	۲۴۷
۲۷۲	نماز میں چھینک کا آنا شیطان کی طرف سے ہے	۲۷۶	۲۷۸	سوار پیادے کو سلام کرے	۲۴۸
۲۷۳	کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی ممانعت	۲۷۷	۲۷۹	اٹھتے اور بیٹھتے وقت سلام کہنا	۲۴۹
۲۷۴	کسی جگہ سے اٹھ کر جانے والا اس جگہ کا زیادہ مستحق ہے	۲۷۸	۲۸۰	گھر کے سامنے سے اجازت مانگنا	۲۵۰
۲۷۵	بلا اجازت دو آدمیوں کے درمیان بیٹھنا منع ہے	۲۷۹	۲۸۱	بلا اجازت کسی کے گھر جانا	۲۵۱
۲۷۶	حلقہ کے درمیان بیٹھنے کی ممانعت	۲۸۰	۲۸۲	سلام پھر اجازت	۲۵۲
۲۷۷	کسی کے لیے کھڑا ہونے کی ممانعت	۲۸۱	۲۸۳	سفر سے رات کے وقت گھر پہنچنا مکروہ ہے	۲۵۳
۲۷۸	ناخن کترانا	۲۸۲	۲۸۴	خط کو گرد آلود کرنا	۲۵۴
۲۷۹	ناخن کاٹنے اور مونچھیں کترانے کی مدت	۲۸۳	۲۸۵	کان پر قلم رکھنا	۲۵۵
۲۸۰	مونچھیں کترانا	۲۸۴	۲۸۶	سربانی زبان کی تعلیم	۲۵۶
۲۸۱	داڑھی کو درست رکھنا	۲۸۵	۲۸۷	مشرکین سے خط و کتابت	۲۵۷
۲۸۲	داڑھی بڑھانا	۲۸۶	۲۸۸	مشرکین کو خط کیسے لکھا جائے	۲۵۸
۲۸۳	چپت لیٹ کر پاؤں کو پاؤں پر رکھنا	۲۸۷	۲۸۹	خط پر مہر لگانا	۲۵۹
۲۸۴	اس طرح لیٹنے کی ممانعت	۲۸۸	۲۹۰	سلام کا طریقہ	۲۶۰
۲۸۵			۲۹۱	پیشاب کرنے والے کو سلام کرنا مکروہ ہے	۲۶۱
۲۸۶			۲۹۲	پہلے "علیک سلام" کہنے کی ممانعت	۲۶۲
۲۸۷			۲۹۳	مجلس میں جہاں جگہ ملے بیٹھنا	۲۶۳

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۲۸۹	سفید لباس	۳۱۷	۲۷۵	پیٹ کے بل بیٹھنے کی ممانعت	۲۸۹
۲۹۰	مردوں کو سرخ کپڑوں کی اجازت	۳۱۵	۲۷۶	شرمگاہ کی حفاظت	۲۹۰
"	سبز کپڑا پہننا	۳۱۶	"	تکیہ لگانا	۲۹۱
۲۹۱	سیاہ لباس	۳۱۷	۲۷۷	بغیر اجازت دوسرے کی جگہ ناز پڑھانے اور	۲۹۲
"	زرد رنگ کے کپڑے	۳۱۸	"	اس کی نشست پر بیٹھنے کی ممانعت	"
۲۹۲	مردوں کو زعفران اور خلوق منع ہے	۳۱۹	"	سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے	۲۹۳
۲۹۳	حریر و دھبیا پہننے کی ممانعت	۳۲۰	"	قالین رکھنے کی اجازت	۲۹۴
"	قبائوں کی تقسیم	۳۲۱	۲۷۸	ایک جانور اور تین سواریاں	۲۹۵
۲۹۴	بندے پر نعمتوں کا اثر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے	۳۲۲	"	اچانک نظر کا پڑ جانا	۲۹۶
"	سیاہ موزے	۳۲۳	"	عورتوں کا مردوں سے پردہ کرنا۔	۲۹۷
"	سفید بال اکھیڑنے کی ممانعت	۳۲۴	۲۷۹	عورتوں کے ہاں ان کے خاوندوں کی	۲۹۸
"	جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہو ہے	۳۲۵	"	اجازت کے بغیر جانا منع ہے	"
۲۹۵	بدنالی	۳۲۶	"	عورتوں کے فتنہ سے بچنا	۲۹۹
۲۹۶	تیسرے کی موجودگی میں دو آدمی سرگوشی نہ کریں۔	۳۲۷	۲۸۰	پیشانی پر بالوں کو جمع کرنا منع ہے	۳۰۰
۲۹۷	ایفائے عہد	۳۲۸	"	بال لگانے اور لگوانے والی نیز گودنے اور	۳۰۱
۲۹۸	"فداک ابی وامی" کہنا	۳۲۹	۲۸۱	مردوں کے مشابہ بننے والی عورتیں	۳۰۲
"	"اے بیٹے" کہنا	۳۳۰	"	عورتوں کا خوشبو لگا کر باہر جانا منع ہے	۳۰۳
۲۹۹	بچے کا نام رکھنے میں جلدی کرنا	۳۳۱	۲۸۲	مردوں اور عورتوں کی خوشبو	۳۰۴
"	پسندیدہ نام	۳۳۲	۲۸۳	خوشبو واپس کرنے کی ممانعت	۳۰۵
"	ممنوع نام	۳۳۳	"	مرد کا مرد سے عورت کا عورت سے تنگے جسم	۳۰۶
۳۰۰	ناموں کا بدنا	۳۳۴	"	ملنا منع ہے۔	"
۳۰۱	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء طیبہ	۳۳۵	۲۸۴	شرمگاہ کی حفاظت	۳۰۷
"	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک	۳۳۶	"	ران بھی چھپانے کی چیز ہے	۳۰۸
"	اور کنیت جمع کر کے نام رکھنا	"	۲۸۵	صفائی و پاکیزگی	۳۰۹
۳۰۲	بعض اشعار حکمت ہیں	۳۳۷	۲۸۶	جماع کے وقت پردہ کرنا	۳۱۰
۳۰۳	شعر گوئی	۳۳۸	"	حمام میں جانا	۳۱۱
۳۰۴	برے اشعار	۳۳۹	۲۸۷	گھر میں کتے اور تصویر کا ہونا	۳۱۲
۳۰۵	فصاحت و بیان	۳۴۰	۲۸۸	زرد رنگ کے کپڑے پہننے کی ممانعت	۳۱۳

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۴۲	آداب خانہ	۳۰۶	۳۴۳	آداب سفر	۳۰۷
۳۴۳	غیر محفوظ چھت پر منع ہے	۳۰۷	۳۴۴	اعمال پر استقامت	۳۰۸
۳۴۴	اللہ تعالیٰ کی بندوں کے لیے مثال	۳۰۸	۳۴۵	بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی مثال	۳۰۹
۳۴۵	ناز روزہ اور صدقہ کی مثال	۳۱۰	۳۴۶	قرآن پڑھنے اور نہ پڑھنے والے مومن کی مثال	۳۱۱
۳۴۶	پانچ نمازوں کی مثال	۳۱۲	۳۴۷	اس امت کی مثال	۳۱۳
۳۴۷	انسان موت اور امید	۳۱۴	۳۴۸	فاتحہ الکتاب کی فضیلت	۳۱۵
۳۴۸	سورہ بقرہ اور آیت الکرسی کی فضیلت	۳۱۶	۳۴۹	(ف) نمازی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر حاضر ہونا	۳۱۷
۳۴۹	سورہ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت	۳۱۸	۳۵۰	سورہ آل عمران کی فضیلت	۳۱۹
۳۵۰	سورہ کہف کی فضیلت	۳۲۰	۳۵۱	سورہ یس کی فضیلت	۳۲۱
۳۵۱	سورہ لیس کی فضیلت	۳۲۲	۳۵۲	حم و خان کی فضیلت	۳۲۳
۳۵۲	سورہ الملک کی فضیلت	۳۲۴	۳۵۳	(ف) صالحین قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں	۳۲۵
۳۵۳	تفسیر بالرائے	۳۸۲	۳۵۴	سورہ فاتحہ کی تفسیر	۳۸۳
۳۵۴	تفسیر سورہ بقرہ	۳۸۴	۳۵۵	تفسیر سورہ آل عمران	۳۸۵
۳۵۵	تفسیر سورہ النساء	۳۸۶	۳۵۶	تفسیر سورہ النساء	۳۸۷

البواب الامثال

البواب فضائل القرآن

البواب قرأت

البواب تفسیر القرآن

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۸۷	تفسیر سورہ مائدہ	۳۹۶	۴۱۵	تفسیر سورہ احزاب	۴۸۲
۳۸۸	تفسیر سورہ انفاس	۴۰۶	۴۱۶	تفسیر سورہ سبا	۴۹۳
۳۸۹	تفسیر سورہ اعراف	۴۱۰	۴۱۷	تفسیر سورہ ملائکہ	۴۹۵
۳۹۰	تفسیر سورہ انفال	۴۱۲	۴۱۸	تفسیر سورہ یسین	۴۹۶
۳۹۱	تفسیر سورہ توبہ	۴۱۶	۴۱۹	تفسیر سورہ الصافات	۴۹۷
۳۹۲	تفسیر سورہ یونس	۴۲۹	۴۲۰	تفسیر سورہ ص	۵۰۰
۳۹۳	تفسیر سورہ ہود	۴۳۰	۴۲۱	تفسیر سورہ زمر	۵۰۳
۳۹۴	تفسیر سورہ یوسف	۴۳۵	۴۲۲	تفسیر سورہ مومن	۵۰۴
۳۹۵	تفسیر سورہ زمر	۴۳۶	۴۲۳	تفسیر سورہ سجدہ	۵۰۵
۳۹۶	تفسیر سورہ ابراہیم	۴۳۷	۴۲۴	تفسیر سورہ شورٰی	۵۰۶
۳۹۷	تفسیر سورہ حجر	۴۳۸	۴۲۵	تفسیر سورہ زخرف	۵۰۸
۳۹۸	تفسیر سورہ نحل	۴۴۰	۴۲۶	تفسیر سورہ دخان	۵۰۹
۳۹۹	تفسیر سورہ بنی اسرائیل	۴۴۱	۴۲۷	تفسیر سورہ احقاف	۵۱۱
۴۰۰	تفسیر سورہ کہف	۴۵۰	۴۲۸	تفسیر سورہ محمد	۵۱۲
۴۰۱	تفسیر سورہ مریم	۴۵۵	۴۲۹	تفسیر سورہ فتح	۵۱۵
۴۰۲	تفسیر سورہ طہ	۴۵۸	۴۳۰	تفسیر سورہ حجرات	۵۱۶
۴۰۳	تفسیر سورہ انبیاء	۴۵۹	۴۳۱	تفسیر سورہ ق	۵۱۷
۴۰۴	تفسیر سورہ حج	۴۶۱	۴۳۲	تفسیر سورہ ذاریات	۵۱۸
۴۰۵	تفسیر سورہ مومنون	۴۶۲	۴۳۳	تفسیر سورہ طور	۵۱۹
۴۰۶	تفسیر سورہ نور	۴۶۶	۴۳۴	تفسیر سورہ نجم	۵۲۰
۴۰۷	تفسیر سورہ فرقان	۴۷۳	۴۳۵	تفسیر سورہ قمر	۵۲۱
۴۰۸	تفسیر سورہ شعراء	۴۷۵	۴۳۶	تفسیر سورہ رحمن	۵۲۲
۴۰۹	تفسیر سورہ نمل	۴۷۶	۴۳۷	تفسیر سورہ واقعہ	۵۲۳
۴۱۰	تفسیر سورہ قصص	۴۷۷	۴۳۸	تفسیر سورہ حدید	۵۲۵
۴۱۱	تفسیر سورہ عنکبوت	۴۷۸	۴۳۹	تفسیر سورہ مجادلہ	۵۲۸
۴۱۲	تفسیر سورہ روم	۴۷۹	۴۴۰	تفسیر سورہ حشر	۵۲۹
۴۱۳	تفسیر سورہ لقمان	۴۸۰	۴۴۱	تفسیر سورہ ممتحنہ	۵۳۱
۴۱۴	تفسیر سورہ سجدہ	۴۸۱	۴۴۲	تفسیر سورہ صف	

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۵۶۰	تفسیر سورہ فتح	۴۷۱	۵۳۲	تفسیر سورہ جمعہ	۴۴۳
"	تفسیر سورہ تبت	۴۷۲	۵۳۳	تفسیر سورہ منافقین	۴۴۴
۵۶۱	تفسیر سورہ اخلاص	۴۷۳	۵۳۴	تفسیر سورہ تغابن	۴۴۵
۵۶۲	تفسیر سورہ معوذتین	۴۷۴	۵۳۷	تفسیر سورہ تحریم	۴۴۶
			۵۴۰	تفسیر سورہ ن والقلم	۴۴۷
			"	تفسیر سورہ حاقہ	۴۴۸
۵۶۴	فضیلت دُعا	۴۷۵	۵۴۲	تفسیر سورہ سأل سأل	۴۴۹
"	عنوان بالا کا دوسرا باب	۴۷۶	"	تفسیر سورہ جن	۴۵۰
۵۶۵	اسی عنوان کا ایک اور باب	۴۷۷	۵۴۳	تفسیر سورہ مدثر	۴۵۱
"	فضیلت ذکر	۴۷۸	۵۴۵	تفسیر سورہ قیامہ	۴۵۲
۵۶۶	کثرت ذکر	۴۷۹	۵۴۶	تفسیر سورہ عبس	۴۵۳
"	قبولیت ذکر	۴۸۰	۵۴۷	تفسیر سورہ اذا الشمس کورت	۴۵۴
"	فضیلت حلقہ ذکر	۴۸۱	"	تفسیر سورہ مطففین	۴۵۵
۵۶۷	اللہ کے ذکر سے خالی مجلسیں	۴۸۲	۵۴۸	تفسیر سورہ الشقاق	۴۵۶
۵۶۸	مسلمان کی دعا مقبول ہے	۴۸۳	۵۴۹	تفسیر سورہ بروج	۴۵۷
۵۶۹	دُعا اپنے آپ سے شروع کرنا	۴۸۴	۵۵۲	تفسیر سورہ غاشیہ	۴۵۸
"	دُعا کے وقت ہاتھ اٹھانا	۴۸۵	"	تفسیر سورہ فجر	۴۵۹
۵۷۱	دُعا میں جلدی کرنا	۴۸۶	۵۵۳	تفسیر سورہ الشمس ومنہا	۴۶۰
"	صبح اور شام کی دُعا	۴۸۷	"	تفسیر سورہ واللیل اذا یفتی	۴۶۱
۵۷۲	عنوان بالا کا دوسرا باب	۴۸۸	۵۵۴	تفسیر سورہ والضحیٰ	۴۶۲
"	سید استغفار	۴۸۹	"	تفسیر سورہ الم نشرح	۴۶۳
۵۷۳	بستر پر جاتے وقت کی دُعا	۴۹۰	۵۵۵	تفسیر سورہ والبتین	۴۶۴
۵۷۴	عنوان بالا کا ایک اور باب	۴۹۱	"	تفسیر سورہ اقراء باسم ربک -	۴۶۵
"	ایک اور باب	۴۹۲	۵۵۶	تفسیر سورہ بیلہ القدر	۴۶۶
۵۷۵	ایک اور باب	۴۹۳	۵۵۷	تفسیر سورہ لم یکتا بین	۴۶۷
۵۷۶	بستر پر دوبارہ جائے تو کیا پڑھے	۴۹۴	"	تفسیر سورہ اذا زلزلت	۴۶۸
"	سوئے وقت قرآن پڑھنا	۴۹۵	"	تفسیر سورہ الہاکم التکاثر	۴۶۹
۵۷۷	عنوان بالا کا ایک اور باب	۴۹۶	۵۵۹	تفسیر سورہ کوثر	۴۷۰

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۶۰۰	گرج کی آواز سن کر کیا کہے	۵۲۵	۵۷۸	عنوان بالا کا ایک اور باب	۴۹۷
"	چاند دیکھ کر کیا دعا مانگے	۵۲۶	۵۷۹	سوتے وقت تسبیح، تکبیر اور تحمید کہنا	۴۹۸
۶۰۱	غصہ کے وقت کیا پڑھے	۵۲۷	۵۸۰	عنوان بالا کا ایک اور باب	۴۹۹
"	برا خواب دیکھے تو کیا کہے	۵۲۸	۵۸۱	رات کو بیدار ہونے کی دعا	۵۰۰
۶۰۲	نیا پھل دیکھے تو کیا کہے	۵۲۹	۵۸۲	عنوان بالا کا ایک اور باب	۵۰۱
"	کھانا کھائے تو کیا کہے	۵۳۰	"	عنوان بالا کا ایک اور باب	۵۰۲
۶۰۳	کھانے سے فراغت پر کیا کہے	۵۳۱	"	رات کو نماز کے لیے اٹھے تو کیا کہے	۵۰۳
۶۰۴	گدھے کی آواز سن کر کیا کہا جائے	۵۳۲	۵۸۳	عنوان بالا کا ایک اور باب	۵۰۴
"	تسبیح، تکبیر و تسلیم اور تحمید کی فضیلت	۵۳۳	۵۸۵	رات کو نماز شروع کرتے وقت کی دعا	۵۰۵
۶۰۵	جنت کے پردے	۵۳۴	"	عنوان بالا کا دوسرا باب	۵۰۶
۶۰۶	جنت میں کھجور	۵۳۵	۵۸۹	سجود قرآن میں کیا پڑھے	۵۰۷
۶۰۸	بہترین عمل	۵۳۶	۵۹۰	گھر سے نکلتے وقت کیا کہے	۵۰۸
"	سوچ کا ثواب	۵۳۷	"	عنوان بالا کا دوسرا باب	۵۰۹
۶۰۹	دس کروڑ نیکیاں	۵۳۸	"	بازار جاتے وقت کیا پڑھے	۵۱۰
۶۱۰	جامع دعائیں	۵۳۹	۵۹۱	بیمار کیا پڑھے	۵۱۱
۶۱۱	دعا مانگنے کا طریقہ	۵۴۰	۵۹۲	مہیبت زدہ کو دیکھ کر کیا کہے	۵۱۲
۶۱۲	آنکھوں کے لیے دعا	۵۴۱	۵۹۳	مجلس سے کھڑا ہو تو کیا کہے	۵۱۳
"	پناہ مانگنا	۵۴۲	۵۹۴	پریشانی کے وقت کیا پڑھے	۵۱۴
۶۱۴	ہاتھ سے تسبیح شمار کرنا	۵۴۳	۵۹۵	کسی مقام پر اترے تو کیا پڑھے	۵۱۵
۶۱۵	مختلف دعائیں	۵۴۴	"	سفر میں جاتے وقت کیا کہے	۵۱۶
۶۲۴	مہیبت پہنچنے پر دعا	۵۴۵	۵۹۶	سفر سے واپسی پر کیا کہے	۵۱۷
۶۲۵	افضل دعا	۵۴۶	۵۹۷	حبِ مدینہ	۵۱۸
۶۲۶	کام کے ارادہ پر دعا	۵۴۷	"	رخصت کرتے وقت کیا کہے	۵۱۹
۶۲۶	سبحان اللہ اور الحمد للہ کی فضیلت	۵۴۸	"	زاوِ راہ	۵۲۰
۶۲۷	موقف میں دعا	۵۴۹	۵۹۸	بلا عنوان باب	۵۲۱
۶۲۸	جامع دعا	۵۵۰	"	مسافر کی دعا	۵۲۲
"	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو دعا اُترنا لگتے	۵۵۱	"	چوبایہ پر سوار ہوتے وقت کیا پڑھے	۵۲۳
۶۲۹	بے خوابی کا علاج	۵۵۲	۶۰۰	آندھی کے وقت کی دعا	۵۲۴

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۶۶۲	زہر سے حفاظت کا وظیفہ	۵۸۱	۶۲۹	بچوں کے گلے میں تنوید ڈالنا	۵۵۳
۶۶۳	کلماتِ شکر	۵۸۲	۶۳۰	اللہ تعالیٰ کی تعریف	۵۵۴
"	قبولیتِ دعا	۵۸۳	"	دعا ئے مغفرت	۵۵۵
۶۶۴	اچھی آرزو	۵۸۴	"	دعا ئے حاجت	۵۵۶
"	اعضاء سے حصولِ نفع کی دعا	۵۸۵	۶۳۱	با وضو ہو کر ذکر الہی کرتے ہوئے سونا	۵۵۷
۶۶۵	اللہ تعالیٰ سے مانگنا	۵۸۶	۶۳۲	صبحِ شام کی دعا	۵۵۸
ابواب المناقب			۶۳۳	توبہ، استغفار اور رحمت پروردگار	۵۵۹
			۶۳۵	توبہ کب تک قبول ہوتی ہے	۵۶۰
			۶۳۶	اللہ تعالیٰ توبہ کو پسند فرماتا ہے	۵۶۱
"	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل	۵۸۷	"	رحمتِ خداوندی	۵۶۲
۶۶۷	قیامت کا دولہا	۵۸۸	"	دعا کی اہمیت	۵۶۳
۶۶۸	طلبِ وسیلہ	۵۸۹	"	رحمتِ الہی	۵۶۴
۶۷۱	ولادتِ باسعادت	۵۹۰	۶۳۷	رحمت و عذاب	۵۶۵
"	آغازِ نبوت	۵۹۱	"	وسیع رحمت	۵۶۶
۶۷۳	بعثتِ نبوی	۵۹۲	"	درد و شریف نہ پڑھنے کی برائی	۵۶۷
۶۷۴	علاماتِ نبوت اور آپ کی خصوصیات	۵۹۳	۶۳۸	ایک دعا	۵۶۸
"	پتھروں اور درختوں کا آپ کو سلام کرنا	۵۹۴	۶۳۹	اہمیت دعا	۵۶۹
۶۷۵	کھجور کے تنے کا روٹنا	۵۹۵	"	اس امت کی عمریں	۵۷۰
"	دستِ مبارک کی برکت	۵۹۶	۶۴۱	ایک جامع دعا	۵۷۱
۶۷۶	کھانے میں برکت	۵۹۷	"	مظلوم کی فریاد	۵۷۲
۶۷۷	کھانے پر کلامِ الہی پڑھنا باعثِ برکت	۵۹۸	۶۴۲	ایک اہم وظیفہ	۵۷۳
"	ہے حدیث ۱۶۶۴	"	"	مختصر مگر جامع وظیفہ	۵۷۴
"	پانی میں برکت	۵۹۹	"	قبولیتِ دعا	۵۷۵
"	آغازِ نبوت	۶۰۰	۶۴۳	دعاؤں کے بارے مختلف احادیث	۵۷۶
۶۷۸	معجزات کی برکت	۶۰۱	۶۴۴	نماز کے بعد دعا و تعویذ	۵۷۷
"	کیفیتِ نزول وحی	۶۰۲	۶۴۷	وسیلہ اور ندائے یارسول اللہ	۵۷۸
۶۷۹	حلیہ مبارکہ	۶۰۳	۶۵۳	(حدیث ۱۵۰۴)	"
"	چاند جیسا چہرہ	۶۰۴	"	ذکر الہی میں مستغرق لوگ	۵۷۹
"	بے مثل رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)	۶۰۵	۶۵۹		

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۷۳۰	مناقب حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما	۶۳۴	۶۸۱	کلام رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)	۶۰۶
۷۳۵	مناقب اہل بیت	۶۳۵	"	انذار بیان	۶۰۷
۷۳۷	مناقب حضرت معاذ بن جبل	۶۳۶	۶۸۲	عادت تبسم	۶۰۸
	زید بن ثابت، ابی بن کعب اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم		"	مہربانیت	۶۰۹
۷۳۹	مناقب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	۶۳۷	۶۸۳	سرنگین آنکھیں	۶۱۰
"	مناقب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ	۶۳۹	"	کشادہ رو	۶۱۱
۷۴۱	مناقب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ	۶۴۰	۶۸۴	حسن بے مثال	۶۱۲
"	مناقب حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ	۶۴۱	"	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت	۶۱۳
۷۴۳	مناقب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	۶۴۲	۶۸۵	عمر شریف	۶۱۴
۷۴۵	مناقب حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ	۶۴۳	"	عنوان بالا کا ایک اور باب	۶۱۵
۷۴۶	مناقب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ	۶۴۴	"	"	۶۱۶
۷۴۷	مناقب حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ	۶۴۵	"	"	۶۱۷
۷۴۸	مناقب حضرت جریر بن عبداللہ بن جلی رضی اللہ عنہ	۶۴۶	۶۸۶	مناقب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۶۱۸
۷۴۹	مناقب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما	۶۴۷	۶۹۲	نائب رسول	۶۱۹
"	مناقب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما	۶۴۸	۶۹۳	امامت صدیق	۶۲۰
۷۵۰	مناقب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما	۶۴۹	"	جنت کے تمام دروازوں سے گزرنے والا	۶۲۱
"	مناقب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ	۶۵۰	۷۰۲	مناقب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ	۶۲۲
۷۵۲	مناقب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ	۶۵۱	۷۰۹	مناقب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	۶۲۳
۷۵۵	مناقب حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما	۶۵۲	۷۱۱	مناقب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	۶۲۴
"	مناقب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ	۶۵۳	۷۱۹	بعض علی منافقت کی علامت ہے	۶۲۵
۷۵۶	مناقب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ	۶۵۴	۷۲۱	مناقب حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ	۶۲۶
۷۵۷	مناقب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ	۶۵۵	۷۲۲	مناقب حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ	۶۲۷
"	مناقب حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ	۶۵۶	۷۲۳	مناقب حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ	۶۲۸
۷۵۸	مناقب حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ	۶۵۷	۷۲۵	مناقب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	۶۲۹
"	مناقب حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ	۶۵۸	۷۲۶	مناقب حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ	۶۳۰
۷۵۹	مناقب حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ	۶۵۹	۷۲۷	مناقب حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ	۶۳۱
	مناقب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	۶۶۰	۷۲۹	مناقب حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ	۶۳۲
				مناقب حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	۶۳۳

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۸۲۳	مہر نبوت	۶۸۲	۷۶۰	مناقب حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ	۶۶۱
۸۲۶	موئے مبارک	۶۸۳	"	فضائل صحابہ کرام	۶۶۲
۸۲۷	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا لنگھی کرنا	۶۸۴	۷۶۱	شرکاء بیعت رضوان کی فضیلت	۶۶۳
"	سفید بال	۶۸۵	"	صحابہ کرام کو سب و شتم کرنے والے کی مذمت	۶۶۴
۸۲۹	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خضاب لگانا	۶۸۶	۷۶۳	فضیلت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا	۶۶۵
"	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سرمہ لگانا	۶۸۷	۷۶۲	فضیلت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا	۶۶۶
۸۳۰	لباس مبارک کے بیان میں	۶۸۸	۷۶۹	فضیلت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا	۶۶۷
۸۳۲	معشیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۶۸۹	۷۷۰	بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات	۶۶۸
۸۳۳	موزہ مبارک	۶۹۰		کے فضائل	
"	نعلین مبارک	۶۹۱	۷۷۳	فضیلت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ	۶۶۹
۸۳۵	انگوٹھی مبارک	۶۹۲	۷۷۴	انصار و قریش کی فضیلت	۶۷۰
۸۳۶	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا	۶۹۳	۷۷۷	انصار کے کون سے گھروں میں خیر ہے	۶۷۱
۸۳۷	تلوار مبارک	۶۹۴	۷۷۸	فضیلت مدینہ طیبہ	۶۷۲
۸۳۸	زرہ مبارک	۶۹۵	۷۸۱	فضیلت مکہ مکرمہ	۶۷۳
۸۳۹	خود مبارک	۶۹۶	۷۸۲	فضیلت عرب	۶۷۴
"	دستار مبارک	۶۹۷	۷۸۴	فضیلت اہل عجم	۶۷۵
۸۴۰	تہبند مبارک	۶۹۸	۷۸۵	اہل یمن کی فضیلت	۶۷۶
۸۴۱	زقار مبارک	۶۹۹	۷۸۷	قبیلہ غفار، اسلم، جہنیہ اور مزینہ کی فضیلت	۶۷۷
"	تقاع (رد مال) مبارک	۷۰۰	"	ثقیف اور بنو حنیفہ	۶۷۸
"	نشست مبارک	۷۰۱	۷۹۱	شام اور یمن کی فضیلت	۶۷۹
"	تکیہ مبارک	۷۰۲	"	نجد سے شیطان کے سینگ کا نکلنا - حدیث ۱۸۸۸	۶۸۰
۸۴۳	تکیہ لگانا	۷۰۳			
۸۴۴	کھانا تناول فرمانا	۷۰۴	۷۹۴	کتاب العلل	
"	روٹی مبارک	۷۰۵			
۸۴۶	سالن مبارک	۷۰۶			
۸۵۳	کھانا کھانے کے لیے وضو (ہاتھ دھونا)	۷۰۷		شمال ترمذی	
۸۵۴	کلمات شریفہ کھانے سے پہلے اور بعد	۸۰۸	۸۱۹	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارکہ	۶۸۱

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۸۸۱	روزے رکھنا	۷۲۷	۸۵۵	پیالہ مبارک	۷۰۹
۸۸۵	قرأت فرمانا	۷۲۵	"	پھل تناول فرمانا	۷۱۰
۸۸۶	آلہ مبارک	۷۲۶	۸۵۷	مشروبات مبارکہ	۷۱۱
۸۸۹	بستر مبارک	۷۲۷	"	پانی نوش فرمانا	۷۱۲
"	انکساری فرمانا	۷۲۸	۸۵۹	خوشبو لگانا	۷۱۳
۸۹۵	اخلاق حسنہ	۷۲۹	۸۶۰	انداز گفتگو	۷۱۴
۹۰۰	حیاء مبارک	۷۳۰	۸۶۱	تبسم فرمانا	۷۱۵
"	سنگی لگوانا	۷۳۱	۸۶۲	خوش طبعی	۷۱۶
۸۰۲	اسماء مبارکہ	۷۳۲	۸۶۶	شعر گوئی	۷۱۷
"	گزراؤقات	۷۳۳	۸۶۸	رات کے وقت قصہ گوئی	۷۱۸
۹۰۷	عمر مبارک	۷۳۴	۸۶۹	ام زرع کی حدیث	۷۱۹
۹۰۹	وصال مبارک	۷۳۵	۸۷۱	آرام فرمانا	۷۲۰
۹۱۵	دراشت	۷۳۶	۸۷۳	عبادت فرمانا	۷۲۱
۹۱۶	خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت	۷۳۷	۸۷۹	نماز چاشت	۷۲۲
			۸۸۱	گھر میں نقل	۷۲۳

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ الْقَدَرِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابُ مَا جَاءَ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي الْخَوْضِ فِي
الْقَدَرِ -

۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ
نَا صَالِحَ الْمُرِّي عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي
الْقَدَرِ فغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْهُهُ حَتَّى كَانَتْ
نُقَى فِي وَجْنَتَيْهِ الرُّمَانُ فَقَالَ أَيْهَذَا أَمْرٌ
أَمْ هَذَا أَمْ سَلْتُ إِلَيْكُمْ لَأَتِمَّا هَذَا مِنْ
كَانَ بَيْنَكُمْ حِينَ تَنَازَعُوا أَيْ هَذَا أَلَا مَرَعُشُ
عَلَيْكُمْ أَلَا تَنَازَعُوا فِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَائِشَةَ
وَأَنَسَ هَذَا أَحَدِيْثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ
هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ صَالِحِ الْمُرِّي لَهُ
عَدَائِبٌ يَتَفَرَّدُ بِهَا -

بَابُ -

۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَرَبِيِّ نَا الْعَمَرُ
بْنِ سُلَيْمَانَ نَا أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ
أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَجَ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ
مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ
وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ أَغَوَيْتَ النَّاسَ وَ
أَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ

أَبْوَابُ تَقْدِيرِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تقدير میں مباحثہ کی ممانعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم تقدیر کے بارے
میں باہم گفتگو کر رہے تھے دیکھ کر آپ غضبناک ہو گئے یہاں تک
کہ چہرہ اقدس سرخ ہو گیا گویا کہ آپ کے مبارک رخساروں پر نار
نچوڑ دیا گیا ہو آپ نے فرمایا کیا تمہیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے یا اسی
بات کے لیے میں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں تم سے پہلے لوگوں نے جب
اس بارے میں تقدیر کے بارے میں اختلاف کیا تو ہلاک ہوئے میں تمہیں قسم
دے کر کہتا ہوں کہ اس بارے میں مت جھگڑو۔ اس باب میں حضرت
عمر، عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں یہ حدیث غریب
ہے اور اور ہم اسے صرف اسی طریق یعنی صالح مری کی روایت
سے پہچانتے ہیں۔ صالح مری سے کئی غریب روایات
مروی ہیں جن میں وہ متفرد ہے۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں (عالم ارواح میں حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام
کا مباحثہ ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا "اے آدم! تجھے اللہ تعالیٰ
نے اپنے دست مبارک سے پیدا کیا اور تم میں اپنی خاص روح پھونکی پھر
تیری لغزش کے باعث لوگوں کو جنت سے نکالا گیا" بنی پاک صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا "حضرت آدم علیہ السلام نے جواباً کہا اے موسیٰ! تو وہ ہے
جسے اللہ تعالیٰ نے شرف ہکلاہی کے ذریعے برگزیدہ کیا کیا تو مجھے

ایسے عمل پر ملامت کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے قبل میرے لیے لکھ دیا تھا؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس طرح حضرت آدم علیہ السلام (گفتگو میں) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔ اس باب میں حضرت عمر اور جندب رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی سلیمان تیمی کے واسطے سے اعمش سے حسن غریب ہے۔ بعض راویوں نے اس روایت کو اعمش سے ابو صالح اور انہوں نے ابو ہریرہ کے واسطے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور بعض نے اعمش سے اس طرح روایت کیا کہ انہوں نے ابو صالح اور انہوں نے ابو سعید کے واسطے سے رسول کریم سے روایت کیا یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کئی طریقوں سے مروی ہے۔

بد بختی اور خوش بختی

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کیا ”یا رسول اللہ! ہم جو عمل کرتے ہیں کیا یہ نیا پیدا ہوتا ہے یا نئے سرے سے اس کا آغاز ہوتا ہے یا ان باتوں سے ہے جن سے فراغت ہو چکی ہے۔ آپ نے فرمایا ”اے خطاب کے بیٹے! یہ ان باتوں سے ہے جن سے فراغت ہو چکی اور ہر شخص کے لیے وہ کام آسان کر دیا گیا ہے جس کے لیے وہ پیدا ہوا ہو شخص، خوش بخت لوگوں سے ہے وہ اعمال سعادت کرتا ہے اور جو بد بختوں سے ہے وہ اعمال شقاوت کا مرتکب ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت علی، حذیفہ بن اسید، انس اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس دوران کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور زمین کرید رہے تھے اچانک آپ نے سراقس آسمان کی طرف اٹھا یا پھر فرمایا ”تم میں سے ہر شخص کا ٹکڑا نہ جہنم یا جنت میں معلوم ہو چکا یا دو کعب کے الفاظ میں، لکھ دیا گیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم توکل نہ کر لیں (یعنی عمل سے بے نیاز ہو جائیں،

مُوسَى الْكَذَّابُ اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ أَتَلَوْمُنِي عَلَى عَمَلٍ عَمَلْتُهُ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ قَالَ فَحَبِّبْ أَدْرُمُوسَى وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو وَجَنْدُبٍ هَذَا أَحَدُ يَتِّحَسُنْ غَيْرُ يَتِّحَسُنْ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُ أَصْحَابِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّقَاءِ وَالسَّعَادَةِ۔

۳۔ حَدَّثَنَا بُنْدَا بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُهَذَّبٍ نَاسِعِيَّةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ فِيهِ أَمْرٌ مُبْتَدَأٌ أَوْ مُبْتَدَأٌ أَوْ فِيمَا قَدْ فُرِعَ مِنْهُ قَالَ فِيمَا قَدْ فُرِعَ مِنْهُ يَا بَنَ الْخَطَّابِ وَكُلُّ مُبْتَدَأٍ أَوْ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلْسَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَنَسٍ وَغَيْرِهِ عَنْ هَذَا أَحَدُ يَتِّحَسُنْ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۴۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَاتِيُّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ نُمَيْرٍ وَوَكَيْعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْتُبُ فِي الْأَرْضِ إِذْ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ عَلِمَ قَالَ

آپ نے فرمایا نہیں! بلکہ عمل کرو ہر شخص کے لیے وہ عمل آسان کر دیا گیا ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا دراصل حالیکہ آپ صادق و مصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اسکی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع کی جاتی ہے چالیس دن بعد گارے خون بن جاتا ہے اور پھر چالیس دن میں گوشت کا لوتھر بنتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اسکی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے اسے چار باتوں یعنی اس رجبہ کے رزق، عمر، عمل اور سعادت و شقاوت کے لکھنے کا حکم ہوتا ہے پس اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں تم میں سے کوئی اہل جنت کے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر تقدیر الہی اسکی طرف سبقت کرتی ہے تو اس کا خاتمہ اہل جہنم کے اعمال پر ہوتا ہے اور وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور ایک آدمی دس ہزار جہنمیوں کے اعمال کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر تقدیر الہی اسکی طرف دوڑتی ہے اور اس کا خاتمہ جہنمیوں کے اعمال پر ہوتا ہے پس وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی اور اسی کی مثل ذکر کیا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں، احمد بن حسن کہتے ہیں میں نے حضرت امام احمد بن حنبل کو کہتے ہوئے سنا کہ میری آنکھوں نے یحییٰ بن سعید قطان کی مثل (کوئی دوسرا) نہیں دیکھا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور نوثری نے اعمش سے اس کی مثل روایت کی محمد بن علا نے وکیع کے واسطے سے انہوں نے بواسطہ اعمش حضرت زید سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔

ہر بچہ اسلامی فطرت پر پیدا ہوتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں،

فَرِكِعُ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَعَهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا أَفَلَا نَتَكَلَّمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا إِنْ عَمَلُوا أَفْكَلُ مُسَيِّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ إِنْ الْأَعْمَالِ بِالْخَوَاتِيمِ

۵۔ حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عِلْقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ إِلَيْهِ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَيَوْمَئِذٍ يُكْتَبُ رِزْقُهُ وَأَجَلُهُ وَعَمَلُهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ قَالُوا لِمَ لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنْ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يُسَبِّقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُّ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا الْأَعْمَشُ نَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ بَعِيْنِي مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقُطَّانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ نَحْوَهُ

بَابُ مَا جَاءَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ ۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَيْبِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ ملت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی، عیسائی اور مشرک بنا دیتے ہیں عرض کیا یا رسول اللہ! جو بچے جو ان ہونے سے پہلے فوت ہو جاتے ہیں ان کا کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ انہوں نے کیا کرنا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کے ہم معنی روایت کرنے میں لیکن وہاں ”یولد علی الفطرة“ کی جگہ ”یولد علی الفطرة“ کے الفاظ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ وغیرہ نے اعمش سے یہ روایت بیان کی انہوں نے ابو صالح کے واسطے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک نقل کیا اور اس میں ”یولد علی الفطرة“ کے الفاظ ہیں۔

صرف دعا ہی تقدیر کو بدلتی ہے

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تقدیر کو دعا ہی بدل سکتی ہے اور نیکی ہی سے عمر بڑھتی ہے اس باب میں ابو اسید سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اس کو صرف یحییٰ بن ضریر کے حوالہ سے جانتے ہیں۔ ابو مودود، دوہیں ایک نام کا نفع سے اور دوسرے عبد العزیز بن ابی سلیمان ہیں۔ اول الذکر بصری ہیں جبکہ دوسرے مدینہ کے رہنے والے ہیں۔ دونوں ہم عصر ہیں اور اس حدیث کے راوی ابو مودود نفعہ بصری ہیں۔

ابن سیرین، البنا فی نا الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مولود یولد علی الفطرة فابو یا یہود اذینہ ویمنصرانہ ویستیکانہ قیل یا رسول اللہ فمن ہذاک قبل ذلک قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین بہ۔

۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَالحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْثٍ قَالَا نَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا يَرُدُّ الْقَدْرَ إِلَّا الدُّعَاءُ ۙ
۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ الرَّازِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ الضَّرِيرِ عَنْ أَبِي مُوَدُّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبُرُوقُ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ هَذَا أَحَدُ يَثُ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ الضَّرِيرِ وَأَبُو مُوَدُّدٍ رِثَانُ أَحَدُهُمَا يُقَالُ لَهُ فَضَّةٌ وَالْآخَرُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ أَحَدُهُمَا بَصْرِيُّ وَالْآخَرُ مَدِينِيُّ وَكَانَا فِي عَصْرِ وَاحِدٍ وَأَبُو مُوَدُّدٍ الَّذِي رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ اسْمُهُ فَضَّةٌ بَصْرِيٌّ

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ أَصْبَعَيْ لَحْنٍ

لوگوں کے دل حلق کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کثیریہ دعا پڑھا کرتے تھے "اے دلوں کو پھیرنے والے! میری دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ" میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! ہم آپ پر اور آپ کے لاپے ہوئے دین پر ایمان لائے کیا آپ کو ہمارا دین سے پھر جانے کا ڈر ہے آپ نے فرمایا ہاں (انسانوں کے دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جس طرح چاہے پھیر دے) یعنی اس کے قبضہ میں ہیں، اس باب میں، نو اس بن سمعان، ام سلمہ، عائشہ اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے حدیث پاک مروی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی طرح متعدد راویوں نے اعمش سے بواسطہ ابوسفیان حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور بعض نے اعمش سے بواسطہ ابوسفیان و جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور ابوسفیان کے واسطہ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے روایت زیادہ صحیح ہے۔

جنتیوں اور جہنمیوں کی فہرست

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں! ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، آپ کے دست مبارک میں دو کتابیں تھیں آپ نے فرمایا کیا تم ان دو کتابوں کے بارے میں جانتے ہو؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ کے بتائے بغیر نہیں جانتے۔ آپ نے دہانے ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا یہ تمام جہانوں کے پائنے والے کی طرف سے ایک کتاب ہے اس میں جنتیوں، ان کے آباؤ اجداد اور قبائل کے نام ہیں۔ آخر میں ان کی میزان ہے اب ان میں کبھی بھی کمی یا زیادتی نہ ہوگی۔ پھر بائیں ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا اس میں اہل جہنم، ان کے آباؤ اجداد اور قبائل کے نام ہیں، آخر میں ٹوٹل ہے اور اب کبھی بھی ان میں کمی یا زیادتی نہ ہوگی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر انجام کار (کے لکھنے) سے فراغت ہو چکی ہے تو اب عمل کی کیا ضرورت ہے آپ نے فرمایا سیدھی راہ چلو اور میانہ روی اختیار کرو کیونکہ جنتی کا خاتمہ

۱۰۔ حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُرُ أَنْ يَقُولَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَمَّا بِكَ وَمَا جِئْتُ بِهِ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ نَعَمْ إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ إصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللَّهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ شَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي ذَرٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى عَنْهُ وَاحِدٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ أَنَسٍ رَوَى بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ أَنَسٍ أَصَحُّ۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ

۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا الْكِثِّ عَنْ أَبِي تَيْبِلٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ مَاتِجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ كِتَابَانِ فَقَالَ اتَّذَرُونِ وَمَا هَذَانِ الْكِتَابَانِ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ الْيُمْنَى هَذَا كِتَابُ مَنْ رِثَ الْعَالَمِينَ فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلَ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُقْصَرُ مِنْهُمْ أَبَدًا ثُمَّ وَقَالَ لِلَّذِي فِي شِمَالِهِ هَذَا كِتَابُ مَنْ رِثَ الْعَالَمِينَ فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلَ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُقْصَرُ مِنْهُمْ أَبَدًا فَقَالَ أَصْحَابُهُ فَنَقِمَ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ كَانَ أَمْرٌ قَدْ فُرِعَ مِنْهُ فَقَالَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالنَّسَائِيِّ وَاسْمَعْتِ
مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ الْبَصْرِيُّ
قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ يَقُولُ لَوْ حَلَفْتُ
بَيْنَ السَّرَكَيْنِ وَالْمَقَامِ لَخَلَفْتُ إِيَّيْ لِمَا أَرَا أَحَدًا
أَعْلَمَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُهْدِيٍّ -

ابن عباس اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور
ہیں۔ میں رام ترمذی نے محمد بن عمرو صفوان ثقفی بصری کو
کہتے ہوئے سنا کہ علی بن مدینی کہتے ہیں اگر مجھے مقام ابراہیم اور
رکن کے درمیان کھڑا کر کے قسم دلائی جائے تو میں تمنا کروں گا کہ میں نے
عبدالرحمن بن مہدی سے زیادہ علم والا کوئی نہیں دیکھا۔

ف۔ ہمارے کواکب اڑنے والا ایک پرندہ ہے بعض نے کہا اَلْوَسَّاس سے بعض لوگ بد فالی لیتے تھے (صفر) عربوں کا عقیدہ تھا
کہ انسان کے پیٹ میں ایک جانور ہے جو بھوک کے وقت تڑپتا ہے اور بعض اوقات انسان کی ہاں لے لیتا ہے (طی) علاوہ ازیں عرب صفر کے
میں بعض اوقات جنگ حرام سمجھتے اور بعض اوقات حلال حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ بات صحیح نہیں (مترجم)

خیر و شر کے مقدر ہونے پر ایمان

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک بندہ تقدیر
کے خیر و شر پر ایمان نہ لائے مومن نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جب تک
وہ یہ نہ جان لے کہ جو مصیبت اس کو پہنچی ہے وہ اس سے
خطا کرنے والی نہیں اور جو مصیبت اس سے خطا کر گئی ر
نہیں پہنچی، وہ اسے پہنچنے والی نہیں تھی۔ اس باب میں
حضرت عبادہ، جابر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ
عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ یہ حدیث، جابر کی
حدیث سے غریب ہے ہم اسے صرف عبداللہ بن
میمون کی حدیث سے پہچانتے ہیں اور عبداللہ بن میمون
منکر حدیث تھا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا بندہ جب تک
چار باتوں پر ایمان نہ لائے، مومن نہیں ہو سکتا اس
بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت
کے لائق نہیں اور بے شک میں اللہ تعالیٰ کا
رسول ہوں مجھے اس نے حق کے ساتھ
بھیجا۔

محمد بن غیلان نے نصر بن شیبہ کے واسطے سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَيْمَانِ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ
۱۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ
نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنَ مَيْمُونٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ
أُمِّهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ
بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ وَحَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا
أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئْهُ وَأَنَّ مَا أَخْطَأَهُ
لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِبَادَةَ وَجَابِرٍ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ
جَابِرٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَيْمُونٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ مُنْكَرُ
الْحَدِيثِ -

۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ
أَبْنَانُ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ يَشْهَدُ أَنَّ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ بَعْثَنِي بِالْحَقِّ وَ
يُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ
وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ -

۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ

شعبہ سے اسی کے ہم معنی روایت بیان کی البتہ اس نے ربی سے ایک معلوم مرد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے شعبہ سے ابو داؤد کی روایت میں امام ترمذی کے نزدیک نضر کی حدیث زیادہ صحیح ہے اس طرح کئی دوسرے راویوں نے منصور اور ربیع کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے اور اس میں "عن رجل" نہیں ہے، بارود کہتے ہیں اس حدیث کو یہ کہتے ہوئے سنالہ ربیع بن جراح نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

موت اپنے مقررہ مقام پر آتی ہے

حضرت مطرب بن عکامس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کے لیے کسی مقام پر موت لکھ دیتا ہے تو وہاں اس کے لیے کوئی ضرورت پیدا کرتا ہے۔

اس باب میں ابو غزہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہمارے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطرب بن عکامس کی اس حدیث کے سوا کوئی دوسری روایت معروف نہیں۔ ہم سے محمود بن غیلان نے اوران سے مولیٰ اور ابو داؤد حنفی نے سفیان کی روایت اسی کے ہم معنی بیان کی۔

ابو غزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لیے کسی مقام کو جائے موت قرار دیتا ہے تو اس طرف اس کے لیے کوئی حاجت پیدا کر دیتا ہے۔ راوی کو شک ہے کہ "الیہا حاجۃ" کے الفاظ ہیں یا "بہا حاجۃ" کے الفاظ یہ حدیث صحیح ہے اور ابو غزہ کی صحابیت ثابت ہے۔ ان کا نام سیار بن عبدہ ہے اور ابو الملیح بن اسامہ کا نام عامر بن اسامہ بن عمیر ہندی ہے۔

تقدیر الہی کو دم بھاڑ اور دوا نہیں ٹال سکتے۔

ابو خزیمہ کے بیٹے اپنے والد ابو خزیمہ سے روایت کرتے

ثُمَّ يَلِي عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ رُبِّي عَنْ تَرَجُلٍ عَنْ عَلِيٍّ حَدِيثُ أَبِي دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عِنْدَ أَصَحِّهِ مِنْ حَدِيثِ النَّضْرِ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رُبِّي عَنْ عَلِيٍّ حَدِيثَنَا الْجَارِدُ قَالَ سَمِعْتُ وَكَيْعًا يَقُولُ بَلَعْنِي أَنْ رُبِّي بَنٍ جَرَّاشٍ لَمْ يَكْذِبْ فِي الْإِسْلَامِ كَذِبَةً.

بَاب مَا جَاءَ أَنَّ النَّفْسَ تَمُوتُ حَيْثُ مَكَتَبُهَا

۱۸۔ حَدَّثَنَا بَنْدَاؤُنا مُؤَمَّلٌ نَاسِفِيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مَطْرِبِ بْنِ عَكَامِيسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى اللَّهُ لِعَبْدٍ أَنْ يَمُوتَ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً.

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي عَزَّةَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ حَسَنِ غَرِيبٍ وَلَا نَعْرِفُ لَهُ مَطْرِبَ بْنَ عَكَامِيسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ.

۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَفِيَّانَ نَحْوَهُ وَأَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سَفِيَّانَ نَحْوَهُ.

۲۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمُعَنِّي وَاحِدٌ قَالَا نَا سَمِعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْمَكْبِيحِ عَنْ أَبِي عَزَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى اللَّهُ لِعَبْدٍ أَنْ يَمُوتَ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً أَوْ قَالَ بِهَا حَاجَةً هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ صَحِيحٍ وَأَبُو عَزَّةَ لَهُ صُحْبَةٌ اسْمُهُ يَسَارُ بْنُ عَبْدِ وَأَبُو الْمَكْبِيحِ بْنِ أَسَامَةَ اسْمُهُ عَامِرُ بْنُ أَسَامَةَ ابْنِ عَمِيرٍ لَهُ هَذَا.

بَاب مَا جَاءَ لَا تَرُدُّ الرُّقَى وَالِدَّ وَأَمْرًا

قَدْ بَرَأَ اللَّهُ شَيْئًا

۲۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْرُومِيُّ

نَاسُغِيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي خِزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَرَأَيْتَ مَا فِي نَسْتَرِ قَبِيهَا وَذَوَاءِ نَسْتَدَاوِي وَنُتْقَاةٍ
نَتَقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ
قَدَرِ اللَّهِ هَذَا أَحَدٌ يَثُ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ
الزُّهْرِيِّ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا عَنْ سَفِيانَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي خِزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ وَهَذَا
أَصَحُّ هَكَذَا أَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
أَبِي خِزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ -

ہیں ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا
یا رسول اللہ! بتائیے ہم جو دم جھاڑ دوا یا کوئی حفظ طبعی تدبیر اختیار
کرتے ہیں، کیا یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو ٹال سکتی ہیں۔
آپ نے فرمایا یہ (علاج وغیرہ) بھی تقدیر الہی میں سے ہے۔
یہ حدیث ہم صرف زہری کے حوالے سے جانتے
ہیں کئی راویوں نے اس کو سفیان، زہری اور ابو خزیمہ کے
حوالے سے روایت کیا ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے اور
اسی طرح کئی راویوں نے اس کو زہری ابو خزیمہ کے واسطے
سے ان کے باپ سے روایت کیا ہے۔

نوٹ: جھاڑ بھونک یا دوائی وغیرہ کو بطور اسباب استعمال کرنا ناجائز ہے موثر حقیقی ذات باری تعالیٰ ہے (مترجم)

فرقہ قدریہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی
ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا میری
امت کے دو فرقے ایسے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔
ایک فرقہ مرجیہ اور دوسرا فرقہ قدریہ۔

اس باب میں حضرت عمر، ابن عمر اور رافع بن خدیج
سے بھی روایات مروی ہیں۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَدَرِ بِآيَةٍ
۲۲ - حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا مُحَمَّدُ
بْنُ قُصَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَبِيبٍ وَعَلِيِّ بْنِ نَزَارٍ
عَنْ نَزَارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَفَانِ
مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ
الْمُرْجِيَّةُ وَالْقَدَرِيَّةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ
ابْنِ عُمَرَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ هَذَا أَحَدٌ يَثُ
حَسَنٌ غَرِيبٌ -

۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
بَشِيرٍ نَا سَلَامٌ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ
ابْنُ رَافِعٍ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ نَزَارٍ
عَنْ نَزَارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُهُ -

محمد بن رافع نے دو مختلف طرق سے حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی
حدیث روایت کی ہے۔

انسانی خواہشات

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول

بَابُ - حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الْبَصْرِيُّ

۲۴ - لہ فرقہ مرجیہ کا عقیدہ ہے کہ انسان مجبور محض ہے سب کچھ تقدیر الہی سے ہوتا ہے ۱۳ فرقہ قدریہ کا نظریہ یہ ہے کہ بندوں کے انفعال
خود ان کی اپنی قدرت سے ہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور ارادے کا اس میں کوئی دخل نہیں ۱۴

اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی صورت اس حالت میں بنائی گئی کہ اس کے پہلو میں ننانوے خواہشات ہیں اگر وہ دوزندگی بھرا ان تمام تمناؤں سے محفوظ بھی رہے تو بڑھاپے میں گر پڑتا ہے یہاں تک کہ اسے موت آجائے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اسے طریق سے جانتے ہیں۔ اور ابوالعوام سے مراد عمران القطان ہیں۔

قضاۃ الہی پر راضی ہونا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر رضا مندی انسان کی خوش بختی ہے اور اللہ تعالیٰ سے طلبِ غیر کو نہ کرنا انسان کی بد بختی ہے۔ نیز قضاۃ الہی پر ناراض ہونا بھی بد بختی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے محمد بن ابی حمید کے طریق سے پہچانتے ہیں انہیں حماد بن ابی حمید بھی کہا جاتا ہے انھوں نے یہ ابراہیم مدینی سے جو کہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

بدعت مذمومہ

نافع کہتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا فلاں شخص آپ کو سلام کتا ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے خبر پہنچی ہے کہ اس نے دین میں (ایسی) نئی بات پیدا کی ہے جس کی کوئی اصل نہیں، اگر ایسا ہے تو اسے میری طرف سے سلام نہ کہنا کیونکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس امت میں یاد فرمایا، میری امت میں (راوی کو شک ہے) زمین میں دھنسا دینا یا چھروں کا مسخ کر دینا اہل قدر میں ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابوصخر کا نام حمید

قَالَ أَبُو قَتِيبَةَ وَسَلَّمَ بَيْنَ قَتِيبَةَ نَا أَبُو الْعَوَامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُثَلِّبُ بْنُ أَدَمَ وَإِلَى جَنِّهِ تَسْعَةُ وَتِسْعُونَ مَذِيَّةً إِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمَنَآيَا وَقَعَ فِي الْمَهْزَمِ حَتَّى يَمُوتَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْعَوَامِ هُوَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّضَا بِالْقَضَاءِ

۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ اسْمَعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ ابْنٍ إِنْ أَدَمَ رِضَاةً بِمَا قَضَى اللَّهُ لَهُ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنٍ إِنْ أَدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَادَةَ اللَّهِ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنٍ إِنْ أَدَمَ سَخَطَهُ بِمَا قَضَى اللَّهُ لَهُ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ غَرِيبٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ وَيُقَالُ لَهُ أَيْضًا حَمَادُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ وَهُوَ أَبُو بَرَاهِيمَ الْمَدِينِيُّ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ -

بَابُ

۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ نَا حَبِوَةُ بْنُ شَرِيحٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ ثَنِي نَا أَنِ ابْنِ عَمْرِو جَاوَعَا رَجُلًا فَقَالَ إِنْ فَلَانَا يَفْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ بَلَّغْنِي أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْدَثَ فَلَا تَقْرَأُ مِنْهُ السَّلَامَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوْفِي أُمَّةٍ الشُّكُّ مِنْهُ خَسَفٌ أَوْ صَخْرٌ أَوْ قَذْفٌ فِي أَهْلِ الْقَدْرِ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأَبُو صَخْرٍ اسْمُهُ حُمَيْدٌ

بُنْ زِيَادٍ -

بن زیاد ہے۔

ف۔ ہر وہ نئی بات بدعت مذمومہ ہے جس کی اصل کوئی نہ ہو اور اس سے ترک سنت لازم آئے اور اگر اس کی اصل شریعت میں ہے اور وہ اچھا کام ہے تو وہ بدعت حسنہ ہے۔ علمائے بدعت کی پانچ قسمیں کی ہیں بڑا ایک بدعت واجبہ (۲)، بدعت مندوبہ (۳)، بدعت حرام (۴)، بدعت مکروہ (۵)، بدعت مباحہ۔ اس لیے ہر نئی بات کو بدعت مذمومہ نہیں کہا جائے گا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کو باجماعت تراویح پڑھتے دیکھ کر فرمایا یہ کیا ہی اچھی بدعت ہے (مترجم)

۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو ذَرٍّ الْطَّيِّفِيُّ نَاعِبُ الْوَاحِدِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقَيْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَاحٍ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ أَهْلَ الْبَصَوَةِ يَقُولُونَ فِي الْقَدْرِ قَالَ يَا بُنَيَّ أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَأِ الزُّحْرَفُونَ قَالَ فَقَرَأْتُ حَمْرًا وَالْكِتَابَ الْمُبِينُ إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَرَأَيْتُ فِي أَمْرِ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِّي حَكِيمٌ قَالَ أَتَدْرِي مَا أَمْرُ الْكِتَابِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ كَتَبَهُ اللَّهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاءَ وَاقْبَلُ أَنْ يَخْلُقَ الْأَرْضَ فِيهِ أَنْ فِرْعَوْنَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَفِيهِ تَبَّتْ يَدَايِي لِهَبٍ وَتَبَّ قَالَ عَطَاءٌ فَلَقَيْتُ الْمَوْلِيدَ بْنَ عُبَادَةَ عَنِ الصَّامِتِ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ مَا كَانَتْ وَصِيَّتُهُ أَبِيكَ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ يَا بُنَيَّ اتَّقِ اللَّهَ وَاعْلَمْ أَنَّكَ أَنْ تَتَّقِيَ اللَّهَ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَتُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ كِتَابِهِ خَيْرٌ وَشَرٌّ فَإِنْ مِتَّ عَلَيَّ غَيْرِ هَذَا ادْخَلْتَ النَّارَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ فَقَالَ أَكْتُبْ قَالَ مَا أَكْتُبُ قَالَ أَكْتُبُ الْقَدْرَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَارِئٌ إِلَى الْأَبَدِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

عبد الواحد بن سلیم کہتے ہیں میں مکہ مکرمہ آیا تو میری ملاقات عطاء بن ابی رباح سے ہوئی، میں نے کہا اے ابو محمد اہل بصرہ، تقدیر کے بارے میں مباحثہ کرتے ہیں انہوں نے کہا اے بیٹے! کیا تو قرآن پڑھ سکتا ہے؟ میں نے کہا "ہاں" (میں نے پڑھا ہے) انہوں نے کہا "سورہ زخرف پڑھو" کہتے ہیں میں نے پڑھا "حم والكتاب المبين انا جعلناه قرآنا عربيا لعلكم تعقلون" "روشن کتاب کی قسم ہم نے اسے عربی قرآن بنایا تا تم سمجھو اور یہ ہمارے پاس ام الكتاب یعنی لوح محفوظ میں ہے جو بلند اور حکمت بھری ہے" عطاء بن ابی رباح نے کہا کیا تم جانتے ہیں انہوں نے فرمایا وہ ایک کتاب ہے؟ جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پہلے لکھ دیا ہے۔ اس کتاب میں ہے کہ فرعون جہنمی ہے۔ اور اسی میں ہے "تبت يدا ابي لهب وتب" راہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹیں، عطاء کہتے ہیں پھر میں صحابی رسول ولید بن عبادہ بن صامت سے ملا اور ان سے پوچھا کہ آپ کے والد نے وصال کے وقت کیا وصیت فرمائی؟ انہوں نے فرمایا میرے والد نے مجھے بلا کر فرمایا اے بیٹے اللہ تعالیٰ سے ڈر اور یہ بات جان لے کہ اگر تو اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اللہ تعالیٰ پر اور ہر خیر و شر کے جانب الہی سے مقدر ہونے پر ایمان لائے گا۔ اگر تو اس کے خلاف پرمر جائے تو جہنم میں داخل ہوگا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور فرمایا "لکھ" قلم نے کہا کیا لکھوں؟ فرمایا تقدیر کو لکھ جو ہو چکا اور جو اب تک ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنْذِرِ الصَّنَعَاتِيُّ نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقَرِّيِّ نَاحِيَةُ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے میں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے تقدیر کو پیدا فرمایا۔
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بشرکین قریش رسول کریم علیہ النبیۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر تقدیر کے بارے میں جھگڑنے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی ”یوم یسحبون فی الناس علی وجوہہم ذوقوامس سقر انا کل شیء خلقناہ بقدر“ جس دن دوزخ میں منہ کے بل گھسیٹے جائیں گے (اور کہا جائے گا) دوزخ کی آگ کا مزہ چکھو بے شک ہم نے ہر چیز کو ایک انداز سے پیدا کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

ابواب فتن

مسلمان کا خون صرف تین باتوں سے حلال ہوتا ہے

ابو امامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس دن گھر میں محصور تھے، چھت پر سے جھانک کر فرمایا ”میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مسلمان کا خون صرف ان تین باتوں میں سے کسی ایک کے پانے سے

بُنْ شَرِّ شَيْءٍ أَبْوَها فِي الْخَوْلَاتِي أَنْتَ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِي يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَدَّرَ اللَّهُ الْمَقَادِيرَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَيْنِ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَاوَرَكِيْعُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْخَزْرَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُوا قُرَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِمُونَ فِي الْقَدْرِ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ، اَنَا كُلُّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ الْفِتَنِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابُ مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ
مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ

۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّبِيّ نَاَحْمَدًا
بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَشْرَفَ يَوْمَ
الْبَدَارِ فَقَالَ أَشْكُكُمْ يَا اللَّهُ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ

حلال ہوتا ہے۔ نکاح کے بعد زنا کا ارتکاب، اسلام کے بعد مرتد ہونا اور ناحق قتل، اس کے بدلے میں قتل کیا جائے۔ اللہ کی قسم! میں نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں زنا کا ارتکاب کیا اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کے بعد دین اسلام سے نہیں پھرا اور نہ ہی کسی ایسے نفس کو قتل کیا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے پس تم مجھے کیوں قتل کرتے ہو؟ (ایک روایت کے مطابق سب نے کہا، ہاں آپ صبح فرماتے ہیں۔ اس باب میں ابن مسعود، عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے حماد بن سلمہ نے یحییٰ بن سعید سے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے اور یحییٰ بن سعید قطان اور کئی دوسرے راویوں نے اسے یحییٰ بن سعید سے موقوف روایت کیا ہے مرفوعاً روایت نہیں کہا۔ یہ حدیث متعدد طریقوں سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

جان و مال کا حرام ہونا۔

حضرت سلیمان اپنے والد عمرو بن احوص سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے فرماتے ہوئے سنا (اے لوگو! آج کو سناؤں ہے؟ انہوں نے کہا حج الکبر کا دن ہے۔ آپ نے فرمایا بے شک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں آپس میں اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کا دن اس شہر میں حرام ہے! سن لو! انسان کے جرم کا وبال اسی پر ہے۔ سن لو! انسان کے جرم کا وبال نہ اس کی اولاد پر ہے اور نہ باپ پر ہے۔ سن لو! شیطان اس بات سے ہمیشہ کے لیے مایوس ہو چکا ہے کہ تمہارے اس گھر میں اس کی پوجا کی جائے۔ لیکن تم اپنے چھوٹے چھوٹے اعمال میں اس کی اطاعت کرو گے اور وہ اس پر راضی ہوگا۔

اس باب میں ابو بکرہ، ابن عباس، جابر اور خذیم بن عمرو سعدی سے بھی روایات مروی ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور زائدہ نے شیبہ بن عرقہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔ اور ہم اسے صرف شیبہ بن

مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ نَزَّ فِي بَعْدِ احْصَانِ أَوْ ارْتِدَادٍ بَعْدَ إِسْلَامِهِ أَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَتَلَ بِهِ فَوَاللَّهِ مَا سَرَّ نَفْسِي فِي جَاهِلِيَّتِهِ وَلَا فِي إِسْلَامِهِ وَلَا أَرْتَدُّ دُنْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَقْتُلُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ فَلَكُمْ تَقْتُلُونَنِي وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثُ وَرَفَعَهُ وَرَوَى يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثُ فَوَقَّوهُ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْرِيمِ الدِّفَاءِ وَالْأَمْوَالِ ۳ - حَدَّثَنَا هَذَا ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَزْ شَيْبٍ ابْنُ غُرَقْدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا إِنْ يَكِدْكُمْ هَذَا إِلَّا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ إِلَّا لَا يَجْنِي جَانٍ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٍ عَلَى وَالِدِهِ إِلَّا وَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدُ أَيِسَ أَنْ يَعْبُدَ فِي بِلَادِكُمْ هَذِهِ أَبَدًا وَلَكِنْ سَتَكُونُ لَهُ طَاعَةٌ فِيمَا تَحْقِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَسِيرْصِي بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَخُذَيْمِ بْنِ عَمْرٍو السَّعْدِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى ثَنَا إِدَّةُ عَزْ شَيْبٍ ابْنُ غُرَقْدَةَ نَحْوَهُ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ

شَدِيدُ بْنُ غَرٍّ قَدَاةٌ -

بَابُ مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرْوَعَ مُسْلِمًا

۳۲- حَدَّثَنَا بُنْدُ بْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ بْنُ سَعِيدٍ نَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ نَاعَبَدُ اللَّهَ ابْنُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ عَصَا أَخِيهِ وَلَا عَصَا جَدِّهِ فَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيهِ فَلْيَرُدَّهَا إِلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَسَلِيمَانَ بْنِ صُرَدٍ وَجَعْدَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ وَالسَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ لَهُ صُحْبَةٌ قَدْ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَامَةُ قُبُضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسَّائِبِ ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ وَالْبُؤْهُ يَزِيدُ ابْنُ السَّائِبِ هُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثًا -

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِشَارَةِ الرَّجُلِ عَلَى أَخِيهِ بِالسَّلَاحِ -

۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الصَّبَّاحِ الْمَهَاشِمِيُّ نَا فَجْبُورُ بْنُ الْحَسَنِ نَا خَالِدُ الْحَدَّادُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ بِجَدِيدَةٍ لَعَنَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَعُمَرَ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ يَسْتَعْمَلُ مِنْ حَدِيثِ خَالِدِ الْحَدَّادِ وَرَوَى أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَنَا أَدْرِيفُ فَإِنْ كَانَ أَخَاهُ (لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ) -

غزندہ کی روایت سے جانتے ہیں ۔

کسی مسلمان کو ڈرانا جائز نہیں

عبداللہ بن سائب بن یزید، اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی لاشی کھینٹے ہوئے حقیقتاً نہ لے پس جو شخص اپنے بھائی کی لاشی لے تو اسے چاہیے کہ واپس کر دے اس باب میں ابن عمر و سلیمان بن صرد، جعدہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف ابن ابی ذئب کی حدیث سے جانتے ہیں۔ سائب بن یزید کے لیے صحبت رسول ثابت ہے۔ انہوں نے بچپن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی اور آنحضور کے وصال کے وقت ان کی عمر سات سال تھی۔ ابو یزید بن سائب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ہیں اور انہوں نے حضور سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔

مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول کریم علیہ النجۃ والتسلیم نے فرمایا "جو شخص ہتھیار سے اپنے مسلمان بھائی کی طرف اشارہ کرے اس پر فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔ اس باب میں ابو بکر، عائشہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے خالد حداد کی حدیث سے غریب سمجھی گئی ہے۔ ایوب نے محمد بن سیرین کے واسطہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی حدیث موقوف روایت کی ہے اور اس میں یہ الفاظ نہ آئے ہیں "وَأُمِّهِ" (اور اس کی ماں)۔

۳۴۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُتَيْبَةُ نَاحِمًا دُبْنُ
زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا ۱۔

بَابُ النَّبِيِّ عَنْ تَعَاظِي السَّيْفِ مَسْلُولا
۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمُعِيُّ
الْيُسْرِيُّ نَاحِمًا دُبْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ تَنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ يُتَعَاظِيَ السَّيْفُ مَسْلُولا وَفِي الْبَابِ عَنْ
أَبِي بَكْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ
حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَمَاوِي ابْنُ لَهَيْعَةَ هَذَا الْحَدِيثُ
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ بَنَاتِ الْجَهَنِيِّ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ حَمَّادِ
ابْنِ سَلَمَةَ عِنْدِي أَصَحُّ ۱۔

بَابُ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَمُورِي ذِمَّتِهِ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

۳۶۔ حَدَّثَنَا بُنْدُاسٌ نَاحِمًا دُبْنُ سُلَيْمَانَ
نَاحِمًا دُبْنُ عَمَلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ
فَمُورِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يَتَبَعُكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِنْ
ذِمَّتِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جُنْدَبٍ وَأَبِي عُمَرَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ ۱۔

بَابُ فِي لُزُومِ الْجَمَاعَةِ

۳۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاحِمًا دُبْنُ
إِسْمَاعِيلَ أَبَا الْمُغِيرَةِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَوْقَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ خُطِبْنَا
عُمَرُ بِالْجَابِ بَيْتِهِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قُمْتُ
فِيكُمْ كَمَقَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِينَا فَقَالَ أَوْصِيكُمْ يَا صَحَابِي ثُمَّ الَّذِينَ يُلَوِّغُهُمْ
ثُمَّ الَّذِينَ يُلَوِّغُهُمْ ثُمَّ كَيْفَ الْكَذِبِ حَتَّى يَخْلِفَ
الرَّجُلُ وَلَا يَسْتَحْلِفُ وَيَسْتَهْدُ الشَّاهِدُ وَلَا

ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے بیان کی اور ان سے
حماد بن زید نے ایوب سے نقل کی۔

ننگی تلوار کا تبادلہ ممنوع ہے

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ننگی
تلوار لینے دینے سے منع فرمایا۔

اس باب میں ابو بکرہ سے بھی روایت مذکور ہے۔
یہ حدیث حماد بن سلمہ کی روایت سے حسن غریب
ہے۔ ابن طہیعیہ نے اپنی حدیث کو بواسطہ ابوالزبیر
جابر اور بنت الجہنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کیا ہے۔ میرے نزدیک حماد بن سلمہ
کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

صبح کی نماز پڑھنے والا اللہ کی پناہ میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ تعالیٰ
کی پناہ میں ہے پس ایسا نہ ہو کہ کسی عمل کی
وجہ سے اللہ تعالیٰ تم پر سے اپنی ذمہ داری
اٹھائے۔

جماعت سے وابستگی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے
ہیں ایک دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقام
جابیہ میں کھڑے ہو کر میں خطبہ دیا آپ نے ارشاد فرمایا اے
لوگو! میں تمہارے درمیان اس طرح کھڑا ہوں جس طرح ہمارے
درمیان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے
فرمایا میں تمہیں اپنے صحابہ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں پھر
ان لوگوں کے بارے میں جو ان سے متصل ہیں پھر وہ جو ان
سے متصل ہیں صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین پھر جھوٹ

بَابُ مَا جَاءَ فِي نَزُولِ الْعَذَابِ إِذَا لَمْ
يُغَيِّرِ الْمُنْكَرُ -
٢٠- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِي زَيْدُ بْنُ هَارُونَ
نَا سَمْعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ الْآيَةَ“
 اسے ایمان والو! اپنی حفاظت کرو کوئی گمراہ تمہیں
 نقصان نہیں پہنچا سکتا اگر تم ہدایت پر ہو، اور میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب
 لوگ ظالم کو رطلیم کرتے، دیکھیں اور اسے رطلیم
 سے، نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو
 عذاب میں مبتلا کر دے۔

اسماعیل بن خالد نے بھی اس کے ہم
 معنی حدیث روایت کی ہے۔

اس باب میں حضرت عائشہ، ام سلمہ، نعمان بن
 بشیر، عبداللہ بن عمر اور حذیفہ رضی اللہ عنہم سے
 بھی روایات مذکور ہیں۔ اسی طرح اسماعیل سے
 متعدد راویوں نے مرفوعاً اور موقوفاً حدیث
 نقل کی۔

بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 فرمایا اللہ کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یا تو
 تم ضرور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کر دو گے
 یا قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے
 عذاب بھیجے پھر تم دعا مانگے رہو گے مگر قبول نہ ہو گی۔
 عمرو بن ابی عمر نے سند مذکورہ کے ساتھ
 اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے اور یہ
 حدیث حسن ہے۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی
 ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات
 کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت
 قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ تم اپنے امام کو قتل نہ کرو اپنی تلواروں

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
 إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
 آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ
 إِذَا اهْتَدَىٰ يَتَخَذُوا لِي سَمْعَتٍ سَأَلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا سَاءَ أَوَّلُ الظَّالِمِ
 فَلَمْ يَأْخُذْ وَاعْلَىٰ يَدَايِهِ أَوْشَكَ أَنْ يَجْعَلَهُمُ
 اللَّهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ -

۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
 عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ثَوَّاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ
 عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَدَّثَنَا هُكَّةُ أَرَوَى غَيْرُ
 وَاحِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ وَ
 رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَوَقَفَهُ
 بَعْضُهُمْ -

باب ماجاء في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر

۴۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ
 عَنْ عُمَرَ وَبْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ
 حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ وَاللَّهِ نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَمُرَّنَّ بِالْمَعْرُوفِ
 وَلَنَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُشَكَّنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ
 عَلَيْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا مِنْهُ فَتَدْعُونَهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ
 ۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ جَعْفَرٍ
 عَنْ عُمَرَ وَبْنِ أَبِي عَمْرٍو بِهَذَا السَّنَادِ ثَوَّاهُ هَذَا
 حَدِيثٌ حَسَنٌ -

۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ
 عُمَرَ وَبْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو الرُّحَنِ الْأَنْصَارِيِّ
 الْأَشْهَلِيِّ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ وَاللَّهِ نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلُوا

إِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوا بِأَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ
شِرَارُكُمْ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ -

۴۵- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَاسُفِيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ
ابْنِ سُوَيْقَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الْجَيْشَ الَّذِي
يُحْسَفُ بِهِمْ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لَعَلَّ فِيهِمُ الْمَكْرَهُ
قَالَ إِنَّهُمْ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَابَتِهِمْ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ مَرَّ هَذَا الْحَدِيثُ
عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَغْيِيرِ الْمُنْكَرِ بِالْيَدِ
بِاللِّسَانِ أَوْ بِالْقَلْبِ

۴۶- حَدَّثَنَا بَنْدَاؤُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
مَهْدِيٍّ نَاسُفِيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ
بْنِ شَهَابٍ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدَّمَ الْخُطْبَةَ قَبْلَ
الصَّلَاةِ مَرُوءَانُ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لِمَرُوءَانَ
خَالَفْتَ السُّنَّةَ فَقَالَ يَا فُلَانُ تَرِكَ مَا هُنَاكَ
فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَمَا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
مَنْ رَأَى مِنْكُمْ أَوْ فُلَانٍ يَكْفُرُ بِبَيْدِهِ وَمَنْ لَمْ
يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَ
ذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ هَذَا أَحَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ -

بَابُ مَنَّهُ -

۴۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاسُفِيَانُ عَنْ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ زَيْدٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ
الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللَّهِ وَالْمُدَّهِنِ فِيهَا كَمَثَلِ
قَوْمٍ اسْتَهْمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فِي الْبَحْرِ فَأَصَابَتْ بَعْضُهُمْ

سے لڑائی کرو اور تمہارے دنیاوی امور شریر لوگوں
کے ہاتھ میں آجائیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی کریم علیہ السلام
والتسلیم نے اس لشکر کا ذکر فرمایا جو زمین میں دھنسا دیا جائے گا
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا شاید ان میں زبردستی
لائے ہوئے لوگ بھی ہوں گے؟ آپ نے فرمایا وہ اپنی اپنی
نیبوں پر اٹھائے جائیں گے یہ حدیث اس طریق روایت کے
ساتھ حسن غریب ہے حضرت نافع بن جبیر سے بھی یہ حدیث
حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے واسطے
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ہاتھ نہ بان یا دل سے برائی کو روکنا

طارق بن شہاب کہتے ہیں جس شخص نے
(عید کی) مناز سے پہلے خطبے کو رواج دیا وہ مروان
تھا۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر مروان سے کہا "تو نے
سنت کی مخالفت کی ہے، مروان نے کہا اے فلاں!
یہ بات اب جھوٹ دی گئی ہے" حضرت ابو سعید رضی اللہ
عنہ نے فرمایا اس شخص نے اپنا فرض ادا کر دیا۔
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
"جو شخص برائی کو دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکے اگر اس کی
طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر ایسا بھی نہ کر سکے
تو دل سے روکے (یعنی برا سمجھے) اور یہ نہایت ہی کمزور
ایمان ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عنوان بالا کا ایک اور باب

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حدودِ الہی کو
قائم کرنے والے اور ان میں سستی برتنے والوں کی مثال
اس طرح ہے کہ ایک قوم کشتی پر سوار ہوئی اور کشتی
کے اوپر اور نیچے والے حصہ کو باہم تقسیم کر لیا۔ بعض کو

اوپر والا حصہ ملا اور بعض کو نیچے والا۔ نچلے حصے والے
اوپر والے حصے میں جا کر پانی لاتے ہیں تو وہ پانی اوپر
والوں پر گرنے لگا۔ چنانچہ اوپر والوں نے کہا ہم تمہیں اوپر
نہیں آنے دیں گے کیونکہ تم ہمیں ایذا پہنچاتے ہو۔ اس پر
نچلے حصے والے کہنے لگے اگر ایسا ہے تو ہم نچلے حصے میں
سوراخ کر کے دریا سے پانی حاصل کریں گے۔ اب اگر اوپر والے
ان کو اس حرکت سے باز رکھیں تو سب نجات پائیں گے اور اگر نہ
روکیں تو تمام غرق ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جابر بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا افضل جہاد ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے بے شک رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا جہاد، ظالم بادشاہ
کے سامنے کلمہ حق بلند کرنا ہے۔
اس باب میں ابوامامہ سے بھی روایت مذکور ہے۔
یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

امت کے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے تین سوال

حضرت عبداللہ اپنے والد خباب بن ارت سے روایت کرتے
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نہایت طویل نماز
پڑھی صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس سے قبل آپ نے کبھی
ایسی نماز نہیں پڑھی جیسے آج پڑھی ہے آپ نے فرمایا ہاں یہ
رغبت اور خوف کی نماز تھی میں نے اللہ تعالیٰ سے اس نماز میں
تین چیزوں کا سوال کیا اللہ تعالیٰ نے دو عطا فرمادیں اور
ایک چیز روک دی۔ میں نے سوال کیا کہ میری امت کو قحط
سے نہ ہلاک کرے اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا میں نے
سوال کیا ان پر کسی غیر قوم سے دشمن مسلط نہ کرے یہ دعا
بھی قبول فرمائی میں نے سوال کیا کہ انہیں ایک دوسرے کا

اعلاہا وَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَسْفَلُهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ
فِي الْبَحْرِ اَسْفَلُهَا يَصْعَدُ وَنَ فَيَسْتَقْوُونَ الْمَاءَ
فَيَصْبُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلَاهَا فَقَالَ الَّذِيْنَ
فِيْ اَعْلَاهَا لَا تَدْعُوْهُمْ تَصْعَدُوْنَ فَنُودُوْنَهُمْ
فَقَالَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا فَاِنَّا نَنْقُبُهُمْ فِيْ اَسْفَلِهَا
فَنَسْتَقِيْ فَاِنْ اَخَذُوا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ فَمَنْعُوْهُمْ
نَجَّوْا جَمِيْعًا وَاِنْ تَرَكُوْهُمْ غَرُّوا جَمِيْعًا هٰذَا
حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بَابُ اَفْضَلِ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدَلٍ عِنْدَ
سُلْطَانٍ جَابِرٍ۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا
عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ مُصْعَبٍ بُوَيَظِيْدُ نَا اِسْرَءِيْلُ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُجَّادَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ
الْحَدْرَايِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدَلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ
جَابِرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ
حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

بَابُ سُوَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثَلَاثًا فِيْ اٰمَتِهِ !

۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ
ثَنَا اَبِي قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ سَرَّاسٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَّابٍ
ابْنِ الْاَسَدِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةً فَاَطَالَهَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّيْتَ صَلَوةً لَّمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا قَالَ اَجَلُ
رَاسِهَا صَلَوةٌ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِنِّيْ سَأَلْتُ اللّٰهَ فِيْهَا
ثَلَاثًا فَاَعْطَانِيْ اِلْتِنَتَيْنِ وَمَنْعَنِيْ وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ
اَنْ لَا يَهْلِكَ اُمَّتِيْ بِسَنَةِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَأَلْتُهُ
اَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوٌّ وَاَمِنْ غَيْرِهِمْ فَاَعْطَانِيْهَا

وَسَأَلْتُهُمْ أَنْ لَا يُذَيِّقَ بَعْضُهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ
فَمَنْعَنِهَا هَذَا أَحَدٌ يَتُحَسِّنُ صَحِيحُهُ وَفِي الْبَابِ
عَنْ سَعْدِ بْنِ عُمَرَ -

۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي
أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ يُونُسَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللَّهَ سَأَوِي إِلَى الْأَرْضِ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا
وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلَعُنَّ مُلْكَهَا نَارُورِي
لِي مِنْهَا وَأُعْطِيَتْ الْكَتَرَيْنِ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ
وَرَأَيْتُ سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهُمَا لِسَنَةِ
عَامَّةٍ وَأَنْ لَا يَسْطَرَّ عَلَيْهِمْ عَدُوٌّ وَأَنْ يَسُوِيَ
أَنْفُسَهُمْ فَيَسْتَبِيحَ بَعْضُهُمْ وَإِنْ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ
إِنِّي تَخَوَّيْتُ قَضَاءَ قَاتِلِهِ لَا يَرُدُّ رَأْيِي أُعْطِيَتْكَ لَمَّا
أَنْ لَا أَهْلِكَهُمْ بَسَنَةِ عَامَّةٍ وَلَا أَسْطَرَّ عَلَيْهِمْ
عَدُوٌّ وَأَنْ يَسُوِيَ أَنْفُسَهُمْ فَيَسْتَبِيحَ بَعْضُهُمْ
لَوْ اجْتَمَعُوا عَلَيْهِمْ مَنْ يَأْخُذُ بِهَا أَرَأَيْتَ مَنْ بَيْنَ
أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَهْلِكُ بَعْضًا وَيَكُونُ
بَعْضُهُمْ يَبْعَثُ هَذَا أَحَدٌ يَتُحَسِّنُ صَحِيحُهُ -

عذاب نہ چکھائے (یعنی باہمی تفرقہ بازی سے محفوظ رہیں) اسے
روک دیا گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت
سعد اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو لمبیٹ دیا
تو میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھا عنقریب میری حکومت
وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لیے زمین لمبیٹی گئی مجھے
دو خزانے سرخ اور زرد دیئے گئے۔ میں نے اپنے رب سے
امت کے بارے میں سوال کیا کہ انہیں عام قحط سالی سے
ہلاک نہ کرے اور ان پر ان کے غیر سے دشمن کو مسلط نہ کرے جو
ان کو مکمل طور پر نیست و نابود کر دے "میرے رب نے فرمایا اے
محمد! جب میں کوئی فیصلہ کرتا ہوں وہ رد نہیں ہوتا میں نے تیری
امت کے بارے میں دعا کو قبول کیا کہ انہیں عام قحط سے ہلاک
نہیں کروں گا اور نہ ہی ان پر ان کے غیر سے دشمنوں کو مسلط کروں گا
جو ان کو تباہ و برباد کر دیں۔ اگرچہ اطراف عالم سے یا اطراف کے
درمیان سے تمام لوگ جمع درآویں گے ہو کر ان پر حملہ آور ہوں
یہاں تک کہ بعض، بعض کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو تیدی
بنائیں گے (یعنی باہم قتال ہوگا) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ف۔ حدیث مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ زمین کے مشارق و مغارب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے منکشف تھے اور مستقبل میں
ہونے والے واقعات سے آپ کو آگاہ کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ آپ نے خبر دی کہ آپ کی امت کہاں تک حکومت کرے گی

اور کس طرح ان میں باہمی جنگ و جدال اور فتنہ و فساد برپا ہوگا (مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ فِي الْفِتْنَةِ
۱۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِيُّ
نَاعِبُ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدَةَ عَنْ
تَرْجِيلٍ عَنْ طَارُوسٍ عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْلَوِيَّةِ قَالَتْ
ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَتَهُ
فَقَرَّبَهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ
فِيهَا قَالَ رَجُلٌ فِي مَاشِيَتِهِ يُوَدِّي حَقَّهَا وَ
يَعْبُدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ أَخَذَ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخَيِّفُ

زمانہ فتنہ کے انسان کا عمل کیا ہو؟

ام مالک ہنزہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دشمن نے زمانہ قریب میں بپا ہونے والے ایک فتنہ کا ذکر
فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس فتنہ میں بہتر انسان
کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا وہ شخص جو اپنے جانوروں میں
رہ کر ان کا حق ادا کرے اور اپنے رب کی عبادت کرے
اور وہ شخص جو اپنے گھوڑے کی نگام بکڑ کر دشمن کو ڈرائے
اور دشمن اسے ڈرائیں (یعنی جاہد) اس باب میں ام بشر

ابوسعید خدری اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث مذکورہ طریق سے غریب سے اور اس کو لیث بن ابی سلیم نے طاؤس اور انہوں نے ام مالک ہزیمہ کے واسطے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک (ایسا) نکتہ دہا ہوگا جو تمام عرب کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا اس میں قتل ہونے والے دوزخ میں جائیں گے اور اس میں زبان تلوار سے بھی زیادہ سخت ہوگی۔ یہ حدیث غریب سے میں نے محمد بن اسماعیل کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم زیادہ بن سیمین گوش سے اس روایت کے سوا کوئی دوسری حدیث نہیں جانتے حماد بن سلمہ نے اس حدیث کو لیث سے مرفوع اور حماد بن زید نے سلمہ سے موقوف روایت کیا ہے۔

امانت کا اٹھ جانا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو باتیں بیان فرمائیں ایک کا تو میں نے مشاہدہ کر لیا اور دوسری بات کی انتظار ہے۔ آپ نے فرمایا "امانت، لوگوں کے وسط قلوب میں نازل ہوئی پھر قرآن پاک اتر ا تو انہوں نے اُسے قرآن سے سیکھا اور حدیث سے بھی سیکھا، پھر حضور نے ہم سے امانت اٹھ جانے کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ایک آدمی ہوا ہوگا اور اس کے دل سے امانت نکال لی جائے گی تو اس کا چھوٹا سا نشان رہ جائیگا پھر وہ حالت نیند میں ہوگا اور اس کے دل سے امانت قبض کر لی جائے گی تو اس کا نشان ابلہ کی طرح رہ جائیگا جس طرح ایک پتھر سے پاؤں میں نشان پڑ جاتا ہے۔ پھر وہ بھولتا ہوا دیکھو گے حالانکہ اس کے اندر کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اس کے بعد آپ نے ایک لکڑی لیکر اپنے پائے مقدس پر لڑھکا دی اور فرمایا ارفع امانت کی وجہ سے لوگوں کا حال یہ ہوگا، لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن کوئی بھی امانت کی ادائیگی نہیں کریگا۔ یہاں تک کہ کہا جائیگا کہ فلاں قبیلے میں ایک شخص امین ہے اور یہاں تک

الْعَدَارُ وَيَخَوْفُونَهُ رَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ مَيْمُونَةَ
أَبِي سَعِيدٍ وَالْحَدِيثُ رَأَيْنَا عَنَّا هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَمَا هُوَ لَيْثٌ ابْنُ أَبِي سَلِيمٍ
عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاوِيَةَ الْجَمْعِيُّ
نَاسًا دُبْنَ سَلَمَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زَيْدِ
ابْنِ سَمِينٍ كَوْشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ الْفِتْنَةُ
تَسْتَنْطِفُ الْعَرَبَ فَتَلَاهَا فِي النَّارِ الْإِسَاءُ فِيهَا
أَشَدُّ مِنَ السَّيِّئِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ سَمِعْتُ
مُحَمَّدَ بْنَ إسماعِيلَ يَقُولُ لَا نَعْرِفُ لِرَبِيعِ بْنِ
سَمِينٍ كَوْشَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَمَا هُوَ حَمَادُ
ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ لَيْثٍ خَرَفَعَهُ وَرَوَاهُ حَمَادُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ نَوَقَفَهُ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْأَمَانَةِ

۵۳۔ حَدَّثَنَا هَمَّادُ بْنُ أَبِي مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا
وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي
جَدْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوا مِنَ
الْقُرْآنِ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ حَكَّ ثَمَّ عَنْ رَفْعِ
الْأَمَانَةِ فَقَالَ بِنَامُ الرَّجُلِ التَّوَمَةُ فَتَقْبِضُ الْأَمَانَةَ
مِنْ قَلْبِهِ فَيُظِلُّ أَثَرَهَا مِثْلَ الْوَكْتِ ثُمَّ بِنَامُ تَوَمَةً
فَتَقْبِضُ الْأَمَانَةَ فَيُظِلُّ مِثْلَ أَثَرِهِ الْمَجْلُ كَجَمْرَةٍ دُخِرَتْ
عَلَى رَجُلِكَ فَتَقَطَّتْ فَتَرَاهُ مُتَبَرِّأً وَكَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ
ثَمَّ أَخَذَ حَصَاةً فَدَحْرَجَهَا عَلَى رَجُلِهِ قَالَ فَيُصِيبُ
النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ لَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتَّى
يُقَالَ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَحَتَّى يُقَالَ

لِرَجُلٍ مَا أَجْلَدَهُ وَأَظْرَفَهُ وَأَعْقَلَهُ وَمَا فِي
قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ رِيَمَاتٍ
قَالَ وَلَقَدْ أَتَى عَلَى نَمَانٍ وَمَا أَبَالِي أَيْسَكُمْ
بَايَعْتُ فِيهِ لَنْ كَانُ مُسْلِمًا لِيُؤَدَّتْهُ عَلَى
دِينِهِ وَلَكِنْ كَانُ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا
لِيُؤَدَّتْهُ عَلَى سَاعِيهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ
أَبَايَعُ مِنْكُمْ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ۳۲ لَنْزِكُ بْنُ سَنَنْ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ
۵۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخَمَزِيُّ
نَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَنَانِ بْنِ أَبِي سَنَانٍ
عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ إِلَى حُنَيْنٍ بِشَجَرَةٍ لَمْ يَكُنْ
يُقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ يُعَلِّقُونَ عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا
لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سُبْحَانَ اللَّهِ هَذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى اجْعَلْ لَنَا
إِلَهًا كَمَا لَهُمُ إِلَهَةٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَكُونَنَّ
سُنَّةٌ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَأَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ سَمِعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ وَ
فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

باب ۳۳ مَا جَاءَ فِي كَلَامِ السَّبَّاحِ

۵۵۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنِ
الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ نَا أَبُو نُزَيْمَةَ الْعَبْدِيُّ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ
السَّاعَةُ حَتَّى تُكَلِّمَ السَّبَّاحُ الْإِنْسَ وَحَتَّى يُكَلِّمَ
الرَّجُلَ عَبْدٌ بَعْدَ سَوَاطِرَ دُثْرَاكُ يُعَلِّمُهُ وَتُخْبِرُهُ
تُخْبِرُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ دَرِي الْبَابِ عَنْ

کسی کے متعلق کہا جائیگا کہ وہ کس قدر چالاک، عقلمند اور ہوشیار ہے حالانکہ
اس کے دل میں رائی کے ایک دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا یعنی دنیاوی معاملات
میں ہوشیاری قابل تعریف بن جائیگی اور بہت کم لوگ امانت دار ہوں گے (مترجم)
حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "بیشک مجھ پر وہ زمانہ بھی آیا کہ میں اس بات
کی پرواہ نہ کرتا کہ کس سے خریدوں اور کس پر بیچوں۔ اگر مسلمان ہوتا تو وہ اپنے
دین کی وجہ (غلطی سے دی ہوئی چیز) واپس کر دیتا اور اگر یہودی یا عیسائی ہوتا
تو اپنے گنہگار کی وجہ واپس کر دیتا لیکن آج (وہ زمانہ آچکا ہے کہ) میں صرف فلاں فلاں سے
بی خرید و فروخت کرتا ہوں یعنی اب گناہ کا مقابل عتقا نہیں ہے کہ تحقیق ہر ایک سے
تم ضرور پہلے لوگوں کا طریقہ اپناؤ گے

حضرت ابو واقد لثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (غزوہ حنین کے
موقعہ پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، حنین کی طرٹ تشریف لے جاتے
ہوئے مشرکین کے ایک درخت سے گزرے جس کو "ذات النواط" کہا
جاتا تھا اور وہ اس کے ساتھ اپنے ہتھیار لٹکاتے تھے صحابہ کرام رضی اللہ
عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے لیے بھی ان کی طرح کا ذات النواط
مقرر فرمادیں۔ آپ نے تعجب کرتے ہوئے سبحان اللہ کہا اور فرمایا یہ
تو ایسا ہی سوال ہے جیسا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ان کی قوم نے
کیا تھا کہ ہمارے لیے بھی ایسا خدا بنادیں جیسا ان کے لیے ہے (پھر
حضور نے فرمایا) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے
تم ضرور پہلی امتوں کا راستہ اختیار کر دو گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
اور ابو واقد لثی کا نام حارث بن عوف ہے۔ اس باب میں حضرت
ابو سعید و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

درندوں کا کلام کرنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے
قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ
درندے انسانوں سے کلام کریں گے حتیٰ کہ انسان سے اس کی
چابک کی رسی اور جوتے کا تسمہ بھی گفتگو کرے گا اور اس کی
ران اسے بتا دے گی کہ اس کے گھر سے باہر جانے کے،
بعد اس کے گھر والوں نے کیا کام کیا۔ اس باب میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے اور یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اسے قاسم بن فضل کی روایت سے جانتے ہیں۔ قاسم بن فضل محدثین کے نزدیک ثقہ اور امانت دار ہے۔ یحییٰ ابن سعید اور عبد الرحمن بن ہمدانی کی توثیق کی ہے۔

چاند کا دو ٹکڑے ہونا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عہد رسالت میں چاند دو ٹکڑے ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس معجزہ پر) گواہ رہو۔ اس باب میں ابن مسعود، انس اور جابر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

زمین کا دھنس جانا

حضرت حذیفہ بن اسید فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، بالا خانہ سے ہماری طرف متوجہ ہوئے دریاں حالیکہ ہم، قیامت کے بارے میں باہم گفتگو کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا قیامت قیامت سے قبل دس نشانیاں ظاہر ہوں گی، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، یا جوج ماجوج کا ظہور، دابۃ الارض کا ظاہر ہونا، زمین نصف ایک نصف مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں آگ، جو عدن کے گڑھے سے نکل کر لوگوں کو ہانکے گی یا دفرمایا، جمع کرے گی جہاں وہ رات گزاریں گے وہ بھی گزارے گی اور جہاں وہ قیلولہ دوپہر کا آرام کریں گے وہ بھی کرے گی۔

محمود بن غیلان نے وکیع کے واسطے سے سفیان سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی البتہ اس میں والد غان (دھول) کے الفاظ زیادہ ہیں۔ صنادید نے بواسطہ ابوالاحوص، فرات قزاز سے وکیع کی روایت کے ہم معنی نقل کی محمود بن غیلان نے بواسطہ ابو داؤد طرابلسی، شعبہ اور مسعودی سے روایت کیا کہ ان دونوں نے

أَبَى هُرَيْرَةَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ ثِقَةٍ مَأْمُونٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَثِقَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هَمْدَانَ -
بَاب مَا جَاءَ فِي انْشِقَاقِ الْقَمَرِ
۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا فِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَجَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

بَاب مَا جَاءَ فِي الْخُسْفِ

۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو نَعْبَةَ الرَّحْمَانِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ فُرَاتِ الْقَزَازِ عَنْ أَبِي الطَّيْفِيلِ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ قَالَ أَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُرْفَةٍ وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ السَّاعَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَرَوْا عَشْرَ آيَاتٍ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَالدَّابَّةُ وَثَلَاثُ خُسُوفٍ خُسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخُسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخُسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنَ تَسْوِقُ النَّاسَ أَوْ تَحْشُرُ النَّاسَ فَتَبِيدُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَثَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا -

۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ وَالْدُّخَانُ -

۵۹- حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ فُرَاتِ الْقَزَازِ نَحْوَ حَدِيثِ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ وَالدَّابَّةُ لَيْسَتْ عَنْ شُعْبَةَ

فراٹ قرآن سے عبدالرحمن کی روایت کے ہم معنی حدیث سنی اور اس میں ”الرجال والرجال“ (رجال یا رجال) کے الفاظ زیادہ ہیں۔

شعبہ نے فراٹ سے ابو داؤد کی روایت کے ہم معنی حدیث نقل کی اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں ”اذر دسویں نشانی یا تو ہوا ہے جو ان کو سمندر میں پھینک دے گی یا حضرت عیسیٰ بن مریم کا نزول ہے۔ اس باب میں حضرت علی، ابو ہریرہ، ام سلمہ اور صفیہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ اس گھر بیت اللہ شریف کی لڑائی سے باز نہیں آئیں گے یہاں تک کہ ایک لشکر چڑھائی کرے گا اور جب وہ زمین کے ایک چٹیل میدان میں ہوں گے ان کے اول اور آخر زمین میں دھنسا دے جائینگے اور درمیان واسے بھی نجات نہیں پائیں گے حضرت صفیہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو لوگ اس لشکر میں بادل ناخواستہ آئے ہوں گے ان کا کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کو ان کی نیتوں پر اٹھائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت کے آخر میں خسف، مسخ اور قذف زمین میں دھنسا دینا، چہروں کا بدل دینا اور پتھروں کی بارش ہوں گے آپ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا نیک لوگوں کی موجودگی کے باوجود ہم ہلاک ہوں گے آپ نے فرمایا ہاں جبکہ منق و فخر ظہور پذیر ہوگا۔ یہ حدیث، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں اور عبداللہ بن عمر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نہیں ایک اور راوی ہیں، مترجم کے حفظ کے باوجود میں یحییٰ بن سعید کاظم کی

وَالْمَسْعُودِي سَمِعَا فَرَاتَا الْقَزَازَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثُرَاتٍ وَزَادَ فِيهِ الدَّجَالُ أَدَالَةَ الدَّخَانِ۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذَرِيِّ نَا أَبُو الثَّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَجَلِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثُرَاتٍ نَحْوَ حَدِيثِ أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ وَزَادَ فِيهِ وَالْعَاشِرَةُ أَمَّا رِيحٌ تَطْرُقُهُمْ فِي الْبَحْرِ وَامَّا نُزُولُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَصَفِيَّةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو نَعِيمٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْمَرْهَبِيِّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْتَهِي النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هَذَا الْبَيْتِ حَتَّى يَغْزَوْا حَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِبَيْدَاءِ مَنْ الْأَرْضِ خَسَفَتْ بِأَقْدَامِهِمْ وَآخِرُهُمْ وَكَمْ يَنْجُو أَوْ سَطَطَهُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ كَرِهَ مِنْهُمْ قَالَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ عَلَى أَنْفُسِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرَيْبٍ نَا صَيْغِيُّ بْنُ رَبِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَهَذَا أَفْهَلُكَ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا ظَهَرَ الْخَبْتُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو تَكَلَّمَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مِنْ قَبْلِ حَفْظِهِ۔

بَاب مَا جَاءَ فِي طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

۶۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِبُرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالتَّبَجُّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَدْرِي ابْنُ ثَنَاهِبٍ هَذِهِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَأَنْهَا ثَنَاهِبٌ لِيَسْتَأْذِنَ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا ظَلَعِي مِنْ حَدِيثٍ جَاءَتْ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ ذَلِكَ مُسْتَفْتٍ لَهَا وَقَالَ ذَلِكَ قِرَآءَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي الْبَابِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَحُذُوفَةَ ابْنِ أُسَيْدٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي مُوسَى هَذَا أَحَدٌ يَنْتَ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

سُورَج کا مغرب سے نکلنا

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مغرب آفتاب کے وقت مسجد میں داخل ہوا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا "اے ابوذر! کیا تو جانتا ہے کہ یہ (سورج) کہاں جاتا ہے" فرماتے ہیں میں نے عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں" آپ نے فرمایا یہ اپنے رب سے سجدہ کی اجازت لینے جاتا ہے پس اسے اجازت دے دی جاتی ہے گویا کہ ایک وقت اسے کہا جائیگا وہاں سے طلوع کر جہاں سے آیا ہے پس یہ مغرب سے طلوع ہوگا پھر آپ نے آیت پڑھی "وَذَلِكَ مُسْتَقَرُّهَا" یہ اس کا ٹھکانہ ہے، راوی کہتے ہیں یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت ہے۔ اس باب میں صفوان بن عسال، حذیفہ ابن اسید، انس اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

یا جوج اور ماجوج کا نکلنا۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت (ایک مرتبہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے آپ کا چہرہ نورسرخ تھا آپ نے تین مرتبہ لا الہ الا اللہ واللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، پڑھا اور پھر فرمایا اہل عرب کے لیے اس شر سے خرابی ہے جو قریب آگئی ہے آج کے دن یا جوج اور ماجوج کا سورخ اتنا کھل گیا ہے۔ آپ نے انگشت شہادت اور انگوٹھے سے دس کا عقد بنا کر اشارہ فرمایا حضرت زینب فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہوں گے حالانکہ ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے۔ آپ نے فرمایا ہاں جب خباشت زیادہ ہو جائے گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان نے اس میں عمدگی پیدا کی۔ حمیدی، سفیان بن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے زہری سے اس اسناد میں چار عورتوں کو یاد رکھا

بَاب مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ

۶۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْرُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرُوَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ اسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمٍ مُحْضَرًا وَجْهَهُ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرِيدُ هَٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَلُوكُ الْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدَرٍ أَثَرَبَ فَبَدَأَ الْيَوْمَ مِنْ رَأْسِهِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثْلَ هَذِهِ وَعَقْدًا عَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَمِلَاكَ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كُنَّا الْحَبْثُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ جَوَدَ سُفْيَانُ هَذَا الْحَدِيثُ وَقَالَ الْحَمِيدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ عُيَيْنَةَ حَفِظْتُ مِنَ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ

زینب بنت ابی سلمہ حبیبہ سے راویہ ہیں اور یہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں رہیں۔ ام حبیبہ، زینب بنت جحش سے روایت کرتی ہیں اور یہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے تھیں۔ معمر نے اس حدیث کو زہری سے روایت کیا لیکن اس میں حبیبہ کا ذکر نہیں ہے۔

خارجی گروہ کی نشانی

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانے میں ایک قوم پیدا ہوگی جن کی عمریں کم ہوں گی، بے عقل ہوں گے قرآن پاک پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، احادیث رسول پیش کریں گے دین سے ایسے نکلیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت علی، ابوسعید اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کے علاوہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان لوگوں (خارجیوں) کے اوصاف منقول ہیں وہ یہ کہ وہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے ان لوگوں سے حروری اور دیگر خوارج مراد ہیں۔

نوٹ: یہ خوارج کا ظہور ہر دور میں ہوا وہ مختلف ناموں سے ظاہر ہوئے اور تاقیامت ہوتے رہیں گے جس طرح مشکوٰۃ شریف^{۳۹} میں اسی مضمون کی حدیث ہے اور اس میں ”لایزالون یخرجون“ وہ ہمیشہ ظاہر ہوتے رہیں گے، کے الفاظ ہیں۔ اس دور کے خوارج کے بارے میں علامہ سید محمد امین المعروف ابن عابدین شامی، ردالمحتار شرح درمختار میں فرماتے ہیں ”جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب (نجدی) کے متبعین جو نجد سے نکلے اور حرمین شریفین پر حملہ آور ہوئے کہ وہ حنبلی کہلاتے ہیں لیکن ان کے خیال میں صرف وہی مسلمان ہیں اور باقی تمام لوگ مشرک ہیں چنانچہ انہوں نے اس بہانے اہل سنت کا قتل مباح قرار دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت کو توڑا اور ۱۲۳۳ھ میں مسلمانوں کے لشکر کو ان پر کامیابی عطا فرمائی ردالمحتار علی الدلائل المختار جلد ۳، صفحہ ۳۱۳ خوارج کی ایک علامت مشکوٰۃ شریف میں سرمنڈانا بھی بیان کی گئی ہے اس پر مشہور مورخ علامہ زینی وحلان کی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں یہ علامت صراحتاً اس نجدی گروہ میں پائی جاتی ہے اور اس سے پہلے کے خارجیوں میں نہیں تھی (الفوتوح الاسلامیہ جلد ۲، صفحہ ۲۱۲)۔

أَرْبَعٌ يَسُوذُ زَيْنَبُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ وَهَمَّ أَنْ يَلْبِسَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبُ بْنُ أَبِي جَحْشٍ زَوْجِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى مَعْمَرُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ حَبِيبَةَ.

باب ۳۱ ما جاء في صفة المارقة

۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ تَابُ أَبُو كُرَيْبٍ عَنِ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحَادُثُ الْأَسْنَانِ سَفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُونَ تَرَاقِيهِمْ يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُرُّ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَآبِي سَعِيدٍ وَآبِي ذَرٍّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى فِي غَيْرِ هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفُ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِينَ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُونَ تَرَاقِيهِمْ يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُرُّ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ إِنَّكُمْ هُمْ الْخَوَارِجُ الْحُرُورِيَّةُ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْخَوَارِجِ.

مولوی حسین احمد مدنی نے لکھا ہے ”محمد بن عبد الوہاب نجدی، ابتدائے تیرھویں صدی میں نجد سے ظاہر ہوا چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لیے اہل سنت و جماعت سے قتل و قتال کیا (الشہاب الثاقب ص ۳۴)

بَاب مَا جَاءَ فِي الْأَثَرِ

۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيَاثٍ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَسْتُ عَمَلْتُ فَلَا نَأْرَ كُمْ تَسْتَعْمِلُنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أَثَرَهُ نَامِيْرٌ وَاحِدٌ تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ذُهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أَثَرَهُ وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَاسْأَلُوا اللَّهَ إِلَهِي لَكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَاب مَا أَخْبَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۶۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُوسَى الْقَمَرِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي نُضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلَّى إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلَاةَ الْعَصْرِ بِرَهَاءٍ ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا فَلَمْ يَدْعُ شَيْئًا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا أَخْبَرَنَا بِهِ حِفْظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ فَكَانَ فِيمَا قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ خُلُوةٌ وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْفٍ كُمْ فِيهَا فَظَنُّوا كَيْفَ تَعْمَلُونَ أَلَا وَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النَّسَاءَ وَكَانَ فِيمَا قَالَ أَلَا تَمْنَعُنَّ رُجُلًا هَيْبَةً النَّاسِ أَنْ يَقُولَ يَحْيَى إِذَا عَلِمَهُ قَالَ نَبِيُّكَ أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ قَدْ وَدَّ اللَّهُ رَأَيْنَا

ایک انصاری نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ نے فلاں شخص کو حاکم بنایا اور مجھے نہیں بنایا آپ نے فرمایا تم میرے بعد ناجائز تزیج دیکھو گے پس صبر کرنا یہاں تک کہ تم حوض (کوثر) پر مجھ سے ملاقات کرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد تم ناجائز ترمجیات اور ناپسندیدہ امور دیکھو گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا آپ ہمیں (ان حالات میں) کیا (کرنے کا) حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا ان (حکام) کے حقوق ادا کرو اور اپنے حقوق کے لیے اللہ تعالیٰ سے سوال کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو قیامت تک کے واقعات کی خبر دی

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور قیامت تک ہونے والے تمام واقعات کی ہمیں خبر دی یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔ آپ نے جو کچھ ارشاد فرمایا اس میں سے یہ بات بھی ہے ”بے شک دنیا سرسبز اور مٹھی ہے اللہ تعالیٰ نے اس میں تمہیں اپنا خلیفہ بنایا پس وہ دیکھتا ہے کہ تم کیا عمل کرتے ہو۔ خبردار! دنیا اور عورتوں سے بچو“ یہ بھی ارشاد فرمایا ”خبردار! کسی شخص کو لوگوں کا ڈر۔ حق بات کہنے سے نہ روکے جبکہ اس کو اس کا حق ہونا معلوم ہو۔ یہ کہہ کر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا واللہ

ہم نے کئی ایسی باتیں دیکھیں لیکن (حق کہنے سے) ڈر گئے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ”خبردار! ہر غدار کے لیے قیامت کے دن اس کی بے وفائی کی مقدار پر جھنڈا ہوگا اور کوئی بے وفائی امام رحاکم کی عام بے وفائی سے بڑھ کر نہیں، اس کا جھنڈا اس کی مقعد کے پاس گاڑا جائے گا۔“ اس دن جو کچھ ہم نے یاد رکھا اس میں سے یہ بھی تھا ”سن لو! اولاد آدم، مختلف طبقات پر پیدا کی گئی۔ بعض مومن پیدا ہوئے، حالت ایمان پر زندہ رہے اور مومن ہی مریں گے۔ بعض کافر پیدا ہوئے، حالت کفر پر زندہ رہے اور کافر ہی مریں گے۔ جبکہ بعض مومن پیدا ہوئے، مومنانہ زندگی گزاری اور حالت کفر پر رخصت ہوئے اور بعض کافر پیدا ہوئے، کافرانہ زندہ رہے اور مومن ہو کر مریں گے۔ بعض وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آتا ہے جلدی ختم ہو جاتا ہے اور بعض کو جلدی غصہ آتا ہے جلدی ختم ہوتا ہے۔ تو یہ اس کا بدلہ ہے۔ سن لو! ان میں سے بعض کو جلدی غصہ آتا ہے دیر سے اترتا ہے۔ سن لو! ان میں سے بہتر وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آئے اور جلدی ختم ہو جائے اور برے وہ ہیں جن کو جلدی غصہ آئے دیر سے زائل ہو۔ خبردار! بعض لوگوں کا میں دین اچھا ہے بعض مانگتے تو اچھی طرح ہیں لیکن ادائیگی میں اچھے نہیں۔ بعض، ادا کرنے میں اچھے ہیں لیکن مانگنے میں اچھے نہیں یہ اس کا بدلہ ہے۔ آگاہ رہو! بعض تو گ لپٹے اور دینے دو دنوں میں برے ہیں۔ سن لو! جن کا میں دین اچھا ہے وہ بہتر انسان ہیں اور جن کا میں دین اچھا نہیں وہ برے لوگ ہیں۔ سن لو! غصہ انسان کے دل کی ایک چنگاری ہے کیا تم نے اس کی آنکھوں کی سرخی اور گردن کی پھولی ہوئی رگوں کو نہیں دیکھا پس جسے غصہ آئے اسے زمین پر لیٹ جانا چاہیے۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سورج کی طرف دیکھنے لگے کہ آیا کچھ باقی رہ گیا ہے یا غروب ہو گیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن لو! دنیا کا باقی ماندہ، گزرے ہوئے وقت کے مقابلے میں اتنا ہی ہے جتنا اس دن کا باقی حصہ گزرے ہوئے حصے کے مقابلے میں ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اس باب میں مغیرہ بن شعبہ، ابو زید بن الخطیب، حذیفہ اور ابو مریم

أَشْيَاءَ فَهَبْنَا وَكَانَ فِيمَا قَالَ إِلَّا أَنَّهُ يُنْصَبُ كُلُّ غَادِرٍ لَوَاءُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدَرِ غَدَارَتِهِ وَلَا غَدْرَ لَهُ أَكْثَرُ مِنْ غَدْرِهِ إِمَامٌ عَامَّةٌ يُؤَكَّرُ لَوَاءُهُ عِنْدَ اسْتِثْنَاءِ وَكَانَ فِيمَا حَفِظْنَا يَوْمَئِذٍ إِلَّا أَنْ بَنَى آدَمَ خَلْقُوا عَلَى طَبَقَاتٍ شَتَّى فَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلَّدُ مُؤْمِنًا وَيُحْيَى مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلَّدُ كَافِرًا وَيُحْيَى كَافِرًا وَيَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلَّدُ مُؤْمِنًا وَيُحْيَى مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلَّدُ كَافِرًا وَيُحْيَى كَافِرًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا مُؤْمِنًا أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ الْبَطِلَ الْغَضِبُ سَرِيعُ الْفَيْ وَمِنْهُمْ سَرِيعُ الْغَضِبِ سَرِيعُ الْفَيْ فَبِتِلْكَ بِتِلْكَ أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ سَرِيعُ الْغَضِبِ بَطِيءُ الْفَيْ أَلَا وَخَيْرُهُمْ بَطِيءُ الْغَضِبِ سَرِيعُ الْفَيْ وَشَرُّهُمْ سَرِيعُ الْغَضِبِ بَطِيءُ الْفَيْ أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ سَيِّئُ الْقَضَاءِ حَسَنُ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ حَسَنُ الْقَضَاءِ سَيِّئُ الطَّلَبِ فَبِتِلْكَ بِتِلْكَ أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ سَيِّئُ الْقَضَاءِ سَيِّئُ الطَّلَبِ أَلَا وَخَيْرُهُمْ حَسَنُ الْقَضَاءِ حَسَنُ الطَّلَبِ أَلَا وَشَرُّهُمْ سَيِّئُ الْقَضَاءِ سَيِّئُ الطَّلَبِ أَلَا وَإِنَّ الْغَضِبَ حَمْرَةً فِي قَلْبِ ابْنِ آدَمَ مَا رَأَيْتُمْ أَبِي حَمْرَةً عَيْنُهُ وَانْتِفَاحِ أَوْ دَاجَةٍ فَمَنْ أَحْسَنَ بَشَرٍ مِنْ ذَلِكَ فَلْيَنْتَقِ بِالْأَرْضِ قَالَ وَجَعَلْنَا نَلْتَفِتُ إِلَى الشَّمْسِ هَلْ بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضَى مِنْهَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هَذَا فِيمَا مَضَى مِنْهُ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَأَبِي نَرِيدٍ بَيْنَ أَخْطَبٍ وَحَذِيفَةَ وَأَبِي مَرْيَمَ ذَكَرُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

سے بھی روایات مذکور ہیں ان سب کے ذکر کیا کہ ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک ہونے والے تمام واقعات بیان فرمائے۔
 ف: حدیث مذکورہ بالا سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو "ماکان وما یون" جو ہو چکا اور جو قیامت تک ہوگا سب کا علم عطا فرمایا اور مستقبل میں پیش آنے والے واقعات حتیٰ کہ قیامت تک کے واقعات بالتفصیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر تھے (مترجم)

اہل شام کا ذکر

معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اہل شام میں شرابی پیدا ہوگی تو تم میں کوئی بہتری نہ ہوگی میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا قیام قیامت تک کوئی ذلیل کرنے والا ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا،

محمد بن اسماعیل کہتے ہیں، علی بن مدینی نے فرمایا وہ محدثین کا گروہ ہوگا اس باب میں عبداللہ بن حوالہ، ابن عمر، زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے کس جگہ کا حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اس طرف کا اور اس کے ساتھ ہی ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

امت کو تنبیہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کفار نہ بن جائیں کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگوں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، جریر، ابن عمر، کعبہ بن علقمہ، واثلہ بن اسقع اور صنابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ تَهُمْ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الشَّامِ

۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي مُنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ۔ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو وَهَذَا أَحَدُ نَبْطٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَأْمُرُنِي قَالَ هَهُنَا وَنَحَا يَدَيْهِ نَحْوَ الشَّامِ هَذَا أَحَدُ نَبْطٍ صَحِيحٌ۔

بَابُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ

بَعْضُكُمْ رَقَابَ بَعْضٍ

۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا فَضِيلُ بْنُ غَزَّوَانَ نَا عِكْرِمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رَقَابَ بَعْضٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَجَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ عُمَرَ وَكُرَيْبِ بْنِ عُلْقَمَةَ وَوَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَالتَّنَائِيحِيِّ هَذَا أَحَدُ نَبْطٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

ایک فتنہ کا ذکر

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خلاف فتنہ کے موقع پر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ایک فتنہ پیا ہوگا جس میں بیٹھنے والے کھڑے ہونے والے سے، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا کسی نے پوچھا بتائیے! اگر کوئی میرے گھر داخل ہو اور میری طرف قتل کی نیت سے ہاتھ بڑھائے تو میں کیا کروں؟ فرمایا تو آدم علیہ السلام کے بیٹے (ہابیل) کی طرح ہو جا، اس باب میں، حضرت ابو ہریرہ، نجباب بن ارت، ابو بکرہ، ابن مسعود، ابوداؤد، ابو موسیٰ اور غیر مشہور رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے بعض روایات نے یہ حدیث لیث بن سعد سے روایت کی اور اس اسناد میں ایک راوی کا اضافہ کیا۔ یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بواسطہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ، اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے۔

اندھیری رات کے ایک ٹکڑے کی طرح کا فتنہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اندھیری رات کے ایک ٹکڑے کی مثل فتنہ پیا ہونے سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو، اس فتنہ میں، ایک شخص صبح کو مسلمان ہوگا شام کو کافر، شام کو مومن ہوگا صبح کافر ہوگا۔ لوگ دنیاوی عز و جہا کی خاطر دین کا سودا کریں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ تَكُونُ فِتْنَةُ الْقَاعَةِ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ

۴۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اللَّيْثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ عِنْدَ فِتْنَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا سَتَكُونُ فِتْنَةُ الْقَاعَةِ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي قَالَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَى بَيْتِي وَبَسَطَ يَدَهُ إِلَيَّ لِيَقْتُلَنِي قَالَ كُنْ مِثْلَ بَنِي آدَمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَخُبَّابِ بْنِ الْأَرْتِ وَأَبِي بَكْرَةَ وَأَبْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي دَاوُدَ وَأَبِي مُوسَى وَخُرُشَةَ هَذَا أَحَدَايْتُ حَسَنٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَزَادَنِي هَذَا الْإِسْنَادُ رَجُلًا زَادَنِي هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ۔

بَابُ مَا جَاءَ سَتَكُونُ فِتْنَةُ كَقِطْعِ اللَّبْلِ الْمُظْلِمِ

۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتْنًا كَقِطْعِ اللَّبْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا أَوْ يُصْبِحُ كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا أَوْ يُصْبِحُ كَافِرًا وَيَكُونُ أَحَدُ هُمَا دِينَهُ بَعْضُ مَنْ الدُّنْيَا هَذَا أَحَدَايْتُ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

الْمُبَارَكِ نَامَعَمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدِ بْنِ
الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَكْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ
مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ
الْخِزَائِنِ مَنْ يُوَقِّظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يَا مُرَبَّ
كَاسِيَةِ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةً فِي الْآخِرَةِ هَذَا
حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
أَبِي جَبَلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِتَّانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُونُ
بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتْنٌ كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ
يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي
مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ أَقْوَامَ دِينِهِمْ بِحُجُبِ
الدُّنْيَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجُنْدُبٍ
وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَأَبِي مُوسَى هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۷۶۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا جَعْفَرُ بْنُ
سُكَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانَ يَقُولُ
فِي هَذَا الْحَدِيثِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي
كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا قَالَ يُصْبِحُ
مُحْرَمًا لِدَارِ أَخِيهِ وَعَرَضِهِ وَمَالِهِ وَيُمْسِي مُسْجَلًا
لَهُ وَيُمْسِي مُحْرَمًا لِدَارِ أَخِيهِ وَعَرَضِهِ وَمَالِهِ
وَيُصْبِحُ مُسْجَلًا لَهُ.

۷۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيدُ
بْنُ هَارُونَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَمَاعٍ بْنِ حَرْبٍ عَنْ
عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ بَنِ حُجْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ يَسْأَلُهُ
فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَيْنَا أَمْرٌ أُرِئِمَتِ جُوعُنَا حَقًّا
وَيَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ایک رات رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نیند سے بیدار ہوئے تو فرمایا سبحان اللہ!
آج رات کتنے ہی فتنے اترے اور کس قدر
خزانے اتارے گئے۔ کون ہے جو حجروں والیوں
کو جگائے بہت سی عورتیں دنیا میں لباس پہننے والی
آخرت میں تنگی ہوں گی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا قیامت سے
پہلے ایک فتنہ ظاہر ہوگا جو اندھیری رات کے
ایک حصے کی طرح کا ہوگا اس میں صبح کے وقت ایک آدمی
مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور کوئی شام کو
مومن ہوگا صبح کفر اختیار کرے گا۔ کئی لوگ دنیاوی عزت کی
خاطر دین کو بیچ ڈالیں گے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ،
جندب، نعمان بن بشیر اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

حضرت حسن اس حدیث کے ضمن میں فرمایا کرتے تھے۔
صبح کو ایک شخص مومن ہوگا شام کو کفر اختیار کرے گا اور
شام کو مومن ہوگا جبکہ صبح کافر ہو جائے گا فرمایا صبح اپنے
بھائی کے خون عزت اور مال کو حرام سمجھے والا ہوگا اور
شام کو حلال سمجھے گا۔ شام کو اپنے بھائی کے
خون، عزت اور مال کو حرام سمجھتا ہوگا اور صبح
حلال سمجھے گا۔

حضرت علقمہ اپنے والد وائیل بن حجر سے راوی
ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے سنا ایک شخص نے حضور
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! بتائیے اگر
میں پر ایسے حاکم مقرر ہوں جو ہم سے ہمارے حقوق روک
کر رکھیں اور اپنے حقوق کا مطالبہ کریں تو ہم کیا کریں
آپ نے جواباً فرمایا تم ان کی بات سنو اور ان کا حکم

مالوان کی ذمہ داری ان پر اور تمہارے فرائض تمہارے
ذمہ ہیں۔

قتل

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بعد ایسا زمانہ آنے کا
جس میں علم اٹھ جائے گا اور ہرج نہ یادہ ہوگا صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہرج کیا ہے؟ آپ نے
فرمایا "قتل" اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، خالد بن ولید
اور معقل بن یسار سے بھی روایات منقول ہیں یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
دورِ خون ریزی میں عبادت کرنا ایسا (مقبول و محبوب)
ہے جیسے میری طرف ہجرت کرنا۔
یہ حدیث صحیح غریب ہے ہم اسے معقل بن زیاد کی
روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میری امت میں تلوار رکھ
دی جائے گی تو تاقیامت اس سے نہیں اٹھائی جائے گی
یعنی جب ایک مرتبہ خون ریزی شروع ہوگی تو پھر کبھی بھی ختم
نہیں ہوگی یہ حدیث صحیح ہے۔

لکڑی کی تلوار بنانا

عدسیہ بنت اُصبان بن صیفی غفاری فرماتی ہیں،
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کرم، میرے والد کے پاس تشریف
لائے اور انہیں اپنے ساتھ جنگ کی طرف نکلنے کا حکم فرمایا
میرے والد نے جواب دیا "بے شک میرے خلیل اور آپ
کے چچا زاد بھائی نے مجھ سے وعدہ لیا کہ جب لوگوں میں
اختلاف پیدا ہو جائے تو میں لکڑی کی تلوار بناؤں یعنی جنگ

وَسَلَّمَ اَسْمَعُوا وَاطِيعُوا فَاَتَمَّ عَلَيْهِمْ مَا حُمِلُوا
وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِلْتُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب مَا جَاءَ فِي الْمَرْجِ

۸۔ حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَسْمِ
عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ
أَيَّامًا يَرْقَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْمَرْجُ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ
وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ
وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاحِمًا عَنْ زَيْدِ بْنِ
الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ رَدَّاهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةٍ رَدَّاهُ
إِلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّاهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِبَادَةُ فِي الْمَرْجِ كَالْهَجْرَةِ
إِلَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَمْ نَعْرِضْهُ
مِنْ حَدِيثِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ۔

۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاحِمًا عَنْ زَيْدِ بْنِ
أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي اسْحَدَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُضْمِعَ
السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يَرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

باب مَا جَاءَ فِي اتِّخَاذِ السَّيْفِ مِنْ خَشَبٍ

۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِدْرَاهِيمَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ عُبَيْدٍ عَنْ عَدِيْسَةَ بِنْتِ
أُصْبَانَ بِنِ صَيْفِي الْغِفَارِيِّ قَالَتْ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ
أَبِي طَالِبٍ إِلَى أَبِي فِدَاعٍ عَاكِمٍ إِلَى الْخُرُوجِ مَعَهُ فَقَالَ
لَهُ أَيْ أَنِّي خَلِيلِي وَأَبْنُ عِمَّتِكَ عَهْدًا لِي إِذَا اخْتَلَفَ
النَّاسُ أَنْ أَتَّخِذَ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ فَقَدْ اتَّخَذْتَهُ

نہ کروں، پس میں نے وہ بنائی ہے لہذا اگر آپ چاہیں تو آپ کے ساتھ جاؤں۔ راویہ فرماتی ہیں، اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو چھوڑ دیا۔ اس باب میں محمد بن مسلمہ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن غریبہ، ہم اسے صرف عبد اللہ بن عبید کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے راوی ہیں۔ آپ نے فرمایا دو رفتہ میں تم اپنی تلواروں کو توڑ دینا، چلوں کو کاٹ دینا۔ اور اپنے گھروں میں بیٹھ جانا اور حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے داسیل، کی طرح ہو جانا یعنی اس رفتہ میں حصہ نہ لینا، یہ حدیث حسن غریبہ ہے اور عبد الرحمن بن ثروان سے مراد، ابو قیس اودی ہے۔

علامات قیامت

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے میرے بعد تمہیں کوئی نہیں سنائے گا انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا، قیامت کی نشانیوں سے ہے علم اٹھ جائیگا۔ علماء ختم ہو جائیں گے اور جہالت ظاہر ہو جائے گی۔ زنا عام ہوگا شراب پی جائے گی، عورتیں زیادہ ہوں گی اور مرد کم ہوں گے یہاں تک کہ ایک مرد کی نگاہ میں پچاس عورتیں ہوں گی اس باب میں ابو موسیٰ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت زبیر بن عدی کہتے ہیں ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر حجاج بن یوسف کے مظالم کی شکایت کی آپ نے فرمایا ہر آنے والا سال گزرے ہوئے سال کے

فَإِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ بِهِ مَعَكَ قَالَتْ فَتَوَكَّهْ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ

۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ بْنُ حَمَّادٍ نَا هَمَّامُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ جَحَّادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ عَنْ هُرَيْثِ بْنِ شَرَحْبِيلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسَرُوا فِيهَا فِئَتَكُمْ وَقَطَعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ وَالزَّمُوا فِيهَا أَجْوَابَ بُيُوتِكُمْ وَكُلُّوا أَكْبَابَ أَدَمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَرْوَانَ هُوَ أَبُو قَيْسٍ الْأَوْدِيُّ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَشْرَاطِ السَّاعَةِ ۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِلْدَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ شَيْبٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيُظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُو الزَّانَا وَيُشْرَبَ الْخَمُّ وَيَكْثُرَ الشَّاءُ وَيُقْتَلَ الرَّجُلُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً فِيمَ وَاحِدًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَابْنِ هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يَحِيحُ -

۸۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَشَكَّوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ مَا مِنْ عَامٍ إِلَّا

مقابلے میں برا ہو گا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملاقات کرو۔ میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک زمین میں "اللہ اللہ" کہا جاتا ہے قیامت قائم نہ ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

خالد بن حارث نے بواسطہ حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی موقوف روایت بیان کی اور یہ پہلی حدیث کے مقابلے میں زیادہ صحیح ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں میں سے زیادہ سعادت مند شخص کمینہ ابن کمینہ ہوگا۔

یہ حدیث حسن ہے اور ہم اسے عمر بن ابی عمر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "زمین اپنے جگر کے خزانے، سونے اور چاندی کے کی طرح اگلے گی آپ نے فرمایا" پورے گائے اور کھے گا اس کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا، قاتل آئے گا اور کھے گا اس کی وجہ سے میں نے قتل کیا، قاطع رحم آئے گا اور کھے گا اس کے باعث میں نے دقارب سے قطع تعلق کیا پھر وہ دسب اسے چھوڑ دیں گے اور اس میں سے کچھ بھی نہیں لیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

وَالَّذِي بَعْدَهُ شَرِّ مِّنْهُ حَتَّى تَلْقُوا رَبَّكُمْ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يَقَالَ فِي الْأَرْضِ اللَّهُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى لِلْخَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ مَخْوَةٌ وَلَمْ يُرْفَعْ وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ۔

۸۷۔ حَدَّثَنَا تَيْبَةَ ابْنُ سَعِيدٍ نَا عَبْدُ الْعَزِزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَمْرِو بْنِ وَثْنَانَ عَلَى بْنِ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ الْأَشْجَلِيِّ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ أَسْعَدُ النَّاسِ بِالْدُّنْيَا لُكَمُ بْنُ لُكَمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَمْ نَعْرِفْهُ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ وَبْنِ أَبِي عَمْرٍو۔

۸۸۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا مُحَمَّدُ ابْنُ قُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَى الْأَرْضُ أَفْلاذِ كَيْدِهَا أَمْثَالُ الْأَسْطُورِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيُجْبَى السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي هَذَا أَقْطَعْتُ يَدَيَّ وَيُجْبَى الْقَاتِلُ فَيَقُولُ فِي هَذَا أَقْطَعْتُ رَجَمِي تَحْرِيدُ عَوْنَهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

باب ۳۔

سامان ہلاکت

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کرم سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میری امت پندرہ (برہی) بالقول کو اپنائے گی تو وہ مصائب میں گھر جائے گی عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا جب مال غنیمت ذاتی دولت بن جائیگی امانت، مال غنیمت شمار ہونے لگے گی۔ آدمی اپنی بیوی کی بات ماننے لگا اور مال کی نافرمانی کرے گا دوستوں سے بھلائی اور باپ سے برا سلوک کرے گا۔ مساجد میں آوازیں بلند ہوں گی ذلیل قسم کے لوگ حکمران بن جائیں گے انسان کی شرارت کے خوف سے اس کی عزت کی جائے گی۔ شراب پی جائے گی، رشیم پینا جائے گا۔ گانے بجانے والیاں لڑکیاں اور گانے کا سامان گھروں میں رکھا جائے گا بعد والے افراد امت، پہلوں پر لعن طعن کریں گے۔ اس وقت لوگوں کو سرخ آندھی یا زمین میں دھنسنے یا چہروں کے مسخ ہونے کا انتظار کرنا چاہیے۔ یہ حدیث غریبہ اور ہم سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صرف اسی سند کے ساتھ جانتے ہیں۔ نیز یحییٰ بن سعید الصاری سے فرج بن نضالہ کے سوا کسی دوسرے کی روایت میں معلوم نہیں، فرج بن نضالہ کے بارے میں بعض محدثین نے کلام کیا اور اسے حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا۔ ان سے وکیع اور کئی دوسرے ائمہ نے احادیث روایت کی ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مال غنیمت کو ذاتی دولت سمجھا جائے گا امانت مال غنیمت بن جائے گی، زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے گا، علم کا حصول غیر دین کے لیے ہوگا۔ انسان اپنی بیوی کا مطیع اور مال نافرمان ہو جائے گا دوست کو قریب اور باپ کو دور رکھے گا، مساجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں گی قبیلے کی سرداری ناستو کے ہاتھ میں آجائے گی ذلیل شخص قوم کا رہبر بن جائے گا۔ اور کسی شخص کو اس کی شر سے ڈرتے ہوئے قابل تعلیم سمجھا

۸۹۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا الْقُرْحُ بْنُ قُضَّالَةَ أَبُو نَضَّالَةَ الشَّاهِدِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَعَلْتَ أَمْرَيْنِ تَمْسُ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ قِيلَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا كَانَ الْمُغْنَمُ دُولًا وَالْأَمَانَةُ مُغْنَمًا وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا وَأَطَاعَ الرَّجُلُ نَحْوَ جَنَّتِهِ وَعَقَى أُمَّهُ وَبَرَّ صَدِيقَهُ وَجَفَا أَبَاهُ وَاسْتَفْعَتِ الْأَصْحَابُ فِي الْمَسَاجِدِ وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ وَأَكْبَرُ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَشَرُّ بَيْتٍ الْخُمُورُ وَلَيْسَ الْخَرِيرُ وَاتَّخَذَتْ الْقِيَانُ وَالْمُعَانَرَةُ وَلَعَنَ أَخْرَهُ هَذِهِ الْأُمَمُ لَوْنُهَا ذَلِكَ يَقْبَلُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرًا أَوْ شِسْفًا أَوْ مَسْخًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُهُ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِلَّا نَضَّالَةَ غَيْرَ الْفَرَجِ ابْنِ قُضَّالَةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَضَعْفُهُ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ كَثِيرٌ وَغَيْرُهُ وَاحِدٌ مِنَ الْأَثَمَةِ۔

۹۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْمُسَائِلِيِّ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ رُمَيْحِ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَّخَذَ الْفَيْئُ دُولًا وَالْأَمَانَةُ مُغْنَمًا وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا وَتَعَلَّمَ لِغَيْرِ الدِّينِ دَا طَاعَ الرَّجُلُ أُمَّرَأَتَهُ دَعَى أُمَّهُ دَا دُنَى صَدِيقَهُ دَا تَصَى أَبَاهُ وَظَهَرَتْ الْأَصْحَابُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَّ الْقَبِيلَةَ نَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ وَأَكْبَرُ الرَّجُلِ

مَخَافَةَ شَرِّهِ وَظَهَرَتِ الْقِيَنَاتُ وَالْمَعَارِفُ
وَشَرِبَتِ الْخُمُورُ وَلَعَنَ اخُو هَذِهِ الْأُمَّةِ أَكْثَرُهَا
فَلْيُرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رَجِيحًا حَمْرًا وَنَزْلَةً وَ
خَسْفًا وَمَسْحًا وَقَدْ قَامَ آيَاتُ تَتَابَعِ كِنَظَامِ
بَابٍ قَطَعَ سِلْكُهُ فَتَنَّا بَعَثَ هَذَا أَحَدًا يَتُ غَرِيبُ
لَا نَعْرِفُكَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ -

۹۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ تَابِعَهُ
ابْنُ عَبْدِ الْقَادِرِ وَبْنُ عَيْنٍ الْأَعْمَشُ عَنْ هِلَالِ
ابْنِ يَسَافٍ عَنْ عَمْرِاءِ ابْنِ حَصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ
خَسْفٌ وَمَسْحٌ وَقَذْفٌ فَقَالَ بَرَجُلٌ مِنَ
الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَتَى ذَلِكَ قَالَ إِذَا
ظَهَرَتِ الْقِيَنَاتُ وَالْمَعَارِفُ وَشَرِبَتِ الْخُمُورُ
هَذَا أَحَدًا يَتُ غَرِيبُ وَرُوي هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا -

بَاب مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ
۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هَيْبٍ
الْأَسَدِيُّ الْكُوفِيُّ تَابِعَهُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْمَشِ
نَاعْبِدُكَ ابْنُ الْأَسودِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ
أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَادٍ الْفَهْرِيُّ
رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
بُعِثْتُ أَنَا فِي نَفْسِ السَّاعَةِ فَسَبَقَتْهَا كَمَا
سَبَقَتْ هَذِهِ هَذِهِ لِأَصْبَعِيهِ السَّبَابَةِ وَ
الْوُسْطَى هَذَا أَحَدًا يَتُ غَرِيبُ مِنْ حَدِيثِ الْمُسْتَوْرِدِ
ابْنِ شَدَادٍ لَا نَعْرِفُكَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ -

جائے گا گانے والی لڑکیاں اور گانے بجانے کا سامان ظاہر ہوگا شراب
پی جائے گی اور پھیلے، پہلوں پر لعن طعن کریں گے سوقت، سرخ ہوا، زلزلے
زمین میں دھسنے چھروں کے بدلنے، پتھروں کی بارش اور کئی دوسری
نشانیوں کا انتظار کرنا جس طرح ہار کا پرانا دھاگہ ٹوٹنے کی وجہ سے موٹی،
سلسلہ وار جھڑپڑیں۔ اس باب میں حضرت علی سے بھی حدیث مروی
ہے یہ حدیث غریب اور ہم اس کو صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں،
عمران بن حصین کہتے ہیں رسول اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا اس امت میں نصف، مسخ اور قذف
ہوگا ایک مسلمان شخص نے عرض کیا ”یا رسول اللہ!
وہ کب ہوگا آپ نے فرمایا جب گانے والی عورتیں
اور گانے کا سامان ظاہر ہوگا اور شراب پی جائے گی
یہ حدیث غریب ہے اور اسے اعمش نے بواسطہ
عبد الرحمن بن سابط، حضور صلی اللہ علیہ وسلم
سے مرسل روایت کیا ہے۔

قرب قیامت

مستور بن شداد فہری سے روایت
ہے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا میں، قیامت کے بالکل قریب بھیجا گیا
ہوں مجھے قیامت سے صرف اس قدر سبقت
حاصل ہے جس قدر اس انگلی یعنی درمیان
انگلی کو انگشت شہادت پر حاصل ہے۔

یہ حدیث، مستور بن شداد کی روایت سے
غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے
پہچانتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت ان دو
انگلیوں کی طرح متصل، بھیجے گئے ہیں ابوداؤد راوی نے
انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا
کہ ان میں سے ایک کی دوسری پر کیا فضیلت ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ترک قوم سے جنگ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک
کہ تم اس قوم سے لڑو جن کی جوتیاں بالوں کی
نبی ہوں گی اور اسی طرح قیامت قائم نہ ہوگی تا آنکہ
تم ایسی قوم سے لڑو جن کے چہرے تہہ بہہ ڈھال کی
طرح ہوں گے۔ اس باب میں حضرت ابو بکر صدیق بریدہ،
ابو سعید، عمرو بن تغلب اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی
روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

کسریٰ کے بعد کوئی دوسرا کسریٰ نہیں ہوگا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے جب کسریٰ (شاہ ایران)
ہلاک ہوگا اس کے بعد کوئی دوسرا کسریٰ نہ ہوگا
اور جب قیصر (شاہ روم) ہلاک ہوگا تو اس کے
بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت
میں میری جان ہے تم ضرور ان کے غزائوں کو اللہ
کے راستے میں خرچ کرو گے۔ یہ حدیث حسن

صحیح ہے۔
قیامت سے قبل حجاز کی جانب
سے آگ نکلے گی

سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں

۹۳۔ حَدَّثَنَا حُمُودُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ
أَبْنَانُ شَعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا
وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ أَبُو دَاوُدَ بِالسَّابِقَةِ
وَالْوَسْطَى فَمَا فَضَّلَ أَحَدًا هُمَا عَلَى الْآخَرَى
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب ما جاء في قتال التُّرك

۹۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ
عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى
تُقَاتِلُوا قَوْمًا نَعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ
حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَانَتْ وُجُوهُهُمُ الْمَجَازِ الْمُطْرَفَةُ
فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَبُرَيْدَةَ وَ
أَبِي سَعِيدٍ وَعَمْرٍو وَبْنُ تَغْلِبٍ وَمُعَاذِ بْنِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب ما جاء إذا ذهب كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ

۹۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا
سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ
وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرٌ بَعْدَهُ وَالْأَذَى
نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُتَفَقَّنَ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ
اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب ما جاء في السَّاعَةِ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ قِبَلِ الْحِجَابِ

۹۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عتق ریب قیامت سے پہلے حضر موت یا حضر موت کے دریا سے آگ نکلے گی جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم ملک شام کو لازم پکڑنا وہاں چلے جانا، اس باب میں حضرت حذیفہ بن اسید، انس، ابو ہریرہ اور ابو ذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث عبد اللہ بن عمر کی روایت سے صحیح غریب ہے۔ جب تک کذاب نہ نکلیں قیامت قائم نہیں ہوگی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب تک تیس کذاب دجال (پیدا) نہ ہوں قیامت قائم نہ ہوگی۔ ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ اس باب میں حضرت جابر بن سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبائل مشرکین سے مل جائیں گے، بت پرستی ہوگی اور امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے سن لو! میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

بنو ثقیف میں ایک کذاب اور ایک خون ریز ہوگا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ بنی ثقیف میں ایک کذاب اور خون بہانے والا شخص ہوگا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ

عُحمَدُ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَخَّرَ مِنْ نَارٍ مِنْ حَضَرَمَوْتَ أَوْ مِنْ نَجْوَجَرٍ حَضَرَمَوْتَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا نَأْمُرُكَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَدِيثِ بْنِ أُسَيْدٍ وَأَنَسٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ ذَرِّهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ بْنِ عُمَرَ - بَابُ مَا جَاءَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ كَذَّابُونَ

۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزَّاقِيُّ نَا مَعْمُورٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُذَنَّبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ كَذَّابُونَ دَجَالُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

۹۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ الْأَوْبَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ وَأَنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْيِيفِ كَذَّابٍ وَصَبِيرٍ ۹۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَصَمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَقْيِيفِ كَذَّابٍ وَصَبِيرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ

ثَابِتُ الرَّحْمَنِ بْنِ وَاقِدٍ نَاشِرِيكَ شَحْوَهُ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ بْنِ عُمَرَ
لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكَ وَشَرِيكَ يَقُولُ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَصَمٍ نَاسِرًا يُّقُولُ يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ عَصَمَةَ وَيُقَالُ الْكَذَّابُ الْمُخْتَارُ بْنُ
أَبِي عُبَيْدٍ وَالْمُبِيرُ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ نَاشِرُ
دَاوُدَ سُدَيْمَانَ بْنِ سَلَمَةَ الْبَلْخِيُّ نَاشِرُ
ثُمَّ يُلِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ أَحْصُوا مَا
قَتَلَ الْحَجَّاجُ سَبْعًا فَبَلَغَ مِائَةً أَلْفٍ وَعِشْرِينَ
أَلْفٍ قَبِيلٍ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُرْنِ الثَّالِثِ

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَاشِرُ
الْفَضِيلِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ
هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ خَيْرُ النَّاسِ قُرْبَى ثَمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ
الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي مَنْ بَعْدَ هُمْ قَوْمٌ
يَتَسَمَّتُونَ وَيُحِبُّونَ السَّمْنَ يُعْطُونَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ
أَنْ يُسْأَلُوا هَذَا رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ هَذَا
الْحَدِيثُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ
هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ وَرَوَى غَيْرُهُمْ أَحَادٍ مِنَ الْحَفَاطِ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا
فِيهِ عَلَى بْنِ مُدْرِكٍ -

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَاشِرُ
عَنِ الْأَعْمَشِ نَاشِرُ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ
حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرِ
فَحَوْكَ وَهَذَا أَحَدٌ عِنْدِي مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ
فَضِيلٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ
وَجْهٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

عنہما سے بھی روایت ہے۔ عبد الرحمن بن وادق
نے شریک سے اسی کے ہم معنی روایت نقل
کی ہے یہ حدیث حضرت ابن عمر کی روایت
سے حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف شریک
کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ شریک نے عبد اللہ
بن عصم کہا اور اسرا سئل نے عبد اللہ بن عصم
کہا۔ کہا جاتا ہے کہ کذاب سے مراد مختار بن ابو عبید
ہے۔ اور قاتل سے مراد حجاج بن یوسف ہے ہشام
بن حسان نے کہا شمار کرو حجاج نے کتنے انسانوں کو
قتل کیا تو یہ تعداد ایک لاکھ بیس ہزار کو پہنچی۔

تیسری صدی

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنا "میرے زمانے کے لوگ بہتر ہیں پھر ان سے
متصل پھر وہ جوان سے متصل ہیں۔ پھر ان کے بعد
ایک ایسی قوم آئے گی جو موٹا ہونا پسند کریں گے۔
بن بلائے گواہی دیں گے۔ اسی طرح یہ حدیث محمد
بن فضیل نے اعمش اور علی بن مدرک کے واسطہ
سے ہلال بن یساف سے روایت کی ہے۔
کئی حفاظ نے اس حدیث کو اعمش کے
واسطہ سے ہلال بن یساف سے روایت کیا
اور اس میں علی بن مدرک کا ذکر نہیں ہے۔

عمران بن حصین نے نبی پاک صلی اللہ
علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی اور
یہ میرے امام ترمذی کے نزدیک، محمد بن فضیل
کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ عمران بن حصین
کے واسطے سے یہ حدیث کئی طریقوں کے ساتھ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی

گئی ہے۔

عمران بن حصین سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں میرے زمانہ بعثت کے لوگ بہتر ہیں۔ پھر ان سے متصل زمانے کے لوگ راوی کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کیا تیسرے زمانے کا بھی ذکر فرمایا یا نہیں؟ آپ نے فرمایا، پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو بغیر کسے شہادت دیں گے امانت میں خیانت کریں گے اور ان میں موٹا پانام ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلفاء کا بیان

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد بارہ امیر ہوں گے پھر آپ نے کچھ فرمایا جو میری سمجھ میں نہ آسکا میں نے اپنے ہم نشین سے پوچھا تو اس نے کہا آپ نے فرمایا ہے تمام کے تمام قریش سے ہوں گے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور جابر بن سمرہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند کے ساتھ اسی حدیث کے مثل حدیث مروی ہے اور یہ حدیث ابو بکر بن موسیٰ کی روایت سے غریب ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

زیاد بن کسب عدوی کہتے ہیں میں، ابوبکر کے ہمراہ ابن عامر کے منبر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور وہ خطبہ دے رہا اس نے باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ابولہل نے کہا ہمارے امیر کی طرف دیکھو۔ اس نے فاسقوں جیسے کپڑے پہن رکھے ہیں۔ ابوبکر نے کہا خاموش رہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ علیہ وسلم۔

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّادَةَ بْنِ أَرْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي الْقُرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ لَهُمْ وَلَا أَعْلَمُ أَذْكَرُ الثَّالِثَ أَمْ لَا تَمْ يَلْشَوُ أَقْوَامٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يَسْتَشْهَدُونَ وَيَحْجُونَ وَلَا يُؤْتَمِنُونَ وَيَفْشَوُ فِيهِمُ السَّمَنُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب ما جاء في الخلفاء۔

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاعِمُ بْنُ عَبْدِ عَن سَمَاقِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ مِنْ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ أَفْهَمُهُ فَسَأَلْتُ الَّذِي يَلِينِي فَقَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ۔

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاعِمُ بْنُ عَبْدِ عَن أَبِيهِ عَنْ ابْنِ بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هَذَا الْحَدِيثِ هَذَا أَحَدُ اثْنَيْ عَشَرَ غَرِيبٌ يَسْتَعْرِبُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ۔

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَوْ دَاوُدُ بْنُ حَمِيدٍ عَنْ مَهْرَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ كَيْسٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ بَكْرِ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رَقَائِقُ فَقَالَ أَبُو بَلَالٍ انْظُرُوا إِلَى أَمِيرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ

سے سنا جو شخص زمین میں اللہ تعالیٰ کے بادشاہ کی توہین کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو توہین کا بدلہ دیتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

خلافت کا بیان

سعید بن جہان حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں ، خلافت تیس سال رہے گی اس کے بعد بادشاہت ہوگی ۔ پھر مجھے حضرت سفینہ نے کہا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ کی خلافت کو شمار کر پھر کہا حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کی خلافت پھر کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کو شمار کر وپس ہم نے اس مدت کو تیس سال پایا سعید کہتے ہیں میں نے ان سے کہا کہ بنی امیہ کا خیال ہے کہ ان میں خلافت ہے تو حضرت سفینہ نے کہا زرقاء کی اولاد چھوٹی کتنی ہے بلکہ وہ برے قسم کے بادشاہ ہیں ۔

اس باب میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں ان دونوں نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خلافت کے بارے میں کوئی تصریح نہیں فرمائی یہ حدیث حسن ہے اور اسے سعید بن جہان سے کئی راویوں نے بیان کیا اور ہم اسے صرف سعید بن جہان کی روایت سے پہچانتے ہیں ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے کہا گیا اگر آپ کسی کو خلیفہ نامزد فرمائیں (تو کیا ہی اچھا ہے) آپ نے فرمایا اگر میں کسی کو خلیفہ بناؤں تو دھڑیک ہے کیونکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ نامزد فرمایا اور اگر خلیفہ نہ بناؤں تو یہ بھی صحیح ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو جانشین نامزد نہیں کیا۔ اس حدیث میں طویل واقعہ ہے یہ حدیث صحیح ہے اور حضرت ابن عمر سے کئی طرق کے ساتھ مروی ہے ۔

تاقیامت، خلفاء، قریش سے ہوں گے

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ أَهَانَهُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ ۔

باب ما جاء في الخلافة

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ نَا حُسَيْنُ بْنُ نُبَاتَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُهَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَفِينَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِلَافَةُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ مُلْكٌ بَعْدَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ لِي سَفِينَةُ أَمْسَكَ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ وَخِلَافَةُ عُمَرَو خِلَافَةَ عُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ أَمْسَكَ خِلَافَةَ عَلِيٍّ فَوَجَدْتُ نَاهَا ثَلَاثِينَ سَنَةً قَالَ سَعِيدٌ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ بَنِي أُمَيَّةَ يَزْعُمُونَ أَنَّ الْخِلَافَةَ فِيهِمْ قَالَ كَذَبُوا ابْتَوِ الزُّرْقَاءَ بِلَهُمْ مُلُوكٌ مِّنْ شَرِّ الْمُلُوكِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ قَالَا لَمْ يَعْهَدْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخِلَافَةِ شَيْئًا هَذَا أَحَدٌ يَثُ حَسَنٌ قَدْ رَوَاهُ عُبَيْدُ بْنُ جَرَّاحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُهَانَ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ ۔

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَوْ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ إِنْ اسْتَخْلَفْتُ فَقَدْ اسْتَخْلَفْتُ أَبُو بَكْرٍ وَإِنْ لَمْ اسْتَخْلَفْتُ لَمْ يَسْتَخْلَفْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ هَذَا أَحَدٌ يَثُ صَحِيحٌ قَدْ رَوَاهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ
بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْخُلَفَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ
أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ نَاخِلًا
بْنُ الْحَارِثِ نَاشِعُهُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ
قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي الْهَزَلِ يَقُولُ
كَانَ تَاسٌ مِنْ رِبِيعَةَ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ
فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَكْرٍ وَائِلٍ بَلَّتْهُمَيْنِ قُرَيْشٌ
أَوْ لِيَجْعَلَنَّ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ فِي جَهَنَّمَ
الْعَرَبِ غَيْرُهُمْ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ
كَذَبْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ قُرَيْشٌ وَلَا أَلَا النَّاسِ فِي الْمَخِيْبِ
وَالشَّرِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
وَأَبْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ هَذَا أَحَدُ يَثُ حَسَنٌ
صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو بَكْرٍ الْخَنَفِيُّ
عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ
حَتَّى يَمْلِكَ وَجُلٌّ مِّنَ الْمَوَالِي يُقَالُ جَمْعًا هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَيْمَةِ الْمُضِلِّينَ
۱۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي السَّمَاءِ عَنْ ثَوْبَانَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْتُمْ أَخَانٌ عَلَى أُمَّتِي أَيْبَتُهُ مُضِلِّينَ قَالَ وَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ
طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ
مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ
صَحِيحٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُهْدِيِّ
۱۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ

حبیب بن زبیر کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن ابی
ہزیر کو کہتے ہوئے سنا "قبیلہ ربیعہ کے کچھ لوگ حضرت
عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس تھے قبیلہ بکر بن وائل
کے ایک شخص نے کہا یا تو قریش (نسق و فجور سے)،
باز آجائیں ورنہ اللہ تعالیٰ، حکومت ان کے غیر،
جمہور عرب کے سپرد کر دے" حضرت عمر بن العاص
نے فرمایا تو نے جھوٹ کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا قیامت تک خیر و
شر میں قریش ہی لوگوں کے حکمران ہوں گے۔

اس باب میں حضرت عمر ابن مسعود اور جابر رضی اللہ
عنہم سے بھی روایات ہیں یہ حدیث حسن صحیح
غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا لات اور دن نہیں جائیں گے قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک
کہ غلاموں میں سے ایک آدمی برسرِ اقتدار آئے گا جس کو جہاں کہا
جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

نوٹ: خلافت قریش کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لیے امام احمد رضا
بریلوی قدس سرہ العزیز کی تصنیف "ام العیش فی اللامۃ من قریش" مطبوعہ مکتبۃ دار البیروت کا مطالعہ ضروری ہے۔

گمراہ کن ائمہ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے اپنی امت پر گمراہ
کرنے والے ائمہ کا ڈر ہے" حضرت ثوبان فرماتے ہیں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا "میری امت میں سے ایک
جماعت ہمیشہ حق پر اور غالب رہے گی ان کو
چھوڑنے والا انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا
یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے۔
یہ حدیث صحیح ہے۔

امام مہدی کا ذکر

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ میرے اہلبیت سے ایک شخص جو میرا ہم نام ہوگا، بادشاہ نہ بن جائے۔" اس باب میں حضرت علی، ابوسعید، ام سلمہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے اہل بیت سے ایک شخص جس کا نام میرے نام جیسا ہوگا حکمران ہوگا، عاصم، ابوصالح کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "اگر دنیاں سے ایک دن ہی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے طویل کر دے گا یہاں تک کہ امام ہمدی حکمران ہو جائیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔"

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں ڈر ہوا کہ کہیں حضور علیہ السلام کے بعد نبی باتیں نہ پیدا ہو جائیں اس لیے ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا راوی کہتے ہیں آپ نے فرمایا: "میری امت میں ایک ہمدی ظاہر ہوگا جو پانچ یا سات یا نو زید عمی کو شک ہے، زندہ رہے گا۔ راوی کہتے ہیں ہم نے پوچھا اس تعداد سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: "سال" مراد ہیں پھر آپ نے فرمایا: "ان کی طرف ایک شخص آئے گا اور کہے گا اے ہمدی! مجھے عطا کیجئے مجھے عطا کیجئے۔ آپ نے فرمایا: "پس امام ہمدی اس کے دامن کو اتار بھر دیں گے جتنا وہ اٹھا سکتا ہوگا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابوسعید حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئی طرق کے ساتھ مروی ہے۔ ابوالصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور بکر بن قیس بھی کہا گیا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت

نَا اِنِّي نَاسُفِيَانُ التَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ جَحْدَلَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمَهُ اسْمِي وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ سَعِيدٍ وَأَمْرِئِ سَكْمَةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعُطَيُّ نَاسُفِيَانُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ التَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمَهُ اسْمِي قَالَ عَاصِمٌ وَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ لَوْ كُنَّا بَقِيَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمًا لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَلِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَاسُفِيَانُ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ الْعَمِّيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الصَّدِّيقِ النَّجَّاشِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ خَشِينَا أَنْ يَكُونَ بَعْدَ نَبِيِّنَا حَدَّثَتْ فَسَأَلْنَا تَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي أُمَّتِي الْمُهَدِّيَّ يَخْرُجُ يَعِيشُ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا زَيْدُ الشَّالِكِيِّ قَالَ ثَلَاثًا وَكَذَا ذَاكَ قَالَ زَيْنُ قَالَ فَيَعِثُ إِلَيْنَا لِحُلٍّ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ أَتُؤْتِنِي أَعْطِنِي قَالَ فَيَعِثُ لَهُ فِي ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ غَيْرِ رَجُلٍ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو الصَّدِّيقِ النَّجَّاشِيَّ اسْمُهُ بَكْرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي نَزُولِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ۱۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ

میں میری جان ہے عنقریب تم میں (حضرت علی بن مریم علیہ السلام) اتاریں گے جو انسان کے ساتھ فیصلہ کریں گے صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے جزیہ موقوف کر دیں گے اور اس وقت مال زیادہ ہو جائے گا یہاں تک کہ اسے کوئی بھی قبول نہ کرے گا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دجال

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا نوح علیہ السلام کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں پھر آپ نے اس کی حالت بیان کرتے ہوئے فرمایا شاید اسے میرے دیکھنے والوں اور میری کلام سننے والوں میں سے بعض لوگ دیکھ لیں یہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس وقت ہمارے دل کیسے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا اس کی مثل یعنی آج کی طرح یا اس سے بھی بہتر اس باب میں حضرت عبد اللہ بن بسر، عبد اللہ بن مغفل اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت سے حسن غریب ہے ہم اس کو خالد حذافہ کی حدیث سے جانتے ہیں ابو عبیدہ بن جراح کا نام عامر بن عبد اللہ بن جراح تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے درمیان کھڑے ہو کر اللہ کی تعریف کی جس کے وہ لائق ہے، پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں ہر نبی نے اس سے اپنی قوم کو ڈرایا اور حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا لیکن میں تمہارے سامنے اس کے بارے میں ایک ایسی بات کہوں گا جو اس سے پہلے کسی نبی نے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزَلَ فِيكُمْ كَوْابُنُ مَرِيَمَ حَكَمًا مُقْسَطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخَنَزِيرَ وَيَنْسَعُ الْجُزْيَةُ وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ حَسَنٍ صَحِيحٍ

باب ما جاء في الدجال ۱۱۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ ثنا حَمَّادُ بْنُ سَامَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَّادَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوْحٍ إِلَّا أَقْبَدَ أُمَّةً رَقُومَهُ الدَّجَالُ وَ إِنْ أُتِدِرَ كُمُوكَ فَرَصَفَهُ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّهُ سَيَدِرُكُمْ بَعْضُ مَنْ رَأَى أَوْ سَمِعَ كَلَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَيَكْفِنَهُ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ فَقَالَ مِثْلَهَا يَمْنَى الْيَوْمِ أَوْ خَيْرٌ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْقِلٍ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ حَسَنٍ غَرِيبٍ عَنْ حَدِيثِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَذَّاءِ وَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ اسْمُهُ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجَرَّاحِ

۱۱۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٌ نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَامَرٍ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَتَانِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنْ لَمْ يَأْتِكُمْ كُمُوكَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَتَدَرَ قَوْمَهُ وَلَقَدْ أَتَدَرَ كُومُ قَوْمِهِ وَلَكِنْ سَأَقُولُ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرٌ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ

اپنی قوم سے نہیں فرمائی۔ جانتے ہو کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے۔ عمر بن ثابت انصاری کہتے ہیں مجھے بعض صحابہ کرام نے یہ خبر دی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دن لوگوں کو ڈراتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص موت سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھے گا۔ اور دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا اسے وہی پڑھے گا جو اس کے عمل کو اچھا نہیں سمجھے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کرام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے یہودی لڑیں گے پس تم ان پر مسلط ہو جاؤ یہاں تک کہ پتھر پکاریں گے۔ اے مسلمان! یہ ہے یہودی جو میرے پیچھے دھپا ہوا ہے اسے قتل کر یہ حدیث صحیح ہے۔

دجال کہاں سے نکلے گا

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے ہم سے بیان فرمایا کہ دجال سرزمین مشرق سے نکلے گا جسے خراسان کہا جائے گا۔ اس کے پیچھے ایسی قومیں ہوں گی جن کے چہرے تہہ بہ تہہ ڈھال کی طرح ہوں گے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس کو عبد اللہ بن ثوب نے بھی ابو التیاح سے روایت کیا اور یہ ابو التیاح کی حدیث سے ہی پہچانی جاتی ہے۔

خروج دجال کی علامات

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول کرام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنگ عظیم، فتح قسطنطنیہ اور خروج

يَا عَمْرُو قَالَ الرَّهْرِيُّ فَاخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ النَّبِيِّ
الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهُوَ يَحْذَرُهُمْ
فِتْنَةٌ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ كُنْ يَرَى أَحَدًا مِنْكُمْ
رَبَّهُ حَتَّى يَمُوتَ وَأَنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ
عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَاعِبُ الرَّزَاقِ
نَاعِمٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
تُقَاتِلُكُمْ الْيَهُودُ فَتَسْلُطُونَ عَلَيْهِمْ حَتَّى
يَقُولُ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا الْيَهُودِيُّ وَرَأَيْتُ
فَأَقْتُلْهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ مِنْ آيِنِ خُرُوجِ الدَّجَالِ
۱۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا
رَوَى عَنْ عَبْدِ نَاسِعٍ عَنْ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ
أَبِي التَّيَاحِ عَنْ الْمُتَعِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ عَنْ عُمَرَ
بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ حَدَّثَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَالُ
يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالشَّرْقِ يُقَالُ لَهَا حُرَاسَانُ
يَنْبَغُ أَنْوَامُ كَانَ دُجُوهَهُمُ الْمَجَانُ الْمَطْرَقَةُ وَ
فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَوْزَبٍ عَنْ
أَبِي التَّيَاحِ وَلَا يُعْرَبُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي التَّيَاحِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي عِلَامَاتِ خُرُوجِ الدَّجَالِ
۱۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا
الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي
بَكْرٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيدَ

دجال سات مہینوں میں ہوگا۔

اس باب میں مسعب بن جثامہ، عبد اللہ بن بسر، عبد اللہ بن مسعود اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن ہے اور ہم اسے اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ قسطنطنیہ قیام قیامت کے ساتھ فتح ہوگا۔ محمود نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور قسطنطنیہ روم کا ایک شہر ہے جو خروج دجال کے وقت فتح ہوگا۔ قسطنطنیہ، بعض صحابہ کرام کے زمانے میں بھی فتح ہوا۔

دجال کا فتنہ

نواس بن سمان کلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "ایک صبح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دجال کا ذکر فرمایا اس کا ہلکا پن اور امور غیر عادیہ کے اظہار کی وجہ سے (بلندی دونوں کو بیان فرمایا یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے جھنڈ کے پاس ہے۔ اس کے بعد ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے واپس لوٹے اور پھر دوبارہ حاضر ہوئے تو آپ نے ہمارے چہروں سے اثر خوف جان کر فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ راوی فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے آج صبح دجال کا ذکر فرمایا اس کی سستی و بلندی دونوں کا ذکر کیا یہاں تک کہ ہم نے اسے کھجوروں کے جھنڈ میں خیال کیا۔ آپ نے فرمایا دجال کے علاوہ مجھے تم پر ایک اور بات کا ڈر ہے اگر دجال میری موجودگی میں ظاہر ہوا تو میں تم سے پہلے اس پر دلیل قائم کروں گا اور اگر میرے وصال کے بعد ظاہر ہوا تو ایک شخص اس پر حجت پیش کر کے اسے

بْنِ تَطِيْبٍ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ صَاحِبِ مُعَاذٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمَلَحَمَةُ الْعُظْمَى وَفَتَحَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ وَخُرُوجُ الدَّجَالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ ۱۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ تَابُودَاوُدُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَتَحَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْقُسْطَنْطِينِيَّةُ هِيَ مَدِينَةُ الرُّومِ فَتَحَ عِنْدَ خُرُوجِ الدَّجَالِ وَالْقُسْطَنْطِينِيَّةُ قَدْ فَتَحَتْ فِي زَمَانٍ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

باب مَا جَاءَ فِي فِتْنَةِ الدَّجَالِ

۱۲۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَحْدَةَ تَابُودَاوُدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ دَخَلَ حَدِيثُ أَحَدِهِمَا فِي حَدِيثِ الْآخِرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ لُفَيْرٍ عَنِ الثَّوَالِيسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكَلَابِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَضَ فِيهِ وَرَفَعَ حَتَّى ظَنَّنَا هُوَ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ فَأَنْصَرَفْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَحَّلْنَا إِلَيْهِ فَعَرَفَ ذَلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالَ فَعَلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتَ الدَّجَالَ الْغَدَاةَ فَخَفَضْتَ وَرَفَعْتَ حَتَّى ظَنَّنَا هُوَ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ غَيَّرَ الدَّجَالُ أَخَوَاتِي عَلَيْكُمْ أَنْ يَخْرُجَ وَأَنَا

فَبِكُمْ فَاَنَّا حَاجِبُكُمْ دُونَكُمْ وَاِنْ يَخْرُجْ
وَلَسْتُ بِكُمْ فَاَمَرُوا حَاجِبِي نَفْسِي وَاللّٰهُ
خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مَسْلَمٍ اِنَّهُ شَاطِئٌ قَطَطٌ عَيْنُهُ
قَائِمَةٌ شَبِيهَةٌ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قُطَيْنٍ فَمَنْ
رَاَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ فَوَارِحَ سُورَةِ اَصْحٰى بِالْكَهْفِ
قَالَ يَخْرُجُ مَا بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ
يَمِينًا وَشِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَلْبَثُوْا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ وَمَا لَبَّثَهُ فِي الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا يَوْمٌ
كَسَنِيَّ وَيَوْمٌ كَشَفْتُهُ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَارِيسَ
اَيَّامِهِ كَاَيَّامِكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ
الْيَوْمَ الَّذِيْ كَالسَّنَةِ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلَوةً يَوْمٌ
قَالَ لَا وَلَكِنْ اَقْدُرُ اَلَهُ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَمَا سُرْعَتُهُ فِي الْاَرْضِ قَالَ كَالْعَيْثِ اسْتَدْبَرْتُهُ
الرِّيحُ فَيَا بِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَكْنَدُ بَوْبَهُ
وَيُرْدُوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُوْنَ عَنْهُمْ فَتَتْبَعُهُ
اَمْوَالُهُمْ فَيَصْبِحُوْنَ كَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ ثُمَّ
يَا بِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَسْتَجِيبُوْنَ لَهُمْ
رُبَّصَدِ ثُوْنَهُ نِيَّامُ السَّمَاءِ اَنْ تَمْطُرَ فَنُطِرُ
وَيَا مَرُ الْاَرْضِ اَنْ تُنْبِتَ فَنُتَبِتَ فَتَرَوْهُمْ عِيْنًا رَحْمَتِمْ
كَأَطْوَلِ مَا كَانَتْ ذُرِّيْ وَامِدَّةً خَوَاصِرًا وَاَذْرَةً
ضُرُوعًا ثُمَّ يَأْتِي الْخَرْبَةَ فَيَقُوْلُ لَهَا اَخْرِجِيْ كُنُوْزِيْ
فَيَنْصَرِفُوْنَ مِنْهَا فَتَتْبَعُهُ كَيْعَاسِيْبٍ لِّتَحِلَّ ثُمَّ يَدْعُوْا
رَجُلًا شَابًا مِّمَّنْ يَأْتِي شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُ
جَزْلَتَيْنِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيَقْبَلُ يَتَكَلَّمُ وَجْهَهُ
يُصْحَكُ قَبْلَهُ مَا هُوَ لَكَ اِيَّاكَ اَذْهَبْ عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ
لِشَرْفِيْ دَمَشْقٍ عِنْدَ النَّارَةِ الْبَيْتِ بَيْنَ مَهْرُودَيْنِ
وَاَضْعَا يَدَهُ عَلَى اَجْنَحَتَيْ مَلَائِكَيْنِ اِذَا طَأَا رَأْسَهُ
قَطْرًا وَاِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللَّوْلُؤِ يَنْبَالُ
وَلَا يَجِدُ رَأْسَهُ نَفْسُهُ يَعْنِيْ اَحَدًا اِلَّا مَاتَ فَرِيحُ نَفْسِهِ

شکست دے گا۔ اللہ تعالیٰ میری طرف ہر مسلمان کا محافظ ہے۔
دجال، جو ان ہوگا، گھنگرے بالوں اور کھڑی آنکھوں والا ہوگا۔
عبد عزیزی بن قطن کا ہم شکل ہوگا تم میں سے جو شخص اسے دیکھے سو کہف
کے ابتدائی آیات پڑھے پھر آپؐ فرمایا، شام اور عراق کے درمیان
سے نکلے گا اور وائیں بائیں سنا دھپلائیگا۔ اے اللہ کے بند و ثوابت
قدم رسولؐ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ زمین میں کتنی مدت
ٹھہرے گا؟ آپؐ فرمایا تیس دن، ایک دن سال کی مثل ہوگا ایک دن مہینے
کے برابر ایک دن مہفتے کے برابر اور باقی دن تمہارے عام دنوں کے برابر ہونگے۔
ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابتلائیے، وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا اس
میں ایک دن کی نماز کافی ہوگی؟ آپؐ فرمایا، نہیں بلکہ راقات کا، اندازہ لگا
لینا، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! زمین میں اس کی تیز رفتاری کس قدر ہوگی؟
آپؐ فرمایا، ان بادلوں کی طرح جی کو ہوا ہنکا کر لے جائے پھر وہ ایک
قوم کے پاس آئیگا انہیں اپنی طرف بلائے گا لیکن وہ اسے جھٹلا میں گے
اور اس کی بات کو رد کر دیں گے وہ ان سے واپس لوٹے گا تو ان کے اموال اس
پچھے چل پڑیں گے اور وہ خالی ہاتھ رہ جائیں گے پھر وہ ایک اور قوم کے
پاس آئے گا انہیں دعوت دیگا وہ قبول کریں گے اور اس کی تصدیق کریں گے
تب وہ آسمان کو بارش برسانے کا حکم دیگا وہ بارش برسانے گا۔ زمین کو
درخت اگانے کا حکم دیگا وہ درخت اگانے لگیں شام کو ان کے جانور ر
چراگاہوں، اس حالت میں لوٹیں گے کہ ان کے کوہان لمبے کو لمبے چوڑے
اور پھیلے ہوئے اور حقن دودھ سے بھرے ہونگے پھر وہ ویران جگہ اکرے گا
”اپنے خزانے نکال دے“ جب واپس لوٹے گا تو خزانے اس کے پیچھے،
شہد کی مکھڑوں کے کناروں کی طرح رکشرت کے ساتھ چل پڑیں گے پھر وہ
ایک بھر لوہو جوانی والے جوان کو بلا کر تلواریں اس کے دو بکڑے کر دیا۔ پھر
اسے پکارے گا تو وہ زندہ ہو کر ہنستا ہوا اس کو جواب دیا۔ وہ انہی باتوں
میں مصروف ہوگا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ملے زرد رنگ کا
جوڑا اپنے جامع مسجد دمشق کے سفید مشرقی مینارہ پر اس حالت میں
اتریں گے کہ ان کے ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوں گے
جب آپؐ سر نہجا کریں گے قطرے ٹپکتے ہوں گے۔ اور جب، سر لوہر
اٹھائیں گے تو موتیوں کی مثل سفید چاندی کے دانے جھڑتے

هَئِذَا بَصِيرَةٌ قَالَ فَبِطْبُئِهِ حَتَّى يَأْتِيَكَ بِهَا
لَدَى قَبْلِهِ قَالَتْ فَذَلِكُنَّ كَذِبٌ مَا شَاءَ إِلَهُ
قَالَ تَحَرَّيْجِي، اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ خَرَزَ عِبَادِي إِلَى
الطُّورِ فَإِنِّي قَدْ أَنْزَلْتُ عِبَادًا إِلَى لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ
بِقِتَالِهِمْ قَالَتْ وَبَعَثَ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَجُوجَ وَ
هُمُ كَمَا أَنَّ اللَّهَ وَمُحَمَّدٌ مِنْ بَيْنِ حَدَابٍ يَسْأَلُونَ
قَالَ وَيَمُرُّ أَوْ لَهُمْ بِحَيْرَةِ الْبَطْرِ يَهْ فَيَسْرِبُ
مَا فِيهَا ثُمَّ يَمُرُّ بِهِمَا الْخَرُومُ فَيَقُولُونَ أَقْدًا كَانَ
بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءً ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَلْتَهُوا إِلَى
جَبَلٍ بَيْنَ الْمُقَدَّاسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ
فِي الْأَرْضِ، فَهَاجَرْنَا نَشَاءُ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَمُرُّونَ
بَنَشَابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَمُرُّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ لَشَابِهِمْ
مُحَمَّدًا دَمًا وَيُحَاصِرُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَأَصْحَابَهُ
حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ النُّورِ بَوْمَيْنِ خَيْرًا لَهُمْ
مِنْ مَرَاتَةِ دِينَارٍ لِأَحَدٍ كَمَا الْيَوْمَ قَالَ
فَيَرْغَبُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ إِلَى اللَّهِ وَأَصْحَابُهُ
قَالَ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النُّعْفَ فِي رِقَابِهِمْ
فَيَصْبِعُونَ فَرَسِي مَوْتِي كَمَوْتِي نَفْسِي وَأَحَدًا
قَالَ وَيَهْبِطُ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَلَا يَجِدُ مَوْجِعَ
شَيْءٍ إِلَّا وَقَدْ مَلَأَتْهُ رَحْمَتُهُمْ وَنَدَمُهُمْ وَمَا لَهُمْ
قَالَ فَيَرْغَبُ عِيسَى إِلَى اللَّهِ وَأَصْحَابُهُ قَالَتْ فَيُرْسِلُ
اللَّهُ عَلَيْهِمْ لَمِيرًا كَأَعْنَانِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ
فَتَطْرُقُهُمْ بِالْمَقْبَلِ وَيَسْتَقْدِمُ الْمَسْلُومُونَ مِنْ
قَبْلِهِمْ وَنَشَابِهِمْ وَجَعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ وَيُرْسِلُ
اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَا يَكْفِي مِنْهُ بَيْتٌ وَبَرٌّ
وَلَا مَدَارٌ قَالَ فَيَغْشَى الْأَرْضَ فَيَنْزِلُهَا كَالْوَرْدِ
قَالَ تَوَيْتُكَ لِلْأَرْضِ، أَخْرِجِي شُرَكَائِي وَرُدِّي
بِرُكَّتِي فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْأَعْصَابُ الرُّمَامَةَ
وَيَسْتَظِلُّونَ بِحُفْرِهِمْ أَوْ يَأْتِي فِي الرِّسَالِ حَتَّى آتَى

ہوں گے۔ آپ نے فرمایا جس کا فتنہ آپ کے سانس کی بوچھے کی
مر جائیگا۔ اور آپ کے سانس کی بو حدنگاہ تک پہنچتی ہوگی۔
حضور علیہ السلام نے فرمایا ”پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام
دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ لڑکے دروازے پر پانیٹنگے
اور نکل کر دیں گے لڑکے شام کا ایک گاؤں یا پہاڑ اسی حالت
میں آپ جتنا اللہ تعالیٰ چاہے گا، ٹھہریں گے۔“ فرمایا پھر
اللہ تعالیٰ آپ کو بذریعہ وحی حکم دے گا کہ میرے بندوں
کو کوہ طور پر لے جا کر جمع کر دیں۔ کیونکہ میں ایسی مخلوق کو اتارنے
والا ہوں جن سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں ہے۔ آپ نے
فرمایا ”اور اللہ تعالیٰ یا ہوج ماجوج کو بھیجے گا وہ ارشاد خداوندی
کے مطابق ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے“ فرمایا
ان کے پہلے لوگ بحیرہ طبریہ سے گزریں گے اور اس کا سارا پانی
پی جائے گا پھر جب آخری لوگ گزریں گے کہیں گے شاید یہاں کبھی
پانی ہوا ہو گا پھر وہ چل پڑیں گے یہاں تک کہ وہ بیت المقدس کے
پہاڑ تک پہنچ جائیں گے اور کہیں گے ہم نے زمین والوں کو نو
نقل کر لیا آداب آسمان والوں کو نقل کر دیں چنانچہ وہ آسمان کی طرف
تیر چمکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے تیرخون آلود (سرخ) واپس بھیج دے گا۔
عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی محصور ہوں گے یہاں تک کہ ان کے
نزدیک دھوک کی وجہ سے گائے کا سر ہمارے آج کے سو
دیناروں سے زیادہ اہمیت رکھتا ہو گا۔ عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے
رفقاء اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان (دو)
یا ہوج ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا لپکے دے گا یہاں تک کہ وہ سب
یکدم مر جائیں گے جب عیسیٰ علیہ السلام مع اپنے ساتھیوں کے اتریں گے
تو ان کی بدبو اور خون کی وجہ سے ایک بالشت جگہ بھی خالی نہیں
پائیں گے۔ پھر آپ اور آپ کے ساتھی دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ
جی گردن والے اونٹوں کی مثل پرندے بھیجے گا جو انہیں اٹھا
کر پہاڑ کے غار میں پنچا دیں گے مسلمان ان کے تیر و تہ کش
سات سال تک جلاں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جو
ہر گھر اور خیمہ تک پہنچے گی۔ تمام زمین کو دھو کر شیشی طرح صاف و شفاف

کر دے گی بھرنے سے کہا جانے گا اپنے پھل باہر نکال اور اپنی برکتیں لوٹا چنانچہ اس دن ایک جماعت ایک انار کھانے کی اور اس کے چھٹکے کے سامنے میں بیٹھے گی۔ دودھ میں برکت دی جائے گی یہاں تک کہ ایک اونٹنی کا دودھ جماعت بھر کو کفایت کرے گا۔ ایک قبیلہ ایک گائے کے دودھ سے سیر ہو جائیگا، اور ایک کبوتری کا دودھ ایک چھوٹے قبیلہ کیلئے کافی ہوگا اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو ہر مومن کی روح کو قبض کرے گی باقی رہنے والے عورتوں سے گدھوں کی طرح بے پردہ ہم بستر ہوں گے، انہی پر قیامت قائم ہوگی یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے ہم اسے صرف عبد الرحمن بن زید بن جابر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

دجال کا حلیہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا: سن لو! تمہارا رب کا نام ہونے کے عیب سے پاک ہے اور سن لو! وہ (دجال) کا نام ہوگا اس کی دائیں آنکھ پانی میں تیرتے ہوئے انگوڑی کی طرح ہوگی۔

اس باب میں حضرت سعد، حذیفہ، ابو ہریرہ، اسماء، جابر بن عبد اللہ، ابو بکرہ، عائشہ، انس، ابن عباس اور نلتان بن عامر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

دجال، مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو سکے گا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: »دجال مدینہ طیبہ کے پاس آئے گا اور فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا پس نہ تو طاعون، مدینہ طیبہ میں آسکتا ہے اور نہ ہی دجال۔ الشاء، اللہ۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، فاطمہ بنت قیس، حنن، اسامہ بن زید اور سمیرہ بن جندب رضی اللہ عنہم سے

الْفَيَّامَ مِنَ النَّاسِ لِيَكْتَفُونَ بِاللَّفْحَةِ مِنَ الْإِبِلِ وَأَنَّ الْقَبِيلَةَ لِيَكْتَفُونَ بِاللَّفْحَةِ مِنَ الْبَقَرِ وَأَنَّ الْفَحْدَ لِيَكْتَفُونَ بِاللَّفْحَةِ مِنَ الْغَنَمِ فَبَيَّمَاهُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا فَفِيضَتْ رُوحُ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَبَقِيَ سَائِرُ النَّاسِ بَنِيَّاءَ رَجُونَ كَمَا يَتَهَارَجُ الْحُمُرُ نَعْلِيهِمْ تَقْوَمُ السَّاعَةُ هَذَا أَحَدُ يَثْ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ جَابِرٍ۔

بَاب مَا جَاءَ فِي مِصْفَةِ الدَّجَالِ

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصُّنْعَانِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الدَّجَالِ فَقَالَ أَلَا إِنَّ رَبَّكَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنُهُ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عَيْنُهُ طَائِفٌ فِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ حَذَافَةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَأَسْمَاءَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ بَكْرَةَ وَعَائِشَةَ وَالنَّسِ وَابْنِ عَبَّاسٍ (وَالْفَحْدُ هَذَا أَحَدُ يَثْ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ۔

بَاب مَا جَاءَ فِي أَنَّ الدَّجَالَ لَا يَدْخُلُ مَدِينَةَ الْمَدِينَةِ

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَقِيَ الدَّجَالُ الْمَدِينَةَ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْمِسُونَهَا فَلَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونَ وَكَانَ الدَّجَالُ الشَّامِرَ اللَّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَحُجَّجٍ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَسَمِيرَةَ بِنِ

جُنْدُبٍ هَذَا حَدَّثَنَا صَحِيحٌ -

۱۲۴۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْبُدٍ، عَنْ عَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَمَانُجُ بَنِي إِسْرَءِيلَ، وَلَا الْكُفْرُ مَنْ قَبِلَ الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ، وَلَا أَهْلَ الْغَنَمِ وَالْفَخْرِ وَالرِّيَاءِ، وَلَا أَهْلَ الْفَدَا، وَلَا أَهْلَ الْخَيْلِ، وَلَا أَهْلَ الْوَبَرِ، يَأْتِي الْمَسِيحُ إِذَا جَاءَ دُبُرُ أَحَدٍ صَرَفَتْ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قَبْلَ الشَّامِ، وَهَذَا حَدَّثَنَا هَذَا حَدَّثَنَا صَحِيحٌ

۱۲۵۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْبُدٍ، عَنْ عَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَمَانُجُ بَنِي إِسْرَءِيلَ، وَلَا الْكُفْرُ مَنْ قَبِلَ الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ، وَلَا أَهْلَ الْغَنَمِ وَالْفَخْرِ وَالرِّيَاءِ، وَلَا أَهْلَ الْفَدَا، وَلَا أَهْلَ الْخَيْلِ، وَلَا أَهْلَ الْوَبَرِ، يَأْتِي الْمَسِيحُ إِذَا جَاءَ دُبُرُ أَحَدٍ صَرَفَتْ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قَبْلَ الشَّامِ، وَهَذَا حَدَّثَنَا هَذَا حَدَّثَنَا صَحِيحٌ

۱۲۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَقَدْ أَتَى أُمَّتَهُ إِلَّا غَوْرًا، الْكَذَّابُ إِلَّا نَمْرًا، غَوْرًا

بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان، مہنی ہے اور کفر مشرقی ہے۔ بکریوں والوں کے لیے سکون و اطمینان ہے فخر اور ریاء، ان لوگوں میں ہے جو کھیتوں میں زور زور سے چلاتے اور گھوڑے رکھتے اور خیریں میں بستیاں دجال مسیح آئے گا اور جب وہ احمد پھاڑ کے پیچھے آئے گا، فرشتے اس کا منہ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ وہاں ہی ہلاک ہو گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام، دجال کو قتل کریں گے

حضرت مجمع بن جباریہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، دجال کو باب لد کے پاس قتل کریں گے۔ اس باب میں عمران بن حصین، نافع بن عتبہ، ابو ہریرہ، حذیفہ بن اسید، ابو ہریرہ، کیسان، عثمان بن ابی عاص، جابر، ابوامامہ، ابن مسعود، عبد اللہ بن عمرو، سمرہ بن جندب، نواس بن سمران، عمرو بن عوف اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

کاذب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر نبی نے اپنی امت کو کانے کذاب سے ڈرایا۔ سن لو! بیشک وہ کانابے اور تہسار رب اس عیب سے پاک ہے

الْأَيْتَةُ أَعُورُ وَأَنَّ رَبَّكَ لَيْسَ بِأَعُورٍ مَّكَتُوبٌ
بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ -

باب مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ ابْنِ صَبَّاحٍ -

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا سُنَيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى
عَنِ الْجَرِيدِيِّ عَنْ أَبِي نُضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ
صَحَبَنِي ابْنُ صَبَّاحٍ إِمَّا مُجْتَاجًا وَإِمَّا مُعْتَمِرًا بَنَ
فَانْطَلَقَ النَّاسُ وَتَرَكْتُ أَنَا وَهُوَ فَلَمَّا خَلَصْتُ
بِهِ أَتَشَعَّرْتُ مِنْهُ وَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ مِمَّا
يَقُولُ النَّاسُ فِيهِ فَلَمَّا نَزَلْتُ قُلْتُ لَمَّا خَمَّ
مَتَاعَكَ حِينَئِذٍ تِلْكَ الشَّجَرَةُ قَالَ فَابْصُرْ غَنَمًا
فَاخْذِ الْقِدَامَ فَاَنْطَلِقْ فَاَسْتَحْلِبْ ثُمَّ آتَا فِي
بَلَدَيْنِ فَقَالَ لِي يَا أَبَا سَعِيدٍ اشْرَبْ فَاذْكُرْهُتُ
أَنْ أَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ شَيْئًا يَمَّا يَقُولُ النَّاسُ
فِيهِ فَعَلْتُ لَمَّا هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ صَائِفٍ وَإِنِّي
أَكْرَهُ فِيهِ اللَّبَنَ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ
أَنْ أَخْذَ حَبَالًا فَأَوْثِقَهُ إِلَى الشَّجَرَةِ ثُمَّ أَخْتَنِقُ
لِمَا يَقُولُ النَّاسُ لِي وَفِي آرَأَيْتَ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ
حَدِيثِي فَإِنْ يَخْفَى عَلَيْكُمْ أَنْتُمْ أَعْلَمُوا النَّاسَ
بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَاذِبُونَ أَنَا مُسْلِمٌ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَقِيمٌ لَا يُؤَلِّدُ لَمَّا
وَقَدْ خَلَفْتُ وَلَدِي بِالْمَدِينَةِ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ لَهُ مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ
الَّتِي مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ ذَا أَنْطَلِقُ مَعَكَ
إِلَى مَكَّةَ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا زَالَ يَجِيءُ بِهَذَا أَحَدًا قُلْتُ
فَلَعَلَّكَ مَكْدُوبٌ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ وَاللَّهِ
لَا أُخْبِرُكَ خَبْرًا أَحَقَّ وَاللَّهِ أَنِّي لَأَعْرِضُهُ وَأَعْرِضُ
وَالِدَاكَ وَإِنَّهُ هُوَ السَّاعَةُ مِنَ الْأَرْضِ فَفَاتَتْ تَبَالُكَ

اس رو جال، کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہو گا۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

ابن صبا و کا ذکر

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "ج یا
عمرہ میں، ابن صبا و میرا ہم مجلس ہوا۔ جب لوگ چلے گئے
اور ہم دونوں رہ گئے تو میں اس کے ساتھ تنہا رہ کر ڈرا اور
مجھے اس سے ان باتوں کے سبب وحشت ہوئی ہو، لوگ
اس کے بارے میں کہتے تھے جب میں انرا تو میں نے کہا اپنا
سامان اس درخت کے پاس رکھ دے۔ ابوسعید کہتے ہیں اس نے
ایک بکری دیکھی تو پیالہ لے کر اس کی طرف چل دیا اس کا دودھ دودھ
کر میرے پاس لایا اور کہنے لگا "اے ابوسعید! اسے پیو" لیکن
میں نے اس کے بارے میں مشہور باتوں کے سبب اس کے ہاتھ
سے دودھ پینا پسند نہ کیا اور کہا آج گرم دن ہے اور میں دودھ
پینا پسند نہیں کرتا وہ کہنے لگا "اے ابوسعید! میں چاہتا ہوں
کہ ایک رسی لے کر اسے درخت سے باندھوں پھر اسے اپنے
گلے میں پھانسی لگا کر مہاؤں ان باتوں کے باعث جو میرے
بارے میں لوگ کہتے ہیں۔ لوگوں پر تو میرا معاملہ پوشیدہ رہ
گیا لیکن اے گروہ انصار! تم پر تو پوشیدہ نہیں۔ کیوں کہ
تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو زیادہ جانتے ہو
کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ وہ دو جال کافر ہو گا اور میں
مسلمان ہوں کیا آپ نے نہیں فرمایا کہ وہ لا ولد ہو گا جبکہ میں نے اپنے پیچھے مدینہ
طیبہ میں ایک لڑکا چھوڑا ہے کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ
مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ داخل نہیں ہو سکے گا کیا میں اہل مدینہ سے نہیں
ہوں؟ اور اس وقت تمہارے ساتھ مکہ مکرمہ جا رہا ہوں اور ابوسعید
فرماتے ہیں، اللہ کی قسم وہ ایسی ہی باتیں کرتا رہا یہاں تک
کہ میں نے خیال کیا شاید اس کے بارے میں جھوٹی باتیں مشہور
ہیں۔ پھر اس نے کہا "اے ابوسعید! اللہ کی قسم میں ضرور تمہیں سچی
خبر بتاؤں گا اور اللہ! میں اسے جانتا ہوں اس کے والدین کو بھی
جانتا ہوں اور یہ کہ اس وقت کہاں ہے" میں نے کہا تجھ پر سارے دن کی

سَائِدًا لِيَوْمٍ هَذَا أَحَدًا يَثُ حَسَنٌ

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الدَّرَاقِيِّ
ثَامِعٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِحٍ عَنْ ابْنِ عَمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ
صَيَّادٍ فِي نَقِيرٍ مِنْ أَهْوَائِهِ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
وَهُوَ يَتَعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ عِنْدَ أُطْرُجٍ بَنِي مَخْلُوتٍ
وَهُوَ غَلَامٌ فَلَمَّا تَشَعَّرَ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ أَتَشْهَدُ
أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ أَتَشْهَدُ
أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ قَالَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ
اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَنْتُ
بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا يَا تَيْدُكَ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَا تَيْدُكَ صَادِقٌ وَكَأْذِبٌ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ
ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ
كَبَّاتُ لَكَ خَيْرًا وَخَبَأْتُ لَكَ يَوْمًا تَأْتِي ۚ لَسْتُ بِأَخِي
بِإِدْخَانٍ مُبِينٍ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ وَهُوَ الْخَائِرُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْسَاءُ
فَلَنْ تَعُدَّ وَقَدْ رَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَدَّانُ
لِي فَمَا خَرِبَ عَنْقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ يَدَكَ حَقٌّ فَلَنْ تُسَلِّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَا يَدُكَ
فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ عَبْدُ الدَّرَاقِيِّ يَعْنِي الدَّجَالَ
۱۲۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عَبْدَ الْأَعْلَى
عَنِ الْجَدِيدِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ
لَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَيَّادٍ
فِي بَحْصِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَاحْتَبَسَهُ وَهُوَ غَلَامٌ
يَهُودِيٌّ وَلَهُ ذُؤَابَةٌ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي

ہلاکت ہو یعنی تو نے اتنی باتوں کے بعد پھر معاملہ مشتبه کر دیا، یہ حدیث جس
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ
رسول کریم علیہ النبیۃ والسلام اپنے چند صحابہ کرام، جن میں
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے، کے ہمراہ ابن صیاد
کے پاس سے گزرے، اس کا بچپن تھا اور وہ بنی مغالہ کی
عماروں کے پاس لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ اسے پتہ نہ
چلا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس
اس کی پیٹھ پر مارا پھر فرمایا ”کیا تو میری رسالت کی گواہی دیتا ہے؟“
اس نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نبیوں
کے رسول ہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر ابن صیاد نے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ”کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں
اللہ کا رسول ہوں؟“ آپ نے فرمایا ”میں اللہ اور اس کے
رسولوں پر ایمان لایا“ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا
”تیرے پاس کیا آتا ہے؟“ ابن صیاد نے کہا ”ایک سچا اور ایک
جھوٹا میرے پاس آتے ہیں۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ”تجھ پر معاملہ خلط ملط ہو گیا“ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میں نے تیرے لیے ایک بات پھپھائی ہے اور آپ نے دل
میں ”یوم یاتی السماء بدخان مبین“ سوچ رکھی ابن صیاد
نے کہا وہ بات ”دُخ“ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو
پست ہو اپنی حد سے آگے نہ بڑھے گا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
نے عرض کیا ”یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے اس کی گردن اڑا دوں“
حضور نے فرمایا اگر یہ حق ہے تو تم اس پر قادر نہ سکو گے اور اگر نہیں تو اس کے
قتل میں تیرے لیے بھلائی نہیں عبد الدراق کہتے ہیں اسے مرد دجال یعنی گمراہی دہی دجال
حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”مدینہ شریف کے
ایک راستہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ابن صیاد سے
ہوئی آپ نے اسے روک لیا وہ یہودی لڑکا تھا اس کے سر پر
بالوں کی چوٹی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت
ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ اس سے آپ نے
فرمایا ”کیا تو میری رسالت کی گواہی دیتا ہے؟“ اس نے کہا

رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْتَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَنْتُ بِاللَّهِ
وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَالَ
لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَى قَالَ أَرَى
عَرْشًا فَوْقَ السَّمَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَذِي عَرْشَ إِبْلِيسَ فَوْقَ الْبُحْرِ قَالَ مَا تَرَى قَالَ
أَرَى صَادِقًا وَكَاذِبَيْنِ أَوْ صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَيْهِ فِدَاعَاهُ
وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّادٍ وَابْنِ دُرٍّ
وَابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَحَفْصَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا
حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُنْتُ أَبُوالدَّجَالِ وَ
أُمُّهُ ثَلَاثِينَ عَامًا لَا يُولَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُولَدُ لَهُمَا
غُلَامٌ أَعْوَرٌ أَهْرَشَيْ وَأَقْدَمُ مَنْفَعَةٍ تَنَامُ عَيْنَاهُ
وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ثُمَّ نَعَتْ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوبَيْهٍ فَقَالَ أَبُوهُ طَوَالَ ضَرْبِ
الْخُجَرِ كَانَ أَنْفُهُ مِنْقَارَ وَامَّةٍ [مَرَّةً فِرْصَاخِيَّةً
طَوِيلَةً] الثَّانِيَيْنِ قَالَ أَبُو بَكْرَةَ فَسَمِعْتُ يَمُودُ
فِي الْيَهُودِ بِالسَّيْنَةِ فَذَهَبَتْ أَنَا وَالذَّبِيرُ
بْنُ النُّعْمَانِ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبُوبَيْهٍ فَإِذَا لَعَنَتْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا قُلْنَا
هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ امْكُثْنَا ثَلَاثِينَ عَامًا
لَا يُولَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَا لَنَا غُلَامٌ أَعْوَرٌ
أَهْرَشَيْ وَأَقْدَمُ مَنْفَعَةٍ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا
يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَإِذَا
هُوَ مُنْجِدٌ فِي الشَّمْسِ فِي قَطِيفَةٍ وَلَدًا
هَمَّامَةً فَكَشَفَتْ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا

کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں اللہ تعالیٰ، اس کے
فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان لایا"
پھر آپ نے پوچھا "تو کیا دیکھتا ہے؟" کہنے لگا "میں پانی پر
تخت دیکھتا ہوں" آپ نے فرمایا "دریا پر شیطان کا تخت دیکھ رہا ہے
پھر لو چھا اور کیا دیکھتا ہے؟" کہنے لگا "ایک سیا اور دو چھوٹے یا دو بچے اور
ایک چھوٹا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس پر معاملہ خلا ملط
ہو گیا" پھر آپ اس سے الگ ہو گئے۔ اس باب میں حضرت عمر بن علی
ابن عمر، ابوذر، ابن مسعود، جابر اور حفصہ رضی اللہ عنہم سے
بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے
روایت کرتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
"دجال کے ماں باپ تیس سال رہیں گے اور ان کی کوئی اولاد
نہیں ہوگی پھر ان کے ہاں ایک کانا بچہ پیدا ہوگا جو سب سے
زیادہ نقصان دہ اور سب سے کم نفع بخش ہوگا۔ اس کی
آنکھیں سوئیں گی دل نہیں سوئے گا۔ پھر حضور علیہ السلام
نے اس کے والدین کا حلیہ بتایا آپ نے فرمایا "اس کا باپ
طویل القامت اور چھ پرے بدن والا ہوگا ناک پر ہندے کی
چوڑی کی طرح ہوگی۔ اور اس کی ماں موٹے بدن اور لمبے پستانوں
والی ہوگی البکرہ کہتے ہیں میں نے سنا کہ یہود مدینہ کے ہاں ایک بچہ
پیدا ہوا ہے چنانچہ میں اور حضرت زبیر بن عوام وہاں چلے گئے یہاں تک
کہ ہم اس کے والدین کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے بتائے ہوئے حلیے کے مطابق ہیں۔ ہم نے پوچھا
"کیا تمہارا کوئی بیٹا ہے؟" انہوں نے کہا "تیس سال تک ہمارے
ہاں اولاد نہیں ہوئی پھر ہمارے ہاں ایک کانا بچہ پیدا ہوا جس
سے بڑھ کر نقصان دہ اور کوئی چیز نہیں اور وہ سب سے کم نفع بخش
ہے۔ اس کی آنکھیں سوئی ہیں دل نہیں سوتا راوی فرماتے ہیں پھر
ہم ان کے پاس سے چلے گئے تو دیکھا کہ وہ لڑکا ایک روئیں دار
چادر میں لپیٹا ہوا، دھوپ میں پڑا ہوا کچھ بڑبڑا رہا ہے۔ اتنے میں اس

اپنے سر سے چادر اٹھائی اور پوچھا "تم نے کیا کہا" ہم نے کہا "تو نے ہماری بات کو سنا ہے؟" کہنے لگا ہاں سنا ہے میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا یہ حدیث حسنِ غریب ہے اور ہم اسے ہمارے مذہب کی روایت ہی سمجھتے ہیں۔

پہلی صدی کے لوگ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی سانس لینے والا نفس اس وقت زمین پر نہیں جس پر سو سال گزرے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر البوسعید اور بربیدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ر ظاہری حیات طیبہ کے آخری ایام میں ایک رات عشاء کی نماز میں پڑھائی جب سلام پھیرا تو کھڑے ہو کر فرمایا "کیا تم جانتے ہو کہ اس وقت جتنے لوگ روئے زمین پر ہیں سو سال ختم ہونے پر ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں ہوگا۔"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس حدیث کے متعلق بات کرنے میں غلط فہمی کا شکار ہو گئے حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کا مطلب یہ ہے کہ آج جو لوگ زمین پر ہیں ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا یعنی صدی ختم ہو جائے گی۔

ہوا کو گالی دینے کی ممانعت

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوا کو گالی نہ دو اگر تم کوئی ناپسندیدہ بات دیکھو تو کہو اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی اور جو کچھ اس میں ہے، کی بھلائی اور جس بات کا اسے حکم دیا گیا ہے، کی بھلائی چاہتے ہیں۔ اور اس کی شر اس کے اندر جو کچھ ہے یا جس کا

قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعُو تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي هَذَا أَحَدُ بَيْتِ حَسَنٍ غَرِيبٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ۔

باب ۱۳۱

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنُفُوسَةٌ يَحْيِي الْيَوْمَ يَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ سَعِيدٍ وَبُرَيْدَةَ هَذَا أَحَدُ بَيْتِ حَسَنٍ۔

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ تَابِعَهُ الرَّزَاقِيُّ نَافِعُ بْنُ الرَّهْزِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سَلَمَانَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَتَمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ أَمَا أَتَيْتُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ عَلَى مَا فِي مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِثْنٌ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلِ النَّاسُ فِي مَقَالَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ فَيَمَّا يَتَحَدَّثُونَ هَذِهِ الْأَحَادِيثَ نَحْرُ مِائَةِ سَنَةٍ وَأَنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقَى مِثْنٌ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يَنْخَرِمَ ذَلِكَ الْقُرُونُ هَذَا أَحَدُ بَيْتِ حَسَنٍ۔

باب ۱۳۳

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ بْنِ الشَّهِيدِ نَافِعُ بْنُ فَضِيلٍ تَابِعَهُ الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي شَابِثٍ عَنْ دَرَّعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدِّيمَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقُولُوا

اسے حکم دیا گیا ہے، کی برائی سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔
اس باب میں حضرت عائشہ، ابو ہریرہ، عثمان بن ابوالعاص،
انس، ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دجال کا ایک واقعہ

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی
پاک صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے تو مسکرائے
اور فرمایا کہ تم داری نے مجھ سے ایک واقعہ بیان کیا جس سے مجھے
مسرت ہوئی اور میں نے پسند کیا کہ وہ تم سے بیان کروں دو واقعہ ہے کہ
کچھ فلسطینی دریا میں کشتی پر سوار ہوئے طوفان اور کشتی نے انہیں
ایک جزیرہ میں پہنچا دیا۔ انہوں نے وہاں ایک جانور دیکھا جو بالوں کا
نہایت طویل لباس پہنے ہوئے تھا انہوں نے پوچھا تو کیا ہے؟ اس نے
کہا میں ”بساسہ“ ہوں (ایک جانور کا نام) کہنے لگے میں اپنی خبر بتا
اس نے کہا میں نہ تو تمہیں کچھ بتاؤں گی اور نہ ہی کچھ پوچھوں گی،
لیکن بسنی کے اس کنارے پر جاؤ وہاں ایک شخص ہوگا جو تمہیں خبر دے گا
اور کچھ پوچھے گا۔ وہ کہتے ہیں ہم سب کے خرمی کنارے پر پہنچے تو کیا دیکھا کہ
وہاں ایک شخص زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے اس نے کہا ”مجھے زغر کے حتم کے
باسے میں بتاؤ“ ہم نے کہا ”بھلا ہوا ہے جو ش مارتا ہے“ پھر کہا ”بجہ با کے
باسے میں بتاؤ“ وہ کہنے لگے ”ہم نے کہا“ وہ بھی بھلا ہوا جو ش مار رہا ہے پھر
اس نے پوچھا میسان کے نخلستان جو اردن اور فلسطین کے میان
ہے کا کیا حال ہے؟ کیا وہ پھل دیتا ہے؟ ہم نے کہا ”ہاں“ کہنے لگا
”بتاؤ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہو گئی“ ہم نے کہا ”ہاں“ پوچھا
”اس کی طرف لوگوں کا میلان کیسا ہے؟ ہم نے کہا تیزی سے
اس کی طرف جارہے ہیں یعنی اسلام قبول کر رہے ہیں، راوی کہتے
ہیں پھر انہیں اچھا لگا تقریباً زنجیروں سے نکل جائے ہم نے پوچھا تو کون ہے؟ کہنے لگے
دجال ہوں اور دجال طیبہ کے سوا تمام شہروں میں داخل ہوگا اور طیبہ سے مراد
مدینہ شریف ہے، یہ حدیث ترمذی سے روایت ہے حسن صحیح غریب اور کئی
راویوں نے اسے بواسطہ شعبی، فاطمہ بنت قیس سے روایت کیا ہے۔

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الدِّينِ وَخَيْرِ مَا
فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُمِرْتُ بِهِ وَكَعُرْدُكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ
الدِّينِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُمِرْتُ بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ
عَائِشَةَ وَابْنِ مَرْيَمَةَ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَدَاسِ بْنِ
عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۳

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ
نَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ
قَيْسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوَّعَ
الْمُنْبَرِ فَصَحَّكَ فَقَالَ إِنَّ تَيْمَمَ التَّمَارِيَّ حَدَّثَنِي
بِحَدِيثٍ فَفَرَحْتُ فَاحْبَبْتُ أَنَّ أَحَدًا تَكُورَ أَنَّ
نَاسًا مِنَ أَهْلِ فَلَسْطِينَ رَكِبُوا سَفِينَةً فِي الْبَحْرِ
فَجَالَتْ بِهِمْ حَتَّى قَدَّخَتْهُمْ فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ
الْبَحْرِ فَلَاذَ أَهْمُ يَدَا بَتَهُ لَبَّاسَةً نَاشِرَةً شَعْرَهَا
فَقَالُوا مَا أَنْتَ فَالْتِ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا فَخَبِّرْنَا
فَأَتَيْنَا قَالَتْ لَا أَخْبِرُكُمْ وَلَا أَسْتَخْبِرُكُمْ وَلَكِنْ
أَسْتَأْذِنُ أَقْصَى الْقَرْيَةِ فَإِنَّ تَحْتَهُ مِنْ يُخْبِرُكُمْ وَ
يَسْتَخْبِرُكُمْ فَأَتَيْنَا أَقْصَى الْقَرْيَةِ فَإِذَا رَجُلٌ
مَوْكِي سِلْسِلَةٍ فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زَعَرَ
قُلْنَا مَا لِي تَدْفِنُ قَالِ أَخْبِرُونِي عَنِ الْبُحَيْرَةِ
قُلْنَا مَا لِي تَدْفِنُ قَالِ أَخْبِرُونِي عَنِ عَيْنِ نَحْلٍ
بَيْسَانَ الَّذِي بَيْنَ الْأُرْدَنِ وَفِلَسْطِينَ هَلْ أُطْعِمُ
قُلْنَا نَعُو قَالِ أَخْبِرُونِي عَنِ الدِّيَارِ هَلْ بُعِثَ قُلْنَا
نَعُو قَالِ أَخْبِرُونِي كَيْفَ أَمْسَ إِيمَاءُ قُلْنَا سِرَاعٍ
قَالِ فَنَزَلْنَا ذُوهُ حَتَّى كَادَ قُلْنَا فَمَا أَنْتَ قَالِ أَنَا
الدَّجَالُ وَأَنَّهُ يَدْخُلُ الْأَمْصَارَ كُلَّهَا إِلَّا طَيْبَةَ
وَطَيْبَةَ الْمَدِينَةِ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ هَجِيْمٌ غَرِيبٌ مِنْ
حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ.

طاقت سے زیادہ مشقت اٹھانا

حضرت ترمذی رحمہ اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مومن کے لیے اپنے نفس کو ذلیل کرنا جائز نہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا، کوئی شخص اپنے نفس کو کس طرح ذلیل کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا، اپنی طاقت سے زیادہ مشقتیں اٹھانے کے باعث یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مسلمان کی مدد

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے بھائی کی مدد کر چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! مظلوم کی مدد تو ٹھیک ہے لیکن ظالم کی مدد کس طرح کروں؟ آپ نے فرمایا، اسے ظلم سے روک ہی تیری طرف سے اس کی مدد ہے، اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

غفلت اور فتنہ سے بچاؤ

حضرت وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو جنگل میں رہا اس نے ظلم کیا۔ جو شکار کے پیچھے چلا غافل ہوا۔ اور جو بادشاہ کے دروازے پر گیا فتنہ میں مبتلا ہوا۔ اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف ثوری کی روایت سے جانتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہاری مدد کی جائے گی، تمہیں مال غنیمت حاصل ہو گا اور تمہارے لیے ممالک فتح ہوں گے لہذا تم میں سے جو شخص اس زمانہ کو پائے اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔ اور جو

باب ۱۳۵

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ بْنُ عَدُوٍّ عَاجِمٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ جُنْدُبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ قَالُوا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يَطِيقُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

باب ۱۳۶

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدَّبُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ نَا حَمِيدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَصْرُكَ مَظْلُومًا فَكَيْفَ أَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَلْقُهُ عَنِ الظُّلْمِ فَذَاكَ نَصْرُكَ إِيَّاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۱۳۷

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سَعْيَانَ عَنْ أَبِي مُوَلَّى عَنْ وَهَبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ أَلْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنْ اتَّبَعَ الصَّيِّدَ غَفَلَ وَمَنْ أَتَى أَبْوَابَ السُّلْطَانِ افْتَتِنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ.

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَكُمُ مَنُورُونَ وَمُصَيِّرُونَ وَهَفُوتٌ تَكُمُ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فليَتَّقِ اللَّهَ وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَمَنْ

شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عظیم فتنہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم میں سے کون ہے جسے فتنہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یاد ہو۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا مجھے یاد ہے۔ پھر رہتے ہوئے کہا آدمی کا فتنہ اس کے اہل، مال، اولاد اور پڑوسی میں ہے اور اس کا کفارہ نماز، روزہ، صدقہ نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اس کے بارے میں نہیں پوچھا بلکہ اس فتنہ کے بارے میں پوچھا ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارتا ہوگا۔ حذیفہ نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے حضرت ناری عظیم رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا گھولاجا بیگا یا توڑاجا بیگا حضرت حذیفہ نے عرض کیا بلکہ توڑاجا بیگا۔ حضرت فاروق عظیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو وہ قیامت تک بند نہیں کیا جائیگا۔ ابوالحماد کی حدیث میں فرماتے ہیں میں مسروق سے کہا حذیفہ سے اس دروازے کے بارے میں پوچھو انہوں نے پوچھا آپ نے فرمایا وہ دروازہ خود حضرت عمر کا وجود ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

دین پر استقامت

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شریف لائے اور ہم نوٹھے، پانچ ایک اور چار ایک یعنی ایک گروہ عربوں کا اور دوسرے عجمی۔ آپ نے فرمایا سنو کیا تم نے سنا ہے کہ میرے بعد امراہوں کے پس جوان کے پاس گیا ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ظلم میں ان کی مدد کی اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ اور وہ حوض پر میرے پاس نہیں آئے گا۔ اور جو شخص ان کے پاس نہ گیا، ظلم میں ان کی مدد نہ کی اور جھوٹ میں ان کی تصدیق نہ کی وہ میرا اور میں اس کا اور وہ حوض پر میرے پاس آئے گا۔

يَكْذِبُ عَلَىٰ مُتَعَبًا أَفَلَيْتَبَوُّا مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ وَدَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَعَاصِمِ بْنِ يَرْفَدَةَ وَحَمَّادِ سَمِعُوا أَبَا وَائِلَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ عُمَرَاؤُنَا يُحْفَظُ مَا قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا قَاتِلُ حُذَيْفَةَ فِتْنَةُ الدَّجَلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكْفَرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ عُمَرَاؤُنَا عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ وَلَكِنْ عَنِ الْفِتْنَةِ الَّتِي تَمْرُجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ عُمَرَاؤُنَا يَفْتَحُهُ أَمْ يُكْسَرُ قَالَ بَلْ يُكْسَرُ قَالَ إِذَا لَا يُغْلَقُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو وَائِلٍ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ فَقُلْتُ يَمْسُرُوقِي سَلْ حُذَيْفَةَ عَنِ الْبَابِ فَمَا لَمْ يَقَالَ عُمَرَاؤُنَا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

باب

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّهَّابِ عَنْ مِسْعَرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْعَدَوِيِّ عَنْ كُتَيْبِ بْنِ عَجْرَةَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةُ خَمْسَةَ وَارْبَعَةَ أَحَادٍ الْعَدَاوِيُّ مِنَ الْعَرَبِ وَالْآخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ اسْمِعُوا هَلْ سَمِعْتُمْ أَنَّكُمْ سَيَكُونُ بَعْدِي أَمْرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بَيِّنَاتِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظَلَمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَكَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بَوَارِدٌ عَلَى الْحَوْصِ وَمَنْ نَوِيْدُ خَلَّ عَلَيْهِمْ وَكُوِيَغْنَهُمْ

یہ حدیث صحیح غریب ہے ہم اسے مسعر کی حدیث سے صرف اسی روایت سے جانتے ہیں۔ عاصم عدوی کہتے ہیں کہ کعب بن عجرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے ابہم کہتے ہیں کہ کعب بن عجرہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسعر کی حدیث کے ہم معنی روایت نقل کی ہے اس باب میں حضرت حذیفہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ دین پر صبر کرنے والا آگ کی چنگاری کپڑے والے کی مثل ہو گا۔

یہ حدیث روایت سے غریب ہے۔ شیخ بھری عمر بن شاکر سے کئی اہل نے روایت کیا ہے۔

اچھا اور برا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس آکر کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے برے سے بہتر کی خبر دوں؟ راوی کہتے ہیں وہ خاموش ہو گئے آپ نے تین مرتبہ یہ سوال دہرایا تو ایک شخص نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! ہمیں برے سے بھلے کی خبر دیجئے آپ نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جس سے بھلائی کی امید اور اس کی شر سے امن ہو۔ اور تمہارے برے وہ ہیں جن سے نہ تو بھلائی کی امید ہو اور نہ ہی ان کی شر سے لوگ محفوظ ہوں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

شریر لوگوں کی حکومت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب میری امت

عَلَى ظُلْمِهِمْ وَلَوْ يُصَدِّقُهُمْ بِكُنَّا بِهِمْ فَهَرَمِيَّ وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَى الْخَرَضِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُسْعِرٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ قَالَ هَارُونَ وَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّهَابِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ هَارُونَ وَثَنِي مُحَمَّدٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَلَيْسَ بِالْخُجَعِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ حَدِيثِ مُسْعِرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَذِيفَةَ وَابْنِ عُمَرَ ۱۴۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْقَزَارِيُّ ابْنُ ابْنَةِ السُّدِّيِّ الْكُوفِيُّ نَا عُمَرَ بْنَ شَاكِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا قِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَائِضِ عَلَى الْجَمْرِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَعُمَرَ بْنَ شَاكِرٍ رَوَى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ

باب ۷

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاعِبُ الدُّعْدِيرِيِّ مُحَمَّدٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى نَاسٍ جُلُوسٍ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ سَتَرِكُمْ قَالَ فَسَكَتُوا فَقَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبَرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ سَتَرِنَا قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ وَسَتَرُكُمْ مَنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

باب ۸

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ

متکبر کی چال اختیار کرے گی اور ایران اور روم کے بادشاہوں کے بیٹے ان کی خدمت کریں گے۔ تو اس وقت (امت کے) شریر لوگ اچھے لوگوں پر مسلط کئے جائیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے ابو معاویہ نے اسے یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت کیا ہے

محمد بن اسماعیل واسطی مختلف واسطوں سے
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے حدیث اسی کے ہم معنی ذکر کرتے ہیں یحییٰ
بن سعید، عبداللہ بن دینار اور عبداللہ بن عمر کے واسطہ
سے ابو معاویہ کی حدیث کی کوئی اصل معروف نہیں۔
موسیٰ بن عبیدہ کی روایت معروف ہے اور مالک بن انس
رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو یحییٰ بن سعید سے مرسل
روایت کیا ہے اور اس میں عبداللہ بن عمر سے عبداللہ
بن دینار کے واسطہ کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت ابو بکرہ کہتے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک حدیث کی وجہ سے بچا لیا جو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے کہ جب کسریٰ مر گیا تو آپ نے پوچھا "لوگوں نے کس کو اس کا جانشین بنایا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا "اس کی بیٹی کو" اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کے ہاتھ میں اقتدار دینے والی قوم ہرگز کامیاب نہ ہوگی ابو بکرہ کہتے ہیں جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ تشریف لائیں تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث یاد کی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے محفوظ رکھا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے اچھے اور برے حاکموں کے بارے میں خبر دوں۔ اچھے حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت کرو گے اور وہ تم سے محبت کریں گے۔ تم ان کے لیے دعا کرو گے اور وہ تمہارے لیے دعا کریں گے۔ اور تمہارے

نَارِيْدُ بْنُ حَبَابٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ثَقَفِي
عَبْدَ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشَتْ أَمْتِي الْمُطِيطَاءُ
وَحَدَمَهَا ابْنَاءُ الْمَلُوكِ ابْنَاءُ فَارِسٍ وَالزُّومُ سَلَطَ
شِدَارُهَا عَلَى خِيَارِهَا هَذَا أَحَادِيثُ غَرِيبٌ وَقَدْ
رَوَاهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ -

١٣٣ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
الْوَاسِطِيُّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَا يُعْرَفُ الْحَدِيثُ
إِلَّا بِمُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَصْلُ إِنَّمَا الْمَعْرُوفُ حَدِيثُ
مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَقَدْ رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ
هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ مُرْسَلًا وَكَمْ
يَبْذُرُ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ.

١٢٥. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثنا خَالِدُ بْنُ
الْحَارِثِ نا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي
بَكْرَةَ قَالَ عَصِمَنِي اللَّهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَا هَذَا كِسْرَى قَالَ
مِنْ اسْتَخْلَفُوا قَالُوا ابْنَتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ يَفِيمَ قَوْمٌ وَلَوْ أَمَرَهُمْ امْرَأَةٌ
قَالَ فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ يُحْيِي الْبَصْرَةَ ذَكَرْتُ
قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصِمَنِي اللَّهُ
بِهِ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ.

١٢٦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَنَّ أَبَا عَامِرٍ رَأَى
مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَبْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ أَهْمَرَاكُمْ وَخَيْرُهُمْ
الَّذِينَ يُجَاهِدُكُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتَدْعُونَ لَهُمْ وَ

برے حاکم وہ ہوں گے جن سے تمہیں بغض ہوگا اور وہ تم سے بغض رکھیں گے۔ تم ان پر لعنت بھیجو گے اور وہ تم پر لعنت بھیجیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اس کو محمد بن حمید کی روایت سے ہی پہچانتے ہیں، محمد کو حفظ کے بارے میں ضعیف کہا گیا ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم علیہ النبیۃ والتسلیم نے فرمایا غنقریب تم پر ایسے بادشاہ مسلط ہوں گے جن سے تم نیکی بھی دیکھو گے اور برائی بھی۔ پس جس نے ان کی برائی کو برا کہا وہ عمدہ برا ہوا اور جس نے برا سمجھا وہ بھی سلامت رہا لیکن جو ان پر راضی ہوا اور ان کی اتباع کی وہ ہلاک ہوا۔ عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ان سے لڑیں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں“ جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے حاکم اچھے لوگ ہوں، تمہارے مالدار سخی لوگ اور تمہارے معاملات باہمی مشورہ سے طے ہوں تو زمین کا ظاہر اس کے باطن سے تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ اور جب تمہارے حاکم، شریر لوگ ہوں، تمہارے مالدار بخیل ہوں اور تمہارے معاملات عورتوں کے سپرد ہوں اس وقت زمین کا بطن تمہارے لیے اس کے ظاہر سے زیادہ بہتر ہے (یعنی مرہبان)۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اس کو صالح مری کی روایت سے جانتے ہیں۔ صالح کی احادیث غریب ہیں اور ان میں کوئی بھی اس کی اتباع نہیں کرتا اور وہ نیک آدمی ہے۔

غمل کا مشکل دور

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم ایسے زمانے میں ہو کہ اگر تم میں سے کوئی اس کام کا دسواں حصہ بھی چھوڑ دے جس کے کرنے کا حکم ہے، تو ہلاک ہوا پھر وہ زمانہ آئے گا کہ اگر کوئی حکم کے

یَدْعُونَ لَكُمْ وَشَرَّ أَمْرٍ أَلَّا تَنْبَغُوهُمْ
وَيَبْغُوهُمْ وَتَلْعَنُوهُمْ وَيَلْعَنُوهُمْ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي
حَمِيدٍ وَحُمَيْدٌ يَضَعُفُ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ۔

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَلَالِيُّ تَابِعَهُ
بْنُ هَارُونَ تَابِعَهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ
عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مَحْصَنٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ سَيَكُونُ عَلَيْكُمْ
أَيُّمَةٌ تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرَّئَ
وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَأَى حَتَّى وَتَابَعَ
فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا
صَلَّوْا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجَرِيُّ
يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَا
صَالِحُ الْمُرِّيُّ عَنْ سَعِيدِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ
الْهَدْيِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتْ أُمُورُكُمْ
خَيْرًا زَكَاةً وَأَعْيَا زَكَاةً سَخَاءُكُمْ وَأُمُورُكُمْ
شُورَى بَيْنَكُمْ فَظَهَرُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ بَطْنِهَا
وَإِذَا كَانَتْ أُمُورُكُمْ شَرًّا زَكَاةً وَأَعْيَا زَكَاةً
بُخْلَاءُكُمْ وَأُمُورُكُمْ إِلَى نِسَاءٍ كَرِهَ فَبَطْنُ الْأَرْضِ
خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا
نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَالِحِ الْمُرِّيِّ وَصَالِحٌ فِي
حَدِيثِهِ غَرِيبٌ لَا يَتَابَعُ عَلَيْهِ وَهُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ۔

باب

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَوْزَجَانِيُّ
نُاعِمُ بْنُ حَمَادٍ نَاسِقِيَانُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي
الزَّيْنَادِ عَنِ الْأَعْدَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ مَنْ

تَرَكَ مِنْكُمْ عَشْرًا مَا أُمِرَ بِهِ هَذَا تَحَرَّيْ فِي زَمَانٍ
مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بَعْشَرًا أُمِرَ بِهِ نَحْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ
قَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ نَعِيمِ بْنِ حَمَادٍ عَنْ
سَعْيَانَ بْنِ عَيْنَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي سَعِيدٍ
۱۵۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَاعِدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعَهُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُنْبِرِ فَقَالَ هَهُنَا أَرْضُ الْفِتَنِ
وَأَشَارَ إِلَى الْمَشْرِقِ حَيْثُ يَطْلُمُ قَدْرُ الشَّيْطَانِ أَوْ قَالَ
قَدْرُ الشَّمْسِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

گئے کام و سوال حصہ بھی ادا کرے گا نجات پائے گا۔
یہ حدیث غریب ہے، اور ہم اسے صرف نعیم بن حماد کی روایت سے جانتے
ہیں جو سفیان بن عیینہ سے روایت کی گئی ہے اس باب میں
حضرت ابو ذر اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا ادھر فتنوں کی زمین ہے اور
ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا جہاں شیطان کا سینک
نکلتا ہے یا فرمایا سورج کا سینک نکلتا ہے۔
یہ حدیث صحیح ہے۔

فہ بخاری کی ایک روایت کے مطابق سرزمین نجد کو شیطان کا سینک
ارشد اترت ہوا اور یہ سرزمین فتنوں کا مرکز ہے و مترجم
۱۵۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ شَائِبٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ
ابْنِ شَرِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ قُبَيْصَةَ بْنِ دُوَيْبٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِخُذْ مِنْ خُذَّاسَانِ رَايَاكَ سُودٌ فَلَا يَرُدُّهَا شَيْءٌ
تُنْصَبُ بِأَيْكَيْتَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خراسان سے سیاہ جھنڈے ظاہر ہونگے
کوئی چیز ان کو واپس نہیں کر سکے گی یہاں تک کہ وہ ایلیا دینی
بیت المقدس میں گاڑے جائیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابواب خواب

مومن کا خواب نبوت کا چھالیساواں حصہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے قریب مومن کی خوابیں
اکثر سچی ہوں گی اور ان میں سے جو زیادہ سچا ہو گا اس کی
خواب، نبوت کا چھالیساواں حصہ ہے اور خواب کی تین
قسمیں ہیں ایک اچھی خواب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت
ہے۔ دوسری خواب شیطان کی طرف سے ہے اور تیسری خواب
انسان کے اپنے خیالات ہیں۔ لہذا جب تم میں سے

أَبْوَابُ الرُّؤْيَا
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابُ أَنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَ
أَمْرٍ بَعَيْنٍ جُزْءٌ مِنَ الثُّبُوتِ
۱۵۲- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْهَابٍ
التَّقِيفِيِّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَوْتُ كَدُّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ
تُكْدَبُ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقَهُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا
الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَمْرٍ بَعَيْنٍ جُزْءٌ مِنَ
الثُّبُوتِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ قَالُوا رُؤْيَا الصَّالِحَةِ

کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اٹھ کر بائیں طرف تھوک دے اور لوگوں سے بیان نہ کرے (نیز آپ نے فرمایا، میں خواب میں قید کو پسند کرتا ہوں لیکن طوق یا سنجھڑ کی وغیرہ) کو ناپسند کرتا ہوں (کیونکہ قید، دین پر ثابت قدمی کی علامت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم علیہ النجیۃ والتسلیم نے فرمایا، ”مومن کی خواب، نبوت کا چھپا لسیواں حصہ ہے۔ اس باب میں، حضرت ابوہریرہ، ابوہریرہ عقیلی، انس، ابوسعید، عبد اللہ بن عمر، عوف بن مالک اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حضرت عبادہ کی حدیث صحیح ہے۔

نبوت چلی گئی اور بشارتیں باقی ہیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”امامت و نبوت ختم ہو گئی پس میرے بعد نہ کوئی رسول سے اور نہ ہی کوئی نبی،“ راوی کہتے ہیں ”یہ بات لوگوں کے لیے باعث رنج ہوئی تو آپ نے فرمایا، ”لیکن بشارتیں باقی ہیں“ صحابہ کرام نے عرض کیا، ”یا رسول اللہ! بشارتیں کیا ہیں؟“ آپ نے فرمایا، ”مسلمان کا خواب اور یہ نبوت، کا ایک حصہ ہے،“ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، بنی لہفہ بن اسید، ابن عباس اور ام کلثوم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے اور مختار بن نفیل کی روایت سے غریب ہے۔

عطاء بن یسار نے ایک مرسی سے روایت کیا کہ انس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”ہم البشری فی الحیوة الدنیا“ دان کے لیے دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے

بُشْرَى مِنَ اللَّهِ وَالرُّؤْيَا مِنْ تَحْزِينِ الشَّيْطَانِ وَالرُّؤْيَا مِمَّا يُحْدِثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهُ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ وَلْيَتَّقِلْ وَلَا يُحْدِثْ بِهِ النَّاسَ قَالَ وَأَحِبُّ الْغَنَاءِ فِي النَّوْمِ وَكَرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ ۱۵۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي رَزِينٍ الْعَقِيلِيِّ وَأَنَسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعُوفِ بْنِ مَالِكٍ وَابْنِ عُرْجٍ حَدِيثُ عُبَادَةَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ

باب ذہبت النبوة وبقیت البشیرات

۱۵۴ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا عَبْدُ الْوَاحِدُ نَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلَيْلٍ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنَّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ قَالَ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ لَكِنِ الْبَشِيرَاتُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْبَشِيرَاتُ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ النَّبُوَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو وَابْنُ عَمْرٍو وَأُمُّ كُرَيْبٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلَيْلٍ

۱۵۵ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو سَمِعَ ابْنَ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ السُّكْدَرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الدَّردَاءِ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ لَهُمْ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

فرمایا جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا ہے تیرے علاوہ ایک اور شخص نے مجھ سے سوال کیا ہے۔ میں نے حضور سے پوچھا تو آپ نے فرمایا ”جب یہ آیت اتری ہے صرف تو نے اس کے بارے میں سوال کیا ہے اس سے مرد مومن کا اچھا خواب ہے جسے وہ دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے اس باب میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کے وقت دیکھی جانے والی خوابیں زیادہ صحیح ہوتی ہیں۔

حضرت ابوسعید کہتے ہیں مجھے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے یہ خبر ملی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”لھم البشری“ الایہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا ”یہ مومن کا اچھا خواب ہے جسے وہ دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے۔“ عرب اپنی حدیث میں کہتے ہیں ہم سے یحییٰ نے بیان کیا ہے یہ حدیث حسن ہے۔

خواب میں زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے واقعی مجھے ہی دیکھا کیوں کہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ابو قتادہ، ابن عباس، ابوسعید، جابر، انس، ابومالک اشجعی بواسطہ اپنے والد، ابوبکرہ اور ابو حنیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خواب میں ناپسندیدہ بات دیکھ کر کیا کیا جائے

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

فَقَالَ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ أَنْزَلْتُ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تَرَى كَمَا فِي الْبَابِ عَنْ عِبَادَةِ الصَّامِتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۵۶. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي لَيْثَةَ عَنْ كُذَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَثِيرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَشْعَارِ.

۱۵۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو دَاوُدَ وَحَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ وَعِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ نُبِئْتُ عَنْ عِبَادَةِ

بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ

الدُّنْيَا قَالَ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ أَوْ تَرَى كَمَا قَالَ حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى

۱۵۸. حَدَّثَنَا بُدَّارُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَاسَفِيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ

وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَأَبْنِ سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ وَآلِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَأَبْنِ بَكْرَةَ وَأَبْنِ جَعْفَرَةَ

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا رَأَى فِي الْمَنَامِ مَا يَكْرَهُ مَا يَصْنَعُ

۱۵۹. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ لَيْثٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی خوابیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور بری خوابیں شیطان کی جانب سے۔ جب تم میں سے کوئی (خواب میں) ناپسندیدہ بات دیکھے تو بائیں جانب تین مرتبہ ہتھوڑے اس کی شہ سے اسد تعالیٰ کی پناہ چاہے۔ بے شک وہ نقصان نہیں پہنچائے گی۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمر، ابوسعید، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے روایات مذکور ہیں اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خواب کی تعبیر

حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ روایت ہے رسول کریم علیہ السلام نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کا چھپا لیسواں حصہ، اور یہ پرندے کے پاؤں پر ہوتی ہے جینک بیان نہ کی جائے جب بیان کر دی گئی، گر گئی، راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اسے یا تو کسی عقلمند کے سامنے بیان کیا جائے یا دوست کے کعب بن عدس اپنے چچا ابو رزین سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا یہ مسلمان کا خواب نبوت کا چھپا لیسواں حصہ، اور بیان کرنے سے پہلے اس طرح ہے جس طرح کوئی پرندے کے پاؤں پر ہوتی ہے یہاں تک کہ اسے بیان کر دیا جائے حدیث حسن صحیح ہے اور ابو رزین حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا خواب، نبوت کا چھپا لیسواں حصہ ہے اور وہ بیان کرنے سے پہلے پرندے کے پاؤں پر ہے جب بیان کر دیا گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو رزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔ حماد بن سلمہ نے یعلی بن عطاء کے واسطے سے دیکھ بن عدس سے اور شعبہ، ابوعوانہ اور ہشیم نے دھبی یعلی بن عطاء کے واسطے سے دیکھ بن عدس سے روایت کی اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

اقسام خواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

سَعِيدٌ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الرَّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُومُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ فَبِئْسَ الْبَابُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَآلِ نَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب مَا جَاءَ فِي تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنبَانَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيعَ بْنَ عُدُسٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعِينَ جُزْءً مِنَ النَّبُوَّةِ وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ طَائِرٌ هَامٌ يَتَحَدَّثُ بِهَا فَإِذَا تَحَدَّثَتْ سَقَطَتْ قَالَ قَالَ وَلَا تَحَدَّثُ بِهَا إِلَّا لَيِّبًا أَوْ حَبِيبًا۔

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعِ بْنِ حُدُسٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءً مِنَ النَّبُوَّةِ وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ طَائِرٌ هَامٌ يُجَدِّثُ بِهَا وَإِذَا حَدَّثَتْ بِهَا وَقَعَتْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو رَزِينٍ الْعُقَيْلِيُّ إِسْمُهُ لَقِيطُ بْنُ عَامِرٍ وَرَوَى حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ فَقَالَ وَكِيعُ بْنُ عُدُسٍ وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَهَشِيمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ وَهَذَا أَصَحُّ۔

باب

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللُّهُ السَّلَمِيُّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواب میں قسم پر ہیں، ایک سچا خواب ہوتا ہے، ایک خواب انسانی خیالات ہوتے ہیں اور ایک خواب شیطان کی طرت سے ہوتی ہے، لہذا جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے تو کھڑا ہو جائے اور نماز پڑھے اور آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ مجھے (خواب میں) قید پسند ہے اور طوطی کو پسند نہیں کرتا کیونکہ قید دین پر ثابت قدمی کی علامت ہے اور آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے "جس نے (خواب میں) مجھے دیکھا اس نے حقیقتاً مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میرا بمشکل نہیں ہو سکتا۔ اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ اپنا خواب، عالم یا خیر خواہ کے سوا کسی کے سامنے بیان نہ کرو اس باب میں حضرت انس ابو بکر، ام غلام، ابن عمر عائشہ، ابوسعید جابر ابو موسیٰ ابن عباس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

بھوٹا خواب بیان کرنا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور میرا خیال ہے کہ آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "جو شخص بھوٹا خواب بیان کیا اسے قیامت کے دن جو کے دانے میں گرہ لگانا حکم دیا جائے گا۔"

عبدالرحمن سلمیٰ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے واسطے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایات کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس ابو ہریرہ ابو شریح اور واثلہ بن اسقع سے بھی روایات ہیں۔ اور بہ پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھوٹا خواب بیان کرے اسے قیامت کے دن جو کے دانوں کے درمیان گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا اور وہ ہرگز ان میں گرہ نہیں لگا سکے گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

الْبَحَرِيُّ تَايِزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا سَعِيْدًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْبِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَرُؤْيَا حَقٌّ وَرُؤْيَا يُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهُ وَرُؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَكَانَ يَقُولُ يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَآكْرَهُ الْعَلَلُ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ وَكَانَ يَقُولُ مَنْ رَأَى فَإِنِّي أَنَا هُوَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتِمَّ ثَلَاثٌ فِي وَكَانَ يَقُولُ لَا تَقْصُ الرُّؤْيَا إِلَّا عَلَى عَائِلَةٍ أَوْ نَاحِلَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَآبِي بَكْرَةَ وَأَمْرِ الْعَلَاءِ وَأَبْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَآبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَآبِي مُوسَى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ مَحِيظٌ.

باب مَا جَاءَ فِي الَّذِي يَكْذِبُ فِي حُلُمِهِ ١٦٣ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَرَاكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ فِي حُلُمِهِ كَلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَقْدًا شَعِيرَةً.

١٦٤ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّكْمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَآبِي هُرَيْرَةَ وَآبِي شُرَيْحٍ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَهَذَا أَهَمُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ.

١٦٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ نَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَحَكَّمَ كَاذِبًا كَلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَعْقِدَ بَيْنَهُمَا هَذَا حَدِيثٌ مَحِيظٌ.

باب ۹۶

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَرَ عَنْ
الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمَزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا وَنَائِمٌ إِذَا تَيَسَّدَ بِقَدْحٍ
لَبِنٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ شَرًّا أُعْطِيَتْ فَضْلِي عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوَّلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَعْلَمُ
وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَآبِي بَكْرَةَ وَابْنِ
عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَخُزَيْمَةَ وَالتَّطْفِيلِ
بْنِ سَخْبَرَةَ وَسُورَةَ وَآبِي أَمَامَةَ وَجَابِرَ حَدِيثُ
ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ مَخِيخَةَ

باب ۹۷

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَدِيدِيُّ الْبَلْخِيُّ
نَاعِبًا أَدْرَأَنِي عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي
أَمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَيْنَا أَنَا وَنَائِمٌ
رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرِضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ مِنْهَا
مَا يَبْلُغُ الشُّدَى وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ السَّفَلِ مِنْ ذَلِكَ
قَالَ فَعَرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قُمْصٌ يَجُرُّهُ فَتَلَّوْا
فَمَا أَوَّلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدِّينَ

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ
كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ
بْنِ حَنِيفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهَذَا أَصَحُّ

بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْبَيْزَانِ وَالْأَنْوَاعِ

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا
أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

دودھ کی تعبیر علم سے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس
دوران کہ میں آرام فرما تھا، میرے پاس دودھ کا پیالہ
لایا گیا میں نے اسے پیا اور اپنا بچا ہوا فاروق اعظم رضی اللہ
عنہ کو دے دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا
”یا رسول اللہ! اس خواب کی تعبیر کیا ہے؟“ آپ
نے فرمایا ”علم“۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ابو بکرہ،
ابن عباس، عبد اللہ بن سلام، خزیمہ، طفیل بن سخیہ،
سمہ، ابو امامہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں
ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث صحیح ہے۔

کرتہ کی تعبیر دین سے

حضرت سہل بن حنیف، بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے
راوی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میں نے حالت خواب میں
دیکھا کہ لوگ نمبر پر پیش کئے جا رہے ہیں انہوں نے کرتے پہن
رکھے ہیں۔ کسی کا کرتہ پستانوں تک ہے اور کسی کا اس سے نیچے
تک۔ آپ نے فرمایا ”پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے سامنے
پیش کئے گئے تو میں نے کہا دیکھا کہ ان پر ایک قمیص ہے
جسے وہ گھسیٹ رہے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ!
آپ اس کی کیا تعبیر فرماتے ہیں؟“ آپ نے فرمایا ”دین“

حضرت سہل بن حنیف بواسطہ ابوسعید
خدری رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی
ہے۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میزان اور دول
کی تعبیر بتانا

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ایک دن
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ مَن رَأَى مِنْكَ رُؤْيَا
فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا رَأَيْتُكَ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ
السَّمَاءِ فَوَزَنْتَ أَنتَ وَأَبُوبَكْرٍ فَدَحَجْتَ أَنتَ
بِأَبِي بَكْرٍ وَوَزَنَ أَبُو بَكْرٌ وَعُمَرُ فَرَحَجَ أَبُو بَكْرٌ
وَوَزَنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَدَحَجَ عُمَرُ ثُمَّ رَفَعَ الْمِيزَانُ
فَرَأَيْنَا الْكَرَاهِيَّةَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَابِئُ
بْنِ بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرْقَةَ فَقَالَتْ لَسْتُ
خَدِيجَةً إِنَّهُ كَانَ صَدَقَكَ وَلَكِنَّهُ مَاتَ قَبْلَ
أَنْ تَطْهَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أُرِيْتَهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ وَكَوْكَانَ
مِنْ أَهْلِ النَّارِ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ وَعُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَيْسَ عِنْدَ أَهْلِ
الْحَدِيثِ بِالْقَوِيِّ

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَابِئُ
نَابِئُ جَدِّهِ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ثَنَا سَائِمُ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا
الْبَيْتِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ
فَقَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوا فَتَزَعُوا أَبُو بَكْرٍ
ذُؤُبًا أَوْ ذُؤُبَيْنِ فِيهِ صُنْعٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ
ثُمَّ تَامَ عُمَرُ فَتَزَعُوا فَاسْتَحَاكَتْ عَدْبًا فَلَمْ أَرَعْ بِرُؤْيَا
يَغْفِرُ قَرِيْبَهُ حَتَّى حَرَبَ النَّاسُ بِالْعُطَيْنِ وَفِي
الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ
مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَابِئُ
ابْنِ جَدِّهِ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ

”میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟“ ایک شخص نے عرض کیا
حضور! میں نے دیکھا ہے راور وہ یہ کہ گویا کہ آسمان سے ایک
میزان اترا آپ کا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا آپ بھاری
نکلے پھر ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا وزن کیا گیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ بھاری نکلے
پھر حضرت عمر و عثمان رضی اللہ عنہما کا وزن کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کا وزن زیادہ ہوا۔ پھر میزان اٹھا دیا گیا صحابہ فرماتے ہیں ہم نے حضور علیہ السلام
کے چہرہ نور پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت سے آپ
فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ورقہ بن نوفل کے
بارے میں پوچھا گیا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا
”انہوں نے آپ کی تصدیق کی اور وہ آپ کے اظہار نبوت
سے پہلے انتقال کر گئے تھے اس پر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ”مجھے وہ خواب میں دکھائے گئے
اور ان پر سفید لباس تھا اگر وہ اہل جہنم سے ہوتے تو
ان پر کوئی دوسرا لباس ہوتا۔ یہ حدیث غریب ہے
اور عثمان بن عبد الرحمن، محدثین کے نزدیک
قوی نہیں ہیں۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم،
حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے خواب کے متعلق
بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ”میں نے لوگوں کا اجتماع دیکھا حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (پانی کا) ایک یا دو ڈول نکالے اور اس میں
کمروری مٹی اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے پھر حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ڈول نکالے تو وہ ڈول بڑا ہو گیا
میں نے ایسا کوئی قوی آدمی نہیں دیکھا جس نے آپ کی طرح قوت سے
پانی نکالا ہو یہاں تک کہ لوگوں نے اونٹوں کو ان کے بیٹھنے کی جگہ بٹھا
دیا (یعنی سیراب کر کے) اس باب میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے
بھی روایت ہے یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت صحیح غریب ہے
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کے متعلق بیان فرماتے

أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ شَاكَرَةً الرَّاسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمُهَيَّعَةٍ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَأَوَّلَتْهَا وَبَاءَ الْمَدِينَةَ يَنْقُلُ إِلَى الْجُحْفَةِ هَذَا حَدِيثٌ مَحْكُومٌ غَرِيبٌ.

۱۴۳۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَاعِبُ الدَّرَاقِ نَاعِمٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سَيْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ لَا تَكَادُرُؤِيَا الْمُؤْمِنِينَ تَكْذِبُ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا وَالرُّؤْيَا ثَلَاثُ الْحَسَنَةِ بُشْرَى مِنَ اللَّهِ وَالرُّؤْيَا يَحْدِثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهُ وَالرُّؤْيَا تَخْرِجُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْذِبُهَا فَلَا يَحْدِثُ بِهَا أَحَدًا أَوْ يَبْقُمُ خَلِصًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَكَرَهُ الْعَلَّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ قَالَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءً مِنَ النَّبُوَّةِ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَيُّوبَ مَرْفُوعًا وَرَوَى حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَوَقَفَهُ.

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِيمٍ ابْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَمْدَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي حَسِينٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جَبْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي يَدَايَ سَوَارِبٍ مِنْ ذَهَبٍ فَهَمَّ نِي شَاهُهَا فَأَوَّلِي إِلَى أَنَّ أَنْفُخَهَا فَفَنَفَخْتُهَا فَكَارَأَ فَأَوَّلْتُهَا كَأَنِّي يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي يُقَالُ لِأَحَدٍ هَمَّا

ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایک سیاہ رنگ کی پرانگندہ بالوں والی عورت کو دیکھا جو مدینہ طیبہ سے نکلی اور مقام حبشہ یعنی جحفہ میں جا کر ٹھہر گئی تو میں نے اس کی تعبیر مدینہ کی بیماری سے کی جو مقام جحفہ کی طرف منتقل ہوئی۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانہ میں مومن کی خوابیں عام طور پر سچی ہوں گی اور جو شخص زیادہ سچا ہوگا اس کا خواب بھی زیادہ سچا ہوگا۔ خواب کی تین قسمیں ہیں نیک خواب یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ہے دوسری قسم انسان کے خیالات ہیں۔ تیسری قسم شیطانی خواب ہے جب علم میں سے کوئی ایک ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے بلکہ اٹھ کھڑا ہو اور نماز پڑھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے خواب میں قید دیکھنا پسند ہے اور طوط کو ناپسند کرتا ہوں کیونکہ قید دین پر ثبات قدمی کی علامت ہے۔ پھر فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مومن کا خواب نبوت کا پھیا لیسواں حصہ ہے۔ عبد الوہاب ثقفی نے اس حدیث کو ابوب سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور حماد بن زید نے ابوب سے موقوف روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میرے دونوں ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن ہیں۔ میں اس سے پریشان ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی ”کہ انہیں پھونک مارو“ میں نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ ان کی تعبیر میں نے دو بھوٹوں سے کی جو میرے بعد ظاہر ہوں گے ایک مسیلہ صاحب یمامہ کھلائے گا جب کہ دوسرا

عنسی صاحب صنعا ہو گا، یہ حدیث صحیح غریب ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرمایا کرتے تھے
کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس
میں حاضر ہوا اور عرض کیا » میں نے آج رات ایک بادل دیکھا
جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور لوگ ہاتھوں سے لے
لے کھڑے رہے ہیں کچھ زیادہ کہتے ہیں اور کچھ کم اور ایک
رسی دیکھی جو آسمان سے زمین تک متصل ہے یا رسول اللہ!
پھر میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اس کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے، آپ
کے بعد ایک شخص نے اس کو پکڑا اور اوپر چڑھ گیا پھر ایک
اور شخص نے پکڑا اور اوپر چڑھ گیا پھر ایک اور شخص نے
اسے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی مگر وہ اس کے لیے جوڑ دی گئی اور وہ
مجھے چڑھ گیا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا » اے
اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ کی قسم
مجھے اس کی تعبیر بتانے دیجئے آپ نے فرمایا » بتاؤ، حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بادل سے مراد اسلام ہے
اور اس سے برسے والا گھی اور شہد قرآن پاک کی نرمی اور مٹھاس
ہے زیادہ اور کم حاصل کرنے والوں سے قرآن پاک سے زیادہ اور کم نفع
حاصل کرنے والے لوگ مراد ہیں۔ آسمان سے زمین تک متصل رسی دین
حق ہے جس پر آپ ہیں۔ آپ نے اسے اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ آپ کو
اعلیٰ مرتبہ عطا فرمائے گا پھر آپ کے بعد ایک اور شخص اسے اختیار
کرے گا وہ بھی بلند ہوگا پھر ایک اور شخص پکڑے گا وہ بھی بلند ہوگا
پھر ایک اور شخص پکڑے گا وہ بھی بلند ہوگا پھر ایک اور شخص پکڑے گا وہ
ٹوٹ جائیگی پھر اس کے لیے ملائی جائے گی اور وہ بھی بلند ہو جائے گا
یا رسول اللہ! بتائیے میں نے صحیح تعبیر بیان کی یا خطا کی؟ رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ صحیح ہے اور کچھ میں غلط واقع ہوئی، حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا » میں آپ کو قسم دیکر کہتا ہوں میرے
ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے ضرور بتائیں کہ مجھ سے تعبیر میں کہاں غلط

مُسْلِمَةً صَاحِبُ أَيْمَامَةٍ وَالْعَنَسِيُّ صَاحِبُ
صَنْعَاءَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ
۵۵۰. حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّزَّاقِ
نَا مَعْمَرًا عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَحْدِثُ أَنَّ
رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ ظُلَّةً يَنْطَفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ
وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَسْتَقُونَ بِأَيْدِيهِمْ فَامْسَكْتُكُمْ وَالْمُسْتَقِلُّ رَأَيْتُ سَبَبًا وَأَصْلًا
مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَكَ
فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَهُ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ
رَجُلٌ فَقَطَعَ بِهِ ثُمَّ وَصَلَ لَهُ فَعَلَا بِهِ فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ بَابِي أَنْتَ وَمَتَّى وَاللَّهِ
لَتُدْعِيَنِي أَعْبَرَهَا فَقَالَ عِبْرَهَا فَقَالَ أَمَّا
الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا مَا يَنْطَفُ مِنَ
السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهَذَا الْقُرْآنُ لَيْسَ بِهِ وَحْدَانَتُهُ
وَأَمَّا الْمُسْتَقِلُّ وَالْمُسْتَقِلُّ فَهُوَ الْمُسْتَقِلُّ مِنَ
الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاحِدُ
مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ
عَلَيْهِ فَأَخَذْتَ بِهِ فَيُعَلِّدُكَ اللَّهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ
رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ
فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَقْطَعُ بِهِ ثُمَّ يَوْصِلُ
لَهُ فَيَعْلُو بِهِ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ لِيُخْبِرَ شَيْئًا أَصَبْتُ
أَمْ أَخْطَأْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَصَبْتُ بَعْضًا وَأَخْطَأْتُ بَعْضًا قَالَ أَقْسَمْتُ بِأَنِّي
أَنْتَ وَأَيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِيُخْبِرَ فِي مَا الْكَذَّابُ
أَخْطَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا تَقْسِمُوا هَذَا حَدِيثٌ حَتَّى

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَهَبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ حَازِمٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ سُرَّةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى بِنَا الصُّبْحِ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ وَقَالَ هَلْ سَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رُؤْيَا أَلَيْسَ لَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى عَنْ عَرَبٍ وَجَرِيرٍ عَنْ حَازِمٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ سُرَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةٍ طَوِيلَةٍ وَهَكَذَا رَوَى لَنَا بَنُو هَذَا حَدِيثٌ عَنْ وَهَبِ بْنِ جَرِيرٍ مُخْتَصَرًا.

واقع ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم نہ دو، یہ حدیث صحیح ہے۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمیں صبح کی نماز پڑھانے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے کیا تم میں سے کسی نے آج رات خواب دیکھا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عوف اور جریر بن حازم نے ابو رجاء اور سمرہ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طویل واقعہ میں اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ ہندار نے بھی اس حدیث کو وہب بن جریر سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول البواب شہادت

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں بہترین گواہ نہ بناؤں؟ جو طلب شہادت سے پہلے شہادت دے۔ عبد اللہ بن مسلم نے مالک سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ ابن ابی عمرہ جن کو اکثر لوگ عبد الرحمان بن ابی عمرہ کہتے ہیں فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ مالک سے اس حدیث کی روایت میں اختلاف ہے۔ بعض نے ابی عمرہ سے روایت کی اور بعض نے ابن ابی عمرہ یعنی عبد الرحمان بن ابی عمرہ انصاری سے روایت کی۔ اور یہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے کیونکہ مالک کے علاوہ بھی عبد الرحمان بن ابی عمرہ کی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ الشَّهَادَاتِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۷۷۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشَّهَادَةِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَةٍ قَبْلَ أَنْ يُسَآهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ بِهِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَكَثُرَتِ النَّاسُ يَقُولُونَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ وَاجْتَلَفُوا عَلَى مَالِكٍ فِي رَوَايَتِهِ هَذَا الْحَدِيثِ فَارَوَى بَعْضُهُمْ

روایت زید بن خالد کے واسطے سے مذکور ہے ابو عمرہ نے زید بن خالد سے اس حدیث کے علاوہ بھی روایت کی ہے اور وہ بھی صحیح ہے۔ ابو عمرہ، زید بن خالد جہنی کے غلام ہیں۔ اور ان سے حدیث غلول بھی مروی ہے

عَنْ أَبِي عَمْرَةَ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرَةَ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَهَذَا أَصَحُّ عِنْدَنَا لِأَنَّهُ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ حَدِيثٍ مَا لَا يَنْبَغِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ صَحِيحٌ أَيْضًا وَأَبُو عَمْرَةَ هُوَ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ وَلَهُ حَدِيثٌ الْغَدُولِ لِأَبِي عَمْرَةَ

زید بن خالد جہنی سے روایت ہے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا بہترین گواہ وہ ہے جو ٹوچ پھنے سے پہلے فریضہ شہادت ادا کر دے۔

یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۱۴۸۔ حَكَاثَاتُ بَشْرِ بْنِ أَدَمَ بْنِ بَنْتِ أَزْهَرَ السَّامِيِّ نَزِيدُ بْنُ الْحَبَابِ ثَنِي أَبِي بَنْتِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُمَانَ ثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ الشَّهَادَةِ مَنْ أَدَّى شَهَادَتَهُ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا »خیانت کہنے والے مرد اور عورت کی شہادت جائز نہیں۔ جس مرد اور عورت کو حد میں کوڑے لگائے گئے، ردو باہمی دشمن، کبھی گواہ، مدعا علیہ کے ماتحت، ملکیت اور قرابت داری سے متم لوگ، ان سب کی شہادت جائز نہیں۔ فراری کہتے ہیں قانع سے مراد تابع ہے یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے یزید بن زیادہ دمشق کی حدیث سے ہی جانتے ہیں اور یزید حدیث میں ضعیف ہے اور زہری کی روایت سے یہ

۱۴۹۔ حَكَاثَاتُ قُتَيْبَةَ نَا مَرَّوَانُ بْنُ الْمُعَاوِيَةَ الثَّغَفَرِيُّ عَنْ يَزِيدِ بْنِ زَيَْادٍ الدَّامَشِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُودٍ وَلَا مَجْلُودَةٍ وَلَا ذِي غَيْرِ إِخِيْنِهِ وَلَا تَجُزُّ شَهَادَةُ وَلَا الْقَانِعِ أَهْلُ الْبَيْتِ لَهُمْ وَلَا ظَنَيْنِ وَلَا إِهْلٍ وَلَا قَرَابَةٍ قَالَ الثَّغَفَرِيُّ الْقَانِعُ التَّائِبُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زَيَْادٍ الدَّامَشِيِّ وَيَزِيدُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَلَا يُعْرَفُ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ

الْأَمِنْ حَدِيثِهِ وَفِي الْمُبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
وَلَا نَعْرِفُ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ وَلَا يَصِحُّ عِنْدَنَا
مِنْ قِيلِ اسْنَادِهِ وَالْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي
هَذَا أَنَّ شَهَادَةَ الْقَرِيبِ جَائِزَةٌ لِقَدَابَتِهِ
وَأُخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي شَهَادَةِ الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ
وَالْوَلَدِ لِلْوَالِدِ فَكُنْزٌ كَثَرَتْ أَهْلُ الْعِلْمِ شَهَادَةَ
الْوَلَدِ لِلْوَالِدِ وَالْوَالِدِ لِلْوَلَدِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ
الْعِلْمِ إِذَا كَانَ عَدُوًّا فَشَهَادَةُ الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ
جَائِزَةٌ وَكَذَلِكَ شَهَادَةُ الْوَلَدِ لِلْوَالِدِ وَلَمْ
يُخْتَلَفْ فِي شَهَادَةِ الْإِخْوَةِ لِأَخِيهِ أَنَّهَا جَائِزَةٌ وَ
كَذَلِكَ شَهَادَةُ كُلِّ قَرِيبٍ لِقَرِيبِهِ وَقَالَ
الشَّافِعِيُّ يُجُوزُ شَهَادَةُ الرَّجُلِ عَلَى الْإِخْوَانِ
كَانَ عَدُوًّا إِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا عَدَاوَةٌ وَذَهَبَ إِلَى
حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْسَلًا لَا يُجُوزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ حَتَّةٍ
لِإِخْوَانِهِ عَدَاوَةً وَكَذَلِكَ مَعْنَى هَذَا
الْحَدِيثِ حَيْثُ قَالَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ
عَمْرٍو لِيَحْيَى صَاحِبِ عَدَاوَةٍ.

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مُسْعَدَةَ نَابِشُرُّونَ
الْمُفَضَّلُ عَنِ الْجَدِيزِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَخْبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَائِرِ
قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِلَّا شُرَاكَ بِاللَّهِ وَ
عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الذُّوْرِ وَقَوْلُ الذُّوْرِ
قَالَ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَابِشُرُّونَ عَنْ
مُعَاوِيَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ زَيْدٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ
قَاتِكِ بْنِ فُضَالَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ هَدِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ

حدیث صرف پند یہ کی حدیث سے معروف ہے
اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے
اور ہم نہ تو اس حدیث کے مفہوم کو جانتے ہیں اور
نہ ہی یہ اسناد کے اعتبار سے ہمارے نزدیک صحیح
ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس بارے میں شہادت
کے بارے میں اس بات پر اتفاق ہے کہ اہل قرابت
کی گواہی ایک دوسرے کے لیے جائز ہے البتہ اہل علم نے
باپ اور بیٹے کی ایک دوسرے کے حق میں گواہی میں اختلاف
کیا ہے اور اکثر علماء کے نزدیک باپ بیٹے کی ایک
دوسرے کے حق میں گواہی جائز نہیں۔ بعض علماء کہتے
ہیں اگر وہ عادل ہوں تو جائز ہے۔ بھائی کی بھائی کے
حق میں گواہی میں اختلاف نہیں ہے۔ بلکہ وہ جائز ہے۔
اس طرح ہر قرابت کی گواہی دوسرے رشتہ دار کے حق میں جائز ہے۔
امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب دو آدمیوں کے درمیان عداوت
ہو تو چاہے وہ عادل ہی کیوں نہ ہوں ایک دوسرے کے خلاف ان کی شہادت
جائز نہیں اور انہوں نے عبد الرحمن بن اعرج کی مرسل روایت استدلال کیا
کہ صاحب عداوت کی گواہی جائز نہیں اور اسی طرح اس حدیث کے
مفہوم سے کہ آپ نے فرمایا صاحب عمر یعنی عداوت رکھنے والے کی گواہی جائز
عبد الرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے راوی ہیں ،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں کبائریں
سے بھی بڑے گناہ کی خبر نہ دوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا
”ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ
کے ساتھ شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی، جھوٹی گواہی یا
دفرمایا، جھوٹی بات۔ راوی کہتے ہیں آپ مسلسل فرماتے
رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ خاموش ہو جائیں۔
یہ حدیث صحیح ہے۔

امین بن خرم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو فرمایا
”اے لوگو! جھوٹی شہادت اشترک کے برابر ہے پھر آپ نے

آیت کریمہ پر صی فاجتنبوا المحسن الاية وتبول
کی ناپاکی اور جھوٹی بات سے بچو۔
اس حدیث کو ہم سفیان بن زیاد کی روایت سے
پہچانتے ہیں۔ اور سفیان بن زیاد سے اس حدیث
روایت میں اختلاف ہے نیز ہمارے نزدیک
ابن بن عمر کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
سے سماع بھی معروف نہیں۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے
روایت سے فرماتے ہیں "میں نے حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا" میرے زمانے کے
لوگ بہتر ہیں پھر ان سے متصل لوگ پھر ان سے متصل
زمانے والے پھر ان کے دور سے متصل زمانے کے
لوگ تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے پھر ایک
ایسی قوم آئے گی جو اپنے اندر نہ ہونے والی باتوں کی
کثرت کا دعویٰ کریں گی اور موٹا ہونا پسند کریں گے
اس سے پہلے کہ کوئی انہیں کہے، گواہی دیں گے، یہ حدیث اعمش کی
روایت غریب ہے، علی بن مدرک اور اعمش کے کئی اصحاب نے اعمش سے
روایت نقل کی جو بلال بن سیات کے واسطے سے عمران بن حصین سے مدی ہے
بلال بن سیات نے عمران بن حصین کے واسطے سے
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اسی کے ہم معنی روایت
نقل کی ہے۔ یہ حدیث، محمد بن فضیل کی حدیث سے
زیادہ صحیح ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس حدیث
کا مفہوم یہ ہے کہ وہ طلب کے بغیر شہادت دیں گے
اس سے مراد جھوٹی شہادت ہے کہ ان سے کوئی طلب
نہیں کرے گا اور وہ خود بخود گواہی دیں گے اور اس کا
بیان حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ
حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے
زمانے کے لیے لوگ بہتر ہیں پھر ان سے متصل پھر ان سے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ أَيُّهَا
النَّاسُ عِدَلْتُ شَهَادَةَ الزُّورِ أَشْرَ بَابًا لِلَّهِ شَرُّ
قَدْرًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ خَا جَتَبُوا
الزُّورَ مِنَ الْأَوْتَانِ وَاجْتَبُوا قَوْلَ الزُّورِ هَذَا
حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ
زَيْيَادٍ وَقَدْ اخْتَلَفُوا فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ
عَنْ سُفْيَانَ بْنِ زَيْيَادٍ وَلَا نَعْرِفُ لِأَيِّ بْنِ خُوَيْمٍ
سَمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۸۲۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا مُحَمَّدُ
بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ
هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
خَيْرُ النَّاسِ قَدْرِي شَرُّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ شَرُّ الَّذِينَ
يَلُونَهُمْ شَرُّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثَلَاثًا شَرُّ يَجْبِي قَوْمٌ
مِنْ بَعْدِهِمْ يَتَسَنَّوْنَ وَيُحِبُّوْنَ السَّمْنَ يُحْطُونَ
الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُوا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ وَاصِلُ
الْأَعْمَشِ إِنَّمَا رَوَاهُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ هَلَالِ بْنِ
يَسَافٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ
۱۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍَا أَحْسَنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا
وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ
عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْوَهُ وَهَذَا أَحَدٌ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ وَ
مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ
يُحْطُونَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُوا إِنَّمَا يَجْبِي
شَهَادَةَ الزُّورِ يَقُولُ شَهَادَةَ أَحَدِهِمْ مِنْ غَيْرِ
أَنْ يَسْتَشْهَدَ وَبَيَّانُ هَذَا فِي حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
خَيْرُ النَّاسِ قَدْرِي شَرُّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ شَرُّ الَّذِينَ

منصل اور پھر جھوٹ عام ہو جائے گا یہاں تک کہ ایک شخص سے گوہی طلب نہیں کی جائے گی اور وہ الزخور گوہی دے گا۔ اسی طرح فتم طلب کئے بغیر لوگ نہیں کھائیں گے اور اس حدیث کا مطلب کہ بہترین گوہ وہ ہیں جو بن بلائے گوہی ہیں، یہ ہے کہ جب کسی انسان سے شہادت طلب کی جائے تو بلا تامل گوہی دے بعض اہل علم کے نزدیک حدیث کی توجہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

ابواب زہد

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے لوگ، دو نعمتوں، صحت اور فراغت میں نقصان میں ہیں۔

ابو ہند نے بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔ اس باب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی راویوں نے اسے عبد اللہ بن سعید بن ہند سے منوع اور بعض نے موقوف روایت کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو مجھ سے کلمات سیکھ کر ان پر عمل کرے یا اسے سکھائے جو ان پر عمل کرے

يَكُونُ لَهُ شَرْيْفٌ يَفْشُو الْكَذِبَ حَتَّى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَلَا يَشْهَدُ وَيُحْلِفُ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَمَعْنَى حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الشَّهَادَةِ الذِّي يَأْتِي بِشَهَادَةٍ أَنْ يُسْأَلَ هَؤُلَاءِ اسْتَشْهَدَ الرَّجُلُ عَلَى الشَّيْءِ أَنْ يُؤَدِّيَ شَهَادَتَهُ وَلَا يَتَنَعَّرَ مِنَ الشَّهَادَةِ هَكَذَا وَجْهَ الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

أَبْوَابُ الزُّهْدِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۸۴۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَسَوِيدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ مَالِكٌ ثَنَا وَقَالَ سَوِيدٌ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الْفَرَاغُ وَالْفَرَاغُ۔

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَكْسَ بْنِ مَالِكٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَيْثُ وَرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ وَرَفَعُوهُ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ۔

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ هَلَالٍ الصَّوَّافُ تَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي طَارِقٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ يَأْخُذْ عَنِّي هَذَا كَلِمَاتٍ فَيَعْمَلْ بِهِنَّ
أَوْ يُحَذِّرْ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ
أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَآخُذْ بِيَدِي فَعَدَا خُسًا وَقَالَ
لَتَنَى الْحَارِثُ تَكُنْ عَبْدًا لِلنَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ
اللَّهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ وَأَحْسِنْ إِلَى جَارِكَ
تَكُنْ مُؤْمِنًا وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ
تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الْخُحْكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْخُحْكَ
تُيْمِتُ الْقَلْبَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا
مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَالْحَسَنِ ثُمَّ يَسْمَعُ
مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ شَيْئًا هَكَذَا رَوَى عَنْ أَيُّوبَ وَ
يُوسُفَ بْنِ عُبَيْدٍ وَعَلِيَّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالُوا لَمْ
يَسْمَعْ الْحَسَنُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَى أَبُو عُبَيْدَةَ
التَّابِيُّ عَنِ الْحَسَنِ هَذَا الْحَدِيثُ قَوْلُهُ وَلَوْ يَدُكَ
فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُبَادَرَةِ بِالْعَمَلِ

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا
بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا هَلْ تَنْتَظِرُونَ إِلَّا إِلَى فَقْرٍ مُنْسٍ
أَوْ غِنًى مُطْغٍ أَوْ مَرَضٍ مُفْسِدٍ أَوْ هَرَمٍ مُغْنٍ أَوْ
مَوْتٍ مُجْتَرٍ أَوِ التَّجَالِ فَشَرُّ غَرَائِبٍ يَنْتَظَرُ أَوْ
السَّاعَةِ فَالسَّاعَةُ أَذْهَى أَمْرٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ وَرَوَى مُحَمَّدُ
هَذَا الْحَدِيثَ عَمَّنْ سَمِعَ سَعِيدَ الْمُقْبَرِيِّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ الْمَوْتِ

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں سیکھا ہوں
چنانچہ حضور نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ باتیں شمار کیں آپ نے
فرمایا حرام کاموں سے پرہیز کرو سب سے زیادہ عبادت گزار
بن جاؤ گے۔ اللہ کی تقسیم پر راضی رہو۔ امیر ترین بن جاؤ گے،
اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرو مومن ہو جاؤ گے لوگوں
کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو، مسلمان بن
جاؤ گے۔ زیادہ نہ منسو کیونکہ زیادہ منسنا دل کو مردہ کر دیتا
ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان
کی روایت سے جانتے ہیں۔ حسن نے حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔ ایوب، یونس بن عبید
اور علی بن زید سے بھی اسی طرح مروی ہے کہ حضرت
حسن کو حضرت ابو ہریرہ سے سماع نہیں ابو عبیدہ ناجی
نے حسن سے یہ حدیث روایت کی لیکن حضرت ابو ہریرہ
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں۔

نیک کام میں جلدی کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا سات باتوں کے آنے سے پہلے اعمال (صالحہ) میں
جلدی کرو کیا تم، بھلا بنے والے فقر کا انتظار کرتے ہو، یا کرش
کر دینے والی امیری، ناسد کر دینے والی بیماری، محتوٹ الحواس
کر دینے والے بڑھاپے، جلد رخصت کرنے والی موت کے منتظر
ہو، یا دجال جو غائب شر ہے اور اس کا انتظار کیا جاتا ہے، یا قیامت
اور قیامت تو بہت ہی سخت اور کڑی ہے ان میں سے کس کا انتظار
کرتے ہو یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو بواسطہ عرج حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے صرف محمد بن ہارون کی روایت سے پہنچتے ہیں۔
معمرنے اس حدیث کو ایک ایسے شخص سے روایت کیا ہے جس نے
سعید مقبری سے سنا انہوں نے حضرت ابو ہریرہ کے واسطے سے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت ذکر کی۔

ذکر موت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لذتوں کو ختم کرنے والی چیز یعنی موت کو زیادہ یاد کیا کرو یہ حدیث غریب حسن ہے اور اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

قبر پہلی منزل ہے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام ہانی سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے رو پڑتے یہاں تک آپ کی داڑھی مبارک تر ہو جاتی۔ آپ سے پوچھا گیا آپ جنت اور دوزخ کے ذکر سے نہیں رونے اور اس سے رو پڑنے میں آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر، آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے اگر اس سے نجات مل گئی تو بعد کا معاملہ اس سے آسان ہے اور اگر اس سے نجات نہ ملی تو مابعد کا معاملہ زیادہ سخت ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، میں نے قبر سے زیادہ وحشت ناک منظر نہیں دیکھا یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف ہشام بن یوسف کی روایت سے جانتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی ملاقات

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ سے ملاقات محبوب ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرے اللہ تعالیٰ کو اس کی ملاقات پسند نہیں۔

اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، عائشہ ابو موسیٰ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت عبادۃ کی حدیث صحیح ہے۔

مُوسَىٰ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مَا إِذْ كَرِهَ أَذِمُّ لِلذَّاتِ يَحْيَى الْمَوْتَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ -

باب ۹۴

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ مُعِينٍ نَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ هَانِئًا مَوْلَىٰ عُثْمَانَ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرِ بَكِي حَتَّى يَبْدَأَ بِحَيْثُ فُقِلَ لَهُ تَذْكَرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْكِي وَتَبْكِي مِنْ هَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلَ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ وَإِنْ لَوِيَ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَأَلْتُ مَنْظَرَ قَطُّ إِلَّا الْقَبْرَ أَفْظَعَ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ يُوسُفَ -

باب ۹۵ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَحَدِّثُ عَنْ عِبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي مُوسَىٰ وَأَنَسٍ حَدِيثُ عِبَادَةَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ -

باب ۹۶ مَا جَاءَ فِي إِذْذَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمَهُ

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْيَقْدَامِ
نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ نَا هِشَامُ
بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ
هَذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا صَفِيَّةُ
يَنْتَ عَيْنُ الْمُطَّلِبِ يَا فَاطِمَةُ يَنْتَ مُحَمَّدِيَا
بَنِي عَمِّ الْمُطَّلِبِ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ
شَيْئًا سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ وَفِي الْبَابِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي مُوسَى حَدِيثُ
عَائِشَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

ف: حدیث مذکور بالا سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات کی نفی نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر مالک نہیں
نہ آپ نے بلکہ ان کو ڈراتے ہوئے فرمایا، ورنہ آیات و احادیث کثیرہ سے اختیارات مسطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت ہے (مترجم)

باب ۹۷ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْيُكَاءِ مِنَ خَشْيَةِ اللَّهِ تَعَالَى

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُسْعُودِيِّ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَيْشَى بْنِ
طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِيحُ النَّارَ رَجُلٌ بَكِيَ
مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَ
لَا يَجْتَمِعُ عُقْبَارِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ
وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي رَجَّانَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا
حَدِيثُ صَحِيحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
هُوَ مُؤَلَّى آلِ طَلْحَةَ مَدِينِي ثِقَةً رَوَى عَنْهُ
شُعْبَةُ وَسَفْيَانُ التُّرَيْسِيُّ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی قوم کو ڈرانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "جب آیت کریمہ
وانذر عشیرتک الاقربین الایہ (اور اپنے قریب والے
رشتہ داروں کو ڈرائیں) نازل ہوئی تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا "اے صفیہ بنت عبدالمطلب! اے فاطمہ
بنت محمد! مجھے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی
اختیار نہیں میرے مال سے جو تم چاہو مانگو۔"

اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابن عباس اور ابو موسیٰ
رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے بعض روایات
نے ہشام بن عروہ بواسطہ عروہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے اس کے مثل حدیث روایت کی ہے۔

ف: حدیث مذکور بالا سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات کی نفی نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر مالک نہیں
نہ آپ نے بلکہ ان کو ڈراتے ہوئے فرمایا، ورنہ آیات و احادیث کثیرہ سے اختیارات مسطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت ہے (مترجم)

خشیت الہی سے رونے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
کے خوف سے رونے والا جہنم میں نہیں جائے گا
یہاں تک کہ دودھ مٹھنوں میں دھو جائے اور اللہ
تعالیٰ کے راستے میں رگی ہوئی غبار اور جہنم کا
دھواں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے

اس باب میں ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم
سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے
اور محمد بن عبد الرحمن، آل طلحہ کے غلام مدنی اور ثناء
ہیں۔ شعبہ سفیان ثوری نے ان سے روایت
کیا ہے۔

باب ۹۸ مَا جَاءَنِي قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُوا لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ أَخْبَدَنَا أَبُو أَحَدَ
الزَّبِيرِيُّ نَا سَمَائِلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ
عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرَى مَا لَا
تَرَوْنَ وَاسْمِعْ مَا لَا تَسْمَعُونَ أَكَلَتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ
لَهَا أَنْ تَأْكُلَ مَا فِيهَا مَوْضِعَ أَرْبَعِ أَصَابِعِ إِلَّا وَمَلَكَ
وَأَمْنَتْ حَيْثُ هُنَا لِلَّهِ سَاجِدًا وَاللَّهُ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا
بِالنَّسَاءِ عَلَى الْفَرْشِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعَدَاتِ
لَأَعْلَمُوا كُفْرَكُمْ قَلِيلًا وَلَكِنَّكُمْ كَثِيرًا وَمَا تَذَكَّرْتُمْ
تُجَارُونَ إِلَى اللَّهِ لَوْ دَوْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ
وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ
وَأَنَسٍ هَذَا أَحَدُ اثْنَيْنِ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَيُرْوَى مِنْ غَيْرِ
هَذَا أَوْجَدَ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ لَوْ دَوْتُ أَنِّي كُنْتُ
شَجَرَةً تُعْضَدُ وَيُرْوَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ مَوْقُوفًا

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَاعِبُ الْوُحَا
الْتَقَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ
لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَكِنَّكُمْ كَثِيرًا هَذَا أَحَدُ اثْنَيْنِ

باب ۹۹ مَا جَاءَ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْكَلِمَةِ لِيُضْحِكَ
النَّاسَ

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ شَيْخِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ عِيسَى بْنِ كُلَّةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ
بِالْكَلِمَةِ لَا يَدْرِي بِهَا بِأَسَاءَ يَهْرُقِي بِهَا سَبْعِينَ
خَرِيفًا فِي النَّارِ هَذَا أَحَدُ اثْنَيْنِ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا أَوْجَدَ
۱۹۶۔ حَدَّثَنَا بُدَّارُ بْنُ أَبِي حَيٍّ بَنُ سَعِيدٍ شَا

تھوڑا بہنسا اور زیادہ رونا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں
وہ باتیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چرچرایا اور اس کا
چرچرا نا حق ہے اس میں چار انگلی جگہ بھی ایسی نہیں جہاں فرشتے
اپنی پیشانی رکھے اللہ تعالیٰ کے لیے سرسجود نہ ہوں۔ اللہ
کی قسم! جو کچھ مجھے معلوم ہے اگر تم جان لیتے تو کم بہنستے اور
زیادہ روتے اور بستروں پر غورتوں سے لذت نہ حاصل
کرتے، جنگلوں کی طرف نکل جانے اور اللہ تعالیٰ کے حضور
گڑ گڑانے۔ مجھے بہ بات پسند ہے کہ میں ایک درخت ہوتا جو
کبھی کٹ جاتا۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابوہریرہ، حضرت
ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث
حسن غریبہ ہے۔ اس سند کے علاوہ ایک دوسری روایت میں ہے
کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا دل چاہتا ہے کہ میں ایک
درخت ہونا جو کاٹا جانا حضرت ابوذر سے موقوف روایت بھی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ مجھے
معلوم ہے اگر تم جانتے ہو تو تھوڑا بہنستے زیادہ
روتے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

لوگوں کو خوش کرنے کے لیے جھوٹ گھڑنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی
ایک بات کہتا ہے جس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا
حالانکہ اس کے سبب سے ستر سال جہنم میں گمراہ
رہے گا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن
غریب ہے۔

حضرت ہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے

بِهَذَا مِنْ حَكِيمٍ ثَنَى أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَيْلٌ لِلَّذِي
يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ
وَيَلْكَأُ وَيَلْكَأُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ -

باب

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا سَلَمَانُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَغْدَادِيُّ
نَاعِمُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ثَنَى أَبِي عَنْ الْأَعْمَشِ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تَوَفَّى رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ
فَقَالَ يُعْنِي رَجُلًا أَبْشَرًا لِحَبَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لَا تَدَارِي فَلَحَلَّهُ
تَكَلَّمَ فِيهِ مَا لَا يُعْنِيهِ أَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ مَيْسَا بُوْرِي وَ
غَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو مُسْهِرٍ عَنْ إسماعيل بن
عبد الله بن سماعة عن الأوزاعي عن قرة عن
الزهري عن أبي سلمة عن أبي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَسَنِ إِسْلَامٍ
الْمَرْءُ تَرَكُهُ مَا لَا يُعْنِيهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ -

۱۹۹۔ ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ الْزُهْرِيِّ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ حَسَنِ إِسْلَامٍ الْمَرْءُ تَرَكُهُ
مَا لَا يُعْنِيهِ هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ
الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ -

بابك ما جاء في قلت الكلام

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ عَبْدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو

روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس شخص کے
لیے خرابی ہے جو لوگوں کو ہنسنانے کے لیے جھوٹی بات
کہے اس کے لیے خرابی ہے دوسرے فرمایا اس باب میں
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت یہ حدیث حسن ہے
فضول بات اور بخل کی برائی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
ان کے درستیوں میں سے ایک شخص کا انتقال ہو گیا۔ ایک
شخص نے کہا میں جنت کی خوشخبری ہے اس پر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نہیں جانتا شاید
اس نے کبھی بے نایدہ بات کی ہو یا ایسی چیز میں بخیلی
کی ہو جس سے اسے کچھ نقصان نہ ہو تا۔ یہ حدیث
غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول کریم علیہ السلام نے فرمایا
”انسان کے اسلام کی عمدگی سے فضول باتوں کا
ترک کر دینا ہے یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے
ابو سلمہ اور ابو ہریرہ کے واسطے سے حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف اسی طریق
سے جانتے ہیں۔“

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے اسلام
کی عمدگی سے، لایعنی باتوں کا ترک کر دینا ہے۔ اسی
طرح، اصحاب زہری نے بواسطہ زہری علی بن حسین
سے مالک بن انس کی روایت کے ہم معنی روایت
نقل کی ہے۔

قلت كلام

حضرت بلال بن حارث مزی رضی اللہ عنہ فرماتے

ثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُرَزِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِأَلْسِنَةٍ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ مَا يُظَنُّ أَنَّ تَبْلَغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللَّهُ لَهَا بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمٍ يَلْقَاهُ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِأَلْسِنَةٍ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ مَا يُظَنُّ أَنَّ تَبْلَغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللَّهُ عَلَيْهَا سَخَطَهُ إِلَى يَوْمٍ يَلْقَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ هَذَا أَحَدُ ثَنِيَّ حَسَنٍ مِمَّنْ هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَنَحْوَهُمَا وَقَالُوا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ وَتَوْحِيدُ كَرَفِيهِ عَنْ جَدِّهِ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي هَوَانِ الدُّنْيَا عَلَى اللَّهِ ۲۰۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاعِدُ الْحَبِيبِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَفَى كَافِرٌ مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُدَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ -

۲۰۲ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ الرِّكْبِ الَّذِينَ وَقَفُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّخْلَةِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرُونَ هَذِهِ هَآنَتْ عَلَى أَهْلِهَا حِينَ أَلْقَوْهَا قَالُوا مَنْ هِيَ أَلْقَوْهَا

ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا "تم میں کوئی، اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی بات کرتا ہے اور وہ اس درجہ کو پہنچتی ہے جس کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ اس بات کے سبب اس کے لیے اپنی رضائات کے دن تک کے لیے لکھ دیتا ہے۔ اور کوئی شخص خداوند تعالیٰ کی ناراضگی کی بات کرتا ہے وہ اس مقام تک پہنچتی ہے جس کا اس کو خیال بھی نہیں ہوتا پس اللہ تعالیٰ اس کلام کی وجہ سے اس پر اپنی ناراضگی یوم ملاقات تک کے لیے لکھ دیتا ہے۔

اس باب میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے محمد بن عمرو سے کئی راویوں نے اس طرح روایت کی ہے۔ اور محمد بن عمرو سے ہوا سطر ان کے والد اور دادا بلال بن حارث تک سند بیان کی ہے۔ البتہ مالک بن انس نے محمد بن عمرو سے صرف ان کے والد کے واسطے سے بلال بن حارث سے روایت کی ہے۔ دادا کا ذکر نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا بے قیمت ہے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا "مچھر کے پر" کے برابر بھی قیمت رکھتی تو وہ کفار کو اس سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ پلاتا۔

اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث اس طریق سے صحیح غریب ہے۔

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں میں اس جماعت کے ساتھ تھا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ، بکری کے ایک مردار بچے کے پاس کھڑی تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا تم دیکھتے ہو کہ یہ اپنے مالکوں کے ہاں کس قدر حقیر ہے کہ انہوں نے پھینک دیا" صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے اس کے مالک نے

حقیر سمجھتے تھے معنی ہی چھینکا ہے آپؐ فرمایا جس قدر یہ اپنے مالکوں کے ذلیل و حقیر ہے اس سے زیادہ دنیا، اللہ تعالیٰ کے لئے قیمت و حقیر ہے، اس باب میں حضرت جابر و ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مستور کی حدیث حسن ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپؐ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”دنیا اور جو کچھ اس میں ہے“ (سب کچھ) ملعون ہے البتہ اللہ تعالیٰ کا ذکر، جسے اللہ تعالیٰ پسند کرے اور عالم یا متعلم، (یعنی یہ پسندیدہ ہیں، یہ حدیث حسن غریب ہے۔

نہر کے بھائی مستور سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال یوں ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈالے پھر دیکھے کہ اس میں کیا لگا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”دنیا، مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت مذکور ہے۔

دنیا، چار آدمیوں کی مثل ہے

حضرت ابو کبشہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ”تین باتوں پر میں قسم کھاتا ہوں۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ الْمُسْتَوْدِعِ حَدِيثٌ حَسَنٌ -

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدَّبُ نَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتٍ نَا ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللَّهِ وَمَا وَالَاهُ لَوْ عَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ أَخْبَرَنِي قَبِيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُسْتَوْدِعًا أَخَا بَنِي قَهْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ أَصْبَعَهُ فِي الْيَوْمِ فَلْيَنْظُرْ بِمَاذَا تَرْجِعُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ -

بَابُ مَا جَاءَ مِثْلُ الدُّنْيَا مِثْلُ أَرْبَعَةِ نَغِيرٍ ۲۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبُو نُعَيْمٍ نَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا يُونُسُ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ سَعِيدِ الطَّائِيِّ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا كَبْشَةَ

الْأَنْبَارِ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثٌ أَقْسَمُ عَلَيْهِمْ وَأَحَدٌ تُكُونُ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ قَالَ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صِدْقَةٍ وَلَا ظُلْمَ عَبْدٍ مَظْلُمَةٍ صَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ تَقَرُّرٍ وَكَلِمَةً خَرَّهَا وَاحِدٌ شَكَّوْا حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ فَقَالَ إِنَّمَا الدُّنْيَا لَارِبَعَةٍ تَقَرُّرُ عَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي رَبَّهُ فِيهِ وَيَصِلُ بِهِ رَحِمَهُ وَيَعْلَمُ اللَّهُ فِيهِ حَقَّاهُذَا يَا فَضْلُ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ عِلْمًا وَلَمْ يَذُرْ رُزْقَهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النَّبِيِّ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ بِحَمَلٍ فَلَا لِي فَهُوَ بَيْنَتِهِمْ فَاجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يَذُرْ رُزْقَهُ عِلْمًا يَخْطِ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ وَلَا يَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقَّاهُذَا يَا خُبْتَ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ لَمْ يَذُرْ رُزْقَهُ اللَّهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِحَمَلٍ فَلَا لِي فَهُوَ بَيْنَتِهِمْ كَوْرُهُمَا سَوَاءٌ هَذَا أَحَدٌ بِثَبَّتٍ حَسَنٍ صَحِيحٍ

يَا بَعْثَ مَا جَاءَ فِي هَمِّ الدُّنْيَا وَحَبْرَهَا
۲۰۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِبُ الدَّرَجَيْنِ عَنْ مَهْدِي نَاسَفِيَانِ عَنْ بَشِيرِ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ حَارِثِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَذَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَانْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَوْ تَسَدَّ فَاقَتَهُ وَمَنْ نَذَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَانْزَلَهَا بِاللَّهِ فَيُوشِكُ اللَّهُ لَكَ بِرُزْقٍ عَاجِلٍ وَاجِلٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

۲۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَاعِبُ الدَّرَاقِ نَاسَفِيَانِ عَنْ مَبْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ

اور تم سے ایک بات بیان کرتا ہوں اسے یاد رکھو آپ نے فرمایا صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا، مظلوم جب ظلم پر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھا دیتا ہے جب کوئی سوال کا دروازہ کھول دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر محتاجی کا دروازہ کھولتا ہے۔ یا اسی کی مثل کوئی دوسری بات آپ نے فرمائی (پھر فرمایا) اور میں تم سے ایک داور حدیث بیان کرتا ہوں اسے یاد رکھو آپ نے فرمایا "دنیا چار آدمیوں کے لیے ہے۔ ایک وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دیا پس وہ اپنے رب کے ڈرتا ہے صلہ رحمی کرتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے حق کو جانتا ہے، یہ شخص سب سے افضل مرتبہ میں ہے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا اور رزق نہیں دیا یہ سچی نیت کھتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں کی طرح عمل کرتا پس وہ اپنی نیت کے مطابق ہے اور ان دونوں کا ثواب ایک جیسا ہے۔ ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا لیکن علم نہیں دیا وہ اپنا مال، لاعلمی کی بنا پر ضائع کرتا ہے نہ تو رب سے ڈرتا ہے نہ صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ ہی جانتا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا حق بھی ہے یہ نہایت بری منزل میں ہے ایک شخص وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے نہ تو مال دیا اور نہ ہی علم اور وہ کھتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں کی طرح کا عمل کرتا یہ بھی اپنی نیت کے مطابق ہے اور ان دنیا کا غم اور اس کی محبت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فاقہ میں مبتلا ہو جائے اور اسے لوگوں کے سامنے بیان کرے اس کا فاقہ ختم نہیں ہوتا اور جو رزق تنگ ہونے پر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اللہ تعالیٰ اسے جلد یا بدیر رزق عطا فرمائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

ابو داؤد سے روایت ہے حضرت معاویہ ابو ہاشم کے عیادت کے لیے آئے (تو ان کو روتے دیکھ کر) پوچھا

اے مامول! کیوں رو رہے ہو کیا کوئی درد آپ کو پریشان کر رہا ہے یا دنیا کی حرص؟ انہوں نے کہا دونوں باتیں نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک وعدہ لیا جس کی میں نے پابندی نہیں کی۔ آپ نے فرمایا تجھے زیادہ مال جمع کرنے کے بجائے صرف ایک خادم اور جہاد کے لیے ایک گھوڑا کافی ہے۔ اور اب میں اپنے آپ کو اس حال میں پارہا ہوں کہ میں نے مال جمع کر رکھا ہے۔ زائدہ اور عبیدہ بن جمید نے بواسطہ منصور ابوداؤد اور سمر بن سمہ روایت بیان کی کہ معاویہ ابوشامہ بن عتبہ کے پاس گئے۔ اس کے بعد پہلی حدیث کی طرح ہے۔ اس باب میں بریدہ سلمی کے واسطہ سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث منقول ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، باغات اور کھیتیاں وغیرہ حاصل کرو، دنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

مومن کی لمبی عمر

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے کہا یا رسول اللہ! بہترین انسان کون ہے؟ آپ نے فرمایا جس کی عمر لمبی اور عمل اچھا ہو اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس روایت سے حسن غریب ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد سے راوی ہیں، ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کون شخص اچھا ہے؟ آپ نے فرمایا، جس کی عمر زیادہ اور عمل اچھا ہو، پھر سوال کیا، کون سا شخص برا ہے؟ آپ نے فرمایا، جس کی عمر لمبی اور عمل برا ہو، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

قَالَ جَاءَ مُعَاوِيَةُ إِلَى أَبِي هَاشِمٍ بْنِ عُبَيْتَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ يَبْكُودُهُ فَقَالَ يَا هَاشِمُ مَا يُبْكِيكَ وَأَجَبَ يُشِيرُ لَكَ أَوْ حِرْمٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كُلُّ لَأَوَّلِكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا إِلَى عَهْدٍ الْكَرْخُ أَخَذَ بِهِ قَالَ إِنَّمَا يُكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاجِدٌ فِي الْيَوْمِ قَدْ جَمَعْتَ وَقَدْ رَوَاهُ زَائِدَةُ وَعَبِيدَةُ بْنُ حُبَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ قَالَ دَخَلَ مُعَاوِيَةُ عَلَى أَبِي هَاشِمٍ بْنِ عُبَيْتَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ فِي الْبَابِ عَنْ بَرِيدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاوَكِيَّةُ نَاسَفِيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَمْرِ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنِ الْمُخَيْرَةِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْأَحْزَمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الصَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ.

باب مَا جَاءَ فِي طَوْلِ الْعُمَرِ لِلْمُؤْمِنِ

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَارِيزُ بْنُ حَبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ أَعْدَاءَ أَبِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسَنَ عَمَلُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَاخِلُ بْنُ الْحَارِثِ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسَنَ عَمَلُهُ قَالَ فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ صَحِيحٌ.

اس امت کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لوگوں کی عمر ساٹھ سال سے ستر سال تک ہوگی۔ یہ حدیث، ابو صالح کی روایت سے حسن غریب ہے اور کئی دوسرے طریقوں سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

زمانے کا قرب اور امیدوں کی قلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیام قیامت سے قبل زمانہ باہم قریب ہو جائے گا، سال مہینے جیسا، مہینہ ہفتے جتنا، ہفتہ دن کے برابر، دن ایک گھڑی جتنا اور ایک گھڑی، آگ بھڑکنے جتنی ہو جائے گی۔

یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اور سعد بن سعید، یحییٰ بن سعید انصاری کا بھائی ہے۔

امیدوں کا کم ہونا

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں ”حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم پر ہاتھ رکھا اور فرمایا دنیا میں اجنبی یا مسافر کی طرح رہو اور اپنے آپ کو اہل قبور سے شمار کرو“ پھر آپ نے فرمایا ”اے ابن عمر! صبح کے وقت شام کی باتیں نہ یاد کرو اور شام کے وقت صبح کی باتیں نہ یاد کرو۔ بیمار ہونے سے پہلے صحت سے فائدہ اٹھاؤ اور

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَعْمَارِ هَذِهِ الْأُمَّةِ مَا بَيْنَ السَّيِّئِينَ إِلَى سَبْعِينَ.

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ كَامِلِ أَبِي الْأَعْلَاءِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرُ أُمَّتِي سِتِينَ سَنَةً إِلَى سَبْعِينَ هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقَارُبِ الزَّمَنِ وَقَصْرِ الْأَمَلِ

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَيَكُونُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُونُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُونُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُونُ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ يَأْتِي هَذَا أَحَدِيْثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَسَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَصْرِ الْأَمَلِ

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ كَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ جَسَدِيْ قَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَعَدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ فَقَالَ لِي ابْنُ عُمرٍ إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ

موت سے پہلے زندگی سے نفع حاصل کرو
کیوں کہ اے عبد اللہ! تو نہیں جانتا کل تیرا
نام کیا ہوگا۔

حضرت مجاہد نے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما کے
واسطہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے
ہم معنی روایت بیان کی اور اعمش نے مجاہد کے
واسطہ سے ابن عمر سے اسی کے ہم معنی حدیث
بیان کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی
وقت موت ہے یہ فرماتے ہوئے آپ نے اپنا دست اقدس،
اپنی گردن مبارک سے ذرا اوپر دکھا اور پھیلا یا پھر فرمایا یہاں
اس کی امیدیں ہیں یہاں اس کی امیدیں ہیں۔
اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت
ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،
حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے اور
ہم اپنے رمی کے بنے ہوئے مکان کی مرمت کر رہے تھے
آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا ”حضور! یہ کمزور ہو گیا ہے
اور ہم اسے ٹھیک کر رہے ہیں“ آپ نے فرمایا ”ہیں، پیغام موت کو
اس سے بھی زیادہ جلدی دیکھتا ہوں“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
ابو السفر کا نام سعید بن محمد اور ابن احمد ثوری بھی کہا جاتا ہے۔

اس امت کا فتنہ مال میں ہے

حضرت کعب بن عیاض کہتے ہیں میں نے
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے تھے ”ہر امت کے لیے ایک
فتنہ ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ہم اس کو

وَحُذِّ مِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ
قَبْلَ مَوْتِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا
اسْمُكَ غَدًا۔

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيّ الْبَصْرِيُّ
نَحْنُ عَنْ زَيْدٍ عَنْ كَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ
وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ
عَنْ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ۔

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَمَّادِ
بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا ابْنُ آدَمَ وَهَذَا أَجَلُهُ
وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ فَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَهَا فَقَالَ وَتَوَّ
أَمَلُهُ وَتَوَّ أَمَلُهُ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي وَمَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرٍ وَقَالَ مَرَّ
عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
نَحْنُ نَعَابِجُ خُصَالًا فَقَالَ مَا هَذَا أَفْقَلْنَا قَدْ
وَهِيَ فَتَحْنُ نُصَلِّحُ فَقَالَ مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا عَجَلَ
مِنْ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو السَّفَرِ
سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَيُقَالُ ابْنُ أَحْمَدَ الثَّوْرِيُّ۔

باب مَا جَاءَ إِنْ فِتْنَةَ هَذِهِ الْأُمَّةِ فِي الْمَالِ

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَحْنُ الْحَسَنُ بْنُ
سَوَّارٍ نَحْنُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ
صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ثَعْلَبٍ
حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ كَعْبٍ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

معاویہ بن صالح کی حدیث سے پچانتے ہیں۔

الناس حرص ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر انسان کے لیے سونے کی ایک وادی ہوتی تو وہ دوسری بھی چاہتا اس کا منہ صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ، توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے۔"

اس باب میں حضرت ابی کعب، ابو سعید، عائشہ ابن زبیر، ابو اقد، جابر، ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت پر جوان ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ النجۃ والتسلیم نے فرمایا "بوڑھے آدمی کا دل دو باتوں کی محبت پر جوان ہے ایک لمبی زندگی اور دوسری مال کی محبت۔"

اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن دو چیزوں، عمر اور مال پر اس کی حرص جوان ہوتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔"

دنیا سے بے رغبتی

يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةٌ وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ هَذَا أَحَدُ يَثَّ حَسَنٌ مِجْمَعٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِقُهُ مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ۔

بَابُ مَا جَاءَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَا يُتَغْنَى ثَلَاثًا

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا إِبْنُ عَنْ صَالِحٍ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ كَذَّابًا وَلَا يَمْلَأُ فَاةً إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ وَابْنِ سَعِيدٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ وَاقِدٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ هَذَا أَحَدُ يَثَّ حَسَنٌ مِجْمَعٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

بَابُ مَا جَاءَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُولِ الْحَيَاةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مِجْمَعٌ۔

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَهْرُمُ ابْنُ آدَمَ وَيَشْتَبُ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْجِرْمُ عَلَى الْعُمُرِ وَالْجِرْمُ عَلَى الْمَالِ هَذَا أَحَدُ يَثَّ حَسَنٌ مِجْمَعٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الزَّهَادَةِ فِي الدُّنْيَا

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ نَاعْمُ بْنُ وَاقِدٍ
يُوسُفُ بْنُ جَبِيْسٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ
عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا كَيْسَتْ بِتَهْرِيجِ الْحَلَالِ
وَلَا إِضَاعَةِ الْمَالِ وَلَكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الْمَدُنِيَا
أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي يَدَيْكَ أَوْ تَقِي مِمَّا فِي يَدِ اللَّهِ
وَأَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ إِذَا أَنْتَ أَصَبْتَ
بِهَا أَرْغَبْتَ فِيهَا تَوَانُهَا يُقْبِلُ لَكَ هَذَا أَحَدِيثٌ
غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو إِدْرِيسَ
الْخَوْلَانِيُّ رُسَمُهُ عَائِدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَمْرُو
بْنُ وَاقِدٍ مِنْكَرُ الْحَدِيثِ .

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَاعْمُ بْنُ عَبْدِ الصَّغِيرِ
بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا حَرِثُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ
سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ شَيْءٌ حُذِرَ بَنُ أَبَانَ
عَنْ عَثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوَى هَذِهِ
الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَتَوْبٌ يُوَارِي عَوْرَتَهُ وَ
جِلْفٌ الْخَبَرِ وَالْمَاءُ هَذَا أَحَدِيثٌ صَحِيحٌ وَهُوَ
حَدِيثُ حَرِثِ بْنِ السَّائِبِ وَتَمَدَّتْ أَبَادًا وَ
سُلَيْمَانَ بْنِ سَلَمَةَ الْبَلْخِيِّ يَقُولُ قَالَ النَّصْرُ بْنُ
شُمَيْلٍ جِلْفُ الْخَبَرِ لَيْسَ مَعَهُ إِذَا مَرَّ .

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ
حَبْرَةَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ يَقُولُ أَهْأَكْمُ لَتَكَثُرُ قَالَ يَقُولُ ابْنُ أَحْمَرَ
مَا لِي مَالِي وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ
فَا مَضِيَّتْ أَوْ أَكَلْتَ فَافْتِنْتَ أَوْ لَيْسَتْ فَابْكَيْتَ
هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم رؤف الرحیم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا زہد اور
دنیا سے بے رغبتی صرف حلال کو حرام کر دینے اور مال کو
ضائع کر دینے ہی کا نام نہیں بلکہ زہد یہ ہے کہ جو کچھ
تیرے ہاتھ میں ہے وہ اس سے زیادہ قابل اعتماد نہ ہو
جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اور جب تجھے
مصیبت پہنچے تو اس کے ثواب رکے حصول میں
زیادہ رغبت رکھے اور یہ تمنا ہو کہ کاش یہ میرے
لیے باقی رہتی۔

یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے
جانتے ہیں۔ اور بس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبد اللہ ہے
اور عمرو بن واقد منکر حدیث تھا۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا "انسان کے لیے ان اشیاء کے سوا کوئی
حق نہیں، رہنے کے لیے مکان، ستر عورت کے
لیے کپڑا، سالن کے بغیر روٹی اور پانی۔

یہ حدیث صحیح ہے اور حرث بن السائب کی
روایت ہے۔ نصر بن شُمیل کہتے ہیں "جلف الخبز"
سے سالن کے بغیر روٹی مراد ہے۔

حضرت مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں
کہ وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے آپ پڑھ رہے
تھے "اھاکم التکاثر" (زیادہ مال کی طلب نے تمہیں
غافل کر دیا، پھر فرمایا انسان کہتا ہے "یہ میرا مال ہے یہ
میرا مال ہے" لیکن تیرا صرف وہی ہے جو تو نے صدقہ
کر کے جاری رکھا یا کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارُ بْنُ عَبْدِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ أَنَّ شَدَّادَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ إِن تَبَدَّلَ
الْفُضْلُ خَيْرٌ لَكَ وَإِنْ تَمْسِكَ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ
عَلَى كَفَاةٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَالْيَدُ الْغُلِيَّةُ
خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ الْفُسْفَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَشَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُكْنَى أَبُو عَمْرٍاءَ -

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ نَارِ
الْمُبَارَكِ عَنْ جَبْرِ عَنْ شَرِيحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي تَيْمٍ الْجَيْشَانِيِّ
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُونَ عَلَى اللَّهِ
حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقْتُكُمْ كَمَا تَذَرَقُ الظَّيْرُ تَخْدُودًا
جَمَامًا وَتَذَرُوحُ بِطَانًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو تَيْمٍ الْجَيْشَانِيُّ
إِسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكٍ -

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَارِ الْيُودَا وَدَنَا
حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ كَانَ أَخَوَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ يُخْبِرُ نَسَاكًا مُحْتَرِفًا
أَخَاهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَعَلَّكَ تَذَرُقُ بِهِ -

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ بِإِسْنَادٍ
خَدَّاشِ الْبَغْدَادِيِّ قَالَ لَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ
نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُمَيْلَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ
سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَحْصَنٍ الْخُطَبِيِّ عَنْ
أَبِيهِ وَكَانَتْ لَهُ مُجَبَّةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت شداد بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے
ابو امامہ سے سنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
انسان اگر تو اپنے اخراجات سے بچا ہوا خرچ کرے،
تیرے لیے بہتر ہے اگر روک رکھے تو برا ہے ضرورت
کے مطابق روزی رکھنے پر تمہیں ملامت نہیں کیا جائیگا
(صدقہ دیتے وقت) پہلے اپنے گھر سے شروع کرو (بشرطیکہ
مستحق ہوں) اور پر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شداد بن عبد اللہ کی کنیت ابوعمار ہے۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم
اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے تو وہ تمہیں اس طرح رزق
دیتا جس طرح وہ پرندوں کو دیتا ہے صبح کو وہ بھوکے
نکلے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ہم اسے صرف
اسی طریق سے سچا مانتے ہیں۔ ابو تمیم جیشانی کا نام
عبد اللہ بن مالک ہے۔

.....

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور
اقدس میں دو بھائی تھے ایک بار گاہ رسالت مآب میں حاضر
رہتا اور دوسرا کوئی پیشہ کرتا ایک روز کاریگر بھائی نے
آپ کے ہاں شکایت کی تو آپ نے فرمایا شاید
تجھے اسی کے سبب روزی دی جاتی
ہے۔

سلبہ بن عبید اللہ بن محسن اپنے والد
سے راوی ہیں اور وہ صحابی تھے رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس حالت میں صبح
کی کہ اس کا دل مطمئن ہو، جسم تندرست ہو اور
اس کے پاس ایک دن کی روزی ہو تو گویا کہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ إِمْنًا فِي
سَرِيهِ مُعَاوِيَةَ فِي جَسَدِهِ عِنْدَكَ قُوْتُ يَوْمِهِ
فَكَانَ حَازِلًا حَيْزَتُكَ الدُّنْيَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَرْوَانَ بْنِ
مُعَاوِيَةَ قَوْلُهُ حَيْزَتُ يَعْني جُمِعَتْ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا الْحُسَيْنِيُّ نَا مَرْوَانَ بْنَ
مُعَاوِيَةَ تَحْوَهُ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَفَاةِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِ
۲۲۹ - حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ
نُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ أَغْبَطَ أَوْلِيَاءِي عِنْدِي كُفْرٌ مِنْ خَفِيفَةٍ
الْحَاذِ دُوحِظٍ مِنَ الصَّلَاةِ أَحْسَنَ عِبَادَةِ رَبِّهِ وَ
أَطَاعَتِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُبْشِرُ
الْبَيْتَ بِالْأَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلَى ذَلِكَ
ثُمَّ تَقَرَّبَ إِلَيْهِ فَقَالَ عَجَلْتُ مِنْبَشَةً قُلْتُ بَوَاكِيهِ
قَالَ تَرَاتُّهُ وَبِهَذَا الْإِسْتِادَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ لِي بَطْلَاءَ
مَكَّةَ ذَهَبًا قُلْتُ لَا يَا رَبِّ وَلَكِنْ أَتَسْبِحُ يَوْمًا وَ
أَجُوعُ يَوْمًا أَوْ تَالِ ثَلَاثًا أَوْ تَحْوَهُذَا إِذَا ذُجِعْتُ
تَضَرَّعْتُ إِلَيْهِ وَذَكَرْتُكَ إِذَا شَبِعْتُ شَكَرْتُكَ
وَحَمِدْتُكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ قُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْقَاسِمُ سَمُرَهُوَابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ
وَيْكُنَى أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ شَاطِئُ ثِقَةٍ
وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَيَكُنَى أَبَا
عَبْدِ الْمَلِكِ -

۲۳۰ - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ نَا

اس کے لیے دنیا جمع کر دی گئی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف
مروان بن معاویہ کی روایت سے جانتے ہیں۔
”حیزت“ کے معنی ”جمع کی گئی“ کے ہیں۔

ضرورت کے مطابق رزق اور اس پر صبر

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میرے نزدیک
سب سے زیادہ قابل رشک دوست وہ ہے جو“ قلت مالی
رک کی وجہ سے، بلکہ بوجھ والا ہو نماز سے اسے حصہ ملا ہو،
اچھا عبادت گزار ہو۔ خاموشی اور پوشیدگی کے ساتھ اپنے
رب کی اطاعت کرتا ہو۔ لوگوں میں مشہور نہ ہو، اس کی طرف
انگلیاں نہ اٹھتی ہوں، حسب ضرورت روزی میسر ہو اور اس پر
وہ صابر ہو، پھر آپ نے اپنی انگلیوں کو زمین پر مارتے
ہوئے فرمایا ”اس کی موت قریب آگئی، اس پر رونے
والی عورتیں کم ہوں گی اور اس کا ترکہ بھی قلیل ہوگا۔ آپ نے
مزید ارشاد فرمایا ”میرے رب نے میرے سامنے یہ بات
پیش کی کہ وہ وادی مکہ کو میرے لیے سونے کا بنا دے، میں نے عرض
کیا اے رب! نہیں بلکہ میں ایک دن کھاؤں گا اور ایک دن بھوکا
رہوں گا یا فرمایا ”تین دن“ یا اسی کی مثل کچھ فرمایا آپ نے عرض
کیا اے اللہ! اگر میں بھوکا رہوں گا تیرے ہاں گڑ گڑاؤں گا
مجھے یاد کروں گا اور جب شکم سیر ہوں گا تیرا شکرا دوں گا اور
تیری حمد کروں گا۔ اس باب میں فضالہ بن عبیدہ سے بھی روایت ہے حدیث
حسن ہے قاسم سے مروا ابن عبد الرحمن ہے اس کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے اور
وہ عبد الرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کا شامی غلام ہے جو ثقہ ہے علی
بن یزید حدیث میں ضعیف ہے، اور اس کی کنیت ابو عبد الملک ہے۔
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اسلام لایا، اسے حسب ضرورت روزی دی گئی اور دولت صبر عطا کی گئی، وہ کامیاب ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❖

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا "اس کے لیے بشارت ہے جسے اسلام کی ہدایت دی گئی، ضرورت کے مطابق رزق دیا گیا اور اس پر اس نے صبر کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ابوہانی بخولانی کا نام حمید بن ہانی ہے۔

فقر کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ رسالت مآب میں عرض کیا "یا رسول اللہ! میں آپ سے محبت کرتا ہوں" آپ نے فرمایا "سوچو کیا کہہ رہے ہو کہنے لگا "اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں" اس نے تین مرتبہ یہ بات کہی۔ آپ نے فرمایا اگر تو مجھ سے محبت کرتا ہے تو فقر کے لیے تیار ہو جا کیونکہ میرے حبیب کی طرف فقر ہے سیلاب کی طرح اپنی منزل کی طرف تیز دوڑنے سے بھی جلدی آتا ہے۔

نضر بن علی نے اپنے والد کے واسطے سے، شداد بن ابی طلحہ سے اسی کے ہم معنی روایت ذکر کی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو وازع راسبی کا نام جابر بن عمرو بصری ہے۔

فقراء ہما جریں، امرا سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقر ہما جریں

نَاعَبُدُ اللّٰهَ بِنِ بَزِيدٍ الْمُقَرِّي نَاسِعِيْدُ بُنْ اَبِي اَيُّوبَ عَنْ شَرَحْبِيلَ ابْنِ شَرِيْكَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ صَنِ الْجُبَلِي عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍوَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرَزِقَ كِفَافًا وَقَنَعَهُ اللّٰهُ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّرِّيُّ نَاعَبُدُ اللّٰهَ بِنِ بَزِيدٍ الْمُقَرِّي ثَنَا حَيَّوَةُ بْنُ شَرِيْحٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو هَانِي الْخَوْلَانِيُّ اَنَّ اَبَا عَلِيٍّ عُمَرَ بْنَ مَالِكٍ الْجَبَلِيَّ اَخْبَرَهُ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طُوْنِيْ يَمَنْ هُدِيْ لِلْاِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كِفَافًا وَقَنَعَهُ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو هَانِي الْخَوْلَانِيُّ اُسَدُ حَمِيْدُ بْنُ هَانِيٍّ۔

باب ۱۱ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْفَقْرِ

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ نَبْرَهَانَ بْنِ لَهْنَوَانَ الثَّقَفِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا سَاوُحُ بْنُ اَسْكُو نَا شَدَّادُ ابُو طَلْحَةَ الدَّرَاسِيُّ عَنْ اَبِي الْوَاِزِعِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَغْفَلٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اُحِبُّكَ فَقَالَ اَنْظِرْ مَا تَقُوْلُ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَا اُحِبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِيْ فَاَعِدْ لِلْفَقْرِ فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلَيَّ مِنْ يُحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلَى مُنْتَهَاهُ۔

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا اَبِي عَنْ شَدَّادِ ابِي طَلْحَةَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُو الْوَاِزِعِ الدَّرَاسِيُّ اِسْمُهُ جَابِرُ بْنُ عَمْرٍو وَهُوَ بَصْرِيٌّ۔

باب ۱۲ مَا جَاءَ اَنَّ فَقْرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَا هُمْ

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ نَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْاَعْشَشِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ

امراء سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، عبد اللہ بن عمرو اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی ”اے اللہ! مجھے مسکین زندہ رکھ، حالت مسکینی میں ہی رحلت ہو اور قیامت کے دن مساکین ہی کی جماعت سے اٹھانا“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ”یا رسول اللہ! کیوں (ایسا ہو؟) آپ نے فرمایا مساکین، امیر لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ اے عائشہ! مسکین کے سوال کو کبھی رد نہ کرنا اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو۔ اے عائشہ! مساکین سے محبت رکھ اور انہیں اپنے قریب کر دیا کرنے سے اللہ تعالیٰ تجھے قیامت کے دن اپنا قرب نصیب کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”فقراء جنت میں، اغنیاء سے پانچ سو سال یعنی نصف دن پہلے داخل ہوں گے قیامت کا دن ایک ہزار سال ہو گا، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان فقراء جنت میں اغنیاء سے نصف دن پہلے داخل ہوں گے اور وہ نصف دن، پانچ سو سال کا ہو گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

هَذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْغَنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةٍ عَامٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ وَجَائِدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ -

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ قَامِلٍ الْكُوفِيُّ نَاثَابُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَابِدُ الْكُوفِيُّ نَا الْحَارِثُ بْنُ السُّعْدَانَ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ أَحْيِي مَسْكِينًا وَأَمْتِنِي مَسْكِينًا وَاحْشُرْنِي فِي زُمَرَةِ الْمَسَاكِينِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّهُمْ يُدْخِلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْغَنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةٍ عَامٍ خَرِيفًا يَأْعَاشُ لَا تَدْرِي الْمَسْكِينُ وَلَوْ بَشَرٌ تَمْرَةً يَأْعَاشُ أَجَبِي الْمَسَاكِينُ وَقَدِّبْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ يَقَرِّبُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا قَبِيصَةُ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْغَنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةٍ عَامٍ نِصْفَ يَوْمٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ -

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدٍ الْمُقَرِّي نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ الْخَضْرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْغَنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةٍ عَامٍ خَرِيفًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فقراء مسلمان، اغنیاء سے نصف دن پہلے دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ پانچ سو سال کا ہوگا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر اوقات

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میرے لیے کھانا منگوایا اور فرمایا میں جب سیر ہو کر کھانا کھاتی ہوں تو رونے کو جی چاہتا ہے اور پھر رو پڑتی ہوں، مسروق کہتے ہیں میں نے پوچھا آپ ایسا کیوں کرتی ہیں؟ ام المؤمنین نے فرمایا میں اس حالت کو یاد کرتی ہوں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی ایک دن میں دو مرتبہ روٹی اور گوشت نہیں کھایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی دو دن متواتر جو کی روٹی بھی سیر ہو کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل خانہ نے کبھی بھی تین دن مسلسل گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ دنیا سے رخصت ہوئے۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا الْحَارِثِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ فَقْدَاءُ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَهُوَ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَعِيشَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلِيهِ

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاعَبَادُ بْنُ عَبَادٍ الْأُمَلِيُّ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَدَاعَتْ لِي بِطَعَامٍ وَقَالَتْ مَا أَشْبِعُ مِنْ طَعَامٍ فَاشَاءُ أَنْ أَبْكِيَ إِلَّا بَكَيْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ أَذْكُرُ الْحَالِ الَّتِي فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ مَا شَبِعُ مِنْ حُبْنِي وَحُبِّ مَرَّتَيْنِ فِي يَوْمٍ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِبْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُبْنِي شَعِيرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَلَاءِ نَا الْحَارِثِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلَهُ ثَلَاثًا تَبَاعًا مِنْ حُبْنِي الْبَرِّ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ

حَسَنٌ مَّجِيذٌ۔

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ نَا
يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ نَا جَرِيدُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ سَلِيمِ
بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ مَا كَانَ
يَفْضُلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْرَ الشَّعِيرِ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ
مَجِيذٍ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا أَلَوْجِدُ۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَيْمِيُّ
ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَتَّابٍ عَنْ
عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيتُ اللَّيْلَ فِي الْمَتَابَعَةِ
كَأَوْيَا وَاهْلُهُ لَا يَجِدُونَهُ عَشَاءً وَكَانَ أَكْثَرُ
خُبْرِهِمْ خُبْرَ الشَّعِيرِ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ مَجِيذٍ۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَرَ نَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ
عَنْ عِمَارَةَ بْنِ الْقُفَعَاءِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ رُفْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا هَذَا
أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ مَجِيذٍ۔

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ
عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ شَيْئًا يَخْدِي هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ
غَرِيبٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا غَيْرُ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ
عَنْ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُرْسَلًا۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ
قَالَ مَا أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى خُورَانٍ وَلَا أَكَلَ خُبْرًا مُرَقَفًا حَتَّى مَاتَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو امامہ فرماتے ہیں ”رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے
کبھی جو کی روٹی بھی نہیں کچی۔ رقت کی طرف
اشارہ ہے۔

یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب
ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
مسلل کئی راتیں بھوک سے رہتے اور آپ کے
گھروالوں کے پاس شام کا کھانا نہ ہوتا
اور عام طور پر ان کا کھانا، جو کی روٹی
ہوتی تھی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دعائے ”اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے اہل بیت کا رزق صرف قوت لا موت ہو“
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے دن کے لیے کچھ بھی
جمع نہ کرتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

جعفر بن سلیمان کے غیر نے بھی یہ حدیث
حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضور
صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے ”رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بھر
نہ تو کبھی دسترخوان پر کھانا تناول فرمایا اور
نہ ہی چپاتی کھائی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو“
یہ حدیث سعید بن ابی عروبہ کی روایت سے

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ
سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَدُوْبَتَا -

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُجِيدِ الْحَنْفِيُّ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ
هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ نَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ قِيلَ لَمَّا أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ يَعْنِي الْخَوَّارِي فَقَالَ
سَهْلٌ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
النَّقِيَّ حَتَّى يَقَى اللَّهُ فَيَقِيلَ لَهُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاجِلُ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاجِلُ قِيلَ كَيْفَ كُنْتُمْ
تَصْنَعُونَ يَا لَشُعَيْرٍ قَالَ كُنَّا نَنْفَعُهُ قَيْطَرُ مِنْهُ
مَا طَارَ ثُمَّ نُسْرِبُهُ فَنَعْبِجُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَعِيشَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنُ جَالِدٍ بْنِ
سَعِيدٍ نَا أَبِي عَنْ بَيَانَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ
سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاسٍ يَقُولُ إِنِّي لِأَوَّلُ رَجُلٍ
أَهْرَقَ دَعَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَإِنِّي لِأَوَّلُ رَجُلٍ رَأَى
بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَعْذُو فِي
الْأَعْصَابَةِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا نَأْكُلُ إِلَّا الدُّورَ الشَّجَرِ وَالْجُبْلَةَ حَتَّى آتَى أَحَدَنَا
لِيَضْمَ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِيرُ وَأَصْبَحَتْ بَنُو
أَسَدٍ يَعْذُرُونِي فِي الدِّينِ لَقَدْ جِئْتُ إِذَا وَصَلْتُ
عَلَيَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ عَنْ حَدِيثِ
بَيَانَ -

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
نَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ أَبِي خَالِدٍ ثَنِي قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ

حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے
ان سے کسی نے پوچھا ”کیا حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے کبھی میدہ تناول فرمایا؟“ حضرت
سہل نے جواب دیا ”حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے زندگی بھر میدہ نہیں دیکھا“ پھر پوچھا گیا
”کیا تمہارے پاس عہد رسالت میں چھینیاں
ہوتی تھیں؟“ آپ نے فرمایا ”نہیں“ پوچھا گیا
”تم جو کے آٹے کا کیا کرتے تھے؟“ انہوں
نے فرمایا ”ہم اسے بھونک مارتے جو اڑنا
ہوتا اور جاتا پھر پانی ڈال کر گوندھ لیتے۔“

صحابہ کرام کا گزران زندگی

حضرت قیس سے روایت ہے فرماتے ہیں ”میں نے
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے
فرمایا ”میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں
خون بہایا اور میں ہی پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ
کے راستے میں تیر بھینکا۔ میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ ہم
صحابہ کرام کی جماعت جہاد کر رہے تھے اور ہم صرف دختوں
کے تپے اور خاردار جھاڑیوں کے پھل کھاتے تھے یہاں تک
کہ ہمارا پاخانہ کبھی یوں اڑاؤٹھوں کی منگنی کی طرح ہوتا اب
نبو سعد میرے دین کے بارے میں طعن کرتے ہیں
اگر ایسا ہی ہے تو اس وقت میں نامراد رہا اور میرے اعمال
ضائع ہوئے یہ حدیث حسن صحیح اور بیان کی روایت سے غریب ہے۔“

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
میں پہلا عرب ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں

سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ يَقُولُ إِنِّي أَقَدُّ رَجُلٍ مِّنَ الْعَدَبِ
رَفِي بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَخْذُومَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا
كَلَامٌ إِلَّا الْحُبْلَةُ وَهَذَا السُّمْرُ حَتَّى إِنَّا أَحَدَنَا
لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ
تُعْزِرُنِي فِي الدِّينِ لَقَدْ خَبْتُ إِذَا وَضَلَّ عَلَيَّ
هَذَا أَحَدٌ يَتُحَسِّنُ حَسَنٌ مَّيِّمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُنْبَةَ
بْنِ غَزْوَانَ -

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَاحِدٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُنَشَقَّانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَخَطَّ فِي
أَحَدِهِمَا ثُمَّ قَالَ بَحْ بَحْ يَتَخَطُّ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي
الْكَتَّانِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخْذُ فِيمَا بَيْنَ مَنْبَرِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ
مِنَ الْجُوعِ مَغْشِيًا عَلَيَّ فَيَمُجُّ الْجَائِي فَيَضَعُ سِرْجَهُ
عَلَى عُنُقِي يَرَى أَنَّ بِي الْجُنُونَ وَمَا بِي جُنُونٌ وَمَا
هُوَ إِلَّا الْجُوعُ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ مَّيِّمٍ غَرِيبٌ -

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَاعِبُ اللَّهِ
بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرِّي نَاحِيَةُ بْنُ شَرِيحٍ شَيْبِيُّ أَبُو
هَانِيٍّ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ عَمْرُو بْنَ مَالِكٍ الْحَبَلِيُّ
أَخْبَرَهُ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ يَخِذُ
رِجَالًا مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَ
هُمُ أَصْحَابُ الصُّفَةِ حَتَّى يَقُولَ الْغَرَابُ هُوَ لَا
بَجَائِنٍ أَوْ بَجَائِنُونَ فَإِذَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَعَالَ كَوْ تَعْلَمُونَ
مَا لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ لِأَحَبِّ لَكُمْ أَنْ تَزِدُوا دُفَاقَةً وَ
حَاجَةً قَالَ فَضَالَةُ إِنَّمَا يُؤْهِدُكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ مَّيِّمٍ -

تیر پھینکا میں دیکھتا ہوں کہ ہم حضور کی معیت میں جہاد کر رہے
تھے ہمارے پاس کھانے کے لیے خاردار درختوں کے
پتوں اور پھلوں کے سوا کچھ نہ تھا یہاں تک کہ ہمارا
پاخانہ کبریوں کی مینگنیوں کی طرح ہوتا لیکن اب بنو اسد
مجھے طعنہ دیتے ہیں اگر میں واقعی ایسا ہی ہوں تو ناکام
رہا اور میرے اعمال ضائع ہو گئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عتبہ بن غزوآن
سے بھی روایت ہے۔

حضرت محمد بن سیرین کہتے ہیں ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عنه کے پاس تھے آپ پر گلاب میں رنگی ہوئی کتان کی دو چادریں
تھیں ایک چادر سے ناک صاف کرتے ہوئے آپ نے فرمایا واہ
واہ، ابو ہریرہ کتان کی چادر سے ناک صاف کر رہا ہے بیشک
میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے درمیان بھوک کے باعث
غشی کھا کر گڑا ایک آدمی آیا اور اس نے اپنا قدم میری گردن
پر رکھ دیا اس کا خیال تھا کہ مجھے جنون ہے حالانکہ مجھے جنون نہ تھا
بلکہ یہ سب کچھ بھوک کی وجہ تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا
رہے ہوتے تو اصحاب صفہ میں سے کئی افراد بھوک
کے باعث کمزوری کی وجہ سے گر پڑتے۔ اعراب
کہتے یہ لوگ پاگل ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم
منار سے فارغ ہوتے تو ان کی طرف متوجہ ہو کر
فرماتے "اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ تمہارے لیے
اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا (ثواب) ہے تو تم
فقر اور فاقہ کا اضافہ چاہتے۔ حضرت
فضالہ فرماتے ہیں وہ میں اس دن حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَدَمُ بْنُ أَبِي
إِبَاسٍ نَا شَيْبَانُ أَبُو مَعَاوِيَةَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ
عَمْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي
هُدَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيهَا أَحَدٌ فَاتَى
أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ خَرَجْتُ
أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْظَرُنِي
وَجْهَهُ وَالتَّسْلِيمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلَيْتُ أَنْ جَاءَ عُمَرُ
فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ قَالَ الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ وَأَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذَلِكَ تَنَا نَطَلَقُوا
إِلَى مَنْزِلِ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيْمَانِ الْأَنْصَارِيِّ
وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ النِّخْلِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَقَالُوا لِلْإِمْرَأَةِ أَيْنَ صَاحِبُكَ
فَقَالَتْ إِنِّي لَنْ أَتِيَنَّكَ لَنَا الْمَاءُ وَلَمْ يَلْبَسُوا
أَنْ جَاءَ أَبُو الْهَيْثَمِ بِقَرْبَةٍ يُدْعِيهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ
يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْدِيهِ
بِأَبِيهِ وَأُمِّهِ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِ إِلَى حِدَاقَتِهِ فَبَسَطَ
لَهُمْ بَسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى نَخْلَةٍ فَجَاءَ بِقَنْبَرٍ فَوَضَعَهُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا تَنْفَقِينَ لَنَا
مِنْ رُطْبِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَرَدْتُ أَنْ نَخْتَارُ
أَوْ قَالَ تَخْتَبِرُوا مِنْ رُطْبِهِ وَنُبْسِرَهُ فَاكْلُوا وَشَرِبُوا
مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَذَا الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَنْ النَّعِيمِ
الَّذِي تَسْأَلُونَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَ
رُطْبٌ حَلِيبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ
لِيَصْنَعَ لَهُمْ مَعَا مَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَذُبَحْنَ ذَاتَ دَرٍّ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنْاقًا أَوْجَدِيًا
خَاتَا هُمُ بِهَا فَاكْلُوا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا آتَا سَبِيَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت (ایک دن رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں گھر سے باہر تشریف لائے جس وقت
آپ نہ تو باہر تشریف لایا کرتے تھے اور نہ ہی کسی سے ملاقات فرماتے
اسی دوران حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے
آپ نے پوچھا "اے ابو بکر! کیسے آنا ہوا؟" عرض کیا "یا رسول اللہ! صرف
آپ کی ملاقات زیارت اور سلام عرض کرنے کی غرض سے حاضر
ہوا ہوں تھوڑی دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔
آپ نے فرمایا "اے عمر! تم کیسے آئے؟" عرض کیا "یا رسول اللہ!
بھوک کی وجہ سے آیا ہوں" حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا "مجھے بھی کچھ بھوک محسوس ہو رہی ہے" پھر وہ سب
ابو الہیثم بن تیمان انصاری کے گھر کی طرف چل پڑے
ابو الہیثم کے ہاں بہت سے کھجوروں کے درخت اور کثیر تعداد
میں کبریاں تھیں البتہ خادم کوئی نہیں تھا۔ وہ گھر میں موجود نہ تھے
ان کی بیوی سے پوچھا تمہارے خاوند کہاں ہیں؟ کہنے لگیں ہمارے
بے بیٹھاپانی لینے گئے ہیں کھوڑی دیر میں ابو الہیثم پانی کی
مشک لے آئے، مشک رکھ کر حاضر خدمت ہوئے اور
آئے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لپٹ گئے اور کہتے
جاتے تھے آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ ازاں بعد
ابو الہیثم ان تینوں حضرات کو لے کر اپنے باغ میں چلے گئے
ان کے لیے کپڑا بچھایا اور درخت سے کھجور کا گچھا توڑ کر حاضر
کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہمارے لیے صرف
تازہ کھجوریں ہی کیوں نہ لائے؟ انہوں نے عرض کیا "میں اس
ارادہ سے تازہ پختہ اور نیم پختہ کھجوریں لایا ہوں تاکہ آپ جو
چاہیں اختیار فرمائیں۔ چنانچہ انہوں نے کھجوریں کھائیں اور
وہ بیٹھاپانی پیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات
کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ ان نعمتوں
سے ہے جن کے بارے میں قیامت کے دن پوچھا جائے گا
تھنڈا سایہ، پاکیزہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی، پھر جب ابو الہیثم
رضی اللہ عنہ آپ کے لیے کھانا تیار کرنے کے لیے جانے لگے

فَاتَيْنَا قَاتِلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَاسِينَ
لَيْسَ مَعَهُمَا تَالِثٌ فَاتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْتُمَهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
اخْتَرْنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمِنٌ خُذْ هَذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي
وَاسْتَوْصِي بِهِ مَعْرُوفًا فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ إِلَى
إِمْرَأَتِهِ فَاخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِمْرَأَتُهُ مَا أَنْتِ بِبَايِعِ مَا
قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْ تَعْتَقَهُ
قَالَ هُوَ عَتِيقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ نَبِيًّا وَلَا خَلِيفَةً إِلَّا أُولَ بَطَانَتَانِ
بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ
بَطَانَةٌ لَا تَأْكُلُ خَبَالًا وَمَنْ يُؤَقِّ بَطَانَةَ السُّوءِ
فَقَدْ وُقِيَ هَذَا أَحَادِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر اور حضرت
فاروق اعظم رضی اللہ عنہما باہر تشریف لائے اس کے بعد
مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت نقل کی لیکن حضرت
ابو ہریرہ کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ شبیان کی حدیث،
ابو عوانہ کی حدیث سے زیادہ مکمل اور طویل ہے اور
شبیان، محدثین کے نزدیک فقہ اور صاحب کتاب ہیں۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے بارگاہ رسالت میں بھوک کی شکایت کی اور پیٹ پر سے کپڑا اٹھا کر باندھے ہوئے پتھر دکھائے تو آپ نے اپنے شکم اقدس پر دو پتھر باندھے ہوئے دکھائے۔ یہ حدیث عزیز ہے اور ہم اس کو صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

سماک بن حرب کہتے ہیں میں نے حضرت

نعمان بن بشیر کو فرماتے ہوئے سنا "کیا تمہیں تمہارا پسندیدہ کھانا اور پانی میسر نہیں ہیں؟ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو (بعض اوقات) پیٹ بھر کر ردی کھجوریں بھی حاصل نہ ہوتی تھیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اصل مالدار کی نفس کی امیری ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حقیقی مالدار کی مال کی کثرت نہیں بلکہ نفس کا غنی ہونا ہی اصل مالدار کی ہے۔

حصول مال

حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی زوجہ خولہ بنت قیس فرماتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا "بے شک یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے جس کو اس کا حق ملا اسے اس میں برکت دی گئی اور بہت سے لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے مال سے نفسانی خواہشات پوری کرتے ہیں ان کے لیے قیامت کے دن آگ ہی آگ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو الیاء مد کا نام عبید سنا ہے۔

دنیا کی محبت باعث عذاب ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا رو در اہم کے بندوں پر لعنت کی گئی۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے

بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ اَلَسْتُ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُوْا لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّارِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عُمَرَ۔

باب ۱۱۹ مَا جَاءَ أَنَّ الْغَنَى غِنَى النَّفْسِ ۲۵۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ بْنُ قَرِيْشٍ الْيَمَامِيُّ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغَنَى عَنْ كَثْرَةِ الْأَعْرَمِ وَلَكِنَّ الْغَنَى غِنَى النَّفْسِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب ۱۲۰ مَا جَاءَ فِي اخْتِا الْمَالِ ۲۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ قَيْسٍ وَكَانَتْ تَحْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خِزْرَةٌ خُلُوَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَحْقِقُ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَرَبٌّ مُتَخَوِّضٌ فِيمَا شَاءَتْ بِهِ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا النَّارُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ أَبُو الْوَلِيدِ اسْمُهُ عَبِيدٌ سُنْطَا۔

باب ۱۲۱

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصَّوْفِيُّ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعْنُ عَبْدُ الدَّيْنَارِ وَلَعْنُ عَبْدُ الدَّارِهِمِ

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے
کئی راویوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
روایت کی ہے جو اس روایت سے زیادہ مکمل
اور طویل ہے۔

خریش کی مذمت

حضرت ابن کعب بن مالک انصاری اپنے
والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا دو بھوکے بھیڑیے، بکریوں کے ریوڑ
میں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ اتنا نقصان نہیں کرتا جتنا
مال اور مرتبے کی حرص کرنے والا اپنے دین کے
لیے نقصان دہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بھی حدیث
مروی ہے لیکن اس کی اسناد صحیح نہیں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سے بے رغبتی
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے
ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر آرام فرما ہوئے جب
بیدار ہوئے تو پہلو پر چٹائی کے نشات تھے، ہم نے عرض
کیا "یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے لیے آرام دہ بچھونا بنالیں"
آپ نے فرمایا میرا دنیا سے کیا تعلق ہے۔ میں دنیا
میں ایک سوار کی مثل ہوں جو درخت کے سائے
میں بیٹھا پھر چلا گیا اور درخت کو چھوڑ دیا۔

اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے
بھی روایات ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

اچھے دوست کی تلاش

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آدمی! اپنے
دوست کے دین پر ہوتا ہے پس تم میں سے ہر ایک کو
دیکھنا چاہئے کہ وہ کس کو دوست بنا رہا ہے۔

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَ
قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ مِنْ هَذَا
وَأَطُولُ۔

باب ۲۲۱

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ
الْمُبَارَكِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ
بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذُنُوبَانِ جَائِعَانِ
أُرْسِلَا فِي غَنَوٍ يَأْخُذُ لَهَا مِنْ حِرْمٍ أَلَمْرَةِ عَلَى
الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِأَيِّبِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَيُرْوَى فِي هَذَا الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَجِزُ اسْتِثْنَاءُ

باب ۲۲۲

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ
نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنَا ثَنِي الْمَسْعُودِيُّ نَا عُمَرُو
بْنُ مُلَّةٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ نَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى حَصِيرٍ فَقَامَ وَقَدْ أَثَرَفِي جَنْبِهِ فَقُلْنَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ كَوْنَتْ نَا لَكَ وَطَافَقَالَ مَالِي وَلِلدُّنْيَا
مَا أَنَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا كَرَائِبٍ اسْتَنْطَلَتْ تَحْتَ
شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَذَكَّرَهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

باب ۲۲۳

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ وَ
أَبُو دَاوُدَ قَالَ لَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنِي مُوسَى بْنِ
وَرْدَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ

فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِفُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

باب ۱۲۵

۲۶۲۲ - حَدَّثَنَا سُؤْيُدُ نَاعَبْدُ اللَّهِ نَاسُفِيَانُ بْنُ عُمَيْيَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ أُمِّيَّتَ ثَلَاثَ فَرَجٍ إِنْشَارٍ وَيَبْقَى وَاحِدٌ يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

باب ۱۲۶ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَّةِ كَثْرَةِ الْأَكْلِ

۲۶۲۳ - حَدَّثَنَا سُؤْيُدُ نَاعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَاسُفِيَانُ بْنُ عُمَيْيَةَ عَنْ أَبِي عِيَّاشٍ تَشْيُ أَبُو سَلَمَةَ الْجُمُحِيُّ وَجَبْدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِي عَنْ مُقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرَبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مَلَأَ أَدْمِيَّ وَعَاءٌ شَرًّا مِنْ بَطْنٍ يَحْسِبُ ابْنُ آدَمَ أَكْلَاتٍ يُقِيمُ ضُلْبَهُ فَإِنْ كَانَ لَا حَالَةَ فَتُلْتُ لَطْعَامِهِ وَتُلْتُ لَشَرَابِهِ وَتُلْتُ لِنَفْسِهِ جَدَّ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُرْفَةَ نَاسُفِيَانُ بْنُ عُمَيْيَةَ عَنْ نَحْوِهِ وَقَالَ الْمُقْدَامُ بْنُ مَعْدِيكَرَبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُوَيْدٌ كَرَّمَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

باب ۱۲۷ مَا جَاءَ فِي الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

۲۶۲۴ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاعَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فَرَّاسٍ عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُدْرِي يَدْرَأِي اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُسَمِعُ يُسَمِعِ اللَّهُ بِهِ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ہمیشہ کی دولت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میت کے پچھے تین چیزیں جاتی ہیں ان میں سے دو واپس آ جاتی ہیں اور ایک باقی رہتی ہے۔ اس کے پچھے اس کا مال، اولاد اور عمل جاتے ہیں۔ اولاد اور مال واپس آ جاتے ہیں اور عمل اس کے ساتھ باقی رہتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
زیادہ کھانا مکروہ ہے

مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا "انسان نے پیٹ سے زیادہ برابر تن نہیں بھر انسان کے لیے چند لقمے کھانا کافی ہے جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھ سکے اگر زیادہ کھانا ضروری ہو تو پیٹ کے تین حصے کرے ایک تہائی کھانے کے لیے ایک پانی کے لیے اور ایک تہائی سانس لینے کے لیے۔ اسماعیل بن عیاش نے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی اور کہا کہ مقدم بن معدیکرب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی "میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا" کے الفاظ نہیں ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ریا کاری اور طلبِ شہرت

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں کو دکھانے کے لیے عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کا بدلہ دے گا اور جو شہرت طلب کرے گا قیامت کے دن اس کے عیوب کی تشہیر ہوگی۔ راوی کہتے ہیں حضور نے یہ بھی فرمایا "جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ

اس پر رحم نہیں فرماتا اس باب میں جندب اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللَّهُ
وَفِي الْبَابِ عَنْ جُنْدَبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
هَذَا أَحَدُ يَثْنِ حَسَنٍ عَرَبِيٍّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ -

ولید بن ابی ولید الوعثان مدائنی سے مروی ہے ان سے عقبہ بن مسلم نے شقی اصحی سے نقل کیا کہ وہ مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے نو دیکھا ایک آدمی کے گرد کچھ لوگ جمع ہیں انہوں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں (فرماتے ہیں) میں ان کے قریب ہو گیا ہانک کہ ان کے بالکل سامنے بیٹھ گیا آپ لوگوں سے حدیث بیان کر رہے تھے جب خاموش ہوئے اور تنہا رہ گئے تو میں نے عرض کیا میں آپ سے سخن فلاں و فلاں عرض کرتا ہوں کہ مجھے کوئی حدیث سنائیں جسے آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا سمجھا اور جان لیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جسے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا سمجھا اور جاننا پھر آپ سسکیاں لینے لگے یہاں تک کہ بیہوش ہو گئے ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جسے حضور نے مجھ سے اس مقام پر بیان فرمایا یہاں ہم دونوں کے سوا کوئی نہیں تھا پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سسکیاں لینے لگے یہاں تک کہ بیہوش ہو کر منہ کے بل جھک گئے۔ میں نے کافی دیر تک آپ کو سہارا دیا پھر جب ہوش آیا تو فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ بندوں کی طرف متوجہ ہوگا تاکہ ان کے درمیان فیصلہ فرمائے تمام امتیں گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوں گی سب سے پہلے تین آدمیوں کو بلا یا جائے گا (۱) جس نے قرآن یاد کیا ہوگا (۲) جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کیا گیا ہوگا (۳) اور زیادہ مالدار شخص۔ اللہ تعالیٰ اس قاری سے فرمائے گا کیا میں نے تمہیں وہ کلام نہ سکھائی جسے میں نے

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَحِيرٍ مَا عَجَدَ اللَّهُ
بْنُ الْمُبَارَكِ نَاحِيَةَ بَنٍ شَرِيحٍ بَا الْوَلِيدِ بَنٍ
أَبِي الْوَلِيدِ أَبُو عَثْمَانَ الْمَدَائِنِيُّ أَنَّ عَقْبَةَ
بَنٍ مُسْلِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ شُعْبَةَ الْأَصْبَحِيِّ حَدَّثَهُ
أَنَّهُ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ
اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ هَذَا أَفَقَأُوا
أَبُو هُرَيْرَةَ قَدْ تَوُتَ مِنْهُ حَتَّى قَعَدَتْ بَيْنَ
يَدَيْهِ وَهُوَ يَدَّ ثُ النَّاسَ فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا
قُلْتُ لَهُ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ وَبِحَقِّ لِمَا حَدَّثْتَنِي
حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتَهُ وَعَلَيْتَهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
أَفْعَلُ لِأَحَدٍ تَمَنَّى حَدِيثًا حَدَّثَ نَبِيَّهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتَهُ وَعَلَيْتَهُ ثُمَّ
نَشَعْتُ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشَعَةً شَدِيدَةً فَمَكَثْتُ قَلِيلًا
ثُمَّ أَفَاقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَقَالَ أَفْعَلُ لِأَحَدٍ تَمَنَّى
حَدِيثًا حَدَّثَ نَبِيَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَا وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ
غَيْرِي وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَعْتُ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشَعَةً شَدِيدَةً
ثُمَّ مَالَ خَائِفًا عَلَى وَجْهِهِ فَاسْتَدْتُ حُلُومِي
ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ شَيْءٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يُنْزِلُ إِلَى الْعِبَادِ لِيَقْضَى بَيْنَهُمْ وَكُلُّ أُمَّةٍ
جَائِئَةٍ فَأَوَّلُ مَنْ يَدْعُو بِهِ رَجُلٌ جَمَعَ
الْقُرْآنَ وَرَجُلٌ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَرَجُلٌ
كَثِيرُ الْمَالِ فَيَقُولُ اللَّهُ لِلْقَارِي أَلَمْ أَعْلَمَكَ
مَا أَنْزَلْتُ عَلَى رَسُولِي فَتَالَ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ

فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا عَلِمْتَ قَالَ كُنْتُ أَقُومُ بِمِائَةِ
الْمَلِكِ وَأَنَا أَلْفًا فَتَقُولُ اللَّهُ كَذَبْتَ وَ
تَقُولُ الْمَلَكُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ اللَّهُ كَذَبْتَ
بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فَلَانٌ قَارِيٌّ فَقَدْ قِيلَ
ذَلِكَ وَيُوتَى بِصَاحِبِ الْمَالِ فَيَقُولُ اللَّهُ كَذَبْتَ
أَلَمْ أَدْعَكَ تَحْتَاجُ إِلَى أَحَدٍ قَالَ بَنِي يَارَبِّ قَالَ
فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا اتَّيْتُكَ قَالَ كُنْتُ أَصِلُ
الْيَتَامَى وَأَتَصَدَّقُ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ كَذَبْتَ
وَتَقُولُ الْمَلَكُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ اللَّهُ بَلْ
أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فَلَانٌ جَوَادٌ وَقَدْ قِيلَ ذَلِكَ
وَيُوتَى بِالَّذِي قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقُولُ
اللَّهُ لَهُ فِيمَا ذَا قُتِلْتَ فَيَقُولُ أَمَرْتُ بِالْجِهَادِ
فِي سَبِيلِكَ فَقَاتَلْتُ حَتَّى قُتِلْتُ فَيَقُولُ اللَّهُ
لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَكُ كَذَبْتَ وَ
يَقُولُ اللَّهُ بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ وَلَانٌ
جَرِيئٌ فَقَدْ قِيلَ ذَلِكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُكْبَتِي فَقَالَ يَا بَاهِرِيَّةُ
أُولَئِكَ الثَّلَاثَةُ أَوَّلُ خَلْقِ اللَّهِ تُسْعَرُ بِهِمُ
النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أُولَئِكَ أَبُو عُمَرَ
الْمَدَائِنِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ شَيْفٍ هُوَ الَّذِي
دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَخْبَرَهُ بِهَذَا فَقَالَ أَبُو
عُمَرَ وَحَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ أَنَّهُ
كَانَ سَيِّدًا لِمُعَاوِيَةَ قَالَ فَمَا خَلَّ عَلَيْهِ
رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ بِهَذَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ
مُعَاوِيَةُ قَدْ فَعِلَ بِهَذَا هَذَا فَكَيْفَ بِمَنْ
بَقِيَ مِنَ النَّاسِ ثُمَّ بَكَى مُعَاوِيَةُ بُكَاءً شَدِيدًا
حَتَّى ظَنَّنَا أَنَّهُ هَالِكٌ وَقُلْنَا قَدْ جَاءَ نَاهَا
الرَّجُلُ بِشَيْءٍ ثُمَّ أَخَافَ مُعَاوِيَةَ وَمَسَحَ عَنْ
وَجْهِهِ وَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مَنْ كَانَ

اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا عرض کرے گا ہاں یا رب ،
اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا وہ کہے گا میں
لاٹ دن اس کی تلاوت کرتا رہا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا
فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو چاہتا تھا کہ
کہا جائے فلاں قاری ہے پس تجھے کہا گیا دولتمند کو لایا جائے گا
اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے میں نے (مال میں اتنی) وسعت نہ دی
کہ تجھے کسی کا محتاج نہ رکھا وہ عرض کرے گا ہاں یا رب اللہ تعالیٰ
فرمائے گا میری دی ہوئی دولت سے کیا عمل کیا وہ کہے گا میں
قربنداروں سے صلہ رحمی کرتا اور غیرات کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ
فرمائے گا تو جھوٹا ہے فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ
(مزید) فرمائے گا تو چاہتا تھا کہ کہا جائے فلاں بڑا سخی ہے سو ایسا
کہا جا چکا (پھر) شہید ہو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو کس
لئے قتل ہوا وہ کہے گا تو نے مجھے اپنے راستے میں جہاد کا حکم دیا
پس میں نے لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے
گا تو نے جھوٹ کہا فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ
فرمائے گا تیری نیت یہ تھی کہ لوگ کہیں فلاں بڑا بہادر ہے پس
یہ بات کہی گئی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے زانو پر
مارنے ہوئے فرمایا اے ابوہریرہ! اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب
سے پہلے ان ہی تین آدمیوں سے جہنم کو بھڑکایا جائے گا ولید بن عثمان
ملائی کہتے ہیں مجھے عقہہ نے بتایا کہ یہی شفی حضرت معاویہ رضی اللہ
عنہ کے پاس گئے اور انہیں حدیث سنائی ابو عثمان کہتے ہیں
مجھے علامہ بن حکیم نے بتایا کہ یہ شفی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے
پاس جلاوتھے کہتے ہیں حضرت امیر معاویہ کے پاس ایک آدمی آیا اور
انہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بتائی تو حضرت
معاویہ نے فرمایا ان تینوں کا یہ حشر ہے تو باقی لوگوں کا کیا حال
ہوگا پھر آپ بہت روئے یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا شاید
جان دے دیں گے اور ہم نے کہا یہ آدمی ہمارے پاس
شر لے کر آیا ہے پھر جب حضرت معاویہ کو ہوش آیا تو آپ نے

يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزَيَّنَتْهَا نُوفٌ إِلَيْهِمْ
أَعْمَاهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ أُولَئِكَ
الَّذِينَ كَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا السَّارُ وَحِطَ
مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

باب ۳۸

۲۶۶ - حَدَّثَنَا أَبُو كَرَيْبٍ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَمَّارِ
بْنِ سَيْفٍ الصَّبِيِّ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ الْيَصْرِيِّ
عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا
بِاللَّهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِي جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ
مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قِيلَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَدْخُلُهَا قَالَ الْقَرَأَةُ الْمُرَاوَنُ
يَا عَمَّارُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ .

باب ۳۹

۲۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا أَبُو دَاوُدَ
نَا أَبُو سَنَانٍ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ جَبِيْبِ بْنِ أَبِي قَابِطٍ
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ
يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيَسْرُهُ
فَإِذَا أُطْلِعَ عَلَيْهِ أَعْجَبَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَدَّ أَجْرَانِ أَجْرَ الْبَيْتِ
وَ أَجْرَ اَلْعَلَانِيَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ
رَوَى الْأَعْمَشُ وَغَيْرُهُ عَنْ جَبِيْبِ بْنِ أَبِي قَابِطٍ
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُرْسَلًا وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا
الْحَدِيثَ إِذَا أُطْلِعَ عَلَيْهِ فَأَعْجَبَهُ إِنَّمَا مَعْنَاهُ
أَنْ يُعْجِبَهُ ثَنَاءُ النَّاسِ عَلَيْهِ بِالْخَيْرِ لِقَوْلِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا شَهِدَاءُ اللَّهِ

چہرہ پونچھا اور کہا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ
علیہ وسلم نے سچ فرمایا جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی
زینت چاہتے ہیں ان کے اعمال کا بدلہ دنیا میں ہی پورا
دے دیتے ہیں اور اس میں ہم کچھ کمی نہیں کرتے ان لوگوں کا آخرت
میں کوئی حصہ نہیں رہوئے جو کچھ دنیا میں کیا ضائع ہو گیا اور ان کے اعمال باطل
ریا کار قاری

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غم کے کنویں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو
صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! غم کا کنواں کیسا ہے؟ آپ نے
فرمایا جہنم میں ایک وادی ہے جس سے (خود) جہنم بھی دن میں
سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اس
میں کون داخل ہوگا؟ آپ نے فرمایا ریاکاری سے
قرآن پڑھنے والے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

ابھی اور بری نیت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک
شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک آدمی کوئی عمل (پوشیدہ)
کرتا ہے اور اس سے خوش ہوتا ہے پھر جب وہ عمل لوگوں
میں مشہور ہوتا ہے تو دوبارہ خوش ہوتا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے دو اجر ہیں چھپ کر
عمل کرنے کا ثواب اور علانیہ عمل کا ثواب۔ یہ حدیث غریب
ہے اعمش وغیرہ نے اسے بواسطہ حبیب ابن ابی ثابت اور
ابو صالح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے بعض
علمائے اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اعلان پر اس کی
خوشی سے مراد لوگوں کا اس کی اچھائی بیان کرنا ہے کیونکہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تم زمین میں اللہ تعالیٰ
کے گواہ ہو“ لہذا وہ لوگوں کی تعریف سے اس مقصد
کے تحت خوش ہوتا ہے۔ اور اگر اس کی نیت یہ ہو کہ

لوگوں کو اس کی نیکی کا پتہ چل جائے تاکہ وہ اس وجہ سے عزت و احترام کریں تو یہ ریا ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں اگر لوگوں کی اطلاع پر وہ اس لئے خوش ہوتا ہے کہ شاید وہ بھی ایسا عمل کریں تو اسے بھی ان کی مثل ثواب ملے گا۔

آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے اور اس کے لئے وہی ہے جو اس نے کمایا۔ اس باب میں حضرت علیؓ عبد اللہ بن مسعود، صفوان بن عسال، ابو ہریرہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن بصری بواسطہ انس کی روایت سے حسن غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! قیامت کب ہوگی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے اٹھ کھڑے ہوئے جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ہوں آپ نے فرمایا تو نے اس کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اس کے لئے نہ نذیرت نمازیں پڑھی ہیں اور نہ ہی زیادہ روئے لکھے ہیں البتہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا اور تو بھی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا (حضرت انس فرماتے ہیں) اسلام لانے کے بعد میں نے مسلمانوں کو کسی اور بات سے اتنا خوش ہونے نہیں دیکھا جتنا وہ اس بات سے خوش ہوئے یہ حدیث صحیح ہے۔

صفوان بن عسال فرماتے ہیں ایک بلند آواز دیہاتی آیا اور اس نے عرض کیا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انسان کسی قوم سے محبت رکھتا ہے مگر ابھی تک وہ ان سے مل نہیں سکا رسول کریم

فِي الْأَرْضِ فَيُحِبُّهُ ثَنَاءُ النَّاسِ عَلَيْهِ هَذَا إِذَا مَا إِذَا أَحْبَبَهُ لِعُلُوِّ النَّاسِ مِنْهُ الْخَيْرُ وَيُكْرَهُ وَيُعْظَرُ عَلَى ذَلِكَ فَمِنْ أَرْيَاءٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أُطْلِعَ عَلَيْهِ فَأَعْجَبَهُ وَجَاعَ أَنْ يُعْمَلَ بِعَمَلِهِ فَتَكُونُ كَمَا مِثْلُ أُجُورِهِمْ فَهَذَا كَمَا مَذْهَبُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ

باب ۱۳ المَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

۲۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ الرَّفَاعِيُّ نَاحِفُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَكَمَا مَا اكْتَسَبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَصَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَابْنِ مُوسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ حَسَنِ الْبَهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ

۲۶۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جُرَيْجٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مَتَى قِيَامُ السَّاعَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ قِيَامِ السَّاعَةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَعَدُّدْتَ لَهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَعَدُّدْتُ لَهَا كَيْفَ صَلَاةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا زَكَاةٍ أَحَبُّتُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ فَمَا رَأَيْتُ فِرَحَ الْمُسْلِمِينَ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحُهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

۲۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَسَابِيُّ بْنُ أَدَمَ نَاسُفِيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ مِنْ جَهْلُورِيِّ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) انسان اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرے گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

احمد بن عبدہ ضبی نے بواسطہ حماد بن زید، عاصم، اور زید بن صفوان بن عسال، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث محمود کی مثل روایت نقل کی۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمانا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب بھی پکارے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نیکی اور گناہ

نواس بن سمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اچھا اخلاق نیکی ہے اور جو چیز نیرے دل میں کھٹکے یا جس پر لوگوں کا مطلع ہونا سمجھے ناپسند ہو وہ گناہ ہے۔

معاویہ بن صالح نے عبدالرحمن سے اس کے ہم معنی روایت بیان کی البتہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے (خود) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پوچھی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اللہ کے لئے محبت

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمانے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمانا ہے میرے لئے آپس میں محبت

الصَّوِّتِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْهُ هَوِيٌّ هُوَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ أَحَبِّ هَذَا أَحَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّبِيُّ نَاحِيًا بَنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثٍ مَحْمُوْدٍ.

بَابُ فِي حُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ تَعَالَى.

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاوَكِيْعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ فِيَّ وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِيْ هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبِرِّ وَالْإِشْرَارِ.

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ

الْكُوفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَّابِ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ نَفِيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِشْرَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِشْرَارُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطْلِعَ النَّاسُ عَلَيْكَ.

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا بُنْدُ بْنُ أَرْعَابَةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ

نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحُبِّ فِي اللَّهِ

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ

نَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ نَا جَبِيْبُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ

کمر نے دالوں کے لئے (قیامت کے دن) نور کے منبر ہوں گے جن پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ اس باب میں حضرت ابو درداء ابن مسعود، عبادہ بن صامت، ابو مالک اشعری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو مسلم خولانی کا نام عبداللہ بن ثوب ہے۔

حفص بن عاصم حضرت ابو ہریرہ، یا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات آدمی ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کا سایہ نصیب ہوگا جس دن اس کے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

انصاف کرنے والا حکمران، وہ نوجوان جو عبادت خداوندی میں پروان چڑھا، وہ آدمی جس کا دل مسجد سے جانے کے بعد واپسی تک اسی سے لگا رہے وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ کے لئے آپس میں محبت رکھی اسی پر ملاقات کی اور اسی پر جدا ہوئے، وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کا ذکر کیا پس (خوف سے) اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ وہ شخص جسے کسی حسینہ جمیلہ اچھے نسب والی عورت نے (زنا کے لئے) بلایا تو اس نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے۔ اور وہ شخص جس نے اس طرح چھپا کر صدقہ دیا کہ بائیں ہاتھ کو پینہ نہ چلا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس سے یہ حدیث متعدد طرق سے اسکی مثل شک کے ساتھ مروی ہے کہ ابو ہریرہ نے فرمایا یا حضرت ابو سعید نے عبد اللہ بن عمر

حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مالک بن انس کی حدیث کی طرح روایت بیان کی البتہ اس روایت میں ”بالمسجد“ کی جگہ ”بالمساجد“ اور ”ذات حسب وجمال“ کی جگہ ”ذات منصب وجمال“ کے الفاظ

ثَنِي مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَتَجَابُونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَازِلٌ مِنْ نُورٍ يُغِطُّهُمْ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَعَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَابْنِ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ وَابْنِ هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابُو مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ إِسْمُهُ عُمَدُ اللَّهِ بْنُ ثَوْبٍ۔

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكُ عَنْ جَبَلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَاجَتْ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلِّقًا بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَجُودَ إِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّتَا فِي اللَّهِ فَاَجْتَمَعَ عَلَى ذَلِكَ وَتَفَرَّقَا وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَعَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَخَفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا أُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ مِثْلَ هَذَا وَشَدَّ فِيهِ وَقَالَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَرَوَاهُ عَنْ جَبَلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَلَوْ لَيْتَكَ فِيهِ فَقَالَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا سَوَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْمَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ جَبَلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكِ ابْنِ

ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محبت کی خیر دینا

حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں کوئی کسی بھائی سے محبت کرے تو اسے بتا دے۔ اس باب میں حضرت ابو ذر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث مقدم حسن صحیح غریب ہے۔

یزید بن نعام رضی سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی کسی دوسرے سے بھائی چارہ قائم کرے تو اس سے اس کا اس کے والد کا اور اس کے خاندان کا نام پوچھ لے کیونکہ یہ بات محبت کو زیادہ قائم کرتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں یزید بن نعام کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع ہمیں معلوم نہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اس حدیث کی مثل مرفوع روایت منقول ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

تعریف کرنے اور تعریف کرنے والوں کی برائی۔

حضرت ابو عمر سے مروی ہے ایک شخص نے اٹھ کر ایک امیر کی تعریف کی تو حضرت مقدم بن اسود اس کے چہرے پر مٹی ڈالنے لگے اور فرمایا ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ ہم تعریف کرنے والوں کے مونہوں پر مٹی ڈالیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے زائدہ نے بواسطہ یزید بن ابی زیاد اور مجاہد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث

اَنْسٍ مَعْنَاهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ كَانَ قَبْلَهُ مَعْلَقًا بِالْمَسَاجِدِ وَقَالَ ذَاتَ مَنْصِبٍ وَجَمَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب ۳۸۱ ما جاء في اعلام الحب

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا بُنْدٌ أُرْنَايَحِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ثَأُورُ بْنُ يَزِيدٍ عَنْ جَبِيْبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ إِنِّي أَهْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَنْسٍ حَدِيثُ الْمُقْدَامِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا هَتَادٌ وَقُتَيْبَةُ فَتَالَا نَا حَاتِرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ الْقَصِيرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيدِ بْنِ نَعَامَةَ الصَّيْتِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلَيْسَ لَهُ عَنْ أَسْمَاءَ وَأَسْمَاءُ أَبِيهِ وَمِمَّنْ هُوَ فَاتِيَهُ أَوْ صِلَ لِمَوَدَّةٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْرِفُ لِيَزِيدِ بْنِ نَعَامَةَ سَمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُرَوَّى عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا الْحَدِيثِ وَلَا يَصِحُّ إِسْنَادُهُ۔

باب ۳۸۲ كراهية المداخلة والمداخلة

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا بُنْدٌ أُرْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَاسُفِيَّانُ عَنْ جَبِيْبِ بْنِ أَبِي شَابِيتٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ إِنِّي أَهْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَنْسٍ حَدِيثُ الْمُقْدَامِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى تَرَاوِدَةً عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي

روایت کی مجاہد کی ابو عمر سے روایت صحیح ہے، ابو عمر کا نام عبداللہ بن شجر ہے متفاد بن اسود سے متفاد بن عمرو لکندی مراد ہیں ان کی کنیت ابو معبد ہے اسود بن عبد یغوث کی طرف اس لئے منسوب ہیں کہ اس نے بچپن میں آپ کو متبنی (مترہ بولا بیٹا) بنایا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ہم تعریف کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈالیں۔ یہ حدیث غریب ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔
مومن کی مجلس۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا صرف مومنوں کی مجلس اختیار کرو اور تمہارا کھانا صرف پرہیزگار کھائے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

مصیبت پر صبر کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا الادہ فرماتا ہے اسے جلد ہی دنیا میں سزا دیدیتا ہے اور اگر کسی بندے سے برائی کا الادہ کرتا ہے تو گناہ کے بدلے اس کا بدلہ روک رکھتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے پورا بدلہ دے گا اسی سند سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکور ہے آپ نے فرمایا اگر انواب بڑی مصیبت کے ساتھ ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے محبت کرتا ہے انہیں آزمائے گا پس جو اس پر بردہاں ہو اس کے لئے اللہ

زِيَادٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيثُ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ رَأَى أَبَا مَعْبُدٍ رَأَى حَبْدَ اللَّهِ بْنِ سَخْبَرَةَ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ هُوَ الْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرِو الْكِنْدِيُّ وَيَكْنَى أَبَا مَعْبُدٍ فَإِنَّمَا نَسَبَ إِلَى الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَحْثُوتَ لِأَنَّهُ كَانَ تَبَنَاهُ وَهُوَ صَغِيرٌ۔

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْكُوْنِيُّ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سَالِحِ الْخَيَّاطِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْثُو فِي أَفْوَاهِ الْمَدَاحِينَ التُّرَابَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مُنْجِيَةِ الْمُؤْمِنِ ۲۸۲۔ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ نَحْرِ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شَرِيحٍ نَا سَالِحُ بْنُ عُثْلَانَ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ قَيْسٍ التَّجِيبِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ سَالِحُ أَوْ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي بَرْصَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَصَاحِبِ الْإِيمَانِيَّ وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيَّ هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

بَابُ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ ۲۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَنِيفٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَنَانٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَادَّ اللَّهُ بَعْدَهُ الْخَيْرَ عَجَلَ لَكَ الْعُقُوبَةُ فِي الدُّنْيَا وَإِذَا أَرَادَ يَعْجِدُهُ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ يَدَ فِيهِ حَتَّى يُوَافِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهَذَا الْأَسْنَادُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عَظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ

تعالیٰ) رضی اللہ عنہ اور جو تاراض ہو اس کے لئے ناراضگی ہے۔
یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

اعمش کہتے ہیں میں نے ابو وائل کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سخت کسی کا درد نہیں دیکھا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے پوچھا یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائش کس کی ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا انبیاء کی بھرور جہاد و جہد مقررین کی۔ آدمی کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے اگر دین میں مضبوط ہو تو سخت آزمائش ہوتی ہے اگر دین میں کمزور ہو تو حسب دین آزمائش کی جاتی ہے بندے کے ساتھ یا آزمائشیں بندے کے ساتھ ہمیشہ رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ زمین پر اس طرح چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن مرد اور عورت کو مال اور اولاد میں مسلسل آزمایا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملاقات کرتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور حذیفہ بن یمان کی ہمیشہ (رضی اللہ عنہم) سے بھی روایات منقول ہیں۔

بینائی کا چلنا جانا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں دنیا میں کسی بندے کی آنکھیں لے لیتا ہوں تو میرے نزدیک اس کا بدلہ صرف جنت ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول

فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَىٰ وَمَنْ سَخَطَ فَلَهُ السَّخَطُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ الْوَجْعَ عَلَى أَحَدٍ أَشَدَّ مِنْهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا شَرِيكٌ عَنْ عَاجِيزٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَى النَّاسَ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ قَالَ لَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجَالُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ صَلَاحٌ أَشَدَّ بَلَاءً وَ إِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى قَدَرِ دِينِهِ فَمَا يَرْحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَبْدُكَأَ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأُخْتِ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ۔

باب ۳۱ مَا جَاءَ فِي ذَهَابِ الْبَصَرِ۔

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ نَا أَبُو ظَلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِذَا أَخَذْتُ كَرِيمِي عَجْبِي فِي الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ جَزَاءٌ عِنْدِي إِلَّا الْجَنَّةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ

ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اور ابوظلال کا نام ہلال ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث مروی ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں جس شخص کی آنکھیں لے لوں پھر وہ ان پر صبر کرے اور ثواب کا طالب ہو تو میں اس کے لئے جنت سے کم ثواب پر راضی نہیں ہوں اس باب میں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قیامت کے دن جب مصیبت زدہ لوگوں کو ثواب دیا جائے گا تو آرام و سکون والے تمنا کریں گے کاش دنیا میں ان کے چمڑے قینچیوں سے کاٹے جاتے۔ یہ حدیث غریب اور ہم اسے اس سند کے ساتھ صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں بعض محدثین نے اس روایت میں سے کچھ بواسطہ اعش اور طلحہ بن مصرف، حضرت مسروق سے بیان کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی مرتا ہے روز قیامت نثر مندہ ہوگا، صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ندامت ہوگی؟ آپ نے فرمایا اگر نیک ہے تو نادم ہوگا کہ میں نے زیادہ عمل کیوں نہ کیا اور اگر گناہ گار ہے تو اس بات پر ندامت ہوگی کہ میں گناہ سے کیوں نہ بچا۔ اس حدیث کو ہم صرف اس طریق سے پہچانتے ہیں یحییٰ بن عبید اللہ کے بارے میں شعبہ نے کلام کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو

أَرْقَمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو ظِلَالٍ اسْمُهُ هِلَالٌ۔

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاعَبِدُ الرَّزَاقِي تَائِسُفِيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مَنْ أَذْهَبْتُ حَبِيبَتَيْهِ فَصَدِرَ وَاحْتَسَبَ لَوَاحِضَ لَهْ ثَوَابًا دُونَ الْجَدَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَرَبِيٍّ عَنْ سَارِيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَخْرَمٍ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الذَّبِيرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يُعْطَى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ قُرْصَتٍ فِي الدُّنْيَا يَأْتِمَقَارِ بِضِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ هَذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مُسْرُوقٍ شَيْئًا مِنْ هَذَا۔

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ نَاعَبِدُ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ نَائِيحِي بْنُ عَبِيدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوتُ إِلَّا نَدِمَ قَالُوا وَمَا نَدَامَتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونَ إِلَّا دَاوِدَ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونَ نَزَعَ هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَيَحْيَى بْنُ عَبِيدِ اللَّهِ قَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ شُعْبَةُ۔

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ الْمُبَارَكِيُّ نَائِيحِي بْنُ عَبِيدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا

دھوکہ دہ فریب کے ساتھ دین کے ذریعے دنیا کمائیں گے
لوگوں کو نرمی دکھانے کے لئے بھیڑ کی کھال پہنیں گے انکی زبانیں شکر سے
زیادہ میٹھی ہونگی اور دل بھیڑیوں کے دل ہونگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا
تم میرے ساتھ دھوکہ کرنے ہو یا مجھ پر جرات کرتے ہو مجھے اپنی ہی
قسم ہے کہ میں ان لوگوں پر ان ہی میں سے ضرور فتنہ بھیجوں گا جو
ان میں سے برو بار لوگوں کو بھی حیران و پریشان کر دیگا اس باب
میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے ایسے
لوگ بھی پیدا کئے ہیں جن کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی اور
ان کے دل مقبر سے زیادہ کڑوے ہیں مجھے اپنی ہی قسم ہے
میں انہیں ایسے فتنہ میں مبتلا کروں گا جو ان میں سے بڑی یاد
آدمی کو بھی حیران کر دے گا۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے)
کیا میرے ساتھ دھوکہ کرنے ہیں یا مجھ پر جرات کر
دکھاتے ہیں۔

زبان کی حفاظت

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سجات
کیا ہے؟ فرمایا: اپنی زبان کو (برسی باتوں سے)
روک رکھو، چاہیے کہ تمہارا گھر تم پر کشادہ ہو
اور اپنے گناہوں پر رویا کرو۔ یہ حدیث
حسن ہے۔

فلنخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی مستقبل کے بارے میں یہ خبر حروف بحرف ثابت ہو رہی ہے۔ امت مسلمہ کی بد قسمتی
سے ان ہی میں سے بعض ایسے کم گو پیدا ہو چکے ہیں جو اللہ تعالیٰ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور صلحاء امت کے بارے
نہایت گھٹیا نظریات رکھتے ہیں اور اپنی کتابوں میں بھی لکھ چکے ہیں ان کے عقائد ملت اسلامیہ کے عقائد سے یکسر منضام ہیں اور ہر وہ بات
جس میں محبوبانِ عدلی تعظیم و احترام پایا جاتا ہو اسے شرک و بدعت سے تعبیر کرتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اسلام کی بطل جلیل مولانا
شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں: فریاب فی نیاب رب بہ کلمہ دل میں گستاخی، سلام، اسلام، ملحد کو کہ تسلیم زبانی ہے؟
اللہ تعالیٰ ان کے فتنے سے ہر مسلمان کو محفوظ فرمائے آمین (مترجم)

وَابُكَ عَلَى خَطِيئَتِكَ هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبُصْرِيُّ نَاحِدًا
بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ
آدَمَ فَإِنَّ أَلْعَضَاءَ كُلِّهَا تُكْفِّرُ اللِّسَانَ فَنَقُولُ إِنَّ
اللَّهَ فِيمَا خَلَقْنَا مِنْ بَيْنِكَ فَإِنْ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا
وَإِنْ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا.

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا هَذَا أَبُو سَامَةَ عَنْ حَمَادِ
بْنِ زَيْدٍ نَحْوَهُ وَكَوْثَرُ فَعُوهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ
حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى هَذَا أَحَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ
إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ
وَاحِدٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ وَكَوْثَرُ فَعُوهُ.

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ
نَاعِمُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَقْدِسِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ
بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ
رِجْلَيْهِ أَتَوَكَّلْ لَنَا بِالْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَأَبْنِ عَبَّاسٍ هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجِيُّ نَا أَبُو خَالِدٍ
الْأَحْمَرِيُّ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَ
شَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهَذَا أَحَدِيْثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو حَازِمٍ الَّذِي رَوَى عَنْ سَهْلِ بْنِ
سَعْدٍ هُوَ أَبُو حَازِمٍ النَّهْدِيُّ مَدِينِيُّ وَإِسْنَدُ
سَلَمَةَ بْنِ دِيَّارٍ وَأَبُو حَازِمٍ الَّذِي رَوَى عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ اسْنَدُهُ سَلَمَانُ الْأَشَجِيُّ مَوْلَى عَزَّةَ
الْأَشَجِيِّ وَهُوَ الْكُوفِيُّ.

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ نَصْرٍ نَاعِدًا عَنْ اللَّهِ بْنِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان
صبح کھڑا ہے تو اس کے تمام اعضاء جھک کر زبان سے
کہتے ہیں ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر کیونکہ ہم
تجھ سے متعلق ہیں اگر تو سیدھی رہے گی ہم بھی سیدھے رہیں
گے اور اگر تو پیڑھی ہوگی ہم بھی پیڑھے ہو جائیں گے۔

صناد نے بواسطہ ابو اسامہ حماد بن زید سے اس
کے ہم معنی غیر مرفوع روایت نقل کی اور یہ محمد بن موسیٰ
کی روایت سے اصح ہے، اس حدیث کو ہم صرف حماد
بن زید کی روایت سے پہچانتے ہیں، اور متعدد راویوں نے
اسے حماد بن زید سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی مجھے اپنی دائرہوں در
ٹانگوں کے درمیان والی چیزوں (زبان اور نثر گاہ) کی ضمانت
دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں، اس باب میں حضرت
ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ
نے دائرہوں کے درمیان اور ٹانگوں کے درمیان
والی چیزوں کو برائی سے بچالیا وہ جنت میں داخل ہوا۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے
روایت کرنے والے ابو حازم، ابو حازم زاہد مدنی
ہیں اور ان کا نام سلمہ بن دینار ہے۔ اور
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ابو حازم
کا نام سلمان اشجعی ہے جو عزرہ اشجعیہ کے مولیٰ ہیں
اور کوفی ہیں۔

سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا کام بتائیں جسے میں مضبوطی سے پکڑے رکھوں آپ نے فرمایا ”کہو میرا رب اللہ ہے پھر اس پر ثابت قدم رہو“ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لئے زیادہ خطرناک چیز کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک پکڑ کر فرمایا ”یہ ہے“ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سفیان بن عبد اللہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا زیادہ گفتگو نہ کرو کیونکہ ذکر الہی کے بغیر کثرت کلام دل کی سختی (کا باعث ہے) اور سخت دل آدمی اللہ تعالیٰ سے بہت دور رہتا ہے۔

ابو نصر نے ابواسطہ ابراہیم بن عبد اللہ حاطب اور عبد اللہ بن دینار، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس طرح کی حدیث مرفوعہ روایت کی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف ابراہیم بن عبد اللہ بن حاطب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا (زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کو اپنی گفتگو سے کوئی فائدہ نہیں جب تک کہ وہ نیکی کا حکم برائی سے مخالفت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر پر مشتمل نہ ہو۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف محمد بن زید بن خنیس کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

الْمُبَارَكُ عَنْ مَحْبَرٍ عَنِ الْكُهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَازِعٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّخَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِرُ بِهِ قَالَ قُلْتُ رُبِّي اللَّهُ تَعَالَى اسْتَقْبِرْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَخَوْفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ فَآخِذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ تَعَالَى قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّخَفِيِّ.

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ الْبَغْدَادِيُّ صَاحِبُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرِ الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ يَغَيِّرُ ذِكْرَ اللَّهِ قَسْوَةً لِلْقَلْبِ وَآثَارُ الْبَعْدِ النَّاسِ مِنَ اللَّهِ الْقَلْبُ الْفَاسِقُ.

الْقَاسِمُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْخَضِرِ عَنْ أَبِي الْخَضِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِعُنَاةٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاطِبٍ.

۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ حَسَّانَ الْخَزَوِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ صَالِحٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ كَلَامٍ ابْنِ أُمِّ عَالٍ لَكَ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذِكْرُ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ

باب ۱۳

تمام حق داروں کے حقوق ادا کرنا۔

حضرت عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ اور حضرت ابوذرؓ رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا (ایک مرتبہ) حضرت سلمان، حضرت ابوذر کی ملاقات کے لئے گئے تو ام درود اور کو معمولی حالت میں دیکھا اپنے فریابا تجھے کہا ہوا، ام درود اسے کہا تمہارے بھائی ابوذر اور کو دنیا کی کوئی حاجت نہیں، قرأتی ہیں جب حضرت ابوذر داء گھر لوٹے تو حضرت سلمان کے سامنے کھانا رکھا اور فریابا کھائیے میں نوروز سے ہوں حضرت سلمان نے فریابا جینک آپ نہیں کھائیں گے میں بھی نہیں کھاؤنگا، راوی کہتے ہیں پھر انہوں نے (بھی) کھایا جب رات ہوئی تو ابوذر عبادت کے لئے جانے لگے حضرت سلمان نے فریابا سوچائیں پس وہ سو گئے پھر جب (اٹھ کر) عبادت کے لئے جانے لگے تو حضرت سلمان نے فریابا سوچائیں وہ پھر سو گئے جب صبح ہوئی تو حضرت سلمان نے ان سے فریابا اب اٹھیں پھر دونوں نے اٹھ کر نماز ادا کی (ان دن بعد حضرت سلمان نے فریابا تم پر تمہارے نفس کا بھی حق ہے اللہ تم کا بھی حق ہے، مہمان کا بھی حق ہے اور تم پر گھر والوں کا بھی حق ہے پھر حق دار کو اس کا حق دو۔ پھر وہ دونوں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور یہ بات بیان کی۔ تو نبی اکرمؐ نے فریابا حضرت سلمان نے سچ کہا۔ یہ حدیث صحیح ہے ابوعمیس کا نام عبید بن عبد اللہ ہے اور وہ عبد الرحمن بن عبد اللہ مسعودی کے بھائی ہیں۔

کس کو راضی کرنا لازمی ہے

مدینہ طیبہ کے ایک آدمی سے روایت ہے حضرت امیر معاویہؓ نے ام المومنین حضرت عائشہؓ کو ایک خط لکھا کہ آپ مجھے ایک مختصر (مگر جامع) نصیحت پر مشتمل تحریر عنایت فرمائیں۔ راوی کہتے ہیں حضرت عائشہ نے حضرت معاویہؓ کو لکھا آپ پر سلام ہو اس کے بعد واضح ہوا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فریابا جس شخص نے لوگوں کی ناراضگی کے باوجود اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کی اللہ تعالیٰ لوگوں کی ایذا رسانی سے اسے کفایت کرے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کرے اللہ تعالیٰ

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ نَا أَبُو الْعَمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ قَدْ أَرَسْنَا أَبَا الدَّرْدَاءِ قَدْ أَرَى أَمْرَ الدَّرْدَاءِ مُتَبَدِّلًا قَالَتْ مَا شَأْنُكَ مُتَبَدِّلًا قَالَتْ إِنَّ أَخَاكَ أَبَا الدَّرْدَاءِ كَيْسَ لَمْ حَاجَهُ الدُّنْيَا قَالَتْ فَلَمَّا جَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ قَدَرَبَ إِلَيْنَا طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي صَائِتٌ قَالَتْ مَا أَنَا بِأَكْلِي حَتَّى تَأْكُلَ قَالَ فَكُلْ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لِيَقُومَ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ نَوْمًا مَتَى ذَهَبَ لِيَقُومَ قَالَ لَهُ لَمْ نَمُتْ مَا خَلَمًا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ قُمْ الْآنَ فَقَامَا فَصَلَّيَا فَقَالَ إِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِرَأْهِدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَاعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَاتَّيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ صَدَقَ سَلْمَانُ هَذَا أَحَدِيَّتُ صَحِيحَةٌ وَأَبُو الْعَمَيْسِ إِسْنَدُهُ عُبَيْدُ بْنُ عَبِيدِ اللَّهِ وَهُوَ أَخُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَسْعُودِيِّ۔

باب ۱۴

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ الْوَرْدِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى عَائِشَةَ أَنَّ أَكْتَبِي إِلَيَّ كِتَابًا تَوْصِيَنِي فِيهِ وَلَا تَكْثِرِي عَلَيَّ قَالَ فَكَتَبَتْ عَائِشَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَلْتَمَسَ رِضَى اللَّهِ يَسْخِطِ النَّاسَ كَفَاهُ اللَّهُ مَوْتَةَ النَّاسِ وَمَنْ

اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے۔ والسلام علیک۔

ہشام بن عروہ بواسطہ عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے کہ انہوں نے حضرت امیر معاویہ کو لکھا اس کے بعد گذشتہ حدیث کے ہم معنی روایت موقوفاً منقول ہے

الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ يَسْخَطَ اللَّهُ وَكَلَهُ اللَّهُ إِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ۔

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُهَيْبَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَتَبَتْ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ وَكَهْ يَرْفَعُهُ۔

ابواب قیامت

حساب اور بدلہ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم میں سے ہر آدمی کے ساتھ قیامت کے دن کلام فرمائے گا درمیان میں کوئی ترجمان نہ ہوگا (یعنی براہ راست گفتگو ہوگی) پھر بندہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو کوئی نئی چیز نہیں پائے گا بلکہ وہی کچھ دیکھے گا جو اس نے پہلے بھیجا پھر بائیں طرف دیکھے گا تو وہاں بھی وہی اعمال نظر آئیں جو پہلے (دنیا سے) بھیج چکا۔ پھر سامنے دیکھے گا تو سامنے سے آگ آتی نظر آئے گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اپنے آپ کو اس آگ کے مقابلے سے بچا سکتے ہو تو بچاؤ چاہے کھجور کے صدقہ سے ہی ہو۔ ابوسائب سے روایت ہے کہ وکیع نے ایک دن یہ حدیث حضرت عائشہ سے (روایت کرتے ہوئے) ہم سے بیان کی جب وکیع بیان کر چکے تو فرمایا اگر کوئی غلام کا باشندہ یہاں ہو تو وہ یہ حدیث اہل خراسان کو سن کر جواب حاصل کرے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ اس لئے کہ جہیمہ اس بات (یعنی خدا سے ہی کلام ہوتے) کے منکر ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان قیامت کے دن اس وقت تک اپنے رب کے پاس کھڑا رہے جب تک

ابواب صفۃ القیامۃ

باب ۱۲۲ ما جاء في شأن الحساب والقصاص ۳۰۵۔ حَدَّثَنَا هَذَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى شَيْئًا إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَ لَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ شَأْمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى شَيْئًا إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَ لَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ تَلَاءَ وَجْهِهِ فَتُسْقِطُ إِلَيْهِ النَّارُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقِيَ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ نَا وَكَيْعٌ يَوْمًا هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ فَلَمَّا فَرَغَ وَكَيْعٌ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ فَلْيَحْتَسِبْ فِي إِظْهَارِ هَذَا الْحَدِيثِ بِخُرَاسَانَ قَالَ أَبُو عَيْسَى لِأَنَّ الْجَهْمِيَّةَ يُسْكِرُونَ هَذَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُسْعَدَةَ ثَنَا حَصِينُ بْنُ نُصَيْرٍ أَبُو حَصِينٍ نَا حَسِينُ بْنُ قَيْسٍ الرَّحْبِيُّ نَاعِطَاءُ عَنْ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ ابْنِ عُمرَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ

اس سے پانچ باتوں کے بارے میں سوال نہ کیا جائے
(۱) اس نے اپنی زندگی کس کام میں گزاری (۲) اپنی جوانی
کو کہاں گنویا (۳) مال کہاں سے کمایا (۴) اور کہاں
خرچ کیا (۵) اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا یہ حدیث
غریب ہے ہم اسے حضرت ابن مسعود سے مرفوعاً صرف
حسین بن قیس کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور حسین،
حدیث میں ضعیف ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ
اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات
منقول ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اس
وقت تک اپنے رب کے پاس کھڑا ہے کہ جب تک
اس سے پوچھ نہ لیا جائے کہ اس نے اپنی زندگی کہاں
صرف کی، اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا۔ مال کہاں
سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔ اور اپنا جسم کس
کام میں پرانا کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے،
سعید بن عبد اللہ بن جریج، ابو ہریرہ اسلمی کے
غلام ہیں۔ اور ابو ہریرہ اسلمی کا نام نضلہ بن
عبید ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے صحابہ کرام!)
تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول
اللہ! ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ تو کوئی روپیہ
پیسہ ہو اور نہ ہی کوئی سامان، رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت
کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے پاس نماز، روزہ
اور زکوٰۃ ہوگی لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی کسی
پر تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کا خون
بھایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا۔ پس وہ بیٹھا ہوگا اور

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُولُ
قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ
حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَيْرٍ عَنْ عُمْرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ
شَبَابِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ
وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَمَاذَا عَمَلَ فِيمَا عَلِمَهُ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ
غَرِيبٍ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَمْرُ حَدِيثُ حُسَيْنِ
بْنِ قَيْسٍ وَحُسَيْنٌ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَفِي الْبَابِ
عَنْ أَبِي بَرَزَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ۔

۳۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَالِ الْأَسْوَدُ
بْنُ عَامِرٍ نَالِ ابْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي بَرَزَةَ
الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عُمْرِهِ
فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ عَمَلِهِ فِيمَا فَعَلَ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ
أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَعَنْ جِسْمِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ
هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٍ صَحِيحٍ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ جُرَيْجٍ هُوَ مَوْلَى أَبِي بَرَزَةَ الْأَسْلَمِيِّ وَابْنُ بَرَزَةَ
الْأَسْلَمِيُّ رِسْمُهُ نُضْلَةُ بْنُ عَبِيدٍ۔

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مُحَمَّدٍ
عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اتَدُرُونَ مِنَ الْمَفْلِسِ قَالُوا الْمَفْلِسُ فَيَتَنَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ لَا دِرْهَمَ كَدٍّ وَلَا مَتَاعَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَفْلِسُ مَنْ
أَمَاتَ مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ
وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَرَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَ
أَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا
فَيَقْعُدُ فَيَقْضُ هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ

حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْتَصَّ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا أَخَذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطَرَحَ عَلَيْهِ شَوْطِرَهُ فِي السَّائِرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَنَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ قَالَا نَا الْحَارِثِيُّ عَنْ أَبِي خَالِدٍ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا كَانَتْ لِأَخِيهِ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ فِي عَرْضٍ أَوْ مَالٍ فَبَاءَهُ فَاسْتَحْدَّ قَبْلَ أَنْ يُؤْخَذَ وَلَيْسَ ثَوْدِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٌ أَخَذَ مِنْ حَسَنَاتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ حَمَلُوا عَلَيْهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتُؤَدَّنَ الْحَقُوقُ إِلَى أَهْلِهَا حَتَّى تَقَادَ الشَّاةُ الْجُلْحَاءُ مِنَ الشَّاةِ الْقَرَنَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب ۱۱

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ نَعْرَانَ ابْنُ الْمُبَارَكِ نَاعِبُ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ بْنِ جَابِرٍ ثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ نَا الْمُقَدَّادُ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

یہ لوگ (ان جرائم کے) بدلے اس کی نیکیاں لے جائیں گے اگر گناہوں کا بدلہ پورا ہونے سے پہلے نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان کے گناہ اس پر ڈالے جائیں گے پھر اسے جہنم کی آگ میں ڈال دیا جائے گا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس کے پاس اپنے بھائی کی عزت اور مال کا حق ہے اور وہ پکڑے جانے سے پہلے صاحب حق سے معافی مانگ کر سبکدوش ہو جائے اور اس جگہ نہ نودینار ہوں گے اور نہ ہی درہم۔ اور اس کی نیکیاں ہوں گی تو نیکیوں میں بدلہ چکا یا جائے گا اور اگر نیک اعمال نہیں ہوں گے تو ان (منظومین) کے گناہ اس پر ڈالے جائیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس نے اس کے معنی حدیث بواسطہ سعید مقبری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) اہل حق کو اس کا حق ضرور دیا جائے گا یہاں تک کہ بے سینک والی بکری، سینک والی بکری کے بدلے میں دی جائے گی۔ اس باب میں حضرت ابو ذر اور عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

سورج کا قریب ہونا۔

حضرت مفدود (صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا قیامت کے دن سورج بندوں کے قریب کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ایک یا دو میل

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ
أَدْنَيْتِ الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتَّى تَكُونَ تِيكًا مَبِيلَ
أَوْ اثْنَتَيْنِ قَالَ سَكِينُ بْنُ عَامِرٍ لَا أَدْرِي أَتَى
الْمَلَكَيْنِ عَنَى أَمْسَافَةَ الْأَرْضِ أَمِ الْمِيلُ الَّذِي
يُكْحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَتَصَهَّرَهُمَا الشَّمْسُ
فَيَكُونُونَ فِي الْعَذَقِ بِقَدَرِ أَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ
مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى عَقْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ
إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى حَقْوَيْهِ وَ
مِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْجَمَامَا خَدَايْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ أَتَى يُلْجِمُهُ
الْجَمَامَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

۳۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو زَكْرِيَّا يَحْيَى بْنُ دُرُوسٍ
الْبَصْرِيُّ نَحْنُ دُؤْدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَمَادٌ وَهُوَ عِنْدَنَا مَرْفُوعٌ
يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ
يَقُومُونَ فِي الرَّشْحِ إِلَى أَنْصَافِ أَذَانِهِمْ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ
ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي شَأْنِ الْحَشْرِ
۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ
الزُّبَيْرِيُّ نَاسُغِيَانُ عَنِ الْمُخَيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَفَاةَ عُرَاةٍ عَزَلَا كَمَا خُلِقُوا ثُمَّ
قَدَرَا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ يُعِيدُهُ وَعَدَدًا عَلَيْنَا
لَا تَأْكُنَا فَاعِلِينَ وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى مِنَ الْخَلَائِقِ

کی مسافت پر ہوگا۔ سلیم بن عامر فرماتے ہیں میں نہیں
جانتا کہ کونسا میل مراد لیا زمین کی مسافت یا وہ
سلائی جس سے سرمہ لگایا جاتا ہے فرمایا پھر سورج
ان کو بگھلائے گا یہاں تک کہ ہر کوئی اپنے اعمال
کے مطابق پسینے میں ڈوب جائے گا۔ بعض ٹخنوں
تک، بعض گھٹنوں تک، کچھ لوگ کمر تک پسینے میں
نثر ابورہ ہوں گے۔ بعض لوگوں کو پسینہ لگام دے
دیگا۔ راوی فرماتے ہیں میں نے دیکھا رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ مبارک سے اپنے منہ کی طرف
اشارہ فرما رہے تھے یعنی (کہاں) لگام دے گا۔ اس
باب میں حضرت ابوسعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی
روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
و بقول حماد مرفوع حدیث ہے) کہ جس دن لوگ
تمام جہان کے رب کے سامنے کھڑے ہوں
گے۔ فرمایا اس طرح کھڑے ہوں گے کہ پسینہ
ان کے کانوں کے نصف تک ہوگا یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

معاذ نے بواسطہ عیسیٰ بن یونس، ابن عون
اور نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے
ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی۔
کیفیت حشر۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن
لوگ ننگے پاؤں برہنہ جسم اور بے ختنہ اٹھائے جائیں
گے جیسا کہ پیدا کئے گئے۔ پھر آپ نے پڑھا (ترجمہ) جیسا کہ
ہم نے پہلے دن پیدا کیا اسی طرح لوٹائیں گے بے تنک
ہم کرنے والے ہیں مخلوق میں سے پہلے حضرت ابراہیم
علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا اور کئی لوگ میرے

إِبْرَاهِيمَ وَيُوْخَذُ مِنَ امْحَابِي بِرِجَالٍ ذَاتِ
الْيَمِينِ وَذَاتِ الشِّمَالِ فَاَقُولُ يَا رَبِّ اَصْحَابِي
فَيَقَالُ لَكَ لَا تَدْرِي مَا آخِذُكُمْ عَنْكُمْ لَعَنَ
اَهْلُكُمْ لَوْ يَدْرُوْنَ اَمَدَ تَدَايُنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنذُ
فَارَقْتَهُمْ فَاَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ لِرَبِّ
تَعَالٰى اَرْهَمُ فَاَنْهَمُ عِبَادُكَ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ
اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ
الْمُسْتَنَّى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ
الْمُخَيْرَةِ ابْنِ النُّعْمَانِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ -

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِبُ يَزِيدُ بْنُ
هَارُونَ نَابِغُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ اِنَّكُمْ تَحْشَرُونَ رِجَالًا وَّرِكَبًا نَا وَتَجْرُونَ
عَلٰى وُجُوْهِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ -

باب ۱۳۵ مَا جَاءَ فِي الْعَرْضِ -

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَائِبُ عَلِيِّ بْنِ
عَلِيٍّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرَضَتَانِ فَيُجَدَّالُ
وَمَعَادِيرُ وَاَمَّا الْعَرَضَةُ الثَّالِثَةُ فَيُحَدَّدُ ذَلِكُ
تُطَيَّرُ الصُّحُفُ فِي الْاَيْدِي فَاِخْذُ بِيَمِينِهِ وَاحِدًا
بِشِمَالِهِ وَلَا يَصِلُ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ قَبْلِ اَنْ
الْحَسَنُ كَرِهَ سَمْعَ مَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ
بَعْضُهُمْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ الدَّقَائِيُّ عَنْ الْحَسَنِ
عَنْ اَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

باب ۱۳۶ مِنْهُ

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا سُرَيْدُ بْنُ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ

اصحاب سے دائیں اور بائیں طرف سے پکڑے جائیں
گئے میں کہوں گا اے رب! یہ تو میرے صحابی ہیں کہا
جائے گا آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے کیا برائیاں کیں
آپ کے وصال کے بعد یہ لوگ (دین اسلام سے) اپنی
ایٹریوں پر پھر گئے پھر میں وہی بات کہوں گا جو اللہ تعالیٰ
کے صالح بندے (علیہ السلام) نے کہی (اے اللہ) اگر تو ان کو
عذاب دے تو تیرے بندے ہیں ورنہ انہیں بخشنے پس تو بیشک عاقل و حکیم
محمد بن بشر اور محمد بن منشا نے بواسطہ
محمد بن جعفر اور شعبہ، حضرت مغیرہ بن نعمان سے
اس کے ہم معنی روایت نقل کی -

بہنہ بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت
کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تم قیامت کے دن
پیادہ اور سوار اٹھائے جاؤ گے اور کئی لوگوں کو منہ کے بل
گھسیٹا جائے گا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے -

قیامت کی پیشی -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ
تین مرتبہ پیش کئے جائیں گے دو مرتبہ کی پیشیوں میں جھگڑا
اور (اعتراف و عذرخواہی ہوگی تیسری پیشی پر اعمال نامے
اُڑ کر ہاتھوں پر آجائیں گے یعنی بعض لوگ داہنے ہاتھ میں
پکڑیں گے اور کسی کے بائیں ہاتھ میں ہوں گے یہ حدیث
اس وجہ سے صحیح نہیں کہ حسن کو ابو ہریرہ سے سماع حاصل
نہیں بعض محدثین نے اسے بواسطہ علی بن علی رفاعی
اور حسن نے حضرت ابو موسیٰ سے مرفوعاً روایت
کیا ہے -

حساب میں پوچھ گچھ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ

آپ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس سے حساب میں پوچھ گچھ ہوئی وہ ہلاک ہوا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرمانا ہے جس کے دائیں ہاتھ میں کتاب دی گئی اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا اس سے مراد پیش ہونا ہے، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوبہ نے بھی اسے ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا۔

باب ۱۲ منہ۔

عُثْمَانُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ذَلِكَ الْغَرَضُ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ حَسَنٍ صَحِيحٍ وَرَوَاهُ أَيُّوبُ أَيْضًا عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ -

باب ۱۲ منہ۔

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ ابْنِ الْمُبَارَكِ تَا سَمِعْتُ بَنِي مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ وَكَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجَاءُ بِابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ بَذْبُجٌ فَيُوقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ تَعَالَى فَيَقُولُ اللَّهُ أَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَاذَا صَنَعْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ جَمَعْتُهُ وَتَمَرَّتُهُ وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَأَرْجِعْنِي أَتِيكَ بِهِ مُكَلِّمًا فَيَقُولُ لِمَ أَرِنِي مَا قَدَّمْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ جَمَعْتُهُ وَتَمَرَّتُهُ فَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَأَرْجِعْنِي أَتِيكَ بِهِ مُكَلِّمًا فَإِذَا عَبْدٌ كَوَيْقِدًا مُرْخِرًا فَيَمْضِي بِهِ إِلَى النَّارِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَوْلَهُ وَلَوْ يُسْنَدُ وَهُوَ رَأْسُ بَنِي مُسْلِمٍ لِيُصَفِّقَ فِي الْحَدِيثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ -

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّهْرِيُّ الْبَصْرِيُّ تَامًا مَالِكُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ الْقَتَيْبِيُّ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ لِمَ أَلَوْ أَجْعَلَ لَكَ سَمْعًا وَبَصَرًا وَمَا لَا وَكَدًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن انسان کو اس طرح لایا جائیگا گویا کہ وہ بھیڑ کا بچہ ہے اللہ تم کے سامنے اسے کھڑا کیا جائیگا پھر اللہ تم سے فرمائے گا میں نے تجھے (سب کچھ) دیا اور طرح طرح کے انعام کئے تو نے کیا کیا۔ وہ کہے گا میں نے اسے جمع کیا اور اتنا بڑھایا کہ پہلے سے زیادہ کر کے چھوڑا پس تو واپس کرنا کہ میں وہ سب کچھ لے آؤں اللہ تعالیٰ فرمائے گا مجھے یہ بنا کہ تو نے آگے کیا (عمل) بھیجا وہ پھر کہے گا میں نے جمع کیا اور اتنا بڑھایا کہ پہلے سے زیادہ ہو گیا اے اللہ تو مجھے واپس بھیج تاکہ میں وہ سب کچھ لے آؤں پس اگر اس بندے نے نیکی آگے نہ بھیجی ہوگی تو اسے دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں متعدد راویوں نے یہ حدیث حسن سے ان کے قول کے طور پر بیان کی مسند نہیں بیان کی۔ اسماعیل بن مسلم، حدیث میں ضعیف ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن بندہ (بارگاہ الہی میں) حاضر کیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تجھے سننے اور دیکھنے کی قوت نہ دی کیا میں نے تجھے مال، اولاد نہ دیئے، کیا میں نے تیرے لئے جانور اور کھیتیائیں مسخر نہ کئے، کیا میں نے تجھے اس حالت میں نہ چھوڑا

کہ تو سردار بنایا گیا اور تو لوگوں سے جو حقانی مال لینے لگا کیا تیرا خیال تھا کہ آج کے دن تو مجھ سے ملاقات کرے گا وہ کہے گا ”نہیں یاد رہا اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج میں تجھے اسی طرح چھوڑنا ہوں جس طرح تو نے مجھے بھلایا تھا یہ حدیث صحیح غریب ہے اس قول کہ میں تجھے چھوڑ دوں گا جس طرح تو نے مجھے بھلایا کا مطلب یہ ہے کہ میں تجھے عذاب میں ڈالوں گا۔ بعض علماء نے اس آیت آج ہم ان کو چھوڑ دیں گے کا مطلب یہی بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ آج ہم ان کو عذاب میں چھوڑ دیں گے۔

عنوان بالا کا ایک اور باب۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت مبارکہ پڑھی (ترجمہ) جس دن زمین اپنی تمام خبریں بتا دے گی اور فرمایا کیا تم جانتے ہو اس کی خبریں کیا ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر انسان مرد اور عورت کے بارے میں ان کے اعمال کی گواہی دے گی جو انہوں نے اس کی بیٹھ پر کئے وہ کہے گی اس نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں کام کئے۔ آپ نے فرمایا زمین کو اسی کام کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

صور پھونکتا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک اعرابی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا صور کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا ایک سینک جس میں پھونک ماری جائے گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ متعدد راویوں نے اسے سلیمان ثنی سے روایت کیا ہے اور ہم اسے صرف اسی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے کیسے خوشی آئے

وَسَخَّرْتُ لَكَ الْأَنْعَامَ وَالْحَرْثَ وَتَرَكْتُكَ تَرَاثُ وَتَرْبَعُ فَكُنْتَ تَخُطُّ أَنْكَ مَلَا فِي يَوْمِكَ هَذَا فَيَقُولُ لَا يَقُولُ لَهُ الْيَوْمَ أَنْسَاكَ كَمَا نَسَيْتَنِي هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ الْيَوْمَ أَنْسَاكَ كَمَا نَسَيْتَنِي الْيَوْمَ أَتْرُكُكَ فِي الْعَذَابِ وَكَذَا فَتَرَبَّعُ أَهْلُ الْحِلْمِ هَذِهِ الْآيَةُ فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ فَاتُّوا مَعْنَاهُ الْيَوْمَ نَتْرُكُهُمْ فِي الْعَذَابِ.

باب ۱۲ منہ

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سَلَمَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ مُحَدَّثَاتٍ أَخْبَارُهَا قَالَ أَتَذَرُونَ مَا أَخْبَارُهَا قَالَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَغْلَرُوا فَانَّتْ أَخْبَارُهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا أَنْ تَقُولَ عَلَى كَذَا وَكَذَا فِي يَوْمٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ يَهَذَا أَمْرُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

باب ما جاء في الصور۔

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَاعِبٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا سَلَمَانَ النَّيْمِيُّ عَنْ أَسْلَمَ الْعَجَلِيِّ عَنْ بِشْرِ بْنِ شَعَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ جَاءَ اعرابي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الصُّورُ قَالَ قَدْ رَأَيْتُكُمْ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَلَمَانَ النَّيْمِيِّ وَلَا نَعْرَفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ.

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَاعِبٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَالِدٍ أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ
أَنْعَمُوا وَمَا جَبَّ الْقَدَرُ قَدِ اتَّفَقَ الْقَدَرُ وَ
اسْتَمِعَ الْأَذُنَ مَتَى يُؤْمَرُ بِالنَّعْمِ فَيَنْعَمُ فَكَانَ
ذَلِكَ ثَقُلَ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ قَرُّوا حَسْبَنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ
عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى
مِنْ غَيْرِ وَجْهِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ -
بَابُ مَا جَاءَ فِي شَرِّ الصِّرَاطِ

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيَّ بْنَ مَسِيرٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ النَّعْمَانَ
بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَعَارُ الْمُؤْمِنِينَ
عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
إِسْحَاقَ -

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَمَاشِيُّ
نَا بَدَالَ بْنُ الْمُخْتَرِ نَا حَرْبُ بْنُ مَيْمُونٍ الْأَنْصَارِيُّ
أَبُو الْخَطَّابِ نَا النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ بْنُ مَالِكٍ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ أَطْلُبُكَ قَالَ أَطْلُبُنِي أَقُلْ
مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عَلَى
الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبُنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ قُلْتُ
فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيزَانِ قَالَ فَاطْلُبُنِي
عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّي لَا أُخْطِي هَذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا
الْوَجْهِ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّفَاعَةِ

حالانکہ صورت والے فرشتے نے صورت لیا اور وہ کان لگائے
اس انتظار میں ہے کہ کب اسے پھونکنے کا حکم ہوگا تاکہ
وہ پھونکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ بات صحابہ کرام پر
گراں گزری تو آپ نے فرمایا تم کہو اللہ تعالیٰ ہمیں کافی
ہے اور بہتر کار ساز ہے ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا یہ
حدیث حسن ہے اور متعدد طریقوں سے بواسطہ عطیہ
حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی
مرفوعاً مروی ہے۔
پہل صراط کی کیفیت -

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا پہل صراط پر مومن کی نشانی یہ دعا
ہوگی ”اے رب سلامتی سے گزرا سلامتی سے
گزار“ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف
عبد الرحمن بن اسحاق کی روایت سے پہچانتے
ہیں -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
قیامت کے دن شفاعت کا سوال کیا آپ نے فرمایا
”میں کروں گا“ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کو
کہاں تلاش کروں؟ آپ نے فرمایا سب سے پہلے مجھے پھر
پر ڈھونڈنا میں نے عرض کیا اگر میں آپ کو پہل صراط پر
نہ پاؤں آپ نے فرمایا پھر مجھے میزان کے پاس تلاش
کرنا میں نے عرض کیا اگر میزان کے پاس بھی نہ پاؤں؟
حضرت نے فرمایا پھر مجھے حوض کوثر کے پاس ڈھونڈنا
کیونکہ میں ان مقامات سے ادھر ادھر نہیں ہوں گا
یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق
سے پہچانتے ہیں -

شفاعت کا بیان -

۳۶۶. حَدَّثَنَا سُؤْيُدُ نَاعَبُدُ اللّٰهَ بْنَ الْمُبَارَكِ تَا
 أَبُو حَيَّانَ التَّمِيْمِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ وَعَنْ أَبِي
 هُدَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِخَوْفٍ فَنَفَعَ إِلَيْهِ الذَّرَاعُ فَكَلَهُ وَكَانَ يُعْجِبُهُ
 فَهَشَّ مِنْهُ نَفْسُهُ ثُمَّ قَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُونَ لِمَ ذَاكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ
 النَّاسَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيُسَمِعُهُمُ
 الدَّاعِيَ وَيَقْدُهُمُ الْبَصَرَ وَتَدْنُو السَّمْسُ مِنْهُمْ
 فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَدِّ مَا لَا يُطِيقُونَ
 وَلَا يَحْتَمِلُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَلَا
 تَدْرُونَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ لَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ
 إِلَىٰ رَبِّكُمْ فَيَقُولُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ
 بِأَدَمَ فَيَأْتُونَ أَدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَبْنَىٰ الْبَشَرِ
 خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَعَمْ نَعَمْ فَيَذَرُكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ
 الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا وَلَكِ الشَّفَعُ لَنَا إِلَىٰ رَبِّكَ أَمَا تَذَرِي
 مَا نَحْنُ فِيهِ الْأَتَرَىٰ مَا قَدْ بَلَغْنَا فَيَقُولُ لَهُمْ
 أَدَمُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ
 قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَأَنَّهُ قَدْ نَهَانِي
 عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُ نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هَبُوا
 إِلَىٰ غَيْرِي إِذْ هَبُوا إِلَىٰ نُوحٍ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ
 يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ الدُّسَلِ إِلَىٰ أَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ وَقَدْ
 سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا اشْكُورًا اشْفَعْ لَنَا إِلَىٰ رَبِّكَ
 الْأَتَرَىٰ مَا نَحْنُ فِيهِ الْأَتَرَىٰ مَا قَدْ بَلَغْنَا فَيَقُولُ
 لَهُمْ نُوحُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ
 يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ
 وَأَنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَىٰ قَوْمِي نَفْسِي
 نَفْسِي إِذْ هَبُوا إِلَىٰ غَيْرِي إِذْ هَبُوا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ
 فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ يَا إِبْرَاهِيمُ أَنْتَ نَبِيُّ
 اللّٰهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَىٰ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا
 کسی نے اس سے ایک بازو اٹھا کر آپ کو دیا آپ نے
 تناول فرمایا اور دانتوں سے نوچا پھر فرمایا میں قیامت
 کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا کیا تم جانتے ہو کہ کیوں ؟
 (پھر فرمایا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو ایک
 جگہ جمع فرمائے گا تو وہ ایک پکارتے والے کی پکار
 سنیں گے نگاہ ان سب کو دیکھ لے گی اور سورج ان
 کے قریب ہوگا اس حالت میں لوگوں کو اس قدر غم اور
 تکلیف پہنچے گی جس کی انہیں طاقت نہیں ہوگی اور وہ
 اسے برداشت نہیں کر سکیں گے ایسے میں لوگ ایک دوسرے
 کو کہیں گے دیکھتے نہیں تمہیں کس قدر تکلیف پہنچی کیا تم کوئی
 سفارشی نہیں تلاش کرتے جو تمہارے لئے بارگاہ الہی میں
 سفارش کرے وہ ایک دوسرے سے کہیں گے حضرت
 آدم علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر وہ آدم علیہ السلام کے
 پاس حاضر ہوں گے اور کہیں گے آپ انسانوں کے باپ
 ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا
 فرمایا اپنی خاص روح آپ میں پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا
 کہ وہ آپ کو سجدہ کریں آپ ہماری سفارش فرمائیں کیا
 دیکھتے نہیں ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں کیا آپ ملاحظہ
 نہیں فرماتے ہمیں کس قدر تکلیف پہنچی آدم علیہ السلام ان
 سے فرمائیں گے میرے رب نے آج ایسا غضب فرمایا
 جیسا اس سے پہلے کبھی نہیں فرمایا تھا اور نہ ہی اس کے
 بعد فرمائے گا۔ مجھے اس نے درخت (کے قریب جاتے)
 سے منع فرمایا پس مجھ سے (بظاہر) حکم عدولی ہوگئی مجھے اپنی
 فکر ہے (نہیں مرتبہ فرمایا) کسی اور کی طرف جاؤ نوح علیہ السلام
 کی طرف جاؤ پھر وہ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے
 اور عرض کوں گے اے نوح علیہ السلام! آپ اہل زمین کی
 طرف پہلے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام شکر گزار بندہ

بَكَ الْاَتَدَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ اِنَّ رَبِّي قَدْ
غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَكِنْ
يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَاِنِّي تَدَكَّدْتُ ثَلَاثَ
كَتَابَاتٍ قَدْ كَرِهْتُ اَبُوْحَيَانَ فِي الْحَدِيثِ نَفْسِي
نَفْسِي نَفْسِي اِذْ هَبُوا اِلَى عَيْرِي اِذْ هَبُوا اِلَى مُوسَى
فَيَا تُونَ مُوسَى فَيَقُولُونَ يَا مُوسَى اَنْتَ رَسُولُ
اللّٰهِ فَضَلَّكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهِ وَكَلَامِهِ عَلَى النَّاسِ
اَشْفَعُ لَنَا اِلَى رَبِّكَ الْاَتَدَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ
اِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ
قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَكِنْ يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَاِنِّي
قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ اُؤْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِي نَفْسِي
نَفْسِي اِذْ هَبُوا اِلَى عَيْرِي اِذْ هَبُوا اِلَى عِيسَى
فَيَا تُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى اَنْتَ رَسُولُ
اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ اَلْقَاهَا اِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَ
كَلِمَتُ النَّاسِ فِي الْمَهْدِ اَشْفَعُ لَنَا اِلَى رَبِّكَ
الْاَتَدَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ عِيسَى اِنَّ رَبِّي قَدْ
غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَ
لَكِنْ يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَوْ يَدُ كُرْدُ نَبَا نَفْسِي
نَفْسِي نَفْسِي اِذْ هَبُوا اِلَى عَيْرِي اِذْ هَبُوا اِلَى مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَا تُونَ مُحَمَّدًا صَلَّي اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدًا اَنْتَ رَسُولُ
اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَغَفَلَكَ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اَشْفَعُ لَنَا اِلَى رَبِّكَ الْاَلَا
تَدَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْطَلِقْ فَاِنِّي تَحْتَ الْعَرْشِ
فَاَخَّرَ سَاجِدًا اِلَى رَبِّي ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ عَمِيدِهِ
وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يُفْتَحْ عَلَيَّ اَحَدٌ قَبْلِي
ثُمَّ يَقَالُ يَا مُحَمَّدًا اِرْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهُ وَ
اَشْفَعُ تَشْفَعُ فَارْفَعْ رَأْسِي فَاَقُولُ يَا رَبِّ
اُمِّتِي يَا رَبِّ اُمِّتِي يَا رَبِّ اُمِّتِي فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدًا

دکھا اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری سفارش فرمائیں، آپ دیکھتے نہیں
ہم کس قدر مصیبت میں گرفتار ہیں آپ ملاحظہ نہیں فرماتے ہمیں کیا پریشانی
لاحق ہو گئی، حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے میرے رب نے آج وہ
غضب فرمایا جو نہ اس سے پہلے فرمایا اور نہ ہی اس کے بعد فرمائے گا
مجھے ایک دعا دی گئی تھی میں نے وہ قوم کے خلاف کر دی اپنے نفس کی فکر
سے تم کسی اور کے پاس جاؤ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں
حاضری دو، بھروہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر ہونگے اور عرض کریں گے
اے ابراہیم علیہ السلام، آپ اللہ کے نبی اور زمین والوں میں سے آپ اللہ
کے علیل ہیں اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری سفارش فرمائیں آپ دیکھتے
نہیں ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں حضرت ابراہیم فرمائیں گے آج میرے رب نے
وہ غضب فرمایا جو نہ اس سے پہلے فرمایا اور نہ اس کے بعد فرمائیں گے میں
مرتد ظاہری واقعہ کے خلاف بات کی ابو حیان نے وہ باتیں حدیث میں
بیان کیں اپنی اپنی فکر ہے کسی اور کے پاس جاؤ موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں
حاضر ہو، وہ پھر حضرت موسیٰ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے موسیٰ
آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے رسالت و کلام کے ذریعے آپ کو
لوگوں پر فضیلت بخشی ہماری سفارش فرمائیں آپ نہیں دیکھتے ہم کس مصیبت
میں مبتلا ہیں آپ فرمائیں گے میرے رب نے آج وہ غصہ فرمایا جیسا نہ تو اس سے
پہلے فرمایا اور نہ ہی بعد میں فرمائیں گے میں نے ایک نفس کو قتل کیا حالانکہ مجھے
قتل کا حکم تھا، قتل نبوت کے ملنے سے پہلے تھا اور بلا ارادہ تھا اس لئے
محل اعتراض نہیں، مترجم، ہر کسی کو اپنا اپنا فکر ہے، تم کسی اور ایک کے پاس جاؤ
حضرت عیسیٰ کی خدمت میں جاؤ، پس وہ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہونگے
اور عرض کریں گے اے عیسیٰ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اسکا کلمہ ہیں جسے اس نے
حضرت محمد کی طرف والا اور آپ کی طرف سے روح ہیں آپ نے گواہی دیں لوگوں
سے کلام کیا، اپنے رب سے ہماری سفارش کریں آپ دیکھتے ہیں ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں،
حضرت عیسیٰ فرمائیں گے آج کے دن میرے رب نے ایسا غضب فرمایا جیسا نہ تو اس
سے پہلے فرمایا اور نہ اس کے بعد فرمائے گا آپ اپنی کسی خطا کا ذکر نہیں فرمائیں گے ہر ایک
کو اپنی اپنی فکر ہے تم کسی اور طرف جاؤ، تم حضرت محمد کی خدمت میں جاؤ، پس وہ
حضرت محمد کی خدمت میں حاضر ہونگے اور عرض کریں گے اے محمد! آپ اللہ کے رسول
ہیں آخری نبی ہیں اللہ نے آپ کے سبب انگوٹھوں کے گناہ معاف فرمادیئے

أَدْخَلَ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَاحِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ
الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ
فَمَا سَوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْبَصَرِ عَيْنٍ مِنْ
مَصَارِيحِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ وَكَمَا بَيْنَ
مَكَّةَ وَبُصْرَى وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَأَسْبَ وَ
عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
بَابُ ۱۵۲

۳۲۷ - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْخُبَرِيُّ نَاعِدُ الدَّرَاقِ
عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِدِ
مِنْ أُمَّتِي وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

۳۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَابِغَةُ الدَّرَاقِ
الطَّبَائِصِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْبُتَانِيِّ عَنْ
جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِدِ مِنْ أُمَّتِي قَالَ مُحَمَّدُ
بْنُ عَلِيٍّ فَقَالَ لِي جَابِرُ يَا مُحَمَّدُ مَنْ لَوْ كُنْتُ مِنْ
أَهْلِ الْكَبَائِدِ فَمَا لَمْ وَلِلشَّفَاعَةِ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

۳۲۹ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَدَفَةَ نَابِغَةُ الدَّرَاقِ
بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَلَمَّهَانِيِّ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا هَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ
يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مَنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ
عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا
وَثَلَاثَ حَتَيَاتٍ مِنْ حَتَيَاتِ رَبِّي هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ

آپ اپنے رب کے ہماری سفارش فرمائیں آپ دیکھتے نہیں ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں پس
آپ عرض الہی کے نیچے اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو جائیں گے آپ فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر
اپنی تعریفوں اور تعویذ کا دروازہ کھول دینا جو اس سے پہلے کسی پر نہیں کھولا گیا تھا
جائیں گے اے محمد اپنا مبارک ٹھکانہ مانگیں یا جائیں گے سفارش کریں قبول کی جائیگی پھر
میں ہر گھڑاؤں کا اور کہو نکالے رہا میری امت کو بخشنے سے تین مرتبہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ
فرمائیں گے محمد اپنی امت کے ان لوگوں کو جن پر کوئی حساب نہیں جزئ کے داہنے
دروازے سے داخل کیجئے یہ لوگ دوسرے دروازوں میں بھی شریک ہونگے پھر آپ نے فرمایا
مجھے اس بات کی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے جنت کے دو کواڑے درمیان آنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت امت کے
ان افراد کے لئے ہے جنہوں نے کبیرہ گناہ کئے اس باب میں
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے یہ حدیث
اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت
امت کے اہل کبائر کے لئے ہے۔ محمد بن علی کہتے
مجھ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے محمد!
جو کبیرہ گناہوں والے نہیں ہوں گے ان کی شفاعت
کا کیا ہوگا؟ یہ حدیث اس طریق سے غریب
ہے۔

ابو امامہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا میرے
رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت سے ستر ہزار
افراد کو بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل فرمائے
گا۔ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور ہوں گے اور میرے
رب کی مٹھیوں (جیسا اس کے شایان شان ہے)
سے تین مٹھیاں (مزید ہوں گے) یہ حدیث حسن صحیح

عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں میں بیت المقدس میں ایک جماعت کے ہمراہ تھا ان میں سے ایک نے کہا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میری امت میں سے ایک آدمی کی سفارش سے بنی تمیم کے افراد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے علاوہ؟ آپ نے فرمایا ہاں میرے علاوہ۔
جب وہ راوی اٹھ کھڑے ہوئے تو میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ حاضرین نے کہا ابن ابی جذعاء ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابن ابی جذعاء کا نام عبداللہ ہے ان سے صرف یہی ایک حدیث معروف ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے بعض لوگ ایک گروہ کی سفارش کریں گے بعض ایک قبیلہ کی بعض ایک جماعت کی اور کچھ لوگ ایک ایک آدمی کی سفارش کریں گے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور مجھے نصف امت جنت میں داخل کرنے اور شفاعت کے درمیان اختیار دیا تو میں نے شفاعت کو اختیار کیا اور یہ (شفاعت) ہر اس شخص کے لئے ہے جو اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا۔
ابو یلیح نے ایک دوسرے صحابی کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی اور عوف بن مالک کا ذکر نہیں کیا۔

حوض کوثر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِدْرِاهِيمَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَهْطٍ بِأَيُّدِيَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَيْمِيمٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سِوَاكَ قَالَ سِوَايَ فَنَبَا قَامَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا ابْنُ أَبِي الْجَدْنَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ عَرَبِيٌّ وَابْنُ أَبِي الْجَدْنَاءِ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَإِنَّمَا يُحَدَّثُ كَذَا هَذَا الْحَدِيثُ الْوَاحِدُ.

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِتَامِ مِنَ النَّاسِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۳۳۲۔ حَدَّثَنَا هَتَّادُ نَا عَبْدُ دَاؤُدَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِكِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ بِصَفَةِ أُمَّتِي بِالْجَنَّةِ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِي بِمَاتٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي الْمَلِكِ عَنْ رَجُلٍ أَخَذَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَكَوْا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَوْنِ كَرْنٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ.

باب مَا جَاءَنِي صِفَةُ الْحَوْضِ

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ نَا شَرِيفُ بْنُ شُعَيْبٍ

ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے
حوض پر آسمان کے ستاروں کے برابر لوٹے ہیں
یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لئے
ایک حوض ہے اور وہ آپس میں فخر کرتے ہیں کہ کس کے
حوض پر زیادہ لوگ آتے ہیں مجھے امید ہے کہ میرے حوض
پر آنے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے۔ اشعث بن عبدالمالک نے یہ حدیث
بواسطہ حسن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
مرسل روایت کی اور حضرت سمرہ کا ذکر نہیں کیا
یہ زیادہ صحیح ہے۔

حوض کوثر کے یثرن -

ابو سلام حبشی سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے
حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے بلا بیجا پس میں پھر
پر سواہ ہوا جب حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں
پہنچا تو عرض کیا اے امیر! مجھے پھر کی سواری سے مشقت
اٹھانی پڑی حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا اے
ابو سلام! میرا ارادہ آپ کو تکلیف دینے کا نہ تھا لیکن
مجھے آپ سے ایک حدیث پہنچی جو آپ نے حضرت ثوبان
کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حوض کوثر
کے متعلق روایت کی میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے سامنے
وہ حدیث بیان کریں ابو سلام نے کہا مجھ سے حضرت ثوبان
نے بیان کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض
عدن سے بقاء کے عمان تک ہے۔ اس کا پانی دودھ سے
زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس کے کونے
آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں جو اس سے پیئے گا اس کے

بُنْ حَمْدَةَ ثَنَى ابْنِي عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعُ
مَالِكًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ فِي حَوْضِي مِنَ الْبَارِئِينَ بَعْدَ نَجْمِ السَّمَاءِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ .

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نَيْزَكٍ
الْبَغْدَادِيِّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ السَّامِيُّ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ
سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْصًا وَهُمْ يَتَّبِعُونَ
أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةً وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ
وَارِدَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ
رَوَى الْأَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ هَذَا الْحَدِيثَ
عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْسَلًا
وَلَوْ يَنْدُرُ فِيهِ عَنْ سَمُرَةَ وَهُوَ أَصَحُّ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَوَانِي الْحَوْضِ

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ تَائِيحِي بْنُ
صَالِحٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهَاجِرٍ عَنِ الْعَبَّاسِ عَنْ
أَبِي سَلَامٍ الْحَبَشِيِّ قَالَ بَعَثَ إِلَى عُمَرَ بْنِ
عَبْدِ الْعَزِيزِ فَحَبَلَتْ عَلَى الْبَرِيدِ فَلَمَّا دَخَلَ
عَلَيْهِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ
مَرْكَبِي الْبَرِيدُ فَقَالَ يَا أَبَا سَلَامٍ مَا أَرَدْتُ
أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ وَلَكِنْ يَلْعَنُ عَنَّا حَدِيثُ
مُحَمَّدٍ تَلَهُ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْحَوْضِ فَاحْبَبْتُ أَنْ تُشَافِهَنِي بِهِ
قَالَ أَبُو سَلَامٍ نَبِيُّ ثَوْبَانَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي مِنْ عَدَنَ
إِلَى عَمَانَ الْبَلْقَاءِ مِائَةً أَسْطًا بَيَاضًا مِنْ
لَبَنٍ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَكْوَابُهُ عِدَادُ نَجْمِ
السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَوْ يَطْمَأُ بَعْدَهَا

أَبَدًا أَوَّلُ النَّاسِ وَرُودًا عَلَيْهِ فَقَدَرُ الْمُهَاجِرِينَ
الشَّحْتُ رُؤْسًا اللَّهُ شَيْبَابًا كَذِبِينَ لَا يَنْكِحُونَ
الْمُتَنَعِمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدُ قَالَ عُمَرُ لِكَيْ
تَكُنْتُ الْمُتَنَعِمَاتِ وَفُتِحَتْ لِي السُّدُ دَنَكْتُ
فَاطِمَةَ بِنْتُ عَبْدِ الْمَلِكِ لَا جَدَمَ لِي لَا أَغْسِلُ
لَأَسْبِي حَتَّى يَشَعَتْ وَلَا أَغْسِلُ ثَوْبِي الَّذِي يَلِي
جَسَدِي حَتَّى يَتَسَنَّهَ هَذَا أَحَدُ بَنِي غَرِيبٍ مِنْ
هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ
مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو سَلَامٍ الْخُبَرِيُّ اسْمُهُ مَمْطُورٌ -
۳۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَبْدِ
الصَّامِدِ الْعَيْثِيُّ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّامِدِ
أَبُو عَمْرٍو النَّجَوِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِدِ
عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَيْنَةُ
الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَنْتَهَى أَكْثَرُ
مِنْ عَدَدِ نَجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبُهَا فِي كَيْلَةِ مُظْلِمَةٍ
مُضْهِمَةٍ مِنْ أَيْنَةِ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ
يُظْهِمَ أَخْرَمًا عَلَيْهِ عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ
عَمَّانَ إِلَى أَيْنَةٍ مَا وَكَا أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ
وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ
وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَعَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ بَدْرَةَ الْأَسْلَمِيِّ وَابْنِ عَمْرٍو
حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ وَالْمُسْتَوْدِرَ بْنَ شَدَّادٍ وَرَوَى
عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَوْثَرِ بْنِ
كَمَابَيْنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ -

یاد رہے

۳۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُو حُصَيْنٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ
بْنِ يُونُسَ نَاعْبَدُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنٍ وَهُوَ
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ

بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا اس پر سب سے پہلے جانے والے فقراء و مہاجرین ہیں
جنگلے بال گرد آلود اور کپڑے میلے ہیں وہ ناز و نعمت میں پلے ہوئی عورتوں
سے نکاح نہیں کرتے اور ان کے لئے بند دروازے کھولے نہیں جاتے
حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا لیکن میں نے تو ناز و نعمت میں پرورش
پائے والیوں سے نکاح کیا اور میرے لئے بند دروازے کھولے
گئے۔ میں نے فاطمہ بنت عبدالملک سے نکاح کیا یقیناً جب تک میرا
سہرا اگر آلود نہ ہو جائے میں اسے نہیں دھو تا یہ حدیث اس طریق سے
غریب ہے معذلک ابن ابی طلحہ نے بھی یہ حدیث بواسطہ ثوبان ،
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ ابوسلام حبشی
کا نام مَمْطُور ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) حوض کوثر کے برتن کیا ہیں؟
آپ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت
میں میری جان ہے اس کے برتن آسمان کے ان ستاروں اور
سیاروں سے زیادہ ہیں جو بادل سے صاف اندھیری رات
میں دکھائی دیتے ہیں وہ جنت کے برتنوں سے ہیں جو آدمی
حوض کوثر سے پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اس حوض کی چوڑائی
اس کی لمبائی جتنی ہے (یعنی چوکور ہے) اور یہ عمان سے
ایلے تک کی ساخت کے برابر ہے۔ اس کا پانی دودھ سے
زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ یہ حدیث
حسن غریب ہے اس باب میں حضرت حذیفہ بن یمان، عبداللہ
بن عمرو، ابوہریرہ اسلمی، ابن عمر، حارثہ بن وہب اور مستورد
بن شداد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں حضرت
ابن عمر سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا
حوض کوثر سے حجر اسود تک جتنا ہے۔

ایک اور باب -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
شب معراج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نبی اور کئی نبیوں
کے پاس سے گزرے اور ان کے سامنے ایک قوم تھی۔

حضرت اسماء بنت عبس ختمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا وہ بندہ بہت بُرا ہے جس نے اپنے آپ کو (دوسروں سے) اچھا سمجھا اور تکبر کیا اور بلند و بالا ذات کو بھول گیا وہ بندہ بھی بُرا ہے جو جابر و ظالم بن گیا اور اعلیٰ جبار کو بھول گیا اور وہ بندہ بھی بہت بُرا ہے جو لہو و لعب میں مشغول ہو کر قبرستان اور قبر میں نکل سڑ جانے کو بھول گیا وہ بندہ بھی بُرا ہے جس نے سرکشی و نافرمانی کی اور اپنے آغاز و انجام کو بھول گیا۔ وہ انسان بھی بُرا ہے جس نے دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنایا۔ وہ انسان بھی بُرا ہے جو دین کو شبہات کے ذریعے طلب کرے وہ بندہ بُرا ہے جس نے حرص کو راہ نما بنالیا اور وہ شخص بھی بُرا ہے جو خواہش کا پجاری ہو گیا جو اسے گمراہ کئے جا رہی ہے اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اس کی سند قوی نہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن کسی دوسرے ایماندار کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے پھل کھانے کے لئے دے گا۔ جو ایماندار کسی ایماندار کو پیاس کی حالت میں پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے مہر لگائی ہوئی خالص شراب پلائے گا اور جو مومن کسی برہمنہ مومن کو لباس پہنائے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا۔ یہ حدیث غریب ہے اور ابو اسطہ عطیہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً بھی مروی ہے یہ ہمارے نزدیک صحیح اور شبہ ہے۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَرْدِيُّ الْبَصْرِيُّ نَاعِدُ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ نَاهَايَتُهُمْ بَنُ سَعِيدُ الْكُوفِيُّ ثَنَى زَيْدُ الْخَثْعَبِيُّ عَنْ أَسْمَاءِ بِنْتِ عَمِيْسٍ الْخَثْعَبِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَسُّ الْعَبْدُ عَبْدًا تَخِيلَ وَاحْتَالَ وَنَسَى الْكَبِيرَ الْمُتَعَالَى وَ يَسُّ الْعَبْدُ عَبْدًا تَجَبَّرَ وَاعْتَدَى وَنَسَى الْجَبَّارَ الْأَعْلَى يَسُّ الْعَبْدُ عَبْدًا سَهَا وَلَهَا وَنَسَى الْمُقَابِرَ وَابْلَى يَسُّ الْعَبْدُ عَبْدًا عَتَا وَخَلَى وَنَسَى الْمُبْتَدَأَ وَالْمُنْتَهَى يَسُّ الْعَبْدُ عَبْدًا يَخْتَلُّ الدُّنْيَا بِالْآثِرِ يَسُّ الْعَبْدُ عَبْدًا يَخْتَلُّ الدِّينَ بِالشُّبُهَاتِ يَسُّ الْعَبْدُ عَبْدًا طَمَعَ يَقْدُوهُ يَسُّ الْعَبْدُ عَبْدًا هَوَى يُضِلُّكَ يَسُّ الْعَبْدُ عَبْدًا رَغِبَ يُذِلُّكَ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ أَسَادَهُ بِالْقَوِيِّ۔

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدَّبُ نَا عَمَارُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ نَا أَبُو جَارُودٍ الْأَعْمَشِيُّ وَإِسْمُهُ زَيْدُ بْنُ الْمُتَدَارِ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَطِيَّةِ الْعُرْنِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا مُؤْمِنُ اطْعَمْ مُؤْمِنًا عَلَى جُوعٍ اطْعَمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّهَا مُؤْمِنُ سَتِّهِ مُؤْمِنًا عَلَى طَمَإٍ سَقَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ وَأَيُّهَا مُؤْمِنُ كَسَا مُؤْمِنًا عَلَى عَدَى كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خَضِرِ الْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا عَنْ حَصِيْدَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ مُوقُوفًا وَهَذَا أَصَحُّ عِنْدَنَا وَ أَشْبَهُهُ۔

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ نَا أَبُو النَّضْرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ڈرا وہ پہلی رات چلا اور جو پہلی رات چلا منزل پر پہنچ گیا، سن لو! اللہ تعالیٰ کا سامان گراں قیمت ہے۔ آگاہ ہو جاؤ اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف ابو نضر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ (صحابی ہیں) سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اس وقت تک پرہیزگاروں میں شامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ ضرر رساں اشیاء سے بچنے کے لئے بے ضرر چیزوں کو نہ چھوڑے یہ حدیث حسن غریب اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اسی طریقہ پر رہے جس طرح میرے پاس رہتے ہو تو فرشتے تم پر اپنے پروں سے سایہ کرتے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اور حضرت حنظلہ اسیدی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کی ایک خوشی و شادمانی ہے اور ہر خوشی کے لئے ایک سستی ہے پس جو شخص سیدھا رہا اور اس کے میانہ روی اختیار کی تو میں اس کی (بہتری کی) امید رکھتا ہوں اور اگر

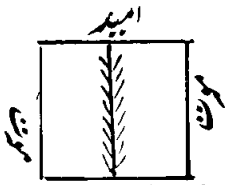
نَا أَبُو عَقِيلٍ التَّفَحُّي نَا أَبُو فَرَوَةَ يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ التَّيْمِيُّ ثَنِيُّ بُكَيْرِ بْنِ خَيْرٍ وَرَقَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُ يَرْدُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَدْلَجَ وَمَنْ أَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ إِلَّا سَلْعَةً اللَّهُ غَالِيَتَهُ إِلَّا سَلْعَةً اللَّهُ الْجَنَّةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي النَّخْرِ ۳۴۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّخْرِ نَا أَبُو عَقِيلٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ ثَنِيُّ رُبَيْعَةَ بْنِ يَزِيدَ وَعَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةِ السَّعْدِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَدَاعَ مَا لَا يَأْسُ بِهِ حَدَّثَنَا الْبَابُ بِأَسْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ -

۳۴۳ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّيِّدِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوَاتِكُمْ تَكُونُونَ كَمَا تَكُونُونَ عِنْدِي لَا ظَلَمْتُكُمْ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنَحَتِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ الْيَصَاعُ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسَدِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -

۳۴۴ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَلْمَانَ أَبُو عَمْرِو الْبَصْرِيُّ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ كُلَّ شَيْءٍ شِرَّةٌ وَكُلُّ شِرَّةٍ فِتْرَةٌ فَإِنْ صَاحِبُهَا سَدَّ دَوَّارَبَ فَارْجُوهُ

اس کی طرف انگلیاں اٹھیں تو تم اس کو شمار نہ کرو۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے حضرت انس بن مالک کے واسطے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ انسان کی برائی کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اسکے دین یا دنیا کے بارے میں انگلیاں اٹھیں مگر جسکو اللہ تعالیٰ بچالے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مربع (چوکور) خط کھینچا اس لکیر کے درمیان ایک اور لکیر کھینچی اس سے باہر بھی ایک خط کھینچا پھر درمیان والی لکیر کے ارد گرد کئی لکیریں کھینچیں اور فرمایا یہ انسان ہے اور یہ اس کا وقت موت اسے گھیرے ہوئے ہے اور یہ درمیان میں انسان ہے یہ (ارد گرد کی) لکیریں انسانی



والا خط انسان کی امید ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان بوڑھا ہوتا ہے اور اس کی دو چیزیں جوان ہوتی ہیں مال اور عمر کی حرص یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی صورت اس حال میں بنائی گئی کہ اس کے پہلو میں ننانوے آرزوئیں ہیں اگر آرزوؤں سے بچ نکلے تو بڑھا پے میں جاگرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رات کا تہائی حصہ گزر جاتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ

وَأَنَّ أُشْرًا لِيَدِي بِالْأَصَابِعِ وَلَا تَعْدُوهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَحْسَبُ امْرِئٌ مِنَ الشَّيْءِ أَنْ يُبَشَّرَ بِالْأَصَابِعِ فِي دِينٍ أَوْ دُنْيَا إِلَّا مَنْ حَصَمَهُ اللَّهُ ۚ ۳۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَاسُفِيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي يَعْلَى عَنِ التَّرْبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مَرْبَعًا وَخَطًّا فِي وَسْطِ الْخَطِّ خَطًّا وَخَطًّا خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ خَطًّا وَحَوْلَ الَّذِي فِي الْوَسْطِ خَطًّا فَقَالَ هَذَا ابْنُ آدَمَ وَهَذَا أَجَلُهُ يُحِيطُ بِهِ وَهَذَا الَّذِي فِي الْوَسْطِ الْإِنْسَانُ وَهَذِهِ الْخُطُوطُ عُرُوضُهُ إِنْ تَجَامَعَتْ يَنْهَشَهُ هَذَا أَوِ الْخَطُّ الْخَارِجُ الْأَمَلُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ ۚ

۳۴۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدُمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشْتَبُ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْجِرْمُ عَلَى الْمَالِ وَالْجِرْمُ عَلَى الْعَمَلِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ ۚ

۳۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ فَرَّاسٍ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو قَتَيْبَةَ سَلَوْنُ قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْعَوَانَةِ وَهُوَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ ابْنِ آدَمَ وَ إِلَى جَنْبِهِ تِسْعَةٌ وَتَسْعَرُونَ مَنِيَّةً إِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمَنَاءُ يَأْتِيهِ فِي الْهَرَمِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۚ

۳۴۸ - حَدَّثَنَا هَذَا قَابِصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ

أَبِي بَنْ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ ثَلَاثًا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللَّهَ اذْكُرُوا اللَّهَ جَاءَتِ الدَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الدَّارِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ فَكُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْثَرُ الصَّلَاةِ عَلَيْكَ خَكْرُ أَجْعَلْ لَكَ مِنْ صَلَاتِي قَالَ مَا شِئْتُ فُكُلْتُ التَّرْبَعُ قَالَ مَا شِئْتُ فَإِنْ زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ بِهِ قُلْتُ فَالْبَصَفُ قَالَ مَا شِئْتُ وَإِنْ زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ قُلْتُ فَثَلَاثِي قَالَ مَا شِئْتُ فَإِنْ زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ قُلْتُ أَجْعَلْ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ إِذَا تُكْفَى هَمُّكَ وَيُخَفَّرُ ذَنْبُكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى تَابِعَهُ ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُرَّةَ الرَّهْمَدِ ابْنِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَجِبُوا مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا لَنَسْتَجِي وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَالَ كَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ الْإِسْتِجْبَاءَ مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ أَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى وَتَحْفَظَ الْبُطْنَ وَمَا حَوَى وَمَا تَنَدَّ كَرَّ الْمَوْتِ وَالْبَلَى وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ اسْتَجَى بِعَيْنِي مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَانَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ.

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَاعِبِي بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مَرْيَمَ وَتَابِعَهُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَاعِمُ بْنُ عَوْنٍ نَابِ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ ضَمَّةَ

کھڑے ہوتے اور فرماتے اے لوگو! اللہ تم کو یاد کرو اے لوگو! اللہ تم کو یاد کرو (قیامت کا پہلا نفل آجکا، دوسرا نفل اسکے تابع ہوگا موت اپنی ہونا کیوں سمیت اپنی موت اپنی سختیوں سمیت اپنی حضرت ابی فرمانے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود ثریب پڑھنا ہوں میں کس قدر درود ثریب پڑھا کروں! آپ نے فرمایا جتنا چاہو میں نے عرض کیا ایک چوتھائی؟ آپ نے فرمایا جتنا چاہو اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے؟ میں نے عرض کیا نصف؟ آپ نے فرمایا جتنا چاہو البتہ زیادہ کرو تو بہتر ہے میں نے عرض کیا دو تہائی؟ آپ نے فرمایا جتنا چاہو البتہ زیادہ کرو تو بہتر ہے میں نے عرض کیا میں سائے کا سارا وظیفہ آپ کے لئے کیوں نہ کروں آپ نے فرمایا اب میرے غموں کی کفایت ہوگی اور گناہ بخش دیئے جائیں گے یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے حیا کرو جیسا حیا کرنے کا حق ہے۔ ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہم حیا کرتے ہیں اور (توفیق عطا فرمائیے) تمام تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ آپ نے فرمایا یہ حیا نہیں بلکہ حیا یہ ہے کہ تو اپنے سر اور جن پر وہ مشتمل ہے (ناک کان آنکھ وغیرہ) کی حفاظت کر۔ پیٹ اور جن کو وہ حاوی ہے کو محفوظ رکھ موت اور اس کے بعد پرانا ہونے کو یاد رکھ اور جو کوئی آخرت کا ارادہ کرے وہ دنیا کی زینت کو چھوڑ دے اور جس نے ایسا کیا اس نے اللہ تعالیٰ سے کافرت حیا کیا۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق یعنی بواسطہ ابان بن اسحق، صباح بن صحر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غفلت مند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے عاجز وہ ہے جو اپنے آپ کو خواہشات کے

پیچھے لگا رہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھے۔ یہ حدیث حسن ہے اور من دان نفسه کا مطلب حساب قیامت سے پہلے (دنیا ہی میں) نفس کا محاسبہ کرنا ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے آپ نے فرمایا اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو اس سے قبل کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے اور بڑی پیشی کے لئے نیا ہو جاؤ قیامت کے دن اس آدمی کا حساب آسان ہوگا جس نے دنیا میں ہی اپنا حساب کر لیا۔ میمون بن مہران سے منقول ہے آپ نے فرمایا بندہ اس وقت تک پرہیزگار نہ رہا ہو تا جب تک اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرے جس طرح اپنے شریک سے کرتا ہے کہ اس نے کہاں سے کھایا اور کہاں سے پہنا۔

بْنِ حَبِيبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَيْسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لَهَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اتَّبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللَّهِ هَذَا اَحَدِيْثٌ حَسَنٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ يَقُولُ يُحَاسِبُ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ اَنْ يُحَاسِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُرْوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَاسِبُوا اَنْفُسَكُمْ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوا وَتَذَيُّنُوا لِلْعَرْضِ الْاَكْبَرِ وَرَبَّمَا يَخْشَى الْحِسَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنْ حَاسَبَ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا وَيُرْوَى عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ لَا يَكُونُ الْعَبْدُ حَقِيْقًا حَتَّى يُحَاسِبَ نَفْسَهُ كَمَا يُحَاسِبُ شَرِيْكَهٖ مِنْ اَيِّنْ مَطْعَمَةٍ وَمَلْبَسَةٍ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مقہی پر نشریف لائے آپ نے دیکھا گویا کہ لوگ ہنس رہے ہیں پتے فرمایا اگر تم لذتوں کو ختم کرنے والی چیز کو یاد کر تو تمہیں اس بات کی فرصت نہ ملتی جو میں دیکھ رہا ہوں لذتوں کو قطع کرنے والی موت کو زیادہ یاد کیا کرو کیونکہ جب بندہ قبر میں جاتا ہے تو یہ (زبان حال سے) کہتی ہے میں مسافرت کا گھر ہوں میں تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی کا ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں اور جب مومن بندہ دفنایا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے نیرانا مبارک ہو تو اپنے ہی گھر آیا۔ میری بیٹی پر چلنے والوں میں سے تم مجھے زیادہ محبوب ہو۔ آج جب تم میرے سپرد کیے گئے اور میرے پاس آئے تو تم غمگین دیکھو گے میں تم سے کیا (اچھا) سلوک کرتی ہوں چنانچہ اس کے لئے حدنگاہ تک کشادہ ہو جاتی ہے اور اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ اور جب گنہگار یا کافر آدمی دفن کیا جاتا ہے قبر کہتی ہے نہ تو مجھے مبارک ہوا اور نہ ہی یہ نیرا گھر ہے۔ میری بیٹی پر چلنے والوں میں سے میرے نزدیک تو سب سے زیادہ بُرا ہے آج جب تو میرے سپرد کیا گیا اور تو میرے پاس آیا غمگین تو

۳۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ وَهَرَابُ بْنُ مَدُوَيْتَةَ نَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُرَنِيُّ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ اَوْصَاتِي عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَصَلَاةً فَرَأَى نَاسًا كَاثِمًا يَكْتَشِرُونَ قَالَ اَمَا اِنَّكُمْ لَوَا كَثَرْتُمْ ذَكَرْهَا ذِمَّ اللّٰهُ اَتِ لَشَعَلَكُمْ عَمَّا اَرَى فَاكْثَرُوا مِنْ ذِكْرِهَا ذِمَّ اللّٰهُ اَتِ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ كَرِيَّاتٍ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمَ لَا تَكَلَّمُ فَيَقُولُ اَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ اَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا بَيْتُ التَّرَابِ وَاَنَا بَيْتُ الدَّوْدِ خَاذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَالَ كَلَّ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَاَهْلًا اَمَّا اِنْ كُنْتَ لَا حَبَّ مَنْ يَمْتَنِي عَلَى ظَهْرِيْ اِلَى فَاذْ وَلِيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرَتْ اِلَيَّ فَتَسْرِي صَنِيعِيْ بِكَ فَيَتَسَمَّ كَلَّ مَدَّ بَصَرِيْ يُفْتَحُ كَلَّ بَابٌ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ وَاَلْكَافِرُ قَالَ كَلَّ لَقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَا

ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تمہیں خوشخبری ہو اور تم اس چیز کی امید رکھو جو تمہیں خوش رکھے اللہ کی قسم! مجھے تمہاری محتاجی کا ڈر نہیں اگر مجھے تمہارے بارے میں خوف ہے تو صرف اس بات کا کہ تمہارے لئے دنیا پھیلادی جائے گی جس طرح پہلے لوگوں کے لئے کشادہ کردی گئی تم اس میں اسی طرح رغبت کرو گے جس طرح تم سے پہلے لوگ اس کی طرف راغب ہوئے۔ پس تم ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح وہ ہلاک ہوئے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر اور ابن سبیب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے حکیم بن حزام فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (کچھ) مانگا آپ نے عطا فرمایا پھر مانگا تو آپ نے عطا کیا پھر فرمایا اے حکیم! یہ مال سبز باغ اور بیٹھا ہے جس نے اسے نفس کی سخاوت کے ساتھ لیا اس کے لئے اس میں برکت دی جائے گی اور جس نے اسے نفس کے غلبہ کے ساتھ لیا اس کے لئے اس میں برکت نہ ہوگی اور یہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور پردا لا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہنہ ہے حضرت حکیم فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو برحق نبی بنایا میں آپ کے بعد تادم آخر کسی کا مال کم نہیں کروں گا چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کو کچھ دینے کے لئے بلاتے لیکن آپ قبول کرنے سے انکار فرما دیتے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو بلایا تو آپ نے کچھ بھی لینے سے انکار فرما دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے قوم! میں تمہیں حضرت حکیم پر گواہ بناتا ہوں میں نے انہیں مال فی نہیں سے ان کا حصہ دینے کی کوشش کی لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا چنانچہ حضرت حکیم بن حزام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کسی سے کچھ نہ لیا یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے

فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَنَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَاهُمْ ثُمَّ قَالَ أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأُبَشِّرُكُمْ وَأُفْهِمُكُمْ مَا يُسِّرُكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسِطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ لَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَّا فُتْنَهَا كَمَا تَنَّا فُتْنَهَا فَهَلْ بَكَرْتُمْ كَمَا أَهْلَكْتُمْ هَذَا أَحَادِيثٌ صَحِيحَةٌ۔

۳۵۴۔ اخبّرنا سویدنا عبد اللہ عن یونس عن الذہری عن عروہ بن الزبیر بن السبیب أنّ حکیم بن حزام قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فأعطانی ثم سألتہ فأعطانی ثم قال یا حکیم ان هذا المال خِطَرٌ خِلَوةٌ فمن أخذہ بسخاوة نفس بُورکَ کما فیہ ومن أخذہ بآشراف نفس لم یبارکَ کما فیہ وكان کالذی یأکل ولا یشبع والیدُ العلویا خیر من الیدِ السفلی فقال حکیم فقلت یا رسول اللہ والذی بعثک بالحق لا أُرزا أحدًا بعد لک شیئًا حتی اُفارق الدنیا فکان أبو بکر یدعو حکیمًا إلى العطاء فیأبی أن یقبلہ ثم أن عمر دعاه لیعطیه فأبی أن یقبل منه شیئًا فقال عمر فی أشهدکم یا معشر المسلمین علی حکیم أني أعرض عنک حقہ من هذا النبی فیأبی أن یأخذہ فلم یرز أحدًا من الناس شیئًا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی توفی هذا أحادیثٌ صحیحہ۔

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ عَنْ

روایت ہے فرماتے ہیں ہم لوگ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مصیبتوں میں آزمائے گئے تو ہم نے صبر کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب نعمتوں میں آزمائے گئے تو ہم صبر نہ کر سکے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے آخرت کا فکر ہوا اللہ تعالیٰ اس کا دل غنی کر دیتا ہے اور اس کے بکھرے ہوئے کاموں کو جمع کر دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل و نڈی بن کر آتی ہے اور جسے دنیا کی فکر ہو، اللہ تعالیٰ محتاجی اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اس کے مجتمع کاموں کو منتشر کر دیتا ہے اور دنیا (کا مال) بھی اسے اتنا ہی ملتا ہے جتنا اس کے لئے مقدر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے انسان! تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا میں تیرا سینہ غنا سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند کر دوں گا اور اگر تو ایسا کرے گا تو تیرے دونوں ہاتھ مشاغل سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند کر دوں گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو خالد والبی کا نام ہرگز ہے۔

دنیا کی بے وقعتی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہمارے دروازے پر تصویروں والے ایک باریک کپڑے کا پردہ لٹکا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا اے اتار دو یہ مجھے دنیا یاد دلاتی ہے، آپ فرماتی ہیں ہمارے پاس

يُونُسَ عَنِ الرَّبِّ عَنِ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ ابْتُلِينَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالضَّرَّاءِ فَصَبَرْنَا ثُمَّ ابْتُلِينَا بَحْدَاةٍ بِالْأَسْرَاءِ فَلَمْ نَصْبِرْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَكِيعٌ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ وَهُوَ الرَّقَاشِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ هَمَّهُ جَعَلَ اللَّهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شُمْلَهُ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ سَاعِدَةٌ وَمَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا هَمَّهُ جَعَلَ اللَّهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَفَدَّقَ عَلَيْهِ شُمْلَهُ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا قَدَّرَ لَهُ۔

۳۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَاجِي عَنْ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ زَيْدَةَ بْنِ نَشِيطٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ تَقَرَّعْ لِعِبَادَتِي أَمْلاً مَدَارَكَ غِنًى وَأَسَدَ فَقْرِكَ وَإِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَكَتْ يَدَايَكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسَدَ فَقْرَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو خَالِدٍ الْوَالِبِيُّ إِسْمُهُ هُرْمُزٌ۔

باب ۱۵۸

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا هَنَادٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَمِيرِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا حِذَامٌ سَتَرْتَنِي بِهِ تَمَاشِيلٌ عَلَى بَابِي فَدَرَاهُ رَسُولُ اللَّهِ

ایک پرانی کلمی کھٹی جس پر ریشم سے بیل بوٹے بنے ہوئے تھے اور ہم اسے پہنا کرتے تھے۔ امام نزدی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نکیہ مبارک جس پر آرام فرماتے چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے ایک بکری ذبح کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ”کیا اس سے کچھ بچا ہے؟“ میں نے عرض کیا صرف ایک بازو بچا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بازو کے سوا باقی سب بچ گیا ہے“ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابو میسرہ ہمدانی کا نام عمرو بن شرحبیل ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروالے ایک ایک مہینہ اس حالت میں رہتے کہ چوبیسے بیس آگ نہ جلتی اور صرف پانی اور کھجوروں پر گزارہ ہوتا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ہمارے پاس کچھ جو تھے جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم اس سے کھاتے رہے پھر میں نے لونڈی سے کہا ان کا وزن کرو اس نے وزن کیا تو جلد ہی ختم ہو گئے۔ آپ فرماتی ہیں اگر ہم اسی طرح چھوڑتے تو مدت دراز تک ان سے کھاتے رہتے یہ حدیث صحیح ہے اور ”شطر“ کے معنی ”کچھ“ کے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْزَعِيْهِ فَاِنَّهُ يَذَّكَرُنِي الدُّنْيَا قَالَتْ وَكَانَ لَنَا سَمَلٌ قَطِيفَةٌ عَلِمَهَا حَرِيْدٌ كُنَّا نَلْبَسُهَا قَالَ اَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ .

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ عَبْدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُدُوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ وَسَادَةٌ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي يَضْطَجِعُ عَلَيْهَا مِنْ اَدَمَ حَشَوْهَا لَيْفٌ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ .

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو مَيْسَرَةَ هُوَ الرَّهْمَدَانِيُّ اِسْمُهُ عَمْرُو بْنُ شَرْحَبِيْلٍ .

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الرَّهْمَدَانِيُّ نا عَبْدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُدُوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنَّا اِلَّا مُحَمَّداً نَمَكْتُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ نَارًا اِنْ هُوَ اِلَّا الْمَاءُ وَالْثَمَرُ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ .

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ اَبُو مَعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُدُوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَوَفَّيْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَنَا شَطْرٌ مِنْ شَعِيْرٍ فَكَلْنَا مِنْهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قُلْتُ لِبَارِيْتَا كَيْلِيْهِ فَاَكَلْتُهُ فَلَوْ بَلَيْتُ اَنْ فَنِيْ قَالَتْ فَلَوْ كُنَّا تَرَكْنَاهُ لَا كَلْنَا مِنْهُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ شَطْرٌ يَعْنِيْ شَيْئًا مِنْ شَعِيْرٍ .

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَا رَوْحُ بْنُ اَسْلَمَ اَبُو حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ نا حَمَّادُ

بُرِّسَ لَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللَّهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدًا وَلَقَدْ أُذِيتُ فِي اللَّهِ وَكُنْتُ ذَا أَحَدٍ وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُونَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَا لِي وَلِبَلَالٍ طَعَامٍ يَا كُلُّهُ ذُو كَيْدٍ إِلَّا سَتِيُّ يُوَارِيهِ ابْنُ بَطْلَانَ هَذَا أَحَدِيَّتٌ حَسَنٌ صَحِيحَةٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ حِينَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِنْ مَكَّةَ وَمَعَهُ بَلَالٌ إِنَّمَا كَانَ مَعَ بَلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ إِبْطِهِ.

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ثَنِي يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيِّ قَالَ ثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ خَرَجْتُ فِي يَوْمٍ نَشِيتُ مِنْ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَخَذْتُ إِهَابًا مَعْطَرًا فَجَوَّبْتُ وَسْطَهُ فَأَدْخَلَنِي عُنْفَى وَشَدَّادَتْ وَسِطِي فَخَزَمَنِي بِخَوْضِ التَّخْلِ وَإِنِّي لَسَدِيدُ الْجُرْعِ وَلَوْ كَانَ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ لَطَعَمْتُ مِنْهُ فَخَرَجْتُ أَلْتَمِسُ شَيْئًا فَمَرَرْتُ بِمَهُودِيٍّ فِي مَالٍ لَمْ وَهُوَ يَسْتَقِي بِبَكْرَةٍ لَمْ فَاطْلَعْتُ عَلَيْهِ مِنْ ثُلْمَةٍ فِي الْحَائِطِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا إِعْرَابِي هَذَا لَكَ فِي دُرُوبِ تَمْرَةٍ فَقُلْتُ نَعْرِفُ فَاتَمَّ الْبَابَ حَتَّى ادْخُلَ فَعَلَّمَنِي فَدَخَلْتُ فَأَعْطَانِي دُرُوبَ خُلْمَةٍ نَزَعْتُ دُرُوبًا أَعْطَانِي تَمْرَةً حَتَّى إِذَا امْتَلَأْتُ كَسَعَنِي أَرْسَلْتُ دُرُوبَهُ وَقُلْتُ حَبْنِي فَأَكَلَهَا ثُمَّ جَرَعْتُ مَعًا مِنَ الْمَاءِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ جِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا مُحَمَّدٌ

راہ میں اتنا ڈرایا گیا جتنا کسی دوسرے کو نہیں ڈرایا گیا اور مجھے اتنی نکالیف پہنچائی گئیں جتنی کسی دوسرے کو نہیں پہنچائی گئیں مجھ پر تیس دن اور تیس راتیں ایسی گزری ہیں کہ میرے اور بلال (رضی اللہ عنہ) کے پاس اتنا کھانا بھی نہیں تھا جسے کوئی جگر والا کھائے مگر اتنی چیز جسے بلال کی بغل چھپا لیتی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلال مکہ مکرمہ سے ہجرت کے علاوہ، تشریف لے گئے تو حضرت بلال کے پاس صرف اتنا کھانا تھا جسے انہوں نے اپنی بغل کے نیچے دبایا ہوا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سردیوں کے موسم میں ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نذر اقدس سے باہر نکلا میں نے ایک چمڑا لیا جس پر بال نہ تھے اس کے درمیان سودا خ کیا اور اپنی گردن اس میں ڈال دی اور کھجوروں کے پتوں سے اپنی کمر کس کر باندھ دی اس وقت مجھے سخت بھوک لگی ہوئی تھی اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کچھ بھی کھانے کے لئے ہوتا تو میں کھا لیتا۔ کچھ کھانے کی تلاش میں میں چل رہا تھا کہ میرا گزرا ایک یہودی کے پاس سے ہوا جو اپنے مال کے پاس تھا وہ (باغ کو) لٹ سے پانی دے رہا تھا۔ میں نے دیوار کے سوراخ سے جھانک کر دیکھا تو اس نے کہا اے اعرابی! کیا بات ہے؟ کیا تو ایک کھجور کے بدلے ایک ڈول پانی نکالے گا؟ میں نے کہا ہاں (نکالوں گا) تو دروازہ کھول تاکہ میں اندر آجاؤں اس نے دروازہ کھولا اور میں اندر داخل ہو گیا یہودی نے مجھے دل تھا لہذا جب میں ایک ڈول نکالتا وہ مجھے ایک کھجور دے دیتا یہاں تک کہ جب میری مٹھی بھر گئی تو میں نے ڈول چھوڑ دیا اور کہا یہ کافی ہیں پھر میں نے وہ کھجوریں کھائیں اور پانی پی کر مسجد میں آ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف فرما تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

ہم بھوکے ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایک کھجور عطا فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بُنْ جَعْفَرًا شُجْبَةً عَنْ عَبَّاسِ الْجَدْرِ بِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَثْمَانَ التَّهْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ جُوعٌ فَأَعْطَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ عَبْدِ عَدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَدُوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ نَادَا عَلَى رِقَابِنَا فَقُنِيَ زَادُنَا حَتَّى كَانَتْ كَأَنَّ تَكُونُ لِلدَّجَلِ مِثْلًا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةً فَقِيلَ لَنَا يَا بَا عَبْدِ اللَّهِ وَابْنُ كَانَتْ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنَ الدَّجَلِ تَالِ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقَدْ هَا حَبْنُ فَقَدْ نَا هَا فَاتَيْنَا الْبَحْرَ فَإِذَا نَحْنُ نُحْوِي قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَكَلَّمْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَا أَحْبَبْنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيِّ عَنْ مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ إِنَّا لَجُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا طَلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ إِلَّا بُرْدَةٌ لَهَا مَرْقُوعَةٌ يَقْرَأُ فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَى لِلَّذِي كَانَ فِيهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِي هُوَ فِيهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بَكُوا إِذَا عَدَا أَحَدُكُمْ فِي حُلَّتِهِ وَرَاحَ فِي حُلَّتِهِ وَوَضَعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةً وَرَفَعَتْ أُخْرَى وَسَتَرْتُمْ بِيُوتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُّ الْكَعْبَةُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم تین سو آدمیوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے لئے بھیجا ہم اپنا سامان اپنی گردنوں پر لٹکائے ہوئے تھے۔ جلد ہی وہ سامان ختم ہو گیا یہاں تک کہ ہم میں سے ہر ایک کے پاس پو بیہ ایک ایک کھجور باقی رہ گئی۔ پو بھا گیا اسے ابو عبد اللہ ایک کھجور ایک دمی کو کیا کفایت کرتی ہوگی؟ حضرت جابر نے جواب دیا ہمیں اس کی افادیت کا اس وقت پتہ چلا جب وہ بھی ختم ہو گئی پھر ہم سمندر کے کنارے آئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک مچھلی بڑی ہے جسے سمندر نے باہر پھینک دیا ہے ہم اس سے اٹھا رہے دن تک حسبِ مشاء کھاتے رہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی آئے ان پر صرف ایک بیوند لگی چادر تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو ان کی گزشتہ امیرانہ اور موجودہ فقیہانہ حساب دیکھ کر روپڑے پھر فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب تم میں کوئی ایک صبح کے وقت اور لباس پہنے گا اور شام کے وقت اور لباس اس کے سامنے ایک پیالہ رکھا جائے گا اور دوسرا اٹھایا جائے گا تمہارے گھروں پر اس طرح پر دے (لکھنے) ہوں گے جس طرح کعبہ مکہ پر پر وہ ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان دنوں ہم آج کی بنسبت اچھے حال میں ہونگے کیونکہ عبادت کے لئے فراغت ہوگی۔ اور تکالیف تفکرات سے آزادی ہوگی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ آج تم اس دن سے اچھی حالت میں ہو۔ یہ حدیث غریب ہے اور یہ یزید بن زیاد مدینی ہیں۔ مالک بن انس اور دوسرے علمائے ان سے روایات لی ہیں۔ یزید بن زیاد و مشقی جو ہر ہی سے

روایت کرتے ہیں ان سے وکیع اور مروان بن معاویہ نے روایت کی ہے۔ یزید بن زیاد کوئی سے سفیان عینیہ ابن عبیدہ اور کئی دوسرے ائمہ روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ صفہ مسلمانوں کے مہمان تھے نہ ان کے گھر تھے اور نہ ہی وہ مال رکھتے تھے جن میں وہ پناہ لیتے۔ مجھے اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں بھوک کی وجہ سے اپنا جگر زمین پر ٹیک دینا اور پیٹ پر پتھر باندھنا ایک دن میں راستہ میں آ بیٹھا جہاں سے لوگوں کا گزر ہوتا تھا۔ اتنے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں نے ان سے قرآن کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا میرا مقصد محض یہ تھا کہ وہ مجھے ساتھ لے جائیں گے۔ مگر وہ چلے گئے اور ایسا نہ ہوا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا میں نے ان سے بھی قرآن پاک کی آیت پوچھی اور مقصد یہی تھا کہ آپ مجھے ساتھ لے جائیں گے لیکن آپ بھی چلے گئے اور ایسا نہ ہو سکا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گزرے مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا میرے ساتھ چلو! پس آپ کے پیچھے چل پڑا اور آپ خانہ اقدس میں داخل ہو گئے تو میں نے بھی اجازت طلب کی آپ نے اجازت مرحمت فرمائی میں اندر داخل ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ کا پیالہ دیکھا تو فرمایا یہ کہاں سے آیا؟ عرض کیا گیا فلاں نے تحفہ بھیجا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حاضر ہوں! آپ نے فرمایا جاؤ اور اہل صفہ کو بلا لاؤ یہ مسلمانوں کے مہمان ہیں نہ ان کے گھر ہیں اور نہ مال جس کی طرف وہ پناہ گیر ہوں! جب آپ کے پاس کوئی صدقہ آتا تو آپ ان کی طرف بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ بھی نہ تناول فرماتے! اور اگر آپ کے ہاں

هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ غَرِيبٍ وَيَزِيدُ بَنُ زَيْدٍ هَذَا هُوَ مَدِينَتِي وَقَدْ رَوَى مَا لَكَ بَنُ أَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَيَزِيدُ بَنُ زَيْدٍ الْكَاشِقِيُّ الَّذِي رَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ رَوَى عَنْهُ وَكِيعٌ وَمَرْوَانُ بَنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيدُ بَنُ أَبِي زَيْدٍ كُوفِيُّ رَوَى عَنْهُ سَفْيَانٌ وَشُعْبَةُ وَابْنُ عَيْنٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَثَمَةِ ۲۶۸ - حَدَّثَنَا هَذَا دَاوُدُ بْنُ يُونُسَ بَنُ بُكَيْرٍ نَمَاتُ عُمَرُ بْنُ دَرَّانَا مُجَاهِدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الصَّفَةِ أَضْيَافَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ عَلَى أَهْلِ دِمَالٍ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبَدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ وَأَشَدُّ النَّجَرِ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمْ الَّذِي يَخْرُجُونَ فِيهِ قَمَرِي أَبُو بَكْرٍ نَسَأَ لَتَدَّ عَنْ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتَهُ إِلَّا لِيَسْتَبْعِنِي فَمَرَوْا وَلَوْ يَفْعَلُ ثُمَّ مَرَّ عُمَرُ فَسَأَلَ لَتَدَّ عَنْ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتَهُ إِلَّا لِيَسْتَبْعِنِي فَمَرَوْا وَلَوْ يَفْعَلُ ثُمَّ مَرَّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَأَيْتِي وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْحَيُّ وَمَضَى فَاتَّبَعْتُهُ وَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَاسْتَأْذَنْتُ فَأِذْنٌ لِّي فَوَجَدَ قَدْحًا مِّنَ اللَّبَنِ قَالَ مِّنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنِ لَكُمْ قِيلَ أَهْدَاهُ لَنَا فَلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَيْكَ قَالَ الْحَقُّ إِلَى أَهْلِ الصَّفَةِ فَادْعُهُمْ وَهُمْ أَضْيَافُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ عَلَى أَهْلِ وَلَا مَالٍ إِذَا أَتَتْهُ الصَّدَقَةُ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَسَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَاصَابَ مِنْهُمَا وَاشْرَكَهُمْ فِيهَا فَسَاءَ فِي ذَلِكَ وَقُلْتُ مَا هَذَا

الْقَدَحُ بَيْنَ أَهْلِ الصُّفَّةِ وَأَنَارُ سَوْمِ الْيَهُودِ
فَسَيَأْمُرُنِي أَنْ أُورِدَهُ عَلَيْهِمْ فَبَاعَسَنِي أَنْ يُصْنِيئِي
مِنْهُ وَقَدْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ أُصِيبَ مِنْهُ مَا يُخْنِيئِي
وَلَكُونِيكَ بَدْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ
فَاتَّيْتُهُمْ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيَّ فَآخَذُوا
مَخَالِسَهُمْ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ خُذِ الْقَدَحَ فَأَعْطِهِمْ
فَآخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أَنَا وَلَهُ الدَّجَلُ فَيَشْرَبُ
حَتَّى يَرَوْى تُشْرِبُوهُ فَنَأْزِلُهُ الْأَخْرَجْتُ إِنَّمَا هِيَ
بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ
رَوَى الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَآخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ ثُمَّ
رَفَعَ رَأْسَهُ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اشْرَبْ
فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ اشْرَبْ فَلَمْ أَزَلْ أَشْرَبُ
وَيَقُولُ اشْرَبْ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ مَا أَجِدُكَ مَسْلُكًا فَآخَذَ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللَّهَ
وَسَمِي وَشَرِبَ هَذَا حَدِيثٌ مَحْمُودٌ -

۳۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الدَّارِمِيُّ
نَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيِّ ثَنِي يَحْيَى
الْبُكَاءُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَجَشَّأَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُفَّ عَنَّا جَشَاءَ لَكَ
فَإِنَّ أَكْثَرَهُمْ شَبَعًا فِي الدُّنْيَا أَطْوَلُهُمْ جُوعًا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ
هَذَا الْوُجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي حُجَيْفَةَ -
۳۷۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوْنَةَ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ أَبِي يَزِيدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ يَا بَنِي
لُورَايْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کوئی ہدیہ آتا تو کچھ رکھ کر باقی ان کی طرف بھیج دیتے اور اس
طرح، انہیں شریک فرما لیتے۔ (جب حضور نے مجھے انکو بلانے
کے لئے بھیجا تو) مجھے یہ بات ناگوار گزری اور میں نے سوچا
اہل صفہ کے درمیان اس ایک پیالے کی کیا حیثیت ہے اور
چونکہ حضور نے مجھے ہی بلانے کے لئے بھیجا ہے لہذا مجھے
ہی فرمائیں گے کہ کو دودھ پلاؤ لہذا مجھے اس سے ملنے کی کوئی امید نہیں
حالانکہ مجھے اتنا مل جانے کی امید تھی جس سے میرا پیٹ بھر جاتا ہے۔ لیکن
اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت لازمی تھی اس لئے میں نکلے پاس آیا
اور انکو بلا کر لے گیا جب وہ نبی کریم کی خدمت میں پہنچے اور اپنی اپنی
جگہوں پر بیٹھ گئے تو آپ نے فرمایا اے ابو ہریرہ! یہ پیالہ پکڑو اور انکو دیتے
جاؤ قرآن میں میں نے پیالہ لیکر ایک کو دیا انہوں نے سیر ہو کر دوسرے
کو دیا یہاں تک کہ میں حضور اکرم کے پاس پہنچ گیا حالانکہ تمام افراد سیر ہو چکے
تھے نبی اکرم نے پیالہ اپنے دست مبارک میں رکھا پھر سرافندس اٹھا کر
مسکرائے اور فرمایا ابو ہریرہ! پیو میں نے پیالہ فرمایا میں مسلسل پیتا رہا اور
آپ فرماتے رہے پیو پھر میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جسے اللہ کو دین حق کے
ساتھ بھیجا اب کوئی گنجائش باقی نہیں رہی پھر حضور اکرم نے پیالہ پکڑا
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی نے ڈکال لی تو آپ نے فرمایا
ہم سے اپنی ڈکال کو روکو کیونکہ دنیا میں زیادہ سیر ہو کر
کھانے والے قیامت کے دن سب سے زیادہ
بھوکے رہیں گے یہ حدیث اس طریق سے حسن
غریب ہے اور اس باب میں حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ
عنہ سے بھی روایت مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ اپنے والد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی
اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا اے بیٹے! اگر تم
لوگ ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساعۃ دیکھتے کہ ہم

ول۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بار بار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو پینے کی ترغیب دینا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ
کے بتانے سے حضرت ابو ہریرہ کی قلبی کیفیت پر مطلع ہو چکے تھے نیز ایک پیالہ دودھ حلاصہ صاف (غالباً ترش تھے) نے سیر ہو کر پیالہ پھر بھی بچ گیا یہ جناب رسول کریم
کی دست افدس کی برکت تھی! امام احمد رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں: اے جناب ابو ہریرہ! کیسا اتفاقاً وہ جام شیریں جس سے ستر صحابیوں کا دودھ سے منہ بھر گیا۔ ۱۲۔

بارش برستی تو ہماری یو کو بھڑکی یو سمجھتے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ان کے کپڑے اونٹنی ہوتے تھے اور جب بارش ہوتی تو ان سے بھڑوں کی سی بول آتی۔

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تواضع کے پیش نظر لباس ترک کیا حالانکہ وہ اس پر قدرت رکھتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ ایمان (والوں) کا جو جوڑا چاہے پہن لے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب خرچ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے مگر گھر (بنا نا کہ) اس میں کوئی بہتری نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ محمد بن حمید نے (راوی کا نام) شبیب بن بشیر (یا کے ساتھ) بیان کیا جبکہ صحیح نام (بغیر یا کے) شبیب بن بشر ہے۔

حضرت حارث بن مضرب فرماتے ہیں ہم حضرت جناب رضی اللہ عنہ کی بیماری پر سی کے لئے آئے (تو دیکھا کہ) وہ سات داغ لگوا چکے ہیں انہوں نے فرمایا میری بیماری طویل ہو گئی اور اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہوتا کہ موت کی تمنا نہ کرو تو میں ضرور اس کی تمنا کرتا آپ (حضرت جناب) نے فرمایا انسان کو مٹی یا (فرمایا) مٹی میں خرچ کر نیکی سوا باقی ہر جگہ خرچ کرنے پر ثواب ملتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابو حمزہ کہتے ہیں حضرت ابراہیم نے فرمایا ہر عمارت تجھ پر وبال ہے، میں نے عرض کیا وہ بھی جو ضروری ہو، آپ نے فرمایا اس

وَاصَابُنَا السَّمَاءُ وَلَحَسْبَتْ اَنْ رَّجَّارِيْهِ الضَّانَ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰی هَذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ كَانَ ثِيَابُهُمُ الصُّوْفَ فَكَانَ اِذَا اَصَابَهُمُ الْمَطَرُ يَجِيْئُ مِنْ ثِيَابِهِمْ رِيْجُ الضَّانِ -

۳۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الدَّوْرَقِيِّ تَابِعًا لِّلْاَبِ بَنِي يَزِيْدٍ الْمَقْرِيْنِ مَا سَعِدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِيْ مَرْحُومٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هَيْمَوْنَ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ بَنِ اَنَسِ الْجُرْفِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَدَكَّ اللِّبَاسَ تَوَاحَتَا لِلّٰهِ وَهُوَ يَفِيْدُ رَعِيْبَهُ دَعَاةُ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيَّرَهُ مِنْ اَيِّ حِلِّ الْاِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا -

۳۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيْبٍ الدَّرَازِيُّ نَازِلُهُ بَنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اِسْرَاطِيْلَ عَنْ شَيْبِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْتَفَقَةُ كُلِّهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْبِنَاءُ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ هَذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ هَكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيْدٍ شَيْبِ بْنِ بَشِيْرٍ وَاقْتَبَا هُوَ شَيْبِ بْنِ بَشِيْرٍ -

۳۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَاشِرِيْكَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ قَالَ اَتَيْنَا خَبَابًا نَعُوْدُهُ وَقَدْ اَكْتَوٰى سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ تَطَاوَلَ مَرْضٰى وَكُوْلَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَمُوْا الْمَوْتَ لَتَمِيْنَتْهُ وَقَالَ يُوْجَدُ الدَّجَلُ فِيْ تَفَقَةٍ اِلَّا التَّرَابَ اَوْ قَالَ فِي التَّرَابِ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ -

۳۷۴۔ حَدَّثَنَا الْحَارُوْدُ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَهِیْمَ قَالَ كُلُّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَیْكَ قَدْ اَرَأَيْتَ مَا لَا جَدَّ مِنْهُ

قَالَ لَا أَجِدُ وَلَا وَزَرَ.

۳۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ حَفْصَانَ أَبُو الْعَلَاءِ ثَنِي حُصَيْنٌ قَالَ جَاءَ سَائِلٌ فَسَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِلْسَّائِلِ أَتَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَتَعُودُ رَهْضَانَ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَأَلْتُ وَلِلْسَّائِلِ حَتَّى أَتَهُ لِحَقِّ عَيْتِنَا أَنْ تُصَلِّكَ فَأَعْطَاهُ تَوْبًا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا تَوْبًا إِلَّا كَانَ فِي حِفْظِ اللَّهِ مَا دَامَ مِنْهُ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ.

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّهْمَنِ التَّيْفِيُّ وَحُمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ أَبِي جَبَلَةَ عَنْ زَادَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْنَى الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَقِيلَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَتْ فِي النَّاسِ لِأَنْظَرِ إِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَبْنَتْ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفَتْ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ وَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطِيعُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ بِمَكَّةَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ نَا حَبِيبٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ

میں نہ ثواب ہے نہ عذاب۔

ابو العلاء خالد بن طہمان حضرت حصین سے روایت کرتے ہیں ایک سائل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا اے مانگنے والے! کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ نعم کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اس نے کہا ہاں میں گواہی دیتا ہوں، آپ نے فرمایا رمضان کے روزے رکھتا ہے کہنے لگا جی ہاں آپ نے فرمایا تو نے سوال کیا اور مسائل کا بھی حق ہے اب ہم پر لازم ہے کہ ہم تجھ سے اچھا سلوک کریں پھر آپ نے اسے کپڑا عطا فرمایا اور فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کو کپڑا پہنائے وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے جب تک کہ پہننے والے پر اس کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی باقی ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو لوگ دوڑتے ہوئے آپ کی طرف آئے اور مشہور ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ میں بھی لوگوں کے ساتھ آیا تا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں جب میں نے غور سے آپ کا چہرہ دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ کسی بھوٹے شخص کا چہرہ نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے پہلا کلام یہ تھا اے لوگو! سلام پھیلادو (کثرت سے ایک دوسرے کو سلام کرو) کھانا کھلاؤ، نماز پڑھو جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو (ایک دن) مہاجرین نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے زیادہ ایثار کرنے

والی اور مقوڑے مال سے زیادہ ہمدردی کرنے والی، اس قوم سے بڑھ کر کوئی قوم نہیں دیکھی جس کے پاس ہم اتنے ہیں انہونے ہمیں تکالیف کے ازالہ میں کفایت کی اور ہمیں کھانے پینے میں شریک کر لیا یہاں تک کہ ہمیں ڈر پیدا ہو گیا کہ کہیں سارا ثواب یہ ہی نزلے جائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک تم ان کے لئے دعا مانگتے رہو گے اور ان کی تعریف کرتے رہو گے ایسا نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے والا شکر گزار، صبر کرنے والا روزہ دار کے برابر ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں بے آدمی بتاؤں جو آگ پر حرام ہے اور آگ اس پر حرام ہے یہ وہ شخص ہے جو (نیک مجالس میں) لوگوں کے قریب ہے نرم خو ہے اور خوش اخلاق ہے یہ حدیث غریب ہے۔

اسود بن یزید فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لانے کے بعد کیا عمل کیا کرتے تھے؟ ام المومنین نے فرمایا گھر کے کام کاج کرتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا اٹھ کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتا آپ اس سے مصافحہ کرتے اور جب تک وہ خود ہاتھ نہ چھوڑتا آپ نہ چھوڑتے۔ اور جب تک وہ چہرہ نہ پھیرتا آپ نہ پھیرتے اور کبھی بھی آپ کو سامنے بیٹھنے والے

اتاہم ہاجرون فقالوا یا رسول اللہ ما ساءینا قوماً ابذل من کثیر ولا احسن مءاساة من قلیل من قوم نذلنا بین اظہر ہو لقد کفونا المؤمنۃ واشرکونا فی المہنا حتی لقد خفنا ان یدھبوا بالاجر کلہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاماد عوتم اللہ لہم واثبتہ علیہم ہذا حدیث حسن صحیح غریب۔

۳۷۸۔ حدثنا اسحق بن موسی الانصاری نا محمد بن معن المدینی الغفاری ثنی ابی عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الطاعم الشاکر بمنزلة الصائم الصابر ہذا حدیث حسن غریب۔

۳۷۹۔ حدثنا ہنادنا عبدا عن ہشام بن عروۃ عن موسی بن عقبۃ عن عبد اللہ ابن عمرو الادوی عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبیرکم بمن یحرم علی النار وتحرم علیہ النار علی کل قریب ھین سهل ہذا حدیث غریب۔

۳۸۰۔ حدثنا ہنادنا وکیع عن شعبۃ عن الحکم عن ابراہیم عن الاسود بن یزید قال قلت یا عائشۃ ائی شئی کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع اذا دخل بیتہ قالت کان یكون فی مہنتہ اھلہ فاذا حضرت الصلوۃ قام فصلى ہذا حدیث صحیح۔

۳۸۱۔ حدثنا سویدنا عبد اللہ بن المبارک عن عمران بن زید التغلبی عن زید العجمی عن انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا استقبلہ الدجل فصاحہ لا یزعم یداہ من یداہ حتی یكون الدجل ینزع ولا

کی طرف پاؤں بڑھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا یہ حدیث غریب ہے۔

يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَصْرِفُهُ وَلَمْ يَرْمُقْهُ مَا رَكِبْتِيهِ بَيْنَ يَدَيَّ جَلِيسٍ لَنَا هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ غَرِيبٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی اپنے لباس میں نگیں کرتے ہوئے نکلا اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو زمین نے اسے پکڑ لیا پس وہ اب زمین میں تاقیامت دھنسا چلا جائے گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا هَذَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَكَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فِي حُدَّةٍ لَهُ يَخْتَالُ فِيهَا فَأَمَرَ اللَّهُ الْأَرْضَ فَأَخَذَتْهُ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ أَوْ قَالَ يَتَدَجَّلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ صَحِيحٍ۔

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن متکبر بن چوٹیوں کی طرح آدمیوں کی صورت میں اٹھائے جائیں گے ہر طرف سے ذلت انہیں ڈھانپ لے گی انہیں جہنم کے قید خانے کی طرف لے جایا جائے گا جس کا نام بوس ہے، ان پر آگ چھا جائے گی اور انہیں دو زنجیروں کا پیپ اور خون پلایا جائے گا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ غَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالُ الذَّرِّ فِي حُجُورِ الرِّجَالِ يُخْشَاهُمُ الذَّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يَسْأَلُونَ إِلَى سَجْنٍ فِي جَهَنَّمَ مَيْسَرَى بُولَسَ تَعْلُوهُمْ نَارًا إِلَّا يَنَارُ يَسْقُونَ مِنْ عَصَا رِةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةً الْخَبَالِ هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ حَسَنٍ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غصے کو پی جائے حالانکہ وہ جاہلی کرنے پر قادر ہے اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اختیار دے گا کہ جس ٹھوکر کو چاہے پسند کرے۔

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ شَيْئٌ أَبُو مَرْحُومٍ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ عَلَى رُؤْسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيَّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ حَسَنٍ غَرِيبٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں یہ تین صفات ہوں اللہ تعالیٰ اس پر

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَفَارِيُّ الْمَدِينِيُّ ثَنِيَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَنْ كُنَّ فِيهِ نَشْرَ اللَّهِ
عَلَيْهِ كَفَّهُ وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ رَفِيقًا بِالصَّغِيرِ وَالْشَّفَقَةِ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَالْإِحْسَانُ إِلَى الْمَمْلُوكِ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

۳۸۶ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ كَيْثِ
عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنِيٍّ
عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا عَبْدَايَ كُلُّكُمْ ضَالٌّ
إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسُدُّوْنِي الْهُدَى أَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ
فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ آغَيْتُ فَسُدُّوْنِي أَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ
مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلَيْكُمْ مِنْكُمْ أَنْ تَدُو
قُدْرَةً عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاَسْتَغْفِرْ لِي غَفَرْتُ لَكُمْ وَلَا
أَبَالِي وَلَا أُنَازِلُكُمْ وَأَخْرَجَكُمْ وَحْيَكُمْ وَمَيِّتَكُمْ
وَرَطَّبَكُمْ وَيَا بَسْكُمْ اجْتَمِعُوا عَلَى أَتَقَى قَلْبِ
عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا زَادَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ
بَعُوضَةٍ وَلَا أَنْ أُولَكُمْ وَأَهْرَكُمْ وَحْيَكُمْ وَمَيِّتَكُمْ
وَرَطَّبَكُمْ وَيَا بَسْكُمْ اجْتَمِعُوا عَلَى أَشَقَى قَلْبِ
عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ
بَعُوضَةٍ وَلَا أَنْ أُولَكُمْ وَأَخْرَجَكُمْ وَحْيَكُمْ وَمَيِّتَكُمْ
وَيَا بَسْكُمْ اجْتَمِعُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ كُلُّ
إِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ فَأَعْطِيَتْ كُلُّ
سَائِلٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا تَوَلَّى
أَنْ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَعَمَسَ فِيهِ إِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا
إِلَيْكَ ذَلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ وَاحِدٌ مَا جَدَّ أَفْعَلُ مَا أَمِيدُ
عَطَائِي كَلَامٌ وَعَنْ أَبِي كَلَامٍ رَأَيْتُ أَمِيرِي يَشْهِي إِذَا
أَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ لَكُمْ كُنْ فَيَكُونُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ
عَنْ مَعْدِيكَرَبَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْوَهُ -

رحمت کے بازو پھیلا دے گا اور اسے جنت میں
داخل کرے گا۔ کمزور سے نرمی برتتاؤ، ماں باپ
پر شفقت کرنا اور غلام پر احسان کرنا یہ حدیث
غریب ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! تم
سب بھٹکے ہوئے ہو مگر جس کو میں ہدایت دوں پس مجھ سے ہدایت
مانگو میں تمہاری راہ نمائی کرونگا تم سب محتاج ہو مگر جس کو میں نے
مالدار کیا پس مجھ سے اپنا رزق مانگو میں نہیں رزق دوں گا تم سب
گنہگار ہو مگر جس کو میں معافی دوں پس جسے معلوم ہے کہ میں بخشنے پر
قادر ہوں وہ مجھ سے بخشش مانگے میں بخش دوں گا اور مجھے اس کی
پرواہ نہیں اور اگر تمہارا ہے پہلے پچھلے، زندہ، مردہ اور تر و خشک سب
کے سب میرے بندوں میں سے بڑے پرہیزگار بندے کے دل پر جمع
ہو جائیں تو میری حکومت میں مجھ کے پرچہنا اضافہ نہیں کریں گے اور
اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، زندہ اور مردہ، تر و خشک میرے بندوں
میں سے کسی بے نصیب بندے کے دل پر جمع ہو جائیں تو میری
سلطنت سے مجھ کے پرکے برابر بھی کمی نہیں کر سکیں گے۔ اور اگر
تمہارے اول، آخر، جن، انسان، زندہ، مردہ اور تر و خشک
ایک زمین میں جمع ہو جائیں پھر ہر انسان اپنی آرزو کے مطابق
سوال کرے اور میں ہر سائل کو اس کی خواہش کے مطابق
دوں تو میری حکومت و سلطنت میں کچھ کم نہ ہو گا مگر اتنا کہ اگر
تم میں سے کوئی سمندر کے پاس سے گزرے اور اس میں سوئی
ڈال کر پھرا سے اپنی طرف اٹھالے۔ یہ اس لئے کہ
میں سخی ہوں پانے والا ہوں اور بزدگی والا ہوں جو
چاہتا ہوں کرتا ہوں میرا عطا کرنا بھی (محض) کہنا
ہے (حکم دینا) اور میرا عذاب بھی ایک کلام (حکم) ہی ہے میرا
حکم کسی چیز کے لئے یہ ہے کہ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہوں تو
کہتا ہوں ہو جائے وہ ہو جاتا ہے یہ حدیث حسن ہے بعض راویوں نے
اسے بواسطہ شہر بن حوشب و معدیکرہ ابوذر سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ سَبَّاحٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُدْرِيُّ
نَا ابْنِ نَالَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
سَعْدِ مَوْلَى طَلْحَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ لَوِ اسْمَعَهُ
الْأَمْرَةَ أَوْ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلَكِنِّي
سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ الْكُفْلُ مِنْ بَنِي
إِسْرَائِيلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبٍ عَمَلَهُ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ
فَاعْطَاهَا سِتْرَيْنِ دِينَارًا عَلَى أَنْ يَطَّاهَا فَلَمَّا قَعَدَ
مِنْهَا مَقْعَدَ الدَّجَلِ مِنْ امْرَأَتِهِ أُرْعِدَتْ وَبَكَتْ
فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ أَكْرَهْتِكِ قَالَتْ لَا وَلَكِنَّهُ عَمَلُ مَا
عَمِلْتُهُ قَطُّ وَمَا حَمَلَنِي عَلَيْهِ إِلَّا الْحَاجَةُ فَقَالَ
تَفْعَلِينَ أَنْتِ هَذَا أَوْ مَا فَحَلْتِهِ إِذْ هِيَ فَرَى لَكَ
وَقَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَعْصِي اللَّهَ بِحَدِّهَا أَبَدًا أَفَمَاتَ
مَنْ لَيْلَتِهِ فَاصْبِرْ مَكْتُوبٌ عَلَى بَابِهِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ
غَفَرَ لَكَ كُلَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ شَيْبَانُ
وغير واحد عن الأعمش ورفعه رَوَاهُ بَعْضُهُمْ
عَنِ الْأَعْمَشِ وَكَوْثَرُ رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ
عَبَّاسٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْأَعْمَشِ فَاخْطَأَ فِيهِ وَ
قَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الدَّارِيُّ هُوَ كُوفِيٌّ وَكَانَتْ جَدَّتُهُ سَرِيَّةَ لَحَلِيٍّ بْنِ
أَبِي طَالِبٍ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
الدَّارِيِّ عُبَيْدَةَ الصَّبِيَّ وَالْحِجَابُ بْنُ أَسَاكَاةَ
وغير واحد۔

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ شَا
عَبْدُ اللَّهِ بِحَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ نَفْسِهِ وَالْآخَرُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ایک حدیث
بیان فرمائی میں نے ایک دو مرتبہ نہیں سات مرتبہ نہیں
بلکہ بارہا سنا آپ نے فرمایا بنی اسرائیل سے کفل نامی ایک
شخص کسی گناہ کے ارتکاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔
ایک دن ایک عورت اس کے پاس آئی تو اس نے اسے
ساتھ دینا ردیئے تاکہ اس سے ہمبستر ہو جب وہ اس سے
جماع کرنے کے لئے وہاں بیٹھا جہاں ایک مرد اپنی بیوی
سے جماع کے لئے بیٹھا ہے۔ تو وہ عورت کانپنے لگی اور
روپڑی کفل نے پوچھا تو کیوں روتی ہے کیا میں تجھ سے
زبردستی کر رہا ہوں؟ اس نے کہا نہیں بلکہ یہ ایک ایسا
عمل ہے جو اس سے پہلے میں نے نہیں کیا لیکن ضرورت نے
مجھے مجبور کیا۔ کفل نے کہا تو ضرورت کے تحت ایسا کرتی تھے
حالانکہ تیرے یہ کام نہیں کیا جا یہ اثر فیاں لے جائیں
تجھے دے دیں۔ اور پھر کفل نے کہا اللہ کی قسم! میں اس کے
بعد کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کروں گا اسی رات
اس کا انتقال ہو گیا صبح اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا اللہ تم
نے کفل کو بخش دیا یہ حدیث حسن ہے شیبان اور کئی دوسرے ادیبوں
نے اسے اعمش سے مرفوعاً روایت کیا ہے بعض نے اعمش سے
غیر مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ابوبکر بن عباس نے اس حدیث کو
اعمش سے روایت کرتے ہوئے غلطی کی اور کہا عبد اللہ بن عبد اللہ
نے بواسطہ سعید بن جبیر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے
اور یہ غیر محفوظ ہے۔ عبد اللہ بن عبد اللہ لازمی کوئی ہے اور اس کی دادی
حضرت علی بن ابی طالبؓ کی لونڈی تھیں عبد اللہ بن عبد اللہ لازمی عبید اللہ
حجاج بن رطاة اور کئی دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

حارث بن سوبید کہتے ہیں ہم سے حضرت عبد اللہؓ
دو حدیثیں بیان کیں ایک اپنی طرف سے اور ایک نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عبد اللہؓ فرماتے ہیں مومن اپنے
گناہ کو ایسے دیکھتا ہے جیسے وہ پہاڑ کے نیچے ہے اور اسے

ڈرہے کہ کہیں وہ اس پر گر پڑے گا اور بدکار اپنے گناہ کو ایسے دیکھتا ہے جیسے ناک پر کھی بیٹھی ہوئی ہو ہاتھ ہلایا اور لگتی "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایک کی توبہ سے اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو ایک خطرناک چٹیل میدان میں ہو اس کے ساتھ اس کی سواری ہو جس پر اس کا سامان کھانا پانی اور ضرورت کی اشیاء رکھی ہوں پس وہ گم ہو جائے اور وہ شخص اس کی تلاش میں نکلے یہاں تک کہ اسے موت آنے لگے تو کہے میں اسی جگہ لوٹ جاتا ہوں جہاں سے میری سواری گم ہوئی تاکہ وہاں ہی مروں جب وہ اپنے مقام پر لوٹ کر آئے تو اس پر نیند طاری ہو جائے جاگنے پر اسکی سواری اس کے سر ہلنے کھڑی ہو اور کھانے پینے کا سامان موجود ہو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، نعمان بن بشیر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی مرفوع روایات منقول ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص خطا کا رہے اور بہتر خطا کا رہے ہیں جو توبہ کرتے ہیں، یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے بواسطہ علی بن مسعودہ باہلی، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

مہمان نوازی اور اچھی گفتگو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے مہمان کی عزت کرنی چاہیے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، انس، شریح کعبی عدوی (ان کا نام نوحیلہ بن عمر ہے) سے بھی روایات منقول ہیں۔

الْمُؤْمِنُ يَذِي ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ فِي أَصْلِ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنْ أَنْفَا جَذْبِي ذُنُوبَهُ كَذَابٍ وَقَعَ عَلَى أَنْفِهِ قَالَ بِهِ هَكَذَا اظْطَارَقَ تَالِ سُرُورِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَفَرَحَ بِتَوْبَةِ أَحَدٍ كَوْمِنْ رَجُلٍ بَارِئٍ فَلَا ذَنْبَ لَهُ مَهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهِمَا زَادَهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْدِحُهُ فَاصْلَحَهَا فَخَرَجَ فِي طَلَبِهَا حَتَّى إِذَا أَذْرَكَهُ الْمَوْتُ قَالَ ارْجِعْ إِلَى مَكَانِ الْغَدَايِ أَضَلَلْتُهَا فِيهِ فَأَمُوتُ فِيهِ فَرَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَاسْتَيْقَظَ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَ رَأْسِهِ عَلَيْهِمَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْعُمَانِ بْنِ يَشِيرٍ وَأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۸۹. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَزِيدُ بْنُ حَبَابٍ فَأَعْلَى بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ نَاقَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَحْرُفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِيٍّ بْنِ مَسْعَدَةَ عَنْ قَتَادَةَ.

باب ۱۰

۳۹۰. حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ نَاعِدَةُ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْبَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقْدُ خَيْرًا أَوْ لِيَصُمْتُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي شَرِيحٍ الْكَعْبِيِّ وَهُوَ الْحَدَوِيُّ وَإِسْمُهُ خُوَيْلِدُ بْنُ عُمَيْرٍ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔ اس حدیث کو ہم صرف ابن لہیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔
افضل مسلمان۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا مسلمان افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھوں سے مسلمان محفوظ رہیں۔ یہ حدیث ابو موسیٰ کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے کسی (مسلمان) بھائی کو گناہ پر عیب لگایا تو وہ مرنے سے پہلے خود اس عمل کو کرے گا۔ امام احمد فرماتے ہیں یعنی وہ گناہ جس سے توبہ کر لی ہو۔ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے، خالد بن معدان نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ خالد بن معدان سے منقول ہے کہ انہوں نے ستر صحابہ کرامؓ سے ملاقات کی۔

دوسرے کی مصیبت ظاہر کرنے کی سزا۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مصیبت کو ظاہر نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر رجم کرے گا اور تجھے مبتلا کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ مسحول کو حضرت واثلہ بن اسقع، انس بن مالک اور ابو ہندواری رضی اللہ عنہم سے سماع حاصل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي لَهْيَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَاهُ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهْيَةَ۔

باب ۱۵

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَابُؤُا سَامَةَ ثَخَفِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلَ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ هَذَا حَدِيثٌ مَجِيءٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى۔

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَامُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ الرَّهْمَدِيُّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَهُ قَالَ أَحْمَدُ قَالُوا مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ أُسْنَادُهُ بِتَّحْصِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَرَوَى عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّهُ أَدْرَكَ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۵

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ جَالِدٍ بْنُ سَعِيدٍ الرَّهْمَدِيُّ نَابُؤُا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح وَثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ نَابُؤُا أُمَيَّةُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ نَابُؤُا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ بُرْدِ بْنِ سَنَانٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَطْهَرُوا الشَّمَاةَ إِلَّا خَيْدَكِ

انہوں نے ان تینوں (مذکورہ بالا) کے علاوہ کسی دوسرے صحابی سے نہیں سنا۔ مکحول شامی کی کنیت ابو عبد اللہ ہے یہ آزاد کردہ غلام ہیں۔ مکحول از دی بصری ہیں انہیں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل ہے۔ عمارہ بن زاذان سے روایت کی ہے۔

فَبَرَحِمَهُ اللَّهُ وَيَبْتَئِيكَ هَذَا أَحَدُ بَيْتِ حَسَنٍ غَزِيٍّ وَكَحُولٌ قَدْ سَمِعَ مِنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَمِ وَأَنْسَ بَيْنَ مَالِكٍ وَآبِي هِنْدٍ الدَّارِيِّ وَيُقَالُ أَنَّهُ كَتَبَ سَمِعَ مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَمِنْ هُوَ لَأِثْلَثَةٍ وَكَحُولٌ الشَّامِيُّ يَكُنَّى أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ عَبْدًا فَأُعْتِقَ وَكَحُولٌ الْأَزْدِيُّ بَصْرِيُّ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَيُرْوَى عَنْهُ عُمَارَةُ ابْنُ زَاذَانَ -

حضرت عطیہ کہتے ہیں میں اکثر سنا کرتا تھا مکحول سے کوئی بات بوجھی جاتی تو کہتے ہیں نہیں جانتا

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاشٍ عَنْ تَمِيمٍ عَنْ عَطِيَّةَ قَالَ كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ مَكْحُولًا يُسْأَلُ فَيَقُولُ نَدَانُ -

پردہ پوشی -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ کسی کا عیب بیان کروں اگرچہ اس کے بدلے یہ یہ ملے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ وَكَيْعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي حُدَيْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحِبُّ أَنْ تُحْكِمْتُ أَحَدًا وَإِنْ لِي كَذَا وَكَذَا هَذَا أَحَدٌ بَيْتٌ حَسَنٌ مَحْجَمٌ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں کسی کا عیب بیان کروں اگرچہ مجھے اس کے بدلے میں یہ یہ فائدہ حاصل ہوام المؤمنین فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صغیرہ ایسی عورت ہے اور ہاتھ سے اشارہ کیا یعنی چھوٹے قدم کی ہے آپ نے فرمایا تو نے ایسی بات ملا دی کہ اگر سمندر کا پانی بھی اس سے مل جائے تو بدل جائے۔

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا بَيْحَبِي بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي حُدَيْفَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَكَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنْ تُحْكِمْتُ رَجُلًا وَإِنْ لِي كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ صَفِيَّةَ (مَرْأَةً) قَالَتْ بِيَدِهَا هَكَذَا كَأَنَّهَا تَعْنِي قَصِيرَةً فَقَالَ لَقَدْ مَزَجْتَ بِكَلِمَةٍ تَوْمَزَجَ بِهَا مَاءُ الْبَحْرِ لَمْ يَزَجْ -

مسلمانوں میں رہنا۔

ایک بوڑھے صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مسلمان جو

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا ابْنُ أَبِي عَدَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ

دوسرے مسلمانوں سے مل جل کر رہتا ہے اور ان کی تکالیف پر صبر کرتا ہے اس مسلمان سے بہتر ہے جو الگ تھلک رہتا ہے اور ان کی تکالیف و مصائب پر صبر نہیں کرتا۔ ابن عدی فرماتے ہیں شعبہ کے خیال میں اس حدیث کے راوی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس کی عداوت سے بچو کیونکہ یہ ہی مونڈنے والی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے صحیح غریب ہے اور ”سوء ذات البین“ کا مطلب بغض عداوت ہے اور ”حالۃ“ کے معنی ”دین کو مونڈنے والی“ کے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں، روزے، نماز اور زکوٰۃ سے بہتر چیز بتاؤں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا ”یا رسول اللہ! (بتائیے) آپ نے فرمایا ”یاہی تعلقات کو خوشگوار رکھنا“ کیونکہ آپس کے تعلقات کا بگاڑ مونڈنے والا ہے، یہ حدیث صحیح ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے آپ نے فرمایا یہ مونڈنے والا ہے میں نہیں کہتا کہ بالوں کو مونڈنے والا ہے بلکہ دین کو مونڈنا ہے۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی امتوں کی بیماری حسد اور بغض تمہیں لگ گئی اور یہ (بیماری) مونڈنے والی ہے میں نہیں کہتا کہ بالوں کو مونڈتی ہے بلکہ دین

عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى إِذَا هُوَ خَيْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى إِذَا هُمْ قَالَ ابْنُ عَدِي كَانَ شُعْبَةُ يَرَى أَنَّ ابْنَ عُمَرَ.

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَغْدَادِيُّ تَامَعْلَى بْنُ مَنْصُورٍ نَاعَبُدُ اللَّهَ بْنَ جَعْفَرٍ الْمُخْزَمِيِّ هُوَ مِنْ وَلَدِ السُّوَرِيِّ مَخْرَمَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيِّ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي أَكْرَهُ سُوءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّهَا الْحَالِقَةُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَسُوءُ ذَاتِ الْبَيْنِ إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ الْعَدَاوَةُ وَالْبُغْضَاءُ وَقَوْلُهُمَا الْحَالِقَةُ تَحْلِقُ الدِّينَ.

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي مَعَاذٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَمْرِ الدَّارِدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّارِدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أُخِرْتُ بِأَفْضَلٍ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوا بَلَى قَالَ صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَالَ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلَكِنْ تَحْلِقُ الدِّينَ.

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ خَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَرْبِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ مَوْلَى لِلزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ

کو مونڈتی تھے۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان نہ لاؤ اور اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک باہمی محبت نہ رکھو کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ اسے قائم رکھنے والا کونسا عمل ہے؟ آپس میں سلام (کرتا) عام کرو۔

بغاوت اور قطع رحم کی مذمت

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغاوت اور باہمی کشیدہ کرنے سے بڑھ کر کوئی عمل اس بات کے زیادہ لائق نہیں کہ اس کے مرتکب کو اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی سزا دے اور آخرت کے لئے بھی (اس کی سزا) اٹھائے یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو باتیں ایسی ہیں کہ جس میں وہ پائی جائیں اللہ تعالیٰ اسے شاکر و صابر لکھتا ہے اور جس میں یہ دونوں خصلتیں نہ ہوں اسے اللہ تعالیٰ شاکر و صابر نہیں لکھے گا (وہ دو خصلتیں یہ ہیں) جو شخص دینی معاملات میں اپنے سے اوپر والے کی طرف دیکھے اور اسکی پیروی کرے اور دنیاوی امور میں اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھے اور اللہ تعالیٰ اس بات پر شکر ادا کرے کہ اسے اس پر فضیلت دی اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو صابر و شاکر لکھتا ہے اور جو آدمی دینی امور میں اپنے سے نیچے والے کی طرف اور دنیاوی امور میں اپنے سے اوپر والے کی طرف دیکھے اور اس پر افسوس کرے جو اسے نہیں ملا، اللہ تعالیٰ اسے صابر و شاکر نہیں لکھتا۔

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے اسی کے ہم معنی مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث غریب ہے سوید نے اپنی حدیث میں والد کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَبَّ إِلَيْكُمْ دَأْرُ الْأَمْرِ قَبْلَكُمْ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَاقِقَةُ لَا أَقُولُ تَحْلِقُ اشْتَعُرُ وَلَكِنْ تَحْلِقُ الدِّينَ وَالْكَذِبُ نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا فَلَا أَنْتُمْ كُمْ بِمَا يُبَيِّنُ ذَلِكَ لَكُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ۔

باب ۱۶۲

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَيْرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجَدَ أَنْ يُعْجَلَ اللَّهُ بِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَلْخُرُّكُمْ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبُغْيِ وَطَبِيعَةِ الرَّحِمِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ ابْنَةُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الشَّيْثِيِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَمْعَةَ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَصَلَتَانِ مَنْ كَانَتْ فِيهِ كَتَبَهُ اللَّهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ لَوْ تَكُونَا فِيهِ لَوْ يَكْتُبُهُ اللَّهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاتَتْهُ بِهِ وَمَنْ نَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ تَحَمَدَ اللَّهُ عَلَى مَا فَضَّلَهُ بِهِ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللَّهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاسْتَفَ عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْهُ لَوْ يَكْتُبُهُ اللَّهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا۔

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ نَا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا عَبْدُ اللَّهِ نَا الشَّيْثِيُّ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْوَةً هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَوْ يَنْكُرُ

سَوِيْدًا عَنْ اَبِيهِ فِي حَدِيْثِهِ -

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَدَكِيْعٌ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظَرُوا
إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ
فَوْقَكُمْ فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ
عَلَيْكُمْ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ -

یا قلوب

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ
بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ح وَفَنَّا هَارُونَ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ الْبَزَارِ نَا سَيَّارُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ
عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ وَالمَعْنَى وَاحِدًا عَنْ أَبِي
عُثْمَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسَدِيِّ وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَذَّابِي
يَكْبُرُ وَهُوَ يَكْبِي فَقَالَ مَا لَكَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَافَقُ
حَنْظَلَةُ يَا أَبَا بَكْرٍ نَكُونُ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ كَرْنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَانَا
رَأَى عَيْنٍ فَإِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالصَّيِّعَةَ
وَنَيْسِنَا كَثِيرًا قَالَ فَوَاللَّهِ إِنَّا كَذَلِكَ إِنْطَلَقَ بِنَا
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْنَا
فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَا لَكَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَافَقُ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
نَكُونُ جُنْدَكَ تَدُ كَرْنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى كَانَا
رَأَى عَيْنٍ فَإِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالصَّيِّعَةَ
وَنَيْسِنَا كَثِيرًا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَدُوْمُونَ عَلَى الْحَالِ الَّتِي تَقْرُمُونَ بِهَا
مِنْ عُنْدِي لَصَافَحْتَكُمْ الْمَلَائِكَةُ فِي حُجَّاسِكُمْ
وَعَلَى نَدْرِيكُمْ وَفِي طَرَفِكُمْ وَلَكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً
وَسَاعَةً قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ جَسَنٌ صَحِيحٌ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے
سے نیچے والے کی طرف دیکھو اور اپنے سے
اوپر والے کی طرف نہ دیکھو یہ اس بات کے
زیادہ لائق ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو اپنے
اوپر حقیر نہ سمجھو یہ حدیث صحیح ہے -

آخرت کا خوف -

حضرت حنظلہ رسی رضی اللہ عنہ (کا تبیین رسول
صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھے) فرماتے ہیں میں حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ کے پاس سے روتے ہوئے گزرا انہوں
نے فرمایا اے حنظلہ! تمہیں کیا ہوا! حضرت حنظلہ نے
جواب دیا اے ابوبکر! حنظلہ منافق ہو گیا ہم نبی کریم صلی
صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس شریف میں ہوتے ہیں اور
آپ ہم سے دوزخ اور جنت کا ذکر فرماتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا
کہ ہم انکو آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں پھر جب ہم گھر لوٹتے ہیں تو
اپنی بیویوں اور کھیتی باڑی میں مصروف ہو کر کثرتاً نہیں بھول
جاتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم!
میرا بھی یہی حال ہے میرے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس چلو پس ہم چلے گئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
نے دیکھا تو فرمایا اے حنظلہ! تجھے کیا ہوا؟ عرض کیا
یا رسول اللہ! حنظلہ منافق ہو گیا (یا رسول اللہ! جب
ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ (وعظ و نصیحت میں)
جنت و دوزخ کا ذکر فرماتے ہیں ایسا معلوم ہوتا کہ ان
دولوں کو ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور جب ہم واپس لوٹتے
ہیں تو بیویوں و مال و اسباب میں مصروفیت کی وجہ سے بہت کچھ
بھول جاتے ہیں) نبی کریم نے فرمایا اگر تم اسی حال پر باقی رہو جس حال
میں میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے تمہاری مجلسوں و بتول و راستوں
میں تم سے ہاتھ ملائیں لیکن اے حنظلہ! وقت و وقت کی بات ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کیلئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک دن میں (سواہی پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا محقا تو آپ نے فرمایا اے لڑکے! میں تجھے چند باتیں بتاتا ہوں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ وہ تجھے محفوظ رکھے گا اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ اسے اپنے سامنے پاٹے کا جب مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگ، مدد چاہے تو اسی سے طلب کر اور جان لے کہ اگر تمام امت تجھے کچھ نفع دینے کے لئے جمع ہو جائے تو صرف اتنا ہی نفع پہنچا سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا اور اگر سب لوگ تجھے نقصان پہنچانے پر اتفاق کر لیں تو ہرگز نقصان نہیں دے سکتے مگر وہ جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا۔ قلم اٹھا دیئے گئے اور صحیفے خشک ہو چکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اونٹ باندھوں اور توکل کروں یا کھول کر توکل کروں؟ آپ نے فرمایا باندھ کر توکل کرو۔ عمرو بن علی کہتے ہیں بحلی بن سعید نے فرمایا میرے نزدیک یہ حدیث منکر ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔ اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ عمرو بن امیہ ضمیری سے بھی اس کے ہم معنی مرفوع حدیث مروی ہے۔

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَاعِبُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ هَذَا أَحَدُِيثٌ صَحِيحٌ۔

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى نَاعِبُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَالِيْتُ بْنُ سَعْدٍ وَابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ قَيْسِ الْحَجَّاجِ قَالَ وَثَّقَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَابُؤُ الْوَلِيدِ نَالِيْتُ بْنُ سَعْدٍ شَيْ قَيْسُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْمَعْنَى وَاحِدًا عَنْ خَشِ الصُّنْعَانِي عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ خَلَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ إِنِّي أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ إِحْفَظْ اللَّهُ يَحْفَظْكَ إِحْفَظْ اللَّهُ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ وَإِنْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجُذِبَتِ الصُّحُفُ هَذَا أَحَدُِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَالِغِيْرَةَ بْنُ أَبِي قَدَّةٍ السَّدُوسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْقَلُهَا وَتَوَكَّلْ أَوْ أَطْلَقُهَا وَتَوَكَّلْ قَالَ أَعْقَلُهَا وَتَوَكَّلْ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ يَحْيَى وَهَذَا عِنْدِي حَدِيثٌ مُنْكَرٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَمْرُو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا۔

ابو حوراء سعدی فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا بات یاد رکھی انہوں نے فرمایا میں نے آپ کا یہ ارشاد پاک یاد رکھا "شک و شبہ والی چیز چھوڑ کر بے شبہ چیز کو اختیار کرو بے شک سچ سکون ہے اور جھوٹ شک و شبہ ہے، اس حدیث میں قصہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے ابو حوراء کا نام ربیعہ بن شبیان ہے۔ بواسطہ محمد بن بشائر۔ محمد بن جعفر اور شعبہ، برید سے اس کے معنی حدیث منقول ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بارگاہ رسالت میں ایک شخص کی عبادت اور مشقت کا ذکر کیا گیا اور ایک دوسرے آدمی کی پرہیزگاری کا ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا "کوئی چیز پرہیزگاری کے برابر نہیں" اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو پاکیزہ کھائے اور سنت کے مطابق عمل کرے اور لوگ اس کی ثمرات سے محفوظ رہیں وہ جنت میں داخل ہوا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بات آج کل لوگوں میں بہت پائی جاتی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کے زمانوں میں بھی یہ بات ہوگی۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق یعنی حدیث اسرائیل سے جانتے ہیں۔

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسٍ نَاشِعَةُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوَارِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَنِّي مَا حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا مَا يُرِيدُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيدُكَ فَإِنَّ الْهَدَقَ طَمَئِنَّةٌ وَإِنَّ الْكَلْبَ رَيْبَةٌ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ طَعْنٌ وَأَبُو الْحَوَارِ السَّعْدِيُّ اسْمُهُ رَيْبَعَةُ بْنُ شَيْبَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ شُعْبَةُ عَنْ بُرَيْدٍ نَحْوَهُ۔

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْذَرٍ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيدِ نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بُنَيْسَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُنْكَدِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَكَرَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَادَةً وَاجْتِهَادًا وَذَكَرَ أَخْرَجَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعْدَلُ بِالرَّغَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي زُرْعَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا قَبِيصَةُ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ مِقْلَاصٍ الصُّيرِيِّ عَنْ أَبِي بِشْرِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِي سُنَّةٍ وَأَمِنَ النَّاسَ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ فِي النَّاسِ لَكَثِيرٌ قَالَ فَسَيَكُونُ فِي قُرُونٍ بَعْدِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ۔

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ هَلَالِ بْنِ مَقْلَاصٍ نَحْوَ حَدِيثٍ قَبِيصَةٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ۔

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الدَّوْرِيِّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ مَبْمُوتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْطَى اللَّهُ وَمَنَعَ اللَّهُ وَ أَحَبَّ لِلَّهِ وَ أَبْغَضَ لِلَّهِ وَ أَنْكَرَ لِلَّهِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ إِيْمَانُهُ هَذَا حَدِيثٌ مُتَكَرِّرٌ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

آبواب صفۃ الجنة

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَجَرِ الْجَنَّةِ
۴۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فَرَّاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يُسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ وَ ذَلِكَ الْخَلُّ السَّمْدُودُ۔

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا الْيَئُوثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يُسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ وَ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ مُتَكَرِّرٌ۔

عباس بن محمد نے بواسطہ یحییٰ بن ابی بکیر اور اسرائیل ہلال بن مقلاص سے قبصہ کی روایت کے ہم معنی حدیث روایت کی جو انہوں نے اسرائیل سے نقل کی ہے۔

حضرت سہل بن معاذ جہنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے دیا۔ اللہ کے لئے روکا۔ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے محبت کی اور اسی کے لئے (کسی سے) دشمنی کی اس کا ایمان مکمل ہو گیا۔ یہ حدیث منکر ہے۔

صفۃ جنت کے ابواب

جنت کے درختوں کی کیفیت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سو اسی سال چلتا رہے گا لیکن وہ ختم نہ ہوگا۔ ”ظل ممدود“ پھیلے ہوئے سائے سے بھی مراد ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سو اسی سال تک چلتا رہے گا۔ اس باب میں حضرت انس اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایات منقول ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۴۱۷. حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَثَلِيُّ نَزَّيْدُ بْنُ الْحَسَنِ
ابْنُ الْفُذَاتِ الْقَدَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ
أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا
وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ.

باب ۱۵ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَنَعِيمِهَا

۴۱۸. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَافِعُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ فَصِيلٍ
عَنْ حَمْرَةَ الزِّيَّاتِ عَنْ زِيَادِ الطَّائِي عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا إِذَا كُنَّا
عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوبُنَا وَزَهَدْنَا وَكُنَّا مِنْ أَهْلِ
الْآخِرَةِ فَإِذَا أَخْرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ قَانَسْنَا أَهْلَنَا
وَشَمَمْنَا أَوْلَادَنَا أَنْكُرْنَا أَنْفُسَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَكُونُونَ إِذَا أَخْرَجَكُمْ مِنْ
عِنْدِي كُنْتُمْ عَلَى حَالِكُمْ ذَلِكَ لَكَرْتُمْ الْمَلِيكَتُ
فِي بُيُوتِكُمْ وَلَوْ كُنْتُمْ تَذُنُّوْنَ الْجَاءَ اللَّهُ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ
لِي يَذُنُّوا بِغَيْرِكُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
مِمَّ خَلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْتُ الْجَنَّةُ
مَا بَنَاهَا قَالَ بَنَتْهُ مِنْ فَضْلِهِ وَبَنَتْهُ مِنْ
ذَهَبٍ وَمَلَأَهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَحَصَبًا هَا
الْمَوْلُ وَالْيَا قُوتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ
يَدْخُلُهَا يَبْعَثُ لَا يَبْأَسُ وَلَا يَخْلُدُ لَا يَمُوتُ
وَلَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ ثُمَّ قَالَ
ثَلَاثٌ لَا يَرْضَى عَنْهُنَّ إِلَّا مَاهِرٌ الْعَادِلُ وَالصَّامِعُ
حِينَ يُفْطِرُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا خَوْقُ
الْعَظَامِ وَيُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَعِزَّتِي لَا أَهْزُنَّكَ وَكَوْبَعْدَ
حِينَ هَذَا حَدِيثٌ كَبِيرٌ إِسْنَادُهُ بِذَا لِكَ
الْقَوِيُّ وَلَيْسَ هُوَ عِنْدِي بِمُتَّصِلٍ وَقَدْ رَوَى
هَذَا الْحَدِيثُ بِإِسْنَادٍ أَخَذَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت
کے ہر درخت کا تناسو نے کا ہے۔ یہ حدیث
غریب حسن ہے۔

جنت اور اس کی نعمتیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو ہمارے
دل نرم ہوتے ہیں ہم تہذیب و تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور ہم آخرت
والوں سے ہوتے ہیں اور جب آپ کے پاس سے چلے جاتے
ہیں اور گھروالوں سے مانوس ہوتے ہیں اور اولاد سے ملتے
چلتے ہیں تو ہمارے دل بدل جاتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اسی حالت میں رہو جس طرح میرے پاس
سے جاتے ہو تو فرشتے تمہارے گھروں میں تمہاری ملاقات کریں
اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ضرور ایک نئی مخلوق لے آئے گا تا کہ
وہ گناہ کریں پھر اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے
ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی ہے؟ آپ نے
فرمایا پانی سے مینے پوچھا جنت کس چیز سے بنی ہے؟ آپ نے فرمایا ایک
اینٹ چاندی کی ہے اور ایک سونے کی۔ اسکا کالا نہایت خوشبودار
مشک ہے۔ اس کے کنکر موتی اور یا قوت (سے) ہیں اور اس کی مٹی
زعفران کی ہے جو اسمیں داخل ہوگا نعمتوں میں ہے گا کبھی یا لوس نہ
ہوگا ہمیشہ رہیگا اسے موت نہیں آئے گی نہ ان کے کپڑے پرانے ہونگے
اور نہ ہی انکی جوانی ختم ہوگی پھر فرمایا تین دمیوں کی دعا رنہیں ہوتی
عادل بادشاہ، روزہ دار جب فطار کرتا ہے اور مظلوم کی دعا اللہ تعالیٰ
اسے بادلوں پر اٹھاتا ہے اور اس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول
دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت کی قسم میں ضرور تیری مدد کرونگا
اگر کچھ وقت لگے اس حدیث کی سند قوی نہیں ورنہ ہی میرے نزدیک
متصل ہے موری سند سے بھی یہ حدیث ابو ہریرہ سے مروی ہے۔

جنت کے بالاخانے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کا اندر باہر سے اور باہر اندر سے نظر آتا ہے، ایک اعرابی نے اٹھ کر عرض کیا اے اللہ کے نبی! یہ کس کے لئے ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ اس کے لئے ہیں جس نے اچھی گفتگو کی، کھانا کھلایا، ہمیشہ روزہ رکھا اور رات کے وقت جب کہ لوگ سوتے ہوئے ہوں اللہ کے لئے نماز پڑھی۔ یہ حدیث غریب ہے بعض محدثین نے عبدالرحمن بن اسحق مذکور کے حفظ میں کلام کیلئے یہ کوئی ہے عبدالرحمن بن اسحق قریشی مدینی ہیں اور وہ ان سے اثبت ہیں۔

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں دو باغ ہیں جن کے برتن اور جو کچھ اس میں ہے، چاندی کے ہیں۔ دو باغ ایسے ہیں جن کے برتن اور جو کچھ اس میں ہے سونے کے ہیں جنت عدن میں لوگوں اور ان کے رب کے دیدار کے درمیان صرف کبریائی کے چادر حائل ہوگی جو اس کے چہرے پر ہے اسی سند کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا جنت میں موتی کا خیمہ ہے جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہے اس کے ایک کونے والے دوسرے کونے والوں کو نہ دیکھ سکیں گے (اور) ان کے پاس ایمان والے آتے جاتے رہیں گے۔ یہ حدیث صحیح ہے ابو عمران جوئی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے ابو بکر بن ابی موسیٰ کے بارے میں حضرت امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں ان کا نام مشہور نہیں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن قیس ہے۔

باب ۱۶۶ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ عَذَابِ الْجَنَّةِ ۴۱۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَاعِلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعُزْفًا يُدْرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا فَقَامَ إِلَيْهِ اِعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ هِيَ لِمَنْ أَكَلَبَ الْكَلَامَ وَالْهَعَمَ الطَّعَامَ وَأَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلَّى لِلَّهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامُ هَذِهِ أَحَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ هَذَا مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَهُوَ كُوفِيٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ الْقُدْسِيُّ مَدِينِيٌّ وَهُوَ أَثْبَتُ مِنْ هَذَا ۴۲۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ النُّعْمِيُّ عَنْ أَبِي عُمَرَ ابْنِ الْجَوْفِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ جَنَّتَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ أُنْبِتَ هُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ أُنْبِتَ هُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَجُلٍ إِلَّا رَدَّاءُ يُكْبِرُ يَاءٍ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةٍ عَذَابٍ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ دُرَّةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُونَ مِيلًا فِي كُلِّ رَأْوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لَا يَدْرُونَ الْأَخْرَجِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ هَذَا أَحَدِيثٌ مَحِيضٌ وَالْبُؤَيْرَانِ الْجَوْفِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي مُوسَى قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا يُعْرَفُ اسْمُهُ وَأَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ -

جنت کے درجات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی اکرم صلی اللہ وسلم نے فرمایا جنت کے ستودہ درجے ہیں ہر درجے کے درمیان ایک سو سال کی مسافت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رمضان کا روزہ رکھے، نماز ادا کرے، بیت اللہ شریف کا حج کرے (راوی کہتے ہیں) میں نہیں جانتا نہ کوۃ کا بھی ذکر فرمایا یا نہیں، تو اللہ (کے ذمہ کرم) پر واجب ہے کہ بخش دے چاہے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہجرت کرے یا اپنے پیدائشی مقام پر ٹھہرا رہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیا میں (یہ بات) لوگوں کو بتاؤں دوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھونک دوں لوگوں کو عمل کرنے اور بہشت میں ستودہ درجے ہیں وہ جو نیک درمیان اتنی مسافت ہے جتنی آسمان و زمین کے درمیان ہے۔ فردوس سب اوپر والا جنت ہے اس سے اوپر رحمن کا عرش ہے اور اس سے جنت کی نہریں پھوٹی ہیں جب تم اللہ تم سے سوال کرو تو جنت فردوس کا سوال کرو۔ اسی طرح یہ حدیث بواسطہ ہشام بن سعد، زید بن اسلم اور عطاء بن یسار حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور میرے نزدیک یہ حدیث ہمام کی روایت سے اصح ہے جو انہوں نے بواسطہ زید بن اسلم اور عطاء بن یسار حضرت عبادہ بن صامتؓ سے نقل کی۔ عطاء نے حضرت معاذ بن جبل کو نہیں پایا۔ حضرت معاذ کا انتقال خلافت فاروقی میں ہو چکا تھا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ
۴۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْغُبَرِيُّ نَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ نَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَبَّادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُدَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ هَذَا أَحَدُ حَسَنٍ غَرِيبٍ

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيِّ قَالَا نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَصَلَّى الصَّلَاةَ وَحَجَّ الْبَيْتَ لَا أُدْرِي أَذَكَرَ الزَّكَاةَ أَمْ لَا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ إِنْ هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مَكَثَ بِأَرْضِهِ الَّتِي وَلَدَ بِهَا قَالَ مُعَاذٌ إِلَّا أَخْبَرُهَا النَّاسَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرِ النَّاسَ يَغْمُونَ فَإِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْفَرْدُوسُ أَعْلَى الْجَنَّةِ وَ أَوْسَطُهَا وَفَوْقَ ذَلِكَ عَرْشُ الرَّحْمَنِ وَمِنْهَا تَنْجَرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفَرْدُوسَ هَكَذَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَهَذَا عِنْدِي أَكْثَرُ مِنْ حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَعَطَاءُ بْنُ نُوَيْرَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَمُعَاذٌ قَدِيمُ الْمَوْتِ مَاتَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ ۴۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ

جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان زمین و آسمان کے درمیان جتنا فاصلہ ہے، جنت فردوس سب سے اوپر والا درجہ ہے۔ اس سے جنت کی چار نہریں بھوٹتی ہیں اس سے اوپر عرش ہے۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو جنت فردوس ہی مانگا کرو۔ احمد بن منیع نے بواسطہ یزید بن ہارون اور ہمام، زید بن اسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں اگر کسی درجہ میں تمام جہان جمع ہو جائے تو سما جائے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

جنت کی عورتیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی عورتوں کی پنڈلیوں کی سفیدی ستر جوڑوں کے نیچے سے نظر آئے گی یہاں تک کہ پنڈلیوں کا گودا بھی نظر آئے گا۔ اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے گویا کہ وہ یا قوت اور مرجان ہیں۔ یا قوت ایک ایسا پتھر ہے کہ اگر اس میں دھاگہ ڈال کر باہر سے دیکھنا چاہو تو دیکھ سکتے ہو۔ ہم سے ہناد نے بواسطہ عبیدہ بن حمید، عطاء بن سائب اور عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی۔

ہناد نے بواسطہ ابوالاحوص، عطاء بن سائب اور عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةٌ وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَةِ وَمِنْ فَرْقِهَا يَكُونُ الْعَرْشُ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاَسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَدِيحٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَاهِمًا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ نَحْوَهُ۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَنَسٍ لَمِيعَةً عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ أَنَّ الْعَالَمِينَ اجْتَمَعُوا فِي أَحَدِهَا لَوَسِعَتْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَافِرُوهُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ نَا عُبَيْدَةَ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيَرَى بَيَاضَ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ سَبْعِينَ حُلَّةً حَتَّى يَرَى مَخْرَجَهَا وَذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ فَاَمَّا الْيَاقُوتُ فَإِنَّهُ خَجَرٌ كَوَادُخَلَتْ فِيهِ سِلَكَ ثُمَّ اسْتَصْفَيْتَهُ لَأَرِيْتَهُ مِنْ وَرَائِهِ حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا عُبَيْدَةَ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَكَوَيَّرَ قَعْلَهُ وَهَذَا

بیان کی اور یہ عبیدہ بن حمید کی حدیث سے اس صحیح ہے۔ اسی طرح جریر وغیرہ نے عطاء بن سائب سے غیر مرفوع حدیث بیان کی۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جنت میں داخل ہونے والی پہلی جماعت چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکتی ہوگی۔ دوسرا گروہ آسمان کے نہایت روشن ستارے کی مانند ہوگا۔ ان میں سے ہر مرد کے لئے دو بیویاں ہوں گی اور ہر بیوی پر ستر جوڑے ہوں گے جن کے باہر سے پنڈلیوں کا مغز نظر آئے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں داخل ہونے والا پہلا گروہ، چودہویں رات کے چاند کی طرح ہوگا۔ دوسرا گروہ، آسمان کے نہایت روشن ستارے کے رنگ پر ہوگا۔ ہر مرد کے لئے دو بیویاں ہوں گی اور ہر عورت پر ستر جوڑے ہوں گے جن میں سے اس کی پنڈلی کا مغز نظر آتا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اہل جنت کا جملہ کیسا ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مومن کو جنت میں جماع کی اتنی اتنی طاقت دی جائے گی“ عرض کیا کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ اس کی طاقت رکھے گا؟ آپ نے فرمایا اسے سو مردوں کی طاقت دی جائے گی۔ اس باب میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے اور ہم اسے بواسطہ قتاوہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صرف عمران قطان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا ابْنِي عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مِثْلِ مَنْوَرٍ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمَرَةُ الثَّانِيَّةُ عَلَى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يَرَى مَخْرُجًا سَاقَهَا مِنْ دَرَاهِمًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى نَا شَيْبَانَ عَنْ فَرَّاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى مَدْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالثَّانِيَّةُ عَلَى لَوْنِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يَبْدُو مَخْرُجًا سَاقَهَا مِنْ دَرَاهِمًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب ما جاء في صفة جماع أهل الجنة

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمِلَانَ وَحُمَدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا أَبُو دَاوُدَ وَالدَّهْلِيُّ السُّسِيُّ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةٌ كَذَا أَوْ كَذَا مِنْ الْجَمَاعِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ يُعْطَى قُوَّةُ مِائَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ۔

جنتیوں کی صفت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سب سے پہلے جانے والا گروہ جود ہویں رات کے چاند کی طرح ہوگا نہ وہ غنوکیں گے نہ انہیں ریشٹھ آئے گی اور نہ ہی وہ پاخانہ پھینکے گے جنت میں ان کے برتن چاندی کے ہوں گے اور کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہوں گی، ان کے گردنوں میں گز بنیاں سلگتی ہوں گی اور انکا پسینہ (خالص) مشک ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کے لئے دو بیویاں ہوں گی جیسی خوبصورتی کی وجہ سے پندلیوں کا مغز گوشت کے باہر سے نظر آتا ہوگا۔ نہ انکا آپس میں جھگڑا ہوگا اور نہ ان کے دلوں میں عداوت ہوگی۔ وہ ایک دل ہوئے صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کریں گے یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جنت کی ناخن بھر چیز بھی دنیا میں ظاہر ہو جائے تو پوری دنیا جگمگا اٹھے اور اگر کوئی جنتی (زمین کی طرف) بھانکے اور اس کے ٹکڑے ہر ہو جائیں تو سورج کی روشنی اس طرح ماندپڑ جائے جس طرح سورج کے سامنے ستاروں کی روشنی ماندپڑ جاتی ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے اس سند کے ساتھ صرف ابن لہیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یحییٰ بن ایوب نے یہ حدیث یزید بن ابی حبیب سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عمر بن سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے اسے مرفوعاً بیان کیا۔

اہل جنت کا لباس

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت کے

باب ما جاء في صفة أهل الجنة

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا مَعْمَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ مَكْبَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْلُ زُمْرَةٍ تِلْكَ الْجَنَّةُ صُورُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَهْمَانِ لَيْلَةُ الْبَدْرِ لَا يَبْصُرُونَ وَلَا يَنْتَحِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ لَا يَنْتَهَرُهُمْ فِيهَا مِنَ الذَّهَبِ وَأَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَحِمَامُهُمْ مِنَ الْأَلْوَةِ وَرَشْحُهُمْ الْمِسْكُ وَكُلٌّ وَاحِدًا مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُدْرِي مَخْرَ سَوْقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبُ رَجُلٍ وَاحِدٍ يَسْبَحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوَ أَنَّ مَا يَقَعُ لَحْفَمُهَا فِي الْجَنَّةِ لَتَزَحَرَّتْ لَهَا مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَ فَبَدَأَ اسْأَوْرَهُ لَطَمَسَ ضَوْعُ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمَسُ الشَّمْسُ ضَوْعُ السُّجُومِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ هَذَا الْإِسْنَادُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهْيَعَةَ وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَقَالَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ما جاء في صفة ثياب أهل الجنة

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو هِشَامٍ الرِّقَاقِيُّ قَالَا نَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

بدن اور چہرے پر بال نہیں ہوں گے، ان کی آنکھیں سرسبز ہوں گی، ان کی جوانی فنا نہ ہوگی اور ان کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے قول و فرش مرفوعہ کے بارے میں فرمایا ان کی بلندی اتنی ہے جتنی مسافت زمین و آسمان کے درمیان ہے اور وہ پانچ سو سال کا راستہ ہے یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف رشید بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے اس حدیث کی تشریح میں فرمایا کہ درجاتِ (جنت کے فرش) کا فاصلہ اور دو درجوں کے درمیان کا فاصلہ زمین و آسمان کے درمیان جتنا ہے۔

جنت کے پھل

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے سدرۃ المنتہی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، سو اس کی شانوں کے سائے میں سو سال چل سکتا ہے یا (فرمایا) اس کے سائے میں سو، سو اور آدم کر سکتے ہیں۔ (بجلی کو شک ہے) اس میں سونے کے گھوسلے ہیں اور اس کے پھل مٹکوں جتنے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

جنت کے پرندے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوثر کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا جنت میں ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد

عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ جُذُودٌ مُرْدُّ كُحْلَى لَا يَفْتِي شَبَابُهُمْ وَلَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ هَذَا أَحَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَارِشِدِينَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجِ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الرَّهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَفُرشُ مَرْفُوعَةٍ قَالَ ارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَسِيرَةَ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ هَذَا أَحَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَفْسِيرِهِ هَذَا الْحَدِيثُ مَعْنَاهُ أَنَّ الْفُرشَ فِي الدَّرَجَاتِ وَبَيْنَ الدَّرَجَاتِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ ثَمَارِ الْجَنَّةِ ۴۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَارِشِدِينَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزَّبِيرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى قَالَ يَسِيرُ الدَّارِكُ فِي ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةُ سَنَةٍ أَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةَ رَاكِبٍ شَكَ يَحْيَى فِيهَا فِدَاشُ الذَّهَبِ كَأَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ مَجِيءٌ غَرِيبٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ طَيْرِ الْجَنَّةِ

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَاعِدُ اللَّهِ بْنُ مَسْمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَلَا الْكُوثَرُ قَالَ ذَاكَ

نَهْرًا عَطَيْنِيهِ اللَّهُ يُحْيِي فِي الْجَنَّةِ أَشَدُّ بَيَاضًا
مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ فِيهِ طَيْرٌ أَعْتَنَا فِيهَا
كَأَعْنَاكَ الْجُرُزُ قَالَ عُمَرَانُ هَذِهِ لَنَا عِمَّةٌ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلْتُمَهَا أَلْحَوْ
مِنْهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مُسْلِمٍ هُوَذَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ الذُّهْرِيُّ -

باب ۴۱ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ خَيْلِ الْجَنَّةِ

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا
عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ نَا الْمُسْعُودِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرْيَدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَدْخَلَكَ
الْجَنَّةَ فَلَا تَشَأْ أَنْ تُخَيَّلَ فِيهَا عَلَى فَرَسٍ مِنْ
يَا قُوَّةٍ حَمْرًا تَطِيرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشِئْتَ
قَالَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي
الْجَنَّةِ مِنْ إِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهَا مَا قَالَ إِصْرَاجٍ
فَقَالَ إِنَّ يَدَ خَلْقِكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيهَا مَا
أَشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ -

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سُوَيْدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ
عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ سَابِطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ
بِمَعْنَاهُ وَهَذَا أَخْرَجَهُ مِنْ حَدِيثِ الْمُسْعُودِيِّ -

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ
الْأَحْمَسِيُّ نَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنْ وَائِلِ بْنِ السَّائِبِ
عَنْ أَبِي سُوْرَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَتَى أَحَبُّ الْخَيْلِ أَتَى الْجَنَّةَ خَيْلٌ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْخَلَكَ
الْجَنَّةَ أَتَيْتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَأْقُوْتَةٍ لَنَا جَنَاحَانِ

سے زیادہ میٹھی ہے۔ اس میں پرندے ہیں جن کی گردنیں
اونٹوں کی گردنوں جیسی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا یہ جانور بڑے خوش بخت ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا انکے کھانے والے ان سب سے بھی زیادہ خوش نصیب
ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عبد اللہ بن مسلم،
ابن شہاب زہری کے بھتیجے ہیں۔

جنت کے گھوڑے

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا یا رسول اللہ! کیا جنت میں (بھی) گھوڑے ہوں گے
آپ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں جنت میں داخل کیا
تو تم اس میں سرخ یا قوت کے جس گھوڑے پر سوار ہونا چاہو
گے وہ تمہیں لے کر جنت میں (جہاں چاہو گے) اڑا کر لے
جائے گا لاوی کہتے ہیں ایک دوسرے آدمی نے پوچھا
یا رسول اللہ! کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟
آپ نے اسے وہ جواب نہ دیا جو پہلے کو دیا تھا بلکہ
فرمایا اگر اللہ تعالیٰ تمہیں جنت لے جائے تو جو کچھ تمہارا چاہے گا
اور جس سے تمہاری آنکھیں محفوظ ہوں گی، تمہیں وہی کچھ ملے گا۔

سُوید بن سُوید نے ابواسطہ عبد اللہ بن مبارک اسقیان اور
علقمہ بن مرثد عبد الرحمن بن سابط سے اس کے ہم معنی
مرفوع حدیث روایت کی اور یہ، مسعودی کی
روایت سے اصح ہے۔

حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
ایک اعرابی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے گھوڑوں
سے محبت ہے کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو جنت میں داخل کیا گیا
تو تیرے پاس یا قوت کا ایک گھوڑا لایا جائے گا جس
کے دو پر ہوں گے تو اس پر سوار ہو گا پھر جہاں تو

چاہے گا تجھے اڑا کر لے جائے گا۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں اور ہم اسے حضرت ابوالیوب کی روایت سے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ ابوسورہ، ابوالیوب کے بھتیجے ہیں جو حدیث میں ضعیف سمجھے گئے ہیں، یحییٰ بن معین نے انہیں بہت ہی کمزور قرار دیا ہے، میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں یہ ابوسورہ حدیث کا منکر ہے، ابوالیوب سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے جن کا کوئی منافع نہیں۔

جنتیوں کی عمریں

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی اس حالت میں جنت میں داخل ہوں گے کہ ان کے جسم اور چہرے پر بال نہیں ہوں گے سرمہ لگا ہوا تیس یا بیستیس سال کی عمر کے ہوں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے بعض اصحاب قتادہ نے اسے حضرت قتادہ سے مرسل روایت کیا ہے سند نہیں روایت کیا۔

اہل جنت کی صفیں

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے انہی صفیں اس امت کی اور چالیس صفیں باقی تمام امتوں کی ہوں گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یہ حدیث بواسطہ علقمہ بن مرثد اور سلیمان بن بریدہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بھی مروی ہے۔ بعض محدثین نے اسے متصل بیان کیا یعنی سلیمان بن بریدہ اپنے والد بریدہ سے روایت کرتے ہیں ابن سنان کے واسطے سے محارب بن دثار کی حدیث حسن ہے۔ ابوسنان کا نام ضرار بن مرہ ہے

فَحَمِلَتْ عَلَيْهِ شَرَّ طَارِيكَ حَيْثُ شِئْتَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالتَّقْوَى وَلَا تَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أَيُّوبَ الْآمِنِ هَذَا الْوَجْهَ أَبُو سُوْرَةَ هُوَ ابْنُ أَخِي أَيُّوبَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ ضَعْفُهُ يَحْيَى بْنُ مُعِينٍ جَدًّا وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سُلَيْمٍ يَقُولُ أَبُو سُوْرَةَ هَذَا مَنْكِرُ الْحَدِيثِ يَرْوِي مَنَاخِبَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ.

باب ما جاء في سين اهل الجنة

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ فِدْرِاسٍ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا عُمَرَانُ أَبُو الْعَوَامِ عَنْ تَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرَدًا أَمْرَدًا مُكْحَلِينَ أَبْنَاءُ ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثِينَ وَثَلَاثِينَ سَنَةً هَذَا أَحَدٌ يَثْنُ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَبَعْضُ أَصْحَابِ قَتَادَةَ رَوَاهُ هَذَا عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا وَكَوْ يُسْنَدُهُ.

باب ما جاء في كم صف اهل الجنة

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الطَّحَّانُ الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ قُضَيْلٍ عَنْ فِدَارِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةً صَفٍ ثَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ هَذَا أَحَدٌ يَثْنُ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بَرِيدَةَ

ابو سنان شیبانی کا نام سعید بن سنان ہے اور
بصری ہیں۔ ابو سنان شامی کا نام عیسیٰ بن سنان
ہے اور وہ قسملی ہیں۔

عَنْ أَبِيهِ وَحَدِيثُ أَبِي سِنَانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
دَاوُدَ حَسَنَ أَبُو سِنَانٍ إِسْمُهُ خِرَارُ بْنُ مُرَّةَ وَ
أَبُو سِنَانٍ الشَّيْبَانِيُّ إِسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ سِنَانٍ
وَهُوَ بَصْرِيُّ وَأَبُو سِنَانٍ الشَّامِيُّ إِسْمُهُ عَيْسَى
بْنُ سِنَانٍ هُوَ الْقَسَمَلِيُّ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں ہم تقریباً چالیس افراد ایک قصبہ میں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کیا تم اہل جنت کا جو مختص حصہ ہونا پسند کرتے
ہو۔ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کیا تم
جنتیوں کا تیسرا حصہ ہونا پسند کرتے ہو عرض کیا اسی ہاں
آپ نے فرمایا کیا تم اہل جنت کا نصف حصہ ہونا پسند
کرتے ہو، جنت میں مسلمانوں کے سوا کوئی داخل نہیں
ہوگا۔ تم شرک میں صرف اس قدر مبتلا ہو جس قدر سفید
بال، سیاہ بیل کے چمڑے میں یا سیاہ بال سرخ
بیل کے چمڑے میں ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین اور
ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی
روایات مذکور ہیں۔

جنت کے دروازے

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت
کے دروازے کی چوڑائی جس سے وہ جنت میں داخل ہونگے
اس قدر ہے کہ تیز سوار اس مسافت کو تین دن میں
طے کرے پھر بھی اس قدر بھڑھوگی کہ مونڈھے بدن سے
اٹک ہونے کے قریب ہو جائیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے
میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا
تو انہیں معلوم نہ تھا انہوں نے فرمایا خالد بن ابی بکر
سالم بن عبداللہ سے منکر روایتیں نقل

۴۲۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ
أَنْبَاَنَا شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ
بْنَ مَيْمُونٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَبَةِ
نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ
الْجَنَّةِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ
أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا
شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنْ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا النَّفْسُ
مُسْلِمَةً مَا أَنْتُمْ فِي الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ
فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي
جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي
الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَبِي سَعِيدٍ
الْخَدْرِيِّ.

باب مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ

۴۲۲ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْقَبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ
نَا مَعْنُ بْنُ عَيْسَى الْقَذَّارُ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ
عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ أُمَّتِي
الَّذِي يَدْخُلُونَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيرَةُ
الدَّارِ الْخَبْرَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَنَّهُمْ كَيُضْعَطُونَ عَلَيْهِ
حَتَّى تَكَادَ مِنْهُمْ تَذُولُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَجِدْهُ
وَقَالَ لِي خَالِدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ هَذَا كَيْدٌ عَنْ سَالِمٍ

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

بَابُ كُلِّ مَا جَاءَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَاهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَاعَبُ الْمُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ نَا الْأَوْزَاعِيَّ ثَنَا حَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ سَعِيدِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ لَقِي أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ فِيهَا سُوقٌ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ فِي مَقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيُزَوِّدُونَ رَهْمَهُمْ وَيَبْرُزُ لَهُمْ عَرُشُهُ وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَتُرْضَعُ لَهُمْ مَنَا بِرْمٍ ثُمَّ يُزَوِّدُونَ مَنَا بِرْمٍ ثُمَّ يُزَوِّدُونَ مَنَا بِرْمٍ وَيَأْكُوتُ وَمَنَا بِرْمٍ ثُمَّ يُزَوِّدُونَ مَنَا بِرْمٍ وَذَهَبٌ وَمَنَا بِرْمٍ وَفَضَّةٌ وَيَجْلِسُ أَذْنَاهُمْ وَمَا فِيهَا مِنْ أَذْنَى عَلَى كُتُبِ الْبُسُكِ وَالْكَافُورِ مَا يَرُونَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرْسِيِّ بِأَفْضَلِ مِنْهُمْ يَجْلِسُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ مِنْ رُؤْيَا الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذَلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَا رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقَى فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللَّهُ فَمَحَاضَرَهُ حَتَّى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَتَذْكُرُ يَوْمًا قُلْتُ كَذًا وَكَذَا فَيَذْكُرُهُ بَعْضُ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَفَكَرْتُ تَخْفِرُنِي فَيَقُولُ بَلَى فَيَسَعِدُهُ مَخْفِرَتِي بَلَعْتَ مِنْ لَيْلَتِكَ هَذِهِ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ قُوقِرْهُمُ فَاْمَطَرَتْ عَلَيْهِمْ حَلِيبًا كَرِيمًا جَدُّوًا

کہتا ہے۔

جنت کے بازار

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے ملاقات کی حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہم دونوں کو جنت کے بازار میں کٹھا کرے حضرت سعید بن مسیب نے پوچھا کیا اس میں بازار ہوئے؟ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا "ہاں" (ہوئے) مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ جنتی جب بازاروں میں داخل ہونگے تو اپنے اعمال کی فضیلت کے مطابق اس میں انہوں گے پھر دنیاوی جمعہ کے دن کے برابر وقت میں آواز دی جائے گی تو یہ لوگ اپنے رب کی زیارت کریں گے ان کے لئے اس کا عرش ظاہر ہوگا اور اللہ تعالیٰ باغات جنت میں سے کسی ایک باغ میں تجلی فرمائے گا جنتیوں کے لئے منبر بچائیں جائیں گے جو نور موتی، یاقوت، زبرجد، سونے اور چاندی کے ہونگے ان میں سے اپنی مشک و کافور کے ٹیلے پر بیٹھیں گے اور وہاں کوئی شخص اپنی نہیں ہوگا۔ وہ کرسیوں پر بیٹھنے والوں کو اپنے سے افضل نہیں سمجھیں گے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ربکا دیدار کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا "ہاں" کیا تمہیں سورج اور چاند ہوں بات کا چاند دیکھنے میں کچھ شک ہوتا ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح تم اپنے رب کے دیکھنے میں بھی شک و شبہ نہیں کرو گے۔ اس مجلس کے ہر آدمی سے اللہ تعالیٰ بلا حجاب گفتگو فرمائے گا یہاں تک کہ ان میں سے ایک سے فرمائے گا اے فلاں بن فلاں! کیا تجھے وہ دن یاد ہے جب تو نے فلاں فلاں بات کہی تھی۔ پس وہ اسے اس کے بعض گناہ یاد دلائے گا وہ شخص عرض کرے گا اے رب! کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں کیوں نہیں اور میری بخشش ہی کی وجہ سے تو اس مقام پر پہنچا لوگ اسی

وَمِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُولُ رَبَّنَا قَوْمُوا إِلَى مَا
أَعَدَدْتُمْ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ خُذُوا مَا أَشْتَهَيْتُمْ
فَنَاقِي سَوْقَاتُ حَقَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ مَا لَوْ يُنْظَرُ
الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ وَلَوْ تَسْمِعُ الْأَذَانُ وَلَوْ يُخْطَرُ
عَلَى الْقُلُوبِ فَيُحْمَلُ إِلَيْنَا مَا أَشْتَهَيْتُمْ لَيْسَ
بِبَاعٍ فِيهَا وَلَا يُشْتَرَى وَفِي ذَلِكَ الشُّوقِ يَلْقَى
أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ
ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَمَا
فِيهِمْ دَنِي فَيُرْوَعُ عَنْهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ الْبَاسِ فَمَا
يُنْقَضِي أَخْرَجَ بَيْتَهُ حَتَّى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ
أَحْسَنُ مِنْهُ وَذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ
يُحْذَرَ فِيهَا ثُمَّ تَنْصَرِفُ إِلَى مَنْزِلِنَا فَتَنْتَلِفَانَا
أَزْوَاجَنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ جِئْتُمْ وَأَنْ
لَكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلُ مِمَّا فَارَقْتُمْ عَلَيْهِ فَتَقُولُ
إِنَّا جَاءْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارُ وَيُحَقِّقُنَا أَنْ نَقْلِبَ
بِمِثْلِ مَا لَقَدْ بَلَّغْنَا هَذَا أَحَدٌ يَثْ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ
إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ .

۴۴۴. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُنَبِّعٍ وَهَذَا قَالَ أَنَا
أَبُو مُعَاوِيَةَ ثُمَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ
الثُّعْمَانِ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ نِسْوَةً مَا فِيهَا
شَرٌّ وَلَا بَيْعٌ إِلَّا الصُّورُ مِنَ الرَّجُلِ وَالنِّسَاءِ
فَإِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ صُورَةً دَخَلَ فِيهَا هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَةِ الرَّبِّ تَبَارَكَ تَعَالَى
۴۴۵. حَدَّثَنَا هَذَا نَاوِيٌّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ
أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَبِيصِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَدِيدِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَلَّ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

حالت میں ہونگے کہ ان پر ایک بادل چھا جائے گا اور ایسی
خوشبو برسانی جائے گی جیسی اس سے پہلے انہوں نے کبھی
بھی نہ دیکھی ہوگی۔ پھر ہمارا پروردگار فرمائے گا اس انعام و اکرام
کی طرف اٹھو جو ہم نے تمہارے لئے تیار کر رکھا ہے اور
اس سے جو تمہارا جی چاہے لے لو پھر ہم باز اریل میں گے
جہاں فرشتے ہی فرشتے ہونگے ایسا باز اریل نہ تو کسی آنکھ نے
دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل میں اس کا خیال گزرا
ہوگا جو چیز ہم چاہیں گے ہماری طرف اٹھائی جائے گی
اور خرید و فروخت نہ ہوگی اس باز اریل میں جتنی ایک دوسرے سے باہم
ملاقات کریں گے نبی اکرمؐ نے فرمایا بلند مرتبہ والا آگے بڑھ کر ادنیٰ
وجہ والے سے ملیگا اور وہاں کوئی ادنیٰ درجہ نہ ہوگا وہ اسکا لباس
دیکھ کر پریشان ہو جائے گا ابھی انکی گفتگو ختم ہوگی کہ اپنے جسم پر اس سے
بھی زیادہ خوبصورت لباس دیکھے گا اور یہ اس لئے کہ وہاں کسی کو
سج و عزم نہ ہوگا پھر ہم اپنی اپنی منزل میں آئیں گے ہماری بیویاں ہم سے
میں گی اور خوش آمدید کے ساتھ کہیں گی (کیا دھڑے آپ کا حسن اس سے
کہیں زیادہ ہے کہ آپ سے نہتے تھے ہم کہیں گے آج ہمیں اپنے رب کے
دربار میں بیٹھنا نصیب ہوا پس ہم کو ایسا ہی ہونا چاہیے تھا یہ حدیث
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرمؐ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک باز اریل ہے
جہاں خرید و فروخت نہ ہوگی وہاں مردوں اور
عورتوں کی تصویریں ہیں جب کوئی آدمی کسی
صورت کی خواہش کرے گا تو اس میں داخل
ہو جائے گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اللہ تعالیٰ کا دیدار

حضرت جریر بن عبد اللہ سجلی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرماتے ہیں ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے
ہوئے تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھ کر
فرمایا تم اپنے رب کی بارگاہ میں پیش کئے جاؤ گے تو اسے اس طرح

دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو اسکے دیکھنے میں کوئی شکر کا شائبہ نہ کرے پس اگر سورج کے طلوع و غروب سے پہلے کی نماز (عصر و صبح) سے مغلوب ہو سکتے ہو تو انہیں پڑھا کر و پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) اور سورج کے طلوع اور غروب سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کیا کرو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے قول جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لئے بھلائی ہے کے بارے میں فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک پکارنے والا پکائے گا تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک وعدہ ہے وہ کہیں گے ”کیا اس نے ہمارے چہرے روشن نہ کئے؟ اور ہمارے جہنم سے بچا کر جنت میں داخل نہ کیا؟“ وہ (فرشتے) کہیں گے ”ہاں کیوں نہیں“ پھر پردہ ہٹا دیا جائے گا (اور اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو گا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی قسم بخدا نے ان کو اپنے دیدار سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں دی۔ حماد بن سلمہ نے اس حدیث کو مستدرک و مرفوع بیان کیا اور سلیمان بن مغیرہ نے اسے ثابت بنانی کے واسطے سے عبدالرحمن بن ابی لیلی کے قول کے طور پر نقل کیا۔

حضرت سویر فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بیان کیا ادنیٰ درجے کا جنتی وہ ہے جو اپنے باغات، بیویوں، نعمتوں، خدام اور تختوں کو ہزار سال کی مسافت سے دیکھے گا۔ اور ان میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو صبح و شام اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہو گا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ پڑھی (ترجمہ) ”اے دن بعض چہرے ترو تازہ ہونگے (اور) اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے“ متعدد طرق سے یہ حدیث بواسطہ اسرائیل، ثوبان اور

فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَعْرِضُونَ عَلَى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تَضَاكُمُونَ فِي رُؤْيَيْهِ فَإِنْ أَسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَغْلِبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٍ قَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَدْ أَسْبَحَ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ هَذَا أَحَدُ يَتِّحِي

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبَتَّانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صَهْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ يَكْذِبُ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةُ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادَى مُنَادٍ أَنْ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَوْعِدًا قَالُوا أَلَمْ يُبَيِّنْ وَجُوهَنَا وَيُجَنِّبَنَا مِنَ النََّارِ يُدْخِلُنَا الْجَنَّةَ قَالُوا بَلَى فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ قَالَ قَوْلَ اللَّهِ مَا أَعْفَاهُمْ شَيْئًا أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِ هَذَا الْحَدِيثُ إِنَّمَا اسْتَدَاكَ حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ وَرَفَعَهُ وَرَوَى سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ ثَابِتِ الْبَتَّانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَوْلًا

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ أَخْبَرَنِي شَيْبَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَذَى أَهْلَ الْجَنَّةِ مَنْزِلَتُ لِمَنْ يَنْظُرُ إِلَى جَنَانِهِ وَزُجَانِهِ وَنَعِيمِهِ وَخَدَمِهِ وَ سُرِيرِهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَمَهُمْ عَلَى اللَّهِ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ عُدَاوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُوهَ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةً إِلَى رَبِّهَا نَاطِلَةً وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ ثَوْبَانَ

مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے غیر مرفوع منقول ہے۔ ابو کریب نے بھی اسے بواسطہ محمد بن عمار، عبید اللہ الشجعی، سفیان، ثوبیر اور مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ ابْنِ جَدْرٍ عَنْ ثَوْبَرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْفُوعًا وَرَوَاهُ حَبِيبُ اللَّهِ الْأَشَجِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثَوْبَرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ وَكَوْ يَرْفَعُهُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشَجِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثَوْبَرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ وَكَوْ يَرْفَعُهُ .

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْكُوفِيُّ ثَنَا جَابِرُ بْنُ تُوَيْجٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَامُونَ فِي رُؤْيَا الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ تَضَامُونَ فِي رُؤْيَا الشَّمْسِ تَأْتُوا لَا تَأْتُوا لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا تَضَامُونَ فِي رُؤْيَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهَكَذَا رَوَى يَحْيَى بْنُ عِيسَى الرَّمْلِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ ابْنِ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ غَيْرُ مُحْفُوظٍ وَحَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَحُّ وَهَكَذَا رَوَاهُ سَهِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ مِثْلُ هَذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ أَيْضًا .

باب ۱۸

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَاصِبٍ أَنَّ اللَّهَ بْنَ الْمُبَارَكِ نَامًا لَكَ بِنِ الْأَنْسِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کیا تم چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں شک ہوتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا بس بے شک و شبہ عنقریب تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح چودھویں کے چاند کو دیکھتے ہو اور تمہیں اس کے دیکھنے میں کوئی شک و شبہ نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسی طرح یحییٰ بن عیسیٰ اور کئی دوسرے راویوں نے بواسطہ اعمش اور صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کیا، عبد اللہ بن ادريس بواسطہ اعمش اور ابو صالح حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ ابن ادريس کی روایت غیر محفوظ ہے اور بواسطہ ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کی روایت اصح ہے، سہیل بن ابی صالح بھی بواسطہ ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں حضرت ابو سعید سے یہ حدیث متعدد طریقوں سے مرفوعاً مروی ہے۔ اور وہ بھی صحیح حدیث ہے۔

رِضَائِیُّ الْهَلِی

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا

بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ كَبَيْدِكَ رَبَّنَا وَ سَعْدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ مَا لَنَا لَا تَرْضَى وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ نَحْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالُوا وَآيَ شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَجَلَ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا اسْخَطَ عَلَيْكُمْ أَبَدًا هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنٍ صَحِيحٍ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرَائِي أَهْلِ الْجَنَّةِ

فِي الْغُرَفِ

۴۵۰. حَدَّثَنَا سُؤْيُبُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ نَا فَيْلَحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَطِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ فِي الْغُرَفِ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكُوكَبُ الشَّرْقِيُّ وَالْكَوْكَبُ الْغَرْبِيُّ الْغَارِبُ فِي الْأَفْقِ أَوِ الطَّائِعُ فِي تَفَاضُلِ الدَّرَجَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أُولَئِكَ الْمَتَّبِعُونَ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَأَقْوَامٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَصَدَقُوا الْمُرْسَلِينَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنٍ صَحِيحٍ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُلُودِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ

۴۵۱. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَاصِبٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَطْلُعُ عَلَيْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ لَا يَتَّبِعُ كُلُّ نَسَائِنِ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ فَيَمُتُّ لَصَاحِبِ الصَّلَيبِ صَلِيبُهُ وَلَصَاحِبِ التَّصَاوِيرِ

اسے جنت والو! وہ کہیں گے اے رب ہم تیری بارگاہ میں حاضر ہیں! اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم راضی ہوئے؟ وہ کہیں گے ہمیں کیا ہے کہ ہم راضی نہ ہوں حالانکہ تو نے ہمیں وہ کچھ دیا جو اس سے پہلے کسی مخلوق کو نہیں دیا! اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز دوں گا عرض کریں گے یا اللہ! اس سے بہتر اور کیسا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تمہیں اپنی رضا مندی عطا کر دی اب تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا! یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جنت کے بالا خالوں میں سے ایک دوسرے کو دیکھتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنتی اپنے اپنے درجات کے مطابق بالا خالوں میں سے ایک دوسرے کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح مشرقی تارے کو یا مغرب میں غروب ہونے والا تارے کو یا طلوع ہونے والے تارے کو دیکھتے ہیں" صحابہ کرام نے عرض کیا دو یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ سب پیغمبر ہوں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ لوگ بھی ہونگے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور تمام رسولوں کی تصدیق کی یہ حدیث صحیح ہے۔

اہل جنت اور اہل جہنم کا ہمیشہ ہمیشہ جنت اور دوزخ میں رہنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (تمام) لوگوں کو ایک جگہ میں جمع فرمائے گا پھر تمام جہانوں کا پانہاراں کی طرف متوجہ ہوگا اور فرمائے گا "ہر انسان اسکے پیچھے کیوں نہیں جاتا جس کو دنیا میں پوجنا تھا؟ اتنے میں صلیب الوں کے لئے صلیب کی صورت بن جائے گی، بت پرستوں کے لئے بتوں کی تصاویر اور آتش پرستوں کے لئے آگ کی شکل بن جائے گی پھر اسے

تَصَارِيفُهُ وَلِصَاحِبِ النَّارِ نَارُهُ فَيَتَّبِعُونَ مَا
كَانُوا يَعْبُدُونَ وَيَبْقَى السُّلَمُونَ فَيُطْلَعُ عَلَيْهِمْ
رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ أَالَاتَّبِعُونَ النَّاسَ فَيَقُولُونَ
نَعُودُ بِاللَّهِ مِنْكَ وَنَعُودُ بِاللَّهِ مِنْكَ اللَّهُ سَابِقُ
وَهَذَا مَكَانُنَا حَتَّى نَرَى رَبَّنَا وَهُوَ بِأَمْرِهِمْ
يُثَبِّتُهُمْ ثُمَّ يَتَوَارَى ثُمَّ يَطْلَعُ فَيَقُولُ أَالَاتَّبِعُونَ
النَّاسَ فَيَقُولُونَ نَعُودُ بِاللَّهِ مِنْكَ نَعُودُ بِاللَّهِ
مِنْكَ اللَّهُ رَبَّنَا وَهَذَا مَكَانُنَا حَتَّى نَرَى رَبَّنَا وَ
هُوَ بِأَمْرِهِمْ وَيُثَبِّتُهُمْ ثُمَّ قَالَ الْوَادِهُلْ نَرَاهُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَالَ وَهَلْ تَصَارُونَ فِي رُؤْيَا الْفَرَسِ لَيْلَةَ
الْبَدْرِ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تَصَارُونَ
فِي رُؤْيَا بَلَدِكِ الْمَسَاعِدُ ثُمَّ يَتَوَارَى ثُمَّ يَطْلَعُ
فَيَعْرِضُ لَهُمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّبِعُونِي
فَيَقُومُوا السُّلَمُونَ وَيُوضَعُ الصِّرَاطُ فَيَمْرُونَ عَلَيْهِ
مِثْلَ حَيَاةِ الْخَيْلِ وَالزَّكَاةِ وَقَوْلُهُمْ عَلَيْهِ
سَلَامٌ وَيَبْقَى أَهْلُ النَّارِ فَيُطْرَحُ مِنْهُمْ فِيهَا
فَوْجٌ فَيَقَالُ هَلْ أَمْتَلَأْتُ فَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ
ثُمَّ يَطْرَحُ فِيهَا فَوْجٌ فَيَقَالُ هَلْ أَمْتَلَأْتُ فَتَقُولُ
هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى إِذَا أُوْعِبُوا فِيهَا وَضَعَ الرَّحْمَنُ
قَدَمَهُ فِيهَا وَأَزْوَى بَعْضَهَا إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ قَالَ
تَطَقَاكَ تَطَقَطَاذَا دَخَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَهْلَ
الْجَنَّةِ الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارِ قِيَامَ لَمُوتِ
مُكَبَّبًا فَيُوقَفُ إِلَى السُّورِ الَّذِي بَيْنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ
وَأَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يَقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيُطْلَعُونَ
خَائِفِينَ ثُمَّ يَقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيُطْلَعُونَ مُسْتَبْشِرِينَ
يَرْجُونَ الشَّفَاعَةَ فَيَقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَلَا أَهْلَ
النَّارِ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَقُولُونَ هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
قَدْ عَرَفْنَا هُوَ الْمَوْتُ الَّذِي وَكَلَّ بَنَّا فَيُضْجَعُ
فِي دُبُحٍ ذَبْحًا عَلَى السُّوءِ ثُمَّ يَقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ

وہ اپنے اپنے معبودوں کے پیچھے ہو جائیں گے صرف مسلمان
باقی رہ جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ انکی طرف متوجہ ہو کر فرمائے گا تم
لوگوں کے پیچھے کیوں نہیں جاتے؟ وہ کہیں گے پناہ بخدا! پناہ بخدا!
اللہ ہمارا رب ہے اور یہ ہماری منزل ہے بہا ننگ کہ ہم اپنے رب
کا دیدار کریں وہی انکو حکم دیتا ہے اور وہی ثابت قدم رکھتا ہے
صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اسے دیکھیں گے؟ حضور
نے فرمایا کیا تمہیں پوچھ دوں گا چاند دیکھنے میں شک ہوتا ہے؟
عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا پھر تم اس وقت اس
کے دیکھنے میں بھی شک کرو گے پھر اللہ تعالیٰ مخفی ہو جائیگا پھر متوجہ
ہو کر انہیں اپنی پہچان کرائیگا اور فرمایا میں تمہارا رب ہوں پس میرے
پیچھے چلو مسلمان اٹھیں گے اور میں بچھا دیا جائیگا یہ لوگ اس
پر سے اچھے (تیز رفتار) گھوڑوں اور اونٹوں کی طرح گزر جائیں گے
اور میں صراط پر وہ کہیں گے اے رب! سلامتی سے گزار۔ اے
رب! سلامتی سے گزار۔ صرف دوزخی رہ جائیں گے اور انہیں سے
ایک فوج جہنم میں ڈال دی جائیگی اور کہا جائیگا کیا تو بھڑکی؟ وہ کہے گی
”کیا اور بھی ہیں؟“ پھر ایک دوزخ بھیجی جائیگی اور پوچھا جائیگا کیا تو بھر
گئی؟ پھر کہے گی ”کیا اور بھی ہیں؟“ بالآخر جب تمام دوزخی اس میں
ڈال دیئے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ (اپنے نمایاں شان) اسمیں اپنا قدم
رکھے گا۔ تو وہ سمٹ جائیگی پھر اللہ تعالیٰ فرمایا میں کافی ہے وہ کہے گی
کافی ہے (دومرتبہ کہے گی) اور جب اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں
اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل کر دیگا تو موت کو کھینچتے ہوئے لیا جائے
گا اور جنت و دوزخ کی درمیانی دیوار پر پھڑک کر کہے گا کیا میں اسے
اہل جنت! وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے۔ پھر پکارا جائیگا اے
دوزخ والو! وہ سفارش کی امید سے خوشی خوشی جھانکیں
گے۔ پھر جنتیوں اور جہنمیوں کو کہا جائے گا کیا اسے
جانتے ہو؟ وہ کہیں گے یہ وہی ہے یہ وہی ہے ہم
اسے جانتے ہیں یہ موت ہے جو ہم پر مقرر کی گئی تھی۔
پھر اسے لٹا کر دیوار پر ذبح کر دیا جائے گا اور پکارا
جائے گا اے اہل جنت! اب ہمیشگی ہے مرنا نہیں

ہے۔ اور اسے دوزخ والو! اب ہمیشہ اسی میں رہتا ہے مرنے نہیں ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن موت کو سیاہ و سفید رنگ کے مینڈھے کی شکل میں لا کر جنت و دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا اور پھر ذبح کر دیا جائے گا وراں حالیکہ وہ دبکھ رہے ہوں گے۔ پس اگر کوئی منحوشی سے مرتا تو جنتی مرتے اور غم سے مرتا تو جہنمی مرتے۔ یہ حدیث حسن ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح کی بہت سی روایات مروی ہیں جن میں یہ بات مذکور نہیں کہ لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کے قدم اور اس جیسی دوسری باتوں کے بارے میں حضرت سفیان ثوری، مالک بن انس، سفیان بن عیینہ، ابن مبارک اور وکیع وغیرہم کا مذہب یہ ہے کہ ان کا ذکر جائز ہے، وہ فرماتے ہیں ہم ان احادیث کو روایت کرتے ہیں اور ان پر ایمان لاتے ہیں۔ البتہ ان کی کیفیت کے بارے میں بات نہ کی جائے محدثین کا مختار مذہب یہی ہے کہ ان احادیث کو من وعن روایت کیا جائے اور ان پر ایمان لایا جائے لیکن نہ ان کی تفسیر کی جائے نہ شک و شبہ کیا جائے اور نہ کیفیت کا ذکر کیا جائے۔ یہ بات علماء نے اختیار فرمائی اور یہی ان کا مذہب ہے اور یہ بات کہ وہ ان کو پہچان کر لے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ ان پر ظاہر ہوگا۔

جنت تکالیف کے ساتھ اور جہنم خواہشات کے ساتھ گھری ہوئی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تکلیف وہ کاموں اور جہنم خواہشات سے گھری ہوئی ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن

خُلُودٌ لَّامُوتٌ وَبِأَهْلِ النَّارِ خُلُودٌ لَّامُوتٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ تَابِئُ عَنْ قُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ يَرْفَعُهُ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَتَى بِالْمَوْتِ بِصُورَةِ الْكَبْشِ الْأَمْلَمِ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَذَرُجُهُ وَهُوَ يُنْظَرُونَ فَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ فَخَرَجًا لَمَاتَ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ حُزْنًا لَمَاتَ أَهْلُ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَايَاتٌ كَثِيرَةٌ مِثْلَ هَذَا مَا يَدُ كَرَفِيهِ أَمْرًا لِرُؤْيَا أَنَّ النَّاسَ يَرُونَ رَبَّهُمْ وَذَكَرُوا لِقَاءَهُ وَمَا اسْتَبَدَّ هَذِهِ الْأَشْيَاءُ وَالْمَذَاهِبُ فِي هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الْأَثَمَةِ مِثْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَوَكِيْعٍ وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُمْ رَوَوْا هَذِهِ الْأَشْيَاءَ وَقَالُوا تَرَوْنَ هَذِهِ الْأَحَادِيثُ وَتُؤْمِنُ بِهَا وَلَا يُقَالُ كَيْفَ وَهَذَا أَمْرٌ أَهْلُ الْعِلْمِ الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْإِيمَةِ وَمَعْنَى قَوْلِي فِي الْحَدِيثِ فَيُبْعَثُ فَرُّهُ نَفْسَهُ يَعْزِي تَجَلَّى لَهُمْ۔

بَابُ مَا جَاءَ حَقَّقَ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحَقَّقَ النَّارُ بِالشَّرَّاتِ

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ وَثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقَّقَ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ

غریب صحیح ہے۔

وَحَفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا أَلَوْجُهُ صَحِيحٌ۔

۴۵۴ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاعْبِدُهُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُلَيْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ أَرْسَلَ جِبْرِيلَ إِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرِي لِي مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ نَجَاءُهَا فَتَنْظُرِي لِي مَا أَعْدَدَ اللَّهُ لِأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَتَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا أَسْمَعُ بِهَا أَحَدًا لَدَخَلَهَا فَأَمَرَهَا فَخُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ ارْجِعِي إِلَيْهَا فَانْظُرِي مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ خُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خِفْتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ فَتَالَ أَذْهَبُ إِلَى النَّارِ فَانْظُرِي لِي مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا فَإِذَا هِيَ يَرْكُبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا أَسْمَعُ بِهَا أَحَدًا فَيَدْخُلُهَا فَأَمَرَهَا فَخُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَتَالَ ارْجِعِي إِلَيْهَا فَارْجِعِي إِلَيْهَا فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَنْجُو مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب ۱۸۴ مَا جَاءَ فِي إِحْتِجَاجِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ۴۵۵ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاعْبِدُهُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُلَيْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْتِجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ الْجَنَّةُ يَدْخُلُنِي الصُّحَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ وَقَالَتِ النَّارُ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ فَقَالَ لِلَّسَّامِ أَنْتَ عَذَابِي أَنْتَقِرُ بِكَ مِمَّنْ شِئْتُ وَقَالَ لِلْجَنَّةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب اللہ تعالیٰ نے جنت و دوزخ کو پیدا فرمایا تو حضرت جبریلؑ کو جنت کی طرف بھیجا کہ جنت اور اس کے ساز و سامان کو بغور دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حضرت جبریلؑ آئے اور جنت اور اس کے ساز و سامان کو دیکھ کر واپس ہوئے اور عرض کیا اے اللہ تیری عزت کی قسم! جو بھی اس کے بائیں سے اس میں داخل ہونے کی کوشش کریگا چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے تکلیف دہ امور کے ساتھ گھیر دیا گیا پھر حضرت جبریلؑ کو حکم ہوا کہ دوبارہ جنت والوں کے لئے تیار کیا گیا سامان دیکھو جب وہ دوبارہ آئے تو دیکھا کہ اسے مصائب سے گھیر دیا گیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے دربار میں جا کر عرض کیا یا اللہ تیری عزت کی قسم مجھے ڈر ہے کہ اس میں کوئی داخل نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جا کہ جہنم اور جو کچھ اس میں جہنمیوں کے لئے تیار کیا گیا ہے، کو دیکھو، جبریلؑ کیا دیکھتے ہیں کہ اس کا ایک حصہ دوسرے پر سوار ہو رہا ہے واپس آکر عرض کیا تیری عزت کی قسم جو بھی اس کے بائیں سے اس میں داخل ہونے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے شہوات سے گھیر دیا گیا پھر فرمایا اب جا کر دیکھو حضرت جبریلؑ نے عرض کیا مجھے تیری عزت کی قسم ہر کوئی اس سے بھیجے نہیں رہیگا سب داخل ہونے کی کوشش کریں گے یہ حدیث صحیح ہے۔

جنت اور دوزخ کا جھگڑا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ کا آپس میں جھگڑا ہو اجنت نے کہا مجھ میں کمزور اور محتاج لوگ داخل ہوں گے، جہنم نے کہا مجھ میں سرکش اور متکبر لوگ داخل ہوں گے اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں تیرے ذریعے جس سے چاہوں گا بدلہ لوں گا اور جنت سے فرمایا تو میری

أَنْتَ رَحِمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مَنْ شِئْتُ هَذَا أَحَدِيثٌ
حَسَنٌ مَجِيهٌ.

باب ۱۹۵ مَا جَاءَ مَا لَادُ فِي أَهْلِ الْجَنَّةِ
مِنَ الْكِرَامَةِ

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ
نَارِشِدَائِينَ بْنُ سَعْدٍ شَيْخِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ
دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ الْكِنْدِيُّ لَهُ ثَمَانُونَ
أَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ زَوْجَةً وَ
تَنْصَبُ لَهُ قُبَّةٌ مِنْ نُورٍ وَزَبَرُجَدٌ وَيَأْتُوهُ
كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ إِلَى صَنْعَاءَ وَهَذَا الْإِسْنَادُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ
مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ يَرُدُّونَ
بَنِي ثَلَاثِينَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيدُونَ عَلَيْهِمْ أَبَدًا
وَكَذَلِكَ أَهْلُ النَّارِ وَهَذَا الْإِسْنَادُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ عَلَيْهِمُ الْيَتِيمَانِ
أَنَّ أَدْنَى نُورُودَةٍ مِنْهَا لَتَقْضَى مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ
الْمَغْرِبِ هَذَا أَحَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا
مِنْ حَدِيثِ رِشْدَائِينَ بْنِ سَعْدٍ.

۴۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا
مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ شَيْخِي أَبِي عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ
أَبِي الْقَدِيدِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَكْمَرُ مَنْ إِذَا اسْتَمْتَنَى الْوَلَدُ فِي الْجَنَّةِ كَانَ
حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسَيْدُهُ فِي سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَرِي
هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ
الْعِلْمِ فِي هَذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي الْجَنَّةِ جَمَاعٌ
وَلَا يَكُونُ وَلَدًا هَكَذَا يُدْوَى عَنْ طَاوُسٍ وَ

رحمت ہے تیرے سبب جس پر چاہوں گا رحم کروں گا۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

ادنیٰ جنتی کی عزت و احترام

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے کم درجے کا
جنتی وہ ہوگا جس کے لئے انبیاء و ائمہ متکاملین اور بہتر بیویاں
ہوں گی۔ اس کے لئے مونیوں، زبجد اور یاقوت کا خیمہ
نصب کیا جائے گا وہ مقام جابیہ سے صنعا تک کی
مساافت جتنا بڑا ہوگا۔ اسی سند کے ساتھ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا
اہل جنت میں سے جو مر جائے چھوٹا ہو یا بڑا جنت
میں تیس سال کی عمر کا کر دیا جائے گا کبھی اس سے
زیادہ عمر کا نہ ہوگا اور یہی حال جہنمیوں کا ہے۔
اسی سند کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے
یہ بھی روایت ہے آپ نے فرمایا ان کے سر
پر تاج ہوں گے اور ان (تاجوں) کا ادستے
مونی مشرق سے مغرب تک کو روشن کر دے
گا۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف
رشدین بن سعد کی روایت سے پہچانتے
ہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن جب جنت
میں اولاد کی خواہش کرے گا تو حمل پیدا کرے اور افزائش
جنتی چاہے گا ایک ساعت میں ہوگی یہ حدیث حسن
غریب ہے علماء کا اس میں اختلاف ہے بعض علماء
فرماتے ہیں جنت میں جماع ہوگا لیکن اولاد نہ ہوگی۔
حضرت طاووس، مجاہد اور ابراہیم نخعی رحمہم اللہ سے
اسی طرح مروی ہے امام بخاری فرماتے ہیں اسحاق
بن ابراہیم نے حدیث یوں بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا مومن جب جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو اس کی خواہشات کے مطابق سب کچھ ایک ساعت میں ہو جائے گا لیکن وہ (ایسی) خواہش نہیں کرے گا امام بخاری فرماتے ہیں ابو ذرین عقیلی سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں جنتیوں کی اولاد نہیں ہوگی۔ ابو صدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور بکر بن قیس بھی کہا جاتا ہے

ہے بڑی آنکھوں والی حوروں کی گفتگو

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کے جمع ہونے کی ایک جگہ ہے جہاں یہ جمع ہو کر آواز بلند کرتی ہیں ایسی آواز کہ اسکی مثل مخلوق نے نہیں سنی۔ کہتی ہیں ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی نہ مریں گی، نعمتوں میں رہنے والی ہیں کبھی محتاج نہ ہوں گی، ہم راضی رہنے والی ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی خوش بخت ہے جو ہمارے لئے ہے اور ہم اس کے لئے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ابو سعید اور انس سے بھی روایات منقول ہیں، حدیث علی، غریب ہے۔

جنت کی نہریں

حکیم بن معاذ یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں پانی تہہ در تہہ اور شراب کے دریا ہیں پھر ان سے نہریں چھوٹی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حکیم بن معاذ یہ، بہر کے والد ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت مانگے جنت کہتی ہے اے اللہ! اسے جنت میں

مُجَاهِدًا وَابْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ وَقَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فِي حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَتَّى الْمُؤْمِنُ تَوَلَّى فِي الْجَنَّةِ كَانَ فِي سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهَى وَلَكِنْ لَا يَشْتَهَى قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا يَكُونُ لَهُمْ فِيهَا وَلَدٌ وَأَبُو الصَّدِيقِ النَّاجِي اسْمُهُ بَكْرٌ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ بَكْرٌ بْنُ قَيْسٍ۔

باب ۱۸۶ مَا جَاءَ فِي كَلَامِ الْحَوَارِ الْعَيْنِ

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا هُنَادٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَاعَبُ الرَّحْلَيْنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمِّي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لِمَجْتَمَعٍ لِلْحَوَارِ الْعَيْنِ يَرْفَعُونَ بِأَصْوَاتٍ كَمَا يَسْمَعُ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقْلَنُ نَحْنُ الْخَالِدَاتِ فَلَا نَبِيدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتِ فَلَا نَبْأَسُ وَنَحْنُ الدَّائِمَاتِ فَلَا نَسْخَطُ طُوبَى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَكُمْ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ سَعِيدٍ وَأَنْسٍ حَدِيثُ عَمِّي حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

باب ۱۸۷ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ نَجْوَا الْمَاءِ وَنَجْوَا الْعَسَلِ وَنَجْوَا اللَّبَنِ وَنَجْوَا الْخَمْرِ تَوَسَّقُوا الْأَهَارَ جَدَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَكِيمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ هُوَ وَالِدُ بَهْزٍ۔

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا هُنَادٌ نَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ الْجَنَّةُ

داخل کر دے اور جو شخص تین مرتبہ دوزخ سے پناہ مانگے دوزخ کہتی ہے اے اللہ! اسے دوزخ سے پناہ دے اسی طرح یہ حدیث یونس نے بواسطہ اسحاق اور بریدہ بن ابی مریم، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کی۔ ابواسحاق سے حضرت انس بن مالک کے قول کے طور پر بھی مروی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی مشک کے ٹیلے پر ہونگے راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے یہ بھی فرمایا قیامت کے دن ان پر پہلے اور پچھلے رشک کریں گے (وہ تین آدمی یہ ہیں) جو شخص ہر روز دنیا بیچ نمازوں کے لئے اذان کہے۔ وہ شخص جو قوم کا امام ہو اور قوم اس پر راضی ہو اور وہ غلام جو اللہ تعالیٰ اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف سفیان ثوری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابویقظان کا نام عثمان بن عمیر ہے اور ابن قیس بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے محبت رکھتا ہے، جو شخص رات کو کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھے، جو شخص خفیہ طور پر دایں ہاتھ سے خیرات کرے۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا بائیں ہاتھ سے (چھپا کر دے) اور وہ شخص جو کسی لشکر میں ہو باقی سامعین بھاگ جائیں اور وہ دشمن کے مقابلے میں کھڑا رہے۔ یہ حدیث غریب اور غیر محفوظ ہے صحیح روایت وہ ہے جسے شعبہ نے متعدد واسطوں سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ ابویکر بن عیاش بہت غلطیاں کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

اللَّهُمَّ ادْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمِنْ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ خَلَّتْ مَرَاتٍ فَكَانَتِ النَّارُ اللَّهُمَّ اجْرُكْ مِنَ النَّارِ هَكَذَا رَوَى يُونُسُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَنَسٍ بِنِ مَالِكٍ قَوْلُهُ.

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاوِكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْيَقْطَانِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ ابْنِ عُمرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ عَلَى كُتُبَانِ الْمُسَدِّ أَرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَغْطِيهِمُ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ رَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلَاةِ الْخَمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَيَكْنُزُ وَرَجُلٌ يَوْمَ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَضَوْنَ وَعَبْدٌ آذَى حَقَّ اللَّهُ وَحَقَّ مَوْلَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَبِي الْيَقْطَانِ اسْمُهُ عُثْمَانُ بْنُ عَمِيرٍ يُقَالُ ابْنُ قَيْسٍ.

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَايِجِيٌّ بَنُ أَدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عِيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَرْوَعُهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُو كِتَابَ اللَّهِ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ مَدَقَةً تَرِي بِمِنْ يَخْفِيهَا قَالَ أَرَاهُ عَنِ شَاهِدٍ وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَنْهَزَ صَبَابَهُ فَأَسْتَقْبَلَ الْعَدَا وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ بَنِ حِرَاشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُلَبِيَّانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرِ بَنِ عِيَّاشٍ كَثِيرُ الْغَلَطِ.

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَيْبٍ الْأَشْجَرِيُّ نَا عَقِبَةَ بَنُ

ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
عنقریب فرات سونے کا خزانہ اگلے گی جو وہاں
ہوا سے چاہیئے کہ اس سے کچھ نہ لے۔ یہ حدیث
صحیح ہے۔

خَالِدٌ نَاعِبِيْدُ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ خَبِيْبِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدِّهِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفَرَاتُ يَحْسِرُ عَنْ كَنْزٍ مِنَ
الدَّهَبِ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْهُنَّ شَيْئًا
هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

ابوزناد نے بواسطہ اعرج حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوع روایت کی البتہ
اس میں یہ ہے کہ عنقریب فرات سے سونے کا
بہاؤ ظاہر ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيْدٍ الْأَشْجَعِيُّ نَاعِقِبَةَ بْنِ
خَالِدٍ نَاعِبِيْدُ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْ الزَّكَادِ عَنْ
الْأَعْدَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ
ذَهَبٍ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی (ایسے) ہیں جن سے اللہ تعالیٰ
محبت کرتا ہے اور تین آدمی (ایسے) ہیں جن سے نفرت کرتا ہے۔

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ
الْمُنْثَرِي قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ شُعْبَةُ عَنْ
مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ سَمِعْتُ رَجْعِيَّ بْنَ حِدَاشٍ
يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ طَبِيَّانَ رَفَعَهُ اِلَى اَبِيْ ذَرٍّ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمْ
اللّٰهُ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمْ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمْ
اللّٰهُ فَرَجُلٌ اَتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ
لِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَمَنْعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ
بَاعِيَا عَنْهُمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا اِلَّا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ اِلَّا اللّٰهُ
وَالَّذِيْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوا لَيْلَهُمْ حَتّٰى اِذَا
كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِّمَّا يُعْدَلُ بِهِ فَوَضَعُوْا
رُءُوسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِيْ وَيَتَلَوُّ اَيَاتِيْ وَرَجُلٌ كَانَ
فِيْ سَرِيَّةٍ فَخَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَهَزَمُوْهُ فَاَقْبَلَ بِصُدْرِهِ
حَتّٰى يَقْتُلَ اَوْ يُفْتَحَ لَهُ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمْ
اللّٰهُ لَيْتِيْمٌ الذَّانِيُّ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالغَنِيُّ الظَّالِمُ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيْلٍ
عَنْ سُبَيْدَةَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَهَكَذَا
رَوَى شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ نَحْوَهُ هَذَا اَصَحُّ

جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے ان میں سے ایک شخص وہ ہے جو
کسی قوم کے پاس گیا اور ان سے اللہ کا واسطہ دیکر مانگا اس قرابت
کی وجہ سے نہیں مانگا جو ان کے درمیان ہے انہوں نے نہ دیا پھر انہیں
سے ایک شخص الگ ہوا اور اسے چپکے سے کچھ دیا جسے صرف اللہ تعالیٰ
جانتا ہے یا وہ جس نے اسے دیا۔ دوسری وہ جماعت جو رات کے
وقت روانہ ہوئی جب انہیں نیند نہ مقابل چیز سے پیاری ملوئی اور
انہوں نے (سونے کے لئے) سر رکھ دیا تو انہیں سے ایک شخص اٹھ کھڑا
ہوا، دعا مانگنے لگا اور میری آیات پڑھنے لگا۔ تیسرا وہ شخص جو لشکر
میں تھا دشمن سے مقابلے میں باقی لوگ بھاگ کھڑے ہوئے اور یہ سید
نان کر مقابلہ کرتے لگا یہاں تک کہ شہید ہو گیا یا فتح پائی جن تین آدمیوں
سے اللہ تعالیٰ نفرت کرتا ہے وہ یہ ہیں بولٹھانازی، منکر غریب
اور ظالم والداد۔ محمود بن غیلان نے بواسطہ نصر بن شمیل
شعبہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ یہ حدیث
صحیح ہے۔ شبیان نے منصور سے اسی طرح اس
کی مثل روایت کیا ہے۔ یہ حدیث ابو بکر بن عیاش

کی روایت سے اصح ہے

مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ عِيَّاشٍ .

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

صفت جہنم کے البواب

أَبْوَابُ صِفَةِ جَهَنَّمَ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابٌ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ النَّارِ

۴۶۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا عَنْ
بُنِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ نَا أَبِي عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَالِدٍ
أَلْكَاهِلِي عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ
يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زَمَامٍ مَعَ كُلِّ زَمَامٍ
سَبْعُونَ أَلْفَ مَلِكٍ يُجْرُونََهَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالتَّوَرِثُ لَا يَرْفَعُهُ .

۴۶۷. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُبَيْدٍ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ
بْنُ عَمْرٍو أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ
الْعَلَاءِ بْنِ خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ تَوَرِثُهُ .

۴۶۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاوِيَةَ الْجُمَيْيُّ نَا
عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُخْرَجُ عَنْكَ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا
عَيْنَانِ بَصُرَانِ وَأُذُنَانِ سَمْعَانِ وَلِسَانٌ يُطَقُّ
يَقُولُ إِنِّي وَكَلْتُ بِثَلَاثَةِ بَكَلٍ جَبَّارٍ عَيْنِي بِكُلِّ
مَنْ دَعَاكَ اللَّهُ إِلَيْهَا أَخْرَوِي الْمَصْصُورِيَتْ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

بَابٌ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ قَعْرِ جَهَنَّمَ

۴۶۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُبَيْدٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ عِيَّاشٍ
الْجَعْفَرِيُّ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ

دورخ کی صفت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دن جہنم
کو اس طرح لایا جائے گا کہ اس کی ستر ہزار لگائیں
ہوں گی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے
ہوں گے جو اس کو کھینچ رہے ہوں گے۔ عبداللہ
بن عبدالرحمن کہتے ہیں ثوری نے اسے مرفوع نہیں
بیان کیا۔

سفیان نے بھی علامہ بن خالد سے اسی سند
کے ساتھ غیر مرفوع روایت نقل کی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جہنم
سے ایک گردن نکلے گی جس کی آنکھیں ہوں گی جو دیکھیں گی۔
دو کان ہوں گے جو سنیں گے اور زبان ہوگی جو بولے گی۔
کہے گی مجھے تین آدمیوں پر مسلط کیا گیا ہے، ہر متکبر
سرکش، مشرک پر اور تصویریں بنانے والوں پر۔
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

جہنم کی گہرائی

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں غلبہ بن

مروان نے ہمارے اس منبر یعنی بصرہ کے منبر پر آنحضرت

عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَزْوَانَ عَلَى مَبْرَأٍ
هَذَا الْمَنْبَرِ الْبَصْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ الصَّخْرَةَ الْعَظِيمَةَ لَنُلْقِيَنَّ مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ
فَتَهْوِي فِيمَا سَبْعِينَ عَامًا مَا تُفْضِي إِلَى قَدَارِهَا
قَالَ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَكْثَرُوا ذِكْرَ النَّارِ فَإِنَّ
حَرَّهَا شَدِيدٌ وَإِنَّ قَعْدَهَا بَعِيدٌ وَإِنَّ مَقَامَ مَعَهَا
حَدِيدٌ لَا تُعْرِفُ لِلْحُسَيْنِ سَمَاعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
غَزْوَانَ وَإِنَّمَا قَدِمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَزْوَانَ الْبَصْرَةَ
فِي زَمَنِ عُمَرَوُودِ الْحُسَيْنِ لِسَنَتَيْنِ بَقِيَّتَا مِنْ
خِلَافَةِ عُمَرَ -

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى
عَنْ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الصُّعُودُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَعَّدُ فِيهِ الْكَافِرُ
سَبْعِينَ خَرِيفًا وَيَهْوِي فِيهِ كَذَلِكَ أَبَدًا هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا يُعْرَفُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهْيَعَةَ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَظَمِ أَهْلِ النَّارِ
۴۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَارٍ شَرِي
جَدِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَمَارٍ وَصَالِحُ مَوْلَى التَّوَّائِمَةِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ
أُحَدٍ وَخِنْذَرٌ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ مَقْعُدُهُ مِنَ النَّارِ
مَسِيرَةَ ثَلَاثِ مِثْلِ الرَّبْدَةِ قَوْلُهُ مِثْلُ الرَّبْدَةِ
يَعْنِي بِهِ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَالرَّبْدَةِ وَالْبَيْضَاءُ
جَبَلٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

۴۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُصْعَبُ بْنُ
الْمِقْدَامِ عَنْ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ خَرَسُ الْكَافِرِ مِثْلُ
أُحَدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو حَازِمٍ هُوَ الْأَشْجَعِيُّ

صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنا یا آپ نے فرمایا ایک
بہت بڑی چٹان جہنم کے کنارے سے پھینکی جائے گی
اور وہ ستر برس گرتی رہے گی پھر بھی اپنے ٹھکانے پر
نہیں پہنچے گی حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے جہنم کو
زیادہ یاد کیا کرو کیونکہ اس کی گرمی سخت ہے وہ بہت گہری
ہے اور اس کے گڑ لوہے کے ہیں؛ امام نزدی فرماتے
ہیں ہمیں غلبہ بن غزو ان سے حسن بصری کے سماع کا علم نہیں
کیونکہ غلبہ بن غزو ان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت
میں بصرہ آئے تھے اور خلافت فاروقی کے دو سال باقی
تھے کہ حضرت حسن بصری پیدا ہوئے -

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صعود گگ کا ایک پہاڑ
ہے کافر ستر سال اس پر چڑھتا اور گرتا رہے گا اور
ہمیشہ ہمیشہ اسی طرح ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے
ہم اسے مرفوعاً صرف ابن لہیعہ کی روایت سے
جانتے ہیں -

اہل جہنم کے اعضاء بڑے بڑے ہونگے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن
کافر کی داڑھ اُحد پہاڑ جتنی ہوگی، ران بیضاء پہاڑ جتنی
اور جہنم میں اس کی مقعد تین دلوں کی مسافت جتنی ہوگی
جیسے ربذہ - یعنی مدینہ شریف اور ربذہ کے درمیان
کا فاصلہ - بیضاء ایک پہاڑ ہے - یہ حدیث حسن
غریب ہے -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کی
داڑھ اُحد پہاڑ جتنی ہوگی یہ حدیث حسن ہے -
ابو حازم، شعبی ہیں ان کا نام سلمان ہے اور وہ

عزہ انجیہ کے مولیٰ ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر اپنی زبان کو ایک دو فرسخ تک کھینچے گا۔ لوگ اسے (اپنے پاؤں تلے) روند گئے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے جانتے ہیں فضل بن یزید کوئی ہیں اور ان سے کئی ائمہ نے روایت لی ہے۔ ابوالمخارق مشہور نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کا چمڑا بیالیس گز موٹا ہوگا اس کی داڑھ اُحد پہاڑ جتنی ہوگی اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان جتنی ہوگی یہ حدیث، اعمش کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے۔

اہل جہنم کا پیتا

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کالمہل کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ تیل کی تلچٹ کی طرح ہے جب وہ اسے اپنے منہ کے قریب کرے گا تو چہرے کی کھال اس میں گر پڑے گی۔ اس حدیث کو ہم صرف رشیدین بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں۔ اور رشیدین کے حفظ میں کلام کیا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرم پانی ان (دوزخیوں) کے سر پر ڈالا جائے تو وہ سرایت کرتے کرتے ان کے پیٹ تک پہنچ جائے گا۔ اور جو کچھ پیٹ میں ہوگا اسے کاٹ کر قدموں سے نکل جائے گا اور یہی صہر (گل جانا) ہے بار بار اسی طرح کیا جائے گا ابن حجر سے

إِسْمُهُ سَلَمَانُ مَوْلَى عَدَّةِ الْأَشْجَعِيَّةِ۔

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا هَذَا نَاعِلِيُّ بْنُ مُسْرِمٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِي الْمَخَارِقِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْعَبُ لِسَانُهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَنْوَقَاهُ النَّاسُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْفَضْلُ بْنُ يَزِيدٍ كُوْنِي قَدْ رَوَى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَيْمَّةِ وَأَبُو الْمَخَارِقِ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ۔

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ نَا عَبِيدُ اللَّهِ ابْنُ مُوسَى نَاشِبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ غُلْظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَتَانِ وَارْبَعُونَ ذِرَاعًا وَأَنَّ فَرْسَهُ مِثْلُ أَحَدٍ وَأَنَّ مَجْلِسَهُ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ۔

باب ۱۰۱ ماجاء فی صفۃ شراب اهل النار
۴۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَارِشُدِيُّ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ ذَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ كَالْمُهْلِ قَالَ كَحَرِّ الذَّيْتِ فَإِذَا قَرَّبَهُ إِلَى وَجْهِهِ سَقَطَتْ فَرْوَةٌ وَجْهِهِ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رَشْدِ بْنِ سَعْدٍ وَرَشْدِ بْنِ قَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ۔

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَابِ الْمُبَارِكِ نَاسِعِيدُ بْنُ يَزِيدٍ عَنْ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي حَجْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحَمِيمَ لَيُصْرَبُ عَلَى رُؤْسِهِ فَيَنْفَقُ الْحَمِيمُ حَتَّى يَخْلُصَ إِلَى جَوْفِهِ فَيَسِدُ مَا فِي جَوْفِهِ حَتَّى يَمُرَّ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ مَكَامًا

مراد عبدالرحمن حمیرہ مصری ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

حضرت ابواسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد (ترجمہ) اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا جسے وہ گھونٹ گھونٹ پیئے گا کے بارے میں فرمایا وہ اسے منہ کے قریب کریگا تو اسے ناپسند کریگا اور جب حقوڑا سا بھی قریب کرے گا منہ بھٹ جائے گا اور اس کے سر کی کھال گر پڑیگی جب پیئے گا تو آنتیں کٹ جائیں گی یہاں تک کہ اس کی مقعد سے نکلیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”انہیں گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کو کاٹ دیگا“ اور فرماتا ہے ”اگر پانی مانگیں گے تو انہیں تیل کی تلچھٹ جیسا پانی دیا جائے گا جو چہروں کو بھٹ دے گا کیسا ہی بُرا بدینا ہے اور کیا ہی برا سا لختی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ امام بخاری نے بھی اسی طرح عبید اللہ بن بسر سے روایت کی۔ عبید اللہ بن بسر صرف اسی حدیث کے ساتھ مشہور ہیں۔ صفوان بن عمر نے عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ (صحابی ہیں) سے بھی ایک دوسری حدیث روایت کی ہے۔ عبد اللہ بن بسر کے بھائی اور بہن کو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل ہے۔ اور عبید اللہ بن بسر جن سے صفوان بن عمر نے ابواسامہ کی روایت بیان کی شاید وہ عبد اللہ بن بسر کے بھائی ہوں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کالمہل“ یعنی تیل کی تلچھٹ جیسا“ اور جب اپنے منہ کے قریب کرے گا تو چہرے کی کھال اس میں گر پڑیگی۔ اس سند کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا ”دوزخ کا احاطہ چار دیواریں (کر لے ہی) ہیں ہر دیوار کی موٹائی چالیس سال کی مسافت ہے۔ اسی سند کے ساتھ

كَانَ وَابْنُ حَجَرَةَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَجَرَةَ الْمِصْرِيُّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ غَرِيبٍ صَحِيحٍ ۴۷۷۔ حَدَّثَنَا سُؤْيُدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ نَاصِفَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَيُسْقَى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ قَالَ يَقْتَرِبُ إِلَى فِيهِ فَيَكْرَهُهُ فَإِذَا أُدْفِيَ مِنْهُ شَرَى وَجْهَهُ وَوَقَعَتْ فَرْوَةٌ رَأْسَهُ فَإِذَا اشْرَبَهُ قَطَعَ أَمْعَاءَهُ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهِ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَسَقُوا مَاءً حَيًّا فَقَطَعَ أَمْعَاءَهُمْ وَيَقُولُ وَإِنْ يَسْتَنِيغِيئُوا يَغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ هَكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ وَلَا يُعَدُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ إِلَّا فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ كَمَا أَخْرَجَ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُخْتُهَا قَدْ سَمِعَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ الْكَذِبِيُّ رَوَى عَنْهُ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ لَعَلَّه أَنْ يَكُونَ أَخَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ۔

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا سُؤْيُدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِشْدَيْنُ بْنُ سَعْدِ ثَنِيَّ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الرَّهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكِرِ الذَّيْتِ فَإِذَا ثَوَّبَ إِلَيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةٌ وَجْهَهُ فِيهِ وَهَذَا الْإِسْنَادُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَسْرَادِقُ النَّارِ أَرْبَعَةٌ جُدْرٌ كَثِفٌ كُلُّ جِدَارٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا اگر جہنمیوں کی پیپ کا ایک ڈول دنیا میں بہایا جائے تو پوری دنیا میں بدبو پھیل جائے۔ اس حدیث کو ہم صرف رشید بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور رشید بن سعد کے بارے میں کلام ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت پڑھی (ترجمہ) اللہ تعالیٰ سے ایسا ڈرو جیسا ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں حالت اسلام میں ہی موت آئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر حضور کا ایک قطرہ بھی دنیا میں گر پڑے تو دنیا والوں کے لئے ان کی زندگی برباد کر دے تو ان لوگوں کا کیا حال ہو گا جن کا یہی کھانا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اہل جہنم کا کھانا

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جہنم پر بھوک ڈالی جائے گی پس یہ ان عذابوں کے برابر ہوگی جن میں وہ مبتلا ہوں گے۔ چنانچہ وہ فریاد کریں گے تو انہیں صریح کا کھانا دیا جائے گا جو نہ موٹا کرے گا اور نہ ہی بھوک کو دور کرے گا۔ پھر وہ کھانا مانگیں گے تو انہیں کانٹے دار کھانا دیا جائے گا انہیں یاد آئے گا کہ وہ دنیا میں گلے میں اٹکنے والے کھانے کو پانی سے نکل جاتے تھے چنانچہ وہ پانی مانگیں گے تو لوہے کے کانٹوں کے ساتھ گرم پانی انکی طرف پھینکا جائیگا جب منہ کے قریب کریں گے تو وہ بھن جائیگا جب پیٹ میں داخل ہو گا تو پیٹ کی ہر چیز کو کاٹ دیگا۔ وہ کہیں گے جہنم کے دربانوں کو بلاؤ۔ دربان کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے رسول واضح معجزات لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ کہیں گے ہاں کیوں نہیں؟ دربان کہیں گے اچھا اب پکارو

مَسِيرَةُ اَرْبَعِينَ سَنَةً وَهَذَا السَّادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَاتَّ دُؤَابُ مِنْ غَسَاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لِأَنَّ أَهْلَ الدُّنْيَا هَذَا أَحَادِيثُ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ رِشْدِ بْنِ سَعْدٍ وَفِي رِشْدِ بْنِ سَعْدٍ مَقَالٌ۔

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَاتَّ قَطْرَةٌ مِنَ الدُّؤَابِ فَطَرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعَاشَهُمْ فَكَيْفَ مَنْ يَكُونُ طَعَامُهُ هَذَا أَحَادِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب ۱۹۲ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ طَعَامِ أَهْلِ النَّارِ ۴۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَاعِمٌ عَنْ يُونُسَ نَاقُطَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَشْمَرَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَمْرِ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقَى عَلَى أَهْلِ النَّارِ الْجُوعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيثُونَ فَيُعَاثُونَ بِطَعَامٍ مِنْ صَرِيحٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ فَيَسْتَغِيثُونَ بِالطَّعَامِ فَيُعَاثُونَ بِطَعَامٍ ذِي غَضَّةٍ فَيَذْكُرُونَ إِنَّهُمْ كَانُوا يُجَاوِزُونَ الْفُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيثُونَ بِالشَّرَابِ فَيَدْفَعُ إِلَيْهِمُ الْحَمِيمَ بِكَالِ لَبِيبِ الْحَدِيدِ فَإِذَا دَنَتْ مِنْ وَجْهِهِمْ شَوْتٌ فَإِذَا دَخَلَتْ بَطُونُهُمْ قَطَعَتْ مَا فِي بَطُونِهِمْ فَيَقُولُونَ أَدْعُوا خَزَنَةَ

جَهَنَّمَ فَيَقُولُونَ اكْمُتْكَ تَاتِيكُمْ
رُسُلُكُمْ بِبَيِّنَاتٍ فَأُولَٰئِكَ قَالُوا
فَادْعُواوَمَا دُعَاؤُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي
ضَلَالٍ فَأَلْفَيْقُولُونَ يَا مَالِكُ
لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ فَيَجِيبُهُمْ إِنَّكُمْ مَا كُنْتُمْ
قَالَ الْأَعْمَشُ نُسِيتُ أَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَبَيْنَ
إِجَابَةِ مَالِكٍ إِيَّا هُمْ أَلْفَ عَامٍ فَأَلْفَ
فَيَقُولُونَ ادْعُوا رَبَّكُمْ فَلَا أَحَدًا خَيْرٌ مِنْ
رَبِّكُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا
وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ
عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ قَالَ فَيَجِيبُهُمْ إِنْ خُسِرُوا فِيهَا
وَلَا تُكَلِّمُونِ قَالَ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَبْسُوْنَ مِنْ كُلِّ
خَيْرٍ وَعِنْدَ ذَلِكَ يَأْخُذُونَ فِي الذِّخِيرِ وَالْحُسْرَى
وَالْوَيْلَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالنَّاسُ
لَا يَرْفَعُونَ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ وَإِنَّمَا رَوَى هَذَا
الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَمْرَةَ بْنِ عَطِيَّةٍ
عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ الدَّارِ عَنْ أَبِي
الدَّارِ عَنْ قَوْمٍ وَلَيْسَ بِمَرْفُوعٍ وَقُطِبَةُ بْنُ
عَبْدِ الْعَزِيزِ هُوَ يَقَعُّ عَنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ -

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَّ ابْنَ الْمُبَارَكِ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدٍ أَنَّ شَجَاعَ بْنَ أَبِي السَّمْحِ
عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيهَا كَالْحَوْنِ
قَالَ تَشْوِيهِ النَّارَ فَتَقْلَصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتَّى
تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهِ وَتَسْتَرْخِي شَفَتُهُ السُّفْلَى حَتَّى
تَضْرِبَ سُرَّتَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ عَرَبِيٌّ
وَأَبُو الْهَيْثَمِ إِسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو جَبَّ
عَبْدُ الْمُتَوَارِثِ وَكَانَ يَتِيمًا فِي حُجْرٍ أَبِي سَعِيدٍ -

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَّ ابْنَ الْمُبَارَكِ

مگر کافروں کی پکار بیکار ہوتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں
وہ کہیں گے مالک (داروغہ جہنم) کو پکارو، پھر وہ پکاریں گے اے
مالک! تمہارا رب ہمارا قصہ تم کر دے، حضور فرماتے ہیں مالک انکو
جواب دیگا تم یونہی رہو گے (موت نہیں آئے گی) حضرت اعمش
فرماتے ہیں خبر دی گئی ہے کہ انکی پکار اور مالک فرشتہ کے جواب
دینے میں ایک ہزار سال کا وقفہ ہو گا حضور فرماتے ہیں۔ اب
کہیں گے اپنے رب کو پکارو کیونکہ تمہارے رب سے بہتر
کوئی نہیں پس وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ہم پر ہماری بد قسمتی
غالب آگئی اور ہم گمراہ ہو گئے اے ہمارے رب! ہمیں اس سے نجات
دے اگر ہم دوبارہ ایسا کریں تو بیشک ظالم ہونگے حضور صلعم فرماتے
ہیں اللہ نعم انکو جواب دیگا دور ہو جاؤ اور اسی میں ذلت کے
ساقط ہو اور مجھ سے بات مت کرو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہیں اس وقت وہ ہر بھلائی سے ناامید ہو جائیں
گے چیخیں گے اور حسرت و افسوس کریں گے عبد اللہ
بن عبد الرحمن فرماتے ہیں لوگوں نے اس حدیث کو مرفوع
نہیں بیان کیا وہ فرماتے ہیں یہ حدیث اعمش سے
ہو اسطہ شمر بن عطیہ، شہر بن حوشب اور ام الدار حضرت
ابو الدار کا قول منقول ہے اور مرفوع نہیں ہے قطبہ بن
عبد العزیز، محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں -

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ
اس میں ترش رہو ہوں گے کا مطلب یہ ہے کہ آگ
ان کے چہروں کو بھون دے گی اوپر والا ہونٹ سکڑ
کر سر کے درمیان تک پہنچ جائے گا اور نیچے والا
ہونٹ لٹک کر ناف کو چھوئے گا۔ یہ حدیث حسن
صحیح غریب ہے ابو الہیثم کا نام سلیمان بن عمرو
بن عبد العتوار سی ہے یہ یتیم تھے اور ابو سعید کی
پرورش میں رہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما

سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھوپڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اگر اس جیسا سیسے کا گولہ آسمان سے زمین کی طرف پھینکا جائے اور یہ پانچ سو سال کا راستہ ہے، تو رات سے پہلے زمین تک پہنچ جائے اور اگر اسے زنجیر کے سرے سے (لٹکا کر) چھوڑا جائے تو اس کی گہرائی اور تہہ تک پہنچنے تک چالیس سال چلتا رہے۔ اس حدیث کی سند حسن صحیح ہے۔

ذنیوی آگ، جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری یہ آگ جسے انسان جلاتے ہیں جہنم کی حرارت ستراجزا میں سے ایک ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ کی قسم! یہی کافی ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو اہتر اجزاء بڑھایا گیا (اب) ہر جز کی گرمی اس کے برابر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہمام بن منبہ، وہب بن منبہ کے بھائی ہیں وہب بھی ان سے روایت کرتے ہیں۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے ہر جز کی گرمی اس کی گرمی کے برابر ہے۔ یہ حدیث ابو سعید کی روایت سے حسن غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ

أَنَا سَعِيدٌ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي السَّمْحِ عَنْ عِيسَى بْنِ هَلَالٍ الصَّدَقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْحَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنُ أَنْ رَصَاصَةً مِثْلَ هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى مِثْلِ الْجَمَجَمَةِ أُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَهِيَ مَسِيرَةٌ خَمْسَ مِائَةِ سَنَةٍ لَبِغَتْ الْأَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ أَنَّهَا أُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السَّيْلِسَةِ لَسَارَتْ أَرْجَعِينَ خَرِيفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ أَصْلَهَا أَوْ تَعْدَهَا هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ مَحِيظٌ.

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ نَارَكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءٍ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ.

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ أَنَا مَعْمَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هَذِهِ الَّتِي تُوقَدُونَ جُزْءٌ وَاحِدٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءٍ مِنْ خَرَجِهِمْ قَالُوا وَاللَّهِ إِنْ كَأَنْتَ لَكَافِيهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهَا فَخَلَّتْ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا أَكَلَهَا مِثْلُ خَرَجِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَحِيظٌ وَهَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ هُوَ أَخُو وَهَبِ بْنِ مُنَبِّهٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ وَهَبٌ.

بَابُ هُنَا

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَنَا شَيْبَانُ عَنْ فَرَّاسٍ عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ لِكُلِّ جُزْءٍ مِنْهَا حَرٌّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ.

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ الْبُعْدَادِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ شَرِيكُ

کی آگ ہزار سال بجھ کر کافی مگنی یہاں تک کہ سرد کر
ہو گئی پھر ہزار سال بجھ کر کافی مگنی یہاں تک کہ
سیاہ ہو گئی پس (اب) وہ نہایت ہی سیاہ
ہے۔

عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْقِدَا عَلَى
النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى أَحْمَرَتْ ثُمَّ أَوْقِدَا
عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى أَبْيَضَتْ ثُمَّ أَوْقِدَا عَلَيْهَا
أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ.

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ شَرِيكَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ أَوْ رَجُلٍ
آخَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَوْ يَرْفَعُهُ وَحَدَّثَ
أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا مَوْقُوفٌ أَصَحُّ وَلَا أَعْلَمُ
أَحَدًا أَوْفَعَهُ غَيْرُ يَحْيَى ابْنِ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شَرِيكَ
بِإِسْنَادٍ مَا جَاءَ أَنَّ لِلنَّارِ نَفْسَيْنِ وَمَا
ذَكَرَ مَنْ يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ
التَّوْحِيدِ

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ
الْكُوفِيُّ نَا الْمُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ
أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَتِ النَّارُ
إِلَى رَبِّهَا وَقَالَتْ أَكُلُ بَعْضِي بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا
نَفْسَيْنِ نَفْسًا فِي الشَّتَاءِ وَنَفْسًا فِي الصَّيْفِ فَأَمَّا
نَفْسُهَا فِي الشَّتَاءِ فَزَمْهَرِيرٌ وَأَمَّا نَفْسُهَا فِي الصَّيْفِ
فَسَهْمٌ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ وَالْمُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ
لَيْسَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِذَاكَ الْحَافِظِ.

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ
نَا شُعْبَةَ وَهَشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ هِشَامُ
يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ وَقَالَ شُعْبَةُ أَخْرَجُوا مِنَ النَّارِ
مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ
مَا يَزِنُ شَعِيرَةً أَخْرَجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ

سوید بن نصر نے بواسطہ عبد اللہ شریک، عاصم
اور ابو صالح (یا کوئی دوسرے راوی) حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی غیر مرفوع روایت بیان کی
اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ کی موقوف حدیث زیادہ صحیح
ہے ہمیں نہیں معلوم کہ یحییٰ بن بکیر کے علاوہ کسی دوسرے بھی اس مرفوع بیان کیا ہوا۔

دوزخ کے دو سانس اور
اہل توحید کا اس سے نکلنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم نے اپنے رب کے سامنے
شکایت کی کہ اس کے بعض نے بعض کو کھالیا اللہ تعالیٰ
نے اس کے دو سانس بنا دیئے ایک سردیوں کے لئے اور
ایک گرمیوں کے لئے سردیوں کا سانس نہایت ٹھنڈا ہے
اور گرمیوں کا سانس نہایت گرم ہے۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
کئی طرق سے مروی ہے۔ مفضل بن صالح محدثین
کے نزدیک حافظ نہیں ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہشام (راوی) نے کہا آگ سے نکالا جائیگا اور شعبہ
کی روایت میں ہے آگ سے نکالو اس شخص کو جس نے لا الہ الا اللہ
کہا اور اس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے
اسے بھی جہنم سے نکالو جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے
دل میں گندم کے دانے کے برابر ایمان ہے اسے بھی جہنم سے

نکالو جس نے لا الہ الا اللہ پڑھا اور اس کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہے۔ شعبہ نے کہا اس کو بھی جس کے دل میں جو کے برابر ایمان ہے۔ اس باب میں حضرت جابر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس شخص کو جہنم سے نکال دو جس نے ایک دن بھی مجھے یاد کیا یا کسی موقع پر بھی مجھ سے ڈرا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس شخص کو جاننا ہوں جو جہنم سے سب سے بعد نکلے گا ایک آدمی سرنبوں کے بل گھسٹتا ہوا نکلے گا اور عرض کریگا اے رب! لوگ اپنے اپنے مقام پر پہنچ گئے۔ حضور فرماتے ہیں اس سے کہا جائے گا جنت کی طرف جا اور اس میں داخل ہو۔ آپ فرماتے ہیں وہ جنت میں داخل ہونے جائے گا تو دیکھے گا کہ لوگوں نے اپنی اپنی جگہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ واپس آکر کہے گا اے رب! لوگ اپنے مقام پر قابض ہو چکے ہیں۔ اسے کہا جائیگا کیا تجھے وہ وقت یاد ہے جس میں تو غفا وہ کہے گا ہاں، (یاد ہے) کہا جائیگا کوئی تمنا کر حضور فرماتے ہیں وہ تمنا کریگا کہا جائیگا تجھے آرزو کے مطابق اور (اس کے ساتھ) دنیا کا دس گنا اور دیا جائے گا۔ وہ عرض کرے گا اے اللہ! کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو بادل شاہ ہے راوی کہتے ہیں میں نے دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے نواجذ (آخری دانت مبارک) ظاہر ہو گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس آدمی کو جاننا ہوں جو جہنم سے نکلے اور جنت میں داخل ہوئے والوں میں سب سے آخری ہوگا۔ ایک آدمی لایا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائیگا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَبْرُؤُ
بَدَّةً أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَبْرُؤُ ذَرَّةً وَقَالَ شُعْبَةُ مَا
يَبْرُؤُ ذَرَّةً مُخَفَّفَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعِمْرَانَ
بْنِ حُصَيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ
مُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ
بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَقُولُ اللَّهُ أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي
يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔
۲۹۰۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَخْرَاجَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا رَجُلٌ
يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ أَخَذَ النَّاسُ
الْمَنَازِلَ قَالَ فَيَقَالُ لَهُ انْطَلِقْ إِلَى الْجَنَّةِ فَادْخُلِ
الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ
أَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ أَخَذَ
النَّاسُ الْمَنَازِلَ قَالَ فَيَقَالُ لَهُ أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ
الَّذِي كُنْتَ فِيهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقَالُ لَهُ تَمَنَّ
قَالَ فَيَتَمَنَّى فَيَقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ الَّذِي تَمَنَيْتَ
وَعَشْرَةَ أَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُولُ أَتَسْحَرُنِي
وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ مَا آيَتْ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَجِجَةً حَتَّى بَدَأَتْ
تَوَاجِدُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ
أَخْرَاجَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْ النَّارِ وَأَخْرَاجَ أَهْلِ

اس کے صغیر گناہوں کے متعلق پوچھو اور بڑے گناہوں کو چھپا دو اس سے کہا جائیگا تو نے فلاں فلاں دن یہ عمل کیا“ حضور فرماتے ہیں پھر کہا جائے گا آج تیرے لئے ہر برائی کے بدلے نیکی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ عرض گا اے رب! اس کے علاوہ بھی میں نے بہت سے عمل کئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں میں نے دیکھا اس بات پر حضور ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے آخری دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔

الْجَنَّةِ دَخُولًا الْجَنَّةِ يُوتَى بِدَجَلٍ فَيَقُولُ سَلُوا عَن صَغَائِدِ نَوْبِهِ وَاجْتُمُوا كِبَارَهَا فَيُقَالُ لَهُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فِي يَوْمٍ كَذَا وَكَذَا قَال فَيُقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً قَالَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَقَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ مَا أَرَاهَا هُتَنًا قَال فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْحَكُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ مَّحِيحٌ۔

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُوَيْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْذِبُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ النَّوْجِ فِي النَّارِ حَتَّى يَكُونُوا فِيهَا حُمَمًا تُشَرُّ تُدْرِكُهُمُ الرَّحْمَةُ فَيُخْرِجُونَ وَيُطْرَحُونَ عَلَى أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قَال فَيُشْرُ عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْمَاءَ فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْغُثَاءُ فِي حِمَا لِي السَّيْلِ ثُمَّ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ مَّحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ اہل توحید کو جہنم میں عذاب ہو گا یہاں تک کہ وہ کوئلہ ہو جائیں گے پھر ان پر رحم کیا جائے گا اور انہیں نکال کر جنت کے دروازے پر ڈالا جائے گا حضور فرماتے ہیں جنتی ان پر پانی چھڑکیں گے پس وہ اس طرح کھلیں گے جس طرح ندی نالوں کی مٹی میں درخت اُگتے ہیں۔ پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ شَيْبٍ نَاعِدُ الدَّرَاقِ نَاعِمٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنَ الْإِيمَانِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَمَنْ شَكَّ فَلْيَقْرَأْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَّحِيحٌ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو گا جہنم سے نکالا جائے گا۔ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں جسے شک ہو وہ یہ حدیث پڑھے (ترجمہ) ”اللہ تعالیٰ ذرہ بھی ظلم نہیں فرماتا“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَّ ابْنَ الْمُبَارَكِ أَنَا رِشْدِيْنَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّجُلُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم میں داخل ہونے والوں میں سے دو آدمی زور سے چلانے لگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان دونوں کو نکالو جب نکالے گئے تو پوچھا تمہاری چیخ و پکار کیوں بلند ہوئی؟ کہنے لگے ہم نے یہ اس لئے

تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَخْرِجُوهُمَا فَلَمَّا أَخْرِجَا قَالَ لَهُمَا لَا تَقِي شَيْءًا أَشْتَدَّ حَيْثُ كُنتُمَا قَالَا فَعَدْنَا ذَلِكَ لِنَرْحِمَنَّ قَالَ رَحِمَتِي كُنتُمَا أَنْ تَنْطَلِقَا فَتَلْقِيَا أَنْفُسَكُمَا جَبْتُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيَنْطَلِقَانِ فَيَلْقِيَا أَحَدُهُمَا نَفْسَهُ فَيَجْعَلُهَا عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا وَيَقُومُ الْآخَرُ فَلَا يَلْقِي نَفْسَهُ فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَا مَنَعَكَ أَنْ تُلْقِي نَفْسَكَ كَمَا أَلْقَى صَاحِبُكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ إِنِّي لَا رَجُوانَ وَلَا تَبِيدُ فِي فِيهَا بَعْدَ مَا أَخْرَجْتَنِي فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَكَ رَجَاءُكَ فَيَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ جَمِيعًا بِرَحْمَةِ اللَّهِ اسْتَأْذَنَ هَذَا الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ لِأَنَّهُ عَنْ رِشْدِ بْنِ سَعْدٍ وَرِشْدِ بْنِ سَعْدٍ هُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ عَنْ ابْنِ الْأَعْمَرِ وَهُوَ الْاَفْرِيقِيُّ وَالْاَفْرِيقِيُّ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْخَطَّارِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيُخْرِجَنَّ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِي يُسَمُّونَ الْجَهَنَّمِيِّينَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ مَحَبَّةً وَالْبُورِجَاءُ الْخَطَّارِيُّ اسْمُهُ عِمْرَانُ ابْنُ تَيْبٍ وَيُقَالُ ابْنُ مَلْحَانَ.

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ

کیا تاکہ تو ہم پر رحم فرمائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری رحمت تمہارے لئے ہے تم دونوں وہاں ہی جہنم میں جاؤ جہاں لطفے وہ دونوں جائیں گے ایک اپنے آپ کو جہنم میں ڈال دیا اللہ تعالیٰ اس جہنم کو سرد اور سلامتی بنا دے گا دوسرا کھڑا رہے گا اور اپنے آپ کو جہنم میں نہیں ڈالے گا اللہ تم اس سے فرمائے گا تجھے کس چیز نے روکا کہ تو بھی اپنے آپ کو اسی طرح ڈالتا جس طرح تیرے ساتھی نے ڈالا وہ عرض کر دیا اے رب! مجھے امید ہے کہ تو نکالنے کے بعد دوبارہ نہیں لوٹائے گا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تیرے لئے تیری امید (کا پھل) ہے پس دونوں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں ہوں گے۔ اس حدیث کی سند ضعیف ہے کیونکہ یہ رشید بن سعد سے مروی ہے اور رشید بن سعد محدثین کے نزدیک ضعیف ہے رشید بن ابن النعم افریق سے روایت کرتا ہے اور وہ بھی علماء حدیث کے نزدیک ضعیف ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے بعض لوگ جو جہنمی کہلاتے ہوں گے، میری شفاعت سے نجات پائیں گے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ابورجاء عطاردی کا نام عمران بن تیم ہے اسے ابن ملحان بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت ابوسریرہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جہنم کی مثل کوئی چیز نہیں دیکھی کہ اس سے بھاگنے والا سو رہا ہو اور جنت کی طرح کی ہوئی چیز نہیں دیکھی کہ اس کا طالب سو رہا ہو (یعنی جہنم سے بچنے اور جنت کے حصول کے لئے جاگنا اور اطاعت الہی میں)

وہ شفاعت برحق ہے ملت اسلامیہ کا یہی عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ کے محبوب و برگزیدہ بندے اس کی اجازت سے شفاعت فرمائیں گے شفاعت کی مکمل تحقیق و تفصیل کے لئے شفاعت کی حقیقت مصنفہ استاذ العلماء حضرت مولانا محمد الدین جماعتی دامت برکاتہم اور محققین الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ مولفہ علامہ فاضل حق غیر آبادی مطبوعہ مکتبہ قادریہ لاہور کا مطالعہ کیجئے (مترجم)

وقت گزارنا چاہیے جبکہ لوگ غفلت اختیار کرتے ہیں مترجم (ام) نزدی فرماتے ہیں اس حدیث کو ہم کچھ بن عبید اللہ کی روایت سے پہچانتے ہیں وروہ محدثین جہنم میں عورتوں کی کثرت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانکا تو اس میں غریبوں کو زیادہ دیکھا اور جہنم میں جھانکا تو عورتوں کو زیادہ پایا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو عورتوں کو زیادہ پایا اور جنت میں جھانکا تو زیادہ جنتی غریب لوگ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عوف نے متعدد واسطوں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیلئے دو نوں سندوں میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا ہے، ابو رجاء نے دونوں سے سنا ہو عوف کے علاوہ بھی کچھ لوگوں نے یہ حدیث ابو رجاء کے واسطے سے عمران بن حصین سے روایت کی ہے۔

کمتر بن عذاب

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں میں سے سب سے کم عذاب والا شخص وہ ہوگا جس کے پاؤں کے نیچے آگ کے دوانگارے ہوں گے جن سے دماغ کھولتا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، عباس بن عبدالمطلب اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ جنتی اور جہنمی

طَلَبَهَا هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ تَكَلَّمَ فِيهِ شُعْبَةُ بَابٌ مَا جَاءَ إِنْ أَكْثَرَ أَهْلُ النَّارِ النِّسَاءُ ۴۹۷. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْخَطَارُ دِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ.

۴۹۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَحُمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ قَالُوا نا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْخَطَارُ دِي عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ وَاطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ هَكَذَا يَقُولُ عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَ يَقُولُ أَيُّوبُ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ كَلَّا إِلَّا سَنَادُهُمْ لَيْسَ فِيهِمَا مَقَالٌ وَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ أَبُو رَجَاءٍ سَمِعَ مِنْهُمَا جَمِيعًا وَقَدْ رَوَى غَيْرُ عَوْفٍ أَيْضًا هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ.

باب ۱۹۷

۴۹۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نا وَ هُبُّ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَّ أَهْلَ النَّارِ عَذَابُ رَجُلٍ فِي أَحْمَصَ قَدَامَيْهِ جَهَنَّمَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دَمَاغُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ وَ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ أَبِي سَعِيدٍ.

باب ۱۹۸

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ لوگوں سے کیسے جنگ کریں گے جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس وقت تک لوگوں سے لڑنے کا حکم ہے جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہہ دیں جس نے یہ کلمہ پڑھ لیا اس کا مال اور نفس مجھ سے محفوظ ہو گیا سوائے حقوق اسلام کے اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں ہر اس آدمی سے لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں تفریق کرے یا بیشک زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کا حق ہے اللہ کی قسم! اگر مجھ سے ایک رسی بھی روکیں گے جو حضور کے زمانے میں دیتے رہے تو اس رکاوٹ پر میں ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں قسم بخدا! میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ لڑائی کے لئے کھول دیا ہے۔ میں نے جان لیا کہ یہی حق ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی طرح شعیب بن ابی حمزہ نے بواسطہ زہری اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے عمران قطان نے یہ حدیث بواسطہ معمر زہری اور حضرت انس بن مالک، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ یہ غلط ہے۔ عمران کی اس روایت میں ہے جو معمر سے لی ہے مخالفت کی گئی ہے۔

کلمہ طیبہ اور نماز پڑھنے والوں سے جہاد۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیں، ہمارے قبلہ کی طرف رخ کریں، ہمارا ذبیحہ کھائیں اور ہماری نماز پڑھیں۔ جب یہ کام کریں تو ہم پر ان کے خون اور مال حرام ہیں البتہ اسلام کا حق باقی ہے ان کے حقوق

تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ كَفَرَمَنْ كَفَرَمِنْ الْأَعْرَبِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقْرُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصِمَ مِمَّنْ مَالُهُ وَنَفْسُهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا قَاتِلَ مَنْ فَدَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ النَّاسِ وَاللَّهُ نَوَّعَ مَنَعُوْنِي عَقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَاتِلِهِمْ عَلَى مَنْعِهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَى عِمْرَانُ الْقَطَّانُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ حَدِيثٌ خَطَأٌ وَقَدْ حُوِّلَ عِمْرَانُ فِي رَوَايَتِهِ عَنْ مَعْمَرٍ بِأَنَّهُ مَا جَاءَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقْرُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّايْفِيُّ نَابِئُ الْمُبَارَكِ نَحْوِيَّةَ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنْ يَسْتَعْبِلُوا قَبْلَتَنَا وَبِأَكْوَازٍ يَحْتَنُوا أَنْ يُصَلُّوا صَلَاتَنَا فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ حَرِّمَتْ

و فرائض وہی ہوں گے جو مسلمانوں کے ہیں اس باب میں حضرت معاذ بن جبل اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے یحییٰ بن یوسف بواسطہ حمید حضرت انس سے اس کے ہم معنی روایت کیا ہے۔

اسلام کی پانچ بنیادیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے اس بات کی گواہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور خانہ کعبہ کالج کرنا، اس باب میں حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متعدد طریقوں سے اس کے ہم معنی مرفوعاً مروی ہے۔ سعیر بن خمس، محمد بن کے نزدیک ثقہ ہیں۔

ابو کریم نے بواسطہ وکیع حنظلہ بن ابی سفیان جمعی اور عکرمہ بن خالد خردی، حضرت ابن عمر سے اس کے معنی مرفوع حدیث نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ایمان اور اسلام بزبان جریرؓ

یحییٰ بن یعر سے روایت ہے ثقہ یحییٰ بن یعر سے پہلے کلام کرے والا شخص معبد جہنی ہے اس نے کہا میں اور حمید بن عبد الرحمن حمیری مدینہ طیبہ گئے اور کہا کیا اچھا ہو کہ ہم کسی صحابی سے ملاقات کر کے اس مسئلے کے بارے میں پوچھیں جو اس قوم نے پیدا کر رکھا ہے چنانچہ ہم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی آپ مسجد کے باہر تھے میں اور میرے ساتھی نے آپ کو گھیر لیا میں نے کہا اے عبد الرحمن کے باپ! بعض لوگ قرآن پڑھتے ہیں اور علم بھی تلاش کرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ تقدیر کوئی چیز نہیں اور حکم بروقت ہوتا ہے حضرت ابن عمرؓ

عَلَيْنَا دِمَاءُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَابْنِ مَرْيَدَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ حَمِيدٍ

باب ماجاء بئنی الاسلام علی خمس

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُسَيْنِ التَّمِيمِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَحُجُّ الْبَيْتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا وَسَعِيدُ بْنُ الْحُسَيْنِ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاوَكِيْعٌ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ الْجَمْعِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ أَخْبَرُونِي عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ فِي وَصْفِ جَبْرِئِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ وَالْإِسْلَامُ

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ

الْحُذَارِيُّ نَاوَكِيْعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْنَرٍ قَالَ أَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدْرِ مَعْبُدُ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَحَمِيدُ ابْنِ عَمْرِو الرَّحْمَنِ الْحَمِيرِيُّ حَتَّى آتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ فَقُلْنَا لَوْلَقَيْنَا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا أَحْدَثَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ فَلَقِينَاهُ يُعْنَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَهُوَ خَارِجٌ

مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ خَاكْتَ نَفْسَهُ اَنَا وَصَاحِبِي فَقُلْتُ
 يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ اِنَّ قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ
 يَتَّقِرُونَ الْعِلْمَ وَيَزْعُمُونَ اَنْ لَا قَدَرًا وَانَّ
 الْأَمْرَ اِنْفٍ قَالَ فَاِذَا لَقِيتَ أُولَئِكَ فَاجِبْهُمْ
 اِنِّي مِنْهُمْ بَرِيٌّ وَارْهَمْ مَنِي بَرَاءً وَالَّذِي يَحْلِفُ
 بِهِ عَبْدُ اللَّهِ اَنْ اِنَّ أَحَدَهُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ أَحَدٍ
 ذَهَبًا مَا قَبِلَ ذَلِكَ مِنْهُ حَتَّى يُوْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ
 وَشَرِّهِ قَالَ ثُمَّ اَنْشَأَ يُحَدِّثُ فَقَالَ قَالَ
 عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ
 شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ
 وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى أَقَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْزَقَ رُكْبَتَهُ بِرُكْبَتِي ثُمَّ قَالَ
 يَا مُحَمَّدُ مَا الْإِيمَانُ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَ
 هَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدَرِ
 خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ فَمَا الْإِسْلَامُ قَالَ شَهَادَةُ
 اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَانَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 وَاقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَحَجَّ الْبَيْتِ
 وَصَوْمَ رَمَضَانَ قَالَ فَمَا الْإِحْسَانُ قَالَ اَنْ
 تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ
 يَرَاكَ قَالَ فِي كُلِّ ذَلِكَ يَقُولُ لَمْ يَصِدِّقْ
 قَالَ فَتَجِبْنَا مِنْهُ بَسًا لَمْ وَيَصِدِّقْهُ قَالَ فَمَتَى
 السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمُسْتَوَلُّ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ
 قَالَ فَمَا أَمْرُهَا قَالَ اَنْ تَذِلَّ الْأَمَّةُ رَبَّتَهَا
 وَانْ تَرَى الْحَفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَمَةَ رِعَاءَ الشَّيْءِ
 يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبَنِيَانِ قَالَ عُمَرُ فَلْيَقْبِلْنِي النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ فَقَالَ عُمَرُ
 هَلْ تَدْرِي مِنَ السَّائِلِ ذَاكَ جَبْرِئِيلُ اَنَا كُورُ
 يُعَلِّمُكُمْ أَمْرًا دِينِكُمْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

نے فرمایا ان سے ملاقات ہو تو کہہ دینا کہ میں ان سے بیزار ہوں
 اور ان کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ عبد اللہ بن عمر جس بات کی قسم
 اٹھاتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر وہ لوگ اُحد پہاڑ جتنا سونا بھی خرچ
 کریں تو جب تک تقدیر کے خیر و شر پر ایمان نہ لائیں قبول نہ
 ہوگا پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان
 فرمائی کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم
 بارگاہ رسالت میں حاضر تھے کہ ایک نہایت سفید کپڑوں اور
 بہت زیادہ سیاہ بالوں والا ایک شخص ایسا نواس پر سفر کی کوئی
 علامت تھی اور نہ ہی ہم اسے جانتے تھے جب وہ حضور صلعم کے
 پاس آیا تو آپ کے زانوؤں سے زانو ملا کر بیٹھ گیا پھر کہا اے محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ، اس کے
 فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، آخرت کے دن اور ہر
 خیر و شر کے مقدمہ ہونے کی تصدیق کرنا، پوچھا اسلام کیا ہے؟
 حضور صلعم نے فرمایا گوواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں
 اور بیشک حضرت محمد اس کے (خاص) بندے اور رسول ہیں
 نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، بیت اللہ شریف کا حج کرنا اور رمضان
 کے روزے رکھنا، اس (آنے والے) نے پوچھا احسان کیا ہے؟
 آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا گو یا کہ تو اسے
 دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہ بھی دیکھتا ہو وہ تو تجھے دیکھ رہا
 ہے، راوی کہتے ہیں ہر بات میں اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا
 حضرت عمر فرماتے ہیں ہمیں اس سے تعجب ہوا کہ خود سوال کرتا ہے
 اور خود ہی تصدیق کرتا ہے پھر اس نے پوچھا قیامت کب ہوگی؟
 حضور صلعم نے فرمایا جس سے پوچھا گیا وہ (اس باسے میں) سائل
 سے زیادہ نہیں جانتا، اس نے سوال کیا قیامت کی نشانیاں
 کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا لونڈی اپنے مالک کو جنے گی، سننے پاؤں
 اور ننگے جم والے غریبوں در بکریاں چرانے والوں کو عمارتوں کے
 باسے میں ایک دوسرے پر فخر کرتے دیکھو گے حضرت عمر فرماتے ہیں
 تین دن بعد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہوئی تو
 آپ نے فرمایا اے عمر! کیا تجھے معلوم ہے سائل کون تھا؟ وہ

جبریلؑ کھٹے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے، احمد بن محمد نے بواسطہ ابن مبارک اور کہمس بن حسن اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث بیان کی اس باب میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ انس بن مالک اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں یہ حدیث صحیح حسن ہے۔ متعدد طریقوں سے اس کے ہم معنی مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے (بلا واسطہ حضرت عمرؓ) بھی مرفوعاً مروی ہے لیکن صحیح روایت وہ ہے جس میں حضرت عمرؓ کا واسطہ ہے۔

فرائض کی ایمان کی طرف نسبت۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبد قیس کا ایک وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ہم ربیعہ کا ایک قبیلہ ہیں اور (مضر قبیلہ کے راستے میں ہونے کی وجہ سے) حرام مہینوں کے سوا آپ کے پاس نہیں آسکتے پس آپ ہمیں ایسی بات کا حکم فرمائیں جسے ہم سیکھ لیں۔ اور اپنے پیچھے والوں کو بھی اس کی طرف بلائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں، اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ پھر اس کی تفصیل بیان فرمادی، اللہ تعالیٰ کی توحید اور میری رسالت کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور مال غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرنا قتیبہ نے بواسطہ حماد بن زید اور ابو جمرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل مرفوع حدیث نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو جمرہ ضبعی کا نام نصر بن عمران ہے۔ شعبہ نے بھی ابو جمرہ سے روایت کی اور اس میں یہ اضافہ ہے کیا تم جانتے ہو ایمان کیا ہے۔ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں

فَاَبْنُ الْمُبَارَكِ نَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مَعَادُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ كَهْمَسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَانَسِ بْنِ مَالِكٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ نَحْوًا هَذَا وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْبَحَ هُوَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب مَا جَاءَ فِي إِضَافَةِ الْفَرَائِضِ إِلَى الْإِيمَانِ

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَيْرٍ عَنْ أَبِي جُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا هَذَا الَّذِي مِنْ رِبْعَةٍ وَكُنَّا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمَرَّتْ بِشَيْءٍ نَاخِذَةً عَنْكَ وَنَدَّ عَوَائِيَهُ مَنْ وَرَاءَنَا فَقَالَ أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعِ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ ثُمَّ فَشَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَأَقَامُ الصَّلَاةَ وَأَيْتَاءُ الزَّكَاةَ وَأَنْ تُؤَدُّوا حُمْسَ مَا عَمِلْتُمْ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو جُمَيْرٍ الضَّبْعِيُّ اسْمُهُ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جُمَيْرٍ أَيْضًا وَنَزَادَ فِيهِ أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَكَرَّ الْحَدِيثَ

فت۔ اس حدیث میں حضور صلعم کے علم کی نفی نہیں ورنہ فرمایا جانا میں نہیں جانتا بلکہ علم کی زیادتی کی نفی ہے، یعنی اسکا مجھے تم سے زیادہ علم نہیں مقصد یہ ہے کہ لے جبرئیل یہاں لوگوں کا مجمع ہے اور قیامت کا علم اسرا الہیہ میں سے ہے یہ لازم ہے کیوں فاش کرتے ہو حتیٰ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو قیامت کا بھی علم دیا تغیر صادی وغیرہ میں (یوہی ہے) مزاح شرح مشکوٰۃ ج اول ص ۲ مصنف حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی گجراتی رحمہ اللہ (مترجم)

اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں الخ امام ترندی فرماتے ہیں میں نے قتیبہ بن سعید سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے ان چار فقہاء کرام جیسا کسی کو نہیں دیکھا مالک بن انس، لیث بن سعد، عباد بن عباد مہلبی اور عبد الوہاب ثقفی رحمہم اللہ۔ قتیبہ فرماتے ہیں ہم پسند کرتے تھے کہ حضرت عباد بن عباد سے ہر روز دو حدیثیں لے کر واپس ہوں۔ عباد بن عباد، مہلب بن ابی صفرة کی اولاد سے ہیں۔

کامل ایمان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں اور وہ اپنے گھر والوں سے نرمی سے پیش آتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے حضرت عائشہ سے ابو قلابہ کا سماع ہمیں معلوم نہیں۔ ابو قلابہ نے حضرت عائشہ کے دودھ بھائی عبداللہ بن یزید کے واسطے سے حضرت عائشہ سے اس حدیث کے علاوہ روایات نقل کی ہیں۔ ابو قلابہ کا نام عبداللہ بن زید جرجی ہے۔ ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، ایوب سختیانی کا قول ہم سے بیان کیا کہ انہوں نے ابو قلابہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا اللہ کی قسم وہ عقل و سمجھ والے فقہاء ہیں سے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا اور وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا اے عورتو! صدقہ کیا کرو، بیشک تم میں سے زیادہ جہنمی ہیں ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں؟ آپ نے فرمایا تم کثرت سے لعن طعن کرتی ہو یعنی خاوندوں کی نافرمانی کرتی ہو، اور فرمایا میں نے تم سے زیادہ کم عقل اور کم دین والی عورتوں کو جو بڑے بڑے

سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَؤُلَاءِ الْفُقَهَاءِ الْأَشْرَافِ الْأَرْبَعَةِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَاللَيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبَادِ بْنِ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيِّ وَعَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ قَالَتْ قُتَيْبَةُ وَكُنَّا نَرْضَى أَنْ نَرْجِعَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عِنْدَ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ بِحَدِيثَيْنِ وَعَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ هُوَ مِنْ وَلَدِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي مُقَرَّةٍ۔

باب مَا جَاءَ فِي اسْتِكْمَالِ الْإِيمَانِ وَنُقُصَائِهِ

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ الْبَغْدَادِيُّ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ نَا خَالِدُ الْحَدَّادُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا وَالْطَّهْرُ بِأَهْلِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَذَا أَحَادِيثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ لِأَبِي قَلَابَةَ سَمَاعًا مِنْ عَائِشَةَ وَقَدْ رَوَى أَبُو قَلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَحِيمٌ لِعَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَأَبُو قَلَابَةَ إِسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ الْجَدْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سُبَّانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ذَكَرَ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ أَبَا قَلَابَةَ فَقَالَ كَانَ وَاللَّهِ مِنَ الْفُقَهَاءِ ذَوِي الْأَلْبَابِ۔

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هُدَيْرُ بْنُ مَسْعَرٍ الْأَزْدِيُّ التَّمِيمِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَّظَهُمْ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ نِسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّكُمْ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَتْ إِمْرَأَةٌ مِنْهُمْ وَلَوْ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ

عقل مندوں اور مدبروں کی عقل پر غالب ہو جاتی ہیں نہیں دیکھا ایک عورت نے پوچھا ہماری عقل اور دین میں کیا کمی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی شہادت کے برابر ہے اور تمہارے دین کا نقص جیسا ہے کہ عورت تین تین چار چاروں نماز کے بغیر رہتی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کے ستر سے کچھ زادہ دروازے ہیں ان میں سے سب سے ادنیٰ تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا ہے اور سب سے بلند دروازہ کلمہ طیبہ پڑھنا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سہیل بن ابی صالح نے بواسطہ عبد اللہ بن دینار اور ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے، عمارہ بن غزیہ نے یہ حدیث بواسطہ ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کے چوتھ گھڑے دروازے ہیں ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے بواسطہ بکر بن مضر، عمارہ بن غزیہ اور ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً بیان کی۔

حیاء ایمان کا حصہ ہے

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے اور وہ اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا آپ نے فرمایا حیاء ایمان سے ہے، احمد بن منیع نے اپنی روایت میں کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا وہ اپنے بھائی کو حیاء کے بارے

لکثرة لعینک یحییٰ وکفرک العشیر قال وما رأیت من ناقصات عقل و دین غلب لذوی الأبواب وذوی الدرای منک کتألت امرأة منهن وما نقصان عقلها و دینها قال شهادة امرأتین منک بشهادة رجل و نقصان دینک الحيضة ختمت لحد اکنت الثلاث و الأربع لا تصلي و فی الباب عن ابی سعید ابی عمر هذا حدیث حسن صحیح۔

۵۱۰۔ حدثنا أبو کریب نا وکیع عن سفيان عن سہیل بن ابی صلیح عن عبد اللہ بن دینار عن ابی صلیح عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمان یضع و یسعون بابا فادناها امانة الذی عین الطریق و ارفعها قول لا اله الا الله هذا حدیث حسن صحیح و هكذا روی سہیل بن ابی صلیح عن عبد اللہ بن دینار عن ابی صلیح عن ابی ہریرة و روی عمارة بن غزیة هذا الحدیث عن ابی صلیح عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الایمان اربعة و ستون بابا حدثننا بذلك قتیبة نا بکر بن مضر عن عمارة بن غزیة عن ابی صلیح عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

بادی ما جاء الحیاء من الایمان

۵۱۱۔ حدثنا ابن ابی عمرو و احمد بن منیع المعنی و احمد قالانا سفيان بن عیینة عن الذہری عن سالیح عن أمیة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرّ برجل و هو یحيط اخاه فی الحیاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء من الایمان قال احمد بن منیع

میں نصیحت کر رہا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
بھی روایت منقول ہے۔

تعظیم نماز

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں میں ایک سفر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
تھا ایک روز چلتے چلتے میں آپ کے قریب ہو گیا اور عرض کیا
یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل
کرے اور جہنم سے دور رکھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تو نے مجھ سے ایک بہت بڑی بات کا سوال کیا البتہ جس
کے لئے اللہ تعالیٰ آسان فرمادے اس کے لئے آسان
ہے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو نہریک
نہ ٹھہرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو
اور بیت اللہ شریف کا حج کرو پھر فرمایا کیا میں تمہیں نیکی کے دروازے
نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے۔ صدقہ گناہوں کو بھگا (مٹا) دیتا ہے
جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے اور رات کے درمیان نماز پڑھنا
پھر آپ نے آیت پڑھی (ترجمہ) انکے پہلو بستروں سے الگ رہتے
ہیں اور اپنے رب کو خوف اور امید سے پکالتے ہیں، یعملون تک
یہ آیت پڑھ کر آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں تمام امور کا سرور استون اور
کوہان کی بلندی نہ بتا دوں؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ
بتائیے، نبی اکرم نے فرمایا تمام اعمال کا سرور الاسلام ہے استون نماز
ہے اور کوہان کی بلندی جہاد ہے۔ پھر فرمایا کیا تمہیں وہ چیز نہ
بتاؤں جس سے ان سب کا استحکام (وابستہ) ہے؟ میں نے عرض کیا
ہاں کیوں نہیں ضرور بتائیے یا رسول اللہ! راوی فرماتے ہیں نبی کریمؐ نے
زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا اسے روک رکھو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!
کیا گفتگو کے بارے میں بھی ہمارا مواخذہ ہوگا؟ نبی کریمؐ نے فرمایا
اے معاذ! تجھے تیری ماں روئے، لوگوں کو جہنم میں منہ کے بل
گھٹنوں کے بل گرانے والی زبان کی کافی ہوتی (گفتگو) کے سوا
اور کیا ہے؟ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فِي حَدِيثِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَمِعَ رَجُلًا يَخْطُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

باب مَا جَاءَ فِي حُرْمَةِ الصَّلَاةِ

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاعِدًا اللَّهُ بَنُ
مُعَاذٍ الصَّنَعَانِي عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي
الْجَوْدِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ
كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ
فَاصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيرُ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ
وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ
عَظِيمٍ وَأَنْتَ لَيْسَ بِكَ عَلَى مَنْ يَسْرُهُ اللَّهُ عَلَيْهِ
تَعَالَى اللَّهُ وَلَا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ
وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ
تَقُولُ إِلَّا ذَلِكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ الْقَوْمُ
جَنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ
النَّارَ وَصَلَاةُ الدَّجْلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ قَالَ
ثُمَّ تَلَا تَجَانِي جُنُوبَهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ
رَبَّهُمْ حَتَّى يَلْتَمِسُوا يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ
يَدْعُونَ الْأَمْرَ كُلَّهُ وَعَمُودِهِمْ وَذَرَوْهُ سَنَامِهِ
قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ
وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ وَذَرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ
ثُمَّ قَالَ إِلَّا أَخْبِرُكَ بِمَلَاكٍ ذَلِكَ كُلُّهُ قُلْتُ
بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَاتَّخَذَ بِلِسَانِهِ قَالَ
كُفْتُ عَلَيْهِ هَذَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَإِنَّا لَمُؤْخَذُونَ
بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ فَقَالَ تَكَلَّمْتُكَ أَمَّا يَا مُعَاذُ
هَلْ يَكُتُّ النَّاسُ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِِهِمْ أَوْ
عَلَى مَنَاحِرِهِمْ إِلَّا حَصَا يَدُكَ أَلَيْسَتْ هِيَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی آدمی کو بار بار مسجد میں آتے جاتے دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو، بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو وہی لوگ آباد رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں، یہ حدیث حسن غریب

تَرْکِ نَمَازِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفر اور ایمان کے درمیان، فرق نماز کا چھوڑنا ہے۔

ہناد نے بواسطہ اسباط بن محمد اعمش سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی آپ نے فرمایا بندہ (مسلم) اور مشرک یا (قریباً) کفر کے درمیان امتیاز، نماز کا ترک کرنا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوسعیان کا نام طلحہ بن تافع ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کا ترک کرنا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو زبیر کا نام محمد بن مسلم بن قدس ہے۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان عہد نماز ہی ہے جس نے اسے چھوڑا اس نے کفر کیا (انکار کے ساتھ ترک کفر ہے محض ترک کفر نہیں۔ مترجم) اس باب میں حضرت

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجِ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِنَّمَا يَعْزِمُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَاقْتَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ الْآيَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ۔

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ وَأَبُو مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ تَرْكُ الصَّلَاةِ۔

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ اسْبَاطٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ أَوْ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو سَفْيَانَ اسْمُهُ طَلْحَةُ بْنُ تَافِعٍ۔

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي كَيْسٍ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الزُّبَيْرِ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ نَدَارٍ۔

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حَدِيثٍ وَابْنُ عُسْفٍ عَنْ عِيسَى قَالَ قَالَ الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِيِّ بْنِ وَقْدِاحٍ وَتَنَا أَبُو عُمَارٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِيِّ بْنِ وَقْدِاحٍ عَنْ أَبِيهِ وَتَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ الشَّقِيقِيُّ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَيْبَةَ عَنِ الْحُسَيْنِيِّ بْنِ وَقْدِاحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ

انس اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا
فَقَدْ كَفَرُوا فِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ -

حضرت عبداللہ بن شقیق عقیلی فرماتے ہیں،
صحابہ کرام، نماز کے سوا کسی دوسرے عمل کے
تذکرہ کو کفر نہیں جانتے تھے۔

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ شَرْبُورٍ الْكُفَّيْطِيُّ عَنْ
الْجُدَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ
كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ
شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرَكَهُ كُفْرًا غَيْرَ الصَّلَاةِ -

باب ۲۰۸

ایمان کی لذت

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس
شخص نے ایمان کا مزہ چکھا جو اللہ تعالیٰ کے پروردگار
ہونے اسلام کے دین ہونے اور نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی نبوت پر راضی ہوا۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ شَرْبُورٍ عَنْ أَبِي الْهَادِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَامِرِ
بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ
سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
ذَاقْ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ
دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں ایسی ہیں جس
میں پانی بجائیں اس نے ایمان کا مزہ حاصل کر لیا، جسے
اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمام چیزوں سے زیادہ محبوب
ہوں کسی سے محض اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لئے محبت
کی جائے اور کفر میں دوبارہ لوٹنا ناپسند ہو اس کے
بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے نجات دی جیسا
کہ اسے آگ میں پھینکا جانا پسند ہے۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے حضرت قتادہ نے بھی اسے بواسطہ حضرت
انس بن مالک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔
زنا کے وقت ایمان کامل نہیں ہوتا۔

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
الشَّعْفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ مِنْ طَعْمِ الْإِيمَانِ
مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا
وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْ يَكْرَهُ
أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ
كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يَقْدَرَ فِي النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

باب ۲۰۹ لَا يَزْنِي الذَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زانی (کامل) ایمان
کی حالت میں زنا نہیں کرتا اور زانیہ (کامل) ایمان کی

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نا عُبَيْدَةَ بْنُ
حُمَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا يَذْنِي الذَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ وَ
هُوَ مُؤْمِنٌ وَلَكِنَّ التَّوْبَةَ مَعْدُودَةٌ وَفِي الْبَابِ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى
حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ
هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ
مِنْهُ الْإِيمَانُ نَكَانَ فَوْقَ رَأْسِهِ كَأَنَّ ظِلَّةً فَإِذَا
خَرَجَ مِنْ ذَلِكَ الْعَمَلِ عَادَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ وَرَوَى
عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا
خُذُوجَ عَنِ الْإِيمَانِ إِلَى الْإِسْلَامِ وَقَدْ رَوَى مِنْ
غَيْرِ وَجْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
قَالَ فِي الزِّنَا وَالْمَشْرِقَةِ مَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ
شَيْئًا فَاقْبِعْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَهُوَ كَفَّارَةٌ ذَنْبِهِ وَ
مَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَدْرَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ
فَهُوَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى إِنْ شَاءَ عَذَابُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ رَوَى ذَلِكَ عَلَى بُنِّ أَبِي طَالِبٍ
وَعِبَادَةُ بُنِّ الصَّامِتِ وَخَزِيمَةَ بُنِّ ثَابِتٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ دَنَا
أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمْدَانِي أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ
مُحَمَّدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
۲ الْهَمْدَانِي عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ عَنْ عِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصَابَ
حَدًّا فَجَحَلَ عَقُوبَتَهُ فِي الدُّنْيَا فَاتَّكَفَلَ
مَنْ أَنْ يُثْبِتَ عَلَى عَبْدِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الْآخِرَةِ
وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسَدْرَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَخَفَاعَتُهُ
فَاللَّهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهَذَا اقْوُلُ أَهْلُ
الْعِلْمِ لَا تُحْكَمُ أَحَدًا كَقَدْرٍ أَحَدًا بِالزِّنَا وَ

حالت میں چوری نہیں کرتا لیکن تو بہ پیش کی جانے والی
چیز ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، عائشہ، عبد اللہ
بن ابی اوفی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں،
حدیث ابی ہریرہ اس طریق سے حسن غریب ہے، حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے
فرمایا، جب کوئی شخص نہ نکرتا ہے ایمان نکل کہ اس کے
سر پر سیٹھان کی طرح کھڑا ہو جاتا ہے جب وہ اس حرکت
سے فارغ ہوتا ہے ایمان لوٹ آتا ہے۔ ابو جعفر محمد بن
علی فرماتے ہیں وہ اس وقت ایمان سے نکل کر اسلام کی
طرف آجاتا ہے۔ متعدد طرق سے نبی اکرمؐ سے مروی ہے
کہ آپؐ نے زنا اور چوری کے بارے میں فرمایا جو آدمی ان میں
سے کسی کا ارتکاب کرے پھر اس پر حد قائم کی جائے تو وہ
اس کے گناہ کا کفارہ ہے۔ اور جس نے یہ گناہ کیا پھر اللہ تعالیٰ
نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو یہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے
چلے تو روز قیامت اس کو عذاب دے اور اگر چلے تو
بخشن دے۔ یہ حدیث حضرت علی بن ابی طالب، عبادہ بن
صامت اور خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہم نے بھی نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے رسول اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر
حد لازم ہوئی اور اسے جلد ہی دنیا میں سزا دے دی
گی تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ انصاف کرنے والا
ہے کہ اپنے بندے کو آخرت میں زیادہ عذاب دے
اور جو حد کو پہنچا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ پر پردہ
ڈال دیا اور اس کو معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس
سے زیادہ لطف و کرم والا ہے کہ کسی بات کو
معاف فرمانے کے بعد لوٹائے۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے یہ علماء کا قول ہے ہم نہیں جانتے کہ کسی نے
چوری، زنا اور شراب پینے والے کو کافر کہا ہو (انکو حلال

کہنے والا کافر ہے ورنہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے (مترجم)
مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان
محفوظ رہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”(کامل) مسلمان وہ ہے جس کی
زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور (کامل) مومن وہ ہے
جس سے لوگوں کے خون اور مال مامون رہیں“ ایک روایت
میں ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا
گیا ”کون سا مسلمان افضل ہے؟“ آپ نے فرمایا ”جس کی
زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ رہیں۔“

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے پوچھا گیا ”کون سا مسلمان افضل
ہے؟“ آپ نے فرمایا ”جس کی زبان اور ہاتھ
سے مسلمان محفوظ رہیں“ یہ حدیث حضرت ابو
موسیٰ اشعری کی روایت سے صحیح غریب ہے
اس باب میں حضرت جابر، ابو موسیٰ اور عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی
روایات مذکور ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن
صحیح ہے۔

اسلام کی ابتداء و انتہا غریبوں
سے ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے۔ اسلام غربت کے ساتھ شروع ہوا
اور غنقریب غریبوں ہی کی طرف لوٹ (کر رہ) جائے
گا جیسے اس کا آغاز ہوا پس غرباء کے لیے جنت
کی خوشخبری ہے۔ اس بات میں حضرت سعد،
ابن عمر، جابر، انس اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم

التَّحِقَّةَ وَشَرِبَ الْخَمْرَ
بَابُ مَا جَاءَ الْمُسْلِمُ مِّنْ سِلْمِ الْمُسْلِمُونَ
مِنْ لِّسَانِهِ وَبِيَدِهِ

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِثِ عَنْ ابْنِ مَجْدَانَ
عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ
مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِّسَانِهِ وَبِيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ
مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ وَ
يُرَوَّى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ
أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ فَقَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ
مِنْ لِّسَانِهِ وَبِيَدِهِ .

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ
الْجَوْهَرِيِّ نَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى
الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ
أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ
مِنْ لِّسَانِهِ وَبِيَدِهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ
مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ مُوسَى
وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ .

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا
وَسَيَعُودُ غَرِيبًا .

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَ
سَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ فَظُرُّنِي لِلْغَرَمَاءِ وَفِي
الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَالْأَنْسِ وَ

سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے۔ اور ہم اسے بواسطہ حفص بن غیاث، اعلمش کی روایت سے پہچانتے ہیں اس روایت میں وہ منفرد ہیں ابو احوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جثنی ہے اس حدیث میں یہ منفرد ہیں۔

کثیر بن عبد اللہ بواسطہ والد اپنے دادا حضرت عمرو بن عوف بن زید بن مسلمہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دین (اسلام)، حجاز کی طرف اس طرح سمٹ جائے گا جس طرح سانپ اپنے سوراخ میں سمٹ جاتا ہے۔ اور دین حجاز میں اس طرح پناہ لے گا جس طرح پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لیتی ہے۔ دین غریبوں سے شروع ہوا اور انہی کی طرف لوٹے گا پس غرباء کے لیے خوشخبری ہے جو میرے بعد میری بگڑی ہوئی سنت کی اصلاح کریں گے یہ حدیث حسن ہے۔

منافق کی علامت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے تو بھوٹ بولے وعدے کی خلاف ورزی کرے اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں سے خیانت کرے۔ یہ حدیث علار کی روایت سے حسن غریب ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مرفوعاً مروی ہے اس باب میں حضرت عبد اللہ بن مسعود، انس اور حباب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابو سہیل بن مالک نے بواسطہ والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ ابو سہیل حضرت مالک بن انس کے چچا ہیں۔ ان کا نام نافع بن مالک بن ابی عامر خولانی ہے

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَإِسْنَانُهُ مِنْ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ أَبُو الْأَحْوَصِ اسْمُهُ عَوْفٌ بْنُ مَالِكٍ بْنُ نَضْلَةَ الْجَثْنِيُّ تَفَرَّدَ بِهِ حَفْصٌ.

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ زَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَوْفِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مِلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدِّينَ لَيَأْتِي إِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَأْتِي الْحَيَّةُ إِلَى حُجْرِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّينُ فِي الْحِجَازِ مَقْعَلُ الْأُرْوَةِ مِنْ هَاسِ الْجَبَلِ إِنَّ الدِّينَ يَدَاغِرِيًا وَيَرْجِعُ غَرِيْبًا فَطُوبَى لِلْعُرْبِ بَاءِ الدِّينِ يُصْلِحُونَ مَا فَسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِي مِنْ سُنَّتِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

باب ما جاء في علامة المنافق

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَائِبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اتَّخَذَ خَانَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْعَلَاءِ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَالْأَنْسِ وَجَارِجٍ.

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سَهْلٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو سَهْلٍ هُوَ عَمْرٌو مَالِكُ بْنُ الْأَنْسِ وَاسْمُهُ نَافِعٌ

بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَاهِرِ الْخَوْلَانِي الْأَصْبَحِيَّ .
 ۵۲۹ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَاعِبُهُ اللَّهُ
 عَنْ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمْرٌ بَعْضُ مَنْ كُنَّ
 فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا وَإِنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ
 كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْ التَّعَاقُقِ حَتَّى يَدْعَهَا
 إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا
 خَاصَمَ فَجَرَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ
 حَسَنِ صِيغِهِ وَإِنَّمَا مَعْنَى هَذَا إِعْنَادُ أَهْلِ الْعِلْمِ
 نِفَاقَ الْعَمَلِ وَإِنَّمَا كَانَ نِفَاقُ التَّكْذِيبِ
 عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 هَكَذَا مَا رَوَى عَنْ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ شَيْءٌ مِنْ هَذَا
 حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّلِيُّ نَاعِبُهُ اللَّهُ بْنُ
 نُبَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ بِهَذَا
 الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ صِيغِهِ .
 ۵۳۰ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِبُهُ اللَّهُ
 عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 عَنْ أَبِي التَّعَمَّانِ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ نَائِدِ بْنِ
 أَمْرِ قَعْقَالٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِذَا وَعَدَ التَّجُلُّ وَيَنْوِي أَنْ يَفِي بِهِ فَلَمْ
 يَفِ بِهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ غَرِيبٍ وَ
 لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالتَّقْوَى عَلَى بَنِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَى انْقِطَاعِ
 وَأَبُو التَّعَمَّانِ مَجْهُولٌ وَأَبُو وَقَّاصٍ مَجْهُولٌ .
 بَابُ مَا جَاءَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فَسَوْفَ
 ۵۳۱ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ نَاعِبُهُ
 اللَّهُ الْحَكِيمُ بْنُ مَنصُورٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ
 مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اصبحی ہے ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار باتیں ایسی
 ہیں جس میں پائی جائیں وہ منافق ہے اور اگر ان میں سے
 ایک پائی جائے تو منافقت کی ایک خصلت پائی گئی
 جب تک کہ اسے چھوڑ نہ دے جب بات
 کرے جھوٹ بولے ۔ وعدے کرے تو پورا نہ
 کرے ۔ جھگڑے تو گالی دے اور معاہدہ کرے
 تو خلاف ورزی کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے علما
 کے نزدیک اس سے عملی نفاق مراد ہے جھٹلانے
 والا نفاق رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کے زمانہ اقدس میں تھا حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے اس بارے
 میں کچھ ایسا ہی مروی ہے حسن بن علی خلیل نے ابواسطہ عبداللہ
 بن نمیر، اعمش اور عبداللہ بن مرہ اسی سند کے ساتھ
 اس کے ہم معنی روایت کی ہے یہ حدیث حسن
 صحیح ہے ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی
 وعدہ کرے اور اس کی نیت پورا کرنے کی
 ہو مگر وہ (کسی وجہ سے) پورا نہ کر سکے
 اس پر کوئی حرج نہیں ۔ یہ حدیث غریب
 ہے اور اس کی سند قوی نہیں علی بن
 عبداللہ علی ثقہ ہیں ابونعمان اور ابوقاص مجہول
 الحال ہیں ۔

مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا مسلمان کا دوسرے مسلمان بھائی
 سے دونا کفر ہے اور اسے گالی دینا گناہ ہے ۔

اس باب میں حضرت سعد اور عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کئی طرف سے مروی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گاتی دینا گناہ اور اس سے بڑا کفر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

کسی مسلمان کو کافر کہنا

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بندے پر اس چیز کی نذر نہیں جس کا وہ مالک نہیں، مومن پر لعن طعن کرنے والا قاتل کی طرح ہے، جس نے کسی مومن کو کافر کہا وہ اس کے قاتل ہی کی طرح ہے اور جس نے کسی چیز کے ساتھ خود کشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسی چیز کے ساتھ اسے عذاب دے گا" اس باب میں حضرت ابوذر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہے تو ان دونوں میں سے ایک اس کا مستحق ہوتا ہے۔

کلمہ اسلام پر مرنا

صناجی سے روایت ہے کہتے ہیں میں حضرت عبادہ بن صامت کے پاس گیا وہ قریب المرگ تھے میں روپڑا تو فرمانے لگے ٹھہر جاؤ کیوں روتے ہو۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ الْمُسْلِمَ أَخَاهُ كُفْرًا وَسَبَابًا فَسُوقٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ حَدِيثًا بَيْنَ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ.

۵۳۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَاوَكِيٌّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَابَ الْمُسْلِمِ فَسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ رَأَى أَخَاهُ يَكْفُرُ ۵۳۳. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاوَكِيٌّ عَنْ يُونُسَ الْأَزْرَقِ عَنْ هِشَامِ السَّدُّسِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الصَّخَالِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِنَ الْمُؤْمِنِ لِقَاتِلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا يَكْفُرُ فَهُوَ كَقَاتِلِهِ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَ بِهِ اللَّهُ بِمَا قَتَلَ بِهِ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۳۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا رَجُلٌ قَالَ لِأَخِيهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهِمَا أَحَدُهُمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ يَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

۵۳۵. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاوَكِيٌّ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ ابْنِ مُحَبَّرٍ عَنِ الصَّنَابِغِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

رَأَى أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ
فَقَالَ مَهْلًا لِمَ تَبْكِي فَرَأَى أَنَّهُ لَأَن أُسْتَنْتَهَدَتْ
لَأَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَئِنْ شِئْتُ لَأَشْفَعَنَّ لَكَ وَ
لَئِنْ اسْتَطَدْتُ لَأَنْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا
مِنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمْ بِهِ
إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا وَ سَأَحَدُكُمْ بِهِ الْيَوْمَ وَقَدْ
أُحِيطَ بِنَفْسِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ
مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ وَ
فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَ
طَلْحَةُ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ وَالضُّنَابِيُّ
هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُسَيْلَةَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَ
قَدْ رَوَى عَنِ الرَّهْزِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ عَنْ قَوْلِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَدَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ هَذَا فِي
أَوَّلِ الْإِسْلَامِ قَبْلَ نَزُولِ الْفُرْقَانِ وَالْأَمْرِ
وَالنَّهْيِ وَوَجْهُهُ هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ
الْعِلْمِ أَنَّ أَهْلَ التَّوْحِيدِ سَيِّدُ خُلُوفِ الْجَنَّةِ
وَإِنْ عُدُّوا فِي النَّارِ بِذُنُوبِهِمْ فَإِنَّهُمْ لَا
يُخْلَدُونَ فِي النَّارِ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ
وَأَبِي ذَرٍّ وَعُمَرُ بْنُ حُصَيْنٍ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
وَأَبْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَالسَّيِّدُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيُخْرِجُ قَوْمٌ
مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ وَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ
وَهَكَذَا رَوَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَابْرَاهِيمَ
التَّخَفِيُّ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ التَّابِعِينَ فِي تَفْسِيرِ
هَذِهِ الْآيَةِ رَبَّنَا يَوْمَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَلَوْ كَانُوا

اللہ کی قسم اگر مجھ سے گواہی مانگی گئی تو تمہارے لیے گواہی
دوں گا اگر میری شفاعت قبول کی گئی تو تمہاری شفاعت
کروں گا۔ اور اگر ہو سکا تو تمہیں نفع پہنچاؤں گا پھر فرمایا
اللہ کی قسم! میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنی
حدیثیں سنی ہیں ان میں سے ہر وہ حدیث تم سے بیان
کر دی جس میں تمہارا نفع تھا۔ صرف ایک حدیث رہ گئی
سے آج تم سے بیان کرتا ہوں اس وقت میرا نفس گھیر
لیا گیا ہے۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ نے فرمایا جس نے گواہی دی کہ ”اللہ تعالیٰ
کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول
ہیں“ اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم حرام کر دیا۔ اس
باب میں حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، طلحہ، جابر،
ابن عمر اور زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
منقول ہیں۔ صناعی سے ابو عبد اللہ عبد الرحمن بن عسلیہ
مراد ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب
ہے۔ منقول ہے کہ حضرت زہری سے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا مطلب پوچھا گیا کہ ”جس نے کلمہ
توحید پڑھا جنت میں داخل ہوا“ انہوں نے فرمایا کہ یہ ابتداء اسلام
میں فرائض، ادا اور نواہی کے نزول سے پہلے تھا۔ بعض علما
کے نزدیک اس کی توجیہ یہ ہے کہ اہل توحید جنت میں داخل
ہوں گے اگرچہ انہیں گناہوں کے سبب جہنم میں عذاب دیا جائے
لیکن وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہیں گے۔ حضرت ابن مسعود، ابو ذر
عمران بن حصین، جابر بن عبد اللہ، ابن عباس، ابوسعید خدری اور
انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اہل توحید (جنہیں اقرار رسالت بھی ہو) کی ایک
جماعت کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔
سعید بن جبیر، ابراہیم نخعی اور متعدد تابعین سے آیت
کریمہ (ترجمہ) کانفر چاہیں گے کاش کہ وہ مسلمان

ہوتے" کی تفسیر یوں منقول ہے کہ جب اہل توحید کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا تو کافر جاہلیں گے کاش وہ (بھی) مسلمان ہوتے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اپنے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت کے ایک شخص کو چین کر الگ کر دے گا پھر اس کے سامنے گناہوں کے ننانوے دفتر کھولے جائیں گے ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا جہاں تک انسان کی نگاہ پہنچے ہے، پھر فرمائے گا کیا تجھے اس میں سے کسی کا انکار ہے؟ کیا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تجھ پر ظلم کیا؟ وہ کہے گا نہیں یا رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھے کوئی عذر ہے؟ وہ کہے گا یا رب نہیں! اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہمارے پاس نیروی ایک نیکی ہے آج تجھ پر کچھ ظلم نہ ہوگا، پھر کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ "میزان کے پاس حاضر ہو جاؤ" وہ کہے گا یا اللہ! ان دفتروں کے سامنے اس جھوٹے سے کاغذ کی کیا حیثیت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ آج تجھ پر ظلم نہ ہوگا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر ایک پلڑے میں ننانوے دفتر (گناہوں کے) رکھے جائیں گے اور ایک میں کاغذ کا وہ پرزہ رکھا جائے گا۔ دفتروں کا پڑا ہوا ہو جائے گا جبکہ کاغذ (کا پلڑا) بھاری ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز بھاری نہیں ہوتی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اس امت کا بٹ جانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی، اکھتر، یاہیر (۲)، فرقوں میں بٹ گئے اور عیسائی بھی اسی طرح۔ لیکن میری امت (تہتر، ۳)، فرقوں میں تقسیم

مُسْلِمِينَ قَالُوا اِذَا اُخْرِجَ اَهْلُ التَّوْحِيدِ مِنَ النَّارِ وَادْخُلُوا الْجَنَّةَ يَوْمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ.

۵۳۶. حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ثَنِي عَامِرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَاذِيِّ ثَنِي شُعْرُ الْحَبِشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ اللَّهَ سَيَخْلِصُ رَجُلًا مِنْ اُمَّتِي عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَنْشُرُهُ عَلَيْهِ نَسْعَةً وَلَتَسْعُ بَيْنَ سَجَدًا كُلُّ سَجَدٍ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ اَنْتُمْ مَنْ هَذَا شَيْئًا اَ ظَلَمْتُكَ لَنْتَبِي الْحَافِظُونَ يَقُولُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُولُ اَفَلَاكَ عُدُوٌّ فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُولُ بَلَى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً اِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَيُخْرِجُ بِطَاقَةً فِيهَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولُ اُحْضِرْ وَرُتَكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ مَا هَذِهِ الْبُطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السَّجَدَاتِ فَقَالَ فَاِنَّكَ لَا تَظْلَمُ قَالَ فَتَوْصَعُ السَّجَدَاتُ فِي كِفِّهِ وَالْبُطَاقَةُ فِي كِفْتِهِ فَطَاشَتِ السَّجَدَاتُ وَثَقُلَتِ الْبُطَاقَةُ وَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللَّهِ شَيْءٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ ابْنِ لَهَيْثَةَ عَنْ عَامِرِ بْنِ يَحْيَى بِهِذَا اِلَّا سَادَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَالْبُطَاقَةُ الْقُطْعَةُ.

باب افتراق هذه الامة

۵۳۷. حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَرْبٍ أَبُو عَمَارٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفَرَّقَتِ الْيَهُودُ

ہو جائے گی۔ اس باب میں حضرت سعد، عبد اللہ بن عمرو اور عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر وہ کچھ ضرور آئے گا جو بنی اسرائیل پر آیا جس طرح ایک جوتی دوسری جوتی کے برابر ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں کے پاس علانیہ آیا ہو گا تو میری امت میں بھی ایسے لوگ ہوں گے جو یہ حرکت کر رہے گے۔ بنی اسرائیل بہتر (۲)، فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت کے بہتر (۳)، مرتے ہوں گے ایک کے سوا باقی سب جہنمی ہوں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ نجات پانے والے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا جو میرے اور صحابہ کرام کے راستے پر ہوں گے (یعنی اہل سنت و جماعت) یہ حدیث حسن غریب مفسر ہے ہم اسے اس طرح صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق اندھیرے میں پیدا فرمائی پھر ان پر اپنا نور ڈالا جس پر وہ روشنی پڑ گئی ہدایت پا گیا اور جس پر نہ پڑی گمراہ رہا اور میں اسی لیے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علم پر قلم خشک ہو گیا یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے

عَلَىٰ أَحَدَىٰ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَالنَّصَارَىٰ مِثْلَ ذَلِكَ وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعُوفِ بْنِ مَالِكٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفْصِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ بْنِ النُّعْمِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنَاتِ بْنِ عَلِيٍّ مَتَى مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَدٌّ وَالتَّعَلُّ بِالتَّعَلُّ حَتَّىٰ إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّةً عِلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ وَإِنْ بَنَى إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مُنْسَبٌ لَنَا نَحْنُ فَمِثْلُ هَذَا إِلَّا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ.

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ أَبِي عَمْرٍو وَالشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظُلْمَةٍ فَأَلْقَىٰ عَلَيْهِمْ مِنْ نُورِهِ فَمَنْ أَصَابَهُ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ اهْتَدَىٰ وَمَنْ ضَلَّ فَبُذِلَ لَكَ أَقُولُ جَعَلَ الْقَلَمُ عَلَىٰ عِلْمِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَاسُفِيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ

ہو اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ بلا شرکت غیر سے اس کی عبادت کریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا کیا تم جانتے ہو جب بندے ایسا کر لیں تو ان کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں" آپ نے فرمایا "کہ حق ہے" کہہ ان کو عذاب نہ دے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل آئے اور یہ خوشخبری دی کہ جس شخص کو اس طرح موت آئے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا، وہ جنت میں داخل ہو گا، میں نے عرض کیا اگرچہ زنا کرے یا چوری کرے؟ آپ نے فرمایا "ہاں" یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ابواب العلم

ابواب علم

بھلائی اور دین کی سمجھ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ فَقُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنْ حَقُّهُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يَجِدَ بِهِمْ مِنْ هَذَا أَحَدٌ يَثْبُتُ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِهِمْ وَجْهٌ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ.

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ وَالْأَعْمَشِ كُلُّهُمْ سَمِعُوا مَعَاذَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَبَشَّرَنِي أَنَّ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ رَأَى وَإِنْ سَمِعَ قَالَ نَعَمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ.

بَابُ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَهَّ فِي الدِّينِ.

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عطا فرماتا ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، ابوہریرہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

طلب علم کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم کی تلاش میں سفر اختیار کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم کی تلاش میں نکلے وہ واپسی تک اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہوتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے بعض محدثین نے اس کو غیر مرفوع روایت کہا ہے۔

حضرت سنجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علم تلاش کیا تو یہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے، اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ابو داؤد کا نام نفع اعمیٰ ہے۔ یہ حدیث میں ضعیف ہیں۔ عبد اللہ بن سنجہ اور ان کے والد کے لیے کچھ زیادہ روایات ثابت نہیں ہیں۔

علم کا چھپانا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے کوئی علم کی بات پوچھی گئی اور اس نے جاننے کے باوجود اسے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَفِي النَّبَايَ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَ مُعَاوِيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ فَضْلِ طَلَبِ الْعِلْمِ.

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو اسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْعَتَكِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ التَّمِيمِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمَا وَاهُ بَعْضُهُمْ فَمَا يَرْفَعُهُ

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسِيدٍ الرَّازِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى نَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَخْبَرَةَ عَنْ سَخْبَرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَقَاءِ رَأْسِ رَسْمٍ مَطْطَى هَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ الْإِسْنَادُ وَالْبُودَاوْدُ إِسْمُهُ نَعِيمٌ الْأَعْلَمِيُّ يَضَعُفُ فِي الْحَدِيثِ وَلَا يُعْرِفُ لِعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سَخْبَرَةَ كَبِيرُ شَيْءٍ وَلَا لِابْنِهِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي كِتْمَانِ الْعِلْمِ

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَدَائِلَ بْنِ قُرَيْشٍ الْيَافِي الْكُوفِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ مَازَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چھپا یا قیامت کے دن اسے آگ کی لگام دی جائے گی۔ اس باب میں حضرت جابر اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابی ہریرہ حسن ہے۔

طلباء کے بارے میں نیکی کی وصیت

حضرت ابو ہارون کہتے ہیں ہم ابوسعید کے پاس آتے تو وہ فرماتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت تمہیں بیان کروں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تمہارے تابع ہیں اور بہت سے لوگ اطراف عالم سے تمہارے پاس دین سیکھنے کے لیے آئیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں نیکی کی وصیت کرو۔ علی بن عبد اللہ، یحییٰ بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں کہ شعبہ، ابو ہارون عبدی کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں ابن عون ہمیشہ ابو ہارون عبدی سے روایت کرتے رہے یہاں تک کہ ابو ہارون کا انتقال ہو گیا۔ ابو ہارون کا نام عمارہ بن جویں ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس مشرق کے کچھ لوگ علم حاصل کرنے کے لیے آئیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں ہڈائی کی نصیحت کرو۔ ابو ہارون کہتے ہیں حضرت ابوسعید جب ہمیں دیکھتے تو فرماتے تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت مبارک ہو اس حدیث کو ہم صرف بواسطہ ہارون عبدی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

علم کا اٹھ جانا

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

مَنْ سَأَلَ عَنْ عِلْمٍ عَلَيْهِ ثُمَّ لَجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِدَجَامٍ مِنَ النَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

باب ۳۲ مَا جَاءَ فِي الْإِسْتِصَاءِ بِمَنْ يَطْلُبُ الْعِلْمَ

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَضْرَتِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَارُونَ قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَبَا سَعِيدٍ فَيَقُولُ مَرْحَبًا بِوَصِيَّتِهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ ثَبَمٌ وَإِنْ رَجَا لَأَيُّكُمْ كَمُ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ يَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ وَإِذَا أَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرَ أَقَالِ عَلَى بَنِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كَانَ شُعْبَةُ يُضَعِّفُ أَبَاهُ هَارُونَ الْعَبْدِيُّ قَالَ يَحْيَى وَمَا نَالَ ابْنُ عَوْنٍ يَرَوِي عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ حَتَّى مَاتَ وَابْنُ هَارُونَ اسْمُهُ عُمَارَةُ بْنُ جُوَيْنٍ۔

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَوْحٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّكُمْ رَجُلٌ مِّنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ يَتَعَلَّمُونَ فَإِذَا جَاءُوكُم فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرَ أَقَالِ فَكَانَ أَبُو سَعِيدٍ إِذَا رَأَا قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِيَّتِهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ۔

باب ۳۳ مَا جَاءَ فِي ذَهَابِ الْعِلْمِ

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمَعْدَنِيُّ نَاعِبَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

فرمایا اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اسے لوگوں (کے دلوں) سے کھینچے بلکہ علماء کے اٹھ جانے سے علم اٹھ جائے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا امیر بنالیں گے ان سے مسائل پوچھیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور زیاد بن لبید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے زہری نے بواسطہ عروہ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما (دونوں) سے اس کی مثل حدیث روایت کی ہے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ آپ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا پھر فرمایا یہ وہ وقت ہے کہ جس کے بعد لوگوں سے علم چھین لیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ اس میں سے کسی چیز پر بھی قادر نہ ہوں گے زیادہ بن لبید انصاری نے عرض کیا ہم سے کس طرح چھینا جائے گا حالانکہ ہم نے قرآن پڑھا ہے اللہ کی قسم! ہم خود بھی پڑھیں گے اور اپنی عورتوں اور بیٹوں کو بھی پڑھاؤں گے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا زیاد! تجھے تیری ماں روئے میں تجھے فقہائے مدینہ سے سمجھنا تھا۔ یہ تورات اور انجیل۔ یہود و نصاریٰ کے پاس موجود ہے پھر انہیں کیا فائدہ پہنچا۔ حضرت جبیر فرماتے ہیں میں نے عبادہ بن صامت سے ملاقات کی تو کہا کیا آپ نے سنا آپ کے بھائی ابوداؤد کیا کہتے ہیں۔ میں نے انہیں حضرت ابودرداء کا قول بتایا تو انہوں نے فرمایا ابودرداء نے سچ کہا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتا دوں کہ پہلا علم جو لوگوں سے اٹھایا جائے گا خشوع ہے

أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ إِلَّا بِمَا تَزَعُّهُ مِنَ النَّاسِ وَلَئِنْ يَقْبِضَ الْعِلْمَ حَتَّى إِذَا هُمْ يَنْتَزِعُ عَالِمًا آتَخَذَ النَّاسُ مَرُؤُسًا جَدَلًا فَسَيَلُّوا فَأَقْتَوُا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَزَيَْادِ بْنِ لَبِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَأَى هَذَا الْحَدِيثُ الزَّهْرِيُّ عَنْ عَمْرٍوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍوَةَ عَنْ عَمْرٍوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَثَلُ هَذَا.

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ ثَنِي مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِي جُبَيْرٍ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هَذَا أَوَانٌ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتَّى لَا يَقْدَرُوا إِمْنَهُ عَلَى شَيْءٍ فَقَالَ زَيَْادُ بْنُ لَبِيدٍ لَا نَصَارَى كَيْفَ يُخْتَلَسُ مَتَى قَدْ قَرَأْنَا الْقُرْآنَ فَإِنَّ اللَّهَ لَنَقْرَأَنَّهُ وَلَنَقْرَأَنَّهُ نِسَاءً نَاوَابِلَنَا قَالَ تَكَلَّمْتُكَ أُمُّكَ يَا زَيَْادُ إِنْ كُنْتُ لَأَعِدُّكَ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَذِهِ التَّوْرَةُ وَالْإِنْجِيلُ عِنْدَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَمَاذَا تُغْنِي عَنْهُمْ قَالَ جُبَيْرٌ فَلَقِيتُ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقُلْتُ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَخَابَرْتُهُ بِالدِّمِيِّ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ صَدَقَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِنْ شِئْتُ لَأُحَدِّثَنَّكَ يَا وَلِيَّ عِلْمٍ يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْحُشْوَعُ يُوشِكُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ الْجَامِعِ فَلَا تَرَى فِيهِ رَجُلًا خَاشِعًا هَذَا حَدِيثٌ

عنقریب تو جامع مسجد میں داخل ہوگا تو تجھے کوئی شخص بھی خشوع و خضوع والا نظر نہیں آئے گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ معاویہ بن صالح، محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان کے علاوہ کوئی دوسرا آدمی ہمیں معلوم نہیں جس نے انہیں ضعیف کہا ہو۔ معاویہ بن صالح سے اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے۔ بعض علماء نے بواسطہ عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر اور جبیر بن نفیر، حضرت عوف بن مالک سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کی ہے۔

علم کو ذریعہ معاش بنانا

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو آدمی اس لیے علم حاصل کرے کہ اس کے ذریعے علماء کا مقابلہ کرے یا بے وقوف لوگوں سے بحث و جھگڑا اور اس (علم) کے ذریعے لوگوں کو اپنی طرف مائل کرے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں داخل کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ایک طریق سے جانتے ہیں اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں اس کے حفظ میں کلام کیا گیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے سوا کسی اور مقصد کے لیے علم حاصل کیا اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنانا چاہیے۔
تبلیغ کرنا۔

عبدالرحمان بن ابان ابن عثمان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ زید بن ثابت دوسرے کے وقت موطن کے پاس سے نکلے ہم نے کہا ان کو اس وقت کچھ پوچھنے کے لیے بلایا گیا ہوگا۔ ہم نے اٹھ کر پوچھا تو

حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَلَا تَعْلَمُوا أَحَدًا تَكَلَّمَ فِيهِ غَيْرَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ وَقَدْ رَوَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ كُحُوْهُذَا وَمَا رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ثَعْلَبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَطْلُبُ بِلْعَمِهِ الدُّنْيَا**

۵۵۱. حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّامِ الْعَجَلِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا أُمِّيَّةُ بْنُ خَالِدٍ نَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ ثَنِي ابْنُ كَعْبٍ بَيْنَ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ الشُّفَهَاءَ وَيَصْرِفُ بِهِ وَجْهَهُ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ النَّارَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَاسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ لَيْسَ بِذَلِكَ الْقَوِيُّ عِنْدَهُمْ تَكَلَّمَ فِيهِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

۵۵۲. حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَادٍ الْهَنْدِيُّ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ دُرَيْكِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِيُغَيِّرَ اللَّهُ أَوْ أَرَادَ بِهِ غَيْرَ اللَّهِ فَلْيَتَّبِعُوا مُقْعَدًا مِنَ النَّارِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى تَبْلِيغِ السَّمَاءِ
۵۵۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ مِنْ وَلَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ ابْنِ عُثْمَانَ يَحْدِثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ

انہوں نے فرمایا ہاں اس (مروان) نے ہم سے چند ایسی باتیں پوچھیں جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی پھر اسے یاد رکھا یہاں تک کہ اسے دوسروں تک پہنچا یا۔ بہت سے فقیہ اپنے سے کامل فقیہ تک بات پہنچاتے ہیں۔ اور بہت سے مسئلہ جاننے والے خود فقیہ نہیں ہوتے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، جابر بن مطعم، البودرداء اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں حدیث زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حسن ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسے خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور اسے (دوسروں تک) اسے ہی پہنچا یا جیسے سنا کیونکہ بہت سے وہ لوگ جن تک مسئلہ پہنچا یا گیا سننے والے سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں۔

جھوٹی حدیث گھڑنے کا گناہ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنانا چاہیئے۔

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر جھوٹ نہ بولو کیونکہ جس نے مجھ پر جھوٹ بولا وہ جہنم میں داخل ہوگا اس باب میں حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، زبیر، سعید بن زید، عبداللہ بن عمر، انس، جابر

زید بن ثابت من عند مروان نصف النهار قلنا ما بعث اليه هذه الساعة الا بشيء يسأله عنه فقمنا فسألناه فقال نعم سألنا عن أشياء سمعناها من رسول الله صلى الله عليه وسلم سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نصر الله امرء سمع متحدثاً منا فحفظه حتى يبلغه غيرك فحرب حامل فقه الى من هو افقه منه ومات حامل فقه ليس بفقيه وفي الباب عن عبد الله بن مسعود ومعاذ بن جبل وجابر بن مطعم وأبي الدرداء والنس حديث زید بن ثابت حديث حسن۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ذَا الْبُودَاءُ وَأَبَانُ الشُّعْبَةِ عَنْ سَمَاءِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَخْدُثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَصَرَ اللَّهُ إِمْرَأً سَمِعَ مَتَشَدِّدًا قَبْلَهُ كَمَا سَمِعَهُ قُرْبَ مَبْلَغٍ أَوْ لَى مِنْ سَامِعٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْكَذِبِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّقَاشِيُّ نَا الْبُرْبَكِيَّ بْنَ عَيَّاشٍ نَا عَاصِمَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَدْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدٍ أَفْلَيْتَ بَرًّا مُقْعَدًا مِنَ النَّارِ۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَرَارِيُّ ابْنُ ابْنَةِ السُّدِّيِّ نَا شَرِيكَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَنصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ يَدْرُجُ النَّارَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَ

ابن عباس ، ابو سعید ، عمرو بن عبسہ ، عقبہ بن عامر ، معاویہ ، بریدہ ، ابو موسیٰ ، البرامہ ، عبداللہ بن عمر ، مقفع ، اور اوس ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت حسن صحیح ہے ۔

عبدالرحمن بن ہمدی فرماتے ہیں منصور بن مغنم اہل کوفہ میں اثبت ہیں ۔ اور وکیع فرماتے ہیں ربیع بن خراش نے کبھی جھوٹ نہیں بولا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ” جس نے مجھ پر جھوٹ بولا راوی کہتے ہیں میرے خیال میں آپ نے فرمایا ” قصداً “ تو اس کو اپنا گھر جہنم میں بنانا چاہیے ۔ یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت زہری کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے ۔ دیگر طریق سے بھی یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔

جان بوجھ کر جھوٹی حدیث روایت کرنا

حضرت سفیر بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ سے کوئی حدیث بیان کی اور وہ جانتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک ہے اس باب میں حضرت علی بن ابی طالب اور سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ، شعبہ نے بواسطہ حکم اور عبدالرحمن بن ابی یسلی حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مرفوعاً بیان کی ۔ اعمش اور ابن ابی یسلی بواسطہ عبدالرحمن بن ابی یسلی ، حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں بواسطہ عبدالرحمن بن ابی یسلی

الزبیر وسعید بن زبید وعبد اللہ بن عمرو والنس وجابر وابن عباس وأبی سعید وعمر بن عبسہ وعقبہ بن عامر ومعاویہ وبریدہ وأبی موسیٰ وأبی امامۃ وعبد اللہ بن عمر والمقفع وأوس الثقفی حدیث علی بن ابیطالب حدیث حسن صحیح قال عبد الرحمن بن مہدی منصور بن السعتمر اثبت اهل الكوفة وقال وکیع لم یکن ربیع ابن خراش فی الاسلام کذبة .

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَثِّمِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنِ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَى حَسْبَتِ آتِهِ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعْ أَهْلَهُ مِنْ النَّاسِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ النَّسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

باب ما جاء في من روى حديثاً وهو يرى أنه كذب

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا بُدَّاءُ بْنُ نَاعِبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَاسُئِيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَسَمُرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي كَيْلِيٍّ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ وَرَوَى الْأَعْمَشُ وَابْنُ أَبِي كَيْلِيٍّ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي كَيْلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت محدثین کے نزدیک اصح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا کہ جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان جب کہ وہ جانتا ہے کہ جھوٹ ہے تو وہ بھی ایک جھوٹا ہے تو کیا وہ شخص بھی اس میں داخل ہے۔ جو ایک حدیث روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ اس کی سند غلط ہے یا وہ حدیث مسند بیان کی جیسے بعض نے مرسل بیان کیا یا سند الٹ دی؟ انہوں نے فرمایا ”نہیں“ کیونکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے ایسی حدیث روایت کی جس کی کوئی اصل نہیں تو مجھ ڈر ہے کہ وہ اس حدیث کے مطابق جھوٹا ہوگا۔

حدیث سن کر کیا الفاظ نہ کہے جائیں۔

حضرت عبید اللہ بن ابی رافع، حضرت ابو رافع سے بیان کرتے ہیں، دوسری روایت میں اسے مرفوع بیان کیا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میں ایسے آدمی کو ہرگز نہ پاؤں جس پاس کوئی ایسی بات آئے جس کا میں نے حکم دیا یا جس سے میں نے منع کیا تو وہ کہے میں نہیں جانتا ہم نے صرف اسی کی پیروی کی جسے اللہ کی کتاب میں پایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض نے اسے بواسطہ سفیان اور ابن سکندر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے۔ سالم ابو نضر نے بواسطہ عبید اللہ بن ابو رافع، حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ ابن عیینہ اس حدیث کو

وَسَمِعَ وَكَانَ حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ سَمُرَةَ عَمَتِ أَهْلِ الْحَدِيثِ أَصَحُّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبَا مُحَمَّدٍ عَنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ قُلْتُ لَهُ مَنْ رَوَى حَدِيثًا وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ اسْنَادَهُ خَطَأٌ أَوْ يَخَافُ أَنْ يَكُونَ قَدْ دَخَلَ فِي حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ إِذَا رَوَى النَّاسُ حَدِيثًا مُرْسَلًا فَاسْنَدَهُ بَعْضُهُمْ أَوْ قَلَبَ اسْنَادَهُ يَكُونُ قَدْ دَخَلَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَا إِشْمَاعَ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ إِذَا رَوَى الرَّجُلُ حَدِيثًا وَلَا يَعْرِفُ لِي ذَلِكَ الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلًا فَحَدَّثَ بِهِ فَخَافَ أَنْ يَكُونَ قَدْ دَخَلَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ.

بَابُ مَا نَهَى عَنْهُ أَنْ يُقَالَ عِنْدَ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۵۵۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعْفَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّدِ بِرِوَايَةٍ إِلَى التَّضَرُّعِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ وَغَيْرِهِ رَفَعَهُ قَالَ لَا أَلْفَيْنِ أَحَدَكُمْ مُتَكِبًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ أَمْرٌ مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ يَقُولُ لَا أَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ ۶ اتَّبَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ سَعْفَانَ عَنْ ابْنِ الْمُثَنَّدِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَسَلَّمِ إِلَى التَّضَرُّعِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ إِذَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَلَى الْإِفْرِادِ يَكُنْ حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّدِ

صف ابن منکدر سے بیان کرتے وقت فرق واضح کر دیتے اور حجب و دلوں (ابن منکدر اور سالم البونضر) سے بیان کرتے تو اسی طرح (مذکورہ بالا کی طرح) بیان کرتے، البورافع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں اور ان کا نام اسلم ہے۔

حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سن لو! عنقریب ایک آدمی کے پاس میری حدیث پہنچے گی اور وہ اپنی مسہری پر تمکیم لگائے بیٹھا ہوا کہے گا ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب (کافی ہے) ہم جو چیز اس میں حلال پائیں گے اسے حلال سمجھیں گے اور اسے حرام سمجھیں گے جسے اس میں حرام پائیں گے جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح حرام کیا ہے جس طرح اللہ نے حرام کیا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ ف۔

حدیث لکھنے کی مانعت

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (حدیث) لکھنے کی اجازت مانگی تو آپ نے اجازت نہ دی۔ یہ حدیث اس طریق کے علاوہ بھی زید بن اسلم سے مروی ہے بہام نے بھی اسے زید بن اسلم سے روایت کیا ہے۔

حدیث لکھنے کی اجازت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک انصاری، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھتے اور آپ سے حدیث سنتے اسے پسند کرتے لیکن یاد

مِنْ حَدِيثِ سَالِمِ ابْنِ التَّضَرِّ وَإِذَا جَمَعَهُمَا رَوَى وَهَكَذَا أَبُو نَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمُهُ اسْلَمٌ.

۵۶۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعَبِدُ الرَّحْمَنَ بْنَ مَهْدِيٍّ نَاعَبَا وَيَّةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرٍ اللَّخْمِيِّ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَهْلَ عَسَى يَجْلُ بِلَعْنَةِ الْحَدِيثِ عَنِّي وَهُوَ مَتَّكِيٌّ عَلَى أَرْبَعَتِمْ فَيَقُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيهِ حَلَالًا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَإِنْ مَاحَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا حَرَّمَ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

باب ما جاء في كراهية كتابة العلم

۵۶۱. حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَاعَبَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ نَائِدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اسْتَأْذَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكِتَابَةِ فَكُمُ يَا ذُنُونا وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ الْوَجْهِ أَيضًا عَنْ نَائِدِ بْنِ أَسْلَمَ وَمَا وَاهُ هَتَمًا عَنْ نَائِدِ بْنِ أَسْلَمَ.

باب ما جاء في الرخصة فيه

۵۶۲. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِثِ عَنِ الْخَلِيلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يَجْلِسُ

فَ رَسُولُ كَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَ اِطْلَاعِ خِلاَءِ وَنَدَى سَ فِتْنَةِ اِنْفِصَالِ هَدِيْثِ كِي خَبَرِيْ اُورِ سُنَّتِ كِي تَشْرِيعِي حَيْثِيَّتِ وَاصِحِ كُورْتِ اُجُوتِ اَمْتِ كُورِ اِسْ فِتْنَةِ سَ بَچْنِ كِي تَلْقِيْنِ فَرْمَايِ خُودِ قُرْآنِ پَاكِ جِسَّ مَنكُورِيْنِ حَدِيْثِ مَانْتِ كَا دَعْوِيْ كُورْتِ پِيْ بِنَا اَمْكِ دَلِ اِطْلَانِ فَرْمَا نَا كُورْ جُورِ كُچِ تَمِيْنِ رُوسُلِ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطَا فَرْمَايِيْنِ اُسَ سَ لُورِ اُورِ حَسِ سَ رُوكِيْنِ رُكْ جَاوْ، سورَةُ حَشْرُ پ ۲۸) حَجِيْتِ حَدِيْثِ كِ بَارِ سَ پِيْ حَضْرَتِ غَزَا لِيْ زَمَانِ اَعْلَامِ سَيِّدِ اَحْمَدِ سُوَيْكَا ظَمِيْ دَامَتْ بَرَكَاتُھِمُ الْعَالِيَةِ كِي تَصْنِيفِ الطَّيِّفِ "حَجِيْتِ حَدِيْثِ" كَا مَطَالَعِ لَازِمِيْ هَ سَ (مُتَرْجَمِ)

نہ رکھ سکتے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی شکایت کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے احادیث سنتا ہوں مجھے وہ اچھی لگتی ہیں لیکن میں یاد نہیں رکھ سکتا "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے داہنے ہاتھ سے مدد لو اور آپ نے لکھنے کا اشارہ فرمایا۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے اس حدیث کی سند قائم نہیں میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا فرماتے ہیں خلیل بن مرہ، منکر حدیث ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا (حضرت ابو ہریرہ نے حدیث میں پورا واقعہ ذکر کیا) پھر ایک شخص البوشاہ نے کہا "یا رسول اللہ! مجھے لکھ دیجئے" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام سے) فرمایا "البوشاہ کو لکھ دو" اس حدیث میں قصہ یہ حدیث حسن، شبان نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اس کے مثل حدیث روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام میں سے عبد اللہ بن عمرو کے علاوہ کوئی بھی مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ روایت کرنے والا نہیں اور وہ (عبد اللہ بن عمرو) لکھ لیا کرتے تھے جبکہ میں نہیں لکھتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ وہب بن منبہ اپنے بھائی ہمام بن منبہ سے روایت کرتے ہیں۔

بنی اسرائیل سے حدیث روایت کرنا

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ فَيُعْجِبُهُ وَلَا يَحْفَظُهُ فَشَكَاهُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا سَمْعَ مِنْكَ الْحَدِيثَ فَيُعْجِبُنِي وَلَا أَحْفَظُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِنْ بِيَمِينِكَ وَأَوْمَأْ بِبِيَدِهِ الْخَطَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ الْقَائِمِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ الْخَلِيلُ بْنُ مَرْةٍ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

۵۶۳. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَمَحْمُودُ بْنُ غِيلَانَ قَالَا نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَذَكَرَ قِصَّةً فِي الْحَدِيثِ فَقَالَ أَبُو شَاهٍ الْكُتُبُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُتُبُ الْإِلَهِيَّةُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ مِثْلَ هَذَا.

۵۶۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعْفَانَ عَنْ عِيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ مُنْبَةَ عَنْ أَخِيهِ وَهُوَ هَمَامُ بْنُ مُنْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُ رِيسَةً يَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّْي إِلَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَفَاتَهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَوَهَبُ بْنُ مُنْبَةَ عَنْ أَخِيهِ هُوَ هَمَامُ بْنُ مُنْبَةَ.

باب ۲۹۹ مَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے (سن کر) دوسروں تک پہنچاؤ اگرچہ ایک آیت ہو اور بنی اسرائیل سے روایت کرو اس میں کوئی حرج نہیں جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا اسے چاہیئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم سے محمد بن بشار نے بواسطہ ابویوسف اور زاعمی، حسان بن عطیہ اور ابوکبشہ سلوی، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی یہ حدیث صحیح ہے۔

نیکی میں راہ نمائی کرنے والا نیکی کرنیوالے کی طرح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر سواری کا مطالبہ کیا۔ آپ کے پاس سواری کا جانور نہ تھا آپ نے فرمایا فلاں کے پاس جاؤ اس شخص نے اسے جانور دے دیا۔ سائل نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر خبر دی تو آپ نے فرمایا نیکی پر ولایت کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے اس باب میں حضرت ابومسعود اور بریدہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت انس کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سواری مانگی اور عرض کیا میری سواری کا جانور تنک رہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”فلاں شخص کے پاس جاؤ“ وہ گیا تو اس نے اسے سواری کا جانور دے دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَابِتٍ بْنِ ثَوْبَانَ الْعَايِدِ الشَّامِيِّ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَوُ اعْتِيَّ وَلَوْ آيَةً وَحَدَّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلُهُ

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوْفِيُّ نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ شَبِيبِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَسْتَحْمِلُهُ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُهُ فَذَلَّهُ عَلَى آخِرِ حِمْلِهِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ وَبُرَيْدَةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ النَّسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنبَا نَا شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَحْمِلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أَبْدَحَ بِي فَتَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّتِ فَلَا نَا

نے فرمایا نیکی پر دلالت کرنے والے کے لیے اسی طرح
ثواب ہے جس طرح نیکی کرنے والے کے لیے ہے۔ آپ
نے ”فاعلمہ“ فرمایا یا ”عالمہ“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عمر
شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے اور ابو مسعود بدری کا نام
عقبہ بن عمرو ہے۔

حسن بن خلیل نے بواسطہ عبداللہ بن نمیر،
اعمش اور ابو عمر و شیبانی، حضرت ابو مسعود رضی اللہ
عنه سے اس کے ہم معنی مرفوع روایت نقل کی اس میں مثل
اجر فاعلمہ کے الفاظ بغیر شک کے مذکور ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفا رشح کر کے ثواب
حاصل کرو اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے
جو چاہتا ہے فیصلہ کراتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے لے
برید بن عبداللہ بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ سے سفیان
ثوری اور سفیان بن عیینہ نے روایت کیا ہے
برید جن کی کنیت ابو بردہ ہے وہ حضرت
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
صاحبزادے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص بھی ظلم سے قتل کیا جائے اس کے خون
کا ایک حصہ آدم کے بیٹے پر ہوتا ہے اس لیے
کہ سب سے پہلے اسی نے قتل کا طریقہ جاری
کیا۔ عبدالرزاق نے ”اسنن“ کی جگہ ”سنن“
کا لفظ ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔

ہدایت کی طرف بلانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

خَاتَا فَحَمَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ ذَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ أَوْ
قَالَ عَامِلُهُ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنٍ وَصَحِيحٍ وَالْبُؤْسُ
الشَّيْبَانِي رَأْسُهُ سَعْدُ بْنُ أَيَّاسٍ وَأَبُو مَسْعُودٍ
الْبَدْرِيُّ اسْمُهُ عَقْبَةُ بْنُ عَمْرِو.

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَاعِبُ اللَّهِ
بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو وَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ
أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ
مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ وَلَمْ يَشْكُ فِيهِ.

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ
عَمْرِو وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِيدِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَرْدَةَ
عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اشْفَعُوا وَلِتُوجَرُوا وَلِيَقْضَى اللَّهُ
عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنٍ
وَصَحِيحٍ وَ بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي
مُوسَى وَقَدْ رَوَى عَنْهُ الثَّوْرِيُّ وَ سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَ زَيْدُ
بُكَيْرٍ وَ أَبَا بَرْدَةَ هُوَ ابْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ.

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاوَكِيمٌ وَ
عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سَفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ مُدَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ تَقْتُلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ
آدَمَ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا ذَلِكَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ أَسَنَ
الْقَتْلَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ سَنَ الْقَتْلَ هَذَا
أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنٍ وَصَحِيحٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى فَاتَّبَعَ

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے ہدایت کی طرف بلایا اس کے لیے اس راستے پر چلنے والوں کی مثل ثواب ہے اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا اور جس نے گناہ کی دعوت دی اس کے لیے بھی اتنا گناہ ہے جتنا اس بد عملی کی ترکبین پر ہے اور ان کے گناہ میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی یہ حدیث ۲ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اچھا طریقہ جاری کیا پھر اس پر عمل کیا گیا تو اس کے لیے اپنا ثواب بھی ہے اور اسے عمل کرنے والوں کے برابر ثواب بھی ملے گا۔ جبکہ ان کے ثوابوں میں کوئی کمی نہ ہوگی راویوں نے برا طریقہ جاری کیا پھر وہ طریقہ اپنا گیا تو اس کے لیے اپنا گناہ بھی ہے اور ان لوگوں کے گناہ کے برابر بھی جو اس پر عمل پیرا ہوئے بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں میں کچھ کمی ہو۔ اس باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث متعدد طریقوں سے مروی ہے۔ حضرت جریر بن عبداللہ کے دونوں صاحبزادے حضرت منذر اور حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

سنت اختیار کرنا اور بدعت سے اجتناب کرنا حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی نماز کے بعد ہمیں نہایت بلیغ وعظ فرمایا جس سے آنکھیں بہہ پڑیں اور دل لوز گئے۔ ایک شخص نے کہا یہ تو رخصت ہونے والے شخص کے وعظ جیسا ہے

جَعَمَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ يَتَّبِعُهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ إِثْمِ مَنْ يَتَّبِعُهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ إِثْمِهِمْ شَيْئًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِبُ بْنُ هَارُونَ قَالَ نَا الْمُسَوْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَتَّ سِتَّةَ خَيْرٍ فَاتَّبِعَ عَلَيْهَا فَكَلَّ أَجْرُهُ وَمِثْلُ أُجُورِ مَنْ اتَّبَعَهُ غَيْرُ مُتَّقٍ مِنْ أُجُورِ مَنْ سَتَّ سِتَّةَ شَرٍّ فَاتَّبِعَ عَلَيْهَا كَانَ عَلَيْهِ وَرُكَاةٌ وَمِثْلُ أَوْتَارٍ مِنْ اتَّبَعَهُ غَيْرُ مُتَّقٍ مِنْ أَوْتَارِهِمْ شَيْئًا وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجَّهٍ عَنْ جُرَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُذَا وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّسَائِيِّ بْنِ جُرَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا.

بَابُ الْإِخْذِ بِالسُّنَّةِ وَاجْتِنَابِ الْبِدْعَةِ.

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَائِبُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ عَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً

یا رسول! آپ ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے نیز (امیر کا حکم) سننے اور ماننے کا حکم دیتا ہوں اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو بیشک تم میں جو شخص زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا (شرعیات کے خلاف) نئی باتوں سے بچتے رہنا کیونکہ یہ گمراہی ہے تم میں جو شخص یہ زمانہ پائے اسے میری اور میرے ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والے خلفاء کا طریقہ اختیار کرنا چاہیے سنت کو دانتوں سے (مضبوط) پکڑ لو یہ حدیث حسن صحیح ہے ثور بن یزید نے بواسطہ خالد بن معدان، عبدالرحمن اور بن عمرو سلمی، حضرت عرابض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے۔

حسن بن علی خلال اور دوسرے راوی فرماتے ہیں ہم سے ابو عاصم نے بواسطہ ثور بن یزید، خالد بن معدان اور عبدالرحمن بن عمرو سلمی، حضرت عرابض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث مرفوعاً روایت کی عرابض بن ساریہ کی کنیت ابو نجیم ہے۔ حجر بن حجر کے واسطہ سے بھی یہ حدیث حضرت عرابض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

کثیر بن عبد اللہ بواسطہ یحییٰ بن داؤد سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال بن حارث سے فرمایا ”جان لو“ عرض کیا ”یا رسول اللہ کیا جانوں؟“ آپ نے فرمایا جس نے میری ایسی سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد مٹ چکی تھی اس کے لیے اتنا ہی ثواب ہے جتنا اس پر عمل کرنے والوں کے لیے ہے بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں کچھ کمی ہو۔ اور جس نے کسی برائی کا آغاز کیا جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند نہیں تو اس پر اتنا ہی گناہ ہے جتنا اس برائی کا ارتکاب کرنے

یَلْبِغُهُ ذَمًّا فَتَمْنَاهَا الْعُيُونُ وَوَجَدَتْ مِنْهَا هَذَا الْعُتْرُوبُ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةٌ مُّوَدِّعٌ فَمَاذَا أَنْتُمْ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا وَإِنِّي أَتَاكُمْ وَمُحَدَّثَاتُ الْأُمُورِ فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ أَدْرَاكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رَوَى ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ عَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ۝

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ عَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ عَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ يُكْنَى أَبَا تَجِيحٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ حُجْرِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ بَاضٍ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ۝

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عِيَيْنَةَ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَلَالِ بْنِ الْحَارِثِ إِيَّاكُمْ قَالَ مَا أَعْلَمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّهُ مَنْ أَحْيَى سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَقْصُصَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا يَرْضَاهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ آثَامِ

والوں پر ہے بغیر اس کے کہ ان کے عذاب میں کچھ کمی ہو۔
یہ حدیث حسن ہے۔ یہ محمد بن عیینہ مصبیعی شامی ہیں
اور کثیر بن عبد اللہ، عمرو بن عوف مزنی کے
صاحبزادے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے بیٹے!
اگر تجھے سے ہو سکے تو اپنی صبح و شام اس حالت میں کر کہ تیرے
دل میں کسی کے بارے میں کھوٹ نہ ہو۔ پھر
فرمایا اے بیٹے! یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت
کو زندہ کیا گویا کہ انس نے مجھے زندہ کیا اور جس نے مجھے
زندہ کیا میرے ساتھ جنت میں ہوگا اس حدیث میں طویل
قصہ ہے اور یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔
محمد بن عبد اللہ انصاری اور ان کے والد دونوں ثقہ ہیں۔
علی بن زید سچے ہیں البتہ بعض اوقات یہ ان احادیث
کو مرفوع بیان کرتے ہیں جنہیں دوسرے حضرات موقوف
بیان کرتے ہیں۔ میں نے محمد بن بشار سے سنا وہ
ابو ولید موقوف بیان کرتے ہیں۔ میں نے محمد بن بشار
سے سنا وہ ابو ولید سے شعبہ کا قول نقل کرتے ہیں انہوں
نے فرمایا ہم سے علی بن زید نے بیان کیا ہمیں حضرت انس
سے سعید بن مسیب کی صرف یہی طویل روایت معلوم ہے
سباہ منقری نے یہ حدیث ابو اسطہ علی بن زید، حضرت انس
سے روایت ہے لیکن اس میں حضرت سعید بن مسیب کا واسطہ
مذکور نہیں۔ میں نے امام بخاری سے اسکا ذکر کیا تو انہوں نے بواسطہ
سعید بن مسیب، حضرت انس کی روایت کو نہ پہچانا حضرت
انس بن مالک ۹۵ھ میں فوت ہوئے جبکہ سعید بن مسیب کا انتقال
۹۵ھ میں ہوا

منہیات رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے
باز رہنا

مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَوْنِ الرَّائِسِ
شَيْئًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَيْنَةَ هَذَا
هُوَ مَصْبُوعِي شَامِي وَكَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ
عَمْرِو بْنِ عَوْفِ الْمَزْنِيِّ.

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالَتِمِ الْأَنْصَارِيِّ
الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
قَالَ قَالَ النَّسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ
وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِي قَلْبِكَ غَشٌّ لِأَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ
قَالَ لِي يَا بُنَيَّ وَذَلِكَ مِنْ سُنَّتِي وَمَنْ أَحْيَا
سُنَّتِي فَقَدْ أَحْيَانِي مَنْ أَحْيَانِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ
وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الْأَنْصَارِيُّ ثِقَةٌ وَأَبُوهُ ثِقَةٌ وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ صَدُوقٌ
إِلَّا أَنَّهُ رُبَّمَا يَرْفَعُ الشَّيْءَ الَّذِي يُوقِفُهُ غَيْرُهُ وَ
سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ
قَالَ شُعْبَةُ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ وَكَانَ رَفَاعًا وَكَانَ عُرْفُ
لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ النَّسِ رَوَايَةً إِلَّا هَذَا
الْحَدِيثُ بِطَوِيلِهِ وَقَدْ رَوَى عَمَّا فِي الْمُنَقَرِّ هَذَا
الْحَدِيثَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ النَّسِ وَلَمْ يَذْكُرْ
فِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَذَلِكَ بِ
مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ فَلَمْ يَعْرِفْهُ لِسَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ عَنْ النَّسِ هَذَا الْحَدِيثُ وَلَا غَيْرَهُ وَ
مَاتَ النَّسُ بْنُ مَالِكٍ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَتِسْعِينَ وَمَاتَ
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بَعْدَهُ بِسَنَتَيْنِ مَاتَ سَنَةَ
خَمْسٍ وَتِسْعِينَ.

باب ۳۳ فی الإنقیاء عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک میں تمہیں چھوڑے رہوں تم مجھے چھوڑ رہے اور جب میں تم سے کچھ بیان کروں اسے مجھ سے لے لو بے شک تم سے پہلے لوگ، انبیاء سے زیادہ سوال کرنے اور اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مدینہ کے ایک عالم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب لوگ طلب علم میں اونٹوں کی سینہ کو پی کریں گے (نیزی مراد ہے) لیکن وہ مدینہ کے عالم سے زیادہ علم والا کسی کو نہیں پائیں گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابن عیینہ سے منقول ہے کہ یہ عالم، حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ ہیں اسحاق بن موسیٰ کہتے ہیں میں نے ابن عیینہ سے سنا کہ وہ عالم عمری زاہد ہیں اور ان کا نام عبدالعزیز بن عبد اللہ ہے۔ یحییٰ بن موسیٰ فرماتے ہیں عبد الرزاق کا قول ہے کہ وہ عالم مالک بن انس رحمہ اللہ علیہ ہیں۔

عبادت پر فقہ کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فقیہ، ہزار عابد سے زیادہ شیطان پر سخت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ولید بن مسلم کی روایت سے جانتے ہیں۔

قیس بن کثیر فرماتے ہیں مدینہ شریف کا ایک آدمی

۵۷۷. حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَرَكُونِي مَا تَرَكْتُمْ خِيَاذَا حَدَّثْتُمْ فَخُذُوا عَنِّي فَإِنَّمَا هَلَك مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَالِمِ الْمَدِينَةِ

۵۷۸. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزْأَمِيُّ وَاسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَا نَسْتَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ يُونُسُ أَنْ يُضْرَبَ النَّاسُ الْكِبَادُ الْكِبِلُ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُونَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِينَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَدْ رَوَاهُ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا مِنْ عَالِمِ الْمَدِينَةِ أَنَّهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى وَسَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ قَالَ هُوَ الْعَمَرِيُّ الرَّاهِدُ وَاسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَسَمِعْتُ يَحْيَى بْنُ مُوسَى يَقُولُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ هُوَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْفَقْهِ عَلَى الْعِبَادَةِ

۵۷۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبُو بَرَاهِيمَ بْنُ مُوسَى نَا الْوَلِيدُ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ نَا رَوْحُ بْنُ جَنَاحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَيِّرُ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَا نَحْنُ فِيهِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ.

۵۸۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَدَّاشٍ النَّبَخَرِيُّ

نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ نَا عَاصِمُ بْنُ رَجَاءَ
 بْنِ حَيَّوَةَ عَنْ قَبِيْسٍ بْنِ كَثِيْرٍ قَالَ قَدِمَ رَجُلٌ مِنْ
 الْمَدِيْنَةِ عَلَى ابْنِ الدَّرْدَاءِ وَهُوَ يَدْمَشْقُ فَقَالَ
 مَا أَقْدَمَكَ يَا أَخِي قَالَ حَدِيثُ بَكْعَنِي أَتَكَ
 تَحَدَّثْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ قَالَ لَا قَالَ أَمَا قَدِمْتَ
 لِتِجَارَةٍ قَالَ لَا قَالَ مَا جِئْتُ إِلَّا فِي طَلَبِ هَذَا
 الْحَدِيثِ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ
 عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَ رَأَى
 الْمَلَائِكَةَ تَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رَحَى بِطَالِبِ الْعِلْمِ
 وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَ
 مَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْجَنَّتَانِ فِي السَّمَاءِ وَفَضَّلُ
 الْعَالِمَ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضَّلَ الْقَبِيْرَ عَلَى سَائِرِ الْكَوَالِبِ
 إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوْرَثُوا
 دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ
 فَقَدْ أَخَذَ بِحِظٍّ وَافٍ وَلَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ
 إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَاصِمِ بْنِ رَجَاءَ بْنِ حَيَّوَةَ وَلَيْسَ
 اسْنَادُهُ عِنْدِي بِمُتَّصِلٍ هَكَذَا أَحَدُنَا مَحْمُودُ
 بْنُ خَدَّائِشٍ هَذَا الْحَدِيثُ وَاتِّمَامُهُ وَهُوَ هَذَا
 الْحَدِيثُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ رَجَاءَ بْنِ حَيَّوَةَ عَنْ
 دَاوُدَ بْنِ جَمِيلٍ عَنْ كَثِيْرٍ بْنِ قَبِيْسٍ عَنْ ابْنِ الدَّرْدَاءِ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَصَحُّ
 مِنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ خَدَّائِشٍ .

۵۸۱ حَدَّثَنَا هَذَا دَاوُدُ الْأَخْوَصُ عَنْ سَعِيدِ
 بْنِ مَسْرُوقٍ عَنِ ابْنِ أَشْوَخٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلَمَةَ
 الْجَعْفِيِّ قَالَ قَالَ يَزِيدُ بْنُ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 إِنِّي سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَخَافُ أَنْ
 يُنْسِيَنِي أَوْ لَوْ أَنَّهُ خَرَجَ وَخَدَّيْنِي بِكَلِمَةٍ تَكُونُ جَمَلًا

حضرت ابو دردادر رضی اللہ عنہ کے پاس دمشق میں آیا
 آپ نے فرمایا ”اے بھائی! کیسے آنا ہوا؟“ اس نے
 عرض کیا میں ایک حدیث سننے آیا ہوں مجھے پتہ چلا ہے
 کہ آپ وہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں۔
 حضرت ابو دردادر نے پوچھا کسی ضرورت کے
 لیے تو نہیں آئے؟ اس نے کہا ”نہیں“ آپ نے فرمایا
 تجارت کے پیش نظر تو نہیں آئے؟ عرض کیا ”نہیں“ فرمایا
 تو صرف اس حدیث کی تلاش میں آئے ہو تو سنو!
 میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے
 ارشاد فرمایا جو آدمی طلب علم میں کوئی راستہ طے کرے اللہ
 تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلائے گا۔ فرشتے طالب علم
 کی رضا حاصل کرنے کے لیے اس کے پاؤں کے نیچے
 اپنے پر بچھاتے ہیں۔ عالم کے لیے زمین و آسمان کی ہر چیز
 حتیٰ کہ پانی میں مچھلیاں بھی مغفرت طلب کرتی ہیں۔ عابد پر
 عالم کی فضیلت ایسے ہے جیسا چودہویں کا چاند ستاروں
 سے افضل ہے۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں بے شک انبیاء
 کی وراثت درہم و دینار نہیں ہوتے بلکہ ان کی میراث علم
 ہے پس جس نے اسے پایا اسے بہت بڑا حصہ مل گیا۔ امام
 ترمذی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف عاصم بن رجاہ
 بن حیوہ کی روایت سے پہچانتے ہیں اور میرے نزدیک اس
 کی سند متصل نہیں محمود بن خدائش نے اس حدیث کو اسی طرح
 روایت کیا ہے۔ عاصم بن رجاہ نے ایک دوسری سند سے بھی
 حضرت ابو دردادر رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا ہے۔
 اور یہ محمود بن خدائش کی روایت کے مقابلے میں اصح ہے۔

یزید بن سلمہ جعفی سے مروی ہے کہ یزید
 بن سلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے بہت
 سی احادیث مبارکہ سنتا ہوں مجھے ڈر ہے کہ کہیں بھلی
 حدیثوں کے باعث میں پہلی حدیثیں بھلا مندوں لہذا
 آپ کوئی جامع کلمہ بتائیں آپ نے فرمایا ”جو کچھ جانتے

ہو اس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اس حدیث کی سند متصل ہیں اور یہ میرے نزدیک مرسل ہے ابن اشوع کا نام سعید بن اشوع ہے اور انہوں نے یزید بن سلمہ کو نہیں پایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو باتیں منافق میں جمع نہیں ہو سکتیں اچھے اخلاق اور دین کی سمجھ۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف خلف بن ایوب عامری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ محمد بن عمار کے سوا کسی اور نے اس سے روایت نہیں کیا اور اس کا حال مجھے معلوم نہیں ہے۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عابد پر عالم کی فضیلت اسی طرح ہے جس طرح میں تم میں سے ادنیٰ آدمی پر فضیلت رکھتا ہوں پھر فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے، زمین و آسمان والے حتیٰ کہ چوٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلیاں بھی، اس شخص کے لیے رحمت مانگتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے میں نے ابو عمار حسین بن حرث خزاعی سے سنا کہ حضرت فضل بن عیاض فرماتے ہیں عالم باعمل جو لوگوں کو تعلیم دیتا ہے آسمانی سلطنتوں میں اسے ”کبیر“ کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَالَ اتَّقِ اللَّهَ فِيمَا تَعْلَمُ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ بِإِسْنَادٍ بِمُتَّصِلٍ هُوَ عِنْدِي مُرْسَلٌ وَلَمْ يُدْرِكْ عِنْدِي ابْنُ أَشْوَعٍ يَزِيدُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبْنُ أَشْوَعٍ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ أَشْوَعٍ.

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاخْلَفُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ ابْنِ سَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مَنَافِقٍ حَسَنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْهُ فِي الدِّينِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَا نَحْنُ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ حَدِيثِ عَوْفٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَذَا الشَّيْخِ خَلَفَ ابْنُ أَيُّوبَ الْعَامِرِيُّ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدًا يَرْوِي عَنْهُ غَيْرُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَدَاءِ وَلَا أَدْرِي كَيْفَ هُوَ.

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَاسِلَمَةُ بْنُ سَجَاءٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ جَبِيلٍ نَا الْقَاسِمُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَّلُ الْعَالِمُ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ كُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ حَتَّى الثَّمَلَةِ فِي حُجْرِهِا وَحَتَّى الْحُوتُ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ سَمِعْتُ أَبَا عَمَّارَ الْحُسَيْنِ بْنَ حَرْبٍ الْخَزَاعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْفَضِيلَ بْنَ عِيَّازٍ يَقُولُ عَالِمٌ عَامِلٌ مُعَلِّمٌ يُدْعَى كَبِيرًا فِي مَلَكُوتِ السَّمَوَاتِ.

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا مَرْبُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ الْبَصَرِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ

مومن، بھلائی سننے سے ہرگز سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ (اس کے سبب) جنت میں پہنچ جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکمت کی بات، مومن کی گمشدہ میراث جہاں پائے وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابراہیم بن فضل مخزومی حدیث میں ضعیف ہے۔

الْحَارِثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَسْمَعُهُ حَتَّى يَكُونَ مِنْهَا هَاهُ الْجَنَّةُ هَذَا أَحَدُ يَثَّ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ نَاعَبِدُ اللَّهَ بْنَ نُسَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ سَعِيدِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الْحَكِيمَةُ صَالَتُ الْمُؤْمِنِ فَحَبِثُ وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا هَذَا أَحَدُ يَثَّ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ الْمَخْزُومِيُّ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ابواب الاستیذان والاداب

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِفْتَاءِ السَّلَامِ

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا هَذَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَمْرٍ إِذَا أَنْتُمْ فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْتُوا السَّلَامَ يَبْنِيكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَشُعَيْبِ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

سلام کو پھیلانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم ایمان کے بغیر جنت میں نہیں داخل ہو سکتے اور جب تک باہمی محبت نہ ہو (کامل) مومن نہیں کہلا سکتے۔ تو کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تم آپس میں محبت کرنے لگو؟ وہ بات آپس میں سلام کو عام کرنا ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن سلام

شرح بن ہانی بواسطہ والد عبد اللہ بن عمرو ابواء انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
فضیلتِ سلام

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر کہا "السلام علیکم" نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "نیکیاں" (دوسرا آدمی حاضر ہوا اور کہا "السلام علیکم" ورحمۃ اللہ آپ نے فرمایا "نیکیاں" پھر تیسرا آدمی آیا اور کہا "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تیس نیکیاں" یہ حدیث اس طریق یعنی عمران بن حصین کی روایت سے حسن غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید علی اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

اجازت تین بار مانگنا ہے

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کرتے ہوئے کہا "السلام علیکم" کیا میں آسکتا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک "حضرت ابوموسیٰ مخزومی دیر خاموش رہے پھر کہا السلام علیکم کہا اندر آسکتا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "دو" حضرت ابوموسیٰ نے کچھ دیر ٹھہر کر پھر کہا "السلام علیکم کہا اندر داخل ہو سکتا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "تین" حضرت ابوموسیٰ واپس چلے گئے تو حضرت عمر نے دربان سے پوچھا "انہوں نے کیا کہا؟" اس نے عرض کیا واپس چلے گئے ہیں آپ نے فرمایا انہیں بلا لاؤ۔ جب آگئے تو فرمایا آپ نے یہ کیا کیا؟ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ

وَالْبَرَآءُ وَالنَّسِ وَأَبْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔
باب ۲۳ مَا ذَكَرَ فِي فَضْلِ السَّلَامِ

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ
الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرِيرِيُّ الرَّحْمَنِيُّ قَالَ لَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ كَثِيرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الصَّنْبُغِيِّ عَنْ عَوْفٍ
عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ
فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَمَا حَتَّى اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرُونَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُونَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عِمْرَانَ
بْنِ حُصَيْنٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَلِيٍّ
وَسَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ۔

باب ۲۴ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْأُسْتِذَانَ ثَلَاثٌ

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَاعِبُ عَبْدِ الْأَعْلَى
بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو مُوسَى عَلَى عَمِّهِ
فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ فَقَالَ عَمُّهُ
وَاحِدَةً ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ السَّلَامُ
عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ فَقَالَ عَمُّهُ ثَلَاثًا ثُمَّ سَكَتَ
سَاعَةً فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ فَقَالَ
عَمُّهُ ثَلَاثٌ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ عَمُّهُ لِلْبُيُوتِ مَا
صَنَعْتَ قَالَ رَجَعْتُ عَلَى يَدَيْهِ فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ
مَا هَذَا الَّذِي صَنَعْتَ قَالَ السَّنَةُ قَالَ السَّنَةُ
وَاللَّهُ لَتَأْتِيَنِي عَلَى هَذَا يَبْرَهَانُ وَبَيْنَتِي

نے عرض کیا یہ سنت ہے، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”یہ سنت ہے؟ خدا کی قسم! یا تو اس پر گواہ لاؤ یا میں تم پر سختی کروں گا“ حضرت ابوسعید فرماتے ہیں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے ہم تمام انصاری تھے۔ آپ نے فرمایا اے گروہ انصار! کیا تم حدیث رسول کو لوگوں سے زیادہ نہیں جانتے؟ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا ”اجازت تین مرتبہ مانگنا ہے۔ اگر اجازت مل جائے تو بہتر ہے ورنہ واپس چلے جاؤ“ اس پر لوگ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مذاق کرنے لگے۔ حضرت ابوسعید فرماتے ہیں میں نے سرائٹھا کر کہا اس کے متعلق آپ کو کیا حادثہ پیش آیا میں بھی آپ کے ساتھ (اس حدیث میں) شریک ہوں“ پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں یہ بات بتائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اس کا علم نہیں۔ اس باب میں حضرت علی اور اسعد کی بونڈی ام طارق سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ جریری کا نام سعید بن ایاس ہے اور ان کی کیفیت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین مرتبہ اجازت مانگی آپ نے اجازت دے دی یہ حدیث حسن عزیز ہے۔ ابو زمیل کا نام سماک حنفی ہے ہمارے نزدیک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ کی روایت کا اس لیے انکار فرمایا کہ ان کو اس کا علم نہیں تھا۔ کیونکہ آپ نے حضور سے تین مرتبہ اجازت مانگی تو دے دی گئی لیکن آپ کو اس بات کا علم نہ تھا کہ حضور نے فرمایا تین مرتبہ اجازت مانگو ملے تو ٹھیک ہے ورنہ واپس ہو جاؤ۔

أَوْ لَفَعَلْتَ بِكَ قَالَ فَأَنَا نَا وَنَحْنُ رَفَعَهُ مِّنَ الْأَنْصَابِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَابِ اسْتَمِعُوا عَنَّمِ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُرْقِلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْتِيزَانُ ثَلَاثٌ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يُمَارِضُونَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ شَقَرًا دَعَتْ رَأْسِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا أَصَابَكَ فِي هَذَا مِنَ الْعُقُوبَةِ فَأَنَا شَرُّ نَبِيٍّ قَالَ فَأَتَى عُمَرُ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ مَا كُنْتُ عَلِمْتُ بِهَذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عِيٍّ وَأُمِّ طَارِقٍ مَوْلَاةٍ سَعْدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْجَوَيْرِيُّ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ أَيَّاسٍ يُكْنَى أَبَا مَسْعُودٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا غَيْرُهُ الْيَضَاعَنُ ابْنُ نَضْرَةَ وَأَبُو نَضْرَةَ الْكُبَيْرِيُّ اسْمُهُ السُّنْدُ مَبْنُ مَالِكِ بْنِ قِطْعَةَ

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِبْلَانَ نَاعِمُ بْنُ يُولَنَسَ نَاعِمُ مَنَ بْنَ عَمَّارِ ثَنِي أَبُو زُرَّ مِيلَ ثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَتَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِي هَذَا أَحَدِيَّتُ حَسَنٌ غَيْبٌ وَأَبُو زُرَّ مِيلَ اسْمُهُ سَمَّاكَ الْحَنْفِيُّ وَإِنَّمَا أَنْكَرَ عُمَرُ عَمَّنَا عَلَى أَبُو مُوسَى حِينَ رَأَى أَنَّهُ قَالَ اسْتِيزَانُ ثَلَاثٌ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَأَذِنَ لَهُ وَلَعَرَّيْكَ عَنْ هَذَا الَّذِي رَوَاهُ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ

سلام کا جواب کیسے دیا جائے۔

باب ۳۹ کيف راد السلام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کے ایک گوشے میں تشریف فرما تھے اس نے نماز پڑھی اور پھر حاضر ہو کر سلام عرض کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”وعلیہ“ جاؤ اور پھر سے نماز پڑھو کیونکہ تم نماز نہیں پڑھی۔ بعد ازاں انہوں نے پوری حدیث بیان کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان نے یہ حدیث بواسطہ عبید اللہ بن عمر، سعید مقبری سے روایت کی۔ یحییٰ بن سعید کی روایت اصم ہے۔

سلام پہنچانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں ام المؤمنین نے فرمایا ”علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ اس باب میں بنو نمیر کے ایک شخص سے بھی روایت منقول ہے جسے اس نے بواسطہ ابوہریرہ اپنے دادا سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری نے بھی بواسطہ ابوسلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

پہلے سلام کرنے والے کی فضیلت

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! جب دو آدمی باہم ملاقات کریں تو ان میں سے کون پہلے سلام کرے؟ آپ نے فرمایا پہلے سلام کرنے والا اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتا ہے یہ حدیث حسن ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں ابوہریرہ راہد کے

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَأَرْجَعْ فَصَلَّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ فَقَالَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيثُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَصَحُّ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَبْلِغِ السَّلَامِ

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُنْذِرٍ الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عَامِرٍ قَالَ ثَبَتَ أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي نُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ ابْنُ صَنَاعَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الَّذِي يَبْدَأُ

بِالسَّلَامِ

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا قَتَانُ بْنُ سَلَامٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ أَبِي قُرَّةَ التَّهَادِي يَرِيدُ بْنُ سَنَانٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحْلَانِ يَلْتَقِيَانِ أَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ فَقَالَ أَوْلَاهُمَا بِاللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ

مقارب الحدیث ہے البتہ اس کے بیٹے نے اس لئے کچھ منکر حدیثیں روایت کی ہیں۔
سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنا مکروہ

سے

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے غیر سے مشابہت پیدا کرتے والا ہم میں سے نہیں یہود و نصاریٰ کے مشابہ نہ بنو یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلیوں کے اشارے سے ہے۔ اس حدیث کمی سند ضعیف ہے۔ ابن مبارک نے یہ حدیث، ابن لہیعہ سے غیر مرفوع بیان کی ہے۔
بچوں کو سلام کہنا۔

حضرت سیار فرماتے ہیں میں ثابت بنائی کے ہمراہ جابا تھا آپ کا گور بچوں پر ہوا تو آپ نے ان کو سلام کہا اور فرمایا میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا آپ بچوں کے پاس سے گزرے تو سلام کیا اور فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا جب آپ بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ان کو سلام کہا یہ حدیث صحیح ہے اور کئی لوگوں نے حضرت ثابت سے روایت کی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی متعدد طریق سے مروی ہے قتیبہ نے بواسطہ جعفر بن سلیمان اور ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

عورتوں کو سلام کہنا

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں گزرے وہاں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ نے سلام کے ساتھ ہاتھ مبارک جھکایا۔

مُحَمَّدٌ الْبُؤْرُوَّةَ الرَّهَادِيُّ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ إِلَّا أَنَّ ابْنَ مُحَمَّدٍ ابْنَ يَزِيدٍ رَوَى عَنْهُ مَا كَثُرَ.

باب ۲۳۲ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِشَارَةِ الْيَدِ فِي السَّلَامِ

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي لَهْيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا بِالنَّصَارَى فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ الْإِشَارَةُ بِالْأَصَابِعِ وَتَسْلِيمُ النَّصَارَى الْإِشَارَةُ بِالْأَكْفِ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ أَشْهُادٍ ضَعِيفٌ وَرَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ لَهْيَةَ فَلَمْ يَرْفَعْهُ.

باب ۲۳۳ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى الصَّبِيَّانِ

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصَرِيُّ نَا أَبُو عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ثَابِتِ بْنِ أَبِي قَمَرٍ عَلَى صَبِيَّانٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمَا فَقَالَ ثَابِتٌ كُنْتُ مَعَ أَنَسٍ فَمَدَّ عَلَى صَبِيَّانٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمَا فَقَالَ أَنَسٌ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَى صَبِيَّانٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمَا هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ أَشْهُادٍ ضَعِيفٌ وَرَوَى أَبُو خَالِدٍ عَنْ نَافِعٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

باب ۲۳۴ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَاءِ

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ نَا عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ بَهْرَامٍ أَنَّ سَمْعَ بْنَ شُهْرَبِ بْنِ حَوْشَبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بِنْتَ مِرْيَدٍ تَحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبد الحمید (راوی) نے ہاتھ سے اشارہ کیا (اور بتایا) یہ حدیث حسن ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں بواسطہ عبد الحمید بن بہرام شہر بن حوشب کی زنا میں کچھ ڈر نہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ شہر بن حوشب، حدیث میں اچھا اور قوی ہے۔ ابن عون نے اس کے بارے میں کلام کیا پھر خود ہی بواسطہ حلال بن ابی زریب اسے روایت نقل کی۔ ہم سے ابوداؤد نے بواسطہ نضر بن شمیم، ابن عون سے نقل کیا کہ محدثین نے شہر بن حوشب کو چھوڑ دیا ہے۔ ابوداؤد نضر کا قول نقل کرتے ہیں کہ چھوڑنے سے مراد طعن کرنا ہے۔ گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا

مَرَفِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَعَصْبَةُ مَنْ التَّسَاءُ فَصَوَّ قَالُوا بِيَدِهِ بِالتَّسْلِيمِ وَأَشَارَ عَبْدُ الْحَمِيدِ بِيَدِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا بَأْسَ بِحَدِيثِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ يَهُوَا مَرَعَنَ شَهْرِبَنْتَ حَوْشِبٍ وَقَالَ مُحَمَّدٌ شَهْرٌ حَسَنُ الْحَدِيثِ وَقَوَّى أَمْرَهُ وَقَالَ إِنَّمَا تَكَلَّمْتُ فِيهِ ابْنُ عَوْنٍ ثُمَّ مَا وَى عَنْ هِرَالِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشِبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَدُ التَّضَرُّ بْنُ شَمِيلٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ إِنَّ شَهْرًا تَرَكُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ التَّضَرُّ تَرَكُوهُ أَيْ طَعَنُوا فِيهِ -

باب ۲۴۵ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

۵۹۶ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الْأَنْصَارِيُّ الْبَصْرِيُّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ حَاتِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ النَّسَّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُحَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ تَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ۲۴۶ السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ

۵۹۷ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَكْرِيَّا عَنْ عُبَيْسَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَا إِذَا رَأَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ وَبِهِذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُوا أَحَدًا إِلَى الطَّعَامِ حَتَّى يُسَلِّمَ هَذَا حَدِيثٌ مُتَّفَقٌ لَا تَخْرُفُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ عَنْ عُبَيْسَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے بیٹے! جب گھر جاؤ تو سلام کیا کرو تمہارے اور تمہارے اہلے خانہ کے لیے باعث برکت ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

پہلے سلام پھر گفتگو

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام، گفتگو سے پہلے ہے۔ اسی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کسی کو کھانے پر نہ بلاؤ جب تک وہ سلام نہ کرے۔ یہ حدیث منکر ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں غیبہ سے عبد الرحمن، حدیث میرے ضعیف اور

ناقابل اعتبار ہے محمد بن ذاذان منکر حدیث ہے۔

ذمی کو سلام کرنا مکروہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور اگر ان میں سے کوئی ایک راستے میں ملے تو اسے تنگ جانب چلنے پر مجبور کر دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں یہودیوں کی ایک جماعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو انہوں نے کہا "اسام علیک" (تم پر موت ہو۔ معاذ اللہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "علیکم" (تم پر موت ہو) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہا تم پر موت اور لعنت ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! اللہ تعالیٰ ہر بات میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ ام المؤمنین نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے انہیں سنا انہوں نے کیا کہا؟ حضور نے فرمایا میں نے ان کا جواب (علیکم سے) دے دیا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ غفاری، ابن عمر، انس اور ابو عبد الرحمن جنہی رضی اللہ عنہم

مسلم و غیر مسلم کی مخلوط مجلس کو سلام کہنا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسی مجلس پر ہوا جس میں مسلمان اور یہودی ملے جلے تھے تو آپ نے انہیں سلام کیا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ضعیف فی الحدیث ذاہب و محمد بن زاذان منکر الحدیث۔

باب ۲۳ ماجاء فی کراہیۃ التسلیم علی الذمی

۵۹۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْبُدٍ الْعَزِيزِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَأُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ فَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاصْطَرَوْهُ إِلَى أَصَابَتِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۹۹. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الثَّوْرِيِّ عَنْ هُرَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَهْطًا مِنَ الْيَهُودِ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْبَرِّقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قَالَتْ عَائِشَةُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ قَدْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغَفَارِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَهِينِيِّ حَدِيثٌ عَائِشَةُ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۲۴ ماجاء فی السَّلَامِ عَلَى مَجْلِسٍ فِيهِ الْمُسْلِمُونَ وَغَيْرُهُمْ

۶۰۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَاعَبِدُ الرَّزَاقِ نَاعَمٌ عَنْ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سوار پیادہ کو سلام کرے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیادے کو چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ ابن مشنی نے اپنی روایت میں اضافہ کیا کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمن بنہ شبل، فضالہ بن عبید اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت منقول ہیں۔ یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کئی طریق سے مروی ہے ایوب سختیانی، یونس بن عبید اور علی بن زید نے کہا کہ حسن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔

حضرت فضالہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا سوار پیادہ کو چلنے والا کھڑے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو جہنی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوٹے بڑے کو، چلنے والا بیٹھے والے کو اور تھوڑے، زیادہ کو سلام کریں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اٹھتے اور بیٹھتے وقت سلام کہنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو سلام

باب ۲۲۹ مَا جَاءَ فِي تَسْلِيمِ الرَّكَّابِ عَلَى الْمَاشِي

۶۰۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي هَيْمٍ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ نَارُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّكَّابُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَاعِدُ عَلَى الْكَثِيرِ وَرَأَى ابْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِمْ وَيُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ شَبَلٍ وَفُضَالَةَ بْنِ عَبْدِ وَجَّاهٍ هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ الْيُوسُفُ السَّخْنِيَانِيُّ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ وَعَلَى بْنُ زَيْدٍ إِنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۶۰۲. حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَاعِبُ اللَّهِ نَاجِيُوهُ ابْنُ شَرِيحٍ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي عَالِيَةَ الْجَنَابِيِّ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عَبْدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الْقَائِمُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ عَلَى الْكَثِيرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَالِيَةَ الْجَنَابِيُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ.

۶۰۳. حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَاعِبُ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ نَاعِمٌ عَنْ هَتَمٍ مَرِّ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَاعِدُ عَلَى الْكَثِيرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب التَّسْلِيمِ عِنْدَ الْقِيَامِ وَالْقُعُودِ

۶۰۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَيْتَ

کرے پھر اگر بیٹھنا ہو تو بیٹھ جائے اٹھتے وقت پھر سلام کرے کیونکہ پہلا سلام دوسرے کی بنسبت زیادہ اہمیت نہیں رکھتا یہ حدیث حسن ہے ابن عجلان سے بھی یہ حدیث بواسطہ سعید مقبری، ان کے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔

گھر کے سامنے سب اجازت مانگنا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اجازت مانگنے سے پہلے پردہ اٹھا کر کسی کے گھر میں نظر ڈالی اور اور گھر والوں کے ستر کو دیکھا تو وہ اس حد کو پہنچا جو اس کے لیے جائز نہیں اور اگر اندر جھانکتے وقت سامنے سے کوئی اس کی آنکھیں پھوڑ دیتا تو اس پر کچھ غرت نہ کھاتا اور اگر کوئی بے پردہ دروازے کے سامنے سے گزرے اور گھر کی طرف اس کی نظر پڑ جائے تو اس کا گناہ نہیں بلکہ گناہ گھر والوں کا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابو امامہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف ابن لمیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں ابو عبد الرحمن حبلی کا نام عبد اللہ بن یزید ہے۔

بلا اجازت کسی کے گھر جھانکنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ اقدس میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے آپ کو جھانکا تو آپ نے نیز کی نوک اس کی طرف کی چنانچہ وہ پیچھے ہٹ گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے

حضرت سہل بن سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص نے حجرہ مبارک کے سوراخ سے جھانکا آپ لوہے

أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيَسْتَمِمْ فَإِنْ بَدَأَ لَكَ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيَسْتَمِمْ فَلْيَسْتَمِمْ الْأَوَّلَى بِأَحَقِّ مِنَ الْآخِرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ مَرَّ بِي هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ أَيْضًا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۲۵۱ الاستیذان ان قبالة البيت

۶۰۵. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ لِمَيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَادْخَلَ بَصَرَهُ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَرَأَى عَوْرَةَ أَهْلِهِ فَقَدْ أَتَى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ لَوْ أَتَى حِينَ ادْخَلَ بَصَرَهُ اسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ فَقَهَّأَ عَيْنَيْهِ مَا غَيَّرَتْ عَلَيْهِ وَإِنْ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهُ غَيْرُ مُعْلِقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِيئَةَ عَلَيْهِ إِنَّمَا الْخَطِيئَةُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْنِيهِ مِثْلَ هَذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثٍ لِمَيْعَةَ وَابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيِّ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ.

باب ۲۵۲ من اطلع في دار قوم بغیر اذنهم

۶۰۶. حَدَّثَنَا بُدَّاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّقِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ النَّسَائِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتِهِ فَاطْلَعَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَاهْوَى إِلَيْهِ بِمَشْقَصٍ فَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۰۷. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سَفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَجُلًا اِطْلَعَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی کنگھی سے سر مبارک کھجا رہے تھے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو اس سے تیری آنکھ چھو دیتا نظر سے بچاؤ کے لیے ہی تو اجازت طلب کرنے کا حکم ہے۔ اس باب میں حضرت ابو مصریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

پہلے سلام پھر اجازت

حضرت کلدہ بن حنبل فرماتے ہیں صفوان بن امیہ نے مجھے دودھ، پیوسی (بوی) اور چھوٹی لکڑیاں دیکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ آپ اس وقت بالائی وادی میں تشریف رکھتے تھے۔ فرماتے ہیں میں اجازت مانگے اور سلام کئے بغیر اندر داخل ہو گیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واپس جاؤ اور کہو "اسلام علیکم کہا میں آسکتا ہوں؟" یہ واقعہ حضرت صفوان کے اسلام لانے کے بعد کا ہے۔ عمر کہتے ہیں مجھے یہ حدیث امیہ بن صفوان نے بتائی لیکن انہوں نے یہ نہیں کہا کہ میں نے کلدہ سے سنا یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابن جریر کی روایت سے جانتے ہیں ابو عاصم نے بھی ابن جریر سے اس کی مثل حدیث روایت کی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے ایک قرض کے سلسلے میں جو میرے والد پر تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اندرانے کی اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا "کون ہے؟" میں نے عرض کیا "میں ہوں" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں، میں" گویا کہ آپ نے اسے ناپسند فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنْ جُرِّي فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْرَأَةً يُحْكُ بِهَا أَسَدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ لَأَتَمَّاجِيلُ الْإِسْتِيزَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب التسلیم قبل الاستیذان

۴۰۸ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا مَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ عَمْرُو بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ كَلْدَةَ بْنَ حَنْبَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ يَدِينِ وَلِبَاءَ وَصَفَاءَ بَيْسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى الْوَادِي قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ أَسْتَأْذِنْ وَلَمْ أُسَلِّمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَقَدْ سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَسَلَّمَ صَفْوَانُ قَالَ عَمْرُو أَخْبَرَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْ كَلْدَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَمَا هُوَ أَبُو عَاصِمٍ أَيْضًا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ مَخْلُ هَذَا.

۴۰۹ - حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكِّدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِينَ كَانَ عَلَى ابْنِي فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا كَأَنَّكَ كَرِهَ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

سفر سے رات کے وقت گھر پہنچنا مکروہ ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو سفر سے اپنی عورتوں کے پاس رات کے وقت آنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت انس، ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے متعدد طریقوں سے مرفوعاً مروی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سفر سے اپنی عورتوں کے پاس رات کے وقت آنے سے منع فرمایا۔ اسکے سفر سے رات کے وقت توہم لینے اپنی عورت کے پاس دوسرے خط کو گودا لود کرنا

مکروہ ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی خط لکھے تو اسے خاک آلود کر دے کیونکہ یہ حاجت کو زیادہ پورا کرتا ہے۔ یہ حدیث منکر ہے ہم اسے البوزیر سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ حمزہ سے مراد ابن عمر و نصیبی ہے اور وہ حدیث میں ضعیف ہے۔

کان پر قلم رکھنا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ نے سامنے کاتب بیٹھا ہوا ہے۔ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قلم اپنے کان پر رکھو اس سے مضمون زیادہ یاد آتا ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اور یہ ضعیف سند ہے محمد بن زاذان اور عنبہ بن عبد الرحمن

باب ۲۵۴ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ طَرُقِ الرَّجُلِ أَهْلَهُ لَيْلاً

۶۱۰. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاسُفِيَانُ بْنُ عِيْنَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْهِ الْعَنْزِي عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاَهُمْ أَنْ يَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلاً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاَهُمْ أَنْ يَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلاً قَالَ فَطَرَقَ رَجُلَانِ بَعْدَ نَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ كُلُّهُمَا وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا.

باب ۲۵۵ مَا جَاءَ فِي تَتْرِيْبِ الْكِتَابِ

۶۱۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ نَاشِبَابَةُ عَنْ حَمَزَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَتَبْتَ أَحَدَكُمْ كِتَابًا فَلْيَتَرَبَّصْ فَإِنَّهُ أَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَحَمَزَةُ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو وَالتَّصْبِيْتُ وَهُوَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ.

باب ۲۵۶

۶۱۲. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ مَعْمَدٍ عَنْ زَاذَانَ عَنْ أَمْرِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ضَمِّعِ الْقَلَمَ عَلَى أُذُنِكَ فَإِنَّهُ أَذْكُرُ لِلْمَسْئَلِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَهُوَ اسْنَدٌ ضَعِيفٌ مُحَمَّدُ بْنُ زَاذَانَ

وَعَنْبَسَةَ بَنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُضَعَّفَانِ .

باب ۲۵۸ فِی تَعْلِیْمِ الشَّرِیَا نِبَیَّةٍ

۱۱۳۰ . حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نِيَّاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنْتِ ثَابِتِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَمَرَ فِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ اتَّعَلَّمُوا لِمَا كَلَّمَ مِنَ كِتَابِ يَهُودٍ وَقَالَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا أَمَّنُ يَهُودَ عَلَى كِتَابِي قَالَ فَمَا مَرَّ بِي نِصْفُ شَهْرٍ حَتَّى تَعَلَّمْتَهُ لَهُ قَالَ فَلَمَّا تَعَلَّمْتَهُ كَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَى يَهُودٍ كَتَبْتُ إِلَيْهِمْ وَإِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ قَرَأْتُ لِمَا كَتَبُوا هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَهَذَا الْأَعْمَشُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَقُولُ أَمَرَ فِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ اتَّعَلَّمُوا الشَّرِیَا نِبَیَّةً .

باب ۲۵۹ مَا جَاءَ فِي مَكَاتِبِ الْمُشْرِكِينَ

۱۱۳۱ . حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَحْرِيُّ نَاعِبُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ قَبْلَ مَوْتِهِ إِلَى كِسْرَى وَ إِلَى قَبْصَرٍ وَ إِلَى النَّجَاشِيِّ وَ إِلَى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

باب ۲۵۹ كَيْفَ يُكْتَبُ إِلَى أَهْلِ الشِّرْكِ

۱۱۵۰ . حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَاعِبُ اللَّهِ عَنْ الْمُبَارَكِ نَائِيهِ عَنْ ثَرْوَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هَرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي نَقْعٍ مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا

دونوں حدیث میں ضعیف ہیں ۔

سربانی زبان کی تعلیم

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ”میرے لیے یہودیوں کی کتاب سے چند کلمات سیکھو اور فرمایا خدا کی قسم مجھے یہودیوں پر اپنے خط کے بارے میں کچھ بھروسہ نہیں“ حضرت زید فرماتے ہیں میں نے نصف مہینے کے اندر اندر سیکھ لیا اس کے بعد جب آپ نے یہود کی طرف لکھنا ہوتا تو میں ہی لکھتا اور اگر ان کی طرف سے کوئی خط آتا تو میں ہی پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سناتا ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور زید بن ثابت سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے اعمش نے بھی اسے بواسطہ ثابت بن عبید، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سربانی زبان سیکھنے کا حکم فرمایا۔

مشرکین سے خط و کتابت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال سے پہلے کسری، قیصر، نجاشی اور ہر جابر و سرکش کو خط لکھ کر انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا ۔ یہ نجاشی وہ نہیں جس کی نماز جنازہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی تھی ۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ۔

مشرکین کو خط کیسا لکھا جائے

حضرت ابوسفیان بن حرب کہتے ہیں میں قریش کی اس جماعت میں تھا جو تجارت کی غرض سے شام گئی ہوئی تھی کہ ہر قتل نے مجھے بلا بھیجا یہ سب لوگ اس کے پاس گئے راوی نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا پھر اس نے نبی کریم صلی اللہ

تَجَادًا بِالشَّامِ خَاتَمَهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ
دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَرَأَ فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ
مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هَذَا قُلْ عَظِيمُ
الرُّؤُومِ السَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو سَفْيَانَ اسْمُهُ
صَخْرُ بْنُ حَرْبٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَتَمِ الْكِتَابِ

۲۱۶- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مَعَاذُ
بْنُ هِشَامٍ شَقِيقُ أَبِي عَنَنْدَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ لَمَّا أَرَادَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ قِيلَ لَهُ إِنَّ الْعَجَمَ لَا
يَقْبَلُونَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَمَا صَطَحَ
خَاتَمًا قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهَا فِي لَفِيفَةِ
هَذَا حَدِيثٍ.

بَابُ كَيْفَ السَّلَامُ

۲۱۷- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ أَبِي عَبْدٍ اللَّهِ عَنْ
الْمُبَارَكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَنِي الْمُبَارَكِ عَنْ أَنَسِ بْنِ
الْبَنَانِيِّ عَنْ أَبِي لُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ الْمِقْدَدِ بْنِ
الْأَسْوَدِ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ إِلَى قَدِ
ذَهَبْتُ أَسْمَاعُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ
فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسَ أَحَدٌ يَقْبَلُنَا
فَاتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِنَا
أَهْلًا فَإِذَا ثَلَاثَةٌ أَعْتَرَفُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْتَلَبُوا هَذَا اللَّيْلَ فَلَمَّا
نَحْتَلَبُ، فَيَشْرِبُ كُلُّ إِنْسَانٍ نَصِيبَهُ وَتَرْفَعُ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبُهُ
فَيَجِئُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ وسلم کا نام مبارک منگوا کر پڑھا اس میں
لکھا تھا۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو
بخشنے والا نہایت مہربان ہے، اللہ کے بندے
اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے
روم کے بڑے بادشاہ ہرقل کی طرف۔ ہدایت کے
پیرو کار پر سلام ہو۔ اما بعد۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔ ابو سفیان کا نام صخر بن حرب ہے۔

خط پر مہر لگانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عجم والوں
کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو عرض کیا گیا یا رسول
اللہ! عجمی لوگ مہر کے بغیر خط کو قبول نہیں کرنے۔
چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی
حضرت انس فرماتے ہیں گویا کہ میں اب بھی حضور کے ہاتھ
پر اس کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

سلام کا طریقہ

حضرت معاذ بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
میں اور میرے دو ساتھی مدینہ شریف آئے بھوک
کی وجہ سے ہماری آنکھیں اور کان جواب دے چکے
تھے ہم اپنے آپ کو صحابہ کرام کے سامنے
پیش کرتے لیکن ہمیں کوئی بھی قبول نہ کرتا چنانچہ ہم
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے
تو آپ ہمیں گھر لے آئے۔ وہاں تین بکریاں تھیں
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا دودھ دوہو
ہم ان کا دودھ دوہتے اور ہر ایک اپنے حصے کا
دودھ پی لیتا اور حضور کا حصہ بھی اٹھا کر رکھ دیا
جاتا رات کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے تو اس طرح سلام کرتے کہ سونے والے نہ
جاگئے اور جاگنے والے سن لیتے۔ پھر مسجد میں

تشریف لے جاتے نماز پڑھتے اور پھر آکر (دودھ) نوش فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
پیشاب کرنے والے کو سلام کرنا مکروہ ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت سلام کیا جب آپ پیشاب فرما رہے تھے آپ نے سلام کا جواب نہ دیا محمد بن یحییٰ نیشاپوری نے بواسطہ محمد بن یوسف اور سفیان، ضحاک بن عثمان سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی اس باب میں حضرت علقمہ بن فغواء، جابر، براء اور مساحد بن قنفذ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

پہلے ”علیک السلام“ کہنے کے
مما لفسنہ

ابو تمیمہ جعفی اپنی قوم کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا لیکن آپ کو نہ پاسکاپس میں بیٹھا رہا اچانک دیکھا کہ آپ لوگوں کی جماعت میں موجود ہیں آپ کو پہچانتا نہ تھا آپ لوگوں کے درمیان صلح کر رہے تھے۔ جب آپ فارغ ہوئے تو کچھ لوگ آپ کے ساتھ اٹھے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! جب میں نے یہ بات دیکھی تو کہا ”علیک السلام یا رسول اللہ!“ (تین مرتبہ ہی الفاظ دہرائے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”علیک السلام“ مردے کا سلام ہے پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب کوئی مسلمان دوسرے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے تو کہے

مَنْ أَلْبَسَ قَبِيلَهُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ النَّائِمَ وَيُسْمِعُ الْبَقِظَ أَنْ تَبْقَى الْمَسْجِدَ يُصَلِّيهِ ثُمَّ يَأْتِي مَشْرَابَهُ فَيَشْرَبُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۲۱ ماجاء فی کراهیة التسلیم علی من یبول

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ دَرَّاجٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا أَحْمَدُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ الصَّحَّاحِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى التَّيْسَابُورِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ الصَّحَّاحِ بْنِ عُثْمَانَ بِهَذَا السَّانِدِ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُلُقَمَةَ بْنِ الْفُغَوَاءِ وَجَابِرٍ وَابِرَاءٍ وَمُهَاجِرِ بْنِ قَنَفِذٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۲۲ ماجاء فی کراهیة ان یقول علیک السلام م مبتدئاً

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللَّهِ نَا خَالِدُ الْحَذَّادُ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْجَعْفِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ طَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَشِدْهُ عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ فَإِذَا الْغُرُّ هُوَ فِيهِمْ وَلَا أُخْرِفُهُ وَهُوَ يُصَدِّحُ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ مَعَهُ بَعْضُهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ تَحِيَّةَ الْمَنِيِّ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَقُلْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحِمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ثُمَّ مَدَّ عَنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ عَلَيْكَ

”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ پھر آپ نے میرے سلام کا جواب دیتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا ”وعلیک ورحمۃ اللہ“ ابو عوف نے بھی یہ حدیث بواسطہ ابو تمیمہ مجہمی، ابو جری حابر بن سلیم مجہمی سے روایت کی وہ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آخر تک ابو تمیمہ کا نام طریف بن محالد ہے۔

حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا ”علیک السلام“ آپ نے فرمایا ”علیک السلام“ نہ کہو بلکہ ”السلام علیک“ کہو“ راوی نے پورا واقعہ بیان کیا یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سلام کرتے تو تین مرتبہ کرتے اور جب کوئی بات فرماتے تو اسے بھی تین مرتبہ دہراتے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

مجلس میں جہاں جگہ ملے بیٹھنا

حضرت ابو داؤد قدیشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرماتے آپ کے پاس لوگ بھی جمع تھے کہ تین آدمی آئے ان میں سے دو آدمی آپ کی طرف بڑھے اور تیسرا چلا گیا۔ جب وہ دونوں حاضر خدمت ہوں گے تو سلام عرض کیا پھر ایک، مجلس میں جگہ دیکھ کر بیٹھ گیا اور دوسرا سب سے پیچھے بیٹھا اور تیسرا بیٹھ پھر کر چلا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کی بابت نہ بتاؤں؟

وَرَحِمَةُ اللَّهِ وَعَلَيْكَ وَرَحِمَةُ اللَّهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ أَبُو عُوْفٍ عَنْ أَبِي تَيْمَةَ الْهَجَمِيِّ عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ جَابِرِ بْنِ سَلِيمٍ الْهَجَمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ الْحَدِيثَ وَأَبُو تَيْمَةَ اسْمُهُ طَرِيفُ بْنُ مُجَالِدٍ.

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عِيْنٍ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي شُعْبَةَ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ الطَّائِلِ عَنْ أَبِي تَيْمَةَ الْهَجَمِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَلِيمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَقَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَذَكَرْتُ قِصَّةَ طَوِيلَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَاعَبِدُ الْقَهْمَرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ نَاعَبِدُ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى نَائِمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ النَّخَعِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا وَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَبْعَادَهَا ثَلَاثًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

باب ۲۶۳

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَاعَبِدُ نَاعَبِدُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذَا قَبِلَ ثَلَاثَةً نَفَخَ نَافِلًا ثَلَاثًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَلَمَّا دَقَقْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمْنَا فَتَنَا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فَرَحَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ

ان میں سے ایک نے اللہ تعالیٰ کے ہاں پناہ لی تو اللہ تعالیٰ نے اسے پناہ دے دی۔ دوسرے نے اللہ تعالیٰ سے شرم کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے وہی بدلہ دیا۔ اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ کی توجہ سے محروم رہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف سے۔ ابو مرہ ام ہانی بنت ابی طالب کے غلام ہیں ان کا نام یزید ہے۔ کہا جاتا ہے عقیل بن ابی طالب کے غلام ہیں۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب ہم بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتے تو جہاں جگہ ملتی وہیں بیٹھ جاتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ زبیر بن معاویہ نے بھی اسے سماک سے روایت کیا ہے۔

راستے میں بیٹھنے والے کی ذمہ داری۔

حضرت برادر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انصار کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے وہ راستے میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا اگر تمہارے لیے راستے میں بیٹھنا ضروری ہو تو سلام کا جواب دو مظلوم کی مدد کرو اور لوگوں کو راستہ بتاؤ۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

مصافحہ کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرے تو کیا

فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَذْبَرْدَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَمَّا الْوَاحِدُ إِلَى اللَّهِ فَأَوَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَى فَاسْتَحْيَى اللَّهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ وَأَبُو مُرَّةٍ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ وَاسْمُهُ يَزِيدٌ وَيُقَالُ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.

۶۲۳. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكَ عَنْ سَمَاءِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سَمَاءِ بْنِ حَرْبٍ.

باب ۲۶ ماجاء على الجالس في الطريق

۶۲۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَمْعَهُ مِنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا يَدْفَعُ عَلَيْنَ فَرُدُّوا السَّلَامَ وَأَعْيِنُوا الْمَظْلُومَ وَاهْدُوا السَّبِيلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي شَرِيحٍ الْخَزَاعِيِّ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

باب ۲۷ ماجاء في المصافحة

۶۲۵. حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ نَا عَبْدُ اللَّهِ نَا حَنْظَلَةُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَلْقَى

اس کے یہ جھکے۔ آپ نے فرمایا ”نہیں“ عرض کیا کیا اس سے گلے مل کر اس کا بوسہ لے؟ آپ نے فرمایا ”نہیں“ اس نے پوچھا کیا اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرے؟ آپ نے فرمایا ”ہاں“ یہ حدیث م حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا صحابہ کرام میں مصافحہ کرنے کا دستور تھا؟ انہوں نے فرمایا ”ہاں“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصافحہ کرنا، سلام کی تکمیل ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے بواسطہ یحییٰ بن سلیم، سفیان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس کو محفوظ نہیں سمجھا۔ اور فرمایا میرے نزدیک اس سے مراد وہ حدیث ہے جو سفیان نے بواسطہ منصور، خثیمہ بواسطہ ایک نامعلوم شخص حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازی اور مسافر کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے رات کو باتیں کرنا درست نہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں پہلی حدیث کہ ”مصافحہ تکمیل سلام سے ہے منصور سے بواسطہ ابی اسحق اور عبدالرحمن ابن یزید وغیرہ منقول ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مریض کی
پوری عیادت یہ ہے کہ اس کی پیشانی یا ہاتھ پر ہاتھ
رکھ کر اس کی خیریت پوچھو۔ اور تمہارا آپس میں
سلام، مصافحہ سے مکمل ہوتا ہے یہ سند قوی
نہیں امام بخاری فرماتے ہیں عبید اللہ بن زحرث ثقہ
ہیں اور علی بن یزید ضعیف ہیں قاسم سے مراد

أَخَاهُ وَصَدِيقًا أَيْدِيَّ لِي قَالَ لَا قَالَ
أَفِيلَ تَزْمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ لَا قَالَ فَيَا خُذْ بِيَدِي
وَيُصَافِحُهُ قَالَ نَعَمْ هَذَا أَحَدُ نَبِيِّنَا حَسَنٌ

٤٣٦ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا هَمَّامٌ عَنْ
قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ
كَانَتِ الْمَصَافِحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ هَذَا أَحَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ

١٢٠٠. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيّ نَا
يَعْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ حَيْثَمَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ
تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْاِخْذُ بِالْيَدِ وَهَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَعْيَى بْنِ
سُلَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ
عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَنَهَى بَعْدَهُ مَحْفُوظًا وَقَالَ
إِنَّمَا ارَادَ عِنْدِي حَدِيثُ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ
حَيْثَمَةَ عَنْ مَنْ سَمِعَ ابْنَ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَمَاءَ إِلَّا لِلصَّلَاةِ أَوْ مَسَافِرٍ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَأَيْنَاهُ يُرْوَى عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ أَوْ غَيْرِهِ
قَالَ مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْاِخْذُ بِالْيَدِ .

١٢٨. حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَاعِبُ اللَّهِ نَائِحِي
ابْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُهْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَدٍ
عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ
تَمَامِ عِيَادَةِ اللَّهِ يُمْضُ أَنْ يَضْمَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ
عَلَى جَهَنَّمَ أَوْ قَالَ عَلَى يَدِهِ فَيَسْأَلُ: كَيْفَ هُوَ وَ
تَمَامُ تَحِيَّتِكُمْ بَيْنَكُمْ الْمَصَافَحَةُ هَذَا إِسْنَادُهُ

ابن عبدالرحمن ہیں ان کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے اور وہ ثقہ ہیں۔ یہ، عبدالرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام ہیں۔ قاسم شامی ہیں۔

حضرت برار بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں جدا ہونے سے پہلے بخش دیتا ہے۔ یہ حدیث بواسطہ ابواسحق، حضرت برار کی روایت سے حسن غریب ہے۔ حضرت برار سے یہ حدیث کئی طرف سے مروی ہے۔

گلے ملنا اور بوسہ دینا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ آئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرہ میں تشریف فرما تھے حضرت زید نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ننگے ہی کپڑا کھینچتے ہوئے ان کی طرف بڑھے اللہ کی قسم! میں نے آپ کو نہ تو اس سے پہلے اور نہ ہی اس کے بعد کبھی بوسہ نہیں دیکھا۔ آپ نے حضرت زید کو گلے لگایا اور ان کا بوسہ لیا۔ یہ حدیث غریب ہے حدیث زہری سے صرف اسی طریق سے معروف ہے۔

ہاتھ اور پاؤں چومنا

حضرت صفوان بن عسال فرماتے ہیں ایک یہودی

ف حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں فتنے کا خوف نہ ہو تو معاقلہ جائز ہے درمختار میں ہے علماء اور صلحاء کے ہاتھ تبرکاً چومنے میں کوئی حرج نہیں برہنگی ایسی نہ تھی کہ جس سے ستر باقی نہ رہے (مترجم)

لَيْسَ بِالْقَوِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَحْرٍ ثَقَّةٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيدٍ ضَعِيفٌ وَالْقَاسِمُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَيْتَى ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ثَقَّةٌ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَالْقَاسِمُ شَامِيٌّ.

۶۲۹. حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كُمَيْرٍ عَنِ الْأَجَلِجِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَا فَحَاَنِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا وَهَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ غَرِيبٍ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَوَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْبَرَاءِ.

باب ۲۶۱ مَا جَاءَ فِي الْمَعَانِقَةِ وَالْقُبْلَةِ

۶۳۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا ابْنُ جَرَاهِيمٍ بْنُ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبَّادٍ الْمَدِينِيُّ ثِقَةٌ إِلَى يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ مَنْ يَدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَتَقِي فَاتَاكَ فَفَرَعَ أَبَابَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزِيَانًا يَجْرُ ثَوْبَهُ وَاللَّهُ مَا أَيْتُهُ عَزِيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ غَرِيبٍ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

باب ۲۶۲ مَا جَاءَ فِي قُبْلَةِ الْيَدِ وَالرَّجْلِ.

۶۳۱. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

نے اپنے ساتھی سے کہا ہمیں اس نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس لے چلو۔ اس نے کہا نبی نہ کہو۔ اس نے سن لیا تو (خوشی سے) اس کی چار آنکھیں ہو جائیں گی۔ پھر وہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے نو واضح نشانیاں دریافت کیں۔ آپ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ چوری اور زنا نہ کرو۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا اسے ناحق قتل نہ کرو۔ کسی بے گناہ کو حاکم کے پاس قتل کرانے نہ سے جاؤ۔ جادو نہ کرو، سود نہ کھاؤ، کسی پاکدامنہ کو زنا کا الزام نہ دو لڑائی کے دن بیٹھ پھیر کر نہ بھاگو خصوصاً اے یہودیو! تمہارے لیے لازمی ہے کہ ہفتے کے دن حد سے تجاوز نہ کرو۔ راوی فرماتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں مبارک چومے اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ نبی ہیں۔ آپ نے پوچھا میری پیر دی سے تمہیں کیا چیز روکتی ہے۔ راوی کہتے ہیں انہوں نے کہا حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا مانگی تھی کہ ان کی اولاد سے ہی نبی ہوتے رہیں تو ہمیں ہے کہ آپ کی پیر دی کی وجہ سے یہودی ہمیں قتل نہ کریں۔ اس باب میں حضرت یزید بن اسود، ابن عمر اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی خوش آمدید کہنا۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں فسخ مکہ کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے دیکھا کہ آپ غسل فرما رہے ہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کپڑے سے پروہ کر رکھا ہے۔ فرماتی ہیں میں نے سلام کیا تو آپ نے فرمایا ”یہ کون ہے؟“ میں نے عرض کیا ”میں ام ہانی ہوں“ حضور نے فرمایا ”ام ہانی کا آنا مبارک ہو“ راوی نے طویل واقعہ ذکر کیا یہ حدیث صحیح ہے۔

رَدْرِيسَ وَاَبُو سَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ صَفْرَانَ بْنِ عَسَالٍ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ بِصَاحِبِهِ إِذْ هَبَّ بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ فَقَالَ صَاحِبُهُ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ أَنْتَ، لَوْ سَمِعَكَ كَانَ لَكَ أَرْبَعَةٌ أَعْدَاءُ فَاتَّيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتِ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَشْتَرُوا بِعَرِيٍّ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهُ وَلَا تَسْجُدُوا وَلَا تَاكُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْتُلُوا مُحْصَنَةً وَلَا تَسْلُكُوا الْفَوَارِ يَوْمَ النِّحْيِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُودُ أَنْ لَا تَعْتَدُوا إِنِّي السَّبْتُ قَالَ فَقَبَلُوا مِثْلَ يَدِي وَ رَجُلِيهِ وَقَالُوا الشَّهَدُ أَنْكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُوا إِنِّي قَالَ قَالُوا إِنْ دَاوُدَ دَعَا رَبَّهُ أَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَآنَا خَافُ أَنْ يَتَّبِعَنَا أَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُودُ وَفِي الْبَابِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ وَابْنِ عَمَرَ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۶۶۱ مَا جَاءَ فِي مَرْحَبًا

۶۶۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَاعِمٌ نَامَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِيٍّ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ تِسْعَ أُمِّ هَانِيٍّ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَ فَاظِمَةً تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ قُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِيٍّ قَالَ مَرْحَبًا يَا مَرْهَانِي فَحَدَّثْتُكَ قِصَّتِي فِي الْحَدِيثِ وَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ ابْنِ أَبِي جُمَيْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حِجَّتِهِ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي جُحَيْفَةَ وَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِصَحِيحٍ لَا نَعْرِفُ مِثْلَ هَذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ سُفْيَانَ وَ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ وَ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَاهِدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَ هَذَا أَصَحُّ وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ يَقُولُ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ كَتَبْتُ كَثِيرًا عَنْ مُوسَى بْنِ مَسْعُودٍ ثُمَّ تَرَكْتُهُ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوفِ يُسَمُّ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهِ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُشِمُّهُ إِذَا عَطَسَ وَيَعُودُهُ إِذَا مَرَضَ وَيَتِيمُ جَنَانَتَهُ إِذَا مَاتَ يُجِبُّ لَهُ مَا يَحِبُّ لِنَفْسِهِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي أَيُّوبَ وَ الْبَرَاءِ وَ أَبِي مَسْعُودٍ وَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَ جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِي الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ۔

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمُخْزُومِيُّ الْمَدِينِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں جس دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوا آپ نے فرمایا ”مہاجر سوار کا آنا مبارک ہو“ اس باب میں حضرت بریدہ، ابن عباس اور ابو جحیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ اس حدیث کی سند صحیح نہیں۔ ہم اسے صرف موسیٰ بن مسعود کی روایت سے پہچانتے ہیں اور وہ حدیث میں ضعیف ہے عبدالرحمن بن ہمدی نے بواسطہ سفیان، ابواسحاق سے یہ حدیث مرسل روایت کی اور مصعب بن سعد کا واسطہ ذکر نہیں کیا یہ اصم ہے۔ میں نے محمد بن بشار سے سنا کہ موسیٰ بن مسعود حدیث میں ضعیف ہے۔ محمد بن بشار فرماتے ہیں میں نے موسیٰ بن مسعود سے بہت سی حدیثیں لکھی تھیں لیکن پھر اسے چھوڑ دیا۔

چھینکنے والے کو جواب دینا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر نیکی میں چھ حقوق ہیں۔ جب ملاقات کرے تو سلام کرے۔ اس کی دعوت قبول کرے۔ چھینک کا جواب دے۔ بیمار ہو تو عیادت کرے، مرجائے تو اس کے جنازہ کے پیچھے چلے اور اس کے لیے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسہریرہ، ابوالیوب، برادر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طریق سے مروی ہے بعض محدثین نے حارث انور کے بارے میں

حضرت ابوسہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مومن کے دوسرے مومن پر چھ حق ہیں۔ جب بیمار ہو تو عیادت کرے،

فوت ہو تو اس کے جنازہ میں شریک ہو۔ وہ بلائے تو حاضر ہو، بوقت ملاقات اسے سلام کرے، اسے پھینک آئے تو جواب دے اور اس کی خیر خواہی کرے چاہے غائب ہو یا سامنے یہ حدیث صحیح ہے، محمد بن موسیٰ مخزومی مدینی ثقہ ہیں ان سے عبدالعزیز بن محمد اور ابن ابی ندیک نے روایت کی ہے۔

چھینکنے والا کیا کرے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی تو اس نے پڑھا "الحمد لله والاسلام علی رسول الله" حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا "میں بھی کہتا ہوں الحمد لله والاسلام علی رسول الله" لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی بلکہ آپ نے ہمیں یہ کلمات سکھائے "الحمد لله علی کل حال" یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف زیاد بن ربیع کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

چھینک کا جواب

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہودی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس امید سے چھینکتے کہ آپ ان کے لیے فرمائیں "یرحمکم الله" (اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے) لیکن آپ فرماتے "اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست فرمائے" اس باب میں حضرت علی، ابو ایوب سالم بن عبید، عبداللہ بن جعفر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سِتُّ خِصَالٍ يَعُودُ لَهُ إِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُ لَهُ إِذَا مَاتَ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَا لَا يَسْتَمِعُ عَلَيْهِ إِذَا لَفِيَ، وَيُسْتَبْتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمُخَرُّمِيُّ مَدِينِيٌّ ثِقَةٌ مَأْذَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَابْنِ أَبِي فَدْلٍكَ.

باب ۱ مَا يَقُولُ الْعَاطِسُ إِذَا عَطَسَ

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَائِبًا دُبْنَ الرَّبِيعِ نَا حَضْرَتِي مَوْلَى آلِ الْجَمَّالِ وَدَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلَى جَنْبِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ وَلَيْسَ هَكَذَا عَظَّمْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا أَنْ نَقُولَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ نَائِبِ دُبْنَ الرَّبِيعِ.

باب ۲ مَا جَاءَ كَيْفَ يُسْتَبْتُ الْعَاطِسُ

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَاسَفِيَّانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ دَيْكَمٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ الْيَهُودُ يَتَعَاطِسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُونَ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ فَيَقُولُ يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَفِي أَبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ أَبِي ثَرْبٍ وَسَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت سالم بن عبید فرماتے ہیں کہ وہ چند لوگوں کے مسافر تھے ایک آدمی کو چھینک آئی تو اس نے کہا ”السلام علیکم“ حضرت سالم نے فرمایا ”وعلیک وعلى امک“ (تھ پر اور تیری ماں پر بھی) یہ بات اس شخص پر شاق گزری تو آپ نے فرمایا میں نے تو وہی بات کہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ آپ کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی تو اس نے کہا ”السلام علیکم“ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”وعلیک وعلى امک“ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ کہے ”الحمد للرب العالمین“ اور جواب دینے والا کہے ”یرحمک اللہ“ (اللہ تجھ پر رحم فرمائے) پھر چھینکنے والا کہے ”یغفر اللہ لی ولکم“ (اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور تمہیں بھی بخش دے) اس حدیث کی روایت میں منصور سے اختلاف کیا گیا ہے اور محدثین نے ہلال بن سیاف اور سالم کے درمیان ایک اور واسطہ ذکر کیا ہے حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو کہے ”الحمد للہ علی کل حال“ (ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) جواب دینے والا ”یرحمک اللہ“ کے الفاظ کہے پھر چھینکنے والا کہے ”یہدیکم اللہ ویصلکم بالکم“

محمد بن مثنیٰ نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ ابن ابی یعلیٰ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ شعبہ اسی طرح ابن ابی یعلیٰ سے روایت کرتے ہوئے ابوالیوب سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں ابن ابی یعلیٰ کو اس روایت میں اضطراب ہے کبھی ابوالیوب سے نقل کرتے ہیں اور کبھی

۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَاسُفِيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ الْقَوْمِ فِي سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنْ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ فَكَانَ الرَّجُلُ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْ إِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلْيَقُلْ لَدُنَّ مَنْ يَرْجُو عَلَيْهِ يَرْحَمُ اللَّهُ وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللَّهُ لِي وَلَكُمْ هَذَا حَدِيثُكَ اخْتَلَفُوا إِنِّي رَوَيْتُهُ عَنْ مَنْصُورٍ وَتَدَاذَلُوا بَيْنَ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ وَبَيْنَ سَالِمِ رَجُلًا.

۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَدَا وَدَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عَيْسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلْ الَّذِي يَرْجُو عَلَيْهِ يَرْحَمُ اللَّهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بِالْكُمْ.

۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَهَكَذَا رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَقَالَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى يَضْطَرُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ أَحْيَاءُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

حضرت علی سے (رضی اللہ عنہما)

يَقُولُ أَحْيَانًا عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابن ابی سیل بواسطہ اپنے بھائی عیسیٰ اور عبدالرحمن بن ابی سیل، حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس کے معنی حدیث مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

۶۴۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الثَّقَفِيُّ السَّمَوِيُّ وَتَالَا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عَيْسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

چھینک کا جواب کب ضروری ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی آپ نے ایک کے چھینک کا جواب دیا لیکن دوسرے کی چھینک کا جواب نہ دیا۔ جس کا جواب نہ دیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اس کی چھینک کا جواب دیا لیکن میری چھینک کا جواب نہ دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے اللہ تعالیٰ کا

کتنی بار چھینک کا جواب دیا جائے

ایسا بن سلمہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے ایک آدمی کو چھینک آئی میں بھی موجود تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تم پر رحم فرمائے“ اسے دوبارہ چھینک آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اسے زکام ہو گیا ہے“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمد بن بشار بواسطہ یحییٰ بن سعید، عکرمہ بن عمار اور ایسا بن سلمہ سلمہ سے اس کے معنی مرفوع حدیث ثوات کرتے ہیں۔ البتہ اس روایت میں یہ بات زائد ہے یہ کہ اپنے تیسری بار فرمایا تجھے زکام ہے۔ یہ حدیث، ابن مبارک

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَبَابِ التَّشْمِيتِ

بِحَمْدِ الْعَارِطِ

۶۴۲. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتْ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَمَّتْ هَذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَمَّ حَمْدَ اللَّهِ وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدْ هَذَا أَحَدِيَّتٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ كَمْ لِيُشَمَّتِ الْعَارِطُ

۶۴۳. حَدَّثَنَا سُؤْيِدٌ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا شَاهِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ ثُمَّ عَطَسَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا رَجُلٌ مَزَكُومٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۴۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ أَنْتَ مَزَكُومٌ هَذَا صَحَّ

کے حدیث سے اصرار ہے...

شعبہ نے عکرمہ بن عمار سے یہ حدیث، یحییٰ بن سعید کی روایت کی مثل نقل کی احمد بن حکم بصری نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، عکرمہ بن عمار سے اسے بیان کیا۔

عمر بن اسحاق بن ابی طلحہ، بواسطہ والدہ اپنے نانا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھینکنے والے کو تین دفعہ تک جواب دو اس سے زائد پر چاہو تو جواب دو چاہو تو نہ دو یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند مجہول ہے۔

چھینک کے وقت آواز پست کرنا اور منہ ڈھانکنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تو اپنے چہرہ مبارک کو ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانک لیتے اور آواز کو پست کرتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اللہ کو چھینک پسند ہے اور جمائی ناپسند

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھینک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جمائی شیطان کی جانب سے۔ جب تم میں سے کسی ایک کو چھینک آئے تو چاہیے کہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھے جب

مِنْ حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ
عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَارٍ هَذَا الْحَدِيثَ لَحْوَ وَآيَةً
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ.

۶۴۵۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَحْمَدُ بْنُ الْحَكِيمِ الْبَصْرِيُّ
نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عِكْرَمَةَ
بْنِ عَمَارٍ بِهَذَا

۶۴۶۔ حَدَّثَنَا الْفَاسِمِيُّ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ مَنَا
أَسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّكَلَوِيُّ الْكُوفِيُّ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ
بْنِ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبِي خَالِدٍ
الدَّارِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ
أُمِّهِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَشْتَمُ الْعَاطِسُ ثَلَاثًا فَإِذَا أَدْفَنَ
شَتَّتْ فَشَتَّتَتْهُ وَإِنْ شَتَّتَتْ فَلَا هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ مَجْهُولٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَفْضِ الصَّوْتِ وَ
تَخْمِيرِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْعُطَاسِ

۶۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ الْوَاسِطِيُّ نَا
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَطَسَ غَطَّى وَجْهَهُ بِبِدْرٍ
أَوْ بِثَوْبِهِ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهُ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ
وَيَكْرَهُ التَّثَاوُبَ

۶۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سَفْيَانُ عَنْ ابْنِ
عَجْلَانَ عَنْ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُطَاسُ
مِنَ اللَّهِ وَالتَّثَاوُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا اسْتَأْذَنَ
أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِئِهِ وَإِذَا قَالَ آهَ

وہ "اے" کہتا ہے تو شیطان اس کے منہ سے ہنستا ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتا اور جمائی کو ناپسند فرماتا ہے۔ لہذا جب کوئی شخص جمائی کے وقت "اے" کہے تو شیطان اس کے منہ سے ہنستا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو چھینک پسند ہے اور جمائی ناپسند پس جب تم میں سے کوئی چھینک آنے پر الحمد للہ کہے تو ہر سننے والے کو "یرحمک اللہ" کہنا لازم ہے لیکن جمائی! تو جس کو جمائی آئے وہ حتی الامکان ٹوٹانے کی کوشش کرے اور "ہا ہا ہا" نہ کہے کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہے جو اس پر ہنستا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور یہ ابن عجلان کی روایت سے اصح ہے۔ ابن ابی ذہب، سعید مقبری کی حدیث کے لیے ابن عجلان سے احفظ اور اثبت ہے میں نے سنا ابوہریرہ عطار بصری بواسطہ علی بن مدینی اور یحییٰ بن سعید ذکر کرتے ہیں کہ محمد بن عجلان نے کہا سعید مقبری نے اپنی بعض روایات براہ راست حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیں جبکہ بعض روایات ایک شخص کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیں یہ روایتیں مجھ پر خطاط ہو گئیں لہذا اس نے ان سب کو بلا واسطہ حضرت ابوہریرہ سے نقل کیا۔

نماز میں چھینک کا آنا شیطان کی طرف سے ہے

عدی بن ثابت بواسطہ والد اپنے دادا سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ نماز میں چھینک، اور جمائی اگرچہ حیض، قے اور شمیر شیطان کی طرف سے ہیں یہ حدیث عزیز ہے ہم اسے صرف بواسطہ شریک ابو یقظان سے روایت سے پہچانتے

فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ وَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّنَاقُطَ فَإِذَا خَالَ الرَّجُلُ ۱۴۸ إِذَا تَنَاقَطَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّنَاقُطَ فَإِذَا خَالَ الرَّجُلُ أَحَدُكُمْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَحَقَّ عَلَى كُلِّ مَنْ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَأَمَّا التَّنَاقُطُ فَإِذَا تَنَاقَطَ أَحَدُكُمْ فَخَيْرُكَ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُولُ هَا هَا هَا فَإِنَّ شَاذِلَكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ بْنِ عَجْلَانَ وَابْنُ أَبِي ذَيْبٍ أَحْفَظُ الْحَدِيثِ سَعِيدُ الْمَقْبُرِيِّ وَاتَّبَعْتُ مِنْ ابْنِ عَجْلَانَ وَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الْعُطَاسَ الْبَصْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَحَادِيثُ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ رَوَى بَعْضُهَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَبَعْضُهَا سَعِيدٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَاخْتَلَطَتْ عَلَيَّ فَجَعَلْتُهَا عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

بَابُ ۳ مَا جَاءَ أَنَّ الْعُطَاسَ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ دَفَعَهُ قَالَ الْعُطَاسُ وَالتَّنَاقُطُ وَ التَّنَاقُطُ فِي الصَّلَاةِ وَالْحَيْضُ وَالتَّقِيُّ وَالدَّرْعَانُ مِنَ الشَّيْطَانِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ

ہیں میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ سے عدی کے دادا کا نام پوچھا تو انہوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں یحییٰ بن معین سے مذکور ہے کہ ان کا نام دینار ہے۔

کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کے
ممانعت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے دوسرے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے۔ یہ حدیث حسنہ صحیحہ ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود نہ بیٹھ جائے (راوی کہتے ہیں) لوگ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے اٹھتے لیکن آپ ان کی جگہ نہ بیٹھتے۔ کسی جگہ سے اٹھ کر جانے والا اس جگہ کا زیادہ مستحق ہے۔

حضرت وہب بن حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنی جگہ کا زیادہ مستحق ہے اگر کسی ضرورت کے لیے باہر جائے اور پھر واپس لوٹے تو وہ اس جگہ کا زیادہ مستحق ہے۔ یہ حدیث صحیحہ غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکرہ، ابوسعید اور ابوصدیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقولہ ہیں۔

الْأَمِنْ حَدِيثِ شَرِيكَ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ وَ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قُلْتُ لِمَا اسْمُ جَدِّ عَدِيِّ قَالَ لَا أَدْرِي وَذَكَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ قَالَ اسْمُهُ دِينَارٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ ٦٥١. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقِيمُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

٦٥٢. حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ عَنْ عَبْدِ الرَّمَّاقِ أَنَا مَعَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقِيمُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ يَقُومُ لِابْنِ عُمَرَ فَكَانَ يَجْلِسُ فِيهِ

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

٦٥٣. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ وَهْبِ بْنِ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ وَإِنْ خَوَّجَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

بَاب ۲۸۱ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجُلُوسِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ بَعْدَ إِذْ نَهَيَا

۶۵۴. حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَا أُسَامَةُ بْنُ نَازِدٍ نَحْنُ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِأَذْنِهِمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَحْوَلُ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ أَيْضًا.

بَاب ۲۸۲ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْعُقُودِ وَسُطِّ الْحَلَقَةِ

۶۵۵. حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَا شُعَيْبٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسُطِّ الْحَلَقَةِ فَقَالَ حَذِيقَتُهُ مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ أَوْ لَعَنَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ مَنْ قَعَدَ وَسُطِّ الْحَلَقَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مَجْلَزٍ اسْمُهُ لَا حَقُّ بَنُ حَمِيدٍ.

بَاب ۲۸۳ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ

۶۵۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَاعِقَانُ نَاحِمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُسَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ وَآلٍ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا إِذَا مَا أَوْكَا لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَةِ لَيْلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۶۵۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ نَاقِيصَةُ نَاقِي سُهَيْبَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ صَفْوَانَ حِينَ رَأَوْهُ فَقَالَ اجْلِسَا سَمِعْتُ

بلا اجازت دو آدمیوں کے درمیان بیٹھنا منع ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھے۔ یہ حدیث حسن ہے اور اسے عامر احوال نے بھی عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے۔

حلقہ کے درمیان بیٹھنے کی ممانعت

حضرت ابو مجلز سے روایت ہے ایک آدمی حلقہ کے درمیان بیٹھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ملعون ہے یا اللہ تعالیٰ نے بزبان رسول اسے ملعون قرار دیا جو حلقہ کے درمیان بیٹھے یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو مجلز کا نام لاحق بن حمید ہے، کسی کے لیے کھڑا ہونے کی ممانعت

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ تھا لیکن آپ کو دیکھ کر وہ کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے پسند نہیں فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابو مجلز سے روایت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت عبد اللہ بن زبیر اور ابن صفوان ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے حضرت معاویہ نے فرمایا بیٹھو کیونکہ

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جسے یہ بات پسند ہو کہ لوگ اس کے لیے بت کی طرح کھڑے ہوں اسے اپنا ٹھکانہ جہنم نہیں بنانا چاہیے اس باب میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔ ابوامامہ نے بواسطہ حبیب بن شہیہ اور ابوہریرہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم

ناخن کتروانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ باتیں فطرت سے ہیں۔ استرا لینا (زیر ناف بالوں کا مونڈنا)، ختنہ کرنا، مونچھیں کٹوانا، بغلوں کے بال صاف کرنا اور ناخن کتروانا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس چیزیں فطرت سے ہیں۔ مونچھیں کٹوانا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن کترانا انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا، بغلوں کے بال صاف کرنا، زیر ناف بالوں کا مونڈنا اور پانی سے استنجاء کرنا۔ ذکر یا فرماتے ہیں حضرت مصعب نے فرمایا میں دسویں بات بھول گیا ہوں غالباً وہ کلی کرنا ہے اس باب میں حضرت عمار بن یاسر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ”انتقاص المساء“ سے مراد پانی سے استنجاء کرنا ہے۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَتَرَهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا هَذَا زَيْنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب مَا جَاءَ فِي تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ

۶۵۸. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ وَغَيْرُهُ وَاحِدٌ قَالُوا أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمْسُ مِنَ الْفِطْرَةِ الْإِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَنْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۶۵۹. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَذَا قَالَا وَكَيْفٌ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْحِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللَّحْيَةِ وَالسَّوَالِ وَالْإِسْتِنْشَاقُ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَعَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَتَنْفُ الْإِبْطِ وَحَقْنُ الْعَانَةِ وَاتِّقَاصُ الْمَاءِ قَالَ زَكْرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَلَيْسَتْ الْعَانَةُ إِلَّا أَنْ تَكُونَتِ الْمَضْمَعَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَالَ أَبُو عِيْنٍ وَاتِّقَاصُ الْمَاءِ هُوَ الْإِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ

۱۵۔ اصحاب علم وفضل کی آمد پر کھڑا ہونا اچھی بات ہے کیونکہ یہ ان کا اعزاز و اکرام ہے۔ البتہ کسی کے لیے محض اس کی دنیاوی حیثیت کے پیش نظر کھڑا ہونا منع ہے۔ اسی طرح انسان کی اپنی خواہش نہیں ہونی چاہیے کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہوں (منترجم)

ناخن کاٹنے اور مونچھیں کتروانے کے مدت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے ہر چالیس دن کے بعد ناخن کاٹنے، مونچھیں کتروانے اور زیر ناف بالوں کے مونڈنے کا وقت مقرر فرمایا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہمارے لیے مونچھیں کترنے، ناخن کاٹنے، زیر ناف بال مونڈنے اور بغلوں کے بال صاف کرنے میں وقت مقرر کیا گیا چالیس دن سے زیادہ نہ بھوڑیں۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے اچھ ہے۔ صدقہ بن موسیٰ، محدثین کے نزدیک حافظ نہیں ہے۔

مونچھیں کتروانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھیں مبارک کتروایا کرتے تھے اور اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مونچھیں نہ کٹوائے وہ ہم میں سے نہیں۔ اس باب میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہے محمد بن بشر نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، یوسف بن صہیب سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

باب ۲۸۴ مَا جَاءَ فِي تَوَقُّيْتِ تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَإِخْذِ الشَّارِبِ

۶۶۰. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَاعِدُ الصَّمَدِ نَاعِدَقْتُ بْنُ مُوسَى أَبُو مُحَمَّدٍ صَاحِبُ الدَّقِيقِ نَابُوعِيْمَانُ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ وَقَّتَ لَهُمْ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً تَقْلِيمَ الْأَظْفَارِ وَإِخْذَ الشَّارِبِ وَحَلَقَ الْعَانَةَ.

۶۶۱. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُمَرَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقَّتَ لَنَا فِي قِصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَحَلَقِ الْعَانَةِ وَتَقِفِ الْإِبْطِ أَنْ لَا تَتْرُكَ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا هَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَصَدَقْتُ بْنُ مُوسَى لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِالْحَافِظِ.

باب ۲۸۵ مَا جَاءَ فِي قِصِّ الشَّارِبِ

۶۶۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْوَلِيدِ الْكُوفِيُّ الْكِنْدِيُّ نَائِحِي بْنُ أَدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي أَوْ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهِ قَالَ وَكَانَ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ إِبْرَاهِيمُ يَفْعَلُهُ هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۶۶۳. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاعِدِيَّةُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ صَهِيْبٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ نَائِدِ بْنِ أَرْقَمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا وَفِي الْبَابِ عَنِ الْخَيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِحِي بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ صَهِيْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

باب ۲۸۶ ما جاء في الأخذ من اللحية

۶۶۴ - حَدَّثَنَا هُتَاةُ بْنُ هَارُونَ عَنْ
أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ
مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطَرَفِهَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ عُمَرُ بْنُ
هَارُونَ مُقَابِرُ الْحَدِيثِ لَا أَعْرِفُ لَهُ حَدِيثًا
لَيْسَ لَهُ أَصْلٌ أَوْ قَالَ يَتَعَرَّضُ لَهُ إِلَّا هَذَا
الْحَدِيثُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ
مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطَرَفِهَا وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا
مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ هَارُونَ وَرَأَيْتُهُ حَسَنَ الرَّأْيِ
فِي عُمَرَ بْنِ هَارُونَ وَسَمِعْتُ قُتَيْبَةَ يَقُولُ عُمَرُ
بْنُ هَارُونَ كَانَ صَاحِبَ حَدِيثٍ وَكَانَ يَقُولُ
الرَّيْمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ قَالَ قُتَيْبَةُ نَاوَكَيْمُ بْنُ
الْجَرَّاحِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَضَبَ الْمُنْجَنِيْقَ عَلَى أَهْلِ
الطَّائِفِ قَالَ قُتَيْبَةُ قُلْتُ لَوْ كَيْفَ مِنْ هَذَا قَالَ
صَاحِبُكُمْ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ .

باب ۲۸۷ ما جاء في إعفاء اللحية

۶۶۵ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَاعِبُ اللَّهِ
بْنُ شَيْبَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْفُوا
الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحْيَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ .
۶۶۶ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَاعِمٌ نَاعِمٌ عَنْ
أَبِي بَكْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ
وَالْإِعْفَاءِ لِلِّحْيِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ
أَبِي بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ هُوَ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ ثِقَةٌ وَعَمْرُو

حضرت عمرو بن شعيب بواسطہ والد اپنے
دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم اپنی داڑھی مبارک کی لمبائی اور چوڑائی
سے کچھ حصہ لیا کرتے تھے ۔ یہ حدیث غریب
ہے ۔ امام بخاری فرماتے ہیں عمر بن ہارون
مقارب الحدیث ہے اس روایت کے
علاوہ مجھے اس کی ایسی کوئی روایت معلوم
نہیں جو بے اصل ہو یا اس میں وہ متفقہ
ہو ۔ حدیث مذکورہ کو ہم صرف عمر بن ہارون
کی روایت سے پہچانتے ہیں امام ترمذی فرماتے
ہیں میں نے ان کے بارے میں امام بخاری کی
ابھی رائے پائی قتیبہ فرماتے ہیں عمر بن ہارون صاحب
حدیث تھے اور فرماتے تھے ایمان، قول و عمل کا نام
ہے ۔ قتیبہ فرماتے ہیں ہم سے وکیع نے بواسطہ
ایک آدمی کے حضرت ثور بن یزید سے روایت کیا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف پر منجنیق نصب کی۔
قتیبہ فرماتے ہیں میں نے وکیع سے اس شخص کے بارے
میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ عمر بن ہارون ہیں ۔

داڑھی بڑھانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
”مونیچیں کٹاؤ اور داڑھی بڑھاؤ“ یہ حدیث
حسن صحیح ہے ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مونیچیں
کٹوانے اور داڑھی بڑھانے کا حکم فرمایا۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ ابوبکر بن نافع ،
ابن عمر کے غلام ہیں اور ثقہ ہیں ۔ عمر بن نافع بھی ثقہ

ہیں اور حضرت ابن عمر کے غلام عبداللہ بن نافع، حدیث میں ضعیف ہیں۔

چپ لیٹ کر پاؤں کو پاؤں پر رکھنا

حضرت عباد بن تیمم اسے چپا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چپ لیٹے ہوئے دیکھا آپ نے ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عباد بن تیمم کے چچا عبداللہ بن زید عاصم مازنی ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

اس طرح لیٹنے کی ممانعت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر وغیرہ بالکل لیٹ لینے (کہ اعضا باہر نہ نکل سکیں) پنڈلیوں کو رانوں سے ملا کر باندھنے اور چپ لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھنے سے منع فرمایا اس حدیث کو متعدد لوگوں نے سلیمان تیمی سے روایت کیا ہم اس خدائش (راوی) کو نہیں پہچانتے کہ وہ کون ہے۔ سلیمان نے اس کے علاوہ اور روایات بھی اس سے لی ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چادر وغیرہ بالکل لیٹ لینے (کہ اعضا باہر نہ نکل سکیں) پنڈلیوں کو رانوں سے ملا کر باندھنے اور چپ لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بیٹ کے بل لیٹنے کی ممانعت

ف چادر وغیرہ کو بالکل لیٹنے سے ممانعت کی وجہ ہے کہ بوقت ضرورت ہاتھوں کا باہر نہ نکال دیا جائے جبکہ بعض اوقات نہایت جلدی ہوتی ہے۔ پنڈلیوں کو رانوں سے ملا کر بیٹھنے میں ستر رکھنے کا امکان ہے اگر یہ خدشہ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں جیسا کہ امام نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم میں فرمایا (مترجم)

بْنُ نَافِعٍ ثِقَةٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يُضَعَّفُ.

باب ۲۸۷ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ أَحَدَى الرَّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى مُسْتَلْقِيًا

۶۶۷. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَحْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَاسُفِيَانُ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاحِدًا أَحَدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَمْرُو بْنُ تَمِيمٍ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ

باب ۲۸۸ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَّةٍ فِي ذَلِكَ

۶۶۸. حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ نَا ابْنِ نَاسِئِمَانَ التَّمِيمِيَّ عَنْ خَدَاشٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكِهِيَ عَنْ إِشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَالْإِحْتِبَاءِ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ أَحَدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ هَذَا حَدِيثٌ سَوَاءٌ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ وَلَا نَعْرِفُ خَدَاشًا هَذَا مَنْ هُوَ وَقَدْ رَوَى لَهُ سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ غَيْرَ حَدِيثٍ.

۶۶۹. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَاسِئِمَانَ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكِهِيَ عَنْ إِشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَالْإِحْتِبَاءِ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ أَحَدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۲۸۹ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَّةِ الْأَضْطِجَاعِ عَلَى الْبَطْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو
پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھ کر فرمایا
اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں
فرماتا۔ اس باب میں حضرت طحفہ اور ابن عمر
رضی اللہ عنہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں
یحییٰ بن ابی کثیر نے یہ حدیث بواسطہ ابوسلمہ اور عیش
بن طحفہ، طحفہ سے روایت کی طحفہ بھی کہا گیا ہے لیکن
صحیح لفظ طحفہ ہے بعض نے طغفہ کہا اور بعض حفاظ نے طغفہ کو صحیح کہا

شرمگاہ کی حفاظت

حضرت ہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے
روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض
کیا یا رسول اللہ! ہم اپنے جسم کے کس حصے کو
چھپائیں اور کس کو کھلا چھوڑ دیں نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اپنی بیوی اور لونڈی کے سوا سب
سے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھو انہوں نے عرض کیا
مرد، مرد کے ساتھ رہتا ہے آپ نے فرمایا اگر ممکن
ہو کہ اسے کوئی نہ دیکھے تو البس ہی کرو (دکھاؤ)
میں نے عرض کیا انسان تنہا بھی موتا ہے۔ آپ نے
فرمایا اللہ تعالیٰ زیادہ لائق ہے کہ اس سے حیا کیا جائے یہ حدیث حسن ہے
ہز بن حکیم کے دادا کانام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے، جریری نے
تیکہ لگانا

حضرت جابر بن سمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تیکہ پر بائیں پہلو ٹیک لگائے دیکھا ہے۔
یہ حدیث حسن غریب ہے متفقہ لوگوں نے اسے بواسطہ
اسرائیل اور سماک حضرت جابر بن سمہ رضی اللہ عنہ سے نزول
کیا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تیکے پر ٹیک لگا کر
حضرت جابر بن سمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تیکہ

۶۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاعْبِدُهُ بَنُ سَلِيمَانَ
وَعَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُصْطَجِعًا عَلَى بَطْنِهِ فَقَالَ
إِنَّ هَذِهِ ضُجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللَّهُ وَفِي الْبَابِ
عَنْ طُحْفَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَمَادَى يَحْيَى
بْنُ أَبِي كَثِيرٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
يَعِيشِ بْنِ طُحْفَةَ عَنْ أَبِيهِ وَيُقَالُ طُحْفَةُ وَالصَّيْحَمُ
طُحْفَةُ وَيُقَالُ طُغْفَةُ وَقَالَ بَعْضُ الْحَفَاطِ الصَّيْحَمُ طُحْفَةُ
بَابُ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ الْغُورَةِ

۶۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ ثَنَى أَبِي عَنْ جَدِّهِ قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ غُورَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا
نَذُرُ قَالَ احْفَظْ غُورَاتَكَ إِلَّا مِنْ نَوَجَتِكَ أَوْ
مَا مَكَتَ يَمِينَكَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَكُونُ مَعَ
الرَّجُلِ ذَلِكَ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَاهَا أَحَدٌ
فَأَفْعَلْتُ فَلْتُ قَالَ الرَّجُلُ يَكُونُ خَالِيًا قَالَ فَاللَّهُ
أَحَقُّ أَنْ يُسَخِّحَ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَجَدْتُهُ
بِهَازِ اسْمُهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ حَيْدَةَ الْقُشَيْرِيُّ وَقَدْ
رَوَى الْجَرِيرِيُّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ الْوَالِدُ
بِهَازِ

باب ۲۹۲ مَا جَاءَ فِي الْإِتِكَاءِ

۶۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ
الْبَغْدَادِيُّ نَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا اسْرَائِيلُ
عَنْ سَيَّالٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِيهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَكِّئًا عَلَى
وِسَادَةٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا عَلَى بَسَارَةٍ
۶۷۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ عِيسَى نَا وَكَيْعُ
اسْرَائِيلُ عَنْ سَيَّالٍ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ

پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔
 بغیر اجازت دوسرے کی جگہ نماز پڑھانے اور اسکی نشست پر بیٹھنے کی ممانعت
 حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کی اجازت
 بغیر نہ تو اس کی مقررہ امامت میں نماز پڑھائی
 جائے اور نہ کسی کے گھر میں اس کی مخصوص
 جگہ پر بیٹھا جائے۔ یہ حدیث
 حسن ہے۔

سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ
 حقدار ہے

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم پیدل چل رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اس
 کے ساتھ گدھا تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ!
 ”سوار ہو جائیے“ اور خود وہ پیچھے کی طرف ہو گیا۔ نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”نہیں“ بلکہ اپنی سواری
 کے اگلے حصے کا تو زیادہ مستحق ہے، مگر یہ
 کہ تو مجھے اجازت دے (تو ٹھیک ہے)
 اس نے عرض میں نے آپ کو اجازت دیدی“ راوی فرماتے ہیں پھر حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گئے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

تالین رکھنے کے

اجازت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کیا تمہارے پاس انماط (تالین) ہیں؟“
 میں نے عرض کیا حضور! ہمارے پاس انماط کہاں آپ نے فرمایا
 ”عنقریب تمہارے پاس انماط ہوں گے“ حضرت جابر فرماتے ہیں۔
 میں اپنی بیوی سے کہتا ہوں ”مجھ سے اپنے انماط دور رکھ“ تو وہ
 کہتی ہے کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا عنقریب تمہارا
 پاس انماط ہوں گے تو (یہ سن کر) میں اسے اس کے

سماعہ قال رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مُتَّكِئًا عَلَى وَسَادَةٍ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ صَحِيحَةٍ.

باب ۲۹۳

۶۴۴۔ حَدَّثَنَا هَمْدَانُ أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنْ
 الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي
 بِنِ ضَمْعَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمَرُ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ
 وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ هَذَا
 حَدِيثٌ حَسَنٌ.

باب ۲۹۴ مَا جَاءَ أَنَّ الرَّجُلَ أَحَقُّ

بِصَدْرِ دَابَّتِهِ

۶۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ
 نَاعِلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدِ بْنِ أَبِي ثَيْبٍ عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ
 بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذْ
 جَاءَهُ رَجُلٌ وَمَعَهُ حِمَاءٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 ارْكَبْ وَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ إِلَّا
 أَنْ تَجْعَلَ لِي قَالَ قَدْ جَعَلْتُهُ لَكَ قَالَ فَرَكِبَ
 هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

باب ۲۹۵ مَا جَاءَ فِي التَّخَصُّصِ فِي إِتْحَادِ

الْأَنْمَاطِ

۶۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِمُ بْنُ الرَّحْمَنِ
 بْنُ مَهْدِيٍّ نَاسِفِيَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدَّرِ
 عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ أَنْمَاطٌ قُلْتُ وَاقِفِي يَكُونُ
 لَنَا أَنْمَاطٌ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ أَنْمَاطٌ
 قَالَ فَإِنَّا لَكُونُ لَا مَرَأَتِي أَخْرَجَتْنِي عَنْ أَنْمَاطِكُ
 فَتَقُولُ الْمَ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حال پر چھوڑ دیتا ہوں یہ حدیث حسن
غریب ہے۔

ایک جانور اور تینے سواریاں

حضرت ابیاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ اپنے والد
سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کی سفید خچر کو جس پر آپ کے ہمراہ
حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما بھی تھے
پکڑ کر لے گیا یہاں تک کہ حجرہ مبارکہ میں داخل کر
دیا یہ آگے تھے اور یہ پیچھے (یعنی امام
حسن و حسین رضی اللہ عنہما) اس باب میں حضرت
ابن عباس اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم سے بھی
روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

اچانک نظر پڑ جانا

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے کسی پر اچانک نظر پڑ جانے کا حکم
پوچھا تو آپ نے مجھے نظر پھیر لینے کا حکم دیا
یہ حدیث حسن صحیح ہے اور البوزرعہ کا نام
ہرم ہے۔

حضرت ابن بربدہ اپنے والد سے مرفوعاً
روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اے علی! ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالو
کیونکہ تمہارے لیے پہلی نظر ہے، دوسری نظر نہیں۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے اسے صرف حدیث شریکے پہناتے ہیں۔
عورتوں کا مردوں سے پردہ کرنا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ أَنْطَاطٌ قَالَ
فَادَّعَاهَا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ.

باب ۲۹۷ مَا جَاءَ فِي زُكُوفِ ثَلَاثَةِ عَلَى دَابَّةٍ

۶۷۷. حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ
نَا النَّصْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَمْرُو مَتَّى عَنْ عَمَّارٍ
عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ
قُدْتُ بِنَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنِ
وَالْحُسَيْنِ عَلَى بَذْلِكِهِمُ التَّشَهُبَاءَ حَتَّى أَدْخَلْتُهُ
حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَقْدَامُهُ
وَهَذَا أَخْلَفُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
غَرِيبٌ.

باب ۲۹۸ مَا جَاءَ فِي نَظَرَةِ الْفَجَاءَةِ

۶۷۸. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا هُشَيْمُ بْنُ نَافِعٍ
بُنُ عَبِيدٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ
بُنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
نَظَرَةِ الْفَجَاءَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو نُرَّةٍ عَنْ
اسْمُهُ هَرَمٌ.

۶۷۹. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي
رَبِيعَةَ عَنْ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ قَالَ
يَا عَلِيُّ لَا تَتَّبِعِ النَّظَرَةَ النَّظَرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى
وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ.

باب ۲۹۹ مَا جَاءَ فِي إِحْتِجَابِ النِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ

۶۸۰. حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ نَا عَيْدُ اللَّهِ نَا يُونُسُ

میں نے رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور یہ واقعہ پردے کے حکم سے بعد کا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے پردہ کرو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا وہ نابینا نہیں وہ ہمیں نہ تو دیکھتے ہیں اور نہ ہی پہچانتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم بھی نابینا ہو کی تم انہیں دیکھ نہیں رہی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عورتوں کے ہاں ان کے خاوندوں کی اجازت بغیر جانا منع ہے

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے غلام فرماتے ہیں مجھے حضرت عمرو بن عاص نے حضرت علی کے پاس اسما بنت عمیس کے ہاں جانے کی اجازت طلب کرنے کے لیے بھیجا انہوں نے اجازت دے دی جب حضرت عمرو بن عاص اپنی ضرورت سے فارغ ہوئے تو ان کے غلام نے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا یا (مطلقاً) منع فرمایا کہ ہم عورتوں کے ہاں ان کے خاوندوں کی اجازت بغیر جائیں۔ اس باب میں حضرت غنیمہ بن عامر، عبد اللہ بن عمرو اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عورتوں کے فتنے سے بچنا

حضرت اسامہ بن زید اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے بعد کے لوگوں میں مردوں کے لیے عورتوں سے بڑھ کر نقصان دہ فتنہ

بُنْ يَزِيدُ عَنِ ابْنِ شَرِهَابٍ عَنْ نَبْهَانَ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِيمُونَةَ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَهُ أَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَذَلِكَ يَعُدُّ مَا أَمَرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ هُوَ أَعْمَى لَا يُبْصِرُ نَا وَلَا يَعْرِفُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَمِيَا وَإِنْ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ۳۹۹ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِإِذْنِ أَرْوَاحِهِنَّ ۶۸۱. حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ شُعْبَةَ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ عَمْرًا وَابْنَ الْعَاصِ أَرْسَلَهُ إِلَى عَائِشَةَ يَسْتَأْذِنُهُ عَلَى أَسْمَاءَ ابْنَةِ عُمَيْسٍ فَأَذِنَ لَهُ حَتَّى إِذَا خَرَعَ مِنْ حَاجَتِهِ سَأَلَ الْمَوْلَى عَمْرًا وَابْنَ الْعَاصِ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَنَا أَوْ نَهَى أَنْ نَدْخُلَ عَلَى النِّسَاءِ بِغَيْرِ إِذْنِ أَرْوَاحِهِنَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ۴۰۰ مَا جَاءَ فِي تَحْذِيرِ فِتْنَةِ النِّسَاءِ

۶۸۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصُّنْعَانِيُّ نَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور کوئی نہیں چھوڑا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کئی ثقہ راویوں نے اسے بواسطہ سلیمان تیمی، ابو عثمان اور اسامہ بن زید، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ لیکن انہوں نے سعید بن زید عمرو بن نفیل کا ذکر نہیں کیا معتمر کے علاوہ کوئی دوسرا راوی ہمارے علم میں نہیں جس نے اسامہ بن زید اور سعید بن زید دونوں سے روایت کی ہو۔ اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

پیشانی پر بالوں کو جمع کرنا منع ہے

حمید بن عبدالرحمن سے روایت ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ شریف میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا "اے مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اس قصے (پیشانی پر بال جمع کرنے) سے منع کیا اور فرمایا بنی اسرائیل کی عورتوں نے جب یہ کام اختیار کیا تو وہ ہلاک ہو گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعدد طریق سے مروی ہے۔

بال لگانے اور لگوانے والی نیز گودنے اور گدڑنے والی کا حکم۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدنے اور گدڑنے والی عورتوں، زینت کے لیے چہرے بال نوچنے والی اور اللہ کی تخلیق کو بدلنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةً أَضُرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الثَّقَاتِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ مَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا رَفِيَهُ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ مَيْدٍ وَ سَعْدِ بْنِ مَيْدٍ غَيْرِ الْمُعْتَمَرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

باب ۳۱۸ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اتِّخَاذِ الْقُصَّةِ

۶۸۳. حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَاعِبٌ اللَّهِ نَائِلُ لُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَاحِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مَعَاوِيَةَ خَطْبَ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُولُ أَيُّكُمْ عَلِمَ كَرَاهِيَةَ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ هَذِهِ الْقُصَّةِ وَ يَقُولُ إِنَّمَا هَكَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حَيْنَ اتَّخَذَهَا نِسَاءُ هُمْ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرٍ وَجْهٌ عَنْ مَعَاوِيَةَ.

باب ۳۱۹ مَا جَاءَ فِي الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ

۶۸۴. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاعِبٌ عِدَّةٌ بَنُ حَمِيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُنْتَمِصَاتِ مُبْتَغِيَاتِ يَلْحُسْنَ مُغَيَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ هَذَا

ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان
عورتوں پر لعنت بھیجی جو (بناوٹی، بال لگاتی یا لگواتی ہیں
اور بدن کو گھٹتی یا گھٹواتی ہیں۔ حضرت نافع فرماتے ہیں اس گودے
سے مراد دانتوں کو جدا جدا کرنا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے
اس باب میں حضرت عائشہ، معقل بن یسار، اسماء بنت ابی بکر اور ابن
عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

محمد بن بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، عبید اللہ بن
عمر اور نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے
ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی لیکن اس میں حضرت نافع
کا قول ذکر نہیں کیا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مردوں کے مشابہ بننے والی عورتیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے مردوں کے مشابہ بننے والی عورتوں
اور عورتوں کے مشابہ بننے والے مردوں
پر لعنت لگے ہے یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے
بننے والے مردوں اور مرد بننے والے
عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی روایت
مذکور ہے۔

عورتوں کا خوشبو لگا کر باہر جانا منع ہے۔

حَدِیثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَنَ
اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَ
الْمُسْتَوْشِمَةَ وَقَالَ نَافِعٌ الْوَاشِمَةُ فِي اللَّحْيَةِ
هَذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ
وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَاسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ۔

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَافِعُ بْنُ سَعِيدٍ
فَاعْبُدُ اللَّهَ بْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا
فِيهِ قَوْلَ نَافِعٍ هَذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

باب مَا جَاءَ فِي الْمُنْتَشِبَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

۶۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ
الطَّيْلِيسِيِّ نَافِعُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنْتَشِبَاتِ بِالرِّجَالِ
مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُنْتَشِبِينَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ
هَذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۶۸۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَدِيُّ نَافِعُ بْنُ
الزَّيَّاتِ اَنَا مَعْمَدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ وَأَبُو بَكْرٍ
عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ
الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ هَذَا حَدِیثٌ
حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ
عَائِشَةَ۔

باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوجِ الْمَرْأَةِ مُتَعَطِّرَةً

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آنکھ زنا کار
ہے اور عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس
سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے
اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی
روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح

ہے مردوں اور عورتوں کی خوشبو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مردوں
کی خوشبو وہ ہے جس کی بو، ظاہر اور رنگ
پوشیدہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس
کا رنگ ظاہر اور بو، پوشیدہ

ہو۔

علی بن حجر نے بواسطہ اسماعیل بن ابراہیم،
حبریری، ابونضرہ اور طفاری، حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت
کی۔ یہ حدیث حسن ہے البتہ طفاری کو ہم اس حدیث
کے علاوہ اور کہیں نہیں جانتے اور نہ ہی ہمیں اس کا نام معلوم ہے
اسماعیل بن ابراہیم کی روایت زیادہ پوری اور لمبی ہے اس
باب میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی
روایت مذکور ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کی
بہترین خوشبو وہ ہے جس کی بو ظاہر اور رنگ
پوشیدہ ہو اور عورتوں کی اچھی خوشبو وہ ہے
جس کا رنگ ظاہر اور بو، پوشیدہ ہو اور آپ نے
ریشم کی سرخ چادر سے منع فرمایا۔ یہ حدیث اس طریق
سے حسن غریب ہے۔

۶۸۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ نَاشِرُ الْبُخَارِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْقَطَّانِ عَنْ تَابِتِ بْنِ عَمَارَةَ الْهَمْدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ
بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَىٰ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَيْنٍ نَازِيَةٌ وَالْمَرْأَةُ إِذَا
اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا
يَعْنِي زَانِيَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَذَا أَحَدُ
حَسَنٍ صَحِيحٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي طَيْبِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ
۶۹۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ
عَنْ سُبَيَّانَ بْنِ الْحَجَرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ رَجُلٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ طَيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ مِنْ رِيحِهِ وَ
خَفِيَ كَوْنُهُ طَيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ كَوْنُهُ
وَخَفِيَ رِيحُهُ.

۶۹۱. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْحَجَرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ
الْطَّفَاوِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهَذَا أَحَدُ
حَسَنٍ إِلَّا أَنَّ الطَّفَاوِيَّ لَا نَحْنُ فَمَّا الْآفِي هَذَا
الْحَدِيثُ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ وَحَدِيثُ إِسْمَاعِيلَ
بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَتَمُّ وَأَطْوَلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ
بْنِ حُصَيْنٍ.

۶۹۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ الْهَمْدِيُّ
ثَنَا سَعِيدُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ
بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ خَيْرَ طَيْبِ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ مِنْ رِيحِهِ وَخَفِيَ
كَوْنُهُ وَخَيْرُ طَيْبِ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ كَوْنُهُ وَخَفِيَ
مِنْ رِيحِهِ وَكَهْنِي عَنِ الْمَيْثَرَةِ الْأَمْجَوَانِ هَذَا أَحَدُ
حَسَنٍ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ.

خوشبو واپس کرنے کی ممانعت

حضرت ثمامہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ خوشبو واپس نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو (کا عطیہ) واپس نہیں کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں نکلیں، تیل اور دودھ واپس نہ کئے جائیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور عبد اللہ بن مسلم سے مراد ابن جندب مدنی ہیں۔

حضرت ابو عثمان نندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی کو خوشبو دی جائے تو وہ اسے واپس نہ کرے کیونکہ یہ جنت سے ہے۔ یہ حدیث غریب حسن ہے حنان سے اس کے علاوہ اور کوئی روایت ہم نہیں پہچانتے ابو عثمان نندی کا نام عبد الرحمن ابن مل سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا لیکن نہ آپ کو دیکھا اور نہ ہیے کچھ سنا۔

مرد کا مرد سے اور عورت کا عورت سے ننگے جسم مانع ہے

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت دوسری سے ننگے جسم نہ ملے کہ پھر وہ اپنے خاوند سے اس کی حالت

باب ۳۲۳ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ سَرِّ الطَّيِّبِ

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِبُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَاعِزَ رُفَّةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ ثَمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّسَّ لَا يَرُدُّ الطَّيِّبَ وَقَالَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطَّيِّبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي مُطَيْمَنٍ نَاعِبُ أَبِي مُطَيْمَنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالذَّهْنُ وَاللَّبَنُ هَذَا أَحَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ جُنْدَبٍ وَهُوَ مَدَنِيٌّ

۴۹۵۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَهْدِيٍّ نَاعِبُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلِيفَةَ نَاعِبُ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ حُجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ حُثَّانٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمْ الرِّيحَانَ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ هَذَا أَحَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ لِحُثَّانٍ غَيْرَ هَذَا أَحَدِيثٌ وَأَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ إِسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مِلٍّ وَتَدُّ أَدْرَاكُ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرَهُ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ

باب ۳۲۴ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مُبَاشَرَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَالْمَرْأَةَ الْمَرْأَةَ

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا هُثَّالُ بْنُ أَبِي مُطَيْمَنٍ نَاعِبُ أَبِي مُطَيْمَنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبَاشِرِ الْمَرْأَةَ الْمَرْأَةَ حَتَّى تَصِفَهَا لِرِزْوَجِهَا

بیان کرے گویا کہ وہ اپنی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن ابوسعید رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مرد کسی دوسرے مرد کی شرمگاہ کو اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اور ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں اکٹھے نہ ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے

شرمگاہ کی حفاظت۔

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ! ہم اپنی شرمگاہوں کے کس حصے کو دکھیں اور کسے چھوڑیں“ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بیوی اور نوٹدی تھے سوا باقی ہر کسی سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو“ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب لوگ اکٹھے ہیں اس وقت کیا کیا جائے؟ آپ نے فرمایا اگر ممکن ہو کہ اسے کوئی نہ دیکھے تو ہرگز نہ دکھاؤ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! جب کوئی آدمی اکیلا ہو تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا ”لوگوں کی نسبت ران بھی چھپانے کی چیز ہے۔“

حضرت جرہد ابن خولید اسلمی رضی اللہ عنہ (اصحاب صفہ سے تھے) فرماتے ہیں میں مسجد میں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اس وقت میری ران تنگی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ران

كَأَنَّه يَنْظُرُ إِلَيْهَا هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نِيَّادٍ نَسَائِدُ بْنُ حُمَابٍ أَخْبَرَنِي الصَّخَّالِيُّ يَعْنِي ابْنَ عَدْمَانَ أَخْبَرَنِي نَزِيدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُقْضَى الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا تُقْضَى الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ الْعَوْرَةِ

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَسَائِدُ بْنُ مَعَادٍ وَنَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَقَالَ نَابِثُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذُرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ قَالَ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَاهَا أَحَدٌ فَلَا تُرِيَتْهَا قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا قَالَ فَإِنَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَجْعَلَ مِنْهُ مِنَ النَّاسِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَسَائِدُ بْنُ مَعَادٍ أَخْبَرَنِي النَّضْرُ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَوْجَتِهِ بِنْتِ مُسَيْمٍ بِنْتِ جَرَهَدٍ الْأَسْلَمِيَّةِ عَنْ جَدِّهِ جَرَهَدٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَرَهَدٍ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدْ انْكَشَفَ فَخِذُهُ فَقَالَ إِنَّ

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَسَائِدُ بْنُ مَعَادٍ وَنَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَقَالَ نَابِثُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذُرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ قَالَ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَاهَا أَحَدٌ فَلَا تُرِيَتْهَا قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا قَالَ فَإِنَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَجْعَلَ مِنْهُ مِنَ النَّاسِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

یہی شرمگاہ (میں شامل) ہے۔ یہ حدیث حسن سے اور اس کی سند متصل نہیں۔

حضرت جبرہد اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے اس وقت ان کی ران ننگی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی ران کو ڈھانک لو بیشک یہ بھی ستر کی چیزوں میں سے ہے۔

حضرت جبرہد اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ران شرمگاہ میں داخل ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ران بھی شرمگاہ ہے۔ اس باب میں حضرت علی اور محمد بن عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبد اللہ بن جحش اور ان کے صاحبزادے صحابی ہیں۔

صفائی و پاکیزگی۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ طیب ہے اور طیب کو پسند کرتا ہے۔ وہ پاک ہے پاکیزگی کو پسند کرتا ہے کریم ہے اسے کرم محبوب ہے، سخی سے سخاوت سے محبت فرماتا ہے۔ پس صاف رکھا کرو راوی فرماتے ہیں میرے خیال میں حضرت سعید نے فرمایا اپنے صمنوں کو صاف رکھا کرو اور یہودیوں کے مشابہ نہ ہو، حضرت صالح بن ابی حسان فرماتے ہیں میں نے یہ بات ہماجر بن مسار سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا مجھ سے حضرت عامر

الْفَخِذُ عَوْرَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَا أَرَى إِسْنَادَهُ بِمُتَّصِلٍ۔

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَاعِبُ الرَّزَاقِ نَاعِمًا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ دَقَّاقٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرْهَدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ كَاشِعٌ عَنْ فَخِذِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطِّ فَخِذَكَ فَإِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔
۴۰۱۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَائِبُ ابْنِ جُرْهَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَالَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ نَائِبُ ابْنِ جُرْهَدٍ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ وَلِابْنِ مُحَمَّدٍ صَحْبَةٌ۔

بَابُ مَا حَاءَ فِي التَّطَافَةِ

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ نَا خَالُ بْنُ إِيَّاسٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَسَّانٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكِرَامَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ فَتَطَفُّوا أَسَاهُ قَالَ أَفَنَبِيكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْجُودِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ الْمُهَاجِرِ بْنِ سَعَادٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ

بن سعید نے بواسطہ والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل بیان کیا البتہ یہ فرمایا کہ صحنوں کو صاف رکھا کرو یہ حدیث غریب ہے اور خالد بن ابیاس ضعیف ہے ابیاس کو ابیاس بھی کہا گیا ہے۔

جماع کے وقت پردہ کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ننگے ہونے سے بچو کیونکہ تمہارے ساتھ وہ (فرشتے) ہیں جو صرف قضائے حاجت کے وقت اور اس وقت جب آدمی اپنی بیوی کی طرف بڑھتا ہے، جدا ہوتے ہیں پس ان سے حیار کرو اور ان کی عزت و احترام کرو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں ابو محیاء کا نام یحییٰ بن یعلیٰ ہے۔

حام میں جانا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنی بیوی کو حام میں نہ لے جائے۔ جس کا اللہ و آخرت پر ایمان ہے وہ تہبند کے بغیر حام میں نہ جائے جو اللہ و آخرت پر ایمان رکھنے والا ہے وہ اس دسترخوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب کا دور چل رہا ہو۔ یہ حدیث غریب ہے بواسطہ طاؤس حضرت جابر رضی اللہ عنہ اسے ہم صرف اس طریق سے پہچانتے ہیں امام بخاری فرماتے ہیں لیث بن سلیم صدوق ہیں البتہ بسا اوقات انہیں وہم ہو جاتا ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں لیث کی حدیث پر خوش نہیں ہونا چاہیے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ نَظْفُوا أَفْئِدَتِكُمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَخَالِدُ بْنُ الْبَاسِ يَضَعُفُ وَيُقَالُ بْنُ الْبَاسِ.

باب ۳ ما جاء في الاستئذان عند الجماع

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ نَيْزَكٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا أَسْرَدُ بْنُ عَامِرٍ نَا أَبُو مُحَيَّيَّةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالتَّعَرُّى فَإِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِينَ يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَحْيُوهُمْ وَ أَكْرَمُوهُمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو مُحَيَّيَّةَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ يَعْلَى.

باب ۴ ما جاء في دخول الحمام

۵۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَادِ مِرْعَانَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي سَلِيمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ حَلِيلَةَ الْحَتَمِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ الْحَتَمَ بغيرِ إِذَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَجْلِسُ عَلَى مَا يَدَّجِي يَدًا عَلَيْهِمُ الْخَمْرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ طَاوُسٍ عَنْ جَابِرٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ لَيْثُ بْنُ أَبِي سَلِيمٍ صَدُوقٌ وَرُبَّمَا يَرَاهُمْ فِي الشَّيْءِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَيْثٌ لَا يُفَرِّحُ بِحَدِيثِهِمْ.

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَّادٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع شروع میں مردوں اور عورتوں کو حمام میں جانے سے منع فرمایا پھر مردوں کو تہبند باندھ کر جانے کی اجازت دے دی۔ اس حدیث کو ہم صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے پہچانتے اسے کہ سند قائم نہیں

ابْنُ مَهْدِيٍّ نَاحِيًا دُرَيْسُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي عُدْرَةَ وَكَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رَزْكَ الْبَيْتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ تَخَصَّ لِلرِّجَالِ فِي الْمِيَاهِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَلِكَ الْقَائِمِ.

حضرت ابوالمحج ہذلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حصص اور شام کی عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں ام المؤمنین نے فرمایا تم وہ ہو کہ تمہارے ہاں کی عورتیں حماموں میں جاتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، جو عورت اپنے کپڑے غاوند کے گھر کے علاوہ کہیں اور اتارتی ہے وہ اسے پردے کو پھاڑ دیتی ہے جو اس کے اور اس کے رب کے درمیان ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

گھر میں کتنے اور تصویر کا ہونا

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس گھر میں کتا یا موزنیوں والی تصاویر ہوں وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ تَابُوا دَاوُدَ أَنْبَاءُ نَاشِعِيَّةٍ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَدِّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْمَلِیحِ الْهَدَنِيِّ أَنَّ نِسَاءً مِنْ أَهْلِ حِمَصٍ أَوْ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ دَخَلْنَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أَنْتُنَّ اللَّاتِي يَدْخُلْنَ نِسَاءُ كُنَّ الْحَمَّامَاتِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ امْرَأَةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ نَزْوِجَهَا إِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَالحسن بن علي الخلال وعبد بن حميد وغير واحد واللفظ للحسن قالوا أنا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة أنه سمع ابن عباس يقول سمعت أبا طلحة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة هذا حديث حسن صحيح

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا رَوْحُ بْنُ

رافع بن اسحاق فرماتے ہیں اور عبد اللہ

بن ابی طلحہ، حضرت ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہم) کی بیمار پرسی کے لیے ان کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ اس گھر میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے جہاں مورتیاں یا تصویریں ہوں اسحاق فرماتے ہیں مجھے شک ہے کہ انہوں نے ان دونوں میں کس کے بارے میں فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوسہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس حضرت جبرئیل حاضر ہوئے اور کہا میں رات کے وقت آپ کے پاس آیا تھا۔ لیکن مجھے اندر آنے سے مناس چیز نے روکا کہ دروازے پر مردوں کی تصویریں نہیں چرہ میں ایک باریک پردہ تھا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں اور گھر میں کتا بھی تھا۔ لہذا آپ حکم فرمائیں کہ دروازے والی تصویریں کے سر کاٹ کر انہیں درخت کی شکل کر دیا جائے۔ پردے کو کاٹ کر دو فرش بنائے جائیں جنہیں پاؤں میں رونداجائے اور کتے کو نکالنے کا حکم فرمائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا یہ بھڑکا سا کتا حضرت امام حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کا تھا جو آپ کے تخت کے نیچے (بیٹھا) تھا اس آپ کے حکم سے اسے نکال دیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔

زرد رنگ کے کپڑے پہننے کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص جس پر دو برخ کپڑے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اس نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے

عَبَادَةَ نَا مَا لَيْكَ بِنُ النَّسِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ مَا فَعَلَ بِنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَهُ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَلَى ابْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي لَعُودَهُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلٌ أَوْ صُورَةٌ شَكَتْ إِسْحَاقُ لَا يَدْرِي أَيُّهُمَا قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا سُرَيْدٌ نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ السَّيِّدِ نَا لِيُوسُفُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ نَا مَجَاهِدُ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فِي جَبْرِئِيلَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَحْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ عَلَيْكَ الْبَيْتَ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فِي بَابِ الْبَيْتِ تَمَثَالُ الرِّجَالِ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ خَمْرٌ بِوَأْسِ التَّمَثَالِ الَّذِي بِالْبَابِ فَلْيَقْطَعْ فَيَصِيرَ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمَرَّ بِالسَّيْرِ فَلْيَقْطَعْ وَيَجْعَلْ مِنْهُ وَسَادَتَيْنِ مُتَبَدِّلَتَيْنِ تَوَطَّانَ وَمَرَّ بِالْكَلْبِ فَيُخْرِجْ فَعَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذَلِكَ الْكَلْبُ جَرَّوَالْحُسَيْنِ أَوْ الْحُسَيْنِ تَحْتَ نَضِيدِهِ فَأَمَرَهُ فَأُخْرِجَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ طَلْحَةَ.

باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْمُعْصِفِ لِلرِّجَالِ

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ

جواب نہ دیا یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے
علماء کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران سے رنگے ہوئے
لباس کو ناپسند فرمایا علماء کے نزدیک سرخ مٹی وغیرہ
سے رنگ کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ زعفران سے
نہ رنگا ہو۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی، قسی
کے (ریشمی) کپڑے، ریشمی زین اور جمعہ (شراب)
سے منع فرمایا۔ ابواحوص فرماتے ہیں جمعہ، ایک
شراب ہے جو مصر میں جو سے بنائی
جاتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں
سات باتوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے
منع فرمایا۔ جنارے کے پیچھے چلنے، مریض کی
عیادت کرنے، چھینک کا جواب دینے، دعوت
کرنے والے کی دعوت قبول کرنے، مظلوم کی
مدد کرنے اور قسم کھانے والے کو سچا سمجھنے کا
حکم فرمایا ان سات چیزوں سے منع فرمایا
سونے کی انگوٹھی یا سونے کا حلقہ، چاندی کے
برتن حریر، دیبا، استبرق اور قسی (یعنی ریشمی)
کپڑے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اشعث
بن سلیم سے مراد، اشعث بن ابی شعث
ہے۔ ابو شعثاء کا نام سلیم بن
اسود ہے۔

سفید لباس

حضرت سمروہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا يَرُدُّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ هَذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ
غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ
أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ كَرِهَ لُبْسَ الْمُصَصَّفِ وَأَوَّلًا أَنْ
مَا صَيَّغَ بِالْحَمَةِ بِالسَّوْدِ أَوْ تَغَيَّرَ ذَلِكَ فَلَا بَأْسَ
بِهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مُصَصِّفًا.

۱۲. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرْبُوعَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ
أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَيْسِيِّ وَعَنِ الْبَيْهَقِيِّ
وَعَنِ الْجَعْفِيِّ قَالَ أَبُو الْأَحْوَصِ وَهُوَ شَرَّ أَهْلِ
يَتَّخِذُ بِمِصْرَ مِنَ الشَّعِيرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ.

۱۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ قَالَا نَأْتِبُ
عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مَعَاذِ بْنِ سُوَيْدٍ
عَنْ مُتَرِّبٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا
عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ
وَتَشْيِيتِ الْعَاطِسِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَنَهْرِ
الْمُظْلُومِ وَابْتِرَاسِ الْمُقْسِمِ وَمَادَةِ السَّلَامِ وَ
نَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ أَوْ حَلَقَةِ
الذَّهَبِ وَابْنَةِ الْفُصَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِيرِ وَ
الدِّيْبَاجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالْقَيْسِيِّ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ هُوَ أَشْعَثُ
بْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ وَأَبُو الشَّعْثَاءِ رَأْسُهُ سُلَيْمٌ
بْنُ أَسْوَدَ.

باب مَا جَاءَ فِي لُبْسِ النَّبِيَّانِ.

۱۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سفید لباس پہنو کیونکہ یہ زیادہ صاف اور پاکیزہ ہے اپنے مردوں کو بھی اسی میں کفناؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

مردوں کو سرخ کپڑوں کی اجازت

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے ایک نہایت روشن رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا میں کبھی آپ کو دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف نگاہ کرتا اس وقت آپ پر سرخ رنگ کا جوڑا تھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اشعث کی روایت سے پہچانتے ہیں شعبہ اور ثوری نے بواسطہ ابواسحق حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ جوڑے میں ملبوس دیکھا۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع اور سفیان، ابواسحق سے اور محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، ابواسحق سے یہ حدیث روایت کی اس حدیث میں اس سے بھی زیادہ کلام ہے میں نے بخاری سے پوچھا کہ حدیث اسحق، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے صحیح ہے یا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے؟ امام بخاری نے دونوں کو صحیح قرار دیا اس باب میں حضرت براء بن عازب اور ابو جحیفہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

سبز کپڑا پہننا

حضرت ابو رثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے

بْنُ مَهْدِيٍّ نَاسُفِيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي تَابِتٍ عَنْ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُسُورُ الْبَيَاضُ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَيْفَ تَوَضَّعُوا فِيهَا مَوْتًا كَمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ

باب ۳۱ مَا جَاءَ فِي الرَّخَصَةِ فِي لُبْسِ الْحُمْرَةِ لِلرِّجَالِ

۱۵. حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَاعِثُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْأَشْعَثِ وَهُوَ ابْنُ سَوَّابٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَّانٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حُمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَشْعَثَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً حُمْرَاءَ

۱۶. حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَاسُفِيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَّانٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حُمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَشْعَثَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً حُمْرَاءَ

باب ۳۲ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَخْضَرِ

۱۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاسُفِيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پر دو سبز چادریں تھیں یہ حدیث حسن عزیب ہے ہم اسے صرف عبید اللہ بن ایاد کے روایت سے پہچانتے ہیں ابورمثہ تیمی کا نام حبیب بن حیان ہے کہا جاتا ہے ان کا نام رفاعة بن یثربی ہے۔

سیاہ لباس

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں ایک صبح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لے گئے، اس وقت آپ پر سیاہ بالوں کی (بنی ہوئی) چادر تھی یہ حدیث حسن صبح غریب ہے۔

زرد رنگ کے کپڑے

حضرت قنید بنت مخزومہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے "اس کے بعد طویل حدیث ذکر کی اور آخر میں فرمایا یہاں تک کہ ایک شخص آیا اس وقت سورج بلند ہو چکا تھا اس نے عرض کیا "السلام علیک یا رسول اللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "علیک السلام ورحمۃ اللہ" آپ کے بدن پر زعفران سے رنگے ہوئے دو پرانے بے سٹے کپڑے تھے جن کا رنگ ہلکا پڑ گیا تھا اور آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھوٹی سی شاخ تھی۔ حدیث قنید کو ہم صرف عبد اللہ بن حسان سے روایت سے پہچانتے

بْنُ مَهْدِيٍّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِيَادٍ بْنِ لَيْعِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي رَمْثَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِيَادٍ وَأَبُو رَمْثَةَ التَّيْمِيُّ اسْمُهُ حَبِيبُ بْنُ حَيَّانَ وَيُقَالُ اسْمُهُ رِفَاعَةُ بْنُ يَثْرَبِيِّ.

باب ماجاء في الثوب الاسود

۱۸۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِبُ بْنُ زَكْرِيَّا ابْنُ أَبِي نَضْرَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مِنْ شَعْرِ أَسْوَدَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

باب ماجاء في الثوب الأصفر

۱۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُسَيْدٍ كَاعِقَانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَارِ أَبُو عُثْمَانَ نَاعِدُ اللَّهِ بْنُ حَسَّانَ أَنَّهُ حَدَّثَنَاهُ جَدَّتَاهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ عُكَيْبَةَ أَوْ دُحَيْبَةَ بِنْتُ عُكَيْبَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ قُبَلَةَ بِنْتُ مَخْرَمَةَ وَكَانَتْ رَأْسَ بَيْنَتَيْهَا وَقِيلَ لَهَا جَدَّةُ أَبِي هَذَا أُمُّ أُمِّهَا أَتَاهَا قَالَتْ قَدْ مَنَعَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ الْحَدِيثَ بِطَوِيلٍ حَتَّى جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَعَلَيْهِ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُ مُلَّتَيْنِ كَأَنَّا بَرَعْنَا إِنْ وَقَدْ لَهَضَتْكَ وَمَعَهُ عَصِيْبٌ نَخْلَةٍ حَدِيثٌ قَبِيْلَةٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ

ہے۔

مردوں کو زعفران اور خلوق منع ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ اسماعیل بن علیہ اور عبد العزیز بن صہیب حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زعفران لگانے سے منع فرمایا۔

ہم سے یہ حدیث عبد اللہ بن عبد الرحمن نے بواسطہ آدم، شعبہ سے بیان کی اور فرمایا کہ زعفران کی مانعت کا مطلب یہ ہے کہ مردوں کو اس کی خوشبو لگانا منع ہے۔

حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خلوق کی خوشبو لگائے دیکھا تو فرمایا جاؤ اور اسے دھوؤ اور آئندہ کے لیے نہ لگانا یہ حدیث حسن ہے بعض محدثین نے اس سند میں عطار بن سائب پر اختلاف کیا علی کہتے یحییٰ بن سعید نے فرمایا جس نے عطار بن سائب سے شروع شروع میں سنا اس کا سماع صحیح ہے شعبہ اور سفیان کا سماع بھی عطار بن سائب سے صحیح ہے سوائے ان دو حدیثوں کے جو بواسطہ عطار بن سائب زاذان سے مروی ہیں شعبہ کہتے ہیں میں نے یہ دو روایتیں ان کی آخری

عبد اللہ بن حسن
باب ۳۲ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّرَعُّفِ وَ
الْخُلُوقِ لِلرِّجَالِ

۴۲۰. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَاحٍ حَدَّثَنَا بَرْبَرُ بْنُ رَافِعٍ وَتُكَّانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَعُّفِ لِلرِّجَالِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَرَّوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَلِيَّةٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّرَعُّفِ.

۴۲۱. حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَأْمُ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ وَمَعْنَى كَرَاهِيَةِ التَّرَعُّفِ لِلرِّجَالِ أَنْ يَتَرَعَّفَ الرَّجُلُ يَعْني أَنْ يَتَطَيَّبَ بِهِ.

۴۲۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَأْمُ أَبُو دَاوُدَ الطَّبَايِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَفْصٍ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَرْثَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّفًا قَالَ إِذْ هَبْ فَاغْتَسِلْ وَثُمَّ لَا تَعُدْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ بَعْضُهُمْ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ مَنْ سَمِعَ مِنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَدِيمًا فَيَسْمَعُهُ صَحِيحٌ وَيَسْمَعُهُ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ مِنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ صَحِيحٌ إِلَّا حَدِيثَيْنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ نَأْمَانَ قَالَ شُعْبَةُ سَمِعْتُهُمَا

عمر میں ان سے سنی ہیں جبکہ ان کا حافظہ ٹھیک نہیں رہا تھا۔ اس باب میں حضرت عمار، ابو موسیٰ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حریر و دیا پہننے کی ممانعت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں حریر (ریشمی کپڑا) پہنا قیامت کے دن اسے نہیں پہنے گا۔ اس باب میں حضرت علی، حذیفہ، انس اور متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات مذکور ہیں۔ ہم نے اسے کتاب اللباس میں بھی ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مختلف طریقوں سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے غلام ابوعمر عبد اللہ سے مروی ہے عطاء بن رباح اور عمرو بن دینار نے ان سے روایت کی ہے۔

قبائوں کی تقسیم

حضرت مسور بن محرزہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں تقسیم فرمائیں اور حضرت مخزومہ رضی اللہ عنہ کو کچھ نہ دیا حضرت مخزومہ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا بیٹے! مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بے چلو وہ فرماتے ہیں میں ان کے ساتھ گیا انہوں نے فرمایا اندر جاؤ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے لیے بلاؤ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لایا آپ پر ایک قبائلی آپ نے فرمایا (اے مخزومہ) میں نے یہ نیزے لیے چھپا رکھی تھی۔ راوی کہتے ہیں حضرت مخزومہ نے حضور کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا مخزومہ راضی ہو گیا یہ حدیث حسن ہے ابن ابی ملیکہ کا نام عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ ہے۔

مَنْ بَاخِرَهُ يُقَالُ إِنَّ عَطَاءَ بْنَ الشَّائِبِ كَانَ فِي آخِرِ عُمُرِهِ قَدْ سَاءَ حِفْظُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَابْنِ مُوسَى وَآلِيسَ.

باب ماجاء في كراهية الحرير والديبا

۴۲۳. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَنْزَرِيُّ ثَنَى عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ثَنَى مَوْلَى أَسْمَاءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَحُذَيْفَةَ وَآلِيسَ وَغَيْرِ وَاحِدٍ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي كِتَابِ اللَّبَاسِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُمَرَ وَمَوْلَى أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ إِسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ وَيَكْنَى أَبَا عَمْرٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ عَطَاءُ بْنُ أَبِي سَرَبَاجٍ وَ عمرو بن دينار.

باب ۳۲۲

۴۲۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْبُسَيْرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ أَقْبِيَةَ وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بَنِي الطَّلْحِ بِنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَالْطَّلَحُتُ مَعَهُ قَالَ أَدْخُلْ فَا دَعُهُ لِي فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ قُبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ لَكَ هَذَا قَالَ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ إِسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ.

بندے پر نعمتوں کا اثر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کہ بندے پر اپنی نعمتوں کا اثر دیکھے۔ اس باب میں حضرت ابوالاحوص بواسطہ والد، عمران بن حصین اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

سیاہ موزے

حضرت برید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نجاشی (بادشاہ حبشہ) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سیاہ رنگ کے دو سادے موزے بھیجے آپ نے ان کو پہنا پھر وضو فرمایا اور ان پر مسح کیا۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے دلم کی روایت سے پہچانتے ہیں محمد بن ربیعہ نے بھی اسے دلم سے روایت کیا ہے۔

سفید بال اکھڑنے کی مانگت

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بال اکھڑنے سے منع فرمایا اور فرمایا یہ مسلمان کا نور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عبدالرحمن بن عمار اور دوسرے کئی لوگوں نے اسے عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے۔

جس سے مشورہ لیا جائے وہ املین ہے
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدٍ ۝

۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّاعِي عَنْ نَاعِقَانَ بْنِ مُسَيْمٍ نَاهِثًا مَرَّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْأَحْزَبِ عَنْ أَبِيهِ وَعَدَّانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُفِّ الْأَسْوَدِ

۲۶۔ حَدَّثَنَا هُنَّادُ بْنُ وَكِيعٍ عَنْ دُلَيْمِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاوِيَّيْنِ فَلَبَسَهُمَا ثُمَّ تَرَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ دُلَيْمٍ وَسَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ دُلَيْمٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ تَتْفِ الشَّيْبِ

۲۷۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ نَاعِيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ تَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ إِنَّهُ لَرُؤْمُ السُّلَيْمِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ سَوَّاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ وَعَبْدُ وَاحِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ.

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ

۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاهِثًا مَرَّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ جَدَّانَ عَنْ جَدِّهِ

مشورہ لیا جائے وہ امین ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، البوسریہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حضرت ام سلمہ کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت البوسریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے اس حدیث کو متعدد راویوں نے شیبان بن عبد الرحمن نخوی سے روایت کیا ہے شیبان صاحب کتاب اور صحیح الحدیث ہیں ان کی کنیت ابو معاویہ ہے۔ ہم سے عبد الجبار بن علاء عطار نے سفیان بن عیینہ سے نقل کیا کہ عبد الملک بن عمیر کہتے ہیں میں حدیث بیان کرتا ہوں اس میں ایک حرف کی بھی کمی نہیں کرتا۔

بدفالی

حضرت سالم اور حمزہ دونوں اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزوں میں بدفالی ہے عورت، گھر اور جانور۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض اصحاب زہری اس سند میں حضرت حمزہ کا ذکر نہیں کرتے وہ حضرت سالم کے واسطہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ دونوں کی روایت ہم سے ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ زہری سے بیان کی۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ فِي الْبَابِ -
عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي عَمْرٍو
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ.

۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى نَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ هَذَا حَدِيثٌ قَدْرًا وَكَافٍ وَوَاحِدٌ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّخَوِيِّ وَشَيْبَانُ هُوَ صَاحِبُ كِتَابٍ وَهُوَ صَحِيحُ الْحَدِيثِ وَيَكُنَى أَبَا مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ إِنِّي لَا حَدِيثُ بِأَحَدٍ حَدِيثٍ فَمَا أَخَذْتُ مِنْهُ حَرْفًا.

باب مَا جَاءَ فِي الشُّومِ

۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سَفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْنَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّومُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْمَرْأَةِ وَالْمُسْكَنِ وَالدَّائِبَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبَعْضُ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ لَا يَذْكُرُونَ فِيهِ عَنْ حَمْنَةَ وَرَأْسًا يَقُولُونَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَكَذَا رَوَى لَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْنَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الْمَخْزُومِيُّ نَاسُفِيَانُ عَنِ التَّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ
عَنْ أَبِي عَرَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ
وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَمْرَةَ
وَبِإِثْبَاتٍ سَعِيدٍ أَصَحُّ لِأَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ
وَالْحَمِيدِيَّ سَاوَيَا عَنْ سُفْيَانَ وَلَمْ يَرْوِ لَنَا التَّهْرِيُّ
هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو
سَاوِي مَا لِكُ بْنُ أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ
التَّهْرِيِّ قَالَ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْرَةَ ابْنَتِي عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هَيْمَانَ فِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ
سَعْدٍ وَعَائِشَةَ وَأَنْتَ قَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ كَانَ الشُّومُ
فِي شَيْءٍ فَفِي الْمَاءِ أَوْ الدَّابَّةِ وَالْمُسْكِينِ.

۳۲۔ وَقَدْ سَاوَى حَكِيمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا شُّومَ وَ
قَدْ يَكُونُ الْيَمْنُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ حَدَّثَنَا
بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا سَمْعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِي عَنْ
مُعَاوِيَةَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا.

بَابُ مَا جَاءَ لَا يَتَنَاخَى اثْنَانِ دُونَ الثَّلَاثِ

۳۳۔ حَدَّثَنَا هَتَّادُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ
ح وَثَنَّا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو نَاسُفِيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ تَقِيْبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا
يَتَنَاخَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا وَقَالَ سُفْيَانُ

ہے۔

سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے بواسطہ سفیان
زہری اور سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی لیکن
سعید بن عبد الرحمن نے انس بن حمزہ کا ذکر نہیں
کیا سعید کی روایت اصح ہے کیونکہ علی بن مدینی
اور حمیدی دونوں نے سفیان سے روایت کی ہم سے
زہری نے بھی یہ حدیث حضرت سالم کے واسطہ سے
روایت کی مالک بن انس نے اسے زہری سے
روایت کرتے ہوئے، حمزہ اور سالم دونوں کے
واسطہ ان کے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً
نقل کیا اس باب میں حضرت سہل بن سعد، عائشہ اور انس
رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا اگر کسی چیز میں
بدفالی ہو سکتی ہے تو وہ عورت، جانور اور مکان میں ہے۔

حکیم بن معاویہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا بدفالی کوئی چیز نہیں
اور بعض اوقات مکان، عورت اور گھوڑے میں
نیک فالی ہوتی ہے۔ ہم سے یہ حدیث علی بن حجر
نے بواسطہ اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم، یحییٰ بن
جابر طائی معاویہ بن حکیم اور حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نقل کرتے ہوئے بیان کی

تیسرے کی موجودگی میں دو آدمی سرگوشی نہ کریں

حضرت شقیق بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو
تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں
سفیان نے اپنی روایت میں کہا تیسرے کو

چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس سے وہ دنیا پر آدمی
نمکین ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
یہ بھی مروی ہے کہ ایک کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس سے
مومن کو اذیت پہنچتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو مومن کی تکلیف ناپسند ہے۔
اس باب میں حضرت ابن عمر، ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ
عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

الفائے عمد

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کا رنگ سفید ہے اور
آپ پر بڑھاپا آگیا ہے۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے ہم
شکل تھے۔ آپ نے ہمارے لیے تیرہ اونٹنیاں لانے کا حکم فرمایا
ہم ابھی قبضہ کرنے گئے ہی تھے کہ ہمیں آپ کے وصال کی خبر ہو گئی
نے ہمیں کوئی اونٹنی بھی نہ دی جب حضرت ابو بکر رضی اللہ
عنہ نے اٹھ کر فرمایا جس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا کوئی وعدہ ہے وہ آئے۔ فرماتے ہیں میں نے اٹھ کر
واقعہ بتایا تو آپ نے ہمارے لیے اونٹنیاں دینے کا حکم
فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔ مروان بن معاویہ نے یہ حدیث
اپنی سند سے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی نقل
کی متعدد روایات نے بواسطہ اسماعیل بن خالد، ابو جحیفہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ
کے ہم شکل تھے۔ اس سے زائد مذکور نہیں۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضرت حسن بن
علی رضی اللہ عنہما آپ کے شبہ تھے۔ متعدد راویوں نے
اسماعیل بن خالد سے اس کے ہم معنی روایت نقل
کی اس باب میں حضرت جابر اور ابو جحیفہ و ہب
سوائی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور
ہیں۔

فِي حَدِيثِهِ لَا يَتَنَاجَى اِثْنَانِ دُونَ الثَّلَاثِ فَإِنَّ
ذَلِكَ يَحْزَنُ لَهُ هَذَا أَحَدُهُمَا حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ
مَرَّوِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا
يَتَنَاجَى اِثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ فَإِنَّ ذَلِكَ يُؤْذِي الْمُؤْمِنَ
وَاللَّهُ يَكْرَهُ أَدَى الْمُؤْمِنِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

باب مَا جَاءَ فِي الْحَدَاةِ

۴۳۴، حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى الْكُوفِيِّ
نَاصِحٌ عَنْ فَضِيلٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ
عَنْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ
عَلِيٍّ يُشَبِّهُهُ وَأَمَرْنَا بِثَلَاثَةِ عَشَرَ قُلُوصًا
فَدَخَلْنَا نَقْبِضُهَا فَأَتَانَا مَرَّتُهُ، فَلَمْ يُعْطِرْنَا شَيْئًا
فَدَنَاكَانَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ فَلْيُجِئْ
فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ، فَأَمَرْنَا بِهَا هَذَا أَحَدُهُمَا
حَسَنٌ وَقَدْ مَرَّوِي مَرُوانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ هَذَا الْحَدِيثُ
بِإِسْنَادٍ لَهُ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ نَحْوُ هَذَا وَقَدْ مَرَّوِي
عَنْ وَاحِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي
جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشَبِّهُهُ وَلَمْ يَزِدُوا
عَلَى هَذَا.

۴۳۵، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِبُ بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ نَا أَبُو جُحَيْفَةَ
قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشَبِّهُهُ وَهَكَذَا
مَرَّوِي عَنْ وَاحِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ
نَحْوُ هَذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي جُحَيْفَةَ
وَهَبِ السَّوَّائِي.

باب ۳۲ مَا جَاءَ فِي فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

۳۲ - حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيلُ بْنُ سَعِيدٍ النَّبْهَرِيُّ نَاسِقِيَانُ بْنُ عَيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ.

۳۳ - أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْكِبْرَانِيُّ سُقْيَانُ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ عَلِيٌّ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ إِنْ مَرَّ فِدَاكَ إِلَيَّ وَأُمِّي وَقَالَ لَهُ إِنْ مَرَّ أُنْجَلَا مَرَّ الْجَزُورُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الشَّامِيِّ وَجَابِرٍ هَذَا أَحَدُ نِثْنٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عَلِيٍّ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

۳۴ - حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا الْلَيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ هَذَا أَحَدُ نِثْنٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكَذَا الْحَدِيثَانِ صَحِيحٌ.

باب ۳۳ مَلَجَاءُ فِي يَا بَنِيَّ

۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّرَازِ بِنَا أَبُو عَوَانَةَ نَا أَبُو عَثْمَانَ شَيْخُ لَهُ عَنْ النَّبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكُمْ يَا بَنِيَّ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُخَيْرَةِ وَعَمْرِ بْنِ

فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي كُنَّا

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کسی اور کے لیے اپنے والدین کو جمع فرماتے ہوئے نہیں سنا۔ (یعنی یہ فرمانا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے سوا کسی کے لیے اپنے والدین کو جمع نہیں فرمایا جنگ احد کے دن آپ نے ان سے فرمایا "تیر چلاؤ! تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں اے بہادر جوان! تیر چلاؤ" اس باب میں حضرت زبیر اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور متعدد طرق سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے۔ متعدد راویوں نے اسے بواسطہ یحییٰ بن سعید اور سعید بن مسیب، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا آپ نے فرمایا جنگ احد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن میرے لیے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مذکورہ بالا دونوں حدیثیں بھی صحیح ہیں۔

اے بیٹے کُنَّا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے "اے میرے بیٹے!" فرمایا اس باب میں حضرت میسرہ اور عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس

طریق سے حسن صحیح غریب ہے اور دوسری طریقوں بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ابو عثمان ثقہ بزرگ ہیں اور یہ جعد بن عثمان ہیں انہیں ابن دینار بھی کہا جاتا ہے اور یبصری ہیں یونس بن عبید، شعبہ اور کئی دوسرے ائمہ نے ان سے روایات لی ہیں۔

بچے کا نام رکھنے میں جلدی کرنا

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچے کی پیدائش کے ساتویں دن نام رکھنے تکلیف چیمیز دور کرنے اور عقیقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

پسندیدہ نام

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ”عبدالرحمن“ بہترین نام ہے۔ اس طریق سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ممنوع نام

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں ”رافع، برکت اور سیار“ نام رکھنے سے منع کرتا ہوں یہ حدیث غریب ہے ابو احمد نے بواسطہ سفیان، ابو زبیر اور جابر، حضرت عمر رضی اللہ عنہ

أَبَى سَلَمَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الرَّجُلِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عُثْمَانَ هَذَا أَشْيَخُ ثِقَتُهُ وَهُوَ الْجَعْدُ بْنُ عُثْمَانَ وَيُقَالُ ابْنُ دِينَارٍ وَهُوَ بَصْرِيُّ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ يُونُسُ بْنُ عَبِيدٍ وَشُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَثَمَةِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ اسْمِ الْمَوْلُودِ

۴۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ بْنُ إِبرَاهِيمَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ثَنِي عَتَى يَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا شَرِيكَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ لَتَسْمِيَةِ الْمَوْلُودِ يَوْمَ سَالِيَمَ وَوَضَعَ الْأَذَى عَنْهُ وَالْعَتَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ

۴۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو الثَّوْرِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ الزَّنَجِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ.

بَابُ مَا جَاءَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ

۴۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَهَيْتُ أَنْ يُسَمَّى رَافِعٌ وَبَرَكَهٌ وَيسَارٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ هَكَذَا رَوَاهُ أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ

سے اسی طرح روایت کیا ہے ابوالاحمد ثقہ حافظ ہیں لوگوں کے نزدیک یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مشہور ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچے کا نام ”رباح“، انہم، یار اور نجیم“ نہ رکھو کیونکہ لوگ بوجھیں گے فلاں ہے تو جواب دیا جائے گا نہیں ہے۔ (یعنی اسی طرح فلاح و برکت وغیرہ کی نفی ہوگی) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برے نام والا وہ شخص ہوگا جس کا نام ”ملک الاملاک“ ہوگا سفیان فرماتے ہیں یعنی شاہان شاہ (شہنشاہ) یہ حدیث حسن صحیح ہے اخف کے معنی زیادہ برے کے ہیں

ناموں کا بدلنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عامیہ (گنہگار) نام بدل کر فرمایا تو جمیلہ ہے یہ حدیث حسن غریب ہے یحییٰ بن سعید قطان نے بواسطہ عبید اللہ اور نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مندرج روایت کیا ہے۔ بعض نے اسے بواسطہ عبید اللہ اور نافع حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا ہے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمن بن عوف، عبد اللہ بن سلام،

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَمْدٍ ثِقَةٍ حَافِظًا وَالْمَشْهُورُ عَنْ النَّاسِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيهِ عَمْرٌ.

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَمِيْلَةَ الْفَرَّائِيِّ عَنْ سَمَاءَةَ بِنْتِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْمِعْ غُلَامَكَ بَابًا وَلَا أَخَذَ وَلَا يَسَاسًا وَلَا نَجِيمٍ يُقَالُ أَشْتَمَ هُوَ فَيَقَالَ لَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَكِّيُّ نَا سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الدُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخَذَهُ اسْمُهُ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تَسْتَمِي بِمَلِكٍ الْأَمْلَاءُ قَالَ سُفْيَانُ شَاهَانُ شَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَخَذَهُ يَنْفَى أَقْبَحُ.

باب ۲۳۵ مَا جَاءَ فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْرَقِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ دَاوُدَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ أَنْتَ جَمِيلَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَمَا وَى بَعْضُهُمْ هَذَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرْسَلًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَبِيدِ اللَّهِ

عبداللہ بن مطیع، عائشہ، حکم بن سعید، مسلم، اسماء بن اخدری، شریح بن ہانی بواسطہ والد خنیتمہ بن عبد الرحمن اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم برے نام بدل دیا کرتے تھے۔ ابو بکر بن نافع فرماتے ہیں کہ عمر بن علی کبھی اس روایت کو بواسطہ ہشام بن عروہ ان کے والد سے مرسل روایت کرتے ہیں اس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر نہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء طیبہ

حضرت محمد بن جابر بن مطعم رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے کئی نام ہیں میں محمد ہوں میں احمد ہوں اور میں ماجی ہوں میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے میں حاضر ہوں لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے۔ اور میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک اور

کنیت جمع کر کے نام رکھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص آپ کے اسم مبارک اور کنیت کو جمع کر کے نام نہ رکھے یعنی ”محمد ابوالقاسم“ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ

بْنِ سَلَامٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُطِيعٍ وَعَالِشَةُ وَالْحَكَمُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُسْلِمٌ وَأَسَامَةُ بْنُ أَخْدَرٍ وَشَرِيحُ بْنُ هَانِيٍّ عَنْ أَبِيهِ وَحَيْثُمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ .

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ عَنْ نَاعِمِ بْنِ عَلِيٍّ الْقُدْرِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَالِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الْأَسْمَاءَ الْقَبِيحَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ وَمَا قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَالِشَةَ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَرَوِيُّ نَاسِطَانُ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعَمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا السَّاحِيُّ الَّذِي يَمُحُو اللَّهُ فِي الْكُفْرِ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيْ وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجَمْعِ بَيْنَ

اسْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْيَتِهِ ۴۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَثِيرِ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جُمِعَ أَحَدُ بَيْنَ اسْمِهِ وَكُنْيَتِهِ وَلَيْسَ مُحْتَدًّا أَبَا الْقَاسِمِ

سے بھی روایت منقول ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے نام پر کسی کا نام رکھو
تو میری کنیت نہ رکھو یہ حدیث حسن غریب ہے علماء
کی ایک جماعت کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا اسم گرامی اور کنیت کسی کے لیے جمع کرنا مکروہ ہے
لیکن بعض نے ایسا کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک آدمی بازار میں ”یا ابالقاسم“ پکارتے ہوئے سنا
تو آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے اس
نے عرض کیا حضور! میں نے آپ کا ارادہ
نہیں کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میری کنیت پر کسی کی کنیت نہ رکھو۔

حسن بن علی غلال نے بواسطہ یزید بن ہارون اور
حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مرفوعاً بیان
کی۔ حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ ابوالقاسم
کنیت رکھنا مکروہ ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ کے میرے
ہاں رکھا پیدا ہو تو اس کا نام اور کنیت آپ کے نام
وکنیت پر رکھ لوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ”ہاں“ حضرت علی رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں میرے لیے اس کی اجازت
ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بعض اشعار حکمت ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض
اشعار حکمت ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے
غریب ہے ابوسعید اشجعی نے اسے ابن ابی غنیہ
سے مرفوعاً روایت کیا اور ان کے غیر نے موقوفاً

وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.
۴۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ مَا الْفَضْلُ
بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا تَسَيَّيْتُمْ رُبِّي فَلَا تَكْتُمُوا إِلَيَّ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ
يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكُنْيَتِهِ وَقَدْ فَعَلَ ذَلِكَ بَعْضُهُمْ وَ
مُروى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ
رَجُلًا فِي السُّوقِ يَنَادِي يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالتَفَتَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِمَ أَعْنَدَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْتُمُوا بَيْنِي

۵۰۔ حَدَّثَنَا يَذَلِكُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ
نَائِمٌ بَنُ هَارُونَ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَدُلُّ فِي الْحَدِيثِ مَا يَدُلُّ
عَلَى كَرَاهِيَةِ أَنْ يُكْتَمَ أَبَا الْقَاسِمِ.

۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِمٌ بَنُ
سَعِيدِ الْقَطَّانِ نَافِطِرُ بْنُ خَلِيفَةَ ثَنِي مُنْذِرُ
هُوَ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ حَنْبَلَةَ عَنْ عَلِيٍّ
ابْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ
وُلِدَ لِي بَعْدَكَ أَسَمِيهِ مُحَمَّدًا أَوْ كُنْيَتِهِ بِكُنْيَتِكَ
قَالَ تَعْمَرُ قَالَ فَكَانَتْ رُخْصَةً لِي هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةٌ

۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ نَائِمٌ بَنُ
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَةَ عَنْ ثَنِي أَبِي عَنْ عَاصِمٍ
عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ إِنَّمَا رَفَعَهُ أَبُو

روایت کیا یہ حدیث متعدد طرق سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے اس باب میں حضرت ابی بن کعب، ابن عباس، عائشہ بریدہ اور کثیر بن عبد اللہ بواسطہ والد ان کے دادا (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اشعار حکمت ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شعر گوئی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے منبر بچھواتے جس پر وہ کھڑے ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فخر کرتے یا مدافعت کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے بے شک اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد فرماتا ہے جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فخر کرتے رہیں یا (فرمایا) مدافعت کرتے رہیں۔ ف

اسماعیل بن موسیٰ اور علی بن حجر (دونوں) نے بواسطہ ابن ابی زناد، ان کے والد اور عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور برار بن عازب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث یعنی ابن ابی زناد کی روایت حسن غریب صحیح ہے۔

سَعِيدُ الْأَشْجَعِ عَنْ ابْنِ أَبِي عَتِيَّةٍ وَمَاوِيَةَ يُرَى عَنْ ابْنِ أَبِي عَتِيَّةٍ هَذَا الْحَدِيثُ مَوْحُوتًا وَقَدْ مَرَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَبُرَيْدَةَ وَكَثِيرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ۔

۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْبُرْعَوَانَةِ عَنْ سَيَّاحِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ الرِّشْعِ حِكْمًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب ۳۲ مَا جَاءَ فِي النِّشَادِ الشَّعْرِ

۵۴۔ حَدَّثَنَا اسْعِيلُ بْنُ مُوسَى الْقُرَاشِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمُعَنِيُّ وَاحِدٌ قَالَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضُمُّ لِحَسَّانٍ مَثَرَاتٍ فِي الْمَسْجِدِ يَقْرَأُ عَلَيْهِ قَائِلًا مَا يَفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَاتِلَ يُنَافِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوحِ الْقُدُسِ مَا يَفَاخِرُ أَوْ يُنَافِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۵۔ حَدَّثَنَا اسْعِيلُ بْنُ مُوسَى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْبَرَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نعتیہ اشعار پسند تھے اور نعت خواں محبوب۔ نعتیہ کلام سننے اور سنانے سے احتراز یا عدم پسند، محبت رسول کی علامت نہیں (مترجم)

۵۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَاعِبُ الرَّزَاقِ
نَاجِعُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَاقِثُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَمْسُحُ وَهُوَ
يَقُولُ

خَلُّوا بَيْنِي الْكُفَّارَ عَنْ سَيِّدِي
الْيَوْمَ نَصْرُكُمْ عَلَى تَنْزِيلِهِ
صَدَّ بَايَزِيلُ الْمُهَاجِرَ عَنْ مَقْبِلِهِ
وَيُذْهِلُ الْخَيْلَ عَنْ خَلِيلِهِ

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا ابْنَ مَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَرَمِ اللَّهِ تَقُولُ
الشَّعْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ فَلَمْ يَأْسَرْ فِيهِمْ مِنْ نَصْرِ النَّبِيِّ
هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ حَسَنٍ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
وَقَدْ سَرَى عَبْدُ الرَّزَاقِ هَذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا عَنْ
مَعْمَرٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَ هَذَا وَرَوَى فِي
غَيْرِ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَكَتَبَ بَيْنَ
مَالِكٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهَذَا أَحَدُ أَحَادِيثٍ بَعْضُ أَهْلِ
الْحَدِيثِ لِأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ قُتِلَ يَوْمَ
مُوتِهِ وَامْتَمَّا كَانَتْ عُمْرَةُ الْقَضَاءِ بَعْدَ
ذَلِكَ

۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ
الْبُقْدَامِيِّ عَنْ شَرِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
قِيلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَلَّلُ
بِشَيْءٍ مِنَ الشَّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَلَّلُ بِشَعْرِ بَنِي
رَوَاحَةَ وَيَقُولُ

وَيَا بَيْتَكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَزِدْ
وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے عمرہ قضا
کے موقع پر ہر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہ مکہ
میں داخل ہوئے عبداللہ بن رواحہ آپ
کے آگے جا رہے تھے اور پڑھ رہے
تھے

اے اولادِ کفار! آپ کا راستہ چھوڑ دو
آج ہم تمہیں قرآن کے حکم کے مطابق مار رہے
ہیں ایسی مار جو کھوپڑی کو اپنی جگہ سے دور کر دے
گی اور دوست کو دوست سے جدا کر دے گی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا "اے ابورواحمہ!
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور حرم
شریف میں شہر کھتے ہو؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ
نے فرمایا "عمر! چھوڑ دو یہ شعر ان (کفار) پر نبروں
سے زیادہ ٹھیک سے اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ
حدیث اس طریق سے حسن و عریب صحیح ہے۔
عبدالرزاق نے بھی اسے بواسطہ معمر اور زہری،
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
اس حدیث کے علاوہ مروی ہے کہ عمرہ قضا کے موقع پر نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہ مکہ میں داخل ہوئے اور کعب بن
مالک آپ کے آگے تھے۔ بعض محدثین کے نزدیک یہ
اصح ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ
جنگ موتہ میں شہید ہوئے اور عمرہ قضا اس کے بعد ہوا۔
حضرت مفذام بن شرح اپنے والد سے روایت کرتے
ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ
و سلم شعر بھی کہا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا (ہاں) کبھی کبھی ابن
رواحہ کا یہ شعر پڑھتے۔ "زمانہ تیرے پاس ایسی ایسی خبریں لئے
گا جن کی تیرے نزدیک کوئی قیمت نہ ہوگی" اس باب میں حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۸. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا شَرِيكُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمْتُ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَيْمِذٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ.

۵۹. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا شَرِيكُ عَنْ سَمَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ فَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُونَ الشَّعْرَ وَتَذَكَّرُونَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا يَتَسَمَّعُ مِنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ زُهَيْرٌ عَنْ سَمَاءَ أَيْضًا.

بَابُ مَا جَاءَ لَأَنْ يَمْتَلِيَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قِيحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَ شَعْرًا
۶۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِبُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِيَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قِيحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَ شَعْرًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۱. حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ عُمَانَ بْنِ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّمْلِيُّ نَائِبُ أَبِي يَحْيَى بْنِ عِيْسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِيَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قِيحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَ شَعْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُصَامٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ هَذَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہل عرب کے کلام سے حضرت لبید کا یہ شعر نہایت عمدہ ہے ”آگاہ رہو۔ اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت سفیان ثوری وغیرہ نے اسے عبد الملک بن عمر روایت کیا ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سو بار سے زیادہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا صحابہ کرام شعر پڑھتے اور درجائیت کی باتوں کا تذکرہ کرتے لیکن آپ خاموش رہتے اور بعض اوقات ان کے ساتھ تبسم فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے زہیر نے بھی اسے سماک سے روایت کیا ہے۔

برے اشعار

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ اس سے اچھا کہ وہ اسے شعروں سے بھرے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کے پیٹ کا ایسی پیپ سے بھر جانا جو اس کے پیٹ کو کھا رہی ہے اس سے بہتر ہے کہ وہ اسے شعروں سے بھرے

ف:

فصاحت و بیان

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بیع انسان کو پسند نہیں فرماتا جو گائے کی طرح اپنی زبان کو گھما گھما کر لپیٹتا ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اور اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

آداب خانہ

حضرت حباب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت برتنوں کو ڈھانکا کرو مشکیزوں کے منہ بند کر دیا کرو، دروازے بند رکھا کرو اور چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ جھوٹے فاسق (چوہے) نے کئی مرتبہ بتی کو گھسیٹ کر گھر والوں کو جلا دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت حباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

آداب سفر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر فراوانی کے سال سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا زمینی حصہ دو اور قحط سالی کے موقع پر سفر کرو تو جلدی کرو تاکہ اس کی قوت ختم نہ ہو جائے اور جب رات کے وقت کہیں اترو تو راستوں سے ہٹ کر اترو کیونکہ ان راستوں پر رات کو

ف: برے اشعار کہنا اور شعر گوئی کو مقصد حیات ہی بنالینا کہ عبادت کے اوقات کی بھی پرواہ نہ رہے، قابل مذمت ہے ورنہ

اچھے اشعار کہنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ہیں ۱۲۰ (مترجم)

حَدَّثَنَا حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَصَاحَةِ وَالْبَيَانِ

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ نَاعِمُ بْنُ عَمْرِو الْمُقَدَّمِيُّ نَافِعُ بْنُ عَمْرِو الْجَمْعِيُّ عَنْ يَشْرِ بْنِ عَاصِمٍ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ اللَّهُ يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَحَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا تَتَحَلَّلُ الْبَقَرَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ.

بَابُ ۳۲۲

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ حَمَادٍ بْنُ نَافِعٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ شَذِيزٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاعٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِرُوا الْإِنْيَةَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَاجْبِفُوا الْأَبْوَابَ وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ فَإِنَّ الْفُلُوسَ قَتَلَتْ رَبَّهَا جَرَّتِ الْقَتِيلَةُ فَاحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجَرِّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۳۲۳

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ نَاعِمُ بْنُ عَبْدِ الْمَعْنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَافَرَ تَمَرُّ فِي الْخَصَبِ فَأَعْطُوا الْإِمْلَ حَطَبًا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرَ تَمَرُّ فِي الْمَسْنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نَقِيهَا وَإِذَا عَاثَ سَكَمٌ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ حَاتِئَهَا

جانوروں اور حشرات الارض کا گزر ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت انس اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔
غیر محفوظ چھت پر سونا منع ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایا جہاں اگرنے سے کوئی رکاوٹ نہ ہو۔
یہ حدیث غریب ہے ہم سے بواسطہ محمد بن منکر حضرت جابر کی روایت سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔
عبدالجبار بن عمر ابلی ضعیف ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے وعظ کے دن مقرر فرمادیتے تھے تاکہ ہم پرگراں نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، سلیمان، اعمش اور شقیق بن سلمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

اعمال پر استقامت

حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عائشہ و ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا عمل زیادہ پسند تھا؟ انہوں نے فرمایا جسے ہمیشہ کیا جائے چاہے غصہ ہو ہی کیوں نہ ہو۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے بواسطہ ہشام بن عروہ اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ترین عمل

طَرَقُ الدَّوَابِّ وَمَاوَى الْهَوَاقِمِ بِاللَّيْلِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَجَابِرٍ.

باب ۳۲

۷۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الْجُبَّارِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمْ يَأْتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَنَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُوزٍ عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَأَنَّهُ مُدْرِكٌ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّدِ عَنْ جَابِرٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَ

عَبْدُ الْجُبَّارِ بْنُ عَمْرٍو الْأَيْلِيُّ يَضَعُفُ ۷۶۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُذْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُ بِالْمَوْعِظَةِ فِي اللَّيْلِ مِنْ مَخَافَةِ السَّامَةِ عَلَيْهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا شَيْقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ نَحْرُهُ.

باب ۳۳

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّقَاشِيُّ نَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدٍ صَالِحٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ رَأْسُ مَسَلَمَةٍ أَيْ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا مَا دِيمَ عَلَيْهِ وَ إِنْ قُلْنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ مَا دِيمَ عَلَيْهِ .

۴۸۸. حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ
كَاعْبِدَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَالِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ
بِسْمِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ .

وہ تھا جسے ہمیشہ کیا جائے۔

عبدہ نے بواسطہ ہشام بن عروہ اور عروہ
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
اس کے ہم معنی مرفوع حدیث نقل کی یہ حدیث
صحیح ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ابواب الامثال

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ کی بندوں کے لیے مثال

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَثَلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِعِبَادِهِ

۴۹۹. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ نَابِقِيَّةَ بْنِ
الْوَلِيدِ عَنْ بُحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ
مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ النَّوَاسِ بْنِ
سَمْعَانَ الْكَلَابِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ صَرَبٌ مَثَلًا صَرَبًا
مُسْتَقِيمًا عَلَى كُنْفِي الصِّمَاطِ ذَوَّانَ لَهَا أَبْوَابُ
مُفْتَحَةٌ عَلَى الْأَبْوَابِ سُتُورٌ وَذَا عِرْيَدٍ عُرُوفَةٌ
عَلَى رَأْسِ الصِّمَاطِ وَذَا عِرْيَدٍ عُرُوفَةٌ
وَاللَّهُ يَدُ عُرَى إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ
يَتَّسَعُّ إِلَى صِمَاطِ مُسْتَقِيمٍ وَالْأَبْوَابُ الَّتِي
عَلَى كُنْفِي الصِّمَاطِ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا يَقَعُ أَحَدٌ
فِي حُدُودِ اللَّهِ حَتَّى يَكْتَسِفَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
يَدُ عُرْمِينَ فَوْقَهُ وَاعْظُمَ رَأْيُهُ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
يَقُولُ سَمِعْتُ زَكَرِيَّا ابْنَ عَبْدِ قَيْسٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو
إِسْحَاقَ الْفَرَّارِيُّ خُذُوا عَنْ بَقِيَّةٍ مَا حَدَّثَكُمْ

حضرت نفاس بن سمان کلابی رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی۔ (اور وہ یہ کہ)
ایک سیدھا راستہ ہے اس کے دونوں طرف ایک
ایک دیوار ہے، ان دیواروں میں کئی دروازے ہیں
جو کھلے ہیں اور ان پر پردے پڑے ہوتے ہیں
راستے کے سرے پر ایک بلانے والا بلا رہا ہے۔
اور ایک بلانے والا اس سے اوپر ہے۔ اللہ تعالیٰ
سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے
چاہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ راستہ کی
دونوں طرف جو دروازے ہیں وہ اللہ کی حدیں
ہیں۔ اور کوئی بھی ان حدود میں پردہ اٹھائے بغیر
داخل نہیں ہو سکتا اور اوپر بلانے والا اپنے رب
کا واعظ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں میں عبد اللہ بن عبد الرحمن
سے زکریا بن عدی کا قول سنا کہ ابواسحق فزاری نے

فرمایا بقیہ جب ثقہ راویوں سے بیان کریں تو قبول کر لو۔
لیکن اسماعیل کی روایت قبول نہ کرو چاہے ثقہ سے
نقل کرے یا غیر ثقہ سے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے
میں ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے
اور فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت جبرئیل میرے
سر کے پاس اور میکائیل میرے پاؤں کے پاس (کھڑے)
ہیں ایک دوسرے سے کہہ رہا ہے ان کی کوئی مثال بیان
کرو تو اس نے کہا یا رسول اللہ! آپ سنیں اللہ
کرے، آپ کے کان سنیں اور سمجھیں (اللہ کرے) آپ کا
قلب اقدس سمجھے آپ کی اور آپ کی امت کی مثال اس
بادشاہ کی طرح ہے جس نے ایک حویلی بنائی پھر اس
میں ایک مکان بنا کر اس میں دسترخوان چنا پھر ایک قاصد
لوگوں کو کھانے پر بلانے کے لیے بھیجا بعض نے قاصد
کی بات مان لی جبکہ بعض نے دعوت قبول نہ کی
پس اللہ تعالیٰ بادشاہ ہے۔ حویلی سے مراد اسلام
ہے۔ گھر جنت ہے اور یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ
کے پیغام بر ہیں۔ جس نے آپ کی بات مان لی جنت
میں داخل ہوا اور جو جنت میں داخل ہوا وہ وہاں کہے
نعمتوں سے کھائے گا۔ یہ حدیث مرسل ہے سعید
بن ابی بلال نے جابر بن عبد اللہ کو نہیں پایا اس باب میں حضرت
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے دوسرے طریق
سے بھی یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اس کی سند زیادہ صحیح ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھ کر ان کا ہاتھ پکڑا
اور مسجد سے نکل کر بطحار مکہ تک تشریف لے گئے اور
انہیں بٹھایا ان کے ارد گرد ایک لکیر کھینچی اور فرمایا اس
لکیر سے باہر نہ نکلنا کیونکہ تمہارے پاس کچھ لوگ آئیں گے
تم ان سے بات نہ کرنا وہ بھی تم سے گفتگو نہیں کریں گے۔

عَنِ الثَّقَاتِ وَلَا تَأْخُذُوا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ
عَتَّاشٍ مَا حَدَّثَكُمْ عَنِ الثَّقَاتِ وَلَا غَيْرِ
الثَّقَاتِ

۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِلٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ
يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي سَأَأَيْتُ
فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ جِبْرِيْلَ عِنْدَ رَأْسِي وَمِيكَائِيلَ
عِنْدَ رِجْلِي يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ إِصْرُ بٍ
لَهُ مَثَلًا فَقَالَ اسْمِعْ سَمِعْتُ أَدْنُكَ وَأَعْقِلُ
عَقِلَ قَلْبُكَ إِنَّمَا مَثَلُكَ وَمَثَلُ أُمَّتِكَ كَمَثَلِ
مَلِكٍ إِذَا خَذَ دَأْمًا ثُمَّ بَنَى فِيهَا بَيْتًا ثُمَّ جَعَلَ
فِيهَا مَا يَدْعُو ثُمَّ بَعَثَ رَسُولًا يَدْعُو النَّاسَ
إِلَى طَعَامِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ أَجَابَ الرَّسُولَ وَ
مِنْهُمْ مَنْ تَرَكَهُ فَإِنَّهُ هُوَ السَّيِّئُ وَالْكَدَّارُ
الْإِسْلَامُ وَالْبَيْتُ الْجَنَّةُ وَأَنْتَ يَا مُحَمَّدُ
رَسُولٌ فَمَنْ أَجَابَكَ دَخَلَ الْإِسْلَامَ وَمَنْ
دَخَلَ الْإِسْلَامَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ
أَكَلَ مَا فِيهَا هَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ سَعِيدُ
بْنِ أَبِي هِلَالٍ لَعَزُذِي رَأَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَ
فِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ
بِإِسْنَادٍ أَصَحَّ مِنْ هَذَا

۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ
بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي تَيْمِيَّةَ
الْهَجَيْمِيِّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ
ثُمَّ انْصَرَفَ فَآخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
حَتَّى إِذَا خَرَجَ بِهِ إِلَى بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَاجْلَسَهُ

لَمْ يَخْطَ عَلَيْهِ خَطًّا ثُمَّ قَالَ لَا تَبْرَحَنَّ خَطَاكَ
فَإِنَّهُ سَيَنْتَهِي إِلَيْكَ رَجُلًا فَلَا تُكَلِّمُهُمْ
فَإِنَّهُمْ لَنْ يُكَلِّمُوكَ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَرَادَ فَبَيَّنَا أَنَا جَالِسٌ
فِي خُطْبَى إِذْ تَنَازَلْنَا رِجَالُ كَانَتْهُمْ التَّرْطُاشُ عَارِضُهُمْ
وَأَجَسَا مَهُمْ لَا أَمْرِي عَوْرَةً وَلَا أَمْرِي قِسْرًا
أَوْ يَنْتَهَوْنَ إِلَيَّ وَلَا يَجَارُونَ الْخَطَّ ثُمَّ
يَصْدُرُونَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ لَكِنْ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَنِي وَأَنَا
جَالِسٌ فَقَالَ قَدْ أَمَرَنِي مُنْذُ اللَّيْلِ ثُمَّ
دَخَلَ عَلَيَّ فِي خُطْبَى فَتَوَسَّدَ فَخَذِي فَفَرَّقَ
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا مَا قَدْ نَفَخَ فَبَيَّنَا أَنَا قَاعِدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَسِّدٌ فَخَذِي إِذَا
أَنَابَ رِجَالٌ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بَيْضُ اللَّهِ أَعْلَمُ
مَا بِهِمْ مِنَ الْجَمَالِ فَاتَّهَوُوا إِلَيَّ فَجَلَسَ
حَالِفَةً مِنْهُمْ عِنْدَ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةً مِنْهُمْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ
ثُمَّ قَالُوا بَيْنَهُمْ مَا رَأَيْنا عَبْدًا أَقْطَأَ أَوْ قِي
مِثْلَ مَا أَوْقَى هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ عَيْنَيْهِ نَتَا مَا بَ وَقَلْبُهُ يَقْطَانُ
أَمْرًا بُولًا مِثْلًا مِثْلُ سَيِّدِ بَنِي قَصْرَانَةٍ
جَعَلَ مَا يَدْعُو فَدَعَا النَّاسَ إِلَى طَعَامِهِ
وَشَرَابِهِ ذَمَّنَ أَجَابَهُ أَكَلُ مِنْ طَعَامِهِ وَ
شَرِبَ مِنْ شَرَابِهِ وَمَنْ يُجِيبُهُ عَاقِبُهُ أَوْ
قَالَ عَذْبَهُ ثُمَّ ارْتَفَعُوا وَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ
فَقَالَ سَمِعْتُ مَا قَالُوا هُوَ لَا يَهْلُ تَذَرِي

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں چاہا تشریف لے گئے حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں میں اپنے دائرے کے درمیان بیٹھا ہوا تھا کہ کچھ لوگ آئے تو یا کہ وہ جاٹ ہیں ان کے بال اور بدن بھی ایسے ہی تھے نہ وہ برسہ معلوم ہوتے اور نہ کپڑے پہنے ہوئے میرے قریب آئے لیکن لکیر سے متجاوز نہ ہوتے پھر وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے رات آخر ہو گئی تو وہ لوگ نہ آئے بلکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا میں رات سے نہیں سویا ہوں پھر آپ اس دائرے میں میرے پاس تشریف لائے اور میرے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرما ہو گئے۔ اور آپ سوتے میں بہت خراٹے بیا کرتے تھے۔ اسی دوران کہ آپ آرام فرما رہے تھے اور میں بیٹھا ہوا تھا کچھ لوگ آئے انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کس قدر خوب صورت تھے وہ میری طرف بڑھے ان میں سے ایک گروہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے پاس بیٹھ گیا اور ایک قدموں میں بیٹھا۔ پھر آپس میں کہنے لگے ہم نے قطعاً کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جس کو اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل دیا گیا ہو گا ان کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے۔ ان کی مثال بیان کرو ان کی مثال ایک سردار جیسی ہے جس نے محل بنایا پھر دسترخوان چنا اور لوگوں کو کھانے اور پینے کی طرف بلایا جس نے دعوت قبول کی اس نے اس کے کھانے سے کھایا اور پانی سے پیا اور جس نے دعوت کو قبول نہ کیا اسے اس نے عذاب دیا یہ کہہ کر وہ لوگ چلے گئے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے آپ نے فرمایا تم نے ان کی گفتگو سنی اور تم جانتے ہو کہ وہ کون تھے۔ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ فرشتے ہیں۔ کیا جانتے ہو انہوں نے کیا مثال دی میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ نے فرمایا انہوں نے یہ مثال دی کہ

رحمن نے جنت بنا کر بندوں کو اس کی طرف بلایا جس نے دعوت قبول کی جنت میں داخل ہوگا اور جس نے قبول نہ کی اسے عذاب دے گا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے۔ ابو تمیمہ کا نام طریف بن مجاہد ہے ابو عثمان نهدی کا نام عبد الرحمن بن لہد ہے سلیمان شیمی، ابن طرخان ہیں۔ وہ بنو تیم کے پاس اترا کرتے تھے اس لیے ان کی طرف منسوب ہو گئے علی فرماتے ہیں یحییٰ بن سعید نے فرمایا میں نے سلیمان شیمی سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی مثال

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور سابقہ انبیاء علیہم السلام کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے ایک گھر بنایا اسے ہر طرح سے مکمل کر کے نہایت خوبصورت بنایا اور صرف ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑی۔ لوگ اس میں داخل ہوتے ہیں اور اسے پسند کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کاش اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے۔

نماز، روزہ اور صدقہ کی مثال

حضرت عمارت اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا

مَنْ هُمْ قُلْتُ اللَّهُ وَمَا سَأَلَهُ أَعْلَمُ قَالَ هُمْ الْمَلَائِكَةُ فَتَدْرِي مَا الْمَثَلُ الَّذِي صَرَّبُوهُ قُلْتُ اللَّهُ وَمَا سَأَلَهُ أَعْلَمُ قَالَ الْمَثَلُ الَّذِي صَرَّبُوهُ الرَّحْمَنُ بَنِي الْجَنَّةِ وَكَعَالِيهَا عِبَادَهُ فَمَنْ أَجَابَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ فَاقْبَهُ أَوْ عَذَبَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو تَمِيمَةَ اسْمُهُ طَرِيفُ بْنُ مَجَالِدٍ وَأَبُو عُثْمَانَ التَّهْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مِلٍّ وَسُلَيْمَانُ الشَّيْبِيُّ وَهُوَ ابْنُ طَرِخَانَ وَإِنَّمَا كَانَ يَنْزِلُ بَنِي تَمِيمٍ فَتَنَسَّبَ إِلَيْهِمْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مَا أَيْتَ أَخُوكَ اللَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبِيِّ

بَابُ مَا جَاءَ مَثَلُ النَّبِيِّ وَالْأَنْبِيَاءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَسَتَمُ

۴۲، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ نَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانٍ نَا سَعِيدُ بْنُ مَيْمَنَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَكَامَدَهَا وَاحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَخَيُّونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبَنَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

بَابُ مَا جَاءَ مَثَلُ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ

۴۳، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مَوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا ابْنُ بَنْ يَزِيدَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ أَنَّ أَبَا سَلَامٍ

حَدَّثَنَا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ
اللَّهَ أَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ
يَعْمَلَ بِهَا وَيَأْمُرَ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنْ يَحْمِلُوا
بِهَا وَأَنَّهُ كَادَ أَنْ يُبْطِلَ بِهَا فَقَالَ عِيسَى إِنَّ
اللَّهَ أَمَرَكَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ لِتَعْمَلَ بِهَا وَتَأْمُرَ
بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنْ يَحْمِلُوا بِهَا فَإِنَّمَا أَنْ تَأْمُرَهُمْ
وَأَمَّا أَنْ تَأْمُرَهُمْ فَقَالَ يَحْيَى اخْتَنِي أَنْ
سَبَقْتَنِي بِهَا أَنْ يُخَسَفَ بِي أَوْ أُعَذَّبَ فَجَمَعَ
النَّاسُ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَائِلِينَ وَقَعْدُوا
عَلَى الشُّرَفِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَ بِي بِخَمْسِ
كَلِمَاتٍ أَنْ أَعْمَلَ بِهِنَّ وَأَأْمُرَ كَوْمًا أَنْ يَحْمِلُوا
بِهِنَّ أَوْ لَمْ يَنْتَ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا
بِهِ شَيْئًا وَإِنْ مَثَلُ مَنْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ كَمَثَلِ
رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا مِنْ خَالِصٍ مَالِهِ
يَذْهَبُ أَوْ سَارِقٌ فَتَالَ هَذِهِ دَارِي وَهَذَا
عَمَلِي فَأَعْمَلْ وَأَدِرْ إِلَى فَكَانَ يَعْمَلُ وَيُوَدِّي
إِلَى غَيْرِ سَيِّدِهِ فَأَتَيْكُمْ يَرْضَى أَنْ يَكُونَ
عَبْدًا كَذَلِكَ وَأَنَّ اللَّهَ أَمَرَكُمْ بِالصَّلَاةِ
فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْعَنُوا فَإِنَّ اللَّهَ يَنْصِبُ
وَجْهَهُ لَوَجْهِ عَبْدِهِ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ
يَلْعَنُوا وَأَمَرَكُمْ بِالصِّيَامِ فَإِنْ مَثَلُ ذَلِكَ
كَمَثَلِ رَجُلٍ فِي عَصَابَةٍ مَعَهُ مِثْرَةٌ فِيهَا مِسْكٌ
فَكُلُّهُمْ يَعْجَبُ أَوْ يُعْجِبُهُ رِيحُهَا وَإِنْ رِيحُ الصَّيَّامِ
أَحْبَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَأَمَرَكُمْ
بِالصَّدَقَةِ فَإِنْ مَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ
أَسْرَهُ الْعَدُوَّ فَأَوْثَقُوهُ أَيْدِيَهُ إِلَى عُنُقِهِ وَ
قَدَّمُوهُ لِيَصْرُبُوا عُنُقَهُ فَقَالَ إِنَّا أَفْضَلُ مِنْكُمْ
بِالْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ فَقَدَى نَفْسَهُ مِنْهُمْ وَ

کہ خود بھی ان پر عمل کریں اور نبی اسرائیل کو بھی ان پر عمل پہنچا ہونے
کا حکم دیں۔ قریب تھا کہ وہ ان کے بیان کرنے میں تاخیر کرتے
کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کو
پانچ باتوں کا حکم دیا کہ خود بھی اس پر عمل پیرا ہوں اور نبی اسرائیل
کو بھی ان کے اپنانے کا حکم دیں لہذا یا تو آپ خود حکم دیں یا
میں کہتا ہوں حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ
آپ کے سبقت لے جانے سے مجھے زمین میں دھنسا یا جائے
یا عذاب دیا جائے۔ پس انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع
کیا اس کے بھر جانے پر باقی لوگ بالائی حصے پر بیٹھے تو آپ
نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے پانچ باتوں کا حکم دیا کہ خود بھی
ان پر عمل کروں اور تمہیں بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دوں ان میں
سے پہلی بات یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ
کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ مشرک کی مثال ایسے ہے جیسے ایک
آدمی نے اپنے خالص مال سونے یا چاندی سے ایک غلام
خریدا اور اسے بتایا یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا کام ہے تو کام
کرو اور کمائی مجھے دے پس وہ کام کرتا ہے اور کمائی مالک
کے سوا کسی دوسرے کو دے دیتا ہے تو کیا تم میں سے
کوئی ایسے غلام کو پسند کرتا ہے (۲۱) اللہ تعالیٰ نے تمہیں
نماز کا حکم دیا پس جب نماز پڑھو تو ادھر ادھر نہ دیکھو کیونکہ
اللہ تعالیٰ بندے کی طرف متوجہ ہوتا ہے جب تک وہ نماز
پڑھتے ہوئے ادھر ادھر نہ دیکھتا ہو (۲۲) اللہ تعالیٰ نے
تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیا اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے
جو ایک جماعت میں بیٹھا ہو اس کے پاس مشک کی جھیلی ہو
اور تمام لوگ اس کی مہک سے خوش ہو رہے ہوں بے مشک
روزہ دار کے منہ کی بوا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو
سے زیادہ اچھی ہے (۲۳) میں تمہیں صدقہ کا حکم دیتا ہوں
اس کی مثال یوں ہے کہ کسی آدمی کو دشمن نے قید کر کے
اس کے ہاتھ گردن سے باندھ دیئے ہوں اور اسے قتل
کرنے کے لیے سامنے لائے ہوں اور وہ کہے میں اپنی جان

أَمْرَكُمْ أَنْ تَذْكُرُوا اللَّهَ فَإِنْ مِثْلَ ذَلِكَ كُنْتُمْ
رَجُلٌ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِي أَكْثَرِهِمْ سَاعًا حَتَّى إِذَا آتَى
عَلَى حَصِينٍ حَصِينٍ فَأَخْرَجَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ كَذَلِكَ
الْعَبْدُ لَا يَخْرِجُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذَنْ
اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا
أَمْرَكُمْ بِحُكْمِ اللَّهِ أَمْرٌ بِرَبِّهِمْ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ
وَالْجَهَادُ وَالْهَجْرَةُ فَإِنَّ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ
قَبِيلٌ شَبِيهُ قَبِيلٍ خَلَعَ رِبَاقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا
أَنْ يَرْجِعَ وَمَنْ ادَّعَى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ
مِنْ جُنَى جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ
صَلَّيْتُ صَامَ فَقَالَ إِنْ صَلَّيْتُ وَصَامَ فَإِنَّهُ دُعَا
بِدَعْوَى اللَّهِ التَّذِي سَأَلَكُمْ الْمُسْلِمِينَ الْمُؤْمِنِينَ
عِبَادَ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ قَالَ
مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَارِثِيُّ الْأَشْعَرِيُّ لَهُ صَحْبَةٌ
وَلَهُ غَيْرُ هَذَا الْحَدِيثِ.

۴۴، - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ وَطَيَّالِيُّ
نَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ
سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَا مٍ عَنْ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ وَابْنُ سَلَامٍ رَأْسُهُ مَمْطُورٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَنْ
بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ.

بَابُ مَا جَاءَ مِثْلُ الْمُؤْمِنِ الْقَادِرِ لِلْقُرْآنِ
وَعِزِّ الْقَادِرِ

۵، - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ الْمُؤْمِنِ
الَّذِي يَهْدِي الْقُرْآنُ كَمِثْلِ الْأُتْرُجَةِ رِيحُهَا
طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمِثْلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي
لَا يَهْدِي الْقُرْآنُ كَمِثْلِ التَّمَرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَ

کے بدلے اپنا سارا مال بھٹوڑا ہے یا زیادہ تم لوگوں کو دیتا ہوں پس
اس نے اس طرح فدیہ دے کر اپنی جان چھوڑ لی (۵) میں تمہیں حکم
دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ اس کی مثال ایسے ہے کہ کسی آدمی کے
دشمن اس کے پیچھے بھاگیں اور وہ ایک مضبوط قلعہ میں آکر پناہ لے
اور ان سے اپنے آپ کو محفوظ کرے اسی طرح بندہ اپنے آپ کو شیطان
سے صرف ذکر الہی کے سبب ہی بچا سکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں تمہیں ان پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں اللہ نے جن کا مجھے حکم
فرمایا۔ امیر کی بات سننا اور ماننا، جہاد کرنا، ہجرت کرنا اور جماعت
سے وابستگی۔ بے شک جو جماعت سے ایک بانٹ بھی جدا ہوا
اس نے اپنی گردن سے اسلام کا پیڑ اتار دیا مگر یہ کہ دوبارہ جماعت
سے مل جائے جس نے جاہلیت کی پکار پکاری وہ جہنم میں داخل
ہوا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگرچہ وہ نماز پڑھے
اور روزہ رکھے؟ آپ نے فرمایا اگرچہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے
پس اللہ کی پکار پکار و جس نے تمہارا نام مسلمان مومن اور اللہ

کا بندہ رکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں
محمد بن بشر نے بواسطہ ابو داؤد، طیالسی، ابان بن
یزید، یحییٰ بن ابی کثیر، زید بن سلام اور ابو سلام،
حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے اس
کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے۔ یہ
حدیث حسن غریب ہے ابو سلام کا نام مسطور ہے علی
بن مبارک نے بھی اسے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کیا ہے۔

قرآن پڑھنے اور نہ پڑھنے والے مومن کی مثال

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑھنے والے
مومن کی مثال سنگترے جیسی ہے اس کی خوشبو بھی
اچھی ہے اور ذائقہ بھی۔ قرآن پاک نہ پڑھنے والا مومن
کھجور کی طرح ہے جس کی خوشبو نہیں لیکن ذائقہ میٹھا
ہے۔ قرآن پڑھنے والا منافق ریحان کی طرح ہے کہ اس

کی خوشبو ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور قرآن نہ پڑھنے والا منافق اندرائن کی طرح ہے جس کی بو اور ذائقہ دونوں کڑوے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے شعبہ نے بھی اس کو قتادہ سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کھیتی کی طرح ہے کہ ہوائیں اسے ہمیشہ ہلاتی رہتی ہیں اور مومن کو بھی مسلسل مصیبتیں پہنچتی رہتی ہیں منافق کی مثال صنوبر جیسی ہے کہ جب تک کاٹنا نہ جائے حرکت نہیں کرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں گرتے یہ مومن کی طرح ہے۔ مجھے بتاؤ وہ کیا ہے یہ سن کر لوگ جنگل کے درختوں میں کھو گئے (غور فکر کرنے لگے) میرے دل میں خیال آیا کہ یہ کھجور ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا یہ کھجور ہے حضرت ابن عمر فرماتے ہیں مجھے کتے بونے شرم محسوس ہوئی پس میں نے اپنے والد حضرت عمر سے اپنے دل کی بات بیان کی تو انہوں نے فرمایا بیٹا اگر تم نے کہا ہوتا ہے تو میرے نزدیک یہ اتنی دولت سے زیادہ پسندیدہ ہوتا یہ حدیث حسن صحیح ہے اس

پانچ نمازوں کی مثال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کے دو روزے پر نہ جاری ہو جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گی صحابہ کرام نے عرض کیا اس کے بدن پر ذرا بھی میل باقی نہیں رہے گی آپ نے فرمایا "پانچ نمازوں کی یہ مثال ہے اللہ تعالیٰ

طَعَمَهَا خَلِدَ وَمَثَلُ الْمَنَافِقِ الَّذِي يَغْرِهُ الْقُرْآنُ كَمَثَلِ الرِّيحِ خَافَتْ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعَمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمَنَافِقِ الَّذِي لَا يَغْرِهُ الْقُرْآنُ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ رِيحُهَا مُرٌّ وَطَعَمُهَا مُرٌّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ أَيْضًا.

۴۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَأَنْزَلَ الرِّيحُ بُعَيْثُهُ وَلَأَنْزَلَ الْمُؤْمِنُ بُعَيْثَهُ بَلَاءٌ وَمَثَلُ الْمَنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَمْرِ لَا تَهْتَزُّ حَتَّى تُسْتَحْصَدَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَاقِفًا وَهِيَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ حَدَّثُونِي مَا هِيَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَوَقَّعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي وَوَقَّعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا التَّحْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ يَحْيَى أَنْ أَقُولَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَحَدَّثْتُ عَنْ يَاسَدِ بْنِ وَقَّعَ فِي نَفْسِي فَقَالَ لَا تَكُونُ قُلَّتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَكُونَ لِي كَذَا وَكَذَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

باب ماجاء مثل الصلوات الخمس

۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا أَبَابَ أَحَدَكُمْ يَخْتَسِلُ فِيهِ كُلُّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ

ان کے ذریعے گناہوں کو مٹاتا ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم سے قتیبہ نے بواسطہ بکر بن مضر قریشی ابن ہار سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

اس امت کی مثال

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی مثال بارش کی سی ہے نہ معلوم اس کے شروع بھلائی سے یا آخر میں۔ اس باب میں حضرت عمار، عبداللہ بن عمر و ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ عبدالرحمن بن مسدد رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ وہ حماد بن یحییٰ اللہام کی توثیق کرتے اور فرماتے یہ ہمارے شیوخ میں سے ہیں۔

انسان، موت اور امید

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو اس کی اور اس کی کیا مثال ہے۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے دو کنکریاں پھینکیں صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ امید ہے اور یہ موت ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ان، سواؤنوں کی مثل ہیں جن میں سے آدمی کو ایک بھی سواری کے قابل نہیں ملتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سعید بن عبدالرحمن مخزومی نے بواسطہ

شئ قال فذلك مثل الصلوات الخمس يومها الله يهت الخطايا وفي الباب عن جابر هذا حديث حسن صحيح حدثنا قتيبة نا بکر بن مضر القريشي عن ابن الهادي نحوه.

باب ۳۵

۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴

سفیان بن عیینہ اور زہری اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی اور فرمایا کہ تم ان میں سے ایک کو بھی سواری کے قابل نہ پاؤ گے۔ حضرت سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ان سواروں کی طرح ہیں جن میں تھیں ایک بھی سواری کے قابل نہ ملے یا فرمایا ایک آدھ سواری کے قابل مل جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور میری امت کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس نے آگ روشن کی پس جانور اور پروانہ اس میں گرنے لگے میں تھیں تمہاری کمر سے پکڑ کر روکتا ہوں اور تم اس میں گر رہے ہو۔ یہ حدیث حسنہ صحیح ہے۔۔۔۔۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسری امتوں کی نسبت تمہاری عمر ایسی ہے جیسے نماز عصر اور غروب آفتاب کے درمیان کا وقت ہے۔ تمہاری، یہودیوں اور نصraniوں کی مثال یوں ہے جیسے کسی شخص نے مزدوروں کو کام پر لگانا چاہا تو مزدور کو کوئی شخص ایک قیراط کے بدلے دوپہر تک کام کرتا ہے۔ پس یہودیوں نے ایک ایک قیراط کے بدلے کام کیا پھر کہا کون ہے جو دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط اجرت پر کام کرے پس عیسا ہوں نے ایک قیراط کے بدلے کام کیا پھر تم لوگ (اے میری امت!) نماز عصر سے غروب آفتاب تک دو دو قیراط پر کام کرتے ہو۔ یہود و نصاریٰ نے غصہ میں آکر کہا ہمارا کام زیادہ ہے اور مزدوری تھوڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میرے نے تمہارے حق سے کچھ کم کیا؟ انہوں نے کہا ”نہیں“

نَاسَفِيَانُ بْنُ عَيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ يَهَذَا
الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ لَا تَجِدُ فِيهَا
بِأَحْلَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شَاءَ
النَّاسُ كَابِلٍ مِثْلَهُ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً أَوْ
لَا تَجِدُ فِيهَا الْآرَاحِلَةَ.

۷۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا الْمَعْبُورَةُ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ شَاءَ مِثْلِي وَ مِثْلُ
أُمَّتِي كَمِثْلِ رَجُلٍ اسْتَوْفَدَ نَاسًا
فَجَعَلَ التَّوَابُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا
فَأَنَا اخِذٌ بِحِزْزِكُمْ وَأَنْتُمْ تَقْحُمُونَ فِيهَا
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۸۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَرْوَى الْأَنْصَارِيُّ نَا
مَعْنُ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنْ شَاءَ أَجَلُكُمْ فِيمَا خَلَا مِنْ الْأُمَمِ كَمَا
بَيْنَ صَلَوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ وَ
أَنْتُمْ مِثْلُ الْيَهُودِ وَ النَّصَارَى
كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَلًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ
لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ
فَعَمَلَتِ الْيَهُودُ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ
قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى
صَلَوةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمَلَتِ
النَّصَارَى عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ أَنْتُمْ
تَعْمَلُونَ مِنْ صَلَوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ
الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ فَخَضِبَتِ
الْيَهُودُ وَ النَّصَارَى قَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا

وَأَقْلُ عَطَاءٍ فَقَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ
شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّهُ فَضَيْتُ أَوْتِيَهُ مَنْ
أَشَاءُ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ابواب فضائل القرآن

ابواب فضائل قرآن

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فاتحة الكتاب کی فضیلت

باب ۲۵ ملجاء فی فضل فاتحة الكتاب

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ
مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى أَبِي بَنٍ
كَعْبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا أَبُيْ وَهُوَ يُصَلِّيُ فَاَلْتَفَتَ أَبُو فَتَمَّ
يُجِبُهُ وَصَلَّى أَبُو فَتَمَّ فَخَفَّتْ شَرَّ الصَّرَفِ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ
مَا مَنَعَكَ يَا أَبُي أَنْ تُجِيبَنِي إِذْ دَعَوْتُكَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ
أَقْلَمَ تَجِدُ فِيمَا أَدْحَى اللَّهُ إِلَيَّ أَنْ
اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا
يُحْيِيكُمْ قَالَ بَلَى وَلَا أَعُوذُ إِلَّا بِشَاءِ اللَّهِ قَالَ
أَتَجِبُ أَنْ أَعْلَمَكَ سُورَةً لَمْ يَنْزِلْ فِي التَّوْرَةِ
وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ
مِثْلَهَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب کی طرف تشریف
لائے اور انہیں آواز دی اے ابی! وہ نماز پڑھ رہے۔
تھے انہوں نے آپ کی طرف دیکھا لیکن جواب نہ دیا پھر
مخفی نماز پڑھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پلٹے اور
کہا "اسلام علیک یا رسول اللہ" رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا "وعلیک السلام" اے ابی! جب میں
نے تجھے پکارا تو جواب دینے سے کیا چیز مانع ہوئی؟ عرض
کیا یا رسول اللہ! میں نماز میں تھا آپ نے فرمایا کیا تو نے
اس کلام میں جسے اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کیا نہیں
پایا کہ "اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں
اس چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں زندہ گی بخشے گی" آپ نے
عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ تمہیں
ایسی سورت سکھاؤں جو تورات، انجیل اور زبور میں
نہیں اتری اور نہ قرآن پاک میں اس کی مثل کوئی اور سورت
ہے۔ انہوں نے عرض ہاں یا رسول اللہ! (سکھلائیے)
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں کیسے پڑھتے ہو۔

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں حضرت ابی نے سورہ فاتحہ پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اس کی مثل تورات، انجیل، زبور اور قرآن میں کوئی سورت نہیں ان کی یہاں آیتیں سبع مثانی اور قرآن عظیم سے ہیں جو مجھے عطا کی گئیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ ف

سورہ بقرہ اور آیت الکرسی کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یعنی عبادت کیا کرو) اور جس گھر سورہ بقرہ پڑھی جائے اس میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کی ایک بندی ہے اور بے شک قرآن کی بندی سورہ بقرہ ہے اور اس میں ایک آیت (یعنی آیت الکرسی) تمام قرآنی آیات کی سردار ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حکیم بن جبیر کی روایت سے پہچانتے ہیں شعبہ نے اس کے بارے میں کلام کیا اور اسے ضعیف قرار دیا۔

ف۔ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر حاضر ہونے سے نماز باطل نہیں ہوتی جس طرح "السلام علیک ایہا النبی" کے ساتھ خطاب کرنے سے نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا " (مرقات جلد ۴ ص ۴۰)۔ مقام غور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ آپ کی طرف متوجہ بھی ہوئے اور پھر محض آپ کے لیے نماز کو مختصر بھی کیا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ تمہاری نماز ٹوٹ گئی لہذا یہ کہنا کہ نماز میں حضور کا خیال آنا (معاذ اللہ) گناہ اور خر کے خیال سے بدتر ہے جیسا کہ مولوی اسماعیل دہلوی نے صراط مستقیم صفحہ ۹۵ پر لکھا نہ صرف یہ ہے کہ سلف صالحین کے عقائد کے خلاف ہے بلکہ نبض رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح علامت ہے۔ (مترجم)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کَبِيتَ تَقَرُّمُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ فَقَرُّمُ الْقُرْآنِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أُفْزِلْتُ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلَهَا وَإِنَّهَا سَبْعُ مِثَالِ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ الَّذِي أُعْطِيَتْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي أَبَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ .

باب ۳۵ ماجاء فی سورۃ البقرۃ وایۃ الکرسی

۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعِينٍ الْحَزِينُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي تَقْرَأُ الْبَقْرَةَ فِيهِ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَاحِسِينَ الْجَعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَوَرَانٌ سَنَامُ الْقُرْآنِ سُرَةُ الْبَقَرَةِ وَفِيهَا آيَةٌ هِيَ سَيِّدَةٌ أَوَى الْقُرْآنِ هِيَ آيَةُ الْكَرْسِيِّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ شُعْبَةُ وَضَعَفَهُ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ”حَمَّ الْمُؤْمِنِ“ (الْبَيْتِ الْمُصْبِرِ) تک اور آیت الکرسی صبح کے وقت پڑھے وہ ان کے سبب شام تک حفاظت میں رہے گا اور اگر رات کو پڑھے تو صبح تک محفوظ رہے گا۔ یہ حدیث غریب ہے بعض علماء نے عبدالرحمن بن ابی بکر بن ابی ملیک الملیکی کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ایک چھوٹی سی ڈیوڑھی تھی جس میں کھجوریں رکھی ہوئی تھیں جن بھوت اگر اس میں سے چرائتے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شکایت کی تو حضور نے فرمایا جاؤ اور جب اسے دیکھو تو کہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو۔ راوی کہتے ہیں وہ جی آئی تو حضرت ابوالیوب نے اسے پکڑ لیا اس نے قسم کھائی کہ دوبارہ نہیں آئے گی۔ انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے حضور نے پوچھا تمہارے قیدی کا کیا بنا انہوں نے عرض کیا اس نے قسم کھائی ہے کہ دوبارہ نہیں آئے گی آپ نے فرمایا اس نے جھوٹ کہا اور اسے جھوٹ کی عادت ہے راوی کہتے ہیں انہوں نے پھر اسے پکڑا اور اس کے قسم کھانے پر کہ دوبارہ نہیں آئے گی چھوڑ دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے پوچھا تمہارا قیدی کا کیا ہوا عرض کیا اس نے قسم کھائی ہے کہ اب نہیں آئے گی آپ نے فرمایا اس نے جھوٹ کہا کیونکہ وہ جھوٹ کی عادی ہے چنانچہ حضرت ابوالیوب نے پھر اسے پکڑا اور

۴۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُعِيزَةِ أَبُو سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ الْمَدِينِيُّ ثَابِتُ ابْنِ عَبْدِ يَكَّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُبَكِّي عَنْ ذُرَّاسَةَ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَمَّ الْمُؤْمِنِ إِلَى الْبَيْتِ الْمُصْبِرِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ حِينَ يُصْبِحُ حَفِظَ بِهَا حَتَّى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَهَا حِينَ يُمْسِي حَفِظَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ الْمَدِينِيِّ مِنْ قَبْلِ حَفْظِهِ .

۴۸۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَبُو أَحْمَدَ سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ سَهْوَةٌ فِيهَا تَمَرٌ فَكَانَتْ تَجِيءُ الْغَوْلَ فَتَأْخُذُ مِنْهُ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذْهَبْ فَإِذَا رَأَيْتَهَا فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَحَبُّبِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَأْخُذُهَا فَحَلَفْتُ أَنْ لَا تَعُودَ فَأَرْسَلَهَا وَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ حَلَفْتُ أَنْ لَا تَعُودَ قَالَ كَذَبْتَ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ قَالَ فَتَأْخُذُهَا فَحَلَفْتُ مَرَّةً أُخْرَى أَنْ لَا تَعُودَ فَأَرْسَلَهَا فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ حَلَفْتُ أَنْ لَا تَعُودَ فَقَالَ كَذَبْتَ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ فَتَأْخُذُهَا فَقَالَ مَا أَنَا بِذَارِكِكَ حَتَّى إِذْ هَبَّ بِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْتَ إِيَّيْ ذَا حِرَّةٍ لَكَ شَيْءٌ آيَةُ الْكُرْسِيِّ أَقْرَأَهَا فِي بَيْتِكَ فَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ وَلَا غِيَرَةٌ وَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ فَتَأْخُذُهَا بِمَا قَالَتْ حَدَّثَتْ وَهِيَ كَذُوبٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

شَيْطَانٌ وَلَا غَيْرَهُ نَجَاءً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ نَا خَبَرَهُ بِمَا قَالَتْ قَالَتْ صَدَقْتُ وَهِيَ كَذُوبٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۴۹۰ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا أَبُو سَامَةَ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ عَطَاءِ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَهُوَ ذُو عَدَدٍ فَاسْتَقْرَأَهُمْ فَاسْتَقْرَأَ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَعْزِي مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ فَأَتَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَحَدِ بَعْثِهِمْ سِتًّا فَقَالَ مَا مَعَكَ يَا فَلَانُ فَقَالَ مَعِيَ كَذَا وَكَذَا وَسُورَةُ الْبَقَرَةِ فَقَالَ أَمَعَكَ سُورَةُ الْبَقَرَةِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ إِذْ هَبْ فَإِنَّتِ أَمِيرُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْدَافِهِمْ وَاللَّهِ مَا مَنَعَنِي أَنْ أَتَعَلَّمَ الْبَقَرَةَ إِلَّا خَشْيَةً أَنْ لَا أَقُومَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاقْرَؤْهُ فَإِنْ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِيَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَأَهُ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جَدَابٍ مُحْشَوْسِكًا يَفُوقُ رَجُلَهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جَدَابٍ أَوْكَى عَلَى مِسْكٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ عَطَاءِ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا نَحْوَهُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ عَطَاءِ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَوْ يَدُ كَرَفِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اور فرمایا میں تجھے نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچاؤں سنے کہا میں تجھ ایک چیز یعنی آیت الکرسی بتاتا ہوں سے ٹھہریں پڑھا کر دے شیطان وغیرہ تمہارا پاس نہیں ہیں گے پھر وہ حضور کی خدمت میں گئے تو آپ نے پوچھا تمہارا قیدی کا کیا بنا انہوں نے تمام بات عرض کی حضور اکرم نے فرمایا اسے سچ کہا اگر صبر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہجرت سے افراد پر مشتمل ایک لشکر بھیجا آپ نے ان سے قرآن پڑھنے کو کہا جسے جو یاد تھا پڑھا پھر آپ ان میں سے ایک کمن کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تجھے کیا یاد ہے؟ اس نے عرض کیا مجھے فلاں فلاں (سورتیں) اور سورہ بقرہ یاد ہے آپ نے فرمایا کیا تجھے سورہ بقرہ آتی ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ تم ان کے امیر ہو ان کے معززین میں سے ایک کہنے لگا قسم بخدا! میں نے سورہ بقرہ محض اس لئے نہیں سیکھی کہ اس کے ساتھ نماز میں کھڑا نہ ہو سکوں گا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن سیکھو اور اسے پڑھو، کیونکہ جو شخص قرآن سیکھے اور پڑھے اس کے لئے قرآن مشک سے بھرے ہوئے مشکیزے کی طرح ہے جس کی خوشبو جگہ جگہ پھیلی ہوئی ہے اور جو قرآن سیکھے لیکن اسے سینے میں لئے سوتا رہے اس کے مثال (چمڑے) کے اس ثقیلے کی طرح ہے جس میں مشک بند ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ سعید مقبری سے یہ حدیث بواسطہ عطاء مولى ابی احمد، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بھی مروی ہے ہم سے حضرت قتیبہ نے بواسطہ حضرت لیث بن سعد، حضرت سعید مقبری، اور حضرت عطاء (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسل بیان کی اس باب میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بِنِ كَيْبٍ .

بَاب ۳۵۵ مَا جَاءَ فِي أُخْرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا جَدِيدُ
بْنُ عَبْدِ الْحَبِيدِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ
عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ
أُخْرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَا هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا بُدَا بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنُ مَهْدِيٍّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَشْعَثَ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَرَمِيِّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ
عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الْجَرَمِيِّ عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ
بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضَ يَأْتِي عَامِرًا نَزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ
بِهِمَا سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَلَا يُقْرَأُ فِي دَارِ ثَلَاثَ
لَيَالٍ فَيَنْفَرُ بِهَا شَيْطَانٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَدِيدٌ

بَاب ۳۵۶ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا
هِشَامُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَطَّارُ
نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ
عَنْ أُوَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ حَدَّثَهُمْ
عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ نَوَاسِ بْنِ سَعَانَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الْقُرْآنُ
وَأَهْلَهُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ فِيهِ فِي السُّنَنِ تَقْدُمُهُ
سُورَةُ الْبَقَرَةِ دَالِ عِمْرَانَ قَالَ نَوَاسٌ وَ
حَرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سورة بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس نے رات کے وقت سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں
تلاوت کیں اسے یہ کفایت کریں گی یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔

حضرت معاذ بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
نے زمین و آسمان کے پیدا کرنے سے دو ہزار سال
پہلے ایک کتاب لکھی جس میں سے دو آیتیں اتاریں
یہی آیتیں سورہ بقرہ کا آخر ہیں جس گھر میں یہ
آیات تین دن پڑھی جائیں شیطان اس کے
قرب نہیں آتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

سورة آل عمران کی فضیلت

حضرت نواس بن سمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن اور اس پر دنیا میں
عمل کرنے والے (قیامت کے دن) اس طرح آئیں گے کہ
سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران ان کے آگے آگے ہوں گی
حضرت نواس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان سورتوں کی تین مثالیں بیان فرمائیں جنہیں میں اب
تک نہیں بھولا۔ آپ نے فرمایا گویا کہ وہ دو سائبان ہیں
جن کے درمیان روشنی ہے یا دو سیاہ بال ہیں یا پرندوں
کا جھنڈ ہے جو صفیں باندھا ہوا ہے (اور) یہ اپنے پر پھینکے

والے کی طرف سے جھگڑتی ہوں گی۔ اس باب میں حضرت ابو بکریدہ اور ابو امامہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے، علماء کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی قرأت کا ثواب (منشکل ہو کر) آئے گا علماء نے اس قسم کی احادیث کی اسی طرح تفسیر کی گئی ہے حضرت نو اس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی روایت بھی اسی نقطہ نظر کی توثیق کرتی ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لوگ جو قرآن پر دنیا میں عمل کرتے تھے تو اس سے معلوم ہوا کہ عمل کا ثواب آئے گا، امام بخاری نے بواسطہ حمیدی حضرت سفیان ثوری کا قول بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں جو کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان میں آیت الکرسی سے بڑی کوئی چیز پیدا نہیں کی اس کا مطلب یہ ہے کہ آیت الکرسی اللہ کا کلام ہے اور کلام الہی زمین و آسمان کی ہر مخلوق سے زیادہ با عظمت ہے۔

ثَلَاثَةُ امْتَالٍ مَا نَسِيْتُهُمْ بَعْدُ قَالَ تَاتِيَانِ كَاتِمُهُمَا غِيَابَتَانِ وَبَيْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاتِمُهُمَا غِمَامَتَانِ سَوْدَاوَانِ اَوْ كَاتِمُهُمَا ظُلُمَةٌ مِنْ طَيْرٍ صَوَاتٍ تَجَادِلَانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ اُمَامَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ يَجُئُ ثَوَابُ قِرَاءَتِهِ كَذَا فَسَرَّ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثُ وَمَا يُشَبِّهُ هَذَا مِنَ الْاَحَادِيثِ اَنَّهُ يَجُئُ ثَوَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَفِي حَدِيثِ نَوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا فَسَّرُوا اذْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُهُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَفِي هَذَا دَلَالَةٌ اَنَّهُ يَجُئُ ثَوَابُ الْعَمَلِ وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ نَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ قَالَ سَفْيَانُ بْنُ عَيَيْنَةَ فِي تَفْسِيرِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ سَمَاءٍ وَلَا اَرْضٍ اَعْظَمَ مِنْ آيَةِ الْكُرْسِيِّ قَالَ سَفْيَانُ لِأَنَّ آيَةَ الْكُرْسِيِّ هُوَ كَلَامُ اللَّهِ وَكَلَامُ اللَّهِ اَعْظَمُ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

سورہ کہف کی فضیلت

حضرت برادر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی سورہ کہف کی تلاوت کر رہا تھا کہ اچانک اس نے اپنے جانور کو بدکتے ہوئے دیکھا۔ نظر اٹھا کر دیکھا تو بدلی کی طرح کی کوئی چیز تھی۔ اس شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ سنایا تو آپ نے فرمایا یہ سکینہ (اطمینان) تھا جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کے ساتھ فرمایا (قرایا) قرآن پر نازل کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

بَابُ ۳۵ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْكَهْفِ ۴۹۲ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ إِذْ مَا لِي دَابَّتْهُ تَرَكُضُ فَتَطْرَفًا إِذْ امْشَلَ الْغَمَامَةُ وَ السَّحَابَةُ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّكِينَةُ نَزَلَتْ مَعَ الْقُرْآنِ اَوْ نَزَلَتْ عَلَى الْقُرْآنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ کہف کی
ابتدائی تین آیات پڑھنے والا دجال کے فتنہ سے
محفوظ رہے گا۔ محمد بن بشر نے فرماتے ہیں مجھ سے معاذ
بن ہشام نے بواسطہ والد حضرت ابو قتادہ رضی اللہ
عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث اسی سند کے ساتھ
بیان کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

سورہ یسین کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کا ایک دل ہے اور
قرآن کا دل سورہ یسین ہے جس نے سورہ یسین پڑھی
اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب
لکھے گا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حمید بن عبد الرحمن
کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بصرہ میں حضرت قتادہ رضی اللہ
عنہ صرف اسی طریق سے معروف ہے ہارون ابو محمد
بجہول شیعہ ہے ہم (امام ترمذی) سے ابو موسیٰ
محمد بن منشی نے بواسطہ احمد بن سعید دارمی
اور قتیبہ، حمید بن عبد الرحمن سے اسی سند
کے ساتھ اسے بیان کیا اس باب میں حضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی
روایت مذکور ہے۔ لیکن سند کے اعتبار سے
یہ صحیح نہیں اس کی سند ضعیف ہے۔

حم دغان کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے جو آدمی رات کے وقت سورہ دغان پڑھے اس
کی صبح اس حالت میں ہوتی ہے کہ ستر ہزار فرشتے
اس کے لئے بخشش مانگتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي
الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ
ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكِتَابِ عَصِمَ مِنْ فِتْنَةِ
الدَّجَالِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ
أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ۳۵۸ مَا جَاءَ فِي يَسِّ

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ
قَالَا نَا حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدُّوَالِ سِيِّ عَنِ
الْحُسَيْنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ هَارُونَ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ مُقَاتِلِ
بْنِ حَبِيبٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَكُلَّ شَيْءٍ قَلْبًا
وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يَسُّ وَمَنْ قَرَأَ يَسَّ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ
بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَبِيبِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَبِابَصْرَةَ لَا يَعْرِفُونَ مِنْ
حَدِيثِ قَتَادَةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَهَارُونُ
أَبُو مُحَمَّدٍ بِشَيْخٍ مَجْهُولٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ
بْنُ الْمُثَنَّى نَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ نَا
قُتَيْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَلَبِيِّ هَذَا
فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَلَا يَصِحُّ حَدِيثُ
أَبِي بَكْرٍ مِنْ قَبْلِ إِسْنَادِهِ وَاسْنَادُهُ ضَعِيفٌ

باب ۳۵۹ مَا جَاءَ فِي حَمْرِ الدَّخَانِ

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا زَيْدُ بْنُ
حُبَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي
كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ

ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں عمر بن ابی خنشم کو ضعیف کہا گیا ہے امام بخاری فرماتے ہیں وہ منکر الحدیث ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی جمعہ کی رات کو سورہ دھان پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں ہشام ابوالمقدام ضعیف ہے جن کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل نہیں، ابوب، یونس بن عبید اور علی بن زید نے ایسا ہی کہا ہے۔

سورہ ملک کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کسی صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگایا انہیں معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے اچانک پتہ چلا ہے کہ یہ ایک قبر ہے اور اس میں سورہ ملک پڑھی جا رہی ہے یہاں تک کہ پڑھنے والے نے اسے ختم کیا وہ صحابی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے نادانستہ ایک قبر پر خیمہ لگایا اچانک کیا دیکھا کہ ایک آدمی اس میں سورہ ملک پڑھ رہا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے اسے مکمل پڑھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (سورت) عذاب قبر کو روکنے والی اور اس سے نجات دینے والی ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ سے بھی روایت مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن میں ایک

حَمِّ الدَّخَانِ فِي لَيْلَةٍ أَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُكَ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَعُمَرُ بْنُ أَبِي خَنْشَمٍ يَضَعُفُ قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ .

۷۹۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ نَزِيدُ بْنُ حَبَابٍ عَنْ هِشَامِ أَبِي الْيَمْقَدَامِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَرَأَ حَمِّ الدَّخَانِ فِي لَيْلَةٍ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَهِشَامُ أَبُو الْيَمْقَدَامِ يَضَعُفُ وَلَوْ يَسْمَعُ الْحَسَنُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَكَذَا قَالَ أَيُّوبُ وَيُونُسُ بْنُ عَبِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْمَلِكِ . ۷۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ نَائِبِي عَنْ عُمَرُ بْنُ مَالِكٍ الْكُوفِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْجَوَّازِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَاءَهُ عَلَى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فَإِذَا قُبِرَ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْمَلِكِ حَتَّى خَتَمَهَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ضَرَبْتُ خَبَائِي عَلَى قَبْرٍ وَأَنَا لَا أَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فَإِذَا فِيهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْمَلِكِ حَتَّى خَتَمَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَّارٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبَّاسِ الْجُسَيْمِيِّ

لے حدیث پاک کی رو سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اپنی قبروں میں زندہ ہیں تلاوت قرآن کرتے اور نمازیں پڑھتے ہیں (مترجم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ سُورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ .

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا هُدَيْمُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْفَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَامُ حَتَّى يَقْدَأَ النَّوْمُ تَزِيلٌ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ هَذَا حَدِيثٌ سَوَاءٌ غَيْرٌ وَاحِدٌ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ مِثْلَ هَذَا وَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَرَوَى زُهَيْرٌ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ مِنْ جَابِرٍ يَذْكُرُ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ إِنَّمَا أَخْبَرَنِيهِ صَفْوَانُ أَوْ ابْنُ صَفْوَانَ وَكَانَ زُهَيْرٌ أَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ .

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا هَتَاةٌ دَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ .

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا هُدَيْمُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْفَضِيلُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ تَفْضِلَانِ عَلَى كُلِّ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ بِسَبْعِينَ حَسَنَةً .
بَابُ مَا جَاءَ فِي إِذَا زُلْزِلَتْ

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْأَجْدَرِيُّ الْبَصَرِيُّ نَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَمٍ بْنِ صَالِحٍ الْعَجَلِيُّ نَا ثَابِتُ الْبَتَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ إِذَا زُلْزِلَتْ عَدِلَتْ لَهُ بِنِصْفِ الْقُرْآنِ

ایسی سورت ہے جس کی تین آیات ہیں اس نے ایک (پڑھنے والے) آدمی کی سفارش کی اور وہ بخش دیا گیا۔ اور یہ سورت "تبارک الذی بیدہ الملک" (سورۃ ملک) ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہونے سے پہلے سورۃ ام التزویل السجدہ اور سورۃ ملک پڑھا کرتے تھے اس حدیث کو متعدد لوگوں نے لیت بن ابی سلیم سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔ مغیرہ بن مسلم نے یواسطہ ابو زبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ زہیر نے کہا میں نے ابو زبیر سے پوچھا کیا آپ نے حضرت جابر سے اسے سنا ہے، انہوں نے کہا صفوان یا ابن صفوان نے مجھے اس کی خبر دی ہے، گویا کہ زبیر نے اس بات سے انکار کیا کہ یہ یواسطہ ابو زبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

ہم سے ابوالاحوص نے یواسطہ لیت اور ابو زبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی۔

حضرت طاووس فرماتے ہیں کہ یہ (دونوں) سورتیں قرآن کی دیگر سورتوں پر ستر گنا فضیلت رکھتی ہیں۔

سورۃ الزلزال کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی سورۃ زلزال پڑھے تو یہ اس کے لئے نصف قرآن کے برابر ہوگی۔ جو سورۃ کافرون پڑھے یہ اس کے لئے چوتھائی قرآن کے برابر اور سورۃ اخلاص کا پڑھنا

تہائی قرآن کی تلاوت کے برابر ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اس شیخ حسن بن مسلم کی روایت سے پہچانتے ہیں اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے پوچھا اے فلاں! کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ اس نے عرض کیا اللہ کی قسم! میں نے شادی نہیں کی اور نہ ہی میرے پاس شادی کے لئے کچھ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں سورہ اخلاص نہیں آتی؟ عرض کیا ہاں کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا وہ تہائی مقررآن ہے پھر پوچھا کیا تمہیں سورہ نصر یاد نہیں؟ عرض کیا ہاں کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا وہ قرآن کا چوتھا ہے پھر پوچھا تمہیں سورہ کافرون یاد نہیں؟ عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے یاد ہے آپ نے فرمایا وہ چوتھا قرآن ہے پھر پوچھا کیا تمہیں سورہ زلزال نہیں آتی؟ عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (بھی) چوتھا قرآن ہے پھر آپ نے فرمایا تم شادی کر لو یہ حدیث حسن ہے۔

سورہ اخلاص اور زلزال کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ زلزال، نصف قرآن، سورہ اخلاص تہائی قرآن اور سورہ کافرون چوتھا قرآن کے برابر ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف یسان بن مغیرہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

سورہ اخلاص کی فضیلت

وَمَنْ قَدَّأَقْلُ يَأَيُّهَا الْكَافِرُونَ عِدَّتْ لَهُ بِدُبْعِ الْقُرْآنِ وَمَنْ قَدَّأَقْلُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ عِدَّتْ لَهُ بِثَلَاثِ الْقُرْآنِ هَذَا أَحَدِيَّتُكَ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَذَا الشَّيْخِ الْحَسَنِ بْنِ سَلَوَةَ فِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا عَقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ النُّعْمِيُّ الْبَصْرِيُّ شَيْخُ ابْنِ أَبِي فَدَالِكٍ أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ هَلْ تَزَوَّجْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا عِنْدِي مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ قُلُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ بَلَى قَالَ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ قَالَ بَلَى قَالَ رُبُّهُ الْقُرْآنِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ قُلُ يَأَيُّهَا الْكَافِرُونَ قَالَ بَلَى قَالَ رُبُّهُ الْقُرْآنِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ فَتَالَ بَلَى قَالَ رُبُّهُ الْقُرْآنِ قَالَ تَزَوَّجْ تَزَوَّجْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

باب ۳۶۲ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْإِخْلَاصِ وَفِي

سُورَةِ إِذَا زُلْزِلَتْ

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَيَزِيدُ بْنُ هُرْدُونَ نَائِمَانُ بْنُ الْمُخَيْرَةِ الْعَنْزِيُّ نَا عَطَاءُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ وَقُلُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ وَقُلُ يَأَيُّهَا الْكَافِرُونَ تَعْدِلُ رُبْعَ الْقُرْآنِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَمَانَ بْنِ الْمُخَيْرَةِ۔

باب ۳۶۳ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْإِخْلَاصِ۔

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا بَشْدَا بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَازِئِدَةً عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ امْرَأَةٍ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِي أَحَدًا كُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ مَنْ قَرَأَ اللَّهُ الْوَاحِدَ الصَّمَدُ فَقَدْ قَرَأَ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي سَعِيدٍ وَتَادَةَ ابْنِ التُّعَيْنِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسَ وَأَبْنِ عُمَرَ وَأَبِي مَسْعُودٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ أَحَدًا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ أَحْسَنَ مِنْ رِوَايَةِ مَا إِدَّةً وَتَابَعَهُ عَلَى رِوَايَتِهِ إِسْرَائِيلُ وَالْقُضَيْلِيُّ بْنُ عِيَّاضٍ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الثَّقَاتِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَنْصُورٍ وَاحْظَرُوا فِيهِ.

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَازِئِدَةً عَنْ سَلَمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَنِئِينَ مَوْلَى لَالِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَوْ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِبَتْ قُلْتُ مَا وَجِبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مِمَّنْ عَرِيفٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَأَبُو حَنِئِينَ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَنِئِينَ.

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ نَاحِيتُ بْنُ مَيْمُونٍ أَبُو سَهْلٍ عَنْ شَابِثِ

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ایک رات کے وقت تنہائی قرآن پڑھنے سے عاجز ہے جس نے سورہ اخلاص پڑھی اس نے (گویا کہ) تنہائی قرآن پڑھا، اس باب میں حضرت ابو درداء، ابو سعید، قتادہ بن نعمان، ابو ہریرہ انس، ابن عمر اور ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور ہم کسی ایسے راوی کو نہیں پہچانتے جس نے اسے زائدہ سے احسن طریقہ پر روایت کیا ہو اسرائیل اور فضیل بن عیاض نے اس کی متابعت کی شعبہ اور متعدد ثقہ راویوں نے یہ حدیث منصور سے روایت کی اور اس میں وہ مضطرب ہوئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آگے بڑھا تو آپ نے ایک آدمی کو نقل ہوا اللہ احد پڑھتے سنا اور فرمایا واجب ہو گئی، میں نے عرض کیا کیا چیز واجب ہو گئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف مالک بن انس رحمہ اللہ کی روایت سے پہچانتے ہیں ابو حنین سے مراد عبید بن حنین ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الْبُنَاتِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتِي مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ حُجِّي عَنْهُ ذُنُوبُ خَمْسِينَ سَنَةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَهَذَا الْأَسْنَدُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَامَ عَلَى فِدَائِهِ فَنَامَ عَلَى يَمِينِهِ تَوَقَّأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدًا مِائَةً مَرَّةً فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَقُولُ كَلَّا رَبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا عَبْدِي أُدْخِلْ عَلَى يَمِينِكَ الْجَنَّةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثٍ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ أَيْضًا عَنْ ثَابِتٍ -

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَابِي حُجِّي عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ ثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْشَدُوا فَإِنِّي سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ قَالَ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ تَوَخَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ إِنِّي لَأَرَى هَذَا خَبَرًا جَاءَ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي قُلْتُ سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ الْآدِرَ هَا تَعْدِلُ بِثَلَاثِ الْقُرْآنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَحِيٍّ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو حَازِمٍ الْأَشْجَعِيُّ (سَمِعَهُ سَلْمَانُ) -

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُبَيْسٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا سَلِيمَانُ بْنُ بِلَالٍ ثَنِي

جو شخص روزانہ دو سو مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اس سے پچاس سال کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں سوائے اس کے کہ اس پر قرض ہو، اسی سند سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا جو شخص اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے وہ داسنے پہلو پر لیٹ کر سو مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندے! اپنی دائیں جانب جنت میں داخل ہو جا، یہ حدیث حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے ثابت سے یہ متعدد طرق سے مروی ہے -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا جمع ہو جاؤ عنقریب میں تمہارے سامنے تنہائی قرآن پڑھوں گا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں جنہیں جمع ہونا مٹھا جمع ہو گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سورۃ اخلاص پڑھی اور پھر اندر تشریف لے گئے۔ صحابہ کرام ایک دوسرے سے کہنے لگے حضور نے فرمایا مٹھا میں تنہائی قرآن پڑھوں گا ایسا معلوم ہوتا کہ یہ خبر آپ کے پاس آسمان سے آئی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پھر باہر تشریف لائے اور فرمایا میں نے کہا مٹھا کہ میں عنقریب تمہارے سامنے تنہائی قرآن پڑھوں گا تو آگاہ رہو یہ (سورۃ اخلاص) تنہائی قرآن کے برابر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے ابو حازم اشجعی کا نام سلمان ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا "سورہ اخلاص" تنہائی قرآن کے برابر ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدًا تَعْدِلُ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَاسِئِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ شَيْخُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْبُنَانِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَوْمَهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ فَكَانَ كَلِمًا افْتَتَحَ سُورَةَ يَقْرَأُ لَهُمْ فِي الصَّلَاةِ يَقْرَأُ بِهَا افْتَتَحَ يَقُولُ هُوَ اللَّهُ أَحَدًا حَتَّى يَقْرَعَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَأُ سُورَةَ أُخْرَى مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ فَقَالُوا إِنَّكَ تَقْرَأُ هَذِهِ السُّورَةَ ثَلَاثًا تَرَى أَهًا تُجِزُّكَ حَتَّى تَقْرَأَ بِسُورَةِ أُخْرَى فَأَمَّا إِنْ تَقْرَأُ بِهَا وَإِمَّا أَنْ تَدْعَاهَا وَتَقْرَأَ بِسُورَةِ أُخْرَى قَالَ مَا أَنَا بِتَارِكِهَا إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَدُمَّكُمْ بِهَا فَعَلْتُ وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ وَكَأَنُؤَايِرُونَ أَفْضَلُهُمْ وَكَرِهُوا أَنْ يَوْمَهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّا اتَّاهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ الْخَبَرُ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ مِمَّا يَا مُرَبِّ أَصْحَابُكَ وَمَا يَحْذَرُكَ أَنْ تَقْرَأَ هَذِهِ السُّورَةَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُحِبُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ حُبَّهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْبُنَانِ وَقَدْ سَأَوِي مُبَارَكُ بْنُ فُضَالَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْبُنَانِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُحِبُّ هَذِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک انصاری مسجد قباء میں انہیں نماز پڑھایا کرتے تھے وہ نماز میں (سورہ فاتحہ کے بعد) کوئی مسورت پڑھنے لگتے تو پہلے سورہ اخلاص پڑھتے پھر اس کے ساتھ کوئی دوسری ملاتے۔ اور وہ ہر رکعت میں ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ (ایک دن) ان کے ساتھی کہنے لگے تم یہ سورت پڑھتے ہو اور پھر اسے ناکافی سمجھ کر دوسری سورت پڑھتے ہو یا تو صرف یہی پڑھو اور یا اسے چھوڑ کر کوئی دوسری سورت پڑھا کرو۔ وہ کہنے لگے میں اسے نہیں چھوڑ سکتا اگر تم چاہو تو تمہاری امامت کروں گا ورنہ چھوڑ دیتا ہوں (حالانکہ) وہ لوگ انہیں افضل خیال کرتے تھے اور کسی دوسرے کی امامت کو پسند نہیں کرتے تھے (ایک دن) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے ساری بات بتادی آپ نے فرمایا اے قلال! ساتھیوں کی بات ماننے سے تمہیں کیا چیز مانع ہے اور ہر رکعت میں یہ سورت پڑھنے کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اسے پسند کرتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی محبت اس شخص کو جنت میں لے جائے گی، یہ حدیث حسن ہے اور بواسطہ عبید اللہ بن عمر ثابت بنانی کی روایت سے غریب ہے۔ مبارک بن فضالہ بواسطہ ثابت بنانی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اس سورت (قل هو اللہ احد) کو پسند کرتا ہوں آپ

نے فرمایا اس کی محبت تجھے جنت میں لے جائے گی۔

معوذتین کی فضیلت

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر چند ایسی آیات نازل کی ہیں جن کی مثال نہیں دیکھی گئی۔ یعنی سورہ قلقل اور سورہ الناس۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر نماز کے بعد معوذتین (سورہ قلقل اور سورہ الناس) پڑھنے کا حکم فرمایا یہ حدیث غریب ہے۔

قرآن پڑھنے والے کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن پڑھے اور پڑھنے میں ماہر بھی ہو، وہ مقربین بزرگ اور نیک لوگوں کے سامعہ ہوگا اور جو اسے اس حال میں پڑھے کہ اس کے لئے پڑھنا دشوار ہو اس کے لئے دو گنا ثواب ہے۔ ہشام کی روایت میں "شدت" اور شعبہ کی روایت میں "شاق" کے الفاظ منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس طرح قرآن پڑھا کہ اس پر حادی ہو گیا اس

السُّورَةُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ إِنَّ حُبَّكَ إِيَّاهَا يَدْخُلُكَ الْجَنَّةَ۔

باب ۳۶۴ مَا جَاءَ فِي الْمَعُودَتَيْنِ

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا بُنْدَا بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي نَاسِجٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ آيَاتٍ تَمُورُ مِثْلَهُنَّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۸۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمَعُودَتَيْنِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

باب ۳۶۵ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ قَارِئِ الْقُرْآنِ

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِبْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةَ وَهْشَامُ عَنْ تَتَادَةَ عَنْ ذَرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَا هَدَيْهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ وَالَّذِي يَقْرَأُهُ قَالَ هِشَامٌ وَهُوَ شَدِيدٌ عَلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَادَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ خُمَيْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا اور اس کے خاندان سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کرے گا جن پر جہنم واجب ہو چکا تھا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں اس کی سند صحیح نہیں حفص بن سلیمان، ابو عمر بن زکونی کو حدیث میں ضعیف سمجھا گیا ہے۔

فضیلت قرآن

حضرت حارث اعور فرماتے ہیں میں مسجد کے پاس سے گزرا تو دیکھا کہ لوگ ونسیاوی (باتوں میں) مشغول ہیں پھر میں حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا امیر المومنین کیا آپ نہیں دیکھتے لوگ باتوں میں مشغول ہیں آپ نے فرمایا کیا وہ ایسا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اگاہ رہو! غضبیب ایک فتنہ بیا ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس سے بچاؤ کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ کی کتاب اس میں تم سے پہلے اور بعد کی خبریں ہیں۔ یہ تمہارے درمیان حکم ہے جو فیصلہ کرتی ہے یہ مذاق نہیں ہے، جس سرکش نے اسے چھوڑا اللہ تعالیٰ اسے تباہ و برباد کرے گا۔ جس نے اس کے سوا کہیں اور ہدایت تلاش کی اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کرے گا۔ یہ اللہ کی مضبوطی ہے، حکمت سے بھرپور اور صراط مستقیم ہے جسے نہ تو خواہشات ٹیڑھا کرتی ہیں اور نہ ہی اس سے زبانیں خلط ملط ہوتی ہیں۔ علماء اس سے سیر نہیں ہوتے۔ بار بار دہرائے سے پرانا نہیں ہوتا، اس کے عجائب ختم نہیں ہوتے۔ جنہوں نے اسے سکر بنا تو وقت کہا ہم نے عجیب و غریب قرآن سنا جو ہدایت کی طرف لے جاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لے آئے، جس نے اس کے مطابق بات کی، جس نے اس پر عمل کیا، ثواب پایا جس نے اس کے ساتھ فیصلہ کیا، انصاف کیا، جس نے اس کی طرف

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَلْقَى الْقُرْآنَ فَاسْتَنْظَرَهُ قَاحِلَ حَلَالِهِ وَحَدَمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشْرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلِّهِمْ قَدْ وَجِبَتْ لَهُ النَّارُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ لَهُ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَبُو عُمَرَ بَزْأَزْكَوْفِي يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ۔

باب ۳۶۱ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْقُرْآنِ

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ نَا حَمَزَةُ الزِّيَّاتِ عَنْ أَبِي الْمُخْتَارِ الطَّائِي عَنْ ابْنِ أَخِي الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ قَالَ مَدَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ يَجُوضُونَ فِي الْأَحَادِيثِ فَذَا خَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَرَى النَّاسَ قَدْ خَاضُوا فِي الْأَحَادِيثِ قَالَ أَوْ قَدْ فَعَلُوا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا هَذَا سَيَكُونُ فِتْنَةً فَقُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ وَهُوَ الْفَضْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَ مِنْ جَبَّارِ قِصَمِهِ اللَّهُ وَمَنْ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللَّهُ وَهُوَ حَبْلُ اللَّهِ الْمَتِينُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ هُوَ الَّذِي لَا يَزِيغُ بِهِ إِلَّا هَوَاءٌ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ إِلَّا لَيْسَنَةٌ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلُقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدْوِ لَا تَنْقُضِي عَجَائِبُهُ هُوَ الَّذِي تَمَرَّتْنَاهُ الْجَنُّ إِذَا سَمِعْتُهُ حَتَّى قَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ وَمَنْ

دعوت دی اسے صراط مستقیم کی ہدایت دی گئی۔
اے انور! اسے مضبوطی سے مقامِ لوہہ پر حدیث
غریب ہے، ہم اسے صرف حمزہ زیات کی
روایت سے پہچانتے ہیں اس کی سند مجہول ہے
اور حدیث کی روایت میں کلام ہے۔

تعلیم قرآن

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ
ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے ابو عبد الرحمن فرماتے
ہیں ”یہی وجہ ہے کہ میں اس مقام (مسند تدریس) پر بیٹھا
ہوا ہوں“ ابو عبد الرحمن نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
کے زمانے سے قرآن پڑھنا شروع کیا جو حجاج
بن یوسف کے دور تک جاری رہا۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تم میں بہتر یا (فرمایا) افضل وہ
ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
عبد الرحمن وغیرہ نے بواسطہ سفیان ثوری، علقمہ بن مرثد
اور ابو عبد الرحمن، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اسی
طرح مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اس میں سفیان نے سعد بن
عبیدہ کا ذکر نہیں کیا۔ یحییٰ بن سعید نے یہ حدیث بواسطہ
سفیان، شعبہ، علقمہ بن مرثد، سعد بن عبیدہ اور ابو عبد الرحمن
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ امام
ترمذی فرماتے ہیں ہم سے یہ حدیث محمد بن بشائر نے بواسطہ
یحییٰ بن سعید، سفیان و شعبہ سے بیان کی۔ محمد بن بشائر
کہتے ہیں یحییٰ بن سعید نے اسی طرح سفیان اور شعبہ
دونوں کے واسطے سے روایت کی جس میں سعد بن
عبیدہ کا واسطہ مذکور ہے، لیکن سفیان کے شاگرد

عَمِلَ بِهِ أُجِرَ وَمَنْ حَكَاهُ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا
إِلَيْهِ هَدَى إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ خُذْهَا إِلَيْكَ
يَا أَعُوذُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ
حَدِيثِ حُمَزَةَ الزِّيَاتِ وَإِسْنَادُهُ مُجْهُولٌ وَفِي
الْحَارِثِ مَقَالَ.

باب ۳۶ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ
أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عُلْقَمَةُ بْنُ مَرْثِدٍ قَالَ
سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ
تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ
فَذَاكَ الَّذِي أَقْعَدَنِي مَقْعِدِي هَذَا وَعَلَّمَ
الْقُرْآنَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ حَتَّى بَلَغَ الْحُجَابَةَ
بْنُ يَوْسَفَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا بِشَرِّ بْنِ
السَّرِيِّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثِدٍ
عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ أَوْ
أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ
عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
سُفْيَانَ لَا يَذْكُرُ فِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ
وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ هَذَا
الْحَدِيثَ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثِدٍ
عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَهَكَذَا أَذْكَرُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَصْحَابُ سُفْيَانَ لَا يَذْكُرُونَ فِيهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَهُوَ أَصَحُّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَكَذَا زَادَ شُعْبَةُ فِي إِسْنَادِهِ هَذَا الْحَدِيثُ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ وَكَانَ حَدِيثُ سُفْيَانَ أَشْبَهَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مَا أَحَدٌ يُعَدُّ عِنْدِي شُعْبَةَ وَإِذَا خَالَفَهُ سُفْيَانُ أَخَذْتُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ أَبَا عَمَّارٍ يَذْكُرُ عَنْ وَكِيعٍ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ سُفْيَانُ أَحْفَظُ مِنِّي وَمَا حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ أَحَدٍ بِشَيْءٍ فَسَأَلْتُهُ إِلَّا وَجَدْتُه كَمَا حَدَّثَنِي وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيدٍ.

۸۲۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ النَّحْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ.

باب ۳۶۸ مَا جَاءَ فِي مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنَ الْقُرْآنِ مَا لَمْ يَنْتَهِ الْأَجْرُ

۸۲۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ نَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ

حضرت سفیان سے اس واسطے کو ذکر نہیں کرتے محمد بن بشار کہتے ہیں صحیح ہے امام ترمذی فرماتے ہیں شعبہ کے نزدیک اس روایت میں سعد بن عبیدہ کا واسطہ ہے گویا کہ سفیان کی حدیث قیاس کے زیادہ مطابق ہے، علی بن عبد اللہ، یحییٰ بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں کہ میرے نزدیک کوئی شخص شعبہ کے برابر نہیں، لیکن جہاں وہ سفیان کے قول کی مخالفت کریں میں سفیان کا قول اپناتا ہوں۔ میں نے ابو عمار سے سنا انہوں نے وکیع سے نقل کیا کہ شعبہ نے فرمایا سفیان مجھ سے زیادہ حافظ ہیں۔ سفیان نے مجھ سے جو حدیث بھی بیان کی اسے میں نے ایسے ہی پایا جیسے انہوں نے نقل کی۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے“ ہم اس حدیث کو صرف حضرت عبدالرحمن بن اسحق رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

قرآن کا ایک حرف پڑھنے کا ثواب

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے اللہ کی کتاب سے ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے

اور نیکی دس گنا ہوتی ہے میں یہ نہیں کہتا کہ ”اکم“ ایک حرف ہے بلکہ اللہ ایک حرف ہے اور یم ایک حرف ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ میں نے قتیبہ بن سعید سے سنا فرماتے ہیں مجھے معلوم ہوا ہے کہ محمد بن کعب قرظی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں پیدا ہوئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے ابو احوص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بعض نے مرفوع اور بعض نے موقوف روایت کی ہے۔ محمد بن کعب قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابو حمزہ ہے۔

مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَلِهَا أَقُولُ الْحَرْفُ وَلَكِنْ أَيْعَ حَرْفٌ وَلَا مَرْحُفٌ وَمِنْهُ حَرْفٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ بَلَغَنِي أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ وَلَدَنِي حَمِوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَوَاهُ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَرَفَعَهُ بَعْضُهُمْ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ يَكُنَّى أَبَا حَمْرَةَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن صاحب قرآن آئے گا تو قرآن کہے گا اے رب! اسے جوڑا پہنا چنانچہ اسے عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر عرض کرے گا اے رب! اسے مزید پہنا پھر اسے عزت کا جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن عرض کرے گا اے رب! اس سے راضی ہو جاؤں وہ اس سے راضی ہو گا اور اس سے کہا جائے گا پڑھتا جا اور نزہتی کی منازل طے کرنا جا ہر آیت کے بدلے اس کی نیکی بڑھائی جائے گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر شعبہ، عاصم بن بہدلہ اور ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی موقوف حدیث روایت کی ہے ہمارے نزدیک بواسطہ عبدالصمد، شعبہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

نماز میں قرآن پڑھنے کا اجر

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ نَا عَبْدَ الصَّمَدِ بْنَ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيئُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ حَلِّهِ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ زِدْهُ فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ أَرْضَ عَنْهُ فَيَرْضَى عَنْهُ فَيَقَالُ لَكَ أَقْدَاوُ أَرْقَاوُ وَيُرَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ هَذَا عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهَذَا أَصَحُّ عِنْدَنَا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ.

باب ۳۶۹

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی دو رکعت نماز کو جس غور سے سنتا (توجہ کرتا) ہے اس سے زیادہ غور سے کسی اور چیز کو نہیں سنتا۔ نیکی انسان کے سر پر سایہ فگن رہتی ہے جب تک وہ نماز میں مصروف رہے اور بندہ قرآن سے فارغ ہوتے اللہ تعالیٰ کے جس قدر قریب ہوتا ہے اتنا اور کسی وقت نہیں ہوتا۔ یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں، ابن مبارک نے بکر بن خنیس کے بارے میں کلام کیا اور آخر میں اسے ترک کر دیا۔

قرآن سے خالی سینہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں قرآن سے خالی سینہ ویران گھر کی مثل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا پڑھنا جانا اور ترقی کی منازل طے کرنا جا اور اس طرح ٹھہر کر پڑھ جس دنیا میں ٹھہر کر پڑھتا تھا آخری آیت کے پاس تیسری منزل ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

قرآن بھول جانے کا گناہ

۸۲۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو النَّظْرِ نَابِكُ بْنُ خُنَيْسٍ عَنْ يَثْرِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا إِذَنْ اللَّهُ لِعَبْدٍ فِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ رَاكِعَتَيْنِ يُصَلِّيَهُمَا وَإِنَّ الْبِرَّ لَيَذُرُّ عَلَى رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ وَمَا تَقَدَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ بِشَيْءٍ مَا خَدَجَ مِنْهُ قَالَ أَبُو النَّظْرِ يَعْنِي الْقُدْرَانِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَبِكُرْبُنْ خُنَيْسٍ قَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَتَرَكَهُ فِي اخْرَاجِهِ.

باب ۳۴

۸۲۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا جَرِيدٌ عَنْ قَابُوسِ بْنِ أَبِي طَبِيَّانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِيْ جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُدْرَانِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَقَرِيُّ وَابُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي الْجَوْدِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقَالُ يَعْنِي يَصَاحِبُ الْقُدْرَانِ إِقْدَاؤُ أَوْ رَدُّ وَرَدُّ كَمَا كُنْتَ تُرِيدُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّ مِنْ رَدِّكَ عِنْدَ أَخْرَائِيَّةٍ تَقْدَأُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَامِرٍ هَذَا إِسْنَادٌ نَحْوُهُ.

باب ۳۵

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ ابْنُ عَبْدِ إِدْرِیُّ تَابِعًا
الْمَجِیدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیزِ بْنِ ابْنِ جُرَیجٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَجُورُ
أُمَّتِي حَتَّى الْقَدَاةُ يُجْرِيهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعِمْصَانَتْ
عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي فَلَوْ أَرَدْتُ أَنْ أَعْطَاهُ مِنْ سُورَةٍ مِنَ
الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أَوْ يَهْرَاجُلَ شَرَّ نَسَبٍ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَذَكَرْتُ بِهِ مُحَمَّدًا
بْنَ إِسْمَاعِيلَ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَاسْتَغْرَبَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا أَعْرِفُ
لِلْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَلٍ سَمَاعًا مِنْ أَحَدٍ مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَوْلَهُ حَدَّثَنِي مِنْ شَيْءٍ
خَطَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ لَا نَعْرِفُ لِلْمُطَّلِبِ سَمَاعًا مِنْ أَحَدٍ مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَانْكَرَعَنِي
بْنُ الْمَدِينِيِّ إِنْ يَكُونُ الْمُطَّلِبُ سَمِعَ مِنْ أَنَسٍ.

باب ۳۷

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ تَابِعًا لَنَا أَبُو أَحْمَدَ
نَاسُفِيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ
عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَارِيٍّ يَقْرَأُ
ثُمَّ سَأَلَ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ
الْقُرْآنَ قَبَسَ مِنَ اللَّهِ بِهِ فَاتَهُ سَبْعُ أَقْوَامٍ
يَقْرُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ وَقَالَ
مُحَمَّدٌ هَذَا خَيْثَمَةُ الْبَصْرِيُّ الَّذِي رَوَى عَنْهُ
جَابِرُ الْجَعْفِيُّ وَلَيْسَ هُوَ خَيْثَمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَخَيْثَمَةُ هَذَا شَيْخٌ بَصْرِيُّ
يُسَكَّنِي أَبَا نَصْرٍ قَدْ رَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
أَحَادِيثَ وَقَدْ رَوَى جَابِرُ الْجَعْفِيُّ عَنْ خَيْثَمَةَ
هَذَا أَيْضًا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر
میری امت کے ثواب پیش کئے گئے حتیٰ کہ وہ کوڑا
بھی جسے کوئی آدمی مسجد سے نکالتا ہے اور امت
کے گناہ بھی میرے سامنے پیش کئے گئے تو میں نے
اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن
کی کوئی آیت یا سورت دی گئی اور پھر وہ اسے
مبھول گیا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف
اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری
سے اس کے بارے میں گفتگو کی تو انہوں نے اسے نہ پہچانا
اور غریب قرار دیا۔ امام بخاری فرماتے میرے علم کے مطابق
مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کو کسی صحابی سے سماع حاصل
نہیں، البتہ وہ حدیث جو انہوں نے بیان کرنے ہوئے کہا کہ مجھ
سے اس شخص نے بیان کیا جو نبی کریم کے خطبہ میں موجود تھا۔ علی بن مدینی
نے اسے اسکا انکار کیا ہے کہ مطلب کو حضرت انس سے سماع حاصل ہے۔

قرآن کو ذریعہ معاش بنانا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ ایک فارسی پیران گزر ہوا وہ قرآن پڑھ رہا تھا ازاں بعد
اس نے مانگنا شروع کر دیا حضرت عمران نے "انا للہ و
انا الیہ راجعون" پڑھا اور فرمایا میں نے نبی اکرم سے سنا آپ
نے فرمایا جو قرآن پڑھے اسے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے
سوال کرنا چاہیے کیونکہ (مستقبل میں) کچھ ایسے لوگ پیدا
ہوں گے جو قرآن پڑھ کر اسے ذریعہ سوال بنائیں گے محمود کہتے
ہیں یہ خبیثہ جن سے جابر جعفی نے روایت کی بصری ہیں۔ یہ
خبیثہ بصری شیخ ہیں ان کی کنیت ابو نصر ہے۔ انہوں
نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کئی احادیث
روایت کی ہیں۔ جابر جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے بھی ان ہی سے روایت کرتے ہیں۔

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَوْسِيُّ
نَاوَيْعُ نَا أَبُو فَرْدَاةَ يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ أَبِي
الْمُبَارَكِ عَنْ مُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَمَّنَ بِالْقُرْآنِ
مَنْ اسْتَحَلَّ فَحَارَمَهُ وَقَدْ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ
يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِيهِ هَذَا الْحَدِيثَ
فَذَا فِي هَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ جَاهِدٍ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مُهَيْبٍ وَلَا يَتَابِعُ مُحَمَّدُ
بْنَ يَزِيدَ عَلَى رِوَايَتِهِ وَهُوَ ضَعِيفٌ وَأَبُو
الْمُبَارَكِ رَجُلٌ مَجْهُولٌ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ
إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ وَقَدْ خُوِّلَتْ وَكَيْفَ فِي
رِوَايَتِهِ وَقَالَ مُحَمَّدُ أَبُو فَرْدَاةَ يَزِيدُ بْنُ
سِنَانٍ الدَّهَاقِيُّ لَيْسَ بِحَدِيثِهِ بِأَسَى إِلَّا
رِوَايَةَ أَبِيهِ مُحَمَّدٍ عَنْهُ فَتَابَهُ يَدْرِي عَنْهُ
مَنَّا كَثِيرٌ

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ
بْنَ عِيَّاشٍ عَنْ بُحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ
مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدَّةَ الْحَضَرِيِّ عَنْ عَقْبَةَ
بْنَ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَاهِدُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِدِ
بِالصَّدَاقَةِ وَالْمُسْرِ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسْرِ بِالصَّدَاقَةِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى هَذَا
الْحَدِيثِ أَنَّ الَّذِي يُسْرِ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ
أَفْضَلُ مِنَ الَّذِي يَجْهَرُ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ
لِأَنَّ صَدَقَةَ السِّرِّ أَفْضَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ
مِنْ صَدَقَةِ الْعِلَانِيَةِ وَإِنَّمَا مَعْنَى هَذَا
عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْكُنْ يَا مَنِ الرَّجُلُ مِنَ
الْجُبِّ لِأَنَّ الَّذِي يُسْرِ بِالْعَمَلِ لَا يُخَافُ
عَلَيْهِ الْعُجْبُ مَا يُخَافُ عَلَيْهِ فِي الْعِلَانِيَةِ

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس
شخص کا قرآن پر ایمان نہیں جو اس کی حرام
کی ہوئی اشیاء کو حلال سمجھے محمد بن یزید بن
سنان نے یہ حدیث اپنے والد سے روایت
کی اور اس سند میں مجاہد اور سعید بن مسیب
(رحمہما اللہ) کا اضافہ کیا۔ روایت میں محمد
بن یزید کا کوئی متنازع نہیں اور وہ خود ضعیف
ہے۔ ابو مبارک مجہول شخص ہے اس حدیث
کی سند صحیح نہیں۔ وکیع کی مخالفت کی گئی ہے
امام بخاری فرماتے ہیں ابو فروہ یزید بن
سنان راوی کی روایت میں کوئی صرح
نہیں البتہ ان کے بیٹے محمد کی ان سے روایت
صحیح نہیں کیونکہ وہ ان سے منکر روایات نقل
کرتا ہے۔

حضرت عقیب بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا علانیہ
صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔ اور آہستہ
قرآن پڑھنے والا پوشیدہ صدقہ دینے والے
کی مثل ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس
حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ آہستہ قرآن پڑھنے
والا بلند آواز سے پڑھنے والے سے افضل ہے
کیونکہ علماء کے نزدیک علانیہ صدقہ دینے کی
بجائے چھپا کر صدقہ دینا زیادہ بہتر ہے۔
علاوہ ازیں علماء کے نزدیک اس حدیث
کا مطلب یہ ہے کہ آدمی ریاکاری اور
خود پسندی سے مامون و محفوظ رہے کیونکہ علانیہ اعمال
کی نسبت خفیہ اعمال میں ریا کا خوف نہیں ہوتا۔

باب ۳۷

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ قَالَ قَالَ لَتَا
عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَنَامُ حَتَّى يَغْدَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ وَالزَّمَرِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو لُبَابَةَ هَذَا شَيْخٌ
بَصْرِيُّ قَدْ دَوِيَ عَنْهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ غَيْرَ
حَدِيثٍ وَيُقَالُ إِنَّهُ مَرُوءٌ حَدَّثَنَا
يَذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ فِي كِتَابِ التَّارِيخِ -

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ بِقِيَّةٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ
مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنْ
عَدْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمَسْبُوحَاتِ
قَبْلَ أَنْ يَرْقُدَ يَقُولُ إِنَّ فِيهِمْ آيَةً خَيْرٌ
مِنَ آيَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

باب ۳۸

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو
أَحْمَدَ النَّذْبِيرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ طَهْمَانَ أَبُو
الْعَلَاءِ الْحَقَّافُ ثَنِي نَافِعُ بْنُ أَبِي نَافِعٍ
عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
وَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ
وَكَلَّ اللَّهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ
عَلَيْهِ حَتَّى يُمِيتَ وَإِنْ مَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ
مَاتَ شَهِيدًا وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمِيتُ كَانَ بِتِلْكَ
الْمَنْزِلَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَحْرِفُهُ
إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ -

سونے سے پہلے قرآن پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تک سورہ نبی اسرائیل
اور سورہ زمر پڑھ لیتے آرام فرمانہ ہوتے۔ یہ حدیث
حسن غریب ہے۔ یہ ابو لبابہ بصری شیخ ہیں حماد بن
زید نے ان سے اس کے علاوہ بھی روایات
بیان کی ہیں۔ کہا جاتا ہے ان کا نام مروان ہے
ہمیں اس کی خبر امام بخاری نے کتاب التاریخ
میں دی ہے۔

حضرت عیاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہونے سے
قبل مسجات (وہ سورتیں جن کے شروع میں سبح
سیح اور سبحان کے الفاظ ہیں) پڑھا کرتے تھے
اور فرماتے تھے ان میں ایک آیت ایسی ہے
جو ہزار آیات سے بہتر ہے۔ یہ حدیث
غریب ہے۔

صبح کا وظیفہ

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص صبح کے وقت اَعُوذُ بِاللَّهِ اَلْحَمْدُ اور سورہ
حشر کی آخری تین آیات پڑھے اللہ تعالیٰ اس
کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام
تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں
اور اگر اسی دن مر جائے تو شہید کی موت مرے گا
اور جو شخص شام کے وقت اسے پڑھے اس کا
بھی یہی مرتبہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب
ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے
ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت

حضرت یحییٰ بن ملک نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت اور نماز کے بارے میں پوچھا ام المؤمنینؓ نے فرمایا تنہارا حضورؐ کی نماز سے کیا واسطہ! آپ نماز پڑھتے پھر اتنا ہی وقت آرام فرماتے پھر اتنا ہی وقت نماز پڑھتے جتنی دیر نماز میں لگائی اتنا ہی وقت آرام فرماتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ ازاں بعد حضرت ام سلمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی کیفیت بیان کی کہ آپ کی قرأت کا ایک ایک حرفت واضح ہوتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے بواسطہ لیث بن سعد ابن ابی ملیکہ اور یحییٰ بن ملک، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابن جریر نے بھی یہ حدیث بواسطہ ابن ابی ملیکہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ آپ کی قرأت کے الفاظ ٹکڑے ٹکڑے ہوتے ہیں۔ حدیث لیث صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کی نماز کے بارے میں پوچھا آپؐ اول رات میں وتر پڑھتے یا آخر رات میں؟ ام المؤمنینؓ نے فرمایا دونوں صویریں تھیں کبھی آپؐ ابتداء رات میں اور کبھی انتہائے رات میں وتر پڑھتے۔ میں نے کہا اللہ کا شکر ہے جس نے اس معاملہ میں وسعت رکھی، میں نے عرض کیا حضور اکرمؐ کی قرأت کیسے تھی کیا آپؐ آہستہ پڑھتے تھے یا بلند آواز سے؟ ام المؤمنینؓ نے فرمایا دونوں صویریں تھیں کبھی آہستہ پڑھتے اور کبھی بلند آواز سے، میں نے کہا اللہ کا شکر ہے جس نے اس معاملہ میں بھی وسعت رکھی ہے۔ راوی فرماتے ہیں پھر میں نے پوچھا جنابت کے موقع پر آپؐ کا طریقہ کار کیا تھا کیا آپؐ سونے سے پہلے غسل فرماتے یا آرام فرمانے کے بعد غسل فرماتے؟

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَوْلَى أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَكَنَةَ تَزَوَّجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلَاتُهُ وَكَانَ يُصَلِّيُ ثَمَّ يَنَامُ قَدْ رَأَى مَا صَلَّيْتُ ثُمَّ يُصَلِّيُ قَدْ رَأَى مَا نَامُ ثَمَّ يَنَامُ قَدْ رَأَى مَا صَلَّيْتُ حَتَّى يُصْبِحَ ثَمَّ نَعَتُ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنَعَتُ قِرَاءَتَهُ مُقْسَرَةً حَرْفًا حَرْفًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُعْتَمَدٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَوْلَى عَنْ أُمِّ سَكَنَةَ وَقَدْ رَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَكَنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقْطَعُ قِرَاءَتُهُ وَحَدِيثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ.

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وَتَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ يُؤْتِرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَمْ مِنْ آخِرِهِ فَقَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَصْنَعُ رَبِّهَا أَوْ تَرَمِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرَبِّهَا أَوْ تَرَمِنْ آخِرِهِ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَتُهُ أَكَانَ يُسَرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَجْهَرُ تَأَلَّتْ كُلُّ ذَلِكَ كَانَ يَفْعَلُ قَدْ كَانَ رَبِّهَا أَسْرَ وَرَبِّهَا جَهْرًا قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قَالَ قُلْتُ فَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ أَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ أَمْ يَنَامُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ کا عمل دو وزن طرح تھا بسا اوقات غسل فرما کر سو جاتے اور کبھی صرف وضو کر کے آرام فرما ہوتے۔ میں نے کہا اللہ کا شکر ہے جس نے اس معاملہ میں بھی گنجائش رکھی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی موقوف ہیں اپنے آپ کو پیش کر کے فرماتے کیا کوئی ایسا شخص نہیں جو مجھے سوا کر کے اپنی قوم کے پاس لے چلے کیونکہ قریش نے مجھے اپنے رب کا کلام پہنچانے سے روک رکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

فضیلت قرآن

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس شخص کو قرآن پاک میرے ذکر اور دعا سے روک رکھے اسے میں مانگنے والوں سے زیادہ دیتا ہوں اور اللہ کا کلام دوسرے کلاموں سے اس طرح افضل ہے جیسے اللہ تعالیٰ کو مخلوق پر فضیلت حاصل ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رَبِّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرَبِّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا إِسْرَائِيلُ أَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْخَيْرَةِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَعْرِضُ نَفْسَهُ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَحْمِلُنِي إِلَى قَوْمِهِ فَإِنْ قُرِئْتُ مَنَعُونِي أَنْ أَبْلَغَ كَلَامَ رَبِّي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

باب ۳۷

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا شَهَابُ بْنُ عَبْدِ الْعَبْدِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَمَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ السَّائِلِينَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

البواب القراءات

أَبْوَابُ الْقِرَاءَاتِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَمَوِيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت ٹکڑے ٹکڑے

مَلِكَةً عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقْرَأُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقِفُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُهَا مَلِكٌ يَوْمَ الدِّينِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَبِهِ يَغْدُرُ أَبُو عُبَيْدٍ وَيُخْتَارُهُ هَكَذَا رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَمْوِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ ابْنِ جُدَيْمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُيْنَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُيْنَةَ عَنْ يَعْنَى بْنِ مَمْلُوكٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَهًا وَصَفَتْ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرْفًا حَرْفًا وَحَدِيثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَكَانَ يَقْرَأُ مَلِكٌ يَوْمَ الدِّينِ.

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَايُوبُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ بَزِيدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَآرَأَهُ قَالَ وَعُثْمَانُ كَانُوا يَقْرءُونَ مَا لَكَ يَوْمَ الدِّينِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَذَا الشَّيْخِ أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ وَقَدْ رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ كَانُوا يَقْرءُونَ مَا لَكَ يَوْمَ الدِّينِ وَرَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ كَانُوا يَقْرءُونَ مَا لَكَ يَوْمَ الدِّينِ.

(مٹھڑ کر) ہوتی تھی۔ الحمد لله رب العالمین پڑھتے پڑھتے فرمایا اور پھر الرحمن الرحیم پڑھتے۔ اور آپ ملک یوم الدین پڑھتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے ابو عبیدہ نے بھی یہی پڑھا اور اسی کو پسند کیا یحییٰ بن سعید اموی وغیرہ نے بواسطہ ابن جریج اور ابن ابی ملیکہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا اس کی سند متصل نہیں کیونکہ لیث بن سعد نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ اور یحییٰ بن مملک کے واسطہ سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی جس میں ام المومنین نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت ایک ایک حرف ہوتی تھی حدیث لیث زیادہ صحیح ہے۔ لیث کی حدیث میں یہ الفاظ بھی نہیں کہ ملک یوم الدین پڑھا کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا) اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم ملک یوم الدین پڑھا کرتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے بواسطہ زہری، انس بن مالک کی یہ روایت ہم صرف اس شیخ ایوب بن سوید رملی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ زہری کے بعض شاگردوں نے زہری سے یہ حدیث روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما، ملک یوم الدین پڑھا کرتے تھے۔ عبد الرزاق نے بواسطہ معمر اور زہری، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما، ملک یوم الدین پڑھا کرتے تھے۔

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ إِنَّ النَّفْسَ بِالْغَفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ قَالَ سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَأَبُو عَلِيٍّ بْنُ يَزِيدَ هُوَ أَخُو يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ قَالَ مُحَمَّدٌ تَفَعَّدَ ابْنُ الْمُبَارَكِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَهَكَذَا أَقَرَّ أَبُو عُبَيْدٍ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ تَبَعًا لِهَذَا الْحَدِيثِ.

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ نَا رِشْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ بِنِ أَنْعُمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غُنَيْرٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَلْ تَسْتَطِيعُ رَبِّي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَمْ نَعْرِفْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدِ بْنِ سَعْدٍ وَكَيْسٍ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَرِشْدِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ بِنِ أَنْعُمٍ الْأَفْرِيقِيُّ يُضَعِّقَانِ فِي الْحَدِيثِ.

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا أَحْسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ نَا ثَابِتُ الْبُكْتَالِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَكِينَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُهَا إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا سوید بن نصر کہتے ہیں عبد اللہ بن مبارک نے ہمیں یونس بن یزید سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث بتائی۔ ابو علی بن یزید، یونس بن یزید کے بھائی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں اس حدیث کو یونس بن یزید سے روایت کرنے میں ابن مبارک متفرد ہیں ابو عبیدہ نے بھی اس حدیث کی اتباع میں ”والعین بالعين“ پڑھا ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے هَلْ تَسْتَطِيعُ رَبِّي پڑھا یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف رشد بن کی روایت سے پہچانتے ہیں اور اس کی سند قوی نہیں رشد بن بن سعد اور عبد الرحمن بن زیاد بن النعمان قریقی (دولوں) ضعیف قرار دیئے گئے ہیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ پڑھا کرتے تھے۔ اس حدیث کو متعدد لوگوں نے ثابت بنانی سے اسی طرح روایت کیا ہے یہ ثابت بنانی کی

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْمُبَارَكِ النَّحْوِيَّ هَذَا أَوْ هُوَ حَدِيثٌ ثَابِتٌ
الْمُبَارَكِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ أَيضًا عَنْ
شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ وَ
سَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُولُ أَسْمَاءُ بِنْتُ
يَزِيدَ هِيَ أُمُّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةُ كَلَّا الْحَدِيثُ
عِنْدِي وَاحِدٌ وَقَدْ رَوَى شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ غَيْرَ
حَدِيثٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ وَهِيَ أَسْمَاءُ
بِنْتُ يَزِيدَ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا -

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ نَا
أُمِّيَّةَ بْنَ خَالِدٍ نَا أَبُو الْجَارِيَّةِ الْعَبْدِيُّ عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ أَقْدَأَ بَلْغَتُ مِنْ
لَدُنِّي عَذَارًا مُثْقَلَةً هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَافِقُهُ
إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأُمِّيَّةُ بْنُ خَالِدٍ ثِقَةٌ وَأَبُو
الْجَارِيَّةِ الْعَبْدِيُّ شَيْخٌ مَجْهُولٌ وَلَا نَعْرِفُ
أُسْمَةَ -

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا مَعْلَى بْنُ
مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ
أَوْسٍ عَنْ مُصَدِّعِ أَبِي يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدَرْنَا عَيْنِ حِمَّةٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُ
إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَدَرَتْهُ وَيُرْوَى أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَمْرُو
بْنُ الْعَاصِ اخْتَلَفَا فِي قَدَرَةِ هَذِهِ الْبَيْتَةِ وَارْتَفَعَا
إِلَى كَعْبِ الْأَخْبَارِيِّ فِي ذَلِكَ فَلَوْ كَانَتْ عِنْدَهُ
رَوَايَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْتَعْنَى
بِرَوَايَتِهِ وَلَمْ يَجْتَرِءْ إِلَى كَعْبٍ -

حدیث ہے ابو اسطہ شہر بن حوشب یہ حدیث
اسماء بنت یزید سے بھی مروی ہے - میں
نے عبد بن حمید سے سنا کہ اسماء بنت یزید سے
ام سلمہ انصاریہ مراد ہیں - میرے نزدیک دونوں
روایتیں ایک ہیں شہر بن حوشب - یہ حضرت ام سلمہ
انصاریہ سے اس کے علاوہ بھی احادیث روایت
کی ہیں - یہی اسماء بنت یزید ہے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے بھی اس کے ہم معنی حدیث
مروی ہے -

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
قَدْ بَلَغْتُ مِنْ لَدُنِّي عَذَارًا - (دال پر
تشدید کے ساتھ) پڑھا یہ حدیث غریب ہے
ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں امیہ
بن خالد ثقہ ہیں ابو جاریہ عبدی شیخ مجہول
ہے اور ہم اس کا نام نہیں جانتے -

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "فِي عَيْنِ
حِمَّةٍ" پڑھا یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف
اسی طریق سے جانتے ہیں حضرت ابن عباس رضی
اللہ عنہ سے مروی قرأت صحیح ہے روایت
کیا گیا ہے کہ حضرت ابن عباس اور عمرو بن عاص
(رضی اللہ عنہما) کا اس آیت کی قرأت میں اختلاف ہوا
تو دونوں حضرت کعب احبار کے پاس قبصلہ
کے لئے تشریف لے گئے اگر حضرت ابن عباس
کے پاس کوئی روایت ہوتی تو انہیں کفایت کرتی اور
کعب احبار کے پاس نہ جاتے -

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جنگ بدر کے دن رومیوں کو ایرانیوں پر فتح حاصل ہوئی اور مسلمان اس سے خوش ہوئے تو آیت کریمہ نازل ہوئی اَلْعُغْلَبَتِ الرُّومَ ۔ سے یَفْزَحُ الْمُؤْمِنُونَ ۔ تک حضرت ابو سعید فرماتے ہیں روم کی کامیابی پر مسلمانوں کو خوشی ہوئی یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے غَلَبْتُ اور غُلِبْتُ دونوں طرح پڑھا گیا ہے کہتے ہیں رومیوں کو پہلے شکست ہوئی اور پھر غالب آئے نصر بن علی نے غَلَبْتُ (فتح کے ساتھ) پڑھا ہے ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ (ضاد کا فتح) پڑھا تو آپ نے فرمایا مَنْ ضَعُفَ (ضاد کا ضم) ہے ۔ ہم سے عبد بن حمید نے بواسطہ یزید بن ہارون فضیل بن مرزوق سے یہ روایت بیان کیا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف فضیل بن مرزوق کی روایت سے پہچانتے ہیں ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ”فَهَلْ مِنْ مُدْكِرَةٍ“ (دال کے ساتھ) پڑھا کرتے تھے یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ”قُرُوحٌ وَ رِيحَانٌ وَ جَنَّةٌ نَعِيمٌ“ (راء کا ضم) پڑھا کرتے تھے یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے ہارون اعور کی روایت سے پہچانتے ہیں ۔

۸۴۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْبَشِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّومُ عَلَى فَارِسٍ فَأُجِبَ ذَلِكَ الْمُؤْمِنِينَ فَانْزَلَتْ الْعُغْلَبَتِ الرُّومُ إِلَى قَوْلِهِ يَفْزَحُ الْمُؤْمِنُونَ قَالَ فَفَزَحَ الْمُؤْمِنُونَ بِظُهُورِ الرُّومِ عَلَى فَارِسٍ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ حَسَنَةٍ غَرِيبَةٍ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَ يَقْرَأُ غَلَبْتُ وَ غُلِبْتُ يَقُولُ كَأَنَّكَ غَلَبْتَ مُشَرَّ غُلِبْتَ هَكَذَا أَقْرَأَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ غَلَبْتُ ۔

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الدَّارِيُّ نَا نَعِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ النَّخَعِيُّ عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوَفِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ فَقَالَ مَنْ ضَعُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ نَحْوَهُ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ حَسَنَةٍ غَرِيبَةٍ لَا نَعْرِفُهَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ ۔

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الدَّبِيرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ قَهْلًا مِنْ مُدْكِرٍ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ حَسَنَةٍ صَحِيحَةٍ ۔

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصَّوَوِيُّ ابْنُ بَصْرَةَ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصَّبْعِيُّ عَنْ هُرُونَ الْأَعْوَرِ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ قُرُوحٌ وَ رِيحَانٌ وَ جَنَّةٌ نَعِيمٌ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ حَسَنَةٍ غَرِيبَةٍ لَا نَعْرِفُهَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَارُونَ الْأَعْوَرِ ۔

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا هَذَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ ۲ لَشَامَ فَأَنَاخَا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ إِيَّاكُمْ أَحَدٌ يَقْدَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَاشَارُوا ۲ إِلَى فَقُلْتُ نَعْرِفُ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللَّهِ يَقْدَأُ هَذِهِ الْآيَةَ وَاللَّيْلَ إِذَا يَغْشَى قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُهُ يَقْدَأُهَا وَاللَّيْلَ إِذَا يَغْشَى وَالذِّكْرَ وَالْأُنْثَى فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَأَنَا وَاللَّهِ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْدَأُهَا وَهُوَ لَا يُرِيدُ وَنَبِيُّ أَنْ أَقْرَأَهَا وَمَا خَلَقَ فَلَا أَتَا بِعُمُرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا قَرَأَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَاللَّيْلَ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارَ إِذَا تَجَلَّى وَالذِّكْرَ وَالْأُنْثَى -

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنَا اللَّزْمَانِ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ وَالْفَضْلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهَكَذَا رَوَى الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ وَلَا نَعْرِفُ بِقَتَادَةَ سَمَاعًا مِنْ أَحَدٍ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ أَنَسٍ وَآبِي الطُّفَيْلِ وَهَذَا عِنْدِي مُخْتَصَرًا يَرَوِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم جب شام میں گئے تو حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور پوچھا کیا تم میں سے کوئی حضرت عبداللہ بن مسعود کی قرأت پڑھ سکتا ہے، فرماتے ہیں (میرے ساتھیوں نے) میری طرف اشارہ کیا میں نے کہا ہاں میں پڑھ سکتا ہوں، انہوں نے پوچھا تم نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے یہ آیت واللیل اذا یغشی کس طرح سنی ہے، فرماتے ہیں میں نے کہا میں نے اس طرح سنی ہے واللیل اذا یغشی والذکر والانثی، حضرت ابو الدرداء فرماتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے، اور یہ لوگ مجھ سے دُعا خلق کا اذکار کرنا چاہتے ہیں۔ پس میں ان کی انتہاء نہیں کروں گا یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت عبداللہ بن مسعود کی یہی قرأت ہے واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی والذکر والانثی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتی انا الذرانی ذو القوۃ المتین پڑھا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى یہ حدیث حسن ہے حکم بن عبد الملک نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یونہی روایت کیا ہے۔ حضرت قتادہ، حضرت انس کسی اور ابو الطفیل رضی اللہ عنہما کے سوا کسی دوسرے صحابی سے سماع حاصل نہیں، میرے نزدیک یہ مختصر ہے بواسطہ قتادہ اور حسن، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ نے پڑھا یَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ (طویل حدیث

ہے) حکم بن عبد الملک کی حدیث میرے نزدیک اس حدیث سے مختصر ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان میں سے یا (فرمایا) تم میں سے کسی ایک کے لئے یہ کہنا برا ہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ مجھے بھلا دی گئی اور قرآن یاد کرنے کی کوشش کرو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! یہ لوگوں کے سینوں سے اس سے بھی زیادہ تیز بھاگتا جتنا چاہو اور اپنے دلی نوڈ کہ بھاگتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سات قرأتیں

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبریل علیہ السلام نے ملاقات کی تو آپ نے پوچھا ہے جبریل! مجھے ان پڑھ امت کی طرف بھیجا گیا ہے ان میں بوڑھی عورتیں بھی ہیں اور بوڑھے مرد بھی بچے بھی ہیں اور بچیاں بھی اور ایسا آدمی بھی جس نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قرآن سات حرف (قرأتوں) پر نازل ہوا اس باب میں حضرت عمرؓ حذیفہ بن یمان، ابوہریرہ، ام ابوب، حضرت ابوباب (انصاری کی زوجہ) عمرہ، ابن عباس اور ابو جہیم بن حادث بن صممہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابی بن کعب سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمانے ہیں میں ہشام بن حکم بن حزام رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا اور وہ سورہ فرقان پڑھ رہے تھے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ظاہری زندگی سے) باحیات

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الْحَدِيثَ بِطَوْلِهِ وَحَدِيثُ الْحَكِيمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عِنْدِي مُخْتَصَرٌ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ -

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنبَانَا سُبْعَةَ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَحَدٌ هُوَ أَوْ لِأَحَدٍ كُمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةً كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نَسِيتُ فَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ نَفْسِي بِيَدِهِ لَهَا أَشَدُّ تَغَصُّبًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عَقْلِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى نَاشِبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيْلَ فَقَالَ يَا جَبْرِيْلُ إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيَّةٍ مِنْهُمْ الْعَجُوزُ وَالشَّبِيحُ الْكَبِيرُ وَالْعِلَامُ وَالْجَارِيَّةُ وَالرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرٍو حَدَّثَنَا بَنُ الْيَمَانِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمُّ أَبِي يُوْبَ وَهِيَ (مَدَاهُ) أَبِي يُوْبَ الْأَنْصَارِيُّ وَسَدْرَةُ وَأَبِي عَبَّاسٍ وَأَبِي جُهَيْشٍ بَنُ الْحَارِثِ بَنُ الصَّخْتَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ

۸۵۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بَنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُسَوَّرِ عَنِ خُزَيْمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بَنِ عَبْدِ الْقَارِئِ

أَخْبَدَاهُ أَتَاهُمَا سَبْعًا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ
مَرَرْتُ بِهَشَامِ بْنِ حَكِيمٍ بْنِ حِزَامٍ وَهُوَ
يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ قِرَاءَتَهُ
فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُدُودِ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ
أُسَاوِرَهُ فِي الصَّلَاةِ فَخَطَرْتُهُ حَتَّى سَأَلُوهُ فَلَمَّا
لَبَّيْتُهُ بِرَدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ
السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُهَا فَقَالَ أَقْرَأَ نِيهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ كَيْفَ
كَذَبْتَ وَاللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمْ يَأْخُذْ بِي هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي تَقْرَأُهَا
فَانْطَلَقْتُ أَقُوْدُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ
هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُدُودٍ لَمْ
تُقْرِئْنِيهَا وَأَنْتَ أَقْرَأْتَ نِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ
يَا عُمَرُ اقْرَأْ يَا هَشَامُ فَقْرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ
الَّتِي سَمِعْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِي
أَقْرَأَ نِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ
ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ
الْقُرْآنُ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَاقْرَءُوا مَا
تَيَسَّرَ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْمُسَوِّرُ بْنَ عُدْمَةَ

تھے میں نے ان کی قرأت سنی تو معلوم ہوا کہ وہ کئی ایسے
حروف پر قرآن پڑھ رہے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھے نہیں سکھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں نماز میں ہی
ان سے لڑ پڑتا لیکن میں سلام پھیرنے کی انتظار کرتا رہا جب
انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی گردن کے پاس سے
چادر لپیٹ کر کھینچی اور پوچھا بتاؤ تمہیں یہ سورت کس
نے سکھائی ہے؟ جو ابھی ابھی میں نے تم سے سنی ہے۔
انہوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائی ہے
میں نے کہا تم بھوٹ بولتے ہو اللہ کی قسم! مجھے بھی نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت سکھائی ہے چنانچہ میں
انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا
اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ان کو یہ سورت
(سورۃ فرقان) کئی ایسے حروف پر پڑھتے سنا ہے جو
حروف آپ نے مجھے نہیں سکھائے حالانکہ آپ ہی نے
مجھے سورۃ فرقان پڑھائی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! انہیں پھوٹ دو اور
اے ہشام! تم پڑھو! انہوں نے وہی قرأت پڑھی
جو میں نے سنی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے، پھر حضور
نے مجھ سے فرمایا اے عمر! تم پڑھو میں نے وہ قرأت
پڑھی جو حضور نے مجھے پڑھائی تھی۔ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اسی طرح نازل ہوئی
ہے، پھر آپ نے فرمایا یہ قرآن سات حروف
(قرآنتوں) پر نازل ہوئی پس جو تمہیں آسان ہو پڑھو
یہ حدیث صحیح ہے۔ حضرت مالک بن انس (رضی اللہ عنہ)
نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اس کے
ہم معنی حدیث روایت کی البتہ مسور بن عذرہ
کا ذکر نہیں کیا۔

باب ۳۷

۸۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِبْلَانَ نَا أَبُو اسَامَةَ
نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَسَ عَنْ
أَخِيهِ كُذِبَ مِنْ كُذِبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ
كُذِبَ مِنْ كُذِبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا
سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ يَسْرِعْ عَلَى
مُعِيرٍ يَسِّرْ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي
عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ
سَدَّكَ طَرِيقًا يَدْتَسِسْ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ
طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا قَعَدَ قَوْمٌ فِي مَسْجِدٍ يَتَلَوْنَ
كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَذَكَّرُونَ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ
عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَقَّتْ لَهُمُ
الْمَلَائِكَةُ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَوْ يُسْرِعَ بِهِ نَسَبُهُ
هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِثْلَ هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى اسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ
الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
بَعْضُ هَذَا الْحَدِيثِ -

باب ۳۸

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اسْبَاطٍ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْقُرَشِيُّ قَالَ كُنِيَ أَبِي عَنْ مَطَرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كَمْ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ
أَخْتِمُهُ فِي شَهْرٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ
ذَلِكَ قَالَ أَخْتِمُهُ فِي عَشْرِينَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ
أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَخْتِمُهُ فِي خَمْسَةِ عَشَرَ
قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَخْتِمُهُ

مسلمان سے ہمدردی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی
سے مصائب دنیا میں سے کوئی مصیبت دو کرے
اللہ تعالیٰ قیامت کی سختیوں سے اسے نجات دے
گا۔ جو آدمی کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے اللہ تعالیٰ
دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے
جو کسی تنگ دست کی مشکل آسان کرے اللہ تعالیٰ
اسے دنیا و آخرت میں آسانی دیتا ہے آدمی جب تک
اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا معاون و مددگار
ہوتا ہے جو شخص تلاش علم میں سفر اختیار کرے اللہ تعالیٰ اس
کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے جب کچھ لوگ مسجد
میں تلاوت قرآن اور درس و تدریس کے لئے بیٹھتے ہیں ان
پر اطمینان و سکون اترتا ہے رحمت انہیں ڈھانک لیتی
ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں جس کا عمل اسے پہچان لکھے
نسب و ذات اسے آگے نہیں بڑھاتے منفرد راہیوں نے
بواسطہ اعمش اور ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے اسی طرح مرفوعہ روایت کیا ہے۔ اسباط بن محمد نے
بواسطہ اعمش اور ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے اس حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔

ختم قرآن کی مدت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرماتے ہیں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
میں کتنی مدت میں قرآن ختم کروں؟ آپ نے فرمایا ایک مہینہ
میں ختم کروں میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا
ہوں آپ نے فرمایا بیس دنوں میں مکمل کرو عرض کیا مجھے اس
اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا پندرہ دنوں
میں ختم کرو عرض کیا اس سے جلدی (پڑھنے) کی طاقت
رکھتا ہوں حضور نے فرمایا دس دنوں میں ختم کرو عرض کیا

اس سے جلدی کی طاقت رکھتا ہوں“ آپ نے فرمایا پانچ دونوں میں ختم کرو“ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا حضور! مجھے اس سے زیادہ پڑھنے کی طاقت ہے لیکن آپ نے مجھے اجازت نہ دی۔ یہ حدیث حسن ابو بردہ کی روایت سے غریب ہے دیگر طریقوں سے بھی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہی روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تین دن سے پہلے قرآن ختم کیا اس نے قرآن کو نہیں سمجھا۔ انہی سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا چالیس دنوں میں قرآن ختم کرو“ اسحق بن ابراہیم فرماتے ہیں اس حدیث کی رو سے ہم اس آدمی کو پسند نہیں کرتے جو چالیس دنوں میں پورا قرآن نہ پڑھے۔ بعض علما فرماتے ہیں حدیث پاک کی رو سے تین دن سے کم مدت میں قرآن ختم نہ کیا جائے جبکہ بعض علما نے اس کی اجازت دی ہے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ و ترووں کی ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھتے۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ آپ نے کعبہ شریف میں ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھا۔ علما کے نزدیک ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھنا زیادہ اچھا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا چالیس دنوں میں قرآن پاک (پورا) پڑھا کر“ یہ حدیث حسن غریب ہے بعض نے اسے یواسطہ معمر اور سماک بن فضل و ہب بن منبہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چالیس دنوں میں قرآن پاک پڑھنے کا حکم دیا۔

فِي عَشْرِ قُلْتُ اِنِّي اُطِيقُ اَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ اخْتَفَهُ فِي خَمْسٍ قُلْتُ اِنِّي اُطِيقُ اَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَمَا رَخَصَ لِي هَذَا احْدَيْتُ حَسَنٌ مَّحَمَّدٌ غَرِيبٌ يُسْتَعْرَبُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ وَ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي أَرْبَعِينَ وَتَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَلَا نَجِيبٌ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْتِيَ عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَلَمْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَتَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ لِلْحَدِيثِ الَّذِي رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَخَصَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَرَوَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي سَاعَةٍ يَوْمَ تَرْتِيلُهَا وَرَوَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ فِي الْكَعْبَةِ وَالتَّارْتِيلُ فِي الْقِرَاءَةِ أَحَبُّ إِلَى أَهْلِ الْعِلْمِ۔

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ الْبَغْدَادِيُّ نَاعِلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي أَرْبَعِينَ هَذَا احْدَيْتُ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ

فِي الرَّبْعَيْنِ -

۸۵۸ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ نَا الْهَيْثَمُ
 بْنُ الرَّبِيعِ ثَنِي نَاصِلَهُ الْمُرِّيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
 زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ أَتَى الْعَمَلُ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ قَالَ الْحَالُ
 الْمُرْتَحِلُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ عَنِ ابْنِ
 عَبَّاسٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 بَشَّارٍ نَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ نَا صَالِحُ الْمُرِّيُّ
 عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَكَمْ بَيْنَا كُرْفِيهِ عَنِ
 ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا أَعْنَدِي أَحَدٌ مِنْ حَدِيثِ نَصْرِ
 ابْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ الرَّبِيعِ -

۸۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا النَّصْرُ
 بْنُ شُمَيْلٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهُ مِنْ قَدْرِ
 الْقُرْآنِ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
 صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
 نَا شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
 ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ
 کے ہاں پسندیدہ تہذیب عمل کیا ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا منزل میں اترنے اور کوچ کرنے
 والا (یعنی جو شخص قرآن ختم کرے پھر شروع کرے اور
 اسی طرح کرتا رہے) یہ حدیث غریب ہے۔ حضرت
 ابن عباسؓ سے صرف اسی طریق سے معروف ہے، ہم سے محمد
 بن بشار نے بواسطہ مسلم بن ابراہیم، صالح مری، قتادہ اور زرارہ
 بن اوفیٰ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت
 بیان کی حضرت ابن عباسؓ کا واسطہ ذکر نہیں کیا میرے نزدیک یہ
 حدیث بواسطہ نصر بن علی، ہشیم بن ربیع کی روایت سے صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا تین دن سے کم مدت میں قرآن ختم کرنے
 والا قرآن کو نہیں سمجھتا، یہ حدیث حسن صحیح ہے محمد
 بن بشار نے بواسطہ ابن جعفر، شعبہ سے اسی سند
 کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث بتائی۔

البواب تفسیر قرآن

تفسیر بالرائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
 ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

آبَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الذِّكْرِ يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ

بِرَأْيِهِ

۸۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا بَشَّرُ
 بْنُ السَّرِّقِ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ

بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ حُجَّتِهِ

جس نے علم کے بغیر قرآن کی تفسیر کی اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا نا چاہیئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرِو الْكَلْبِيُّ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الْحَدِيثَ عَنِّي إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ مِنْ كَذِبٍ عَلَى مَنْعَدٍ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِدْرَإِيهِ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ حُجَّتِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے ڈرو ماسوائے اس کے جس کا تمہیں علم ہو۔ کیونکہ جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا نا چاہیئے اور جو قرآن کی تفسیر اپنی لائے سے کرے اسے بھی چلبیئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ شَيْخُ حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا سَهِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَزْمٍ أَخُو حَزْمِ الْقَطِيعِيِّ شَيْخُ أَبُو عَمْرٍو النَّجْدِيِّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِدْرَإِيهِ فَاصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ غَدِيبٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي سَهِيلِ بْنِ أَبِي حَزْمٍ وَهَكَذَا رُوِيَ عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُمْ شَدَّ دُورًا فِي هَذَا فِي أَنْ يُفَسِّرَ الْقُرْآنَ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَأَمَّا الَّذِي رُوِيَ عَنْ مُجَاهِدٍ فَتَادَةٌ وَغَيْرُهُمَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ فَسَدُوا الْقُرْآنَ فَلَيْسَ الظَّنُّ بِهِمْ أَنَّهُمْ قَالُوا فِي الْفُرْقَانِ أَوْ فَسَدُوا بِغَيْرِ عِلْمٍ أَوْ مِنْ قَبْلِ أَنْفُسِهِمْ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُمْ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْنَا أَنَّهُمْ لَمْ يَقُولُوا مِنْ قَبْلِ أَنْفُسِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ إِلَّا وَقَدْ سَمِعْتُ

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن میں اپنی طرف سے کچھ کہا اگرچہ صحیح کہا ہو پھر بھی اس نے غلطی کی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ سہیل بن حزم کے بارے میں بعض محدثین نے کلام کیا ہے اسی طرح بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء سے منقول ہے کہ انہوں نے بغیر علم کے قرآن کی تفسیر کرنے میں سختی برتی ہے مجاہد قتادہ اور دوسرے علماء سے جو تفسیر مروی ہے اس کے بارے میں یہ خیال صحیح نہیں کہ انہوں نے قرآن میں اپنے رائے کو دخیل کیا یا بغیر علم کے تفسیر کی بلکہ ان حضرات سے یہ بات منقول ہے جو ہم نے کہی کہ انہوں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا۔ حسین بن مہدی بصری نے بواسطہ عبد الرزاق اور معمر حضرت قتادہ سے نقل کیا آپ فرماتے ہیں میں نے قرآن پاک کی ہر آیت کے متعلق کچھ نہ کچھ سنا ہے ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، العنشی سے نقل کیا کہ حضرت مجاہد فرماتے ہیں اگر میں حضرت عبد اللہ بن مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی قرأت نہ پڑھتا تو قرآن پاک کے بہت سے مسائل حضرت

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھنے کی ضرورت نہ پڑتی جو ان سے پوچھتا ہوں ۔

فِيهَا شَيْئًا حَكَمًا ثَنَا أَبُو أَبِي عُمَرَ سَفِيَانُ بْنُ
عَمِيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ قَالَ مُجَاهِدٌ لَوْ كُنْتُ
قَدَرْتُ قِرَاءَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ لَمْ أَحْتَجِ أَنْ أَسْأَلَ
ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْقُرْآنِ مِمَّا سَأَلْتُ -

سورہ فاطحہ کی تفسیر

وَمِنْ سُورَةٍ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

٨٦٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمْرِ الْقُرْآنِ فَهُوَ خِدَاجٌ فَهُوَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَحْيَا نَاكُورًا وَرَأَى الْإِمَامَ قَالَ يَا ابْنَ الْفَارِسِ قَدْ قَرَأَهَا فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ الْعَبْدُ فَيَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَمْدًا لِي عَبْدِي فَيَقُولُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ فَيَقُولُ اللَّهُ أَتَيْتُ عَلَى عَبْدِي فَيَقُولُ مَا لِي يَوْمَ الدِّينِ فَيَقُولُ تَجَدَّيْ عَبْدِي وَهَذَا إِلِيَّ وَبَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي إِلَيْكَ نَعْبُدُ وَإِلَيْكَ نَسْتَعِينُ وَآخِرُ السُّورَةِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا الْحَدِيثُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز میں
سورۃ فاتحہ نہ پڑھے وہ نماز ناقص ہے (دوبارہ فرمایا،
پوری نہیں۔ حضرت عبدالرحمنؓ فرماتے ہیں میں نے پوچھا
اے ابو ہریرہ! کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں (اس
وقت کیا حکم ہے) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
فرمایا اے ابن فارسی اس وقت دل میں پڑھا کرو“ میں
نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نماز میرے اور بندے کے درمیان
نصف نصف تقسیم کی گئی ہے، آدھی میرے لئے ہے اور آدھی
بندے کے لئے۔ بندے کے لئے وہی ہے جو اس نے مانگا
بندہ (نماز کے لئے) کھڑا ہو کر بڑھتا ہے ”الحمد للہ رب العالمین“
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی“ پھر
بندہ کہتا ہے ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے
بندے نے میری ثنا کی“ بندہ کہتا ہے ”مالک یوم الدین“ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے میرے بندے نے میری عظمت بیان کی یہ میرے
لئے ہے اور یہ میرے لئے اور بندے کے درمیان (منقسم)
ہے۔ آیات بعد سے لے کر آخر تک میرے بندے کے لئے
ہے اور جو کچھ اس نے مانگا وہی اس کے لئے ہے وہ
بڑھتا ہے ”اعدنا الصراط“ آخر تک یہ حدیث حسن ہے شعبہ
اور اسماعیل بن جعفر اور کئی دوسرے حضرات نے
بواسطہ علاء بن عبدالرحمنؓ اور عبدالرحمنؓ حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے ہم معنی روایت

نقل کی۔ ابن جریر اور مالک بن انس نے بواسطہ
علاء بن عبد الرحمن اور ابوسائب مولیٰ ہشام بن زہرہ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی
مرفوع حدیث روایت کی۔ ابن ابی اسیر بواسطہ
والد علاء بن عبد الرحمن، عبد الرحمن اور ابوسائب،
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت
کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورۃ فاتحہ
کے بغیر نماز پڑھی اس کی نماز ناقص و نامکمل ہے۔
اسمعیل بن ابی اسیر کی روایت میں اس سے کچھ زیادہ نہیں
ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابو ہریرہ سے اس
حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا دونوں
حدیثیں صحیح ہیں۔ انہوں نے ابن ابی اسیر کی
حدیث سے بھی دلیل پکڑی جو انہوں نے بواسطہ
والد، حضرت علاء (رضی اللہ عنہ) سے روایت
کی ہے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں
میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مسجد شریف
میں تشریف فرما تھے صحابہ کرام نے بتایا یہ عدی بن حاتم ہیں اور
طلبہ مان اور حفظ کے بغیر ہی آیا تھا جب میں قریب پہنچا تو آپ نے
میرا ہاتھ پکڑ کر اس سے پہلے آپ فرما چکے تھے مجھے امید ہے کہ
اللہ تعالیٰ اس کا (عدی بن حاتم کا) ہاتھ میرے ہاتھ میں دے گا۔
حضرت عدی فرماتے ہیں پھر حضور مجھے لے کر اٹھ کھڑے ہوئے
(راستے میں) ایک عورت نے آپ سے ملاقات کی اس کے پاس
بچہ بھی تھا وہ دونوں کہنے لگے ہمیں آپ سے کچھ کام ہے آپ ان
دونوں کے ساتھ کھڑے بیٹھ گئے یہاں تک کہ انکی ضرورت کو پورا کیا پھر
میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے خانہ اقدس میں لے آئے خادم نے

وَرَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ
بْنِ زُهْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُذَا وَرَوَى ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَى أَبِي
وَأَبُو السَّائِبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُذَا۔

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ
يَحْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ الْفَارِسِيُّ قَالَا ثَنَى ابْنُ أَبِي
أُوَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
قَالَ ثَنَى أَبِي وَأَبُو السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ
زُهْرَةَ وَكَانَا جَدِيسَيْنِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى
صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمْرِ الْقُرْآنِ فَرِحَ خِدَاجٌ
غَيْرُ تَمَامٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ
أَبِي أُوَيْسٍ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ
عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ كَلَّا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ وَاجْتَبَاهُ
بِحَدِيثِ ابْنِ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْعَلَاءِ۔

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَاعِدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ سَعْدٍ أَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ سِمَاكِ
بْنِ حَرْبٍ عَنْ عُبَادِ بْنِ حَبِيشٍ عَنْ عِدِّي بْنِ
حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ هَذَا
عِدِّي بْنُ حَاتِمٍ وَجِئْتُ بِغَيْرِ أَمَانٍ وَلَا كِتَابٍ
فَلَمَّا دَفَعْتُ إِلَيْهِ أَخَذَ بِيَدِي وَقَدْ كَانَ قَالَ
قَبْلَ ذَلِكَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ يَدَاكَ فِي
يَدَيَّ قَالَ فَقَامَ بِي فَلَقَبْتُهُ امْرَأَةً وَصَبَّيْ مَعَهَا
فَقَالَ لَا إِنَّ لَنَا إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَامَ مَعَهَا حَتَّى
قَضَى حَاجَتَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ بِيَدَيَّ حَتَّى أَتَى بِي

دَارَهُ فَالْقَتُّ لَهُ الْوَلِيْدَةُ وَسَادَةُ فَجَلَسَ عَلَيْهِمَا
وَجَلَسَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ خَمْدًا اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ
ثُمَّ قَالَ مَا يُفْعَلُ أَنْ تَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَهَلْ
تَعْلَمُونَ مِنْ إِلَهِ سِوَى اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ثُمَّ
تَكَلَّوْا سَاعَةً ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا تَفْعَلُونَ تَقُولُ اللَّهُ
أَكْبَرُ وَتَعْلَمُونَ أَنَّ شَيْئًا أَكْبَرُ مِنَ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لَا
قَالَ فَإِنَّ إِلَهَ الْهُودِ مَغْضُوبٌ عَلَيْهِمْ وَآتَى
النَّصَارَى ضَلَالًا قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي خَشِيفٌ مُسْلِمٌ
قَالَ فَدَرَأَيْتُ وَجْهَهُ تَبَسَّطَ فَرَحًا قَالَ ثُمَّ أَمَرَنِي
فَأَنزِلْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ جَعَلَتْ أَعْيُنُهُ إِيَّيْ
طَرَفِي النَّهَارَ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا عِنْدَكَ عَشِيَّةً إِذْ
جَاءَهُ قَوْمٌ فِي ثِيَابٍ مِنَ الصُّوفِ مِنْ هَذِهِ
الْبَنَارِ قَالَ فَصَلَّى وَقَامَ فَحَتَّ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ
وَلَوْ صَاعٌ وَلَوْ بِنِصْفِ صَاعٍ وَلَوْ قَبْضَةٌ وَلَوْ بِنِصْفِ
قَبْضَةٍ يَتَّقِي أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ حَرَّ جَهَنَّمَ أَوْ الْمَاءَ
وَلَوْ بِنِصْفِ تَمْرَةٍ وَتَوْبِشَقِي تَمْرَةٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَتَّقِي
اللَّهَ وَقَائِلُ لَنَا مَا أَقُولُ كُفُّوا لَنَا أَجْعَلُ لَكَ
سَمْعًا وَبَصَرًا فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ أَلَمْ أَجْعَلْ
لَكَ مَا لَا دَوْلَا فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ أَيْنَ مَا قَدَّمْتُ
لِنَفْسِكَ فَيَنْظُرُ قَدَّامَهُ وَبَعْدَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ
وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ لَا يَجِدُ شَيْئًا يَتَّقِي بِهِ وَجْهَهُ حَرَّ
جَهَنَّمَ يَتَّقِي أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ أَلَمْ تَرَ وَتَوْبِشَقِي
تَمْرَةٍ فَإِنَّ لَكُمْ يَجِدُ فِيكُمْ كَلِمَةً طَلَبْتَهُ فَإِنِّي لَا أَخَافُ
عَلَيْكُمْ الْفَاقَةَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى هَرَكُكُمْ وَمُعْطِيكُمْ
كُلَّ شَيْءٍ تَسِيرُ الطَّعِينَةُ فِيمَا بَيْنَ يَثْرِبَ وَالْحِجْرَةِ
أَكْثَرُ مَا يَخَافُ عَلَى مَطِيئَتِهَا السَّرَقُ فَجَعَلْتُ أَقُولُ
فِي نَفْسِي فَإِنَّ لَكُمْ مِنْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ
وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ

بجھونا بچھایا اور آپ اس پر تشریف فرما ہوئے میں بھی اس کے سامنے
بیٹھ گیا آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور پھر مجھ سے پوچھا تم اللہ تعالیٰ
کی وحدانیت کے اقرار سے کیوں بھاگتے ہو کیا تمہارے خیال
میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور بھی معبود ہے، فرماتے ہیں میں نے
عرض کیا نہیں، پھر آپ نے کچھ دیر گفتگو کے بعد فرمایا تم اللہ تعالیٰ
کی بڑائی تسلیم کرنے سے کیوں بھاگتے ہو کیا اللہ سے بھی کوئی چیز بڑی
ہے حضرت عدی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا نہیں، نبی اکرم نے فرمایا
یہودیوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا اور عیسائی گمراہ ہیں۔ کہتے
ہیں میں نے عرض کیا میں خالص مسلمان ہوں فرماتے ہیں میں نے دیکھا یہ
سُنکر، نبی کریم کا چہرہ مبارک خوشی سے کھل گیا پھر آپ نے مجھے حکم دیا
اور میں ایک انصاری کے ہاں بطور جہان ٹھہرا میں صبح و شام
حضور صلعم کی خدمت میں حاضر ہونا فرماتے ہیں ایک شام میں آپ کی خدمت میں
حاضر تھا کہ دھاری داراوی کپڑے پہنے ہوئے کچھ لوگ آئے نبی کریم نے
نماز پڑھی اور پھر کھڑے ہو کر (لوگوں کو) اسکے لئے صدقہ کی ترغیب دی
اور فرمایا اگرچہ ایک صاع ہی ہو نصف صاع ہی ہو، اگرچہ ایک مٹھی یا آدھی
مٹھی ہو چاہیے کہ اپنے چہروں کو جہنم یا آگ کی گرمی سے بچاؤ اگرچہ ایک کھجور
یا اسکے ایک ٹکڑے سے ہی ہو، کیونکہ تم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ سے ملاقات
کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ اس سے وہی کچھ فرمائے گا جو تم سے کہتا ہوں کیا
میں نے تمہارا کان اور آنکھیں نہیں بنائیں، وہ کہے گا ہاں کیوں نہیں،
اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تمہیں مال و اولاد عطا نہیں کئے وہ کہے گا ہاں کیوں
نہیں، اللہ تعالیٰ فرمایا گا وہ کہاں ہے جو ننھے آگے بھیجا وہ آگے بھیجے دائیں بائیں
دیکھے گا لیکن کوئی چیز نہیں پائے گا جس کے ذریعے اپنے آپ کو جہنم کی گرمی
سے بچائے لہذا تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو جہنم کی
آگ سے بچائے چاہے کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی ہو، اگر یہ بھی نہ ملے
تو اچھی بات کے ذریعے ہی بچائے۔ مجھے تمہاری بھوک کا خوف نہیں اللہ تعالیٰ
تمہارا مددگار اور عطا کرنے والا ہے چنانچہ ایک عورت یثرب (مدینہ طیبہ)
سے حیرہ تک سفر کر رہی تھی اور اسے جانور کی چوری کا ڈر نہ ہو گا حضرت عدی فرماتے
ہیں میں نے دل میں سوچا قبیلہ طے کے ڈاکو اس وقت کہاں ہوں گے۔ یہ حدیث
حسن غریب ہے ہم اسے صحت سماک بن صرب کی روایت سے جانتے ہیں۔

شعبہ نے بواسطہ سماک بن حرب اور عباد بن حبیش حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے پوری حدیث حرفہ نقل کی ہے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں پر غضب کیا گیا اور عیسائی گمراہ ہیں۔ طویل حدیث ذکر کی۔

تفسیر سورہ بقرہ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی کی ایک مٹھی سے پیدا کیا جو تمام زمین سے لی گئی تھی لہذا اولاد آدم زمین کے مطابق پیدا ہوئی ان میں سرخ بھی ہیں سفید بھی سیاہ بھی اور اس کے بین بین بھی نرم سخت برے اور اچھے (سب قسم کے) ہیں امام ترمذی (رحمۃ اللہ تعالیٰ) فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اذ خلوا الباب سجداً (دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو) کے بارے میں ارشاد فرمایا وہ لوگ سرین کے بل کھسکتے داخل ہوئے۔ اسی سند کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے آیت کریمہ فبدل الذین ظلموا آلہم کے بارے میں فرمایا انہوں نے کہا ائجتہ فی شعبیر (جو میں دانہ) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بْنِ جُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلٍ -

۸۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا سُبْعَةَ عَنْ سَمَاءِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ جُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَهُودُ مَغْضُوبٌ عَلَيْهِمْ وَالنَّصَارَى ضَلَالٌ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلٍ -

وَمِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
۸۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ عَبْدُ الْوَهَّابُ قَالُوا نَا عَوْفُ بْنُ أَبِي حِمِيلَةَ الْأَعْدَنِيُّ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قُبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَنِيمِ الْأَرْضِ فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدَارِ الْأَرْضِ فَجَاءَ مِنْهُمْ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذَلِكَ وَالسَّهْدُ وَالْحَزَنُ وَالْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

۸۶۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْبَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا قَالِ دَخَلُوا مُتَرْحِفِينَ عَلَى أَوْرَاكِهِمْ أَوْ مِنْ حَرَفَيْنِ وَبَعْدَ الْأَسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ قَالَ قَالُوا اجْتَبَ فِي شَعِيرَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

لے تو ظالموں سے، جو بات فرمائی گئی تھی اس کے سوا اور بدل دی ۱۲

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
تھے اندھیری رات تھی اس لئے ہمیں نہ معلوم ہو سکا کہ قبلہ
کہاں ہے لہذا ہم سے ہر آدمی نے اپنے سامنے کی طرف منہ
کر کے نماز پڑھ لی بوقت صبح ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے سارا واقعہ بیان کیا اس پر آیت کہ یمہ
فایمنا تو لو ا فثم وجهہ اللہ نازل ہوئی یہ حدیث غریب
ہے ہم اسے صرف اشعث سمان ابو ربیع کی روایت سے
پہچانتے ہیں جو انہوں نے عامر بن عبید اللہ سے روایت کی۔
اشعث، حدیث میں ضعیف ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ جاتے اپنی سواری پر
جدھر بھی رخ کر لیتی، نماز پڑھ لیتے پھر حضرت ابن عمر
رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی ”وللہ المشرق والمغرب“
حضرت ابن عمر فرماتے ہیں اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی
یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت قتادہ اس آیت کہ یمہ
”والمشرق“ سے فثم وجهہ اللہ تک کے بارے میں
فرماتے ہیں یہ دوسری آیت ”فول وجہک شطر المسجد
الحرام“ کے منسوخ ہے (یعنی مسجد حرام کی طرف منہ کر کے
نماز پڑھو) ہم سے یہ حدیث محمد بن عبد الملک بن
ابو شوارب نے بواسطہ یزید بن زریج اور سعید
حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہوئے بیان
کی۔ حضرت مجاہد آیت کہ یمہ فایمنا تو لو ا فثم
وجهہ اللہ کے بارے میں فرماتے ہیں جدھر منہ
کرو اُدھر ہی اللہ کا قبلہ ہے ابو کہیب نے بواسطہ
محمد بن علاء، وکیع اور نصر بن عزنی، حضرت مجاہد سے
ہمیں اس کی خبر دی۔

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ وَكَیْفَ نَا
أَشْعَثُ السَّامَنَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فِي
لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمَّا رَأَيْنَا الْقِبْلَةَ فَصَلَّى كُلُّ
رَجُلٍ مِنْنا عَلَى حَبَالِهِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذَلِكَ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَلَّتْ فَأَيُّنَا
تَوَلَّوْا فَتَوَلَّوْا وَجْهَ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
لَا نَحْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَشْعَثِ السَّامَنِ ابْنِ الرَّبِيعِ عَنْ
عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأَشْعَثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ .
۸۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَا يَزِيدُ بْنُ
هَارُونَ أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ
سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى
رَأْسِهِ تَطَوُّعًا حِينَ تَرَجَّهَتْ بِهِ وَهُوَ جَائِعٌ
مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عُمَرَ هَذِهِ
الْآيَةَ وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ وَقَالَ ابْنُ
عُمَرَ فِي هَذَا أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ مَحَبَّةٌ وَيُرْوَى عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ
الْآيَةِ وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيُّنَا تَوَلَّوْا فَتَوَلَّوْا
وَجْهَ اللَّهِ هِيَ مَنْسُوخَةٌ نَسَخَهَا قَوْلُ فَوَلَّ
وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَيْ تَلَقَّاهُ
حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ
أَبِي الشَّوَّارِبِ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ عَنْ سَعِيدٍ
عَنْ قَتَادَةَ وَيُرْوَى عَنْ مُجَاهِدٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ
فَأَيُّنَا تَوَلَّوْا فَتَوَلَّوْا وَجْهَ اللَّهِ قَالَ فَتَمَّ قَبْلَةُ اللَّهِ
حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو كَرِيبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ
وَكَیْفَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ عَرَبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ هَذَا۔

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ صَلَّيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ فَزَلْتُمْ وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ حَسَنٍ مَجِيدٍ۔

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْبُ بْنُ حَازِمٍ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَزَلْتُمْ وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ حَسَنٍ مَجِيدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي عُمَرَ۔

۸۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعْوِيَّةُ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا كُمْ أُمَّةً وَسَطًا قَالَ عَدَلًا هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ حَسَنٍ مَجِيدٍ۔

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي نَوْحٌ فَيُقَالُ هَلْ بَلَغْتَ فَيَقُولُ نَحْمَدُ فَيُدْعَى قَوْمُهُ فَيُقَالُ هَلْ بَلَغْتُمْ فَيَقُولُونَ مَا آتَانَا مِنْ نَذِيرٍ وَمَا آتَانَا مِنْ أَحَدٍ فَيُقَالُ مَنْ شَهِدَ لَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ قَالَ فَيُوتَى بِكُمْ تَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَغَ فَذَا لِكَ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا كُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا أَوَلَوْ سَطَّ الْعَدْلُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجِيدٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہی اچھا ہوتا ہم مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھتے اس پر آیت کریمہ وَاَتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى "نازل ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کاش آپ مقام ابراہیم کو جائے نماز بناتے اس پر آیت کریمہ وَاَتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى "نازل ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا كُمْ أُمَّةً وَسَطًا کے بارے میں فرمایا "وسطا" سے مراد عادل ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت نوح علیہ السلام کو بلا کر پوچھا جائے گا آپ نے احکام خداوندی پہنچائے؟ آپ فرمائیں گے جی ہاں! ان کی قوم کو بلا یا جائے گا اور پوچھا جائے گا کیا تمہیں حضرت نوح نے میرا پیغام پہنچایا؟ وہ کہیں گے ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا بلکہ کوئی مجھی نہیں آیا حضرت نوح سے کہا جائیگا تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ عرض کریں گے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت حضور فرماتے ہیں پھر تمہیں بلایا جائے گا اور تم گواہی دو گے کہ حضرت نوح نے میرا پیغام خداوندی پہنچا دیا۔ آیت کریمہ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا كُمْ أُمَّةً وَسَطًا لَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا سے مراد ہے۔ وسط کے معنی عدل کے ہیں۔

۱۷ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ ۱۲ اور پوچھی ہے کہ ہم نے تمہیں سب امتوں میں افضل کیا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ

رسول تمہارے نگہبان و گواہ ۱۲

جَعْفَرُ بْنُ عَوْفٍ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ.

۸۷۵۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي كَيْعٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يُوجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَإَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ قَدْ نَرَى تَقَدُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَوَجَّهَ نَحْوًا لِكَعْبَتِهِ وَكَانَ يُحِبُّ ذَلِكَ فَصَلَّى رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرُ قَالَ ثُمَّ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّ صَلَاتِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ وَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَأَخَذُوا وَهُمْ رُكُوعٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُجْمَعٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ ۱۰۷۶۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي كَيْعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوا رُكُوعًا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَوْفٍ الْمَذَنِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَعَمَارَةَ بْنِ أَوْسٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ مُجْمَعٌ ۸۷۷۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ لَمَّا وَكَّعَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سَمَائِكَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا وَجَّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَا خَوَاتِنَ الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يُصَلُّونَ إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضَيِّعَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے محمد بن بشاش نے بواسطہ جعفر بن عون، اعمش سے ۴ حضرت برادر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو اپنے لڑیا سترہ حبیبہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جبکہ آپ اکبرہ رخ ہوتا پسند فرماتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی فَذَرْنِي يَنْقَلِبْ وَجْهَكَ فِي السَّمَاوَاتِ لِيُنْزِلَ لَكَ قِبْلَةً نَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اس کے بعد آپ کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہو گئے اور یہی آپ کی خواہش تھی ایک آدمی نے آپ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی پھر انصاری ایک جماعت پران کا گذر ہوا وہ بیت المقدس کی طرف منہ کئے عصر کی نماز میں رکوع کی حالت میں تھے اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے آپ نے اپنا چہرہ اقدس کعبہ اللہ کی طرف پھیر دیا تھا راوی کہتے ہیں یہ سنکر وہ حالت رکوع ہی میں کعبہ شریف کی طرف پھیر گئے یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان ثوری نے اسے حضرت ابو اسحاق سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ صبح کی نماز میں رکوع کر رہے تھے اس باب میں حضرت عمرو بن عوف مزی، ابن عمر، عمارہ بن اوس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ مکرمہ کی طرف رخ کر لیا تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے ان بھائیوں کا کیا ہوگا جو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے اور اسی حالت میں فوت ہو گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضَيِّعَ أَيْمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى نَهَارُكُمْ اِيْمَانُكُمْ كَوْضَعُكُمْ لَمْ يَكُنْ

اسلام ہم دیکھ رہے ہیں بار بار آسمان کی طرف تمہارا منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے پس آپ اپنا رخ مسجد حرام کی طرف پھر دیں ۱۲

۸۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَحْدِثُ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ لَوْ يَطُفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَمَا أَبَايَ أَنْ لَا أَطُوفَ بَيْنَهُمَا فَقَالَتْ بَشْرًا مَا قُلْتُ يَا بَنُ أَخْتِي طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَ الْمُسْلِمُونَ وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ أَهْلِ لِمَاةِ الطَّائِفَةِ الَّتِي بِالْمَشْرِقِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَإِنَّزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَمِنْ حَجِّ الْبَيْتِ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي بَكْرٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ وَقَالَ إِنَّ هَذَا الْعِلْمُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُولُونَ إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْخَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ آخَرُونَ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّمَا أُمِرْنَا بِطَوَافِ الْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَإِنَّزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِي هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَازِئُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ سَفِيَانَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كَانَا مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا وَأَنْزَلَ اللَّهُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا میں صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرنے والوں کا کوئی گناہ نہیں سمجھتا اور اگر خود بھی ان کے درمیان سعی نہ کروں تو کچھ حرج نہیں حضرت ام المؤمنینؓ نے فرمایا اے بھانجے! تو نے بُرا کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے ان کے درمیان چکر لگایا ہے۔ دور جاہلیت میں جو لوگ سرکش مناتہ ربت کے لئے احرام باندھنے جو مسلسل میں ہے تو وہ صفا و مروہ کے درمیان چکر نہیں لگاتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی فَمِنْ حَجِّ الْبَيْتِ اَوْ اعْتَمَرَ اگر ایسا ہوتا جس طرح تم نے کہا ہے تو آیت یوں ہوتی۔ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اِنْ لَا يَطُوفُ بِهِمَا اگر ان کا طواف نہ کرے تو کوئی حرج نہیں) نہ ہری فرماتے ہیں میں نے یہ بات ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام کو بتائی تو انہوں نے اسے پسند کیا اور فرمایا بیشک یہ ایک عظیم علم ہے۔ میں نے متعدد علماء سے سنا فرماتے ہیں جو عرب صفا و مروہ کے درمیان چکر نہیں لگاتے تھے ان کی دلیل یہ تھی کہ اس طرح ان دو پیروں کے درمیان ہمارا طواف امور جاہلیت سے ہو گا دوسرے انصار نے کہا ہمیں کعبۃ اللہ کے طواف کا حکم دیا گیا لیکن صفا و مروہ کے درمیان سعی کا حکم نہیں دیا گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ (اے بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں) نازل فرمائی۔ حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن فرماتے ہیں میرا خیال ہے یہ آیت کریمہ ان دو جماعتوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

حضرت عاصم احول فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے صفا و مروہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ جاہلیت کی نشانیوں سے تھے پس جب اسلام آیا اور ہم ان (کے پاس جانے) سے رک گئے تو اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی

لَمْ يَجْزِ بَيْتَ اللَّهِ تَرْفِيفَ كَاجٍ بِالْمَرْوَةِ اس پر ان دونوں کا طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں ۱۲

”ان الصفا والمرورة“ الخ فرماتے ہیں یہ دونوں نفل ہیں جو کوئی نفل نیکی کرے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے والا اور جاننے والا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بیت اللہ شریف کا سات بار طواف کیا اور پڑھا ”واتخذوا من مقام ابراہیم مصلیٰ“ پھر آپ نے مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی حجر اسود کے پاس تشریف لائے۔ اسے چومایا پھر فرمایا ہم اسی طرح ابتداء کرتے ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے ابتداء کی اور آپ نے پڑھا ”ان الصفا والمرورة“ الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں صحابہ کرام میں جب کوئی روزہ رکھنا پھر افطار کئے بغیر سو جاتا تو وہ دوسری شام تک رات دن کچھ نہ کھاتا حضرت قیس بن صرمہ انصاری رضی اللہ عنہ روزہ دار تھے افطار کے وقت اپنی زوجہ کے پاس تشریف لائے اور پوچھا تیرے پاس کھانا ہے؟ اس نے کہا ”نہیں“ لیکن میں جا کر تلاش کرتی ہوں، سارا دن کام کرنے کی وجہ سے انہیں نیند نہ آئی جب آپ کی زوجہ واپس آئیں تو (سوئے ہوئے) دیکھ کر کہا تمہاری محرومی پر افسوس ہے دو پہر کا وقت ہوا تو آپ پر غشی طاری ہو گئی یہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واقعہ عرض کیا گیا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ”احل لكم ليلة الصيام الماء“ اور کھلو اور شربو الخ۔ اس پر لوگ بہت خوش ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الصَّغَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ هُمَا تَطَوُّعٌ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرٌ فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ مَحْيَتِهِ۔

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا فَقَرَأَ وَاتَّخَذَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ رَأَى الْحَجْرَ فَاسْتَكَمَهُ ثُمَّ قَالَ نَبَدْتُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ وَقَدَرَاتِ الصَّغَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ مَحْيَتِهِ۔

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي رَسْحٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ أَحْمَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَخَضَرَ الْإِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ وَلَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتَّى يُمَسِّيَ وَإِنَّ قَيْسَ بْنَ صَرْمَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَهُ الْإِفْطَارُ رَأَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ طَعَامٌ فَقَالَتْ لَا وَلَكِنْ أَنْطَلِقُ فَأُطْلَبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَعَلَبَتْهُ عَيْنُهُ وَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ خَبَيْتُ لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غَشِيَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ هَذِهِ الْآيَةُ أُحِلَّ لَكُمْ كَيْلَةُ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ فَغَرَّ حُجُوبَهَا فَذَحَّ شَيْدًا وَكَلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَبَيِّنَ لَكُمْ الْخَبْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَبْطِ الْأَسْوَدِ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ مَحْيَتِهِ۔

سے روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا۔ ۱۲۰ کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفید دھاگہ سیاہ دھاگے (یعنی صبح) سے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وقال ربکم ادعونی الخ" میں دعا سے مراد عبادت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکمل آیت پڑھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جب آیت کریمہ "حتی یتبین لکم الخیط" الا بیض الخ نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا یہ رات کی سیاہی سے (الگ ہونے والی) صبح کی سفیدی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

ہم سے احمد بن منیع نے بواسطہ ہشیم، محالد، شعبی اور عدی بن حاتم سے اس کی مثل مرفوع روایت بیان کی۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھی حتی یتبین لکم الخ فرماتے ہیں میں نے سفید اور سیاہ دو دھاگے لئے اور انہیں دیکھنے لگا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ فرمایا جو سفیان کو یاد نہیں رہا پس میں نے کہا (پھر) آپ نے فرمایا اس سے دن اور رات مراد ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم شہر روم میں تھے کہ انہوں نے ہمارے مقابلے کے لئے ایک بڑا لشکر بھجوا ان کے برابر یا ان سے زیادہ مسلمان بھی ان کے مقابلے میں نکلے اہل مصر پر عقبہ بن

۸۸۲۔ حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَرِّعٍ عَنْ يَسِيْعٍ الْكِنْدِيِّ عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَقَالَ اللَّهُ هُوَ الْعِبَادَةُ وَقَدْ قَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِلَى قَوْلِهِ دَاخِرِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهُشَيْمُ الْأَنْحَصِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ نَاعِدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتَّى يَتَّبِعَنَّ لَكُمْ الْخِطُّ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخِطِّ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكَ بَيَاضُ النَّهَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّيْلِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهُشَيْمُ نَاهُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسَفِيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ حَتَّى يَتَّبِعَنَّ لَكُمْ الْخِطُّ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخِطِّ الْأَسْوَدِ قَالَ فَآخَذْتُ عِصًا لِيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْيَضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ فَبَعَلْتُ أَنْظُرَ إِلَيْهِمَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَوْ يَحْفَظُهُ سَفِيَانُ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الطَّحَاكُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَامِرٍ النَّبِيلُ عَنْ حَبِوَةَ بِنْتِ شَرِيحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا بِمَدْيَنَةَ الرُّومِ

۱۲۔ اور تمہارے رب نے فرمایا پھر سے دعا مانگو میں قبول کروں گا ۱۲

فَاَخْرَجُوا الْاَيْتَانَ صَفَا عَظِيْمًا مِّنَ الدُّوْمِ فَخَدَرَ بِهِ
 اِلَيْهِمْ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِثْلَهُمْ اَوْ اَكْثَرُ وَعَلَى اَهْلِ
 مِصْرَ عَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ فَضَالَةُ
 بْنُ عَبِيْدٍ تَحْمِلَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَى صَفِ
 الدُّوْمِ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَاحَ النَّاسُ وَقَالُوا
 سُبْحَانَ اللَّهِ يُلْقِيْ بِيَدَيْهِ اِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَامَ
 اَبُو الْيُوْبِ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ
 اَتَكُوْنُوْنَ تَوَلَّوْنَ هَذِهِ الْاَيَّةَ هَذَا التَّوَلَّيْ
 وَانَّمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْاَيَّةُ فَبِمَا مَعْشَرَ
 الْاَنْصَارِ لَمَّا اَعَزَّ اللَّهُ الْاِسْلَامَ وَكَثُرْنَا حِرْوَ
 فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سَرَّادُونَ رَأْسُوْلَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمْوَالَنَا قَدْ مَنَاعَتْ
 وَاِنَّ اللَّهَ قَدْ اَعَزَّ الْاِسْلَامَ وَكَثُرْنَا حِرْوَ
 فَلَوْ اَقْتَنَّا فِي اَمْوَالِنَا مَا ضَلَمْنَا مَا مَنَاعَ مِنْهَا
 فَاَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ تَعَالَى عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْنَا مَا قُلْنَا وَانْفِقُوْا فِي سَبِيْلِ
 اللَّهِ وَلَا تَقْلُقُوا بِاَبْيَدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ فَكَانَتْ
 التَّهْلُكَةُ الْاِقَامَةُ عَلَى الْاَمْوَالِ وَاصْلَاحُهَا وَ
 تَرَكْنَا الْغَزْوَ فَمَا زَالَ اَبُو الْيُوْبِ شَاخِصًا فِي
 سَبِيْلِ اللَّهِ حَتَّى دُفِنَ بِارْضِ الدُّوْمِ هَذَا حَدِيْثُ
 ۸۸۷. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا هُشَيْبُ اَنَا
 مُعِيْذَةُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ
 وَالَّذِي نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَنِيْ اَنْزَلَتْ هَذِهِ الْاَيَّةُ
 وَلَا يَأْتِيْ عَنِّيْ بِهَا فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا اَوْ
 بِهِ اَذًى مِّنْ رَّأْسِهِ فَقَدْ بَيَّتَ مِنْ حِيَامٍ اَوْ
 مَدَقَةٍ اَوْ نُسْكِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَدَّابِيَّةِ وَنَحْنُ مُحْرَمُونَ وَ
 قَدْ حَصَرْنَا الْمُشْرِكُوْنَ وَكَانَتْ لِيْ وَخَرَّةٌ

عامر اور (فوجی) جماعت پر فضالہ بن عبید مقرر تھے ایک مسلمان نے
 روپیوں پر حملہ کیا یہاں تک کہ وہ ان (کے لشکر) میں گھس گیا لوگ
 چلائے اور کہنے لگے سبحان اللہ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑ رہا
 ہے۔ اس پر حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے
 ہوئے اور فرمایا لوگو! تم اس آیت کی تاویل کرتے ہو یہ تو ہم لوگوں
 کے پاس میں نازل ہوئی ہے جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب
 کیا اور اس کے مددگار زیادہ ہو گئے تو ہم میں سے بعض لوگ
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ ہو کر آپس میں چپکے چپکے
 کہنے لگے اموال ضائع ہو گئے اب تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب
 کر دیا اور اس کے مددگار بھی زیادہ ہو گئے اس لئے ہم
 اپنے اموال میں ٹھہریں اور ضائع شدہ مال کی اصلاح
 کریں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ہماری بات کا جواب
 دیتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی: **وَانْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ**۔ پس وہ ہلاکت، جہاد کو چھوڑ کر
 اپنے اموال میں ٹھہرنا اور اس کی درستگی ہے
 چنانچہ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ
 ہمیشہ اپنے گھر سے باہر جہاد میں مصروف رہے
 یہاں تک کہ سرزمین روم میں مدفون ہوئے۔
 یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
 اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ آیت
 میرے حق میں نازل ہوئی اور اس سے میں ہی مراد ہوں
فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا فرماتے ہیں ہم احرام باندھے ہوئے
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حدیبیہ میں تھے۔
 مشرکوں نے ہمیں (حج و عمرہ سے) روک رکھا تھا میرے
 سر پر زلفیں تھیں اور جو میں میرے منہ پر گر رہی تھیں
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو

فَجَعَلَتِ الْهُوَامُ تَسَاقُطًا عَلَى وَجْهِهِ فَمَرَّ بِالنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ هُوَامٌ رَأْسَكَ
تُؤْذِيكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَنَزَلَتْ
هَذِهِ الْآيَةُ قَالَ مُجَاهِدٌ الصَّيَامُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ
وَالطَّعَامُ لِسِتَّةِ مَسَاكِينٍ وَالتَّسْكُ شَاةٌ
فَصَاعِدًا-

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَا هَشِيمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ
عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي كَيْلٍ عَنْ كَعْبِ
بْنِ مُعْجَرَةَ يَنْحُذِلُكَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ صَالِحٌ .

٨٨٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ
أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَعْقِلٍ أَيْضًا عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ بَنُو ذِي
هَذَا أَحَدَيْتُ حَسَنَ مَعِيٍّ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ الْأَصْبَغِ هَاهُنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ -

٨٩٠. حَكَاثَةُ عَلِيِّ بْنِ حُجْرٍ نَاصِبِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَتَى عَلِيَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَوْقِفٌ
تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمَلُ يَتَنَاوَدُ عَلَى جَهَنَّمَ أَوْ قَالَ
حَاجِبِي فَقَالَ أَيُّوْذِيكَ هُوَ أَمَّاكَ قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَانْسُكْ نَيْسِيكَ أَوْ صُرْ
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمِ سِتَّةَ مَسَاكِينَ قَالَ أَيُّوبُ
لَا أَدْرِي بِأَيِّ هِنَّ بَدَأَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُجْتَمِعٌ.

٨٩١. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَفِيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُكَبَّرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَبَّةُ عَرَفَاتُ الْحَبَّةِ عَرَفَاتُ الْحَبَّةِ عَرَفَاتُ أَيَّامٍ مِنِّي ثَلَاثٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي

فرمایا شاید تیرے سر کی جوئیں تجھے تکلیف دیتی ہیں
 فرماتے ہیں میں نے عرض کیا ”جی ہاں یا رسول اللہ !
 حضور اکرمؐ نے فرمایا ”سر منڈالے“ اس پر یہ آیت نازل
 ہوئی ”حضرت مجاہد فرماتے ہیں روزے تین دن کے
 کھانا چھ مساکین کو اور قربانی ایک بکری یا زیادہ
 کی ہے۔“

علی بن حجر نے بواسطہ مشیم، ابو بشر، مجاہد اور
عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت کعب بن عجر رضی اللہ عنہ سے اسکے
ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

علی بن حجر نے بواسطہ شمیم النعت بن سوار شیعہ اور عبد اللہ بن معقل نے حضرت کعب بن عجر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
عبد الرحمن بن اصیہ ہانی بھی عبد اللہ بن معقل سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت کعب بن جحر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت ہنڈی کے نیچے لگ جلا رہا تھا اور میری پیشانی یا ابروؤں پر جوہن یا بارگہ رہی تھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہاری جوہن تمہیں تکلیف دیتی ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا سر منڈواؤ اور جاتو کہ قربانی کرو دیا تب تک دن کے روزے رکھو یا پھر مسکیتوں کو کھانا کھاؤ، ایوب فرماتے ہیں میں نہیں جانتا پہلے کس چیز کا فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج عرفات (میں ٹھہرنا) ہے (تین مرتبہ فرمایا) منیٰ کے تین دن ہیں "فمن تعجل فی یومین الحج الایۃ" جو شخص طلوع فجر سے پہلے عرفہ کو پالے اس نے حج کو پایا" ابن ابی عمر نے سفیان بن

۱۲۔ توجہ جلدی کرے دونوں میں چلا جائے تو اس پر کچھ گناہ نہیں اور سچوہ جائے تو اس پر گناہ نہیں پر ہیز گار کے لئے ۱۲

عبیدہ کا قول نقل کیا کہ سفیان ثوری کی روایات میں سے یہ نہایت کھری روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے اسے بکیر بن عطاء رحمہ سے روایت کیا ہے ہم اسے صرف بکیر بن عطاء کی روایت سے جانتے ہیں۔

يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْرَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْرَ عَلَيْهِ وَ مَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَبَّةَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَهَذَا أَجْوَدُ حَدِيثٍ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ نفرت اور عداوت کے لائق وہ شخص ہے جو سخت جھگڑا لے رہا ہے یہ حدیث حسن ہے۔

۸۹۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْغَضُ إِلَيَّ إِلَى اللَّهِ إِلَّا لَدَى الْخِصْمِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہودیوں کی عورتوں کو جیسا آتا تو وہ نہ تو اس کے ساتھ کھانا کھاتے نہ پانی پیتے اور نہ ہی گھروں میں ان کے پاس ٹھہرتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے آیت کہ یہ نہ نازل فرمادی و یسئلونک عن المہجین الخ الایہ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم فرمایا کہ ان کے ساتھ کھائیں پیئیں گھروں میں ان کے ساتھ نہ ہیں اور جماع کے علاوہ سب کچھ کریں یہودی کہنے لگے یہ تو ہماری ہر بات کی مخالفت کرتے ہیں حضرت انس فرماتے ہیں عباد بن بشیر اور اسید بن حفص رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا سارا واقعہ بتایا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم حالتہ عورتوں سے جماع نہ کریں (یہ سن کر) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اقدس متغیر ہو گیا بہانہ کہ ہم نے خیال کیا شاید آپ کو ان دونوں پر غصہ آگیا ہے وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور چل دیئے ان کے سامنے سے دودھ کا ہریہ آیا نبی اکرم نے کسی کو بھیج کر انہیں بلوایا اور دودھ پلایا تو ہمیں معلوم ہوا کہ حضور ان پر نا لاض نہیں ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن عبد اللہ علی

۸۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنِي سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ نَاحِمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ الْيَهُودُ إِذَا حَاضَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُمْ لَمْ يُوَاكِلُوهَا وَلَمْ يُشَارِبُوها وَلَمْ يُجَامِعُوها فِي الْبَيْتِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمُهْجِينَ قُلْ هُوَ أَذَى فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوَاكِلُوهُنَّ وَيُشَارِبُوهُنَّ وَأَنْ يَكُونُوا مَعَهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَفْعَلُوا كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا النِّكَاحَ فَقَالَتْ الْيَهُودُ مَا يُرِيدُ أَنْ يَدَعَ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفْنَا فِيهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ بْنُ بَشِيرٍ وَأُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرَاهُ بِذَلِكَ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نُنْكِحُهُنَّ فِي الْمُهْجِيزِ فَنَمَحَّرَ وَجْهَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ غَضِبَ عَلَيْهِمَا فَقَامَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَثَرِهِمَا فَسَقَاهُمَا

۱۲ اور تم سے جیسا کاظم پوچھتے ہیں تم وہ فرما دو وہ ناپاک ہے تو جیسا کے دونوں میں عورتوں کے لگے ہو اور جینک پاک نہ ہو جائیں گے نزدیک جماع کیلئے، نہ جاؤ ۱۲

فَعَلِمْنَا أَنَّهُ لَوْ يَغْضَبُ عَلَيْهِمَا هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ مَّجِيذٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى تَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ نَحْوَهُ مَعْنَاهُ
۸۹۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفْيَانُ عَنْ ابْنِ
الْمُبَكِّدِ رِسْمَ جَابِرٍ يَقُولُ كَانَتْ أَلِيَهُ هُوْدُ تَقُولُ
مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي قُبُلِهَا مِنْ دُبُرِهَا كَانَ الْوَلَدُ
أَحْوَلُ فَذَلْتُ نِسَاءً كُنَّ حَرَّتْ لَكُمْ فَأَتُوا حَرَّتْكُمْ
أَتَى شَيْئَكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَّجِيذٌ

۸۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ مَهْدِيٍّ نَاسَفِيَانُ عَنِ ابْنِ خُثَيْبٍ عَنِ ابْنِ
سَابِطٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ
سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ
نِسَاءُ كُنَّ حَرَّتْ لَكُمْ فَأَتُوا حَرَّتْكُمْ أَتَى شَيْئَكُمْ
يَعْنِي صِمَامًا وَاحِدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَّجِيذٌ
وَأَبْنُ خُثَيْبٍ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْبٍ
وَأَبْنُ سَابِطٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
سَابِطٍ الْجَمْعِيُّ الْمَكِّيُّ وَحَفْصَةُ هِيَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَبُرُودِي فِي صِمَامٍ وَاحِدٍ

۸۹۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ تَا الْحَسَنُ
بْنُ مُوسَى تَا يَحْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْجَرِيُّ
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُخَيَّرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ
قَالَ وَمَا أَهْلَكَ قَالَ حَوَلْتُ رَأْسِي إِلَى الْيَمِينِ
قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ فَأَنْزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

نے بواسطہ عبد الرحمن بن مہدی، حماد بن سلمہ
(رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے اس کے ہم معنی
روایت نقل کی۔

حضرت ابن منکدر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہودی کہتے ہیں جو آدمی
اپنی عورت کی اگلی طرف پھیلی طرف سے (ہو کر) جماع
کرے گا اسکے ہاں پھینکا لڑکا پیدا ہوگا اسپر آیت کریمہ نازل ہوئی
نساء کم حرث لکم الہ الایۃ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم سے اس آیت نساء کم حرث لکم الہ الایۃ کی تفسیر میں روایت
کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا ایک ہی سوراخ میں (جماع کرو) یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن خثیم سے مراد عبد اللہ بن عثمان
بن خثیم مراد ہیں اور ابن سابط سے عبد الرحمن بن عبد اللہ
بن سابط جمعی کی مراد ہیں۔ اور حفصہ حضرت عبد الرحمن
بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صاحبزادی
ہیں "صمام واحد" کے الفاظ بھی مروی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا
یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا آپ نے فرمایا تمہیں کس
چیز نے ہلاک کیا ہاں عرض کیا گزشتہ رات میں نے اپنی سواری
کا سر بدل دیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے
ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا اس
پر یہ آیت نازل ہوئی نساء کم حرث لکم الہ الایۃ آگے
کی طرف سے آؤ یا پیچھے کی طرف سے ہو کر لیکن پاتھانے

کی جگہ اور جیض سے بچو۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے یعقوب بن عبد اللہ اشعری سے
یعقوب قمی مراد ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةُ نَسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ
فَاتُوا حَرْثَكُمْ أَوْ شَيْئًا أَقِيلُ وَأَدِيدُ وَأَتَّقِ الدُّبُرَ
وَالْجِيْضَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَيَعْقُوبُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيُّ هُوَ يَعْقُوبُ الْقُتَيْبِيُّ

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا هَاشِمُ بْنُ
الْقَاسِمِ عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فُضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ
مَحْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ زَوَّجَ أُخْتَهُ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَانَتْ عِنْدَهُ مَا كَانَتْ تُحَرِّقُهَا تَطْلِيقَةً
لَمْ يَرِاجِعْهَا حَتَّى انْقَضَتْ الْحِدَّةُ فَهَوِيَ بِهَا وَ
هَوَيْتُهُ ثُمَّ خَطَبَهَا مَعَ الْخُطَّابِ فَقَالَ كَيْ يَا
لَكُمْ أَكْرَمْتُكُمْ بِهَا وَزَوَّجْتُكُمْهَا فَطَلَّقْتُمَهَا وَاللَّهِ
لَا تَرْجِعْ إِلَيْكَ أَبَدًا أَخْرَجَ مَا عَلَيْكَ قَالَ فَعَلِمَ
اللَّهُ حَاجَتَهُ إِلَيْهَا وَحَاجَتَهَا إِلَى بَعْلِهَا فَانْزَلَ
اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ
فَبَلَّغْنِ أَجَلَهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
فَلَمَّا سَمِعَهَا مَعْقِلٌ قَالَ سَمِعَ لِدِّي وَطَاعَةً
تُودَعَاهُ فَقَالَ أَرْوَجُكَ وَأَكْرَمُكَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْحَسَنِ
فِي هَذَا الْحَدِيثِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّهُ لَا يَجُوزُ
الْتِكَاحُ بِغَيْرِ وَلِيٍّ لِأَنَّ أُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ
كَانَتْ ثَيِّبًا فَلَوْ كَانَ الْأَمْرُ إِلَيْهَا دُونَ وَلِيِّهَا
لَزَوَّجَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ تَحْتَجْ إِلَى وَلِيِّهَا مَعْقِلُ
بْنُ يَسَارٍ وَإِنَّمَا خَاطَبَ اللَّهُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ
الْأُولِيَاءَ فَقَالَ فَلَا تَحْضُمُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحَنَّ
أَرْوَاجَهُنَّ فَبَيَّنَ هَذِهِ الْآيَةُ دَلَالَةً عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ إِلَى
۸۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
انہوں نے عہد رسالت میں ایک مسلمان کے ساتھ اپنی بہن کا
نکاح کیا کچھ عرصہ وہ اسکے پاس رہی پھر اس نے طلاق دیدی
اور رجوع بھی نہ کیا یہاں تک کہ اس کی عدت بھی ختم ہو گئی پھر
وہ دونوں ایک دوسرے کو چاہنے لگے چنانچہ دوسرے لوگوں کے ساتھ
اس آدمی نے بھی نکاح کا پیغام بھیجا لیکن اس عورت کے بھائی نے کہا
اے چھوٹے میں نے تجھے اس کے ساتھ عزت بخشی اور اس کے
ساتھ تیری شادی کی پس تو نے طلاق دیدی الٹکی قسم! اب یہ
کبھی بھی تیری طرف نہیں لوٹے گی۔ لادری کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس
مرد اور عورت دونوں کی ایک دوسرے کی طرف حاجت کو جان لیا
اور آیت کریمہ نازل فرمائی "وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ الْمَالَ الْآيَةَ" حضرت معقلؓ نے
جب یہ بات سنی تو کہا اپنے رب کی بات سننے اور ماننے کے لئے حاضر ہوں
پھر اسے بلایا اور کہا میں اسے (اپنی بہن کو) انیسے نکاح میں دینا ہوں اور
تیری عزت بھی کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت انسؓ سے یہ
حدیث کئی طریقوں سے مروی ہے اس حدیث میں اس بات کی
دیس پائی کہ بھائی نے کہ ولی کے بغیر نکاح جائز نہیں کیونکہ معقل بن
یسار کی ہمشیرہ بیوہ تھیں اگر ولی کے بغیر اس کا اپنا اختیار ہوتا
تو وہ اپنا نکاح خود کر لیتی اور اپنے ولی حضرت معقلؓ کی محتاج نہ ہوتیں
اللہ تعالیٰ نے بھی اس آیت میں عورتوں کے ولیوں کو ہی مخاطب کیا اور
فرمایا کہ انہیں انکے خاوندوں کے ساتھ نکاح کرنے سے منع نہ کرو اس
آیت سے بھی پتہ چلتا ہے کہ عورتوں کی رضا مندی کے ساتھ ساتھ
نکاح کا اختیار ولی کو ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ابو یونس سے

ملہ جب تم عورتوں کو طلاق دو اور انکی میعاد پوری ہو جائے تو اسے عورتوں کے مایوسانہ نہیں اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جبکہ آپس میں موافق شرع رضامند ہوں

احناف کے نزدیک بالغ عورت کو نکاح کا اختیار ہے حدیث شریف میں ہے بالغ عورت، ولی کی نسبت اپنے نکاح کا زیادہ حق رکھتی ہے۔ اسبطر قرآن پاک میں ہے۔ م

۴۰ فان طلقها فلا تحل له حتى تنكح زوجا غيره" اس آیت میں بھی نکاح کی نسبت خود عورت کی طرف ہے جس آیت کو امام ترمذی نے دلیل بنایا اس میں "ان ینکحن" میں نکاح کی اضافت

www.waseemziyai.com

حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَامِعُنَ نَا مَالِكُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ عَنِ الثَّغَفَانِيِّ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ قَالَ أَمَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مَصْحَفًا وَقَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ الْآيَةَ قَاذِقِي حَافِظًا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى فَلَمَّا بَلَغْتَهَا أَذْنَهَا فَأَمَلْتُ عَلَى حَافِظًا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَائِمِينَ وَقَالَتْ سَمِعْتَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَفْصَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ نَا الْحَسَنُ عَنْ سَمْدَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۰۰۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانٍ الْأَعْدَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ السَّلْمَانِيِّ أَنَّ عِلْبَسًا حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ اللَّهُمَّ أَهْلًا قُبُورَهُمْ وَيُوتَرُهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ حَسَّانٍ الْأَعْدَجِ رُسْنُهُ مُسْلَمٌ.

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو النَّضْرِ وَابُودَاؤَدُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ

روایت ہے فرماتے ہیں مجھے ام المؤمنین نے حکم دیا کہ میں نے ان کے لئے ایک مصحف لکھوں اور فرمایا جب اس آیت پر پہنچو تو مجھے بتانا حافظوں علی الصلوات والصلوة الوسطی الایہ فرماتے ہیں جب میں اس آیت پر پہنچا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتا دیا آپ نے مجھے لکھو یا حافظوں علی الصلوات والصلوة الوسطی و صلوة العصر و قوموا للہ قائمین اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سنا ہے۔ اس باب میں حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی حدیث مذکور ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلوة وسطی سے مراد عصر کی نماز ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے دن فرمایا اے اللہ! ان کفار کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے جیسا کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر سے روکے رکھا یہاں تک سورج غروب ہو گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ ابو حسان اعرج کا نام مسلم ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلوة وسطی عصر کی نماز ہے اس باب میں حضرت زید بن ثابت، ابو ہاشم بن غلبہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی

روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عہد رسالت میں ہم نماز میں باتیں کیا کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”وقوموا للہ قانتین“ اللہ تعالیٰ کے حضور باادب کھڑے ہو، پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا“

احمد بن منیع نے بواسطہ شہیم، اسمعیل بن ابی خالد سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی اور اس میں یہ اضافہ کیا اور ہمیں گفتگو سے منع کر دیا گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت ”ولا تلموا الخبیث الا بالایۃ“ (اور خبیث مال کا ارادہ نہ کرو) ہم انصار کے سختی میں نازل ہوئی کیونکہ ہم لوگ کھجوروں کے مالک تھے پس کوئی تو اپنے بھیل کی کمی زیادتی کے مطابق کھجوریں لاتے اور کوئی ایک یا دو کچھ لاکر مسجد میں لٹکا دیتا۔ اہل صفہ کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہ ہوتا ان میں سے جس کو بھوک لگتی وہ ان کچھوں کے پاس آتا اس پر ڈنڈا مارا تا تو کچی بکی ہر طرح کی کھجوریں گرتیں وہ اٹھا کر کھا لینا بعض ایسے لوگ بھی تھے جن کا شمار نیکی کا ذوق نہ رکھنے والوں میں ہوتا تھا چنانچہ وہ ایک آدمی کچھ لائے ان میں ردی خشک اور لوٹی پھوٹی کھجوریں ہونیں اسے وہ لٹکا دیتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”یا ایہا الذین آمنوا الخ الا بالایۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص کو اس قسم کا تحفہ دیا جائے جیسا اس

فَوِی الْبَابِ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ هَاشِمٍ بْنِ عُبَيْتٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔ ۹۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مَرُوانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَحُمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شَبِيلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فَتَرَلَّتْ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ فَأَمَرَنَا بِالسُّكُونِ۔

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ تَاهُشِيْمُ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ وَهَيْتَنَا عَنِ الْكَلَامِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ فِي إِسْمِهِ سَعْدُ بْنُ أَيَّاسٍ۔ ۹۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَا تَلْمِزُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تَنْفَقُونَ قَتَالَ نَزَلَتْ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ كُنَّا أَصْحَابَ نَخْلٍ فَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي مِنْ نَخْلِهِ عَلَى قَدَرِ كَثْرَتِهِ وَ قَلَّتِهِ وَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي بِالْقَنُودِ الْقَنُودِ فَيَعْلِقُهُ فِي الْمَسْجِدِ كَانِ أَهْلُ الصَّغَةِ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ فَكَانَ أَحَدُهُمْ إِذَا جَاعَ أَتَى الْقَنُودَ فَضَرَبَهُ بِعَصَاهُ فَيَسْقُطُ الْبُسْرُو السَّعْدُ فَيَأْكُلُ وَكَانَ نَاسٌ مِمَّنْ لَا يَرْغَبُ فِي الْخَيْرِ يَأْتِي الرَّجُلُ بِالْقَنُودِ فِيهِ الشَّيْطَانُ وَالْحَشَعَةُ وَيَأْتِي الْقَنُودَ فَتُكْسَرُ فَيَعْلِقُهُ فَنَازِلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِأَيُّهَا الْكَذِبَانِ

لے ایمان والوں اپنی پاک کامیوں میں سے کچھ دو اور اس میں سے جو بھنے نہ ہوں گے زمین سے نکال اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ تم اس میں سے دو اور تمہیں ملے تو نہ لو جب تک کہ تم

اس میں چشم پوشی نہ کرو

نے دیا تو وہ نہیں لے گا سوائے اس کے کہ چشم پوشی کرے یا حیار کی وجہ سے۔ راوی فرماتے ہیں اس کے بعد ہم میں سے ہر آدمی ابھی چیز لے کر آتا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حضرت ابو مالک غفاری ہیں۔ کہا جاتا ہے ان کا نام غزو ان ہے سفیان ترمذی نے بھی سدی سے اس بارے میں کچھ نقل کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان پر شیطان کا بھی اثر ہوتا ہے اور فرشتے کا بھی۔ شیطان کا اثر برائی کا وعدہ دینا اور حق کو بھٹلانے کی ترغیب دیتا ہے۔ فرشتے کا اثر بھلائی کا وعدہ دینا اور حق بات کی تصدیق کرنا ہے پس جو شخص اپنے اندر اسے پائے تو جان لے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لہذا اس کا شکریہ ادا کرے اور جو کوئی اپنے آپ میں دوسرا اثر پائے تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہے۔ پھر آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھی اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ ثُمَّ لَا يَفْعَلُ بِهِ شَيْئًا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابواب احوص کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ طیب ہے اور صرف طیب ہی قبول فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو بھی وہی حکم دیا جو اپنے رسولوں کو دیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ایہا الرسول کھو امن الطیبات الطیبات اور فرمایا اے ایہا الذین آمنوا کھو امن الطیبات الطیبات

اَمْنُوا اَنْفَعُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَتَمَنَّوْا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُخِصُّوْهُ قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَهْدَىٰ إِلَيْهِ مِثْلَ مَا أُعْطِيَ لَوْ يَأْخُذُكَ إِلَّا عَلَىٰ غَمَاضٍ أَوْ حِيَاءٍ قَالَ فُلْتَا بَعْدَ ذَلِكَ يَأْتِي أَحَدَنَا بِصَاحِبٍ مَا عِنْدَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجِيحٌ غَرِيبٌ وَابْنُ مَالٍ هُوَ الْغَفَارِيُّ وَيُقَالُ إِنَّهُ غَزَوَانَ وَقَدْ رَوَى الثَّوْرِيُّ عَنِ السَّيِّدِ شَيْئًا مِنْ هَذَا۔

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا هَذَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مَرْثَةَ الرَّهْمَدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَتَةً يَأْتِي أَدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَتَةً فَأَمَّا لَمَتَةُ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا عَادِيَةٌ لِشَرِّهِ وَتَكْذِيبٌ بِالْحَقِّ وَأَمَّا لَمَتَةُ الْمَلَكِ فَإِنَّهَا عَادِيَةٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذَلِكَ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ الْآخِرَى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَرَأَ الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمْ الْفَقْرَ وَيَا مُرْكُومًا بِالْفُحْشَاءِ الْآيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجِيحٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثُ أَبِي الْأَحْوَصِ لَا غَرْفَهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُو نَعِيمٍ رَا فَضِيلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ عَدِيٍّ ابْنِ شَابِيتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

اے خیران! میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ پاک و پیرا ہے اور اس سے صرف پاک و پیرا ہی قبول فرماتا ہے۔

راوی کہتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا ذکر فرمایا کہ وہ (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) لمبا سفر کرتا ہے بال بکھرے ہوئے اور چہرے پر گرد و غبار پڑی ہوئی آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے اے رب! اے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام سے، پینا حرام سے، لباس اور غذا حرام سے ہے پس اس کی دعا کیسے قبول ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے فضیل بن مرزوق کی روایت سے پہچانتے ہیں ابو حاتم الشیخی کا نام سلمان مولى عزہ الشیخیہ ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے، آیت کریمہ ان تبدوا منی انفسکم الی الایۃ کے اترنے پر ہم غمگین ہو گئے، ہم نے سوچا کوئی شخص اپنے دل میں بات کرتا ہے اس کا بھی حساب ہوگا معلوم اس سے کس قدر بخشنا گیا اور کس قدر نہیں بخشنا گیا۔ پس اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس نے پہلی آیت کو مسوخ کر دیا لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا ہر ایک کے لئے وہی ہے جو اس نے کمایا اور ہر ایک پر اپنی برائی کا وبال ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ان تبدوا منی انفسکم الی اور من یعمل سوء الی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہے، مجھ سے کسی نے یہ سوال نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کو سزا ہے اسے جو بخار یا حوادث پہنچتے ہیں حتیٰ کہ وہ چیز جسے وہ اپنی قمیص کی جیب میں رکھ کر بھول جاتا ہے پھر اسے نہ پا کر غمگین ہوتا یہاں تک کہ بندہ اپنے گناہوں سے

کُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ قَالَ وَذَكَرَ الرَّجُلُ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَبْدُو إِلَيَّ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغَدَايَ بِأَحْرَارٍ فَإِنِّي بِسُجَابِ لِيَذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِنَّمَا نَحْنُ مِنْ حَدِيثِ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ وَأَبُو حَاتِمٍ هُوَ الْأَشْجَعِيُّ إِيَّاهُ سَلَّمَ سَلَّمَ مَوْلَى عَزَّةَ الْأَشْجَعِيَّةَ۔

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السَّيِّدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ إِن تَبْدُوا مِنِّي أَنفُسَكُمْ أَوْ تَخْشَوْهُ يَحَاسِبُكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ الْآيَةُ أَحْزَنْتَنِي قَالَ قُلْنَا يُحَدِّثُ أَحَدُنَا نَفْسَهُ فَيَحَاسِبُ بِهِ لَا يَدْرِي مَا يَغْفِرُ مِنْهُ وَمَا لَا يَغْفِرُ مِنْهُ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بَعْدَهَا فَتَسَخَّرَهَا لَا يَكْلِفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ۔

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّئَةَ أَهْكَاسَ سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِن تَبْدُوا مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تَخْشَوْهُ يَحَاسِبُكُمْ بِهِ اللَّهُ وَ عَنْ قَوْلِهِ مَنْ يَعْمَلْ سُوءً يُجْزِ بِهِ فَقَالَ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذِهِ مُعَاتَبَةٌ لِلَّهِ الْعَبْدَ مَا يُصِيبُكَ مِنَ الْحُمَّى وَالسَّكَبَةِ حَتَّى الْيَمْنَاعَةَ يَضَعُهَا فِي يَدِ قَمِيصِهِ فَيَفْقَدُهَا

لہ اگر تم ظاہر کر دو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا ۱۲

(پاک ہو کر) ایسے نکلتا ہے جیسے آگ کی بھٹی سے خالص سونا صاف ہو کر نکلتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب یہ آیت کریمہ ان تہدوا ما فی انفسکم انا نازل ہوئی تو اس سے لوگوں کے دلوں میں اس قدر غم پیدا ہوا جتنا کسی اور بات سے نہیں ہوا۔ چنانچہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہو سمعنا واطعنا پس اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان ڈال دیا اور یہ آیت کریمہ نازل فرمائی ”امن الرسول“ سے او اخطا تا تک“ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے ایسا ہی کیا (یعنی تمہارا مواخذہ نہ کروں گا) ولا تخمل علینا“ سے من قبلنا تک اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایسا ہی کیا۔ رہنا ولا تخملنا ما لا طاقت لنا بہ الخ“ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایسا ہی کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت مذکور ہے کہا جاتا ہے آدم بن سلیمان یحییٰ بن آدم کے والد ہیں۔

تفسیر سورہ آل عمران

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کریمہ کے بارے میں پوچھا گیا ”ہو الذی انزل

فیفزع لها حتی ان العبد یخدر من ذنوبہ کما یخدر التبر الا حذر من اکیثر هذا حدیث حسن غریب من حدیث عائشہ لا تحرفہ الا من حدیث حماد بن سلمہ۔

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاوِيٌّ نَا سَفِيَّانُ عَنْ اَدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ اِنْ تَبَدُّوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تَخَفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ دَخَلَ قُلُوْبُهُمْ مِنْهُ شَيْءٌ كَرِيْهٌُ خَلَّ مِنْ شَيْءٍ فَقَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا فَاتَّقَى اللّٰهُ الْاِيْمَانَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَمِنْ الرَّسُوْلُ بِمَا اَنْزَلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ الْآيَةَ لَا يَكْلِفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تَاْخُذْنَا اِنْ تَسَبَّحْتَ اَوْ اَخْطَاْنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِحْصًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَي الْكَذِبِيْنَ مِنْ قَبْلِكَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَارْحَمْنَا الْآيَةَ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوِيْ هَذَا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ يُقَالُ هُوَ وَاَلِدُ يَحْيٰى بْنِ اَدَمَ۔

وَمِنْ سُوْرَةِ اِلِ عِمْرَانَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيْدٍ اَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ نَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا ابْنُ اَبِيْ مَلِيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ

اللہ! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو ۱۲

علیک الكتاب الخ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ان لوگوں کو دیکھو جو قرآن کی متشابہات کے پیچھے پڑتے ہیں تو یہی لوگ ہیں جن کا نام اللہ تعالیٰ نے ٹیڑھے دل والے رکھا ہے۔ پس ان سے بچو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ ابوب اور ابن ابی بلکہ بھی یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں پوچھا "فاما الذین فی قلوبہم زینج" آپ نے فرمایا جب تو انہیں دیکھے گی پہچان لے گی یزید نے کہا آپ نے فرمایا جب تم انہیں دیکھو گے پہچان لو گے۔ دو یا تین مرتبہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ متعدد راویوں نے اسے بواسطہ ابوملیکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن قاسم بن محمد کا واسطہ مذکور نہیں صرف یزید بن ابیہیم نے ان کا واسطہ ذکر کیا ہے ابن ابی بلکہ، عبد اللہ بن عبید اللہ، ابن ابی بلکہ ہیں انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع حاصل ہے۔

قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ إِلَى إِخْرَافِ الْآيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَتَاهُمُ اللَّهُ فَأَخَذُوا لَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَائِشَةَ ۹۱۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَبُو دَاوُدَ الطَّبَائِسيُّ نا أَبُو عَامِرٍ وَهُوَ الْخَزَّازُ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي هَيْوَةَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ يَزِيدُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَكُوَيْدُ كُرَّابُ عَامِرٍ الْقَاسِمِ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ فَمَا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زِينٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ قَالَ فَإِذَا رَأَيْتَهُمْ فَاعْرِضْهُمْ وَقَالَ يَزِيدُ فَإِذَا رَأَيْتَهُمْ فَاعْرِضْهُمْ قَالَهُمَا مَدَنِيٌّ أَوْ ثَلَاثًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هَكَذَا رَوَى غَيْرٌ وَاحِدٌ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَكُوَيْدُ كُرَّابُ فِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَآمَّا ذَكَرَهُ يَزِيدُ بْنُ أَبِي هَيْوَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ وَقَدْ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ أَيْضًا.

۹۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ ثنا أَبُو أَحْمَدَ نَاسِفِيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الضَّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وَلاةً مِنَ النَّبِيِّينَ

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے کچھ انبیاء والی (مددگار) ہوتے ہیں اور میرے ولی، میرے باپ اور میرے رب کے

سہ وہی ہے جس نے تم پر کتاب اتاری اس کی کچھ آیات صاف معنی رکھتی ہیں ۱۲ سہ وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی (آیات)

کے پیچھے پڑتے ہیں ۱۲

خلیل (حضرت ابراہیم علیہ السلام) ہیں پھر آپ نے پڑھا
ان اولی الناس الخ لہ۔

محمود نے بواسطہ ابو نعیم سفیان بواسطہ والد اور
ابو ضحیٰ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل
مرفوعاً روایت ہے اس میں مسروق کا واسطہ مذکور نہیں۔
یہ پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ ابو ضحیٰ کا نام مسلم بن
صبیح ہے۔ ابو کرب نے بواسطہ وکیع، سفیان ان کے
والد اور ابو ضحیٰ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ
سے حدیث ابی نعیم کی مثل مرفوع حدیث روایت کی
ہے اس میں مسروق کا واسطہ نہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی
مسلمان کا مال ہتھیانے کے لئے جھوٹی قسم کھائے
اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ
اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔ اشعث بن قیس فرماتے
ہیں اللہ کی قسم! یہ بات میرے ہی بارے میں ہے میرے
اور ایک یہودی کے درمیان ایک زمین کا جھگڑا تھا اس
نے میرے حق سے انکار کیا تو میں اسے بارگاہ رسالت
میں لے آیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا
”یہ پاس گواہ ہیں؟“ میں نے عرض کیا نہیں ہیں آپ نے
یہودی سے فرمایا قسم کھائیں نے عرض کیا یا رسول اللہ!
یہ قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے
آیت نازل فرمائی ”ان الذین یشترون الخ“ یہ حدیث
حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ
سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے جب یہ آیت انرمی ”من تنا لوالہ البر الخ“

۱۲۵ ہیشک لوگوں سے ابراہیم علیہ السلام کے زیادہ حقدار وہ تھے جو ان کے منہج ہوئے اور یہ نبی اور ایمان والے ۱۲۵ وہ لوگ جو اپنے
وعدے اور قسموں کے لئے غلوئی قیمت لیتے ہیں ۱۲۵ تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جینک لہ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو ۱۲

وَإِنِّي أَنَا وَخَلِيلِي رَسُولُ اللَّهِ وَإِنِّي أَنَا وَخَلِيلِي رَسُولُ اللَّهِ وَإِنِّي أَنَا وَخَلِيلِي رَسُولُ اللَّهِ

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَعِيمٍ نَا سَفِيَانُ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ فِيهِ عَنْ
مَسْرُوقٍ وَهَذَا أَحْسَنُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الضُّحَى عَنْ
مَسْرُوقٍ وَأَبُو الضُّحَى اسْمُهُ مُسْلِمُ بْنُ صَبِيحٍ حَدَّثَنَا
أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ سَفِيَانٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الضُّحَى
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَ
أَبِي نَعِيمٍ وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ۔

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ شَيْبَتِيِّ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاحَا جَرِي قَتَطَعَ
هَامَا مَالِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ
غَضَبَانُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِي وَاللَّهِ
كَانَ ذَلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ هُودٍ
أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّ مَتَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْكَ بَيْتَةٌ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِي هُودِي
أَحْلِفْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا يَحْلِفُ
فَيَذْهَبُ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ
ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى۔

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ بَكْرِ السَّهْمِيُّ نَا حَبِيبٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا

یا یہ آیت من ذالذی اٰلہم تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اور آپ کا ایک باغ تھا، یا رسول اللہ! میرا باغ اللہ تعالیٰ کے لئے وقف ہے اگر میں اسے پوشیدہ کر سکتا تو اعلان نہ کرتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اپنے قرائنداروں میں تقسیم کر دو یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس نے بواسطہ اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! حاجی کون ہے؟ آپ نے فرمایا اگر دالود بالوں اور بدبودار جسم والا، کلمہ دوسرے آدمی نے اٹھ کر پوچھا یا رسول اللہ! کون سا حج افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جس میں بلند سے نلبیہ اور قربانی ہو ایک اور آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! سبیل (راستے) سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا سفر خرچ اور سواری اس حدیث کو ہم صرف ابراہیم بن یزید خوزی مکی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے ابراہیم بن یزید کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

نَذَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَمَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا قَالُوا أَبُو طَلْحَةَ وَكَانَ لَهَا حَائِطٌ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ حَائِطِي لِلَّهِ وَلَوْ اسْتَطَعْتُ أَنْ أُبَيِّرَهُ كَمَا أُعِدُّهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِي قَرَابَتِكَ أَوْ اقْرَبِيكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ۹۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ التَّمَامِيُّ أَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَادٍ بْنَ جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنَ الْحَاجِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الشَّعْبُ الثَّفِيلُ فَقَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْبَحْرُ وَالنَّجْمُ فَقَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ مَا السَّبِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ الْخُزَيْمِيِّ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ابْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ -

۹۱۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَمَاعٍ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا نَذَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ نَادَعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ الْآيَةَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ -

۹۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ سَابِغٍ وَهُوَ ابْنُ هُبَيْرٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ رَأَى أَبُو أُمَامَةَ رُؤْسًا مَنْصُوبَةً عَلَى دَرَجٍ

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی "ندع" ابناؤنا و ابناؤکم اٰلہم تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلوایا اور فرمایا اے اللہ! یہ میرے اہل ہیں" یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

ابو غالب نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے دمشق کی سیڑھیوں پر خار جیوں کے، کچھ سر نصب کئے ہوئے دیکھے تو فرمایا جہنم کے کتے

۱۲ سالہ کون شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دے ۱۲ سالہ نبی و خوشنود لگانے کی وجہ سے بدبودار ہونا ۱۲ سالہ ہم اپنے بیٹوں

اور تنہا رہے کو بلائیں، اپنی عورتوں اور تنہا رہی عورتوں کو بلائیں ۱۲

آسمان کے نیچے بدترین مقتول ہیں اور وہ شخص بہترین مقتول ہے جسے انہوں نے قتل کیا پھر آپ نے پڑھا "یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ الہ" ابو غالب کہتے ہیں حضرت ابو امامہ سے پوچھا گیا کیا آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا اگر میں حضور ص سے ایک، دو تین، چار یہاں تک کہ سات مرتبہ بھی سنتا تو تم سے بیان نہ کرتا (یعنی بارہا سنا) ابو غالب کا نام ضرور ہے اور ابو امامہ باہلی کا نام صدی بن عجلان ہے اور یہ باہلہ قبیلہ کے سردار ہیں۔

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "کنتم خیر امتہ" اخراجت للناس کے بارے میں فرمایا تم ستر امتوں کو مکمل کرنے والے ہو اور اللہ تم کے نزدیک ان سب سے بہتر اور بلند گ ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بہت سے لوگوں نے اسی حضرت بہز بن حکیم سے یونہی روایت کیا ہے لیکن اس میں "کنتم خیر امتہ" اخراجت للناس نہیں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے غزوہ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت مبارک ٹھہرید ہو گیا اور پیشانی مبارک زخمی ہو گئی حتیٰ کہ چہرہ النور پر خون بہنے لگا تو آپ نے فرمایا وہ قوم کیسے کامیاب ہوگی جس کا اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک ہو۔ حالانکہ وہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے۔ اس پر یہ آیت کہ یہ نازل ہوئی۔ "کیس لک من الامراء" یہ حدیث حسن صحیح ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (غزوہ احد میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ النور

۱۲ جس دن بعض چہرے سفید ہو گئے اور بعض سیاہ ۱۲ تم ان سب امتوں میں بہتر ہو جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں ۱۲ یہ بات آپ کے ہاتھ نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے ۱۲

وَمَشَقَّقَالَ أَبُو إِمَامَةَ كَلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوهُ ثُمَّ قَتَلُوا يَوْمَ تَبْيِضُ وَجُوهٌ وَتَسْوَدُ وَجُوهٌ إِلَى أَخِي الْأَيَّةِ قُلْتُ لِأَبِي إِمَامَةَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنَّا سَمِعَهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا حَتَّى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَابْوَغَالِبِ اسْمُهُ خَذَرُوا أَبُو إِمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ اسْمُهُ صَدَقُ بْنُ عَجْلَانَ وَهُوَ سَيِّدُ بَاهِلَةَ۔

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ أَنْتُمْ تَتَمَوَّنَ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُهُ أَحَدًا هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَكِيمٍ غَرَاهَذَا وَلَوْ يَذْكُرُوا فِيهِ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا حُمَيْدُ عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَرَتْ رُبَاعِيَّةً يَوْمَ أُحُدٍ وَشَبَّ وَجْهُهُ شَجَّةً فِي جَبْهَتِهِ حَتَّى سَالَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ كَيْفَ يُقْلِعُ قَوْمٌ فَعَلُوا هَذَا نَبِيَّهُمْ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ فَتَرَلْتُ كَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْئٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ إِلَى آخِرِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا حُمَيْدُ

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَجَّ فِي وَجْهِهِ وَكَسَرَتْ رَبَاعِيَّتُهُ وَرَدَّتْ رَمِيَّةً
عَلَى كَتِفِهِ فَجَعَلَ اللَّهُمَّ يَسِيْلُ عَلَى وَجْهِهِ وَهُوَ
يَمْسَحُهُ وَيَقُولُ كَيْفَ تَقْلِمُ أُمَّةً فَعَلُوا هَذَا
بَنِيهِمْ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ حَتَّى نَزَلَ
اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ
أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ سَلَوْبُنُ جُنَادَةَ
بْنُ سَلَوْبِ الْكُوفِيِّ نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ
حَمْزَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ أُحُدٍ اللَّهُمَّ ائِزَّنِي يَا سَفِيَّانَ اللَّهُمَّ
اِئِزَّنِي الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ اللَّهُمَّ اِئِزَّنِي صَفْوَانَ
ابْنَ أُمَيَّةَ قَالَ فَتَزَلَّتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ
شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ فَتَابَ عَلَيْهِمْ فَاسْلَمُوا
فَحَسَنَ إِسْلَامُهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
يُسْتَعْرَبُ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمٍ
وَكَذَا رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ.

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَبْرِ بْنِ عَرَبِيِّ
الْبَصْرِيِّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عُجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو
عَلَى أَرْبَعَةٍ نَفَرًا نَزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ
يُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ فَبَدَأَ اللَّهُمَّ
لِلْإِسْلَامِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ
يُسْتَعْرَبُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ عُجْلَانَ.

زخمی ہوا، دانت مبارک شہید ہو گیا اور آپ صلعم کے
کاندھے مبارک پر تیر لگا تو چہرہ انور پر خون
بہنے لگا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) خون پونچھتے
جاتے اور فرماتے وہ کیسے فلاح پائے گی جس
نے اپنے نبی کے سامنے یہ سلوک کیا جبکہ وہ
انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے۔ اس
پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی لیس
لک من الامر الخ

حضرت سالم اپنے والد عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم)
سے روایت کرتے ہیں احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! البوسفیان پر لعنت بھیج
اے اللہ! حارث بن ہشام پر لعنت بھیج اے اللہ!
صفوان بن امیہ پر لعنت بھیج اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی
لیس لک من الامر الخ پس اللہ تعالیٰ نے ان
لوگوں کی توبہ قبول فرمائی اور وہ اسلام لے
آئے اور نہایت اچھے مسلمان بنے۔ یہ حدیث
غریب ہے بواسطہ عمر بن حمزہ حضرت سالم کی
روایت سے غریب ہے۔ نہ ہری نے بواسطہ سالم حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح بیان کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے
ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار آدمیوں کے
لئے بد دعا فرماتے تھے تو یہ آیت لیس لک من
الامر الخ نازل ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان (چاروں)
کو اسلام کا راستہ دکھایا۔ یہ حدیث حسن غریب
صحیح ہے۔ اس طریق یعنی بواسطہ نافع، حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے
غریب ہے یحییٰ بن ایوب (رضی اللہ عنہ)
نے اسے ابن عجلان (رضی اللہ عنہ) سے
روایت کیا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جب میں نبی اکرم صلی اللہ وسلم سے کوئی حدیث (بلا واسطہ) سنتا تو اللہ تعالیٰ جس قدر چاہتا اس سے مجھے نفع دیتا اور اگر کوئی صحابی مجھ سے حدیث بیان کرتا تو میں اسے قسم دیتا اگر وہ قسم کھا لیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی اور انہوں نے سچ فرمایا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب کوئی گناہ کر لے پھر اٹھ کر پاک صاف ہو کر نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے معافی چاہے اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے۔ پھر اپنے یہ آیت مبارکہ پڑھی وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا ظُلْمًا اس حدیث کو شعبہ اور کئی دوسرے راویوں نے حضرت عثمان بن مغیرہ سے مرفوعاً بیان کیا ہے مسعر اور سفیان نے، عثمان بن مغیرہ سے غیر مرفوع بیان کیا اسما بن حکم فزاری سے صرف یہی ایک حدیث معروف ہے۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں غزوہ اُحد کے دن سراٹھا کر دیکھنے لگا تو ہر آدمی اونٹنٹے اونٹنٹے اپنی ڈھال کے نیچے جھک رہا تھا اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”ثُمَّ انزل علیکم آیتکم یہ حدیث حسن صحیح ہے۔“

عبد بن حمید نے ابواسطردوج بن عبادہ، حماد بن سلمہ، ہشام بن عروہ اور عروہ، حضرت ابو زہریر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔ یہ حدیث

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ
عُثْمَانَ بْنِ الْمُخَيْرَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَسْمَاءَ
بِنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَتْ سَمِعْتُ عِدَّتًا يَقُولُ
إِنِّي كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ مِنْهُ
بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي وَإِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ
أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَقْتُهِ وَ
إِنَّهُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَّقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ
ثُمَّ يَصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ
هَذِهِ الْآيَةَ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا ظُلْمًا
ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ إِلَىٰ أَخِي الْآيَةِ
هَذَا أَحَدًا يَتَقَدَّرُ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُخَيْرَةِ فَرَفَعُوهُ وَرَوَاهُ وَسَعْدُ
سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُخَيْرَةِ فَلَمْ يَرْفَعَاهُ
وَلَا نَعْرِفُ لِلْأَسْمَاءِ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ۔

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَارُوحُ بْنُ
عَبَادَةَ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ
عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ رَفَعْتُ مَا سَمِعْتُ يَوْمَ أُحُدٍ
فَجَدْتُ أَنْظَرُوا مَا مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا يَمِيدُ
تَحْتَ حَجَفَتِهِ مِنَ النَّعَاسِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى
ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا
هَذَا أَحَدًا يَتَحَسَّنُ صَحِيحٌ۔

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَارُوحُ بْنُ
عَبَادَةَ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ هَذَا الْحَدِيثُ

لہ اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کرے اللہ کو یاد کر کے اپنی گناہوں کی معافی چاہیں ۱۲ سالہ پھر تم پرہیزگار کے بعد چین کی نیند اتار دے ۱۲

حَسَنٌ مَّجِيئٌ -

حسن صحیح ہے -

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم اُحد کے دن میدان جنگ میں تھے کہ اونگھنے ہم پر غلبہ کر لیا میں بھی انہیں لوگوں میں تھا جن پر اونگھ چھا چکی تھی فرماتے ہیں میری تلوار ہاتھ سے گر پڑتی میں اٹھاتا وہ پھر گر پڑتی اور پھر میں پکڑ لیتا۔ دوسری جماعت منافقوں کی تھی جنہیں صرف اپنی جان کی فکر تھی وہ سب سے زیادہ بزدل سب سے زیادہ مرعوب اور حق کا ساتھ چھوڑنے والوں میں وہ آگے آگے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے یہ آیت وماکان لنبی ان یغلّ ایک سرخ چادر کے بارے میں نازل ہوئی جو غزوہ بدر کے موقع پر کم ہو گئی تھی بعض لوگوں نے کہا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے لیا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے عبد السلام بن حرب نے خصیف سے اس کے ہم معنی روایت بیان کی بعض لوگوں نے اسے بواسطہ خصیف، مقسم سے روایت کیا لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ مذکور نہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا اے جابر کیا وجہ ہے میں تمہیں پریشان دیکھتا ہوں؟ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد اہل و عیال اور قرض چھوڑ کر شہید ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھے اس بات کی خوشخبری نہ دوں جس طرح اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ سے ملاقات کی۔ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس سے بھی گفتگو کی پردے کے پیچھے سے کی لیکن تیرے

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ غَشِينَا وَنَحْنُ فِي مَصَافِنَا يَوْمَ أُحُدٍ حَدَّثَ أَنَّهُ كَانَ فِيْمَنْ غَشِيَهُ الشُّعَاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَجَلَّ سِنْفِي يَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَأَخَذَهُ وَيَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَأَخَذَهُ وَالطَّائِفَةُ الْآخَرَى الْمُنَافِقُونَ لَيْسَ لَهُمْ هُمْ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ أَجَبُنْ قَوْمٌ وَارْعَبُهُ وَأَخَذُوا لِحَقِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَّجِيئٌ -

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ خُصَيْفٍ نَا مَقْسَمٌ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يَغْلَّ فِي قَهْيفَةٍ حَمْرًا أَوْ قَهْيفَاتٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا فَا نَزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَمَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يَغْلَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ نَحْوَهُذَا وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مَقْسَمٍ وَلَوْ يَدُ كَرَفِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ -

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَدْرِ بِي نَا مُوسَى بْنُ أَبِرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خُرَاشٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا جَابِرُ مَا لِي أَمَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُسْتَشْرِهُدَا أَبِي وَتَرَكْتُهُ عِيَالًا وَذَيْنًا قَالَ إِلَّا أَبَشَّرَكَ بِمَا لَقِيَ اللَّهُ بِهِ أَبَاكَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا كَاوَرَهُ اللَّهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَ

۱۲۔ اور کسی نبی پر یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ وہ کچھ چھپا رکھے

والد کو زندہ کر کے بے حجاب گفتگو فرمائی اور فرمایا کہ میرے بندے! تمنا کریں مجھے عطا کروں گا۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ! مجھے زندہ کرنا کہ دوبارہ تیرے راستے میں جام شہادت نوش کروں اللہ تعالیٰ نے فرمایا فیصلہ ہو چکا کہ وہ واپس نہیں جائیں گے حضرت جابر فرماتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا الْآيَةَ هَذَا أَحَدُ يَثُ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ كِبَارِ أَهْلِ الْحَدِيثِ هَكَذَا عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرٍ شَيْئًا مِنْ هَذَا ۹۳۰۔

حضرت مسروق سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کریمہ کے بارے میں پوچھا گیا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا آپ نے فرمایا ہم نے اس کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو حضور نے فرمایا کہ ان (شہداء) کی ارواح سبز پرندوں کی شکل میں جنت میں جہاں چاہتی ہیں چھرتی پھرتی ہیں پھر عرش سے لٹکی ہوئی تختیوں کی طرف لوٹتی ہیں ان کا رب ان کی طرف متوجہ ہو کر پوچھتا ہے کچھ اور چاہتے ہو تو میں تمہیں عطا کروں کہتے ہیں اے رب! اس سے زیادہ ہم کیا مانگیں کہ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں چھرتے ہیں۔ دوبارہ متوجہ ہو کر پوچھا مزید کچھ چاہتے ہو تمہیں عطا کروں جب انہوں نے دیکھا کہ انہیں نہیں پھوڑا جائے گا تو کہا اے اللہ! ہماری ارواح (دوبارہ) ہمارے جسموں میں ڈال دے تاکہ ہم دنیا میں واپس جائیں اور دوبارہ تیرے راستے میں شہید کئے جائیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان عطاء بن سائب اور ابو عبیدہ حضرت ابن مسعود سے اسکی مثل روایت کیا اسمیں یہ

۱۲۔ اور جو اللہ کی راہ مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاستے ہیں ۱۲

اضافہ ہے ہمارے نبی اکرم کو ہمارا سلام پہنچائیے اور خیر دیجئے کہ ہم اپنے رب کے راضی ہیں اور وہ ہم سے راضی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی گردن میں بہت بڑا سانپ ڈالے گا پھر آپ نے آیت مبارکہ پڑھی لا تحسبن الذين يخلون اليكم "پھر یہ آیت پڑھی سبطون ما بخلوا ابرار" اور فرمایا جو شخص قسم کھا کہ کسی مسلمان بھائی کا مال ہتھیالے اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر غضب ناک ہوگا پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کو پھر پڑھی وہ ان الذين يشترون بعهد اللہ الخ "یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شجاع کے معنی گنہگار سانپ کے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک لاٹھی کی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اگر چاہو تو پڑھو من زحزح عن النار الخ "یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عوف سے روایت ہے مروان بن حکم نے اپنے غلام سے کہا اے رافع! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جاؤ اور کہو جو لوگ اپنی بات پر خوش ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں ایسے کام پر

لے اور جو عمل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں ۱۲ لے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا ۱۳ لے بیشک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے بدلے تھوڑی قیمت لیتے ہیں ۱۴ لے پس جو آگ سے بچا کہ جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے ۱۵

مَثَلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَتَقَرَّرَى نَبِيْنَا السَّلَامَ وَنُخْبِرُكَ
أَنَّ قَدْ رَضِينَا وَرَضِيَ عَنَّا هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَافِعًا عَنْ جَامِعٍ
وَهُوَ ابْنُ أَبِي رَاسِدٍ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ عَنْ
أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةً مَالِهِ
إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي عُنُقِهِ شِجَاعًا ثُمَّ قَرَأَ
عَلَيْنَا مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ
بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ الْآيَةَ وَقَالَ مَرَّةً قَرَأَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ سَبْطَوْنٌ مَا
بَخَلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنْ أَقْطَعَ مَالِ أَخِيهِ السَّلَامِ
بِكَيْمِينَ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٌ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ
إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ الْآيَةَ هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ شِجَاعًا أَقْرَعٌ يَعْنِي حَبِيَّةً۔

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَافِعًا عَنْ
هَارُونَ وَسَعِيدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَوْضِعَ سَوْطِي فِي الْجَنَّةِ
خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا أَقْرَعُوا إِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ
زَحَزَحَ عَنِ النَّارِ وَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ
الدُّنْيَا إِلَّا لَمْتَاعٌ الْخَدْرُ هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّعْفَدِيُّ
نَاجِيًا عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جَدِّهِ أَخْبَرَنِي
ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ حَبِيبًا بَنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنَ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرَّوَانَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَ

اِذْ هَبْ يَارَافِعُ يَوَاسِيَهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ
لَهُ لَيْتَن كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فِدْحَ بَمَا أُوتِيَ وَاحَبْتُ اَنْ
يُحْمَدَ بِمَا لَوْ يَفْعَلُ مُعَذِّبًا لِّلْعَذَابِ بَلْ اَجْمَعُونَ
فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَهَذِهِ الْآيَةُ اِنَّمَا
اَنْزَلَتْ هَذِهِ فِي اَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ
عَبَّاسٍ وَاِذَا خَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ اُوتُوا
الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَتَلَا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ
يَفْرَحُونَ بِمَا اُوتُوا وَيُحِبُّونَ اَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَوْ
يَفْعَلُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَأَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَلَمُوهُ وَاخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ
فَخَرَجُوا وَقَدْ ارَدُوْهُ اَنْ قَدْ اَخْبَرُوْهُ بِمَا سَأَلَهُمْ
عَنْهُ وَاَسْتَحْمَدُوا بِذَلِكَ اِلَيْهِ وَقَرَحُوا بِمَا اُوتُوا
مِنْ كِتَابِهِمْ وَمَا سَأَلَهُمْ عَنْ هَذِهِ اَحَدِيَّتٍ حَسَنٍ غَرِيبٍ صَحِيحٍ

وَمِنْ سُورَةِ النَّسَاءِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِیْدٍ نَّاجِیُّ بْنُ اَدَمَ
نَا ابْنُ عَیْبِنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُولُ مَرَضْتُ فَاتَى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِيْ وَقَدْ اَغْنَى
عَلٰی فَلَئِمَّا اَفَقْتُ قُلْتُ كَيْفَ اَقْضٰی فِیْ مَا لِيْ
فَسَكَتَ عَنِّيْ حَتّٰی نَزَلَتْ یُوصِیْكُمْ اللّٰهُ فِیْ اَوْلَادِكُمْ
لِلَّذِیْ كَرِهْتُمْ لِطَرِیْقِ الْاَنْشِیْیْنَ هَذَا اَحَدِیَّتٍ حَسَنٍ صَحِيْحٍ
وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ

۹۳۶۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَغْدَادِیُّ نَا
سَفِیَانَ بْنَ عَیْبِنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَفِيْ حَدِیْثِ الْفَضْلِ بْنِ صَبَّاحٍ

ان کی تعریف کی جائے جو انہوں نے نہیں کیا، اگر انہیں
عذاب دیا گیا تو ہم سب عذاب میں مبتلا ہونگے۔ حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تمہیں کیا ہوا یہ آیت تو
اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے پڑھا۔
وَ اِذَا خَذَلْتُ الْاَلْمَ نِیْزِیْہِ آیت پڑھی وَلَا تَحْسَبَنَّ الدِّیْنَ الْاَلْمَ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے اہل کتاب سے کوئی بات پوچھی تو انہوں
نے اس کے علاوہ دوسری بات بتائی اور یہ
ظاہر کیا کہ جو کچھ آپ نے پوچھا ہم نے بتادیا اور
اس پر اپنی تعریف کے طلبگار ہوئے۔ ابہنی
کتاب اور پوچھی گئی بات پر خوش ہوئے۔ یہ
حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

تفسیر سورۃ نساء

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بیمار ہوا
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے
تشریف لائے (اس وقت) مجھ پر عشتی طاری تھی جب
کچھ افاقہ ہوا تو میں نے عرض کیا حضور! اپنے مال کا کیسے
فیصلہ کروں؟ آپ خاموش رہے حتیٰ کہ آیت کریمہ نازل
ہوئی یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَمْلِكُوْا لِحٰیثَتِ اللّٰهِ شَیْءًا
صَحیح ہے۔ محمد بن منکدر سے متعدد لوگوں نے اسے
روایت کیا ہے۔

فضل بن صباح بغدادی نے بواسطہ سفیان
ابن عیینہ اور محمد بن منکدر حضرت جابر رضی اللہ
عنہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ فضل
بن صباح کی روایت میں زیادہ تفصیل ہے۔

۱۲ اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنہیں کتاب عطا ہوئی ۱۲ ہرگز نہ سمجھنا جو خوش ہوتے ہیں اپنے لئے پیادہ چاہتے ہیں کہ
بے کئے ان کی تعریف ہو ایسوں کو ہرگز عذاب سے دور نہ جانا ۱۲

كَلَامُ أَكْثَرِ مَنْ هَذَا۔

٩٣٤. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَا حَبَّانُ بْنُ
هَلَالٍ نَاهَسَامُ بْنُ يَحْيَى نَا قَتَادَةُ عَنْ
أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي عُلْقَمَةَ الرِّهَابِيِّ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُوطَاسٍ أَصَبْنَا
نِسَاءَهُنَّ أَزْوَاجًا فِي الْمَشْرِكَينَ فَكَرِهَهُنَّ رِجَالٌ مِنْهُمْ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا
مَلَكَتْ أَيْهَانُكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

٩٣٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ أَنَّ هُشَيْمَ
نَاعُثْمَانَ ابْنَ أَبِي الْخَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْحُدْرِيِّ قَالَ أَصَبْنَا سَيِّئًا يَوْمَ أُوطَاسٍ
لَهُنَّ أَرْوَاحٌ فِي تَوْبِهِنَّ فَذَكَّرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْزَلَتْ وَالْمُحْصَنَاتُ
مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ وَهَكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ أَبِي
عَنْ أَبِي الْخَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْحُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَيْسَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ
عَنْ أَبِي عُلْقَمَةَ وَلَا أَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا ذَكَرَ بِأَعْلَقَمَةَ
فِي هَذَا الْحَدِيثِ إِلَّا مَا ذَكَرَهُ هَاشِمٌ عَنْ قَتَادَةَ
وَأَبُو الْخَيْثَمِ اسْمُهُ صَالِحُ بْنُ أَبِي مَرْجٍ.

٩٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَاعِيُّ
نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ
بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَ
عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّورِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ رَوْحُ
بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي بَكْرٍ وَلَا يَصِحُّ.

۱۲۔ اور حرام ہیں خاندندہ الی غول میں گمراہی کی غول نہیں جو منہا ہی ملکیت میں آجائیں ۱۲

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے غزوہ اوطاس میں کچھ ایسی عورتیں ہمارے ہاتھ آئیں جن کے خاوند مشرکین میں موجود تھے۔ کچھ لوگوں نے ان سے کہا ہمت محسوس کی تو اللہ تعالیٰ نے آیت مبارکہ نازل فرمائی ”والمحصنت من النساء الخ“۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے غزوہ اد طاس میں کچھ ایسی عورتیں ہمارے پاس قیدی بن کر آئیں جن کے خاوندان کی قوم میں موجود تھے۔ صحابہ کرام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آیت نازل ہوئی ”والمحصنات من النساء“ یہ حدیث حسن ہے ثوری نے یہ حدیث بواسطہ عثمان بنی اور ابو خلیل حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اسی طرح مرفوعاً روایت کی ہے۔ اس حدیث میں سوائے ہمام کی روایت کے جو قتادہ سے مروی ہے ابی علقمہ کا ذکر نہیں ابو خلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مٹھانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، قتل کرنا اور جھوٹ بولنا، کبیرہ گناہ ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے روح بن عبادہ نے اسے شعبہ سے روایت کرتے ہوئے عبد اللہ بن ابی بکر کا ذکر کیا اور یہ صحیح نہیں۔

۹۴۰۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مَسْعَدَةَ تَابَ بِشَرِّهِ
الْمُفَضَّلُ تَابَ الْجَدِّيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبِي بَكْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَحَدٌ تَكْمُرُ بِأَكْبَرِ الْكِبَائِرِ
قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِلَّا اشْتَرَاكَ بِاللَّهِ
وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مَتَكِّئًا
قَالَ وَشَهَادَةُ الذُّورِ أَوْ قَوْلُ الذُّورِ قَالَ نَمَّا زَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْنَا
لَيْتَنَّا سَكَتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجِيئٌ غَرِيبٌ.

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ تَابَ يُونُسُ بْنُ
مُحَمَّدٍ تَابَ لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مَهَاجِرٍ قُنْفُذَ التَّيْبِيِّ
عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَتَيْسٍ الْجَدِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَائِرِ الشِّرْكَ
بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَالْيَمِينَ الْخُمُوسُ
وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللَّهِ يَمِينٍ صَدْرٍ فَادْخَلَ
فِيهَا مِثْلَ جَنَاحٍ بَعُوقَتِهِ الْأَجْعِلْتُ مُكْتَةً
فِي قَلْبِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو أُمَامَةَ الْأَنْصَارِيُّ هُوَ
ابْنُ ثَعْلَبَةَ وَلَا تَعْرِفُ اسْمَهُ وَقَدْ رَوَى عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ.

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَابَ مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ تَابَ شُعْبَةُ عَنْ فَرَّاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْكِبَائِرُ الشِّرْكَ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ
الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ الْيَمِينَ الْخُمُوسُ شَكَّ شُعْبَةُ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجِيئٌ.

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ تَابَ سَعْيَانُ عَنِ

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد سے راوی ہیں رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ گناہ نہ بتاؤں جو کبیرہ گناہوں
میں سے بھی بڑے ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول
اللہ! آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور
والدین کی نافرمانی، راوی فرماتے ہیں آپ تکبیر لگائے ہوئے
تھے پھر اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا جھوٹی گواہی دینا (فرمایا)
جھوٹی بات راوی فرماتے ہیں آپ مسلسل فرماتے ہیں
یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش کہ آپ خاموش ہو جاتے۔ یہ
حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابیسی جہنی رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کبیرہ گناہوں میں سے بڑے گناہ یہ ہیں۔ کسی
کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کی
نافرمانی اور جھوٹی قسم۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر صبر کی
قسم کھائے اور اس میں مچھر کے پر کے برابر بھی جھوٹ
داخل کرے قیامت تک یہ قسم اس کے دل میں ایک
(سیاہ) نکتہ بن جاتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب
ہے۔ ابوامامہ انصاری، ثعلبہ کے بیٹے ہیں۔
ہمیں ان کا نام معلوم نہیں۔ انہوں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد احادیث روایت
کی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کبیرہ گناہ یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا
ماں باپ کی نافرمانی کرنا یا (فرمایا) جھوٹی قسم کھانا
(شعبہ کو شک ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ابْنِ أَبِي نَجِيٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا
قَالَتْ يَغْزُو الرِّجَالُ وَلَا تَغْزُو النِّسَاءُ وَإِنَّمَا
نِصْفُ الْمِيرَاثِ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
لَا تَتَمَتُّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ
قَالَ مُجَاهِدٌ وَأَنْزَلَ فِيهَا أَنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ
وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَوَّلَ الْخَبِيئَةِ قَدِمَتْ الْمَدِيْنَةَ هَاجِرَةً
هَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيٍّ عَنْ
مُجَاهِدٍ مُرْسَلًا أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَذَا وَكَذَا -

۹۴۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِيَّانُ عَنْ
عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ أُمِّ سَلَمَةَ
عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أَسْمَعُ
اللَّهُ ذَكَرَ النِّسَاءَ فِي الْمُهْجَرَةِ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ
وَتَعَالَى إِنِّي لَا أَفْهِمُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكْرٍ
أَوْ أُنْثَى بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ -

۹۴۵- حَدَّثَنَا هَاشِمٌ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلُقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَهْدَنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأُ عَلَيْهِ
وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُورَةِ النِّسَاءِ
حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا
وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا أَعْمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَغَطَّرْتُ إِلَيْهِ وَعَيْنَاةُ
تَدَامَعَانِ هَكَذَا رَوَى أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلُقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَإِنَّمَا هُوَ بِرَأْسِهِمْ عَنْ
عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

۹۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَاعِدِيَّةُ
بْنُ هِشَامٍ سَفِيَّانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

ہے انہوں نے فرمایا مرد جہاد کرتے ہیں جبکہ عورتیں نہیں
کرتیں۔ اور ہمارے لئے نصف تہہ ہے۔ اس پر آیت کریمہ
نازل ہوئی مَوْلَا تَتَمَتُّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ حضرت
مجاہد فرماتے ہیں اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی کہ ان المسلمین
والمسلمات ائمہ نیرہ فرماتے ہیں حضرت ام سلمہ پہلی خاتون ہیں جو مکہ مکرمہ
سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائیں۔ یہ حدیث مرسل ہے
بعض نے اسے بواسطہ ابن ابی نجیح حضرت مجاہد سے مرسل روایت
کیا ہے کہ حضرت ام سلمہ نے اس طرح اس طرح فرمایا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے
نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کی ہجرت کا
ذکر کیا ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ
نازل فرمائی اِنِّیْ لَا اُفْهِمُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكْرٍ
اَوْ اُنْثٰی بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما
تھے آپ نے مجھے قرآن پاک پڑھنے کا حکم فرمایا۔ تو میں
نے آپ کے سامنے سورہ نساء کی تلاوت کی جب میں اس آیت پر
پہنچا تکلیف ادا جتنا من کل ائمہ بشہید و جتنا تک علی ہولاء شہید
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہاتھ سے (ٹھہرنے کا) اشارہ فرمایا
میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے
ابو احوص نے بواسطہ اعمش، ابراہیم اور علقمہ حضرت عبداللہ
رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے صحیح یہ ہے کہ ابراہیم
بواسطہ عبیدہ حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں آپ کے

سہ اور اس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ نے تمہیں ایک دوسرے پر بڑھائی دے ۱۲ سہ ہم کسی عمل کرنے والے مرد یا عورت کا عمل ضائع نہیں
کرتے تم سے بعض بعض سے ہیں ۱۲ پس کیسے ہوگا جب ہم ہر امت سے گواہ لائیں گے اور آپ کو ان سب پر گواہ

سامنے قرآن پڑھوں میں نے عرض کیا حضور! آپ کے سامنے پڑھوں جبکہ آپ پر تو نازل ہوا۔ آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ دوسرے آدمی سے سنوں، فرماتے ہیں پھر میں نے سورہ تساہ پڑھی۔ جب میں اس آیت پر پہنچا "وَجَنَّا بَكَ" انہ نویں تے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہتے دیکھے! ابواحوص کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے سوید بن نصر نے ابواسطہ ابن مبارک اور سفیان، اعمش رضی اللہ عنہ سے حضرت معاویہ بن ہشام کی حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ہمارے لئے کھانا تیار کیا اور ہمیں دعوت دی پھر ہمیں شراب پیلائی اس وقت حرام نہ تھی (مترجم) شراب ہم پر غالب آگئی اتنے میں نماز کا وقت آگیا شرکار مجلس نے مجھے آگے کر دیا تو میں تو میں نے سورہ کافرون اس طرح پڑھی قل ایہا الکافرون لا تعبدوا تعبدون ونحن نعبد ما تعبدون اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی لا تقربوا الصلوة وانتم سكارى لم تعلموا ما تقولون هذا حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک انصاری کا پتھر لی نہ بن کی ایک نہر کے بارے میں جس سے کھجوروں کو پانی دیا جاتا تھا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے بھگڑا ہو گیا۔ انصاری نے کہا پانی کو گزرنے دیجئے لیکن حضرت زبیر نہ مانے۔ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فیصلہ کرنے حاضر ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے زبیر تم (اپنے باغ کو) سیراب کرو اور پھر اپنے پڑوسی کے لئے پانی چھوڑ دو۔ (یہ سن کر) انصاری کو غصہ آگیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! اس لئے کہ (یہ) آپ کا

عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ عَلَىَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ إِنِّي أَحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ سُورَةَ النَّسَاءِ حَتَّى بَلَغْتُ وَجَنَّتْ بَاكٌ عَلَى هُوَ لَا وَشَرَّهِدًا قَالَ فَدَأَيْتُ عَيْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمَلَانِ هَذَا أَهْمٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ۔

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَاعِبُ الدَّحْنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الدَّارِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الدَّحْنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ مَنَعَ لَنَا عَبْدُ الدَّحْنِ بْنُ عَوْفٍ طَعَامًا فَدَعَانَا وَسَقَانَا مِنَ الْخَبْرِ فَخَذْتُ الْخَمْرَ مَيًّا وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَدْ مَوْنِي فَقَرَأْتُ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ فَاَنْزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ۔

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَالِيْتُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَنَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصِمَ الزُّبَيْرِ فِي شَرَاحِ الْحَدَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارُ سَرَحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَا فِي عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ وَارْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَخَضَبَ الْأَنْصَارِيُّ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ

لہ اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ ۱۲

بھوپھی زاد ہے؛ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ لال ہو گیا آپ نے فرمایا اسے زہیر (اپنے باغ کما سیراب کرو اور پانی روکے رکھو یہاں تک کہ منڈیر تک بھر جائے۔ حضرت زہیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قسم بخدا! میرے خیال میں یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی۔ فلاوریک لایومنون امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری رحمہ اللہ علیہ سے سنا انہوں نے فرمایا یہ حدیث ابن وہب نے لیث بن سعد سے یونس نے بواسطہ زہری اور عروہ حضرت عبداللہ بن زہیر سے اس کے ہم معنی نقل کی شعیب بن ابی حمزہ نے بواسطہ زہری حضرت عروہ بن زہیر سے روایت کی حضرت عبداللہ بن زہیر کا واسطہ مذکور نہیں۔ حضرت زہیر بن ثابت رضی اللہ عنہ سے آیت مبارکہ ”فما لکم فی المنافقین فتنین“ کے بارے میں مروی ہے کہ غزوہ احد کے دن کچھ صحابہ کرام واپس ہو گئے لوگوں کے دو گروہ بن گئے تھے ایک جماعت کہتی تھی ان سے لڑیں جبکہ دوسری کہتی تھی ”نہ لڑیں“ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پاکیزہ ہے میں کچیل کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے آگ کو ہے کامبل دور کر دیتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن متقول اس صورت میں ہونگا کہ اس کی پیشانی اور سر اس کے ہاتھ میں ہونگے اور گردن کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا۔ عرض کریگا اے رب! اس نے مجھے قتل کیا وہ اپنے قاتل کو عرش کے قریب کر دیا عمرو بن دینار فرماتے ہیں لوگوں نے حضرت ابن عباسؓ سے تو یہ کا ذکر کیا تو انہوں نے یہ آیت پڑھی ”ومن یقتل مؤمناً متعمداً ثم اولد فرمایا نہ تو یہ آیت منسوخ

لہ آپ کے رب کی قسم وہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے اختلافات میں آپ کو حاکم نہ مان لیں ۱۷۔ ۱۸۔ تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے ۱۷۔ جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے اس کا بدلہ جہنم ہے ۱۲۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثَوَّالَ يَا سُبُّرُ
اِسْنِي وَاَحْسِنِ الْمَاءَ حَتَّى يَبْجَعَ اِلَى الْجُدْرِ فَقَالَ
الذَّبِيرُ وَاللَّهِ اِنِّي لَأَحْسِبُ هَذِهِ الْاَيَةَ نَزَلَتْ
فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوْكَ
فِيْمَا شَجَرَبَيْنَهُمْ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ قَدْ
رَوَى ابْنُ وَهْبٍ هَذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْكَلْبِيِّ بْنِ
سَعْدٍ وَيُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ الزَّبِيْرِ فَوَهِدَا الْحَدِيْثَ وَرَوَى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي
حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزَّبِيْرِ وَكُوْ
يَذْكُرُ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزَّبِيْرِ۔

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَحْنُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
نَاشِئَةً عَنْ عِدَّتِيْ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ يَزِيْدٍ يَحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ قَالَ فِيْ
هَذِهِ الْاَيَةِ فَمَا لَكُمْ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ فِتْنَتَيْنِ قَالَ رَجَعَ
نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
اَحَدٍ فَكَانَ النَّاسُ فِيْهِمْ فَرِيقَيْنِ فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَقُوْلُ
اَقْتُلُوْهُمْ وَفَرِيقٌ يَقُوْلُ لَا فَذَلَتْ هَذِهِ الْاَيَةُ فَمَا لَكُمْ
فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِتْنَتَيْنِ فَقَالَ اِهْا هَذِهِ وَقَالَ اِهْ
تَنَفِي الْخُبْرَ كَمَا تَنَفِي النَّارَ خُبْرُ الْحَدِيْدِ هَذَا
حَدِيْثٌ حَسَنٌ مَّحِيْمٌ۔

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّعْفَرَانِيُّ
نَاشِئَةً نَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَجِيْئُ الْمُقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
نَاصِيَتُهُ وَرَأْسُهُ بِيَدِهِ وَادُّوْا جَهَنَّمَ تَشْخَبُ
دَهْمًا يَقُوْلُ يَا رَبِّ قَتَلْتَنِيْ هَذَا حَتَّى يُدْنِيْهِ
مِنَ الْعَرْشِ قَالَ فَذَكِّرُوْا اِلَ بْنَ عَبَّاسٍ التَّوْبَةَ

ہوئی اور نہ ہی بدل گئی اور ایسے آدمی کے لئے تو یہ کہاں؟ یہ حدیث حسن ہے بعض لوگوں نے یہ حدیث بوا اسطہ حضرت عمرو بن دینار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے اسی طرح موقوف روایت کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے قبیلہ بنی سلیم کا ایک شخص چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس سے گزرا اس کے پاس بکریاں بھی تھیں اس نے ان کو سلام کیا انہوں نے ایک دوسرے سے کہا اس نے محض تم سے پناہ حاصل کرنے کے لئے سلام کیا۔ چنانچہ وہ اٹھ کھڑے ہوئے اسے قتل کر دیا اس کی بکریاں لے لیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَقْتُمُ الْأَبْطِرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَقُولُوا لَا تَنْفَكُوا مِنْهُ**۔ اس باب میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آیت مبارکہ **لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ** نازل ہوئی تو حضرت عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ نابینا تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نابینا ہوں میرے لئے کیا حکم ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَقْتُمُ الْأَبْطِرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَقُولُوا لَا تَنْفَكُوا مِنْهُ**۔ انہوں نے فرمایا میرے پاس مونڈے کی ہڈی اور دوات یا (فرمایا) تختی اور دوات لاؤ (ناک میں لکھ دوں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عمرو بن مکتوم بھی کہا جاتا ہے اور عبداللہ

فَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَهَنَ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَبًا فَجَاءَهُ جَهَنَّمُ قَالَ مَا نُسَخَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا بَيِّنَاتٌ وَأَقْبَلَ التَّوْبَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَا عَبْدُ الْحَزِينِ بْنُ أَبِي رَزْمَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سَمَاءِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى نَعِيرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غَنَمُهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ قَالُوا مَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا لِيَتَعَوَّذَ مِنْكُمْ فَقَامُوا وَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا غَنَمَهُ فَأَتَوْا بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَقْتُمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَقُولُوا لَا تَنْفَكُوا مِنْهُ لَقَدْ آتَيْنَا الْإِسْلَامَ لَكُمْ مُؤْمِنًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ۔

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الْآيَةُ جَاءَ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ضَرْبُ الْبَصَرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَأْمُرُنِي أَنْفِي ضَرْبُ الْبَصَرِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ غَيْرَ أُولَى الضَّرَرِ الْآيَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَتُنِي بِأَلَكَيْفٍ وَالْأَوَاةِ وَاللَّوْجِ وَاللَّوَاةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجِيحٌ وَيُقَالُ

لے اے ایمان والو! جب تم جہاد کو چلو تو تحقیق کر لو اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ۱۲ لے برابر نہیں مسلمان کہ

بے عند جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ لاؤ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں ۱۲

عَمْرُو بْنُ أَمْرِ مَكْتُومٍ وَيُقَالُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَمْرِ مَكْتُومٍ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدَةَ وَأَمْرِ مَكْتُومٍ أُمُّهُ -

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّعْفَرَانِيُّ نَالَ الْحُجَّابُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جَدِيحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ سَمِعَ مِقْسَمًا مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ عَنْ بَدْرِ وَالْحَارِثِ عَنْ ابْنِ بَدْرِ لَمَّا نَزَلَتْ غَزْوَةُ بَدْرِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَحْشٍ وَابْنُ أَمْرِ مَكْتُومٍ إِنَّا أَعْيَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلْ لَنَا رَخَصَةٌ فَذَكَرْتُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً فَهُوَ لَاءِ الْقَاعِدُونَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجَدًا عَظِيمًا دَرَجَاتٍ مِنْهُ عَلَى الْقَاعِدِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمِقْسَمٍ يُقَالُ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَيُقَالُ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَمِقْسَمٌ يَكْنَى أَبَا الْقَاسِمِ -

۹۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنِي يَتَقَوَّبُ ابْنُ إِدْرَاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ ثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ زَيْدَ بْنَ شَابِثٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَى عَلَيْهِ

بن ام مکتوم بھی ان کا نام عبداللہ بن زائدہ ہے اور ام مکتوم ان کی والدہ ہیں -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے "لا یستوی القاعدون الخ" بدر میں شریک ہونے والے مومن اور بلا عذر نہ شریک ہونے والوں کے بارے میں نازل ہوئی جب بدر کی لڑائی کا حکم ہوا تو حضرت عبداللہ بن جحش اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم دونوں نابینا ہیں کیا ہمیں عدم شرکت کی اجازت ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی پس یہ بیٹھنے والے تکلیف والوں کے سوا دوسرے لوگ ہیں مجاہدین کو بلا عذر گھر بیٹھنے والوں پر فضیلت دی بہت بڑا اجر دیا اور ان کے درجات بلند کئے - یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے - مقسم کو مولے عبداللہ بن حادث بھی کہا جاتا ہے اور مولے عبداللہ بن عباس بھی - ان کی کنیت ابوالقاسم ہے -

سہل بن سعد ساعدی کہتے ہیں میں نے مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا میں اس کی طرف گیا یہاں تک کہ اس کے پہلو میں بیٹھ گیا مروان نے مجھے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے لکھوا رہے تھے "لا یستوی القاعدون الخ" اتنے میں حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آ گئے

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَتْ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُبَيِّدُهَا عَلَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَوْ أَسْطَيْطِعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا أَعْنَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ وَفَجَدَّه عَلَى فِخْدَى فَتَقَلَّتْ حَتَّى هَمَّتْ تَذْضُ فِخْدَى تُحَسِّرِي عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ غَيْرَ أُولَى الضَّرِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ رَوَايَةُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ التَّابِعِينَ رَوَى سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَمَرْوَانَ كَرِيسَمَةَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مِنَ التَّابِعِينَ -

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الدَّرَاقِ نَا ابْنُ جَدِّمِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ يَحْدِثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَتْ قُلْتُ يَوْمَئِذٍمَا قَالَ اللَّهُ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ وَقَدْ آمَنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتُ عَنْهُ فَكَذَرْتُ ذَلِكَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَهُ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

۹۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَاعَبُدُ الصَّيْبِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْهَمَكِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ قَالَتْ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ خَبْجَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ إِلَهُؤُنَا إِلَهُ صَلَاةٍ هِيَ أَحَبُّ إِلَهِهِمْ مِنْ

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! اگر میں جہاد کر سکتا تو ضرور کرتا۔ اور وہ نابینا تھے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل کی آپ کی ران میری ران پر تھی وہ اس قدر بھاری ہو گئی کہ قریب تھا میری ران چور چور ہو جائے۔ پھر یہ کیفیت ختم ہو گئی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”غیر اولی الضرر الخ“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس روایت میں ایک صحابی، تابعی سے روایت کرتے ہیں سہل بن سعد انصاری، مروان بن حکم سے روایت کرتے ہیں مروان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل نہیں ہے اور وہ تابعین سے ہے۔

حضرت یعلیٰ بن امیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”ان تقصروا من الصلوة ان خفتم“ لیکن اب تو لوگ امن میں ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے ابھی اس بات سے تعجب ہے جس سے تم کو تعجب ہوا چنانچہ میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا ”یہ صدقہ ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا پس اس کا صدقہ قبول کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خبجان اور عسفان کے درمیان انڑے مشرکین نے کہا ان لوگوں کو یہ نماز (نماز عصر) اپنے باپ دادا اور اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ لہذا تیار کی کرو اور یکبارہ ان پر حملہ کرو اسی دوران حضرت جبریل علیہ السلام نبی کویم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

لے بعض نمازیں قصر سے پڑھو اگر تمہیں کافروں (کی طرف) سے ایذا کا ڈر ہو ۱۲

أَبَاهُمْ وَأَبْنَاءَهُمْ وَهِيَ الْخَصْرُ فَاجْمَعُوا
أَمْرَكُمْ فَمِيقًا عَلَيْهِمْ مِيعَةٌ وَاحِدَةٌ وَإِنَّا
جَبْرِئِيلُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّيَ
بِهِمْ وَتَقُومَ طَائِفَةٌ أُخْرَى وَرَاءَهُمْ وَلْيَأْخُذُوا
حِذْرَهُمْ وَأَسْلَحَتُهُمْ شَرِيًّا فِي الْأَخْدُوتِ وَ
يُصَلُّونَ مَعَهُ رُكْعَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَأْخُذُ هَؤُلَاءِ
حِذْرَهُمْ وَأَسْلَحَتُهُمْ فَتَكُونُ لَهُمْ رُكْعَةً رُكْعَةً
وَلِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَانِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَفِي الْبَابِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَزَيْدِ بْنِ شَابِثٍ
وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْزُرَقِيِّ وَأَبْنِ
عُمَرَ وَحَدِيفَةَ وَابْنِ بَكْرَةَ وَسَهْلَ بْنَ أَبِي حَنْظَلَةَ
وَأَبُو عِيَّاشٍ الْزُرَقِيُّ اسْمُهُ زَيْدُ بْنُ الصَّامِتِ -

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي
شُعَيْبٍ أَبُو مُسْلِمٍ الْحَدَّادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ
الْحَدَّادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عُمَرَ
بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَتَادَةَ بْنِ
السُّعْمَانِ قَالَ كَانَ أَهْلُ بَيْتِ مَنَافِقٍ لَهُمْ
بَنُو أَبِي بَرٍّ بِشْرٌ وَبَشِيرٌ وَمُبَشِّرٌ فَكَانَ بِشِيرٌ
رَجُلًا مُنَافِقًا يَقُولُ الشَّعْرَ يَهْجُوهُ إِصْحَابُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَحْلُلُ بَعْضُ
الْعَرَبِ ثُمَّ يَقُولُ قَالَ فُلَانٌ كَذَا أَوْ كَذَا فَإِذَا
سَمِعَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَلِكَ الشَّعْرَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا يَقُولُ هَذَا الشَّعْرَ
إِلَّا هَذَا الْخَبِيثُ أَوْ كَمَا قَالَ الرَّجُلُ وَتَالُوا
أَبْنُ الْأُبَيْرِ قَاتِلُهَا وَكَاتِلُ أَهْلِ بَيْتِ
حَاجَةِ وَفَاقَةِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ وَكَانَ

میں حاضر ہوئے اور کہا (یا رسول اللہ) اپنے صحابہ کرام
کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیں۔ ایک گروہ کو نماز پڑھائیں
اور دوسرا دشمن کے مقابلہ میں رہے۔ اور چاہیئے کہ
اپنا سامانِ دفاع اور اسلحہ اپنے ساتھ رکھیں پھر دوسرا
گروہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز
پڑھے پھر یہ اپنا سامانِ دفاع اور اسلحہ لے لیں۔ دونوں
گروہوں کی ایک ایک رکعت ہو جائے گی اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوں گی۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے اور بواسطہ عبد اللہ بن شعیب حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے اس باب میں
حضرت عبد اللہ بن مسعود، زید بن ثابت، ابن عباس
جابر، ابو عیاش زرقی، ابن عمر، حدیفہ، ابو بکرہ
اور سہل بن ابی حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے
بھی روایات مذکور ہیں ابو عیاش زرقی کا نام زید
بن صامت ہے۔

حضرت قتادہ بن ثیمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے
ہیں ہم میں ایک گھرانہ تھا جنہیں بنو ابیرق کہا جاتا تھا۔
ان کے نام بشیر، بشیر اور مبشر تھے۔ بشیر منافق تھا اور
بہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بدخواہی میں شعر کہا کرتا تھا۔
پھر اسے کسی اور عرب کی طرف منسوب کر کے کہتا تھا
نے ایسے ایسے کہا ہے جب صحابہ کرام یہ کلام سنتے تو
قراتے اللہ کی قسم! یہ اشعار تو اسی خبیث کے ہیں
یا کچھ اور الفاظ کہتے۔ وہ کہتے یہ ابیرق کے بیٹے ہی کی
بلواس ہے اور یہ گھر اور جاہلیت و اسلام (دونوں)
میں محتاج و فاقہ مست تھا۔ مدینہ طیبہ کے لوگ کھجوریں
اور جو کھا کر گزارہ کرتے تھے۔ اگر کوئی خوشحال ہوتا تو
شام کی طرف سے آنے والے قافلے سے میدہ خریدتا
جسے وہ اکیلا ہی کھاتا اس کے گھروالوں کا کھانا کھجوریں
اور جو ہی ہوتے۔ ایک مرنہ شام کی طرف سے ایک قافلہ

النَّاسُ إِنَّمَا طَعَامُهُمْ بِالْمِدْيَانَةِ التَّمْرُ وَالشَّعِيرُ
وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ لَمْ يَسَارُ فَقَدِمَتْ
صَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ مِنَ الدَّارِ مَكِّيَ ابْنَتَا
الرَّجُلِ مِنْهَا فَخَصَّ بِهَا نَفْسَهُ وَأَمَّا الْغِيَالُ
فَانَّمَا طَعَامُهُمُ التَّمْرُ وَالشَّعِيرُ فَقَدِمَتْ
صَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ فَاِبْنَتَا عَتَّى رِفَاعَتُ بْنُ
زَيْدٍ حَمَلَاهُمَا الدَّارِ مَكِّيَ فَجَعَلَهُ فِي مَشْرَبَةٍ
لَهُ وَفِي الْمَشْرَبَةِ سِلَاحٌ دَرْعٌ وَسَيْفٌ فَعُدِيَ
عَلَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْبَيْتِ فَتَقَبَّضَتِ الْمَشْرَبَةُ
أَخَذَ الطَّعَامَ وَالسِّلَاحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَانِي
عَتَّى رِفَاعَتُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّكَ قَدْ عُدِيَ
عَلَيْنَا فِي بَيْتِنَا هَذِهِ فَتَقَبَّضَتِ مَشْرَبَتُنَا وَذَهَبَ
بِطَعَامِنَا وَسِلَاحِنَا قَالَ فَتَحَسَّسْنَا فِي الدَّارِ
وَسَأَلْنَا فَيَقِيلُ لَنَا قَدْرًا يَبْنِي ابْنِي ابْنِي قَدْ دَا
فِي هَذَا اللَّيْلَةِ وَلَا نَدْرِي فِيمَا نَدْرِي إِلَّا عَلَى بَعْضِ
طَعَامِكُمْ قَالَ وَكَانَ بَنُو أَبِي رِقِي قَالُوا نَحْنُ
نَسْأَلُ فِي الدَّارِ وَاللَّهِ مَا نَدْرِي مَا جَبَكُمْ إِلَّا
لِبَيْدِ بْنِ سَهْلٍ رَجُلٍ مَثَلًا صَلاَةً وَإِسْلَامًا
فَلَمَّا سَمِعَ بَيْدُ أَخْتَرَطَ سَيْفَهُ وَقَالَ أَنَا أَسْرِقُ
فَوَاللَّهِ لِيَخَاطَبَنَّكُمْ هَذَا لَسَيْفٌ وَلَتُبَيِّنَنَّ هَذِهِ
الْأَسْرَقَةَ قَالُوا إِنَّكَ عَنَّا أَيُّهَا الدُّجُلُ فَمَا أَنْتَ
بِصَاحِبِهَا فَسَأَلْنَا فِي الدَّارِ حَتَّى نَمُوشِكَ أَكْهَمُ
أَمَّا بَهَا فَقَالَ عَتَّى يَا ابْنَ أَخِي كَوَيْتَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتَ ذَلِكَ لَمْ
قَالَ تَسَادَّةٌ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمْتُ فَقُلْتُ إِنَّ أَهْلَ بَيْتٍ مَثَلًا أَهْلُ جَفَاءِ
عَمَدُوا إِلَى عَتَّى رِفَاعَتِ بْنِ زَيْدٍ فَتَقَبَّضُوا مَشْرَبَةً
لَنَا وَأَخَذُوا سِلَاحَهُ وَطَعَامَهُ فَلْيُرَدُّوا عَلَيْنَا
سِلَاحَنَا فَمَا الطَّعَامُ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ

آیا تو میرے چچا رفاعہ بن زید نے میرے کا ایک بوجھ خریدا
اور اسے بالا خانہ میں رکھا جہاں ہتھیار لڑہ اور تلوار
بھی تھی۔ (ایک دن) اس گھر میں نیچے کی طرف چوری ہوئی
اور بالا خانہ میں نقب لگا کر کھانا (میدہ) اور اسلحہ چوری
کر لیا گیا صبح کے وقت میرے چچا حضرت رفاعہ تشریف لائے
اور فرمایا بیٹھے! آج رات ہم پر زیادتی ہوئی ہمارے
بالا خانہ میں نقب لگی اور ہمارا کھانا اور ہتھیار چرائے
گئے۔ ہم نے گھر میں تلاش کیا اور پوچھ گچھ کی تو ہمیں بتایا گیا
کہ ہم نے آج رات ابیرق کے بیٹوں کو روشنی کرتے دیکھا
ہے ہمارا ان خیال ہے کہ انہوں نے تمہارے کسی کھانے
پر روشنی کی ہے۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں جس وقت
ہم گھر میں پوچھ رہے تھے، بنو ابیرق نے کہا اللہ کی
قسم! ہمارے خیال میں تمہارا چور ہمارا ایک نیک
مسلمان لبید بن سہیل ہے، لبید نے سنا تو تلوار میان
سے نکال لی اور کہا میں چور ہوں، اللہ کی قسم! یا تو میری
تلوار تم میں پیوست ہوگی یا تم ضرور اس چوری کو ظاہر
کرو گے۔ کہنے لگے ہمیں کچھ نہ کہو تم نے چوری نہیں کی۔
ہم نے گھر میں پوچھ گچھ کی یہاں تک کہ ہمیں یقین ہو گیا کہ
یہی (اولاد ابیرق) چور ہیں۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں۔
میرے چچا نے مجھ سے کہا اے بیٹے! کیا اچھا ہوتا کہ تم
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سارا
ماجر ا بتا دیتے۔ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم
میں سے ایک جفاء شعار گھرانے نے میرے چچا رفاعہ بن زید
کے مشربہ میں نقب لگائی اور ان کا اسلحہ اور کھانا چور لے
گئے ہمارے ہتھیار واپس دے دیں کھانے کے سامان
کی ہمیں ضرورت نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
عنقریب میں اس بارے میں فیصلہ کروں گا بنو ابیرق کو پتہ
چلا تو وہ اپنے ایک آدمی اسید بن عردہ کے پاس آئے

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَامُرِي فِي
ذَلِكَ فَلَمَّا سَمِعَ بَنُو أَبِي رِقِي أَنَّهُمْ جَاءُوا مِنْهُمْ
يَقُولُ لَنَا أَسِيرٌ بَنُ عَدُوَّةٍ فَكَلَّمُوهُ فِي ذَلِكَ وَ
اجْتَمَعَ فِي ذَلِكَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَدَايَا
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ
وَعَمَّهُ عَمَدًا إِلَى أَهْلِ بَيْتٍ مِنْ أَهْلِ
إِسْلَامِهِ وَصَلَّاهُ بِرُؤُوسِهِمْ بِالسَّرِقَةِ مِنْ غَيْرِ
بَيْتِهِ وَلَا ثَبِتَ قَالِ قَتَادَةَ فَاتَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ
عَمَدَاتُ إِلَى أَهْلِ بَيْتٍ ذَكَرَ مِنْهُمْ إِسْلَامُ
وَصَلَّاهُ تَرْمِيهِمْ بِالسَّرِقَةِ عَلَى غَيْرِ ثَبِتٍ
وَبَيْتِهِ قَالِ فَدَجَعْتُ وَلَوْ دِدْتُ أَنِّي خَرَجْتُ
مِنْ بَعْضِ مَا لِي وَلَمْ أَكَلِكُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَاتَانِي عَمِّي رِفَاعَةُ
فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي مَا صَنَعْتَ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ
لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ فَلَمْ يَبْتَ أَنِ أَنْزَلَ
الْقُرْآنَ إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ
لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ وَلَا تَكُنْ
لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا بَنِي أَبِي رِقِي وَاسْتَغْفِرَ اللَّهُ
مِمَّا قُلْتَ لِقَتَادَةَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا
وَلَا تَجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَلُونَ أَنْفُسَهُمْ
إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَاتًا أَشِيمًا
يَسْتَحْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَحْفُونَ مِنَ اللَّهِ
وَهُوَ مَعَهُمْ إِلَى قَوْلِهِ رَحِيمًا آتَى لَوْ اسْتَغْفَرُوا
اللَّهُ لَغَفَرَ لَهُمْ وَمَنْ يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِذَا يَكْسِبُهُ
عَلَى نَفْسِهِ إِلَى قَوْلِهِ وَإِثْمًا مُبِينًا قَوْلُهُمْ يَلْبِيبُ
وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ إِلَى قَوْلِهِ
فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ

اور اس سے اس بارے میں بات چیت کی گھر کے کچھ لوگوں
نے جمع ہو کر مشورہ کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں عرض کیا یا رسول اللہ! قتادہ بن نعمان اور ان کے چچا نے
ہمارے ایک نیک مسلمان گھرانے کا بیچا کر رکھا ہے اور بغیر
گواہوں اور ثبوت کے ان پر چوری کا الزام لگا رہے ہیں۔
حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا
اور گفتگو کی، آپ نے فرمایا تم نے ایک ایسے گھر والوں کا
بیچا کر رکھا ہے جن کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ نیکو کار مسلمان
ہیں۔ اور تم ان پر چوری کا الزام لگاتے ہو۔ حالانکہ تمہارے
پاس نہ گواہ ہیں اور نہ ہی کوئی ثبوت۔ حضرت قتادہ فرماتے
ہیں۔ پھر میں گھر لوٹا اور سوچا کاش میں اپنا یہ بھوڑا سامان
جانے دیتا لیکن حضور کو نہ بتاتا پھر میں اپنے چچا رفاعہ
کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا اسے بھینچے! تم نے کیا کچھ
کیا؟ میں نے وہ تمام بات بتادی جو حضور صلی
اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمائی تھی انہوں نے
کہا اللہ ہی مددگار ہے۔ پس زیادہ وقت نہ
گزرے کہ قرآن کی آیت نازل ہوئی اَنَا أَنْزَلْنَا
إِلَيْكَ الْكِتَابَ اَلَمْ بے شک ہم نے آپ کی
طرف کتاب اتاری تاکہ لوگوں کے درمیان فیصلہ
فرمائیں جو اللہ نے آپ کو دکھایا اور نبیانت
کرنے والوں یعنی ابیرق کی طرف سے بھگڑا نہ
کریں۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس بات کی معافی
چاہیں جو آپ نے حضرت قتادہ سے فرمائی۔ اِنَّا
كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا وَلَا تَجَادِلْ اَلَمْ سے ان کی اس
بات کی طرف اشارہ ہے جو انہوں نے لبید سے
کہی تھی۔ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ اَلَمْ جب قرآن کی
آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس ہتھیار لائے گئے آپ نے وہ ہتھیار حضرت
رفاعہ کی طرف لوٹا دیئے۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں

اَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّلَاحِ
فَرَدَّهُ إِلَى رِفَاعَتِهِ فَقَالَ قَتَادَةُ لَمَّا أَتَيْتُ عَتَّى
بِالسَّلَاحِ وَكَانَ شَيْخًا قَدْ عَيْسَى أَوْ عَيْسَى الشَّكِّ
مِنْ أَبِي عَيْسَى فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكُنْتُ أَرَى إِسْلَامَهُ
مَدْخُولًا فَلَمَّا أَتَيْتُهُ بِالسَّلَاحِ قَالَ يَا بَنَ أَخِي
هُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَحَدَّثْتُ أَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ
صَحِيحًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ لِحَقِّ بَشِيرٍ بِالْمُشْرِكِينَ
فَنَزَلَ عَلَى سُلَافَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ سُبَيْتَةَ فَأَنزَلَ
اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا
تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ
تُولِيهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا
إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ
ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ
ضَلَالًا لَا يَجْعِدُ أَفَلَمَّا نَزَلَ عَلَى سُلَافَةَ رَمَاهَا
حَسَنُ بْنُ ثَابِتٍ بِأَبْيَاتٍ مِنْ شِعْرِهَا خَذَلَتْ
رَحْلَهُ فَرَضَعَتْهُ عَلَى رَأْسِهَا ثُمَّ خَرَجَتْ بِهِ فَرَمَتْ
بِهِ فِي الْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَتْ أَهْدَيْتُ لِي شِعْرَ حَسَنَانَ
مَا كُنْتُ تَأْتِيَنِي بِخَيْرٍ هَذَا أَحَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا
نَعْلَمُ أَحَدًا اسْتَدَاهُ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْحَدَّادِيِّ
وَرَوَى يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَاجِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ
قَتَادَةَ مُرْسَلًا كَرِهُتُ أَنْ يَكُونَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
وَقَتَادَةُ بْنُ النَّعْمَانِ هُوَ أَخُو أَبِي سَعِيدٍ الْحَدَّادِيِّ لِأُمِّهِ وَ
أَبُو سَعِيدٍ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ سَيَانَ -

۹۵۸- حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ أَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ نَا
النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ ثَوْبِيرٍ
هُوَ ابْنُ أَبِي فَاخِتَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَتَّى بْنِ أَبِي
طَالِبٍ قَالَ مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ

میں نے اپنے چچا کے پاس وہ ہتھیار لے کر آیا اور وہ بوڑھے
تھے جن کی بیانی کم ہو گئی تھی یا جاہلیت ہی میں بوڑھے
ہو چکے تھے۔ (ابو عیسیٰ راوی کو شک ہے) اور مجھے ان کے
سچے دل سے مسلمان ہونے میں شک تھا جب میں اپنے
چچا کے پاس ہتھیار لے کر آیا تو انہوں نے کہا اے
بھتیجے! یہ اللہ کے راستے میں ہیں۔ پس مجھے معلوم
ہو گیا کہ الکا اسلام صحیح ہے۔ جب قرآن کی آیات
نازل ہوئیں تو بشیر، مشرکین سے جا ملا اور سلافہ
بنت سعد بن سمیہ کے ہاں ٹھہرا اس پر اللہ تعالیٰ
نے آیات نازل فرمائیں ”وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ الْهَدَى“
جب وہ سلافہ کے پاس اترا تو حضرت حسان بن ثابت
رضی اللہ عنہ نے چند شعروں میں سلافہ کی بھوک کی چنانچہ
اس نے بشیر کا پالان لیا اور اسے سر پر رکھ کر
وادی ابطح میں رکھ آئی اور کہنے لگی تو میرے پاس
حسان کے شعر بد یہ لایا تو کچھ بھی نہیں لایا۔ یہ حدیث
غریب ہے محمد بن سلمہ خرائی کے سوا کسی نے اسے
مسند نہیں بیان کیا ابو یونس بن بکیر اور کئی دوسرے
لوگوں نے اسے بواسطہ محمد بن اسحق، عاصم بن عمر بن قتادہ
سے مرسل روایت کیا ہے۔ اس میں ان کے باپ اور
دادا کا واسطہ مذکور نہیں حضرت قتادہ بن نعمان
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے
علاقائی (ماں کی طرف سے) بھائی ہیں۔ ابو سعید
رضی اللہ عنہ کا نام سعد بن مالک بن
سنان ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں قرآن پاک کی کوئی آیت مجھے اس
آیت سے زیادہ پسند نہیں ”إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ
لِلْمُشْرِكِ بِهِ“ اسے یہ حدیث حسن غریب ہے

لہ اللہ اسے نہیں بخشنا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے ۱۲

ایو فاختہ کا نام سعید بن علاقہ ہے تو یہ کی کیفیت
الوجہم ہے۔ یہ کوئی ہیں۔ انہیں حضرت ابن عمر
اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے انہیں سے سماع
حاصل ہے۔ ابن مہدی نے ان کے بارے میں
کچھ کلام کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
جب یہ آیت نازل ہوئی ”مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يَجْزِ بِهٖ الْخِمْ“
تو مسلمانوں پر شاق گزرا چنانچہ انہوں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی آپ
نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور سیدھے رہو
مومن کو پہنچنے والی مصیبت اس کے گناہوں کا کفارہ
ہوتی ہے حتیٰ کہ جو کائنات چھٹنا ہے یا کوئی حادثہ پیش
آتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابن محیص کا نام
عمر بن عبد الرحمن بن محیص ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ یہ آیت نازل
ہوئی ”مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يَجْزِ بِهٖ الْخِمْ“ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے ابو بکر! کیا میں نے سامنے وہ آیت نہ پڑھاؤں جو
(ابھی ابھی) مجھ پر اتری ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!
کہوں نہیں فرماتے ہیں پھر آپ نے مجھے وہ آیت پڑھائی تو
مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے میری کمر لٹ رہی ہو اس تکلیف
کے باعث میں نے انگڑائی لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اے ابو بکر! مجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!
آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں ہم میں سے کون ہے
جس نے برائی نہ کی ہو۔ اور ہمیں ہر عمل کا بدلہ دیا جائے گا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکر! تمہیں اور دوسرے
مسلمانوں کو دنیا میں اس کا بدلہ دیا جائے گا یہاں تک کہ

هٰذِهِ الْآيَةُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَ
يَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ وَابُو فَاخْتَةَ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ عِلَاقَةَ وَثَوْبُ
يُكْنَى أَبَا جَهْمٍ وَهُوَ رَجُلٌ كُوْفِيٌّ وَقَدْ سَمِعَ مِنْ ابْنِ عُمَرَ
ابْنَ الزَّبَيْرِ وَابْنِ مَهْدِيٍّ كَانَ بَعِيْزَةً قَلِيْلًا۔

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي زَيْيَادٍ الْمَحْنِيُّ وَاحِدًا قَالَا سَفِيَّانُ ابْنُ
عَبِيْنَةَ عَنْ ابْنِ مُحْيِصٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ بْنِ
خُزَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ مَنْ يَعْمَلُ
سُوءًا يَجْزِيْهِ شَيْءٌ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَشَكَوْا ذَلِكَ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَارِبُوا وَ
سَدِّدُوا فِي كُلِّ مَا يَصِيبُ الْمُؤْمِنَ كَفَارَتُهُ حَتَّى الشُّوْكَهَ
يُشَاكِرُهَا وَالنُّكْبَةَ يَنْكِبُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَابْنُ
مُحْيِصٍ اسْمُهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحْيِصٍ۔

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَعَبْدُ بْنُ حَبِيْبٍ
قَالَا نَارُوحُ بْنُ عَبَادَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبِيْدَةَ
قَالَ أَخْبَرَنِي مُوَلَّى ابْنِ سَبَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ
كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَتْ
عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يَجْزِيْهِ وَلَا
يَجْدُ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيْرًا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا
أَقْرَبُكَ آيَةٌ أَنْزَلْتُ عَلَى قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ فَاقْرَأْنِيهَا فَلَا أَعْلَمُ إِلَّا إِنِّي وَجَدْتُ فِي
خَطْمِي أَنْقِصًا مَا فُتِمَطَّاتُ لَهَا فَتَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِيَّ أَنْتَ وَأَخِي وَأَيْتُ

لَمْ يَمَلْ سُوْرَانَا لَمْ يَجْزُونَ بِمَا عَمِلْنَا فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنْتَ يَا بَابِكُرُو
الْمُؤْمِنُونَ فَتَجْزُونَ بِذَلِكَ فِي الدُّنْيَا حَتَّى تَلْقَوْا اللّٰهَ
وَلَيْسَ لَكُمْ ذُنُوبٌ وَّ اَمَّا الْاٰخِرُونَ فَيُخْتَمَرُ ذَلِكُمْ لَكُمْ
حَتَّى يُجْزَوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدَّثَنَا غَرِيبٌ وَفِي
اِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ يُضَعَّفُ فِي
الْحَدِيثِ ضَعْفٌ يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ
مَوْلَى ابْنِ سَبَاحٍ مَّجْهُولٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ
هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَلَيْسَ لَنَا اِسْنَادٌ صَحِيحٌ
اَيْضًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ -

۹۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الشَّيْثَانِ أَبُو دَاوُدَ
الْطَّيَالِسِيُّ نَسْلَمَانُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سَمَاءَ عَنْ
عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَشِيتُ سَوْدَةَ
اَنْ يُطَلِّقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
لَا تُطَلِّقْنِي وَاَمْسِكْنِي وَاَجْعَلْ بَوْفِي لِحَايَتِكَ
فَفَعَلَ فَنَزَلَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُصَلِّيَا
بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ فَمَا اَصْطَلَحَا عَلَيْهِ مِنْ
شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ هَذَا حَدَّثَنَا حَسَنٌ مَّيْمُونٌ غَرِيبٌ -

۹۶۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ نَا أَبُو نُعَيْمٍ نَا مَالِكُ بْنُ
مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اُخْرِيَةٌ اُنْزِلَتْ
اَوْ اُخْرَشِي اُنْزِلَ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يَفْتِيكُمْ فِي
الْكُلِّ لَنْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَاَبُو السَّفَرِ اِسْمُهُ سَعِيدُ
بْنِ اَحْمَدٍ وَيُقَالُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الثَّوْرِيُّ -

۹۶۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ نَا اَحْمَدُ
بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ عَائِشَةَ عَنْ أَبِي اسْحَنِ
عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملاقات کرو گے کہ تم پر کوئی گناہ
نہ ہوگا لیکن دوسرے لوگوں (کافروں) کے لئے یہ جمع کیا جاتا
ہے حتیٰ کہ قیامت کے دن انہیں اس کا بدلہ دیا جائے گا
یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی سند میں کلام ہے۔ موسیٰ
بن عبیدہ، حدیث میں ضعیف ہے۔ یحییٰ بن سعید اور
احمد بن حنبل رحمہما اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ مولیٰ
ابن سباع مجہول ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی
اللہ عنہ سے یہ حدیث اس طریق کے علاوہ
بھی مروی ہے اس کی سند بھی صحیح نہیں۔ اس باب میں حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
ام المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو یہ خوف لاحق ہوا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں طلاق دیدیں گے تو انہوں
نے عرض کیا (یا رسول اللہ!) مجھے طلاق نہ دیجئے۔ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُصَلِّيَا نَسْلَمَانُ بَسْ جس چیز پر وہ (بیوی
خاوند) صلح کر لیں، جائز ہے یہ حدیث حسن صحیح
غریب ہے۔

حضرت برادر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سب
سے آخر میں نازل ہونے والی آیت یا (فرمایا) سب سے
آخری چیز جو نازل ہوئی وہ یہ آیت ہے یَسْتَفْتُونَكَ اَلَمْ
یہ حدیث حسن ہے۔ ابو السفر کا نام سعید بن احمد ہے
ابن یحمد ثوری بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت برادر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک
شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! اس
آیت ”یَسْتَفْتُونَكَ اَلَمْ“ میں کلام سے کیا مراد
ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے

لفظ توان پر گناہ نہیں کہ آپس میں صلح کر لیں اور صلح اچھی ہے ۱۲ آپ سے کلام کے بارے میں فتویٰ پوچھنے میں فرما دیجئے اللہ تعالیٰ

تمہیں کلام کے بارے میں فتوے دیتا ہے ۱۲

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُغْفِرُ لَكُمْ فِي الْكَلَالَةِ فَقَالَ لَدُنِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَزَّتْ آيَةُ الصَّيْفِ .

وَمِنْ سُورَةِ الْمَائِدَةِ

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِيَانُ عَنْ مَسْعَدٍ وَغَيْرِهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ يَحْمَرُ بِنَ الْحَطَّابِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ تَوَعَّلَيْتَ أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا لَاتُخَذَنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَتَى يَوْمَ أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ أَنْزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٌ نَازِدٌ عَنْ هَارُونَ نَاحِبًا عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمَرَ قَالَ قَدَأُ ابْنُ عَبَّاسٍ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا وَعِنْدَهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ تَوَعَّلَيْتَ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَيْكَ لَاتُخَذَنَا يَوْمَهَا عِيدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنَّمَا أَنْزَلَتْ فِي يَوْمِ عِيدَيْنِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَازِدٌ عَنْ ابْنِ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُ الرَّحْمَنِ مَلَأَ سَمَاءُ لَا يَغِيظُهَا اللَّيْلُ وَانْتَهَارُ قَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مِنْذُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ

آیت صیفت
کافی ہے

تفسیر سورہ مائدہ

طارق بن شہاب سے روایت ہے ایک یہودی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا اگر یہ آیت "ایوم اکملت لکم دینکم الخ" ہم پر نازل ہوئی تو ہم اس دن کو عید بناتے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ یہ کس دن نازل ہوئی یہ عرفہ کے دن نازل ہوئی اس دن جمعۃ المبارک تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عمار بن ابی عمار سے روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت پڑھی "ایوم اکملت لکم الخ" پاس ہی ایک یہودی تھا کہنے لگا اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوئی تو ہم اس دن کو عید بناتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ دو عیدوں جمعہ اور عرفہ کے دن نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن، ابن عباس کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے برسنے والا ہے رات اور دن اس کو خشک نہیں کرتے۔ دیکھو تو سہی آسمانوں کی پیدائش سے اب تک کتنا خرچ کیا لیکن اس کے باوجود

۱۲ یعنی اسی آیت میں اس کا جواب ہے ان امرؤ ہلک لیس لہ ولد ولہ اخت الخ مرنے والے کی اولاد نہ ہو اور بہت بھائی ہوں وکلام ہے ۱۲ لہ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کا دین پسند کیا ۱۲

قَاتَهُ لَمْ يَغْضُ مَا فِي يَمِينِهِ وَعَرَّشَهُ عَلَى الْمَاءِ
وَبَيَّاهُ الْأُخْرَى الْمِيزَانُ يَخْفُضُ وَيَرْفَعُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَذَا الْحَدِيثُ فِي تَفْسِيرِ
هَذِهِ الْآيَةِ وَقَالَتْ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَخْلُوكَةٌ
عَلَّتْ آيَةُ يَوْمِ هَذَا الْآيَةِ وَهَذَا الْحَدِيثُ قَالَ
الْأَيْمَةُ يَوْمَ مَنْ بِهِ كَمَا جَاءَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُفْسَدَ
أَوْ يَنْتَهَكَ هَكَذَا أَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْآيَةِ
مِنْهُمْ سَفِيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَابْنُ
عِيْنَةَ وَابْنُ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ تَرَدَّى هَذِهِ الْأَشْيَاءُ
وَيَوْمَ مَنْ بِهَا وَلَا يُقَالُ كَيْفَ -

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُسْلِمُ
بْنُ أَبِرَاهِيمَ نَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ
الْجَرِيرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَفِيْعٍ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ
حَتَّى تَذَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَاللَّهُ يَعْلَمُكَ مِنَ النَّاسِ
قَالَ فَاخْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأْسَهُ مِنَ الْقُبَّةِ فَقَالَ لَهْرِيَا أَيُّهَا النَّاسُ انْصَرِفُوا
فَقَدْ عَصَمَنِي اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى
بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
شَفِيْعٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ وَلَوْ
يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ -

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَبُو يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا شَرِيكُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
بُذَيْمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ
بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَحَاوِي فَزَلَّتْهُمْ عُلَمَاءُهُمْ
فَلَوْ بَنَتْهُمْ أُنْجَالُ سَوْحَرٍ فِي مَجَالِسِهِمْ وَوَاكَلُوهُمْ

جو اس کے دلہنے ہاتھ میں ہے خشک نہیں ہوا اس کا
عرش پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں میزان
ہے بلند و پست کرتا رہتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے
اور آیت کہ یہ "وَقَالَتِ الْيَهُودُ" کی تفسیر ہے ائمہ
فرماتے ہیں یہ حدیث جیسے آئی اسی طرح اس پر ایمان
لایا جائے بغیر اسکے کہ اسکی کوئی تفسیر کی جائے وہم کیا جائے
متعدد ائمہ نے یونہی فرمایا ان میں حضرت سفیان ثوری، مالک
بن انس ابن عیینہ اور ابن مبارک رحمہم اللہ ہیں ان سب کی
رے یہ ہے کہ اس قسم کی احادیث روایت کی جائیں اور ان پر
ایمان لایا جائے کیفیت سے بحث نہ کی جائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی کی جاتی تھی یہاں تک کہ
یہ آیت نازل ہوئی وَاللَّهُ يَعْلَمُكَ مِنَ النَّاسِ
اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خیمہ مبارکہ
سے سر اقدس باہر نکالا اور فرمایا لوگو! میرے
پاس سے ہٹ جاؤ اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت
فرمادی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض لوگوں نے اسے
بواسطہ جریر بن عبد اللہ بن شفیق رضی اللہ
عنہ سے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی
کی جاتی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واسطہ
نہ کوہ نہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنی اسرائیل
گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے انہیں روکا
لیکن وہ باز نہ آئے پھر ان کے علماء ان کے ساتھ اٹھتے
بیٹھتے اور ان کے ساتھ مل کر کھاتے پیتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ
نے ان کے دلوں کو باہم خلط ملط کر دیا اور حضرت داؤد و

اسے یہودیوں نے کہا اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں، ان کے ہاتھ باندھے جائیں ۱۲ طے اللہ تعالیٰ لوگوں سے آپ
کی حفاظت فرمائے گا ۱۲

وَبَشَّرُوهُمْ فَضْرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ قَالَ مَجْلِسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَتَكِّثًا فَقَالَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى تَأْطِرُوهُمْ عَلَى الْحَقِّ أَطَرًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ يَزِيدُ وَكَانَ سُفْيَانُ التَّوْرِيُّ لَا يَقُولُ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ابْنِ ابْنِ الْوَضَّاحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَدِيْمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا وَيَعْضُرُهُمْ يَقُولُ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَاسُفِيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَدِيْمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمَّا وَقَعَ فِيهِمُ النِّقْصُ كَانَ الرَّجُلُ فِيهِمْ يَرَى أَخَاهُ يَقَعُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ فَإِذَا كَانَ الْغَدُ لَمْ يَمْنَعْهُ مَا رَأَى مِنْهُ أَنْ يَكُونَ أَكْبَلَهُ وَشَرِيبَهُ وَخَلِيطَهُ فَضْرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَنَزَلَ فِيهِمُ الْقُرْآنُ فَقَالَ لَعْنُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ وَقَدْ أَحْتِ بِلَعْنِهِمْ وَكَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوا هُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَكِنْ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَاسِقُونَ قَالَ وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ مَتَكِّثًا مَجْلِسًا فَقَالَ لَا حَتَّى تَأْخُذُوا عَلَيَّ يَدَ الظَّالِمِينَ فَتَأْطِرُوهُ عَلَى الْحَقِّ أَطَرًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَابْنُ أَبِي الْوَضَّاحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَدِيْمَةَ

عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی زبان سے ان پر لعنت کی کیونکہ وہ نافرمان تھے اور حد سے متجاوز ہوتے تھے حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں (یہ بیان کرتے ہوئے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر لگائے بیٹھے تھے پھر اٹھ بیٹھے اور فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب تک تم ان کو گمراہی سے اچھی طرح نہ پھیر دو، سبکدوش نہیں ہو سکتے عبد اللہ بن عبد الرحمن کہتے ہیں یزید نے کہا کہ سفیان ثوری نے حضرت عبد اللہ کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بواسطہ محمد بن مسلم بن ابی الوضاح علی بن بدیمہ اور عبیدہ بھی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوعاً مروی ہے بعض نے اسے ابو عبیدہ سے مرسل روایت کیا ہے۔

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنی اسرائیل پر خرابی واقع ہوئی اس وقت ان میں سے بعض لوگ اپنے دوسرے بھائی کو گناہ کرتے دیکھ کر منع کرتے جب دوسرا دن ہوتا تو اس خیال سے نہ روکتے کہ اس کے ساتھ کھانا پینا اور ہم مجلس ہونے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو باہم مخلوط کر دیا۔ قرآن مجید میں ان کے بارے میں (یہ حکم) نازل فرمایا لعن الذین کفروا ثم حضرت عبیدہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر لگائے بیٹھے تھے پس اٹھ بیٹھے۔ اور فرمایا ہر گز نہیں جب تک کہ ظالم کے ہاتھ پکڑ کر اسے راہ راست پر نہ لے آؤ۔ محمد بن بشار نے بواسطہ ابو داؤد، محمد بن مسلم بن ابی الوضاح، علی بن بدیمہ اور ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوعاً حدیث روایت کی۔

نبی پر اور اس پر جو ان کی طاعت کرتے اور ان کے کلمے پڑھتے

سلف بنی اسرائیل کے کفار پر حضرت داؤد اور عیسیٰ بن مریم علیہما کی زبان سے کیونکہ انہوں نے نافرمانی اور سرکشی کی اور اگر وہ ایمان لائے اللہ اور

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ۹۷۰ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي
 عَامِرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ
 ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا أَقْبَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ إِذَا أَصَبْتُ
 اللَّحْمَ انْتَشَرْتُ لِلنِّسَاءِ وَأَخَذْتُ شَيْءَ شَهْوَتِي
 فَحَرَمْتُ عَلَى اللَّهِ حَرَامًا نَزَلَ اللَّهُ بِهَا الَّذِينَ
 آمَنُوا لَا تَحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ
 وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَ
 كَلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا هَذَا حَدِيثٌ
 حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ مِنْ غَيْرِ حَدِيثٍ
 عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ مُرْسَلًا لَيْسَ فِيهِ عَنِ ابْنِ
 عَبَّاسٍ وَرَوَاهُ خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرَمَةَ مُرْسَلًا.

۹۷۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ نَا إِسْرَائِيلُ نَا أَبُو سُلَيْمٍ
 عَنْ عُمَرَ وَابْنِ شَرَحْبِيلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
 أَنَّهُ قَالَ اللَّهُمَّ بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانٌ شَفَاءٌ
 فَزَلْتُ النَّبِيَّ فِي الْبَقَرَةِ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ
 وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ آلَايَةٌ فَدُعِيَ
 عُمَرُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُمَّ بَيْنَ لَنَا فِي
 الْخَمْرِ بَيَانٌ شَفَاءٌ فَزَلْتُ النَّبِيَّ فِي النَّسَاءِ بَيَا
 أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرُبُوا الصَّدُوقَ وَأَنْتُمْ
 سُكَارَى قَدُعِيَ عُمَرُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ
 اللَّهُمَّ بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانٌ شَفَاءٌ فَزَلْتُ
 النَّبِيَّ فِي الْمَائِدَةِ إِنَّمَا يَرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ
 يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْاِحْدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ
 وَالْمَيْسِرِ إِلَى قَوْلِهِ فَهَلْ أَنْتُمْ مَنْتَهُونَ قَدُعِيَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی
 ہے ایک شخص نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کیا
 یا رسول اللہ! جب میں گوشت کھاتا ہوں تو عورتوں
 کی طرف راغب ہو جاتا ہوں اور شہوت میں مبتلا ہو جاتا
 ہوں اس لئے میں نے اپنے آپ پر گوشت حرام قرار
 دیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی
 یا ایہا الذین آمنوا لا تحرّموا الطّٰیباتِ الّٰہیہ حدیث حسن
 غریب ہے۔ بعض نے اسے حضرت ابن عباس
 رضی اللہ عنہ کے واسطے کے بغیر مرسل روایت
 کیا ہے۔ خالد حذاء نے اسے حضرت عکرمہ سے
 مرسل روایت کیا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی
 ہے انہوں نے عرض کیا اے اللہ! ہمارے لئے
 شراب کے بارے میں واضح حکم نازل فرما اس پر
 سورہ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی یٰٰسٰۤا لّٰو تٰک عٰنِ الْاٰخِرِ
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان کے سامنے یہ آیت
 پڑھی گئی۔ آپ نے پھر دعا مانگی اے اللہ! ہمارے
 لئے شراب کے بارے میں واضح حکم نازل فرما تو سورہ نسآ
 کی یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا لا تقرّبوا
 الصلوة وانتم سڪارى الٰہی جہت فاروق اعظم رضی
 اللہ عنہ کو بلا کر ان کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی
 آپ نے پھر دعا مانگی اے اللہ! شراب کے بارے
 میں ہمارے لئے واضح حکم نازل فرما تو سورہ مائدہ
 کی یہ آیت نازل ہوئی انما یرید الشیطان الٰہ
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان کے سامنے یہ آیت

پڑھی گئی تو آپ نے عرض کیا ہم باز آئے ہم باز آئے۔ اسرائیل سے یہ روایت مرسل بھی مذکور ہے۔

محمد بن عمار نے بواسطہ وکیع، اسرائیل اور ابو الحسن ابو مریدہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دعائے لے لے اللہ! ہمارے لئے شراب کے بارے میں واضح حکم نازل فرما سکے بعد پہلی حدیث کے ہم معنی مذکور ہے یہ روایت محمد بن یوسف کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حرمت شراب کا حکم آنے سے پہلے کچھ صحابہ کرام کا انتقال ہو چکا تھا جب شراب حرام ہوئی تو بعض لوگوں نے کہا ہمارے ان دوستوں کا کیا حال ہوگا جو مر گئے اور وہ شراب پیا کرتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

”لیس علی الذین آمنوا الٰھ“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے بھی اسے بواسطہ ابواسحاق حضرت براء سے روایت کیا ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام کا انتقال ہو گیا اور وہ شراب پیا کرتے تھے۔ جب حرمت شراب کا حکم نازل ہوا تو بعض صحابہ کرام نے کہا ہمارے ان دوستوں کا کیا ہوگا جو مر گئے اور وہ (زندگی میں) شراب پیا کرتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

”لیس علی الذین آمنوا الٰھ“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! بنائے وہ لوگ جو مر گئے اور وہ شراب پیا کرتے تھے ان کا کیا حکم ہے اس پر مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی۔ یہ

عمر فقہرُت علیہ فقال انتہینا انتہینا وقد روى عن اسرائیل مرسلاً۔

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلَدِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ أَلَمْ تَهْمَرْ بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَذَكَرْنَا حُكْمَهُ وَهَذَا أَحْسَنُ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ۔

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْكِبَرَاءِ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تُحْدِثَ الْخُمْرُ فَلَمْ تُحْدِثِ الْخُمْرُ فَالْأَخْرَفُ قَالَ كَيْفَ بِأَصْحَابِنَا وَقَدْ مَاتُوا يَشْرَبُونَ الْخُمْرَ فَتَزَلَّتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعُمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْكِبَرَاءِ أَيْضًا۔

۹۷۴۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَحْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ الْكِبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ مَاتَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَشْرَبُونَ الْخُمْرَ فَلَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُهَا قَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِأَصْحَابِنَا الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يَشْرَبُونَ قَالَ فَتَزَلَّتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعُمُوا الْآيَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۹۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عَمْرِوَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يَشْرَبُونَ الْخُمْرَ فَلَمَّا نَزَلَ

حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے مروی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی۔
”لیس علی الذین آمنوا الخ“ تو نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تو بھی ان ہی میں
سے ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی ”واللہ
علی الناس حج البیت الخ“ تو صحابہ کرام نے پوچھا
یا رسول اللہ! کیا ہر سال (حج فرض ہے)؟ آپ
خاموش رہے انہوں نے پھر پوچھا یا رسول اللہ! کیا
ہر سال؟ آپ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو واجب
ہو جاتا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل
فرمائی ”یا ایہا الذین آمنوا الخ“ یہ حدیث حسن حضرت
علی کی روایت سے غریب ہے اس باب میں حضرت
ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا باپ
کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ فلاں ہے
اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”یا ایہا الذین
آمنوا الخ“ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا
عَمَلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعُمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا
وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا خَالِدُ
بْنُ مُخَلَّلٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسَهَّرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ
لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ
فِيمَا طَعُمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ
مِنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ نَا مَنْصُورُ بْنُ
وَرْدَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
الْبُخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلَّهِ عَلَى
النَّاسِ حِجْرُ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَخَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَتَوَقُّدْتُ لَعَنُ
لَوْجِبَتْ فَا نَزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَلْكُمْ تَسْؤُكُمْ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ وَفِي
أَبَابٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ۔

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
الْبَصْرِيُّ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي
مُوسَى بْنُ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ
أَبُوكَ فَلَانَ قَالَ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَلْكُمْ تَسْؤُكُمْ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

سلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہاں فرمادیں تو کام واجب ہو جائے یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ بارگاہِ احادیث سے آپ کو کائنات
میں مختار بنا کر بھیجا گیا یہی راہِ حق ہے اور یہی اسلاف کا مسلک و مشرب ہے (مترجم) ۱۲

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم الہم اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا لوگ جب کسی ظالم کو دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب میں مبتلا کر دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے کئی لوگوں نے اسے اسماعیل بن ابی خالد سے اس حدیث کی مثل مرفوع نقل کیا ہے بعض نے اسے اسمعیل اور قیس کے واسطے سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا مرفوع حدیث نہیں بیان کی۔

حضرت ابو امیہ شعبانی سے روایت ہے کہتے ہیں میں حضرت ابو ثعلبہ خشنی کے پاس حاضر ہوا اور کہا تم اس آیت کے بارے میں کیا طریقہ کار اختیار کرتے ہو انہوں نے کہا کس آیت کے بارے میں میں نے کہا اس کے متعلق یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم الہم حضرت ابو ثعلبہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں نے اس کے بارے میں ایک باخبر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا بلکہ تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو یہاں تک کہ جب دیکھو لالچ کی حکمرانی ہے۔ خواہشات کی پیردی کی جاتی ہے دنیا سب سے اچھی سمجھی جا رہی ہے اور ہر آدمی اپنی ہی رائے پر اترتا ہے اس وقت صرف اپنی حفاظت کر دو اور غوام الناس کو چھوڑ دو کیونکہ تمہارے بعد ایسے دن آئیں گے جن میں صبر کرنا چھکاری کو ہاتھ میں پکڑے گا مترادف ہوگا عمل کرنے والے کو تمہارے جیسے پچاس عالمین کے برابر ثواب ملیگا حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں غلبہ کے سوا دوسرے رادلوں نے یہ زائد کہا ہے کہ عرض کیا یا رسول اللہ

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَارِثٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا تَقَرُّونَ هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا ارْتَاَوْ ظَالِمًا فَوَرَّعُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْ شَكَّ أَنْ يَعْتَهُهُ اللَّهُ بِعِقَابٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ نَحْوُ هَذَا الْحَدِيثِ مَرْفُوعًا وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْطَّلِيقَانِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثنا عَفْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ ثنا عمرو بن جارية اللخمي عن أبي أمية الشعباني قال أتيت أبا ثعلبة الخشني فقلت له كيف تصنع في هذه الآية قال آية آية قلت قوله تعالى يا أيها الذين آمنوا عليكم أنفسكم لا يضركم من ضل إذا اهتديت فقلت قال أما والله لقد سألت عنها خبيرا سألت عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بل استمدوا بالمعروف وتنأهوا عن المنكر حتى إذا رأيت شحاططا وهو متبعاً ودنيا مؤشدة وإعجاب كل ذي رأي برأيه فعليك بخاتمة نفسك ودع العمارة من وراءك وآيا ما الصبر فيهن مثل القبض على الجمر للعامل فيهن مثل أجر خمسين رجلاً يعملون مثل عملكم قال

اسے ایمان والو! تم اپنی فکر نہ کھو کسی کے گمراہ ہونے سے تمہارا کچھ نہیں پکڑے گا جبکہ تم ہدایت پر ہو ۱۲

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَزَادَنِي غَيْرُ عُنْتَبَةٍ قِيلَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجْرُ خَمْسِينَ سَاحِلًا مِثًا
أَوْ مِنْهُمْ قَالَ لَا بَلْ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا مِنْكُمْ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ ابْنُ أَبِي
شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيِّ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بَازَانَ
مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ تَمِيمٍ
الْدَّارِيِّ فِي هَذِهِ الْأَيَّةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ
الْمَوْتُ قَالَ بَرِّئُ النَّاسِ مِنْهَا غَيْرِي وَ
غَيْرِ عَدِي بْنِ بَدَأٍ وَكَانَ فَصْرًا نَبِيًّا
يَخْتَلِفَانِ إِلَى الشَّامِ قَبْلَ الْإِسْلَامِ فَأَتَيَا
الشَّامَ يَتِجَارُهُمَا وَقَدِمَ عَلَيْهِمَا مَوْلَى بَنِي
سَهْمٍ يُقَالُ لَهُ بُدَيْلُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ يَتِجَارُهُ
وَمَعَهُ جَامٌ مِنْ فِضَّةٍ يُرِيدُ بِهِ الْبَيْتَ
وَهُوَ عَظِيمُ تِجَارَتِهِ فَمَرَضَ فَأَوْحَى إِلَيْهِمَا
وَأَمَرَهُمَا أَنْ يُبَلِّغَا مَا تَرَكَ أَهْلُهُ قَالَ تَمِيمٌ
فَلَمَّا مَاتَ أَخَذْنَا ذَلِكَ الْجَامَ فَبِعْنَاهُ
بِأَلْفٍ دِرْهَمٍ ثُمَّ أَفْتَسَنَاهُ أَنَا وَعَدِيُّ بْنُ
بَدَأٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا إِلَى أَهْلِهِ دَفَعْنَا إِلَيْهِمْ مَا
كَانَ مَعَنَا وَقَعْدُوا الْجَامَ فَسَأَلُونَا عَنْهُ
فَقُلْنَا مَا تَرَكْتَ غَيْرَ هَذَا وَمَا دَفَعَ إِلَيْنَا
غَيْرُهُ قَالَ تَمِيمٌ فَلَمَّا أَسْلَمْتُ بَعْدَ قُدُومِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْبَدَيْتُهُ
تَأْتَمُّ مِنْ ذَلِكَ فَاتَيْتُ أَهْلَهُ فَأَخْبَرْتُهُمْ
الْخَبْرَ وَأَدَيْتُ إِلَيْهِمْ دَخْسِيَّةً دِرْهَمًا
أَخْبَرْتُهُمْ أَنَّ عِنْدَ صَاحِبِي مِثْلَهَا فَاتَّوَابُوا

ہمارے پچاس آدمیوں کا ثواب یا انکے پچاس آدمیوں کا ؟
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ تم اس سے
پچاس آدمیوں کا ثواب (ملے گا) یہ حدیث حسن
غریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ حضرت تميم دارى رضی اللہ عنہ نے اس آیت
”یا ایہا الذین آمنوا شہادۃ بینکم اذا حضر احدکم
میں فرمایا کہ میرے اور عدی بن بداء کے سوا تمام لوگ
اس سے بری ہیں۔ یہ دونوں نصرانی تھے۔ اسلام لانے سے
پہلے شام کی طرف آتے جاتے تھے (ایک مرنے پر تجارت
کی غرض سے شام آئے۔ ان سے پہلے بنی سہم کا ایک غلام
بھی تجارت کے لئے آیا تھا۔ جس کا نام بدیل بن ابی مریم
تھا۔ اس کے پاس سوتے کا ایک پیالہ تھا جسے وہ بادشاہ
کے پاس لے جانا چاہتا تھا یہ اس کا سب سے گراں مایہ
سامان تجارت تھا۔ وہ بیمار ہو گیا تو اس نے ان دونوں
کو وصیت کی اور کہا کہ اس نے جو کچھ بھجوڑا اسے اس کے
مالکوں تک پہنچا دیں تميم کہتے ہیں جب وہ مر گیا تو ہم نے
وہ پیالہ ایک ہزار درہم میں بیچ ڈالا اور رقم دونوں نے
آپس میں تقسیم کر لی۔ ان کے گھر پہنچ کر ہم نے وہ سامان
ان کے حوالے کر دیا انہیں پیالہ نہ ملا چنانچہ انہوں نے
ہم سے اس کے بارے میں پوچھا۔ ہم نے کہا اس
کے سوا اس نے کچھ نہیں بھجوڑا۔ اور نہ ہی ہمیں کچھ اور
دیا ہے حضرت تميم فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے مدینہ طیبہ تشریف لانے پر جب میں اسلام لایا
تو میں نے اس گناہ کا ازالہ چاہا اور اس غلام کے مالکوں
کے گھر گیا انہیں ساری بات بتائی اور پانچ سو درہم دے
دیئے نیز یہ بھی بتایا کہ اتنی ہی رقم میرے ساتھی کے پاس
بھی ہے وہ لوگ اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

لے آئے ایمان والو! تمہاری آپس کی گواہی جب تم میں کسی کو موت آئے۔ وصیت کرتے وقت تم میں سے دو معتبر شخص ہیں ۱۲

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُمُ
الْبَيْتَةَ فَلَوْ يَجِدُوا فَاَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَحْلِفُوهُ
بِمَا بَعْظُوهُ بِهِ عَلَى أَهْلِ دِينِهِ فَحَلَفَ فَأَنْزَلَ
اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةً بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ
أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِنْ قَوْلُهُ أَوْ يَخَافُوا أَنْ
تُردَّ أَيْمَانُ أَجَدًا أَيْمَانِهِمْ فَقَامَ عُمَرُ بْنُ
الْعَاصِ وَرَجُلٌ آخَرٌ خَلْفًا فَنَزَعَتِ الْخِسْمَانَةُ
دِرْهَمًا مِنْ عَدِيِّ بْنِ بَدَأَ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِصَحِيحٍ وَأَبُو النَّضْرِ الَّذِي
رَوَى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ هَذَا الْحَدِيثُ
هُوَ عِنْدِي مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ الْكَلْبِيُّ يَكْنَى
أَبَا النَّضْرِ وَقَدْ تَرَكَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ
وَهُوَ صَاحِبُ التَّفْسِيرِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ
إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ مُحَمَّدُ بْنُ سَائِبِ الْكَلْبِيُّ
يَكْنَى أَبَا النَّضْرِ وَلَا نَعْرِفُ لِسَالِحِ أَبِي النَّضْرِ
الْمَدِينِيِّ رَوَايَةً عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى أَقْرَهَانِي
وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شَيْءٌ مِنْ هَذَا عَلَى
الْإِحْتِصَارِ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ -

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَائِبِي
بْنِ أَدَمَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَجِيدٍ عَنْ
جُبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا
رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمٍ السَّدَاقِيِّ وَ
عَدِيِّ بْنِ بَدَأَ فَمَاتَ ۲ لَسَهْمِي بِأَرْضِ كَيْسَ
بَهَا مُسْلِمًا فَلَمَّا قَدِمَا بَتَرَكْتَهُ فَقَدَا وَاجَامَا
مِنْ فَضْلَةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَاحْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدًا وَالْجَامَرِ بِمَكَّةَ
فَقِيلَ اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِيِّ فَقَامَ
رَجُلَانِ مِنَ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحْلَفَا بِاللَّهِ لَشَهَادَتِنَا

میں لائے آپ نے ان سے گواہی مانگی لیکن ان کے پاس
نہیں تھی۔ آپ نے فرمایا اس سے ایسی قسم طلب کرو جو
اس کے مذہب والوں کے نزدیک بڑی سمجھی جاتی ہو۔
چنانچہ اس نے قسم کھالی اس پر یہ آیت نازل ہوئی
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ
بْنُ الْعَاصِ وَرَجُلٌ آخَرٌ خَلْفًا فَنَزَعَتِ الْخِسْمَانَةُ
دِرْهَمًا مِنْ عَدِيِّ بْنِ بَدَأَ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِصَحِيحٍ وَأَبُو النَّضْرِ الَّذِي
رَوَى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ هَذَا الْحَدِيثُ
هُوَ عِنْدِي مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ الْكَلْبِيُّ يَكْنَى
أَبَا النَّضْرِ وَقَدْ تَرَكَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ
وَهُوَ صَاحِبُ التَّفْسِيرِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ
إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ مُحَمَّدُ بْنُ سَائِبِ الْكَلْبِيُّ
يَكْنَى أَبَا النَّضْرِ وَلَا نَعْرِفُ لِسَالِحِ أَبِي النَّضْرِ
الْمَدِينِيِّ رَوَايَةً عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى أَقْرَهَانِي
وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شَيْءٌ مِنْ هَذَا عَلَى
الْإِحْتِصَارِ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے فرمانے ہیں بنی سہم کا ایک آدمی، تميم دارمی اور عدی
بن بداء کے ہمراہ نکلا۔ پھر سہمی کا ایسی زمین میں انتقال
ہو گیا جہاں کوئی مسلمان نہ تھا۔ جب وہ اس کا متروکہ
مال لے کر آئے تو چاندی کا ایک پیالہ جس میں سونے کے
پتھر لگے ہوئے تھے نہ ملائی کہیم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان دونوں کو قسم دی پھر وہ پیالہ مکہ مکرمہ میں پایا گیا۔
اور کہا گیا ہم نے یہ پیالہ تميم اور عدی سے خریدا ہے
اس پر بنی سہم کے دو آدمیوں نے اٹھ کر قسم
کھائی کہ ہمارے گواہی ان کی گواہی سے
زیادہ سچی ہے۔ اور یہ پیالہ ہمارے ہی

أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَإِنَّ الْجَامِرِصَا حَبِهُمَا
قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ
بَيْنَكُمُ هَذِهِ أَحَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ
أَبِي زَايْدَةَ -

آدمی کا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں اس پر یہ آیت ان لوگوں کے حق میں
نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن ابن ابی نداد کی روایت
سے غریب ہے۔

٨٣٩ هـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ
نَافِعُ بْنُ جَبَلٍ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ خَلَّاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلَتْ
الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْرًا وَلَحْمًا وَأَمْرًا أَنْ
لَا يَخُونُوا وَلَا يَدَّخِرُوا الْغَنَاءَ فَاثْنَاوَادَ خَدُّوْا
وَرَفَعُوا الْغَنَاءَ فَمُسَخَّرًا قَدَرَةً وَخَنَازِيرَ هَذَا
حَدِيثٌ رَوَاهُ أَبُو عَامِرٍ وَغَيْرُهُ وَاجِدٌ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَدْرَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَلَّاسِ
عَنْ عَمَارِ مَوْقُوفًا وَلَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ
حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ قَزَعَةَ -

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان سے کھانے اور گوشت پر مشتمل خوان اترے اور انہیں حکم دیا گیا کہ نہ تو خیانت کریں اور نہ ہی دوسرے دن کے لئے جمع کر رکھے ہیں پس انہوں نے خیانت بھی کی اور دوسرے دن کے لئے جمع بھی کیا تو انہیں بندہ اور خنزیر کے شکل میں بدل دیا گیا۔ اس حدیث کو ابو عاصم اور کئی دوسرے لوگوں نے بواسطہ سعید بن عمرو، قتادہ اور خلاص حضرت عمار بن یاسرؓ سے موقوف روایت کیا ہے صرف حسن بن قمر عہ کی روایت سے ہی ہم اسے مرفوعاً جانتے ہیں۔

٩٨٢ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ تَابَ
سُفْيَانُ بْنُ جَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ
نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهَذَا أَخْرَجَهُ مِنْ حَدِيثِ الْحُسَيْنِ
بْنِ قَدْعَةَ وَلَا نَعْلَمُ الْحَدِيثَ الْمَرْفُوعَ أَصْلًا.

حمید بن سعید نے بواسطہ سفیان بن حبیب، سعید بن عروبہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی۔ اور یہ حسن بن قزعمہ کی روایت سے اصح ہے۔ ہم مرفوع حدیث کی کوئی اصل نہیں جانتے۔

٩٨٥ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِيَانُ عَنْ
عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ هَاشِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
تَلَقَّى عِيسَى مُجْتَنَّهُ فَلَقَاهُ اللَّهُ فِي قَوْلِهِ وَإِذْ قَالَ
اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ إِنَّتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ
اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالِ ابْنُ
هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَاهُ اللَّهُ
سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقِّ
الْآيَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام
کو (قیامت کے دن) ان کی دلیل سکھائی جائے گی
جیسے اللہ تعالیٰ نے انہیں اس قول میں بننا دیا -
وَإِذَا قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ خُذْ هَذَا فَخُذْهُ
ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
نے انہیں یہ بات سکھائی مایکون لی ان اقول الخ یہ
حدیث حسن صحیح ہے -

۱۵ اور جب اللہ فرمائے گا اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اولاد میری ماں کو اللہ کے سوا دو خدا بنا لو؟ ۱۲

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں سب سے آخر میں اترنے والی سورتیں سورہ مائدہ اور سورہ فتح ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ نے فرمایا ”سورہ نصر سب سے آخر میں نازل ہونے والی سورت ہے۔“

تفسیر سورہ انعام

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو جہل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ آپ کے لئے ہوئے کلام کو جھٹلاتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لایکذبونک الخ۔

اسحق بن منصور نے بواسطہ عبدالرحمن بن مہدی سفیان اور اسحاق ناجیہ سے روایت کیا کہ ابو جہل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ”اس کے بعد پہلی حدیث کے ہم معنی مذکور ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں یہ زیادہ صحیح ہے۔“

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت نازل ہوئی ”قل هو القادر الخ“ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی ”اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ اور جب یہ آیت اویلبکم شیع الخ“ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دونوں کچھ معمولی اور آسان ہیں“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَخْرَسُ سُورَةٍ أَنْزَلْتُ سُورَةَ الْمَائِدَةِ وَالْفَتْحِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْرَسُ سُورَةٍ أَنْزَلْتُ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ۔

وَمِنْ سُورَةِ الْأَنْعَامِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

۹۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ تَامِعًا وَمَعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَمِّي أَنَّ أَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا لَا تُكَذِّبُكَ وَلَكِنْ تُكَذِّبُكَ بِمَا جِئْتَ بِهِ فَإِنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فَاهْمُ لَا يُكْذِّبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ۔

۹۸۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ أَنَّ أَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَمِّي وَهَذَا أَخْبَرَهُ۔

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسُفِيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمَّا أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْضِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا أَنْزَلَتْ أَوْيَأَيْسَكُمُ شَيْعًا وَيَذِيقُ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَانِ أَهْوَنُ أَوْ

هَاتَانِ أَيْسَرُ هَذَا أَحَدَايْتُ حَسَنٌ مَجِيحٌ

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ
بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ الْغَسَّانِي
عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ
قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا
مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا أَنْتُمْ كَأَنَّكُمْ وَلَكُمْ رِجَالٌ
تَأْوِيهِمْ بَعْدُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيسَى بْنُ
يُونُسَ عَنِ الْأَعَشِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الَّذِينَ آمَنُوا
لَمْ يَلْبِسُوا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَيْءٍ ذَلِكَ عَلَى
الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا لَا يَظْلِمُ
نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ إِنَّمَا هُوَ التَّشْرِكُ أَلَمْ تَسْمَعُوا
مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تَشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ
الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجِيحٌ

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْحَاقُ
بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ نَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ
عَنِ السَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنْتُ مُتَكِنًا
عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَائِشَةَ ثَلَاثُ
مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ فَقَدْ أَغْطَى الْفِرْيَةَ
عَلَى اللَّهِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ
أَغْطَى الْفِرْيَةَ عَلَى اللَّهِ وَاللَّهُ يَقُولُ لَا تَدْرِكُهُ
الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ
الْخَبِيرُ وَمَا كَانَ لِيُبَشِّرَ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا
أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَكُنْتُ مُتَكِنًا فَجَلَسْتُ

۱۲؎ اور وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہیں کی ۱۲؎ حضرت مسروق کی صاحبزادی کا نام بھی عائشہ تھا ۱۲؎ حضرت شیخ عبدالحق

محدث دہلوی لغات میں اس سطر بحث کرنے ہوئے فرماتے ہیں امام نووی نے فرمایا اکثر علماء کا مختار اور راجح مذہب یہ ہے کہ حضرت نے اللہ تعالیٰ اپنی آنکھوں سے ۴

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ
عنه سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے آیت مبارکہ ”قل هو القادر“
کے بارے میں فرمایا یہ ہونے والا ہے اور
اس کی تاویل نہیں آئی۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے جب یہ آیت نازل ہوئی ”الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا
إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ“ تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے
کون ہے جو اپنے نفس پر زیادتی نہیں کرتا؟ حضور
اکرمؐ نے فرمایا یہ مطلب نہیں بلکہ شرک مراد ہے۔ کیا تم
نے نہیں سنا کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کیا فرمایا
”اے بیٹے! اللہ کے ساتھ شریک نہ
ٹھہرانا بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا کے پاس نیکہ لگائے بیٹھا تھا حضرت عائشہؓ
نے فرمایا اے عائشہ کے باپ! تین باتیں ایسی ہیں جس نے
ان میں سے ایک کا بھی قول کیا اس نے اللہ پر بہت بڑا جھوٹ
باندھا جس نے یہ گمان کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے رب کو دیکھا تو یہ اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان
ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”لَا تَدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ“
اور فرماتا ہے ”وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يَبْصُرَ“ حضرت مسروق فرماتے ہیں
میں نیکہ لگائے ہوئے تھا یہ سنا کہ اٹھ بیٹھا اور عرض کیا
ام المؤمنین! مجھے مہلت دیجئے اور جلدی نہ کیجئے۔ کیا

۱۲؎ اور وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہیں کی ۱۲؎ حضرت مسروق کی صاحبزادی کا نام بھی عائشہ تھا ۱۲؎ حضرت شیخ عبدالحق

محدث دہلوی لغات میں اس سطر بحث کرنے ہوئے فرماتے ہیں امام نووی نے فرمایا اکثر علماء کا مختار اور راجح مذہب یہ ہے کہ حضرت نے اللہ تعالیٰ اپنی آنکھوں سے ۴

۱۲؎ اور وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہیں کی ۱۲؎ حضرت مسروق کی صاحبزادی کا نام بھی عائشہ تھا ۱۲؎ حضرت شیخ عبدالحق

محدث دہلوی لغات میں اس سطر بحث کرنے ہوئے فرماتے ہیں امام نووی نے فرمایا اکثر علماء کا مختار اور راجح مذہب یہ ہے کہ حضرت نے اللہ تعالیٰ اپنی آنکھوں سے ۴

فَقُلْتُ يَا أَمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْظِرِيْنِي وَلَا تَعْجِلِيْنِي
أَلَيْسَ اللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ وَلَقَدْ رَأَاهُ نَزَلَتْ أُخَذِي
وَلَقَدْ رَأَاهُ بِالْأَفْقِ الْمُبِينِ قَالَتْ أَنَا وَاللَّهِ أَوَّلُ
مَنْ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
هَذَا قَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ جَبْرِئِيلُ مَا رَأَيْتُهُ فِي
الصُّورَةِ الَّتِي خَلِقَ فِيهَا غَيْرَ هَاتَيْنِ الْمَرْئِيَّتَيْنِ
رَأَيْتُهُ مُنْهَبِطًا مِنَ السَّمَاءِ سَادًا عِظَمُ خَلْقِهِ
مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ
مُحَمَّدًا اكْتُمَرَتْ شَيْئًا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَدْ
أَعْظَمَ الْفِدْيَةَ عَلَى اللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ يَا أَيُّهَا
الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَمَنْ
زَعَمَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي غَيْدٍ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِدْيَةَ عَلَى
اللَّهِ وَاللَّهُ يَقُولُ لَا يَخْلُكُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
الْغَيْبُ إِلَّا اللَّهُ هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ مَجِيْهُ وَمَسْرُوقٌ
بْنُ الْأَجْدَاعِ يَكْتُمِيْ أَبَا عَائِشَةَ -

۹۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ
الْحَدَّثَنِي نَازِيًا دُبُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَكَّائِيُّ ابْنُ
السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَى نَاسٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا كُلُّ
مَا نَعْتَلُ وَلَا نَأْكُلُ مَا يَقْتُلُ اللَّهُ فَإَنْزَلَ اللَّهُ
فَكُلُوا مِمَّا ذَكَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ
مُؤْمِنِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ
هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيْثُ
مِنْ غَيْرِ هَذَا التَّوَجُّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا وَ
رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا اور لہذا راہ نزلۃ آخری ﷺ اور لہذا
راہ بالا فق المبین ﷺ حضرت عائشہ نے فرمایا اللہ کی قسم! سب سے پہلے میں نے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کیا ہے آپ نے فرمایا یہ تو جبریل ہیں میں نے انہیں اصلی صورت میں صرف دو مرتبہ دیکھا ہے۔ میں نے انہیں آسمان سے اترتے ہوئے دیکھا انکا جسم اتنا بڑا تھا کہ زمین و آسمان کے درمیان تمام جگہ بھر گئی۔ (دوسری بات) جو شخص یہ خیال کرے کہ نبی کریم پر جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا اس میں سے آپ نے کچھ چھپا رکھا اسنے بھی اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا الرسول بلغ ما نزل الیک من ربک کہ جو شخص یہ گمان کرے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کل کی بات جانتے ہیں اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا یعلم من فی السموات ﷻ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مسروق بن اجدع کی کفایت ابو عائشہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اس چیز کو کھالیں جسے خود شکار کریں اور جسے اللہ تعالیٰ مارے اسے نہ کھائیں؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت اتاری فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ﷻ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دوسرے طریق سے بھی مروی ہے بعض لوگوں نے اسے بواسطہ عطاء بن سائب اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے۔

۱۲ اور انہوں نے وہ جلوہ دوبارہ دکھا ۱۲ اسلئے اور بیشک انہوں نے اسے روشن کنارہ پر دیکھا ہے ۱۲ اسلئے رسول! پہنچا دو جو کچھ آپ کی طرف اتارا گیا ۱۲ اسلئے فرما دیجئے زمین و آسمان والے اپنے آپ غیب نہیں جانتے مگر اللہ (جانتا ہے) ۱۲ یعنی اللہ کے بتائے بغیر کوئی نہیں جانتا ہے کہ کل کیا ہوگا اور اللہ م کے بتانے سے انبیاء کرام اور انکے واسطہ سے صلی امت کو بھی آئندہ کے واقعات سے آگاہ کر دیا جاتا ہے جنگ بدر کے موقع پر حضور اکرم نے کفار کے مرنے کی جگہیں بتا دی تھیں وغیرہ - ۱۲ اور غزوہ خیبر کے موقع پر فرمایا کل ایک ایسے شخص کو کھانا دو مگر جسکے ہاتھ میں کھانا نہ ہوگا

۱۲ اسلئے اور بیشک انہوں نے اسے روشن کنارہ پر دیکھا ہے ۱۲ اسلئے رسول! پہنچا دو جو کچھ آپ کی طرف اتارا گیا ۱۲ اسلئے فرما دیجئے زمین و آسمان والے اپنے آپ غیب نہیں جانتے مگر اللہ (جانتا ہے) ۱۲ یعنی اللہ کے بتائے بغیر کوئی نہیں جانتا ہے کہ کل کیا ہوگا اور اللہ م کے بتانے سے انبیاء کرام اور انکے واسطہ سے صلی امت کو بھی آئندہ کے واقعات سے آگاہ کر دیا جاتا ہے جنگ بدر کے موقع پر حضور اکرم نے کفار کے مرنے کی جگہیں بتا دی تھیں وغیرہ - ۱۲ اور غزوہ خیبر کے موقع پر فرمایا کل ایک ایسے شخص کو کھانا دو مگر جسکے ہاتھ میں کھانا نہ ہوگا

وَسَلُّوْا رُسُلًا

۹۹۴۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْقَبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ
نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ
عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ
إِلَى الصِّغْفَةِ الَّتِي عَلَيْهَا خَاشِعٌ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْرَأْ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ قُلْ تَعَالَوْا
أَنْتُمْ مَا حَرَّمَ رَبِّي عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ لَعَنَكُمْ
تَتَّقُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنِ ابْنِ
لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى أَوْبَاقِي بَعْضُ آيَاتِ
رَبِّكَ قَالَ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ وَلَوْ بَرَّرْتُهُ.

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَا يَعْلَى بْنُ
عُبَيْدٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْتَ لَوْ يَنْفَعُ نَفْسًا أَيْمَانُهَا
كَوْنُكَ أَمِنْتُ مِنْ قِيلِ الْآيَةِ الدَّجَالُ وَ
الدَّآبَّةُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوْ مِنَ
الْمَغْرِبِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَقَوْلُهُ الْحَقُّ إِذَا هَمَّ
عَبْدِي بِحَسَنَةٍ فَكَتَبُوهَا لَهَا حَسَنَةٌ فَإِنْ
عَمِلَهَا فَكَتَبُوهَا لَهَا بِعَشْرٍ أَمْثَلِهَا وَإِذَا هَمَّ
بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوهَا فَإِنْ عَمِلَهَا فَكَتَبُوهَا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
ہے فرماتے ہیں جو آدمی وہ صحیفہ دیکھنا چاہتا
ہو جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ہے
وہ یہ آیات پڑھے "قل تعالوا انزل ما حرم
ربکم علیکم" یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اویا قی
بعض آیات ربک "الم" میں مغرب کی طرف سے
طلوع آفتاب مراد ہے یہ حدیث غریب ہے اور بعض
نے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تین
نشانیوں ظاہر ہوں گی اس وقت ان لوگوں کو ایمان
نفع نہ دے گا جو اس سے پہلے نہیں لائے ہوں
گے۔ دجال، دابة الارض اور مغرب کی
طرف سے سورج کا طلوع ہونا۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
اور اس کی بات سچی ہے جب میرا بندہ نیکی کا ارادہ کرے
اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو اگر اس پر عمل کرے تو اس کے
برابر دس گناہ لکھ دو۔ اگر کوئی برائی کا ارادہ کرے تو
نہ لکھو اور اس کا مرتکب ہو تو صرف ایک ہی برائی لکھو اور
اگر اس برے خیال کو عملی جامہ نہ پہنائے تو اس

۱۰ فرما دیجئے! آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں جو کچھ تم پر تمہارے رب نے حرام کیا ۱۲۔ یا تمہارے رب کی
ایک نشانی ۱۲

کے لئے ایک نیکی لکھ دو۔ پھر آپ نے پڑھا۔
”من جاء بالحسنة فله عشر امثالها“ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورہ اعراف

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی فلما تجلی ربہم حماد کہتے ہیں
اس طرح اور سلیمان نے انگوٹھے کا کنارہ داہنے ہاتھ کی انگلی
کے پورے پردہ کھا راوی کہتے ہیں (صرف اتنی تجلی سے) یہاں
دھنس گیا اور موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہو کر گر پڑے۔ یہ
حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف
حضرت حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے
بہچانتے ہیں۔

عبدالوہاب وراق بغدادی نے بواسطہ معاذ
بن معاذ، حماد بن سلمہ اور ثابیت، حضرت انس
رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث
روایت کی ہے۔

مسلم بن یسار چینی فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ
عنہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا گیا واذا اخذ ربکم الہم کہ
حضرت فاروق اعظم نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو
آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا پھر
داہنے ہاتھ (قدرت) سے انکی پیٹھ کو ملا اور اس سے انکی
بعض اولاد (کی ارواح) کو نکالا اور فرمایا یہ جنت کے
لئے پیدا کئے گئے اور اہل جنت کے عمل کریں گے۔ پھر پیٹھ کو
مل کر کچھ اور اولاد کو نکالا اور فرمایا یہ جہنم کے لئے پیدا
کئے گئے اور جہنمیوں ہی کے کام کریں گے، ایک آدمی نے

بیشہا فان تذرکھا وربما قال فان لم یجعل لہا کتبہا
لہا حسنة ثم قد امن جاء بالحسنة فله عشر امثالہا
هذا احادیث حسن معیجہ۔

وَمِنْ سُورَةِ الْأَعْرَافِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
نَاسِئَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ
ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ
دَكَّاءً قَالَ حَمَّادٌ هَكَذَا أَوَّاهُ سُلَيْمَانُ بِطَرَفِ
إِبْهَامِهِ عَلَى أُنْجُلَةٍ (صَبْعَةٍ) الْيُمْنَى قَالَ فَسَاخَ
الْجَبَلُ وَخَرَّ مُوسَى صَوِّقًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُجْمَعٌ غَرِيبٌ
لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ۔

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْأَوْثَرُ أَنَّ
الْبَغْدَادِيَّ نَا مَعَاذُ بْنُ مَعَاذٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ
سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔
۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكُ
بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ
الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ
عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَإِذَا أَخَذَ
رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا
بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا
عَنْ هَذَا غَافِلِينَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سہ جو ایک نیکی لائے اسکے لئے اس جیسی دس ہیں ۱۲۷ پھر جب اسکے دل پہ لپڑا پڑا تو پچھایا اسے پاش پاش کر دیا ۱۲۸ اور اسے محبوب یاد کرو جب
تمہارے دل پہ اولاد آدم کی پشت سے انکی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ کیا، کیا میں تمہارا رب نہیں سب بولے (باقی بر صفحہ آئندہ)

سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِمِصْبَاحٍ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةَ فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبَعَلِلِ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةَ فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبَعَلِلِ أَهْلَ النَّارِ يَعْمَلُونَ فَقَالَ الذَّجَلُ فَيَقِيمُ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْلَهُ بِعَمَلٍ أَهْلَ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ عَمَلٌ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلُهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْلَهُ بِعَمَلٍ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلُهُ اللَّهُ النَّارَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمُسْلِمٌ بْنُ يَسَارٍ بِسَمْعٍ مِنْ عَمْرِو قَدْ ذَكَرَ بَعْضُهُمْ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بَيْنَ مُسْلِمٍ بِنِيسَارٍ وَبَيْنَ عَمْرِو بْنِ جَلَّالٍ -

۱۰۱۔ حَكَمْتُ عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَا أَبُو نُعَيْبٍ نَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهِ كُلُّ نَسْتَةٍ هُوَ خَائِفُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنِي كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ وَبَيْنَهُمْ مِنْ نُورٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى آدَمَ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالَ هَؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَرَأَى رَجُلًا مِنْهُمْ فَاعْجَبَهُ وَبَيَّضَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَخِيرِ الْأُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ يَقَالُ لَمَّا دَاوُدُ قَالَ رَبِّ وَكَمْ جَعَلْتَ عُمَرَهُ

عرض کیا یا رسول اللہ! پھر عمل کس لئے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس بندہ کو جنت کے لئے پیدا کیا اس سے جنتیوں ہی کے اعمال کرائے گا یہاں تک کہ وہ اہل جنت کے ہی کسی عمل پر مرے گا پھر اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اور جس بندہ کو جہنم کے لئے پیدا کیا اس کو جہنمیوں کے اعمال پر لگانا ہے یہاں تک کہ وہ اسی پر اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔ یہ حدیث حسن ہے مسلم بن یسار کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے۔ بعض لوگوں نے اس سند میں مسلم بن یسار اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک اور شخص کا واسطہ بھی ذکر کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب آدم کو پیدا فرمایا تو انکی بیٹھ کو ملا چنا نچر آپ کی بیٹھ سے ہر وہ جاندار گر پڑا جسے اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن تک آپ کی اولاد میں پیدا کرنا تھا۔ اور ان میں سے ہر ایک کی آنکھوں کے درمیان ایک چمک رکھی پھر انہیں آدم کے سامنے پیش کیا آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار! یہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میری اولاد ہے حضرت آدم نے انکے درمیان ایک آدمی کو دیکھا جسکی آنکھوں کے درمیان والی چمک آپ کو پسند آئی۔ عرض کیا اے رب! یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ آخری امت کا ایک آدمی ہے جسے داؤد کہتے ہیں۔ حضرت آدمؑ نے پوچھا اے میرے رب! اس کی کتنی عمر رکھی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

(بقیہ صفحہ سابقہ) کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے کہ کہیں قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی ۱۲

قَالَ سِتَيْنَ سَنَةً قَالَ أَيْ رَبِّ نِمَادُهُ مِنْ
عُمُرِي أَرْبَعِينَ سَنَةً فَلَمَّا انْقَضَى عُمُرُ آدَمَ
جَاءَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ أَوَلَمْ يَبْقَ مِنْ
عُمُرِي أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَوَلَمْ تَعْطِهَا
لِابْنِكَ دَاوُدَ قَالَ فَجَعَلَا آدَمَ فَجَعَلَتْ ذُرِّيَّتُهُ
وَنَسِيَ آدَمَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَخَطِيءُ آدَمَ
فَخَطِيئَتْ ذُرِّيَّتُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَحِيضٌ وَقَدْ
رَوَاهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ
الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سُرَّةَ بْنِ جُنْدَبٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا
حَمَلَتْ حَوَاءُ طَافَ بِهَا إِبْلِيسُ وَكَانَ لَا يَعْيشُ
لَهَا وَلَدًا فَقَالَ سَمِيئُهُ عَبْدُ الْحَارِثِ فَسَمَنَهُ عَبْدُ
الْحَارِثِ فَعَاشَ وَكَانَ ذَلِكَ مِنْ وَجْهِ الشَّيْطَانِ
وَأَمْرُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ
إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَتَادَةَ وَ
رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

وَمِنْ سُورَةِ الْأَنْفَالِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو كُرَيْبٍ
عَيَّاشٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَاكَ عَنْ مُصْعَبِ
بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ
جِئْتُ بِسَيْفٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ
شَفَعَنِي صَدْرِي مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَوْ نَحْوِ هَذَا
هَبْ لِي هَذَا السَّيْفَ فَقَالَ هَذَا لَيْسَ لِي وَ
لَكَ فَقُلْتُ عَسَى أَنْ يُعْطِيَ هَذَا مَنْ لَا يَبْقَى
بَلَاءِي فَنَجَّأَنِي الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّكَ سَأَلْتَنِي

ساتھ سال عرض کیا ہے میری عمر سے چالیس سال انکو ویکران کی
عمر میں اضافہ کر دے جب آدم کی عمر ختم ہوئی اور موت کا فرشتہ حاضر ہوا
تو آپ نے فرمایا کیا میری عمر سے چالیس سال باقی نہیں، فرشتے نے کہا کیا
آپ نے وہ (چالیس) سال اپنے بیٹے داؤد کو نہیں دیئے رسول اکرم نے
فرمایا پس حضرت آدم نے انکار کیا اور آپ کی اولاد نے بھی انکار
کیا، حضرت آدم بھولے اور آپ کی اولاد بھی بھول گئی آدم سے
خطا سرزد ہوئی اور آپ کی اولاد سے بھی خطا واقع ہوئی۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے دیگر طرق سے بھی مرفوعاً روایت ہے۔

حضرت عمر بن عبد رب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حضرت حواء حاملہ ہوئیں
تو شیطان نے آپ کے ارد گرد چکر لگایا اس وقت تک آپ کی
اولاد زندہ نہ رہتی تھی۔ شیطان نے کہا اس کا نام عبد الحارث
دکھو۔ آپ نے یہی نام رکھا اور وہ زندہ رہا، شیطان کی طرف
سے یہ بات ڈالی گئی۔ اور اس کا حکم مخفا۔ یہ حدیث
حسن غریب ہے ہم اسے بوا سطر عمر بن ابراہیم،
حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے جانتے
ہیں۔ بعض نے اسے عبد الصمد سے غیر مرفوع روایت
کیا ہے۔

تفسیر سورہ انفال

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں
غزوہ بدر کے دن میں ایک تلوار لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ
نے میرے سینہ کو مشرکین سے شفا بخشی یا اس جیسا کوئی اور جملہ عرض کیا
مجھے یہ تلوار عنایت فرمائی آپ نے فرمایا یہ تلوار میری ہے اور نہ ہی
میری۔ میں نے (دل میں کہا) شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ تلوار
ایسے شخص کو عنایت فرمائیں گے جس نے میری طرح مصائب
برداشت نہیں کئے ہوں گے اسی دوران نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کا قاصد آیا اور کہا تم نے مجھ سے تلوار مانگی اس وقت

وہ میری نہ تھی اب وہ میری ملک میں ہے لہذا وہ میرے لئے ہے حضرت سعد فرماتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی **يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ** اس آیت سے حدیث حسن صحیح ہے سماک نے بھی اسے مصعب بن سعد سے روایت کیا ہے اس باب میں حضرت عباده بن صامتؓ سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (غزوہ بدر میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی طرف دیکھا وہ ایک ہزار کھنڈے اور صحابہ کرام بنین سوار دس دس سے کچھ زائد کھنڈے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رو ہو کر دونوں ہاتھوں کو پھیلا یا اور اپنے رب سے مناجات کرنے لگے اے اللہ! مجھ سے کیا گیا وعدہ پورا فرما۔ اے اللہ! اگر مسلمانوں کی اس (مختصر سی) جماعت کو ہلاک کر دے گا تو زمین میں میری عبادت نہ ہوگی۔ آپ مسلسل ہاتھ پھیلائے قبلہ رخ ہوئے دعا مانگتے رہے یہاں تک کہ چادر مبارک کا ندھوں سے گر پڑی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے چادر اٹھائی اور آپ کے کا ندھوں مبارک پر ڈال دی پھر آپ کی پیٹھ مبارک سے چمٹ گئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! اپنے رب سے کافی مناجات ہو چکی عنقریب اللہ تعالیٰ آپ سے کیا ہوا وعدہ پورا فرمائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی **اِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ**۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہم اسے صرف بواسطہ حضرت عکرمہ بن عمار، ابو زمیل کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو زمیل کا نام سماک حنفی ہے یہ واقعہ غزوہ بدر میں پیش آیا۔

وَلَيْسَ لِي وَارِثَةٌ فَدَمَارِي وَهُوَ لَكَ قَالَ فَذَلْتُ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ الْآيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سَمَاءُ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ أَيْضًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ يُونُسَ أَيْبَاهُ نَا عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ نَا أَبُو زُمَيْلٍ شَيْخِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ شَيْخِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ نَظَرَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةِ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ شَرَّ مَذْيَبَيْهِ وَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ اللَّهُمَّ اٰجُذِلْنِي مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ اِنَّكَ اَنْتَ تَهْدِي هَذِهِ الْعَصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْأَسْلَامِ لَا تَعْبُدُ فِي الْأَرْضِ فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَا ذَا يَبَايِهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتَّى سَقَطَ رِدَاؤُهُ مِنْ مَنَكِبَيْهِ فَاتَّاهُ أَبُو بَكْرٍ فَآخَذَ بِرِدَاؤِهِ فَالْقَاهُ عَلَى مَنَكِبَيْهِ ثُمَّ اَنْتَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَفَاكَ مَنَاسِكَتُكَ رَبِّكَ فَإِنَّهُ سَيُجْزِلُكَ مَا وَعَدَكَ فَاَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّي مُبْدِكُمْ بِالْعَمَلِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ فَاَمَدَّهُمُ اللَّهُ بِالْمَلَائِكَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي زُمَيْلٍ وَأَبُو زُمَيْلٍ رُسْمُهُ سَمَاءُ الْحَنْفِيُّ قَالَ وَإِنَّمَا كَانَ هَذَا يَوْمَ بَدْرٍ ۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الدَّرَاقِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

لے لے محبوب! آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ فرمادیجئے غنیمتوں کے مالک اللہ اور اسکے رسول ہیں ۱۲ لے جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری (فریاد) سنی کہ میں تمہیں ہزار فرشتوں کی قطار سے مدد دینے والا ہوں ۱۲

عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سَمَاءٍ عَنْ عَدْمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَدْرِ قَيْلَ لَمَّا عَلَيْكَ أَلْعَبِرَ لَيْسَ دُونَهَا شَيْءٌ قَالَ فَنَادَاهُ الْعَبَّاسُ وَهُوَ فِي وَثَاقِهِ لَا يَصْلُمُ وَقَالَ لِأَنَّ اللَّهَ وَعَدَكَ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَ قَدْ أَعْطَاكَ مَا وَعَدَكَ فَتَالَ صَدَقْتَ هَذَا أَحَدُ حُكْمٍ ۱۰۰۶ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا ابْنُ نُبَيْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِرَاهِيمَ بْنِ مَهَاجِرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى أَمَانَيْنِ لِأُمَّتِي وَمَا كَانَ اللَّهُ يُبْعِدُ عَنْهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ فَإِذَا مَخِيتُ تَرَكْتُ فِيهِمْ أَلِاسْتَغْفَارَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ بْنِ مَهَاجِرٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ -

۱۰۰۷ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ صَدْرِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ رَجُلٍ كَرِيسَمِهِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ عَلَى الْمُنْبِرِ وَأَعَدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ تَالِ الْآيَةَ الْقُوَّةَ الرَّمَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَلَا إِنَّ اللَّهَ سَيَفْتَحُ لَكُمْ الْأَرْضَ وَتَسْكُنُونَ الْمَوْنَةَ يَعِزُّونَ أَحَدَكُمْ أَنْ يَدْهَبَ بِأَسْمِهِ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ صَدْرِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَحَدِيثُ وَكِيعٍ أَصَحُّ وَصَالِحٌ

سہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر سے فارغ ہوئے تو عرض کیا گیا حضور! قافلے کو لے لیں اس سے آگے کوئی رکاوٹ نہیں۔ فرماتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ جو اس وقت قید میں تھے پکارا کہ کہنے لگے یہ ٹھیک نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے دو جماعتوں میں سے ایک کا وعدہ فرمایا اور وعدہ کے مطابق آپ کو عطا کر دیا نبی کریم نے فرمایا آپ نے سچ کہا یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لئے مجھ پر دو امن (والی آیات) اتاریں۔ ایک ”وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ“ دوسری ”وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ“ جب میں اس دنیا سے پردہ کر لوں گا تو ان میں قیامت تک کے لئے استغفار چھوڑ دوں گا۔ یہ حدیث غریب ہے اسمعیل بن ابراہیم رضی اللہ عنہ کو حدیث میں غریب کہا گیا ہے

حضرت عقیبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر شریف پر یہ آیت پڑھی ”وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ“ پھر تین مرتبہ فرمایا سن لو! قوت سے تیر اندازی مراد ہے۔ آگاہ ہو جاؤ! عنقریب تمہارے لئے زمین فتح ہوگی اور مشقت سے کفایت ہو جائے گی اس وقت تم تیر اندازی (کے کھیل) سے عاجز نہ ہو جاؤ۔ بعض لوگوں نے یہ حدیث بواسطہ اسامہ بن زید اور صالح بن کیسان، عقیبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ حدیث وکیع زیادہ صحیح ہے۔ صالح بن کیسان نے عقیبہ بن عامر کو نہیں پایا البتہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

۱۰۰۸ اور اللہ تعالیٰ کا کام نہیں کہ عذاب دے جب تک اے محبوب آپ ان میں نشر نہیں فرماہوں ۱۲۷ اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جیتا وہ بخشش مانگ رہے ہوں ۱۲۷ اور ان (کفار) کے (مقابلہ) کے لئے جس قدر ہو سکے قوت تیار کرو ۱۲۷

کو پایا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے کسی سیاہ سروالے (انسان) کے لئے مال غنیمت حلال نہ تھا۔ آسمان سے آگ اترتی اور اسے کھا لیتی۔ سیمان اعمش کہتے ہیں اب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سوا کون یہ بات کہتا ہے۔ بدر کے دن اس سے پہلے کہ غنیمت حلال ہوئی، لوگ اس پر ٹوٹ پڑے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔
لَوْلَا كِتَابُ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ الْكُفْرُ بِهٖ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جنگ بدر کے دن قیدی لائے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان قیدیوں کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ راوی نے ایک طویل قصہ ذکر کیا اور پھر کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے کسی کو بھی نہ چھوڑا جائے مگر یہ کہ ذریعہ لیا جائے یا اگر دن ماری جائے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سہیل بن بیضاء کو چھوڑ دیا جائے (کیونکہ) میں نے اسے اسلام کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں میں نے اپنے آپ کو اس دن جتنا خوف زدہ دیکھا اتنا کبھی نہیں دیکھا جیسا کہ اب آسمان سے مجھ پر پتھر گرے گا۔ یہاں تک کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سہیل بن بیضاء مستثنیٰ ہیں۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق

بُنِ كَيْسَانَ لَمْ يُدْرِكْ عَقْبَتَهُ بَنُ عَامِرٍ وَادْرَكَ ابْنَ عَمْرِو ۱۰۰۸
حَكَا ثَنَا عَبْدُ بَنٍ حَبِيبٌ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو عَنْ زَايِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ تَحَلَّلَ الْغَنَائِمُ لَأَحْدِثُوا الدُّوَسَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَأَنْتُمْ تَنْزِلُ نَارُ مِنَ السَّمَاءِ فَتَأْكُلُهَا قَالِ سَلِمَانَ الْأَعْمَشُ فَمَنْ يَقُولُ هَذَا إِلَّا أَبُو هُرَيْرَةَ الْآنَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَعُوا فِي الْغَنَائِمِ قَبْلَ أَنْ تَحَلَّ لَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَوْرَاتِ كِتَابٍ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لِمَسْكُورٍ فَمَا أَخَذْتُمْ عَذَابَ عَظِيمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۰۰۹۔ حَكَا ثَنَا هَذَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ وَجَّيْ بِالْأَسَارِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُونَ فِي هَؤُلَاءِ الْأَسَارِ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ فِقْصَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِلَتَنَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا بِقِدَارٍ أَوْ حَرْبٍ عُنُقٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا سَهِيلُ بْنُ بَيْضَاءَ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ الْإِسْلَامَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا سَأَيْتَنِي فِي يَوْمٍ أَخَوْفَ أَنْ تَقَعَ عَلَى حِجَارَةٍ مِنَ السَّمَاءِ مِثْلِي فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ حَتَّى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سَهِيلُ بْنُ الْبَيْضَاءِ قَالَ وَ نَزَلَ الْقُدْرَانُ يَقُولُ عَمْرَمَا كَانَ النَّبِيُّ أَنْ

لہ اگر اللہ پہلے ایک بات نہ لکھ چکا ہوتا تو اسے مسلمانوں نے جو کافروں سے بدلے کا مال لے لیا اس میں تم پر بڑا

عذاب آتا ۱۲

قرآن کی آیت نازل ہوئی ”ماکان نبی ان یکون لہ اسریٰ“
یہ حدیث حسن ہے ابو عبیدہ بن عبد اللہ نے اپنے
والد سے نہیں سنا۔

تفسیر سورۃ توبہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے
پوچھا کیا وجہ ہے کہ آپ نے سورۃ انفال اور سورۃ
براءۃ کو اکٹھا کر دیا اور درمیان میں بسم اللہ نہیں لکھی
حالانکہ پہلی سورت مثانی میں سے ہے جبکہ دوسری
سورت مائین سے متعلق ہے۔ اس طرح آپ نے
دونوں کو سبع طوال میں رکھ دیا حضرت عثمان رضی
اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر
زمانہ دراز تک کئی سورتیں نازل ہوتیں لہذا آپ پر
کچھ نازل ہوتا تو آپ کا تب وجہ کو بلا کر فرماتے ان
آیات کو فلاں مضمون کی سورت میں رکھ دو، جب
کوئی اور آیت نازل ہوتی تو فرماتے اسے فلاں
مضمون کی سورت میں رکھ دو۔ سورۃ انفال مدینہ طیبہ
میں نازل ہونے والی ابتدائی سورتوں میں سے
ہے اور برأت قرآن کے آخری حصہ سے ہے۔
دونوں کے مضامین ایک جیسے ہیں۔ اس لئے میں
نے سمجھا کہ اسی سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا وصال ہو گیا اور آپ نے بیان نہ فرمایا کہ یہ
سورت اسی سورت سے ہے۔ اسی وجہ سے میں نے
دونوں کو ملا دیا اور درمیان میں بسم اللہ نہیں
لکھی اور اسے سبع طوال میں رکھ دیا۔ یہ حدیث
حسن ہے۔ ہم اسے صرف بواسطہ عوف و
یزید فارسی، حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے پہچانتے ہیں۔ یزید فارسی تابعی ہیں اور

یَكُونُ لَكَ اسْرٰی حَتّٰی يَتَخَنَ فِي الْاَرْضِ اِلَى الْاٰخِرِ
الْاٰیَاتِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَّابُو عَبِیْدَةَ بَنُو
عَبْدِ اللّٰهِ كَوْنِیْسَمَ مِنْ اَبِیْہِ

وَمِنْ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ

۱۰۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَايِبِيُّ بْنُ سَعْدٍ
وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَأَبْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَنَسْهَلُ بْنُ
يُوسُفَ قَالُوا نَاوُفُ بْنُ أَبِي جَبَلَةَ ثَنِي يَزِيدُ الْفَارِسِيُّ
ثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا
حَمَلَكُمَا أَنْ عَمَدْتُمَا إِلَى الْاِنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي
وَالِیْ بَرَاءَةِ وَهِيَ مِنَ الْمَائِنِ فَقَدَرْتُمَا بَيْنَهُمَا
وَلَوْ تَكْتَبُوا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ وَوَضَعْتُمُوهُمَا فِي السَّبْعِ الطَّوْلِ مَا
حَمَلَكُمَا عَلَى ذٰلِكَ فَقَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَتَابَايَا عَلَیْہِ
الْزَمَانُ وَهُوَ یَنْزِلُ عَلَیْہِ السُّوْرَةُ ذَوَاتُ
الْعَدَدِ فَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَیْہِ الشَّیْءُ دَعَا
بَعْضَ مَنْ كَانَ یَكْتُبُ فِیَقُولُ ضَعُوا هٰؤُلَاءِ
الْاٰیَاتِ فِی السُّوْرَةِ الَّتِیْ یَذْكُرُ فِیْہَا كَذَا وَ
كَذَا فَاِذَا نَزَلَتْ عَلَیْہِ الْاٰیَةُ فِیَقُولُ ضَعُوا
هٰذِهِ الْاٰیَةَ فِی السُّوْرَةِ الَّتِیْ یَذْكُرُ فِیْہَا كَذَا
وَكَذَا وَكَانَتْ الْاِنْفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ
بِالْمَدِیْنَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةُ مِنْ اٰخِرِ الْقُرْآنِ
وَكَانَتْ قِصَّتُہَا شَبِیْہَةً بِقِصَّتِہَا فَظَنَنْتُ
اَنَّهَا مِنْہَا فَخِیَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَلَمْ یَبَيِّنْ لَنَا اَنَّهَا مِنْہَا فَمِنْ اَجْلِ
ذٰلِكَ قَدَرْتُ بَيْنَهُمَا وَلَوْ اَكْتُبُ بَيْنَهُمَا سَطْرَ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط وَوَضَعْتُمَا
فِی السَّبْعِ الطَّوْلِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُہُ

لہ کسی نبی کو لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ کرے جب تک زمین میں کافروں نہ رہائے ۱۲ مثانی، وہ سونہیں ہیں جو مائین سے (باقی بر صفحہ آئندہ)

الْأَمِينُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ بَزِيدٍ الْفَارِسِيِّ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَزِيدٍ الْفَارِسِيِّ هُوَ مِنْ
التَّابِعِينَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَبَزِيدُ بْنُ
أَبَانَ الرَّقَاشِيُّ هُوَ مِنَ التَّابِعِينَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ
وَهُوَ أَحَدُ مَنْ يُزِيدُ الْفَارِسِيِّ وَبَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ
إِنَّمَا يَرَوْنِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ -

اہل بصرہ سے ہیں یزید بن ابان رقاشی بھی تابعی
بصری ہیں اور یزید فارسی سے کم عمر ہیں یزید رقاشی
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہیں -

حضرت عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ وہ حجتہ الوداع کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد وعظ و نصیحت فرمائی
اور پوچھا سب سے زیادہ عزت و حرمت والا دن
کونسا ہے؟ (تین مرتبہ فرمایا) راوی کہتے ہیں لوگوں نے
کہا یا رسول اللہ! آج اکبر کا دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بیشک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری
عزت و آبرو تم پر اس طرح آج کا دن تمہارے اس
شہر اور اس جہینے میں حرام ہے۔ سن لو! ہر جرم کرنے
والا اپنا ہی نقصان کرتا ہے کوئی باپ بیٹے کے
جرم کا اور کوئی بیٹا باپ کے جرم کا ذمہ دار نہیں ہے
آگاہ ہو جاؤ! مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے کسی مسلمان
کے لئے اس کے بھائی کی کوئی چیز حلال نہیں جب تک کہ
وہ خود نہ حلال قرار دے۔ سنو! جاہلیت کا ہر سود
باطل ہے تمہارے لئے اصل مال ہے نہ تم ظلم کرو اور
نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ البتہ عباس بن مطلب کا سارا سود
باطل کر دیا گیا۔ آگاہ ہو جاؤ! جاہلیت کا ہر خون ساقط
ہے اور سب سے پہلے میں حارث بن مطلب کا خون
ساقط کرتا ہوں۔ یہ بنی لیث میں دودھ پیتے تھے
تو ہڈیوں نے انہیں قتل کر دیا تھا۔ خیر دار! میں تمہیں
عورتوں کے بارے میں بھلائی کا حکم دیتا ہوں وہ تمہاری
مددگار ہیں۔ اس کے سوا تم ان کی کسی چیز کے مالک

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ تَابِ
حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ شَيْبِ
بْنِ عَدَدَةَ عَنْ سَلَمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ
سَمِعْتُ أَبِي أَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ
وَذَكَرَ وَعَظَ ثُمَّ قَالَ أَيُّ يَوْمٍ أَحَدُكُمْ أَيُّ يَوْمٍ
أَحَدُكُمْ أَيُّ يَوْمٍ أَحَدُكُمْ قَالَ فَقَالَ النَّاسُ يَوْمُ
الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ
وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْدَاءَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ
كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا
فِي شَهْرِكُمْ هَذَا أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ
وَلَا يَجْنِي وَالِدٌ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا وَلَدٌ عَلَى وَالِدِهِ
إِلَّا أَنْ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ فَلَيْسَ بِحِلٍّ
لِمُسْلِمٍ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ إِلَّا مَا أَحَلَّ مِنْ نَفْسِهِ
الْأَوَّانَ كُلَّ رِبَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ بِكُمْ
دُعُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ غَيْرَ
رَبِّ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ
كُلُّهُ الْأَوَّانَ كُلَّ دِمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ
وَأَوَّلَ دِمٍ أَضْعَفُ مِنْ دِمِ الْجَاهِلِيَّةِ دِمُ الْحَارِثِ
بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مَسْتَرْضَعًا فِي بَيْتِي لَيْثٍ
فَقَتَلْتَهُ هَذَا يَلِ الْأَوَّانَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا
فَإِنَّهُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْدِكُونَهُنَّ مِنْهُنَّ

(تفسیر صفحہ سابقہ) دوسرے درجہ پر ہوں ۱۲ ملین وہ سوئیں جن میں ایک ایک سو آیات ہوں ۱۲

نہیں، مگر یہ کہ وہ بے حیائی کا ارتکاب کریں۔ اگر وہ ایسا کریں تو انہیں بستروں میں الگ جھوڑ دو۔ اور انہیں ہلکی مار مار دو اگر فانیہ دیکھ کر اس کے خدشہ کوئی راستہ تلاش نہ کر دے۔ سنو! تمہاری عورتیں کے ذمہ تمہارے حقوق ہیں اور ان کے تمہارے ذمہ کچھ حق ہیں عورتوں کے ذمہ تمہارا حق یہ ہے کہ ان لوگوں کو تمہارا بستر پائمال کرنے کی اجازت نہ دیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو اور تمہارے ناپسندیدہ کو گھر میں نہ آنے دیں اور ان کا تمہارے ذمہ یہ حق ہے کہ انہیں اچھا لباس اور اچھا کھانا دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوالواحس نے اسے شیب بن غرقہ سے روایت کیا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حج اکبر کے دن کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا قربانی کا دن ہے۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، ابوالسحاق اور حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ محمد بن اسحاق کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ متعدد طرق سے یہ حدیث بواسطہ ابوالسحاق اور حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے محمد بن اسحاق کے سوا کسی نے اسے مرفوع روایت نہیں کیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورۃ براءہ دے کر مکہ مکرمہ بھیجا پھر انہیں بلایا اور فرمایا میرے گھر کا ایک فرد ہی اسے پہنچائے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان کے حوالے کر دی۔ یہ حدیث حسن حضرت انس رضی اللہ عنہ

شَيْئًا غَيْرَ ذَلِكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيَّنَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَافْرِجُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرَّحٍ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا إِلَّا وَانْ لَكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ حَقٌّ وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقٌّ فَافْأَمَّا حَقُّكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوطِئَنَّ فَرْشَكُمْ مَنْ تَكْذِبُوهُنَّ وَلَا يَأْذَنُ فِي بَيْتِكُمْ لِمَنْ تَكْذِبُوهُنَّ إِلَّا وَانْ حَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تَحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ شَيْبِ بْنِ غَدْقَدَةَ

۱۰۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْأَوَارِثِ نَافِي عَنْ أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ الْتَحَدِّ

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ التَّحَدِّ هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ لِأَنَّهُ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ مُوقُوفًا وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ إِلَّا مَارُودِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ رَتَّاعَانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ لَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَمَاءَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَبْرَاءَ عِثَ مَعَ ابْنِ بَكْرِ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَبْلُغَ هَذَا الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِي فَدَعَاهُ عَلِيًّا

کی روایت سے غریب ہے۔

خَاعَظَاهُ إِيَّاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ۔

۱۰۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا عَبَادُ بْنُ الْوَحَّامِ نَا سُفْيَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَتِيبَةَ عَنْ مَقْسَمٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ وَأَمْرَهُ أَنْ يُنَادِيَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ثُمَّ اتَّبَعَهُ عَلِيًّا فَبَيَّنَا أَبُو بَكْرٍ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ إِذْ سَمِعَ رِغَاءَ نَاقَةٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَصْوَاءَ فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فِرْعَاءً فَظَنَ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَا هُوَ عَلَى نَدْفَعِ إِلَيْهِ كَتَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرَهُ عَلِيًّا أَنْ يُنَادِيَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَانْطَلَقَا فَحَجَّاهُ فَقَامَ عَلَى أَيَّامٍ لِلتَّشْرِيقِ فَنَادَى ذِمَّةُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ بِرِيَّةٍ مِنْ كُلِّ مَشْرِكٍ فَيَسْبُحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَلَا يَحْجَنَّ بَعْدَ الْعَامِ مَشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَنَّ بِأَبْنَيْتِ عُدْيَانٍ وَلَا يَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ وَكَانَ عَلِيٌّ يُنَادِي فَذَا عِيبِي قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَادَى بِهَا وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَبَّاسٍ۔

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عُمَرَ سَفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْمٍ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا بِأَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتُ فِي الْحَجَّةِ قَالَ بُعِثْتُ بِأَرْبَعٍ أَنْ لَا يَطُوفَنَّ بِأَبْنَيْتِ عُدْيَانٍ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَهُوَ إِلَى مَدَّتِهِ وَمَنْ كُوِّنَ لَهُ عَهْدٌ فَاجْلِدْهُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو سورہ برأت کے چند کلمات دے کر بھیجا کہ ان کا اعلان کر دیں۔ پھر انکے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ابھی راستے ہی میں گئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی قصواء کی آواز سنی حضرت ابوبکرؓ گھبرا کر نکلے کہ شاید حضور اکرم تشریف لائے ہیں۔ اچانک دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آ رہے ہیں۔ آپ نے انکو نبی کریم کی تحریر دے دی اور فرمایا کہ ان کلمات اعلان کر دیں۔ پس دونوں تشریف لے گئے اور حج کیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایام تشریق میں اعلان کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ذمہ ہر شرک سے بری ہے۔ اے مشرک! زمین میں چار مہینے تک چل پھر لو اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے اور جنت میں صرف ایمان والے ہی داخل ہوں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ اعلان فرمانے جب وہ مختک جاتے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اٹھ کر اعلان فرماتے۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس طریق یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت زید بن شیح سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حج کے موقع پر آپ کو کیا چیز دے کر بھیجا گیا آپ نے فرمایا مجھے چار چیزوں کے ساتھ بھیجا گیا۔ (۱) کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جس کا معاہدہ ہے وہ اپنی مدت تک ہے اور جس کا معاہدہ نہیں اس کی مدت چار مہینے ہے (۳) جنت میں صرف مومن ہی

جاسکتے ہیں (۴) اس سال کے بعد مشرک اور مسلمان اکٹھے نہ ہونگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ بواسطہ ابن عبینہ، ابواسحق کی روایت ہے۔ سفیان ثوری نے اسحاق اور انکے بعض احباب کے واسطے سے حضرت علی سے روایت کیا ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص کو دیکھو کہ اسے مسجد میں آنے جانے کی عادت ہے تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَنَا يَوْمَ الْآخِرَةِ الْيَوْمِ

نَفْسٌ مُّؤْمِنَةٌ وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُشْرِكُونَ وَالْمُسْلِمُونَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا اِهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ عَبِيْنَةَ عَنْ اَبِيْ اسْحَاقَ وَرَوَاهُ سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اسْحَاقَ عَنْ بَعْضِ اصْحَابِهِ عَنْ عِيٍّ وَفِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُدَيْرَةَ -

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَارِشِدِيُّ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيْمَانِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ -

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَتَعَادُ هَذَا الْمَسْجِدَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو الْهَيْثَمِ اسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْقَتَوَارِيِّ وَكَانَ يَتِيمًا فِي مَجْدِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ -

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَاعِبِيُّ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِحِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَ الَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ أَنْزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَوَعْلِمْنَا آتَى الْمَالَ خَيْرٌ فَتَنَخُّدُ فَقَالَ أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكَرٌ قَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَى إِيْمَانِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ سَأَلْتُ

ابن ابی عمر نے بواسطہ عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، دراج اور ابوالہیثم، حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی البتہ اس میں یتعاد (مسجد کی خدمت کرتا ہے) کے الفاظ ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابو ہیثم کا سلیمان بن عمرو عبد قناری ہے۔ یہ یتیم تھے اور حضرت ابو سعید ثوری کے پروردہ تھے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب آیت کریمہ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ نَارَ لُ ہوئی، ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ بعض صحابہ کرام نے فرمایا یہ سونے اور چاندی کے بارے میں نازل ہوئی۔ کاش ہمیں معلوم ہوتا کہ کونسا مال بہتر ہے تو ہم اسے حاصل کرتے آپ نے فرمایا افضل مال ذکر کرنے والی زبان، شکر گزار دل اور مومنہ بیوی جو ایمان پر شوہر کی مددگار ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے پوچھا کیا مسلم بن ابی جعد کو حضرت ثوبان سے سماع

۱۰۲۰۔ اور جو لوگ سونا چاندی جمع کر رکھتے ہیں (باقی بر صفحہ آئندہ)

حاصل ہے۔ انہوں نے فرمایا نہیں، میں نے پوچھا کس صحابی سے انہوں نے سنا ہے۔ امام بخاری (رحمہ اللہ) نے فرمایا سالم کو حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور کئی دوسرے صحابہ کرام سے سماع حاصل ہے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت میرے گلے میں سونے کی صلیب تھی۔ آپ نے فرمایا عدی! اس بت کو دور کر دو میں نے سنا کہ آپ سورۃ ہرات سے پڑھ رہے تھے اتنے دنوں احبار ہم و رہبان ہم الخ آپ نے فرمایا وہ ان کو پوچھتے نہیں تھے بلکہ جب وہ ان کے لئے کسی چیز کو حلال قرار دیتے یہ حلال سمجھتے اور جب کسی چیز کو حرام قرار دیتے یہ حرام سمجھتے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عبد السلام بن حرب کی روایت سے پہچانتے ہیں غطف بن اعین حدیث میں معروف نہیں۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اس وقت ہم دونوں غار ثور میں تھے۔ اگر ان میں سے کسی ایک نے اپنے قدموں کی طرف دیکھا تو ہمیں دیکھ لے گا آپ نے فرمایا اے ابو بکر! تیرا ان دو کے بارے میں کیا گمان ہے جن کے ساتھ اللہ تیرا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ یہ صرف ہمام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حبان بن ہلال اور کئی دوسرے لوگوں نے بھی ہمام سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔

مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ فَقُلْتُ لِمَا سَأَلَ بَنِي أَبِي الْجَحْدِ سَمِعَ مِنْ ثَوْبَانَ فَقَالَ لَا قُلْتُ لَهُ مِمَّنْ سَمِعَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعَ مِنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَمَّا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَذَكَرَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ تَابِعَهُ السَّلَامُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ غُطَيْفِ بْنِ أَعْيُنٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي عُنُقِي صَلِيبٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا عَدِيُّ اطْرَحْ عَنْكَ هَذَا الْوَتْنَ وَسَمِعْتَهُ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ بَرَاءَةِ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهَبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللَّهِ قَالُوا مَا أَهْمُ لَكُمْ بِكُونِهِمْ يَجِدُوا وَهْمًا وَإِنَّمَا كُنُوا إِذَا أَحْبَبُوا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحْلَوْهُ وَإِذَا حَرَمُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَمُوهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ وَغُطَيْفِ بْنِ أَعْيُنٍ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ فِي الْحَدِيثِ ۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ نَاعِفَانُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَا هَتَمُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ قَالَهُ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَنْظُرُ إِلَى قَدَمَيْهِ لَا بَصَرًا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِأَتَيْنِ اللَّهُ شَايَئُهُمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ فَصِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا يَرَوِي مِنْ حَدِيثِ هَتَمٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَبَانُ بْنُ هَكْلَالٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هَتَمٍ نَحْوُ هَذَا ۱۰۲۲۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) خرچ نہیں کرتے درودناک عذاب کی خبر دیجئے ۱۲

۱۳ انہوں نے اپنے پادریوں اور درویشوں کو اللہ کے سوا ادب بنالیا ۱۲

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ
يَعْقُوبَ بْنَ إِدْرَاهِيْمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ
لَمَّا تَوَقَّى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دُعْيٍ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَقَامَ
إِلَيْهِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِ يُدِيءُ الصَّلَاةَ
تَحَوَّلَتْ حَتَّى قُمْتُ فِي حُدْرَةٍ فَقُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَى عَمَدٍ اللَّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ
أَبِي الْقَتَائِلِ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَكَذَا أَيْعَدُ
أَيَّامَهُ قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ حَتَّى إِذَا أَكْثَرَتْ عَلَيْهِ قَالَ
أَجْرَعَنِي يَا عُمَرُ فَإِنِّي قَدْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ
قَدْ قُبِلَ لِي اسْتَغْفِرَ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ
إِن تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ
اللَّهُ لَهُمْ لَوْ أَعْلِمَ إِنِّي لَوُزِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ عُمْرَةً
لَزِدْتُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِ وَمَشَى مَعَهُ فَقَامَ
عَلَى قَبْرِهِ حَتَّى فَرَّغَ مِنْهُ قَالَ فَجُبَّ لِي وَجْدًا فِي
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ
وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَوَاللَّهِ مَا كَانَ إِلَّا سِدْرًا حَتَّى
تَذَلَّتْ هَاتَانِ الْآيَتَانِ وَلَا تَصِلُ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ
فَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ فَمَا صَلَّى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ عَلَى مَنَاقِبِ
وَلَا قَامَ عَلَى قَبْرِهِ حَتَّى قُبِضَ اللَّهُ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ
حَسَنِ غَرِيبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”عبداللہ
بن ابی (منافق) کی موت پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے بلایا گیا (اور)
آپ تشریف لے گئے۔ جب آپ نماز جنازہ پڑھنے
کے ارادے سے کھڑے ہوئے تو میں صف سے
علیحدہ ہو کر آپ کے سامنے جا کھڑا ہوا اور عرض کیا
یا رسول اللہ! کیا آپ اللہ کے دشمن عبداللہ بن ابی
کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں جس نے فلاں دن یوں کہا
اور فلاں دن یوں کہا اس طرح میں نے دن شمار کرنے
شروع کر دیئے۔ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
مسکراتے رہے یہاں تک کہ جب میں نے بار بار اپنی
بات کو دہرایا تو آپ نے فرمایا ”اے عمر!“
پیچھے ہٹو مجھے اختیار دیا گیا اور کہا گیا ہے کہ اگر
میں ان کی بخشش مانگوں یا نہ مانگوں اور اگر ستر
مرتبہ بھی بخشش مانگوں اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں
بخشتے گا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ستر مرتبہ سے بھی زیادہ
معفرت مانگنے سے ان کی بخشش ہو جائے گی تو میں
اس سے بھی زیادہ بار مغفرت طلب کرتا۔ پھر آپ
نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ جنازہ کے ساتھ چلے
اور اس کی قبر پر کھڑے رہے حتیٰ کہ اس سے فارغ
ہوئے حضرت عمر فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ کے سامنے
اپنی جرات پر تعجب ہوا اور اللہ رسول زیادہ جانتے ہیں۔ قسم بخدا!
خود ہی دیر میں یہ دو آیات نازل ہو گئیں ”وَلَا تَقْلِبْ عَلَى مَنَاقِبِهِمْ“
اور ”وَلَا تَقْلِبْ عَلَى قَبْرِهِ“۔ ان کو کسی منافق کی نماز جنازہ پڑھی اور
اسکی قبر پر کھڑے رہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عبداللہ
بن ابی کے مرنے پر اس کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ

لے اور ان (منافقین) میں سے کسی ایک کی میت پر کبھی نماز پڑھنا اور اسکی قبر پر کھڑے ہونا بیشک وہ اللہ اور رسول کے منکر ہوئے اور فسق ہی مر گئے ۱۲

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ أَبُوهُ فَقَالَ أَعْطِنِي قَبِيضَكَ أَكْفِنَهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لِي فَأَعْطَاكَ قَبِيضَهُ وَقَالَ إِذَا فَرَعْتُمْ فَادْعُونِي فَلَمَّا ارَادَ أَنْ يُصَلِّيَ جَذَبَهُ عُمَرُو قَالَ أَلَيْسَ قَدْ نَهَى اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ أَنَا بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ اسْتَغْفِرُ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَاتَذَلَّ اللَّهُ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا أَوْ لَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَثِيرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي النَّسِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ تَمَارَى رُجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قِبَاءَ وَقَالَ الْآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِي هَذَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مِنْ غَيْرِ هَذَا الرَّجُلِ رَوَاهُ أَبُو النَّسِّ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ تَامِعًا وَيَهُ بَنُ هِشَامٍ تَامِعًا عَنْ أَبِي الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي أَهْلِ قِبَاءَ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَنْظُرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ قَالَ كَانُوا يَسْتَنْجُونَ بِالْمَاءِ فَتَزَلَّتْ هَذِهِ

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! اپنی قمیص مبارک عطا کیجئے تاکہ میں اپنے باپ کو اس میں کفناؤں، اس کی نماز جنازہ پڑھیں اور اسکے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ آپ نے قمیص مبارک عطا فرمائی اور فرمایا (ترجمہ و تفسیر) فراغت پر مجھے اطلاع کرنا۔ جب آپ نماز جنازہ پڑھنے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر بن خطابؓ نے آپ کو منہ پھینچا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع نہیں فرمایا؟ نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا مجھے بخشش مانگنے اور نہ مانگنے کا اختیار ہے چنانچہ آپ نے نماز جنازہ پڑھی اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی: وَلَا تَصَلُّ عَلَى أَحَدِهِمْ مِنْكُمْ پھر آپ نے منافقین کی نماز جنازہ پڑھنا چھوڑ دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۱۲

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دو آدمیوں نے آپس میں اس مسجد کے بارے میں جھگڑا کیا جس کی بنیاد شروع ہی سے تقویٰ پر رکھی گئی۔ ایک نے کہا وہ مسجد قبا ہے دوسرے نے کہا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ میری یہ مسجد ہے یہ حدیث حسن ہے اور اس طریق کے علاوہ بھی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایسی بن ابی یحییٰ نے بواسطہ والد حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آیت اہل قبا کے بارے میں نازل ہوئی۔ فیہ رجال یحبون اللہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ لوگ پانی سے استنجاء کیا کرتے تھے تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ابوب،

۱۲ اس (مسجد قبا شریف) میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھر ہونا چاہتے ہیں اور پاکیزہ لوگ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہیں ۱۲

انس بن مالک اور محمد بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایات منقول ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ایک دمی کو اپنے مشرک ماں باپ کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے اس سے کہا کیا تو اپنے مشرک ماں باپ کے لئے مغفرت طلب کرتا ہے؟ اس نے کہا کیا حضرت ابراہیم نے اپنے باپ کے لئے مغفرت نہیں مانگی حالانکہ وہ مشرک تھا؟ حضرت علی رضی فرماتے ہیں میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی: مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں غزوہ تبوک تک جنگ بدر کے سوا کسی بھی جنگ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر حاضر نہ رہا۔ جنگ بدر میں بنی شریک ہونے والوں پر نبی پاک صلی اللہ نے کسی قسم کی ناراضگی کا اظہار نہ فرمایا کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو محض ایک قافلے کے ارادے سے تشریف لے گئے تھے اور قریش بھی اپنے قافلہ کی فریاد رسی کے لئے ہی نکلے تھے۔ یہاں تک کہ کسی منصوبے کے بغیر ہی مڈبھیڑ ہو گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (واذ بعدکم اللہ احدی الطائفتین الم) مجھے اپنی زندگی کی قسم! غزوات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سب سے زیادہ شرف و فضیلت بدر کو حاصل ہے لیکن اس کے باوجود میں بیلۃ العقبہ کی بیعت جہاں ہم نے اسلام پر عہد کیا، کے مقابلے میں بدر کی حاضری کو پسند نہیں کرتا۔ اس کے بعد میں کسی غزوہ سے غیر حاضر نہ رہا یہاں تک کہ غزوہ تبوک کا وقت آگیا اور یہ آنحضرت

الْآيَةُ فِيهِ هُوَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْيُؤُبِّ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَحُمْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ۔

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ يَا وَكِيعٌ نَاسُفِيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْحَبِيبِ عَنْ عِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ لِمَا أَتَيْتَ تَغْفِرُ لِأَبَوَيْكَ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقَالَ أَوْلَيْسَ اسْتَغْفِرُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَلَّتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ۔ ۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٌ عَنْ عَبْدِ الدَّرَاقِ أَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا اتَّخَلَفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ إِلَّا بَدْرًا وَلَمَّا رُفِعَ تَبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا اتَّخَلَفَ عَنْ بَدْرٍ لَمَّا خَرَجَ يُرِيدُ الْعَيْدَ فَخَرَجَتْ قُرَيْشٌ مُعِيشِينَ بَعِيرَهُمْ فَالْتَقَوْا عَنْ غَيْرِ مَوْعِدٍ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَعَبْرِي إِنْ أَشْرَفَ مَشَاهِدِ مَا سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ بَدْرًا وَمَا أُحِبُّ أَنْي كُنْتُ شَهِيدًا نَهَا مَكَانَ بَيْحَتِي لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حَيْثُ تَوَاقَفْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ لَمَّا اتَّخَلَفَ بَعْدُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ وَهِيَ أَخْدُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا وَأَذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لہ یہاں باپ سے مراد والد نہیں بلکہ آپ کا چچا آندہ ہے اور وہی بنت پرست تھا آپ کے والد موحد تھے ۱۲ (مترجم) ۱۳ لہے نبی اور ایمان والوں کو ۴

النَّاسِ بِالذَّجِيلِ فَذَاكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِمَا قَالَ
فَاُتْلِفَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ الْمُسْلِمُونَ وَ
هُوَ يَسْتَنِيهِمْ كَاِسْتِنَارَةَ الْقَمَرِ وَكَانَ اِذَا اسْتَبَا لَافٍ
اِسْتِنَارَ فَبِحُثِّ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَبَشْرُ
يَا كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ بِخَيْرٍ يَوْمٍ اَتَى عَلَيْكَ مُنْذُ
وَلَدْتُكَ اُمُّكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ اَمِنْ
عِنْدَ اللهِ اَوْ مِنْ عِنْدِكَ فَقَالَ بَلْ مِنْ
عِنْدِ اللهِ ثُمَّ تَلَاهُو لَاءِ الْاَيَاتِ فَقَدْ
تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ
الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْحُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ
مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ
عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اِنَّهُمْ رَوْفٌ رَحِيمٌ قَالَ وَفِينَا
اُنْزِلَتْ اَيْضًا اَتَقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ
قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِي اَنْ لَا
اُحَدِّثَ اِلَّا صِدْقًا وَاَنْ اَتَخَلَعَ مِنْ مَالِي
كُلِّهِ صَدَقَةً اِلَى اللهِ وَاِلَى رَاسُوْلِهِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمْسِكْ عَلَيْكَ
بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ فَقُلْتُ فَاِنِّي
اُمْسِكُ سَهْبِي الَّذِي بِخَيْرٍ قَالَ فَمَا اَنْعَمَ
اللهُ عَلَيَّ نِعْمَةً بَعْدَ الْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِي
نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ صَدَّقْتُهُ اَنَا وَصَاحِبَايَ لَا
تَكُوْنُ كَذِبًا فَهَلَكْنَا كَمَا هَلَكُوا وَاِنِّي لَا رَجُوْ
اَنْ لَا يَكُوْنَ اللهُ اَبْلَى اَحَدًا فِي الصِّدْقِ
مِثْلَ الَّذِي اَبْلَانِي مَا تَعَمَّدَتْ بِكَذِبَةٍ
بَعْدُ وَاِنِّي لَا رَجُوْاَنْ يَحْفَظَنِي اللهُ فِيمَا بَنِي
وَقَدْ رَوَى عَنِ الذُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ

کا آخری غزوہ ہے۔ اس موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے لوگوں کو کوچ کرنے کا حکم فرمایا اس کے بعد
راوی نے طویل حدیث بیان کی اور پھر فرمایا میں نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مسجد
میں تشریف فرما تھے اور آپ کے ارد گرد مسلمانوں
کا اجتماع تھا آپ چاند کی طرح روشن تھے عائد مبارکہ
تھی کہ جب کبھی آپ کو کسی بات سے فرحت و سرور
حاصل ہوتا تو آپ کا چہرہ اللہ جھک اٹھتا۔ میں
حاضر خدمت ہو کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے
فرمایا اے کعب بن مالک! جب سے تجھے تیری
ماں نے جنا ہے اس دن سے آج تک سب سے
اچھے دن کی تجھے خوشخبری ہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!
اللہ کی طرف سے یا آپ کی جانب سے؟ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔
پھر آپ نے یہ آیات پڑھیں لقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ
وَالْمُهَاجِرِينَ اَلْمُذَلِّينَ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
اور ہمارے ہی بارے میں یہ آیت بھی نازل ہوئی۔
اَتَقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ اے فرماتے ہیں میں نے
عرض کیا اے اللہ کے نبی! میری توبہ میں سے یہ بھی ہے کہ میں
ہمیشہ سچ بولوں گا اور اپنا سب مال اللہ و رسول (جہاں وہ
صلی اللہ علیہ وسلم) کی راہ میں صدقہ کرتے ہوئے خود اس سے
بے تعلق ہونا ہوں۔ نبی کریم نے فرمایا کچھ مال اپنے پاس رکھو
تمہارے لئے اچھا ہے۔ میں نے عرض کیا میں اپنا خیر کا حصہ رکھ
لیتا ہوں حضرت کعب فرماتے ہیں حقیقت تو یہ ہے کہ اسلام لانے
کے بعد مجھ پر اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ میں
اور میرے دونوں ساتھیوں نے رسول اللہ کے سامنے سچ
بولنا اور ہم نے جھوٹ نہیں کہا ورنہ ہلاک ہو جاتے جیسا کہ
دوسرے ہلاک ہوئے۔ مجھے امید ہے کہ سچ بولنے کے

لہ بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین و انصار پر جنہوں نے مشکل وقت میں انکا ساتھ دیا اسکے بعد کہ قرب تھا ان

۴ میں سے بعض کے دل پھر جائیں پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہو بیشک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے ۱۲ لہ (اے ایمان والو!) اللہ سے ڈرو اور بچوں کے ساتھ

يَخْلَفُ هَذَا إِلَّا سَادَ قَدْ قِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ كَعْبٍ وَقَدْ قِيلَ غَيْرُ هَذَا وَرَوَى يُونُسُ
بْنُ يَزِيدَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ -

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ مَهْدِيٍّ نَاِبِرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عَبِيدِ بْنِ السَّيَّاقِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ قَالَ
بَعَثَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ مَقْتَلُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ
فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ فَقَالَ إِنَّ
عُمَرَ قَدْ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحْدَرَ
بِقُرْءِ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَإِنِّي لَا خَشْيَ
أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلَ بِالْقُرْءِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا
فَيَذْهَبُ قُرْآنٌ كَثِيرٌ وَإِنِّي أَرَى أَنَّ تَأْمَرَ
بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ كَيْفَ أَفْعَلُ
شَيْئًا لَوْ يَفْعَلُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ اللَّهُ خَيْرٌ فَكُنْ يَزِلُّ
يُزَاجِعُنِي فِي ذَلِكَ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي
لَتَذِي شَرَحَ كَمَا صَدَرَ عُمَرُ وَرَأَيْتُ فِيهِ
الَّذِي سَأَلَ قَالَ مَا يُدَّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَدَّ
شَابَّ عَاقِلٌ لَا تَرْتَمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنُوحِي
فَتَتَّبِعُ الْقُرْآنَ قَالَ فَوَاللَّهِ بُوَكَّلُونِي نَقَلَ
جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ ذَلِكَ
قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَوْ يَفْعَلُهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ

معاہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھ سے بڑھ کر کسی کی آزمائش نہیں کی اس کے بعد
میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ محفوظ
رکھے گا۔ امام ذہری سے یہ حدیث دوسری سند کے ساتھ مروی ہے
کبھی تو یہ حدیث عبد الرحمن بن عبد اللہ سے بواسطہ عبد اللہ بن کعب اور
کعب روایت کی جاتی ہے اور کبھی دوسری سند سے۔ یونس بن یزید نے اس
حدیث کو بواسطہ ذہری، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مالک اور عبد اللہ حضرت کعب

حضرت زید بن ثابت سے روایت ہے

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں اہل یمامہ کے قتل کے بعد مجھے حضرت ابو بکر صدیق
نے بلا بھیجا (میں حاضر ہوا تو) دیکھا کہ حضرت عمر بن خطابؓ بھی
تشریف فرما ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا
کہ جنگ یمامہ میں بہت سے افراد شہید ہوتے گئے تو بہت سا قرآن چلا جائے
گا میرا خیال ہے کہ آپ جمع قرآن کا حکم فرمائیں۔ میں نے حضرت عمرؓ
سے کہا میں وہ کام کیسے کروں جسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہیں کیا؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ کی قسم! لیجھا کام
ہے حضرت عمرؓ بار بار مجھ سے اصرار کرتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ
نے اس چیز کے لئے میرا سینہ بھی کھول دیا جس کے لئے
حضرت عمرؓ کا سینہ کھولا تھا اور اس بارے میں میری بھی وہی رائے
ہو گئی۔ حضرت زید فرماتے ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا (اسے زید) تم غفلت نہ کرو جو ان ہے۔ میں تمہیں کوئی الزام
نہیں دیتا۔ تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی لکھا کرتے تھے۔
پس اب تم قرآن (کی متفرق آیات اور سورتوں) کو تلاش کرو۔
حضرت زید نے عرض کیا اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے کسی پہاڑ کے
نقل کرنے کی تکلیف دیتے تو وہ مجھ پر اس کام سے زیادہ
بھاری نہ ہوتا۔ (اس لئے) میں نے عرض کیا آپ کیسے وہ
کام کرنے ہیں جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟

اسے معلوم ہوا کہ اچھا کام اگرچہ ہمدردی میں نہ ہوا ہو مگر ناکارنا مستحسن بلکہ بعض اوقات واجب تک ہوتا ہے۔ وہی بات بدعت مذمومہ ہوگی جو شریعت سے منہدام
ہے لہذا ہر نئی بات کو بدعت مذمومہ کہنا اور اس کا رد کرنا ضرر بجا بھالت پر مبنی ہے (مترجم) ۱۲

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم بخدا! یہ ابھی کام ہے پس حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما مسلسل مجھ سے اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے میرا سینہ کھول دیا جس کے لئے ان دونوں کا شرح صدر فرمایا تھا۔ پس میں نے چھڑے کے مختلف ٹکڑوں، کھجوروں کے پتوں، پتھروں اور لوگوں کے سینوں سے قرآن تلاش کیا اور سورہ براءت کا آخری حصہ میں نے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس پایا وہ یہ ہے۔ لہذا جا کم رسول من انفسکم الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ جو فتح آرمینیہ اور آذربائیجان میں اہل عراق کے ہمراہ تھے اور اہل شام سے جہاد میں مصروف تھے اس موقع پر آپ نے لوگوں کو قرآن میں اختلاف کرتے دیکھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا امیر المؤمنین! اس امت کی مدد کیجئے اس سے قبل کہ کتاب اللہ کے بارے میں یہ بھی بہود و نصاریٰ کی طرح باہم اختلاف کرنے لگیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ اپنا صحیفہ بھیج دیجئے ہم اس کو مصاحف میں نقل کر کے واپس کر دیں گے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ صحیفہ آپ کے پاس بھیجا تو آپ نے حضرت زید بن ثابت، سعید بن عاص، عبدالرحمن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کے پاس آدمی بھیجا کہ اسے مصاحف میں نقل کر و اور جماعت قریش کے بزرگوں افراد سے فرمایا جہاں تمہارا اور زید بن ثابت

هُوَ وَاللَّهُ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يَدْرَأُ جَعْنِي فِي ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِتَذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَهُمَا صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ فَتَتَبَعْتُ الْقُرْآنَ أَنْ أَجْمَعَهُ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْعُسْبِ وَالنَّجَافِ بَعْضِي الْحِجَارَةِ وَصَدُورِ الدِّجَالِ فَوَجَدْتُ أُخْرَ سُورَةٍ بَرَاءَةٍ مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْحَرِشِ الْعَظِيمِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا بَشَّارُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُهْدِيٍّ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ حُدَيْفَةَ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَكَانَ يَغَارِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ أَرْمِينِيَّةَ وَآذِينَانَ مَعَ أَهْلِ أَلْعَدِاقِ فَرَأَى حُدَيْفَةَ اخْتِلَافَهُمْ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَذْرِكُ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ كَمَا اخْتَلَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَأَرْسَلَ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسُخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ رَدُّهَا إِلَيْنَا فَأَرْسَلَتْ حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِالصُّحُفِ فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَسَعِيدِ بْنِ أَنَاصٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنْ أَسْخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ وَتَالِ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةَ مَا اخْتَلَفْتُمْ

لہ بیشک تمہارے پاس تم میں سے وہ رسول تشریف لائے جن پر تمہارا منقبت میں پڑا اگر ان سے تمہاری بھلائی کے لئے نہایت چاہنے والے

مسلمانوں پر بہت مہربان رحم والا ہے

فِيهِ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَاَكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ
 فَاتِمًا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ حَتَّى نَسَخُوا الصَّحُفَ فِي
 الْمَصَاحِفِ بَعَثَ عُمَانُ إِلَى كُلِّ أَقِيقٍ بِمُصَاحَفٍ
 مِنْ ذَلِكَ الْمَصَاحِفِ الَّتِي نَسَخُوا قَالَ الزُّهْرِيُّ
 وَثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ
 فَقَدْتُ ابْنَةَ مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
 رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ
 مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ فَانْتَظِرُوا
 فَوَجَدْتُهُمَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَوْ أَبِي
 خُزَيْمَةَ فَالْحَقَّتُهُمَا فِي سُورَتِهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ
 فَاخْتَلَفُوا يَوْمَئِذٍ فِي التَّابُوتِ وَالتَّابُوتُ
 فَقَالَ الْقُرَشِيُّونَ التَّابُوتُ وَقَالَ زَيْدُ
 التَّابُوتُ فَدَفَعَ اخْتِلَافَهُمْ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ
 اَكْتُبُوهُ التَّابُوتُ فَإِنَّهُ نَزَلَ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ
 قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ
 كَرِهَ لِيَزِيدَ بْنَ ثَابِتٍ نَسَخَ الْمَصَاحِفِ وَقَالَ
 يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ أُعْزِلُ عَنْ نَسَخِ كِتَابِ
 الْمَصَاحِفِ وَيَتَوَلَّاهَا رَجُلٌ وَاللَّهِ لَقَدْ
 أَسْأَلْتُ وَابْنَهُ لَفِي صَدَبِ رَجُلٍ كَاخِرِ يَدٍ
 زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَإِذَا لَيْكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 مَسْعُودٍ يَا أَهْلَ الْبَدَايِ اكْتُمُوا الْمَصَاحِفَ
 الَّتِي عِنْدَكُمْ وَغُلُّوها فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ وَ
 مَنْ يَغْلُ يَاتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 فَأُلْقُوا اللَّهَ بِالْمَصَاحِفِ قَالَ الزُّهْرِيُّ
 فَبَلَغَنِي أَنَّ ذَلِكَ كَرِهَهُ مِنْ مَقَالَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ
 رِجَالٌ مِنْ أَفَاضِلِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ

کا اختلاف ہوا سے قریش کی زبان میں لکھو کیونکہ قرآن
 انہی کی لغت میں اترتا ہے یہاں تک کہ جب وہ ان صحائف کو
 مصاحف میں لکھ چکے تو آپ نے تمام اطراف (شام، یمن وغیرہ)
 میں ایک ایک نسخہ بھیجا۔ زہری فرماتے ہیں خارجہ بن زید نے
 مجھے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے
 سورۃ الاحزاب کی ایک آیت نہ ملی جو میں حضور صلی اللہ علیہ
 وسلم کو پڑھتے سنتا تھا من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فممنہم
 من قضی نحبه ومنہم من ينتظر فانتظروا اس آیت میں نے اسے
 تلاش کیا تو خزیمہ بن ثابت یا ابو خزیمہ کے پاس پایا تو میں نے
 اسے اس سورت میں ملا دیا۔ زہری فرماتے ہیں انہوں نے
 اس دن لفظ تابوت کی صورت میں اختلاف کیا قریش نے
 ”تابوت“ کہا اور حضرت زید نے ”تابوۃ“۔ چنانچہ یہ اختلاف
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے جایا گیا تو آپ نے
 فرمایا ”تابوت“ لکھو کیونکہ قرآن قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے۔
 زہری فرماتے ہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ نے مجھے
 بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے حضرت زید بن ثابت کا
 مصاحف لکھنا ناپسند کیا اور فرمایا مسلمانوں میں تو نقل مصحف
 سے علیحدہ رہوں اور ایک دوسرا شخص (حضرت زید بن ثابت)
 اس کام پر مامور ہو خدا کی قسم! میں اس وقت اسلام لا چکا
 تھا جب یہ شخص ایک کافر کی پیٹھ پر تھا۔ اسی لئے حضرت
 عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے اہل عراق!
 تمہارے پاس جو مصاحف ہیں انہیں چھپائے رکھو اور
 انہیں پردے میں رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 ”ومن یغلل یات بما غل یوم القیامۃ الخ“ پس تم
 اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اپنے مصاحف کے
 ساتھ ملو گے۔ زہری فرماتے ہیں مجھے خبر ملی ہے کہ
 حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس بات کو
 کئی افضل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ناپسند کیا
 ہے۔ یہ حدیث یعنی روایت زہری حسن صحیح ہے۔

طہ کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ بجا کر دکھایا تو ان میں سے کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی منتظر ہے ۱۲۵ اور جو کچھ چھپانے رکھے وہ ۴

اور ہم اسے صرف زہری ہی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

تفسیر سورہ یونس

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے قول -
لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ أَكْثَرُ کے بارے میں فرمایا یا جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے تو ایک منادی پکارے گا اللہ تم کے ہاں تمہارے لئے ایک وعدہ ہے جسے وہ وفا کرنا چاہتا ہے۔ وہ کہیں گے کیا اس نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا اور جہنم سے نجات دے کر جنت میں داخل نہیں کیا؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر حجاب اٹھ جائے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ کی قسم! اس نے ان لوگوں کو اپنے دیدار سے بڑھ کر کوئی محبوب چیز نہیں دی۔ حدیث حماد بن سلمہ اسی طرح متعدد راویوں نے مرفوعاً روایت کی ہے۔ سلیمان بن مغیرہ نے اسے بواسطہ ثابت، حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کا قول نقل کیا۔

ایک مصری شخص سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا لہم البشری فی الحیوة الدنیا انہوں نے فرمایا یا جب سے میں نے اس کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا صرف تو نے مجھ سے سوال کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا جب سے یہ آیت اتنی تیرے سوا کسی اور نے اس کے بارے میں نہیں پوچھا یہ نیک خواب ہے جسے مسلمان دیکھتا ہے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثٌ ذَهَبِيُّ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ -
وَمِنْ سُورَةِ يُونُسَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِبُ الدَّحْنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادَى مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَوْعِدًا وَ يُرِيدُ أَنْ يُنْجِزَ كُمُوهَ قَالُوا أَلَمْ يَبَيِّنْ وَجُوهَنَا وَيُنْجِئَنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلَنَا الْجَنَّةَ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا أَعْطَاهُمْ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِ حَدِيثٌ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ هَكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ مَرْفُوعًا وَرَوَى سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُخَبِرَةِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَوْلَهُ وَلَمْ يُدْكَرْ فِيهِ عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِيَّاتُ عَنْ ابْنِ الْمُثَنَّى عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ لَهُمُ الْبَشَرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا قَالَ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ مِنْدًا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ مِنْدًا أَنْزَلْتُ هِيَ الدُّنْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْبُصَلَةُ أَوْ تَدْرِي لَمْ

لہ نیک والوں کے لئے بھلائی ہے اور اس سے بھی زیادہ

۱۰۳۱ انہیں دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے ۱۲

یا اسے دکھائی جاتی ہے۔ ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، عبد العزیز بن رفیع، ابو صالح سمان، عطاء بن یسار اور مصری راوی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے احمد بن عبدہ ضعی نے بواسطہ حماد بن زید، عاصم بن بہدلہ اور ابو صالح، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی عطاء بن یسار کا واسطہ مذکور نہیں۔ اس باب میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا تو اس نے کہا امنت انہ الخ سلم حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ مجھے اس وقت دیکھتے جب میں دریا سے سیاہ مٹی لے کر اس کے منہ میں ڈال رہا تھا اس ڈر سے کہ کہیں رحمت اسے نہ پالے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت سعید بن جبیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم میں سے ایک روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام، فرعون کے منہ میں مٹی ٹھونس رہے تھے اس ڈر سے کہ کہیں یہ لا الہ الا اللہ کہہ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ حاصل کر لے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے

تفسیر سورہ ہود

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَجَبٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَانِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ مِصْرَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَدْ كَرَّحُوهُ. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ قَةَ الصَّبِيَّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ -

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَهْرَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا اغْرَقَ اللَّهُ فِرْعَوْنَ قَالَ أَمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي أَمَنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ فَقَالَ جِبْرِيلُ يَا مُحَمَّدُ كَرَّحْتَنِي وَأَنَا أَخْذَمُ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ وَأَدُسُّهُ فِي فِيهِ مَخَافَةً أَنْ تُدْرِكَهُ الرَّحْمَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ -

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ذَكَرَ أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ جِبْرِيلَ جَعَلَ يَدُسُّ فِي فِي فِرْعَوْنَ الطِّينَ خَشْيَةً أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَرْحَمَهُ اللَّهُ أَوْ خَشْيَةً أَنْ يَرْحَمَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

وَمِنْ سُورَةِ هُودٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۵۔ میں ایمان لایا کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ۱۲

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَدْيَنٍ نَا يَزِيدُ
بْنُ هَارُونَ نَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ
عَطَاءٍ عَنْ وَكَيْعٍ بْنِ حَدَّاسٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي
رَزِينٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا
قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ قَالَ كَانَ فِي عَمَاءٍ مَا
تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهُ
عَلَى الْمَاءِ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ يَزِيدُ الْعَمَاءُ أَيْ
لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ هَكَذَا يَقُولُ أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ
وَكَيْجُ بْنُ حَدَّاسٍ وَيَقُولُ شُعْبَةُ وَأَبُو عَوَانَةَ
وَكَيْجُ بْنُ عَدَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا پروردگار
مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا؟ نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بادل میں تھا جس کے اوپر
نیچے ہوا تھی۔ اور اس نے اپنے عرش کو پانی پر پیدا کیا
احمد نے یزید کا قول نقل کیا کہ عماء کا مطلب یہ ہے
کہ اس کے ساتھ اور کچھ نہ تھا۔ حماد بن سلمہ
نے وکیع بن حداس کہا اور شعبہ اور ابو عوانہ
نے وکیع بن عداس کہا۔ یہ حدیث حسن
ہے۔

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي
مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُمْنِي وَرُبَمَا قَالَ
يُيْهِلُ الظَّالِمَ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يَفْلِتْهُ ثُمَّ
قَرَأَ وَكَذَلِكَ أَخَذَ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُدْرَى وَهِيَ
ظَالِمَةُ الْآيَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُجْتَمِعٌ غَرِيبٌ
وَقَدْ رَوَى أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ نَحْوَهُ وَقَالَ
يُمْنِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ عَنْ أَبِي
أَسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي
بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ يُمْنِي وَلَمْ يَشْكُ فِيهِ۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جہلت دینا
ہے اور بسا اوقات فرمایا ظالم کو جہلت دیتا ہے حتیٰ کہ
جب پکڑتا ہے تو بھاگتے نہیں دیتا پھر آپ نے پڑھا
وَكَذَلِكَ اخذ ربك ثم يهله حتى اذا اخذه لم يفلته ثم
ابو اسامہ نے یزید سے اس کے ہم معنی روایت
کی ہے اور "یمنی" کا لفظ نقل کیا ہے۔ ابراہیم
بن سعید جوہری نے بواسطہ ابو اسامہ، یزید بن
عبد اللہ، ابو بردہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے اور بغیر شک کے
لفظ "یمنی" نقل کیا ہے۔

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ
الْعَقَدِيُّ هُرْعَبْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ
سُلَيْمَانَ بْنِ سَعْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا
نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَمِنْهُمْ تَسْعَى وَسَعِيدٌ
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے جب یہ آیت نازل ہوئی فمِنْهُمْ تَسْعَى وَسَعِيدٌ الخ تو
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
یا رسول اللہ! ہمارا عمل کس پر ہے؟ اس پر
جس سے فراغت ہو چکی یا اس پر جس سے فراغت
نہیں ہوئی؟ آپ نے فرمایا بلکہ اس پر جس سے فراغت

لہ اور تیرے رب کی ایسی پڑ ہے جب بسنیوں کو ان کے ظلم پر پکڑتا ہے ۱۲ ان میں سے بعض بد بخت اور کچھ نیک بخت ہیں ۱۲

ہو چکی ہے اور اس کے ساتھ قلم چل چکے اسے عمر! لیکن ہر شخص کے لئے وہ کام آسان کر دیا گیا جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبد الملک بن عمرو کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے مدینہ طیبہ کے بدلے حصہ میں ایک عورت کو ہاتھ لگایا اور جماع کے سوا سب کچھ کیا میں حاضر ہوں میرے بارے میں جو کچھ چاہیں حکم فرمائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیری پردہ پوشی کی تھی کاش تو بھی اپنے گناہ کو چھپائے رکھتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا چنانچہ وہ شخص چلا گیا پھر حضور اکرم نے ایک آدمی کو اس کے پیچھے بھیج کر اسے بلایا اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی اقم الصلوۃ طریقی النہار الخ لہ لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ اس کے ساتھ مخصوص ہے۔ آپ نے فرمایا (نہیں) بلکہ تمام لوگوں کے لئے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسرائیل نے بواسطہ سماک، ابراہیم، علقمہ اور اسود، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے۔ سفیان ثوری نے بواسطہ حضرت سماک، ابراہیم اور عبد الرحمن بن بنزید، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ ان سب کی روایات ثوری کی روایت سے زیادہ

فَقَدْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَعَلَى مَا نَعَمَدُ عَلَى شَيْءٍ قَدْ فَرِغَ مِنْهُ أَوْ عَلَى شَيْءٍ لَوْ يُفَرِّغُ مِنْهُ قَالَ بَلْ عَلَى شَيْءٍ قَدْ فَرِغَ مِنْهُ وَجَدْتُ بِهِ الْإِقْلَامَ يَا عُمَرُ وَلَكِنْ كُلُّ مِثْرٍ لِمَا خُلِقَ لَمْ يَزَلْ هَذَا أَحَدًا يَنْتَ حَسَنَ غَرِيبٍ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا تُخْرِفُ الْأَمِينَ حَدِيثٌ ۱۰۳۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ سَمَاءَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلُقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي عَاجِلٌ بِمَرْأَةٍ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمْسَهَا وَأَنَا هَذَا خَافِضٌ فِي مَا شِئْتُ فَقَالَ لَمْ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرْتُكَ اللَّهُ فَكَلِمَةً سَتَرْتُ عَلَى نَفْسِكَ فَلَمْ يَرِدْ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَاتَّبَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَاعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ آقِيمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزَيْفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهَبْنَ بِالسَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِذَلِكَ أَكِيدُ إِلَى الْخَيْرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هَذَا لَمْ خَافَتَهُ قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى إِسْرَائِيلُ عَنْ سَمَاءَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلُقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ سَمَاءَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَى سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَمَاءَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

ملہ دن کے دونوں کناروں و رات کے کچھ حصہ میں نماز قائم کر دینا بیشک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ماننے والوں کے لئے ہے ۱۲

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَرَوَايَةٌ هُوَ لَأَبِيهِ
مِنْ رَوَايَةِ الثَّوْرِيِّ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ
سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ وَسَمَاءِ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا
الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَمَاءِ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَكَمْ يَذْكُرُ فِيهِ
عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَدْ رَوَى سُكَيْمَانُ التَّيْمِيُّ
هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ التَّهْمَنِيِّ عَنْ ابْنِ
مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۰۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُكَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ
عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ قِبْلَةً
حَرَامًا فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ
عَنْ كَفَّارَتِهَا فَذَكَرْتُ أَقْبَرُ الصَّلَاةِ طَرَفِي النَّهَارِ
وَنُفْخًا مِنَ التَّلِيلِ الْآيَةَ فَقَالَ الرَّجُلُ إِلَى هَذِهِ
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَكَ وَلِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ
أُمَّتِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۱۰۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حُسَيْنُ
بْنُ عَلِيٍّ الْجَعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ
بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَمَّا آيَتُ
رَجُلًا لَتَنِي امْرَأَةً وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا مَعْرِفَةٌ فَيَسَّ

صحیح ہیں۔ محمد بن یحییٰ نیشاپوری نے بواسطہ
محمد بن یوسف، سفیان ثوری، اعمش، سماک،
ابراہیم اور عبدالرحمن بن یزید حضرت عبداللہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے ہم معنی
حدیث مرفوعہ روایت کی محمود بن غیلان
نے بواسطہ فضل بن موسیٰ، سفیان، سماک
ابراہیم اور عبدالرحمن بن یزید حضرت عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوعہ
روایت کی لیکن حضرت اعمش رضی اللہ عنہ کا
واسطہ ذکر نہیں کیا۔ سلیمان تیمی نے اسے
بواسطہ حضرت ابو عثمان ہندی، حضرت عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعہ
روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے ایک شخص نے ایک عورت کا حرام بوسہ لیا پھر وہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کا کفارہ
دریافت کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اقم الصلوٰۃ طر فی
النہار الخ اس آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ!
کیا یہ حکم صرف میرے ہی لئے ہے؟ آپ نے
فرمایا تیرے لئے بھی اور میری امت کے ہر اس فرد کے لئے
بھی جو اس فعل کا مرتکب ہو جائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے ایک شخص نے دربار رسالت مآب میں حاضر
ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! اس آدمی کا کیا حکم
ہے جو ایک اجنبی عورت سے علیحدگی میں جماع کے
سوا سب کچھ کرتا ہے؟ اس پر یہ آیت نازل
ہوئی اقم الصلوٰۃ طر فی النہار الخ پھر حضور صلی اللہ

يَا أَيُّ الدَّجَالِ إِلَى امْرَأَتِهِ شَيْئًا إِلَّا قَدْ أَتَى
هُوَ أَيْهَا إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يُجَا مَعَهَا فَتَالَ فَاذَلَّ
اللَّهُ أَقْبَرُ الصَّوَاةَ طَرَفِي التَّهَارُ وَزَلْفًا مَن
الْبَيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذَاهِبْنَ الشَّيَاطِ
ذَلِكَ ذِكْرِي يَدُ كَرِيمٍ خَامِرَةً أَنْ يَتَوَضَّأَ
وَيُصَلِّيَ قَالَ مُعَاذُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهِيَ لَهَا
خَاصَّةٌ أَمْ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةٌ قَالَ بَلَى
لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ كَيْسَ
إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى
كَوْنِيَمٍ مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَمُعَاذُ بْنُ
جَبَلٍ مَاتَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ وَقُتِلَ عُمَرُ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى غُلَامٌ صَغِيرٌ ابْنُ
سِتِّ سِنِينَ وَقَدْ رَوَى عَنْ عُمَرَ وَسَادَةً وَ
رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ
بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدْرَسًا

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَا يَسِيدُ الْمُنْ هَارُونَ أَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ
مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْيُسْرِفَتِ قَالَ أَتَتْنِي
امْرَأَةٌ تَبْتَاعُ تَمْرًا فَقُلْتُ إِنَّ فِي الْبَيْتِ
تَهْرًا أَلْيَبَ مِنْهُ فَدَخَلَتْ مَعِيَ فِي الْبَيْتِ
فَأَمَوَيْتُ إِلَيْهَا فَقَبَّلَتْهَا فَاتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ
فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أُسْتُرْ عَلَى نَفْسِكَ
وَنَبْ وَلَا تُخْبِرَ أَحَدًا فَمَرَّ صَبْرًا فَاتَيْتُ عُمَرَ
فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أُسْتُرْ عَلَى نَفْسِكَ
وَنَبْ وَلَا تُخْبِرَ أَحَدًا فَمَرَّ صَبْرًا فَاتَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ
لَهُ فَقَالَ لَمْ أَخْلَفْتَ غَارِبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

علیہ وسلم نے اسے وضو کر کے نماز پڑھنے کا حکم
فرمایا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ اس
شخص کے ساتھ خاص ہے یا تمام مومنوں کے
لئے ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہیں بلکہ تمام مومنوں کے لئے عام ہے؟ اس
حدیث کی سند متصل نہیں۔ عبدالرحمن بن ابی لیلی
کو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے سماع نہیں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال خلافت فاروقی
میں ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے
وقت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ چھ سال کے بچے
تھے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زیارت کی
اور ان سے روایت بھی لی ہے۔ شعبہ نے یہ حدیث
بواسطہ عبدالملک بن عیمر، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ
سے مرسل روایت کی ہے۔

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں ایک عورت میرے پاس کچھ کھجوریں خریدنے
آئی تو میں نے کہا گھر کے اندر اس سے ابھی کھجوریں ہیں
پس وہ میرے ساتھ داخل ہو گئی تو میں اس کی طرف
جھکا اور اس کا بوسہ لے لیا۔ پھر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ
عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں یہ واقعہ بتایا انہوں
نے فرمایا اپنے جرم کی پردہ پوشی کرو تو بہ کر و اور کسی کو
نہ بتانا۔ مجھ سے صبر نہ ہوا اور میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے پاس چلا گیا اور اپنا واقعہ بیان کیا آپ نے بھی
یہی جواب دیا کہ اپنے جرم پوشیدہ رکھو، تو بہ کر و
اور کسی کو نہ بتاؤ۔ فرماتے ہیں مجھ سے صبر نہ ہوا اور میں
نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہو کر سارا ماجرا کہہ سنایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فِي أَهْلِهِ بِمِثْلِ هَذَا حَتَّى تَمْسَى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ
أَسْمَرَ إِلَّا تِلْكَ السَّاعَةَ حَتَّى ظَنَّ أَنَّهُ مِنْ
أَهْلِ النَّارِ قَالَ وَأَطَرَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيلًا حَتَّى أُوجِيَ إِلَيْهِ أَقْبَرُ
الصَّلَاةِ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ
إِنَّا الْحَسَنَاتِ يُذْهِبَنَّ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ
ذِكْرِي لِلَّذِذَا كَرِهْتَ قَالَ أَبُو الْيُسْرِفَا تَيْنَهُ
فَقَدَرَاهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَصْحَابُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِهَذَا خَاصَّةً
أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً فَقَالَ بَلَى لِلنَّاسِ عَامَّةً
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَفَيْسُ بْنُ
الرَّبِيعِ مَعْفَرٌ وَكَيْفٌ وَغَيْرُهُ وَرَوَى شَرِيكٌ
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ هَذَا الْحَدِيثُ
مِثْلَ رِوَايَةِ فَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ وَفِي الْمَبَابِ
عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَوَاقِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَأَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ وَأَبُو الْيُسْرِفَا كَعْبُ بْنُ
عَمْرِو.

وَمِنْ سُورَةِ يُوسُفَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثِ الْحِزَامِيُّ
نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هَامِرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَرِيمَ
بْنَ الْكَرِيمِ بْنَ الْكَرِيمِ يُوسُفَ
بْنَ يَحْقُوبَ بْنَ إِسْحَاقَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ
وَكُوَلِّتُ فِي السِّجْنِ مَا لَيْتَ يُوسُفَ ثَوْرًا
جَاءَنِي الرَّسُولُ أَجَبْتُ ثُمَّ قَدَرْتُ فَلَمَّا جَاءَهُ
الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَأَلْنَا مَا
بِالْنِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَعْنَ أَيْدِيَهُنَّ قَالَ

نے فرمایا تو نے اللہ کے راستہ میں غازی کے اہل خانہ کی یوں
نگہ رانی کی، حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں اس سے ابو الیسر
کو اتنا دکھ ہوا کہ انہوں نے کہا کاش میں اب ہی مسلمان
ہوا ہوتا اور انہوں نے گمان کیا کہ وہ بھی اہل جہنم سے
ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک سر جھکائے رہے
یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی۔
”اَنَّمُ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَالْمَبَابِ“ ابو الیسر فرماتے ہیں میں
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے یہ
آیت پڑھی صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہ
اس کے ساتھ خاص ہے یا سب لوگوں کے لئے عام
ہے۔ آپ نے فرمایا بلکہ تمام لوگوں کے لئے عام ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ قیس بن ربیع کو کج وغیرہ
نے ضعیف قرار دیا ہے۔ ثریک نے عثمان بن عبد اللہ
سے یہ روایت فیس بن ربیع کی روایت جیسی نقل کی۔ اس
باب میں حضرت ابو امامہ، وائلہ بن اسقع اور انس بن مالک
رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابو الیسر
کا نام کعب بن عمر ہے۔

تفسیر سورہ یوسف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک حضرت یوسف بن
یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام، کریم بن کریم
بن کریم بن کریم ہیں۔ پھر فرمایا اگر میں اتنی دیر قید خانہ میں
رہنا جتنی مدت حضرت یوسف علیہ السلام مقید رہے، پھر
میرے پاس قاصد آتا تو میں قید سے باہر آجانا۔ پھر آپ
نے یہ آیت پڑھی ”فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ“ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت لوط
علیہ السلام پر رحم فرمائے وہ مضبوط دکن
کی پناہ لیتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء

لہ تو جب ان (حضرت یوسف علیہ السلام) کے پاس پہنچا تو آپ نے فرمایا اپنے بادشاہ کی طرف لوط جا (باقی بر صفحہ آئندہ)

انہی کی اولاد سے بھیجے۔

ابو کریب نے بواسطہ عبدہ اور عبد الرحیم، محمد بن عمرو سے فضل بن موسیٰ کی روایت کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے البتہ اس میں ذرہ قومہ کی جگہ ”ذرہ قومہ“ کے الفاظ ہیں۔ محمد بن عمرو فرماتے ہیں ثروت کے معنی کثرت اور حفاظت کے ہیں یہ روایت فضل بن موسیٰ کی روایت سے اصح ہے۔

تفسیر سورہ لعد

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چند یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوئے اور کہا اے ابوقحاف! ہمیں رعد کے متعلق بتائیے کہ یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ ایک فرشتہ ہے جو بادلوں پر مقرر ہے اس کے پاس لگ کے کوڑے ہیں جن کے ساتھ بادلوں کو جہاں اللہ تعالیٰ چاہے ہانکتا ہے۔ کہنے لگے وہ آواز جیسے ہم سنتے ہیں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا بادلوں کو جھڑکتا ہے جب وہ بادلوں کو جھڑکتا ہے تو وہ وہاں تک پہنچتے ہیں جہاں کا اسے حکم ہے۔ یہودیوں نے کہا آپ نے سچ فرمایا پھر کہنے لگے ہمیں بتائیے اسرائیل (حضرت یعقوب علیہ السلام) نے اپنے آپ پر کیا چیز حرام کی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ عرق النساء (بیامی) میں مبتلا ہو گئے اور آپ نے دیکھا کہ اونٹ کے گوشت اور دودھ کے سوا کوئی اور چیز اس کے مناسب نہیں لہذا آپ نے اسے حرام کر دیا۔ انہوں نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَلَىٰ نُوحٍ إِنْ كَانَ لَبَاوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ فَمَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِهِ نَبِيًّا إِلَّا ذُرَّةً مِنْ قَوْمِهِ۔
۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرَيْبٍ نَاعْبَدَةُ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ وَنَحْوِ حَدِيثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ بَعْدَهُ نَبِيًّا إِلَّا ذُرَّةً مِنْ قَوْمِهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ وَنَحْوُ الْكُثْرَةُ وَالْمَنْعَةُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

وَمِنْ سُورَةِ الرَّعْدِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ وَكَانَ يَكُونُ فِي بَنِي عَجَلٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ شَرَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ يَهُودَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَخْبِرْنَا عَنِ الرَّعْدِ مَا هُوَ قَالَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ مَعَهُ مَخَارِيقُ مِنْ نَارٍ يُسَوِّقُ بِهَا السَّحَابَ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ فَقَالُوا فَمَا هَذَا الصَّوْتُ الَّذِي نَسْمَعُ قَالَ زَجْرَةٌ بِالسَّحَابِ إِذَا زَجَرَهُ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى حَيْثُ أَهْرَقُوا صَدَقَتْ فَقَالُوا فَأَخْبِرْنَا عَمَّا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَى نَفْسِهِ قَالَ اشْتَكَى عِرْقُ النِّسَاءِ فَكَوَّ بِجَدِّهِ شَيْئًا يَلَايِمُهُ إِلَّا لَحُومَ الْإِبِلِ وَالْبَهَائِمِ فَإِنَّ ذَلِكَ حَرَّمَ مَا تَلَا صَدَقَتْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَدَّادٍ

(بقیہ صفحہ سابقہ) پھر اس سے پوچھنا کہ انہوں نے کہا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے ۱۲

نَاسِبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ فِي الْأَكْلِ قَالَ الدَّقْلُ وَالْفَارِسِيُّ وَالْحُلْدُ وَالْحَامِضُ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ هَذَا وَسَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ أَخُو عَمَّارِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَمَّارٌ أَثَبَتْ مِنْهُ وَهَوَّابُ أُخْتُ سَفِيَّانِ الثَّوْرِيِّ -

سُورَةُ اِبْرَاهِيمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٌ نَ أَبُو الْوَلِيدِ نَاحِدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبَّابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِنَاءٍ عَلَيْهِ رُطْبٌ فَقَالَ مَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكْلَهَا كُلَّ حِينٍ بِأَذْنِ رَبِّهَا قَالَ هِيَ الْخَلَّةُ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثِلَتْ مِنْ قُوَّةِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَدَرٍ قَالَ هِيَ الْحَنْظَلَةُ قَالَ فَاخْبِرْتُ بِذَلِكَ أَبَا الْعَالِيَةِ فَقَالَ صَدَقَ وَآخَسَنَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبَّابِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي الْعَالِيَةِ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ هَذَا مُوَفَّقًا وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ

ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ تفضل بعضہا علی بعض فی الاکل کلمہ کے بارے میں فرمایا۔ راوی، عمدہ کھٹی اور بیٹھی ہر قسم کی کھجوریں ہوتی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے زید بن ابی انیسہ نے بواسطہ اعمش اس کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ سیف بن محمد، عمار بن محمد کے بھائی ہیں۔ حضرت عمار، ان سے اثبت ہیں اور وہ حضرت سفیان ثوری کے بھانجے ہیں۔

تفسیر سورۃ ابراہیم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تازہ کھجوروں کا ایک کھال لایا گیا آپ نے آیت کریمہ پڑھی مثل کلمۃ طیبۃ الخ لٹ پھر فرمایا کلمۃ طیبۃ سے مراد کھجور ہے پھر پڑھا مثل کلمۃ خبیثۃ الخ لٹ اور فرمایا خبیث کلمہ سے اندر اس کا درخت مراد ہے راوی فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابوالعالیہ کو بتائی تو انہوں نے فرمایا آپ نے سچ کہا اور اچھا بیان کیا۔ قتیبہ نے بواسطہ ابوبکر بن شعیب بن حجاب بواسطہ والد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث بیان کی۔ ابوالعالیہ کا قول مذکور نہیں۔ یہ روایت حماد بن سلمہ کی حدیث سے اصح ہے۔ متعدد دلوگوں نے اسے یونہی موقوف روایت کیا ہے۔ حماد بن سلمہ کے علاوہ کسی دوسرے راوی کو ہم نہیں جانتے جس نے اس حدیث کو مرفوع روایت کیا ہو۔ معمر، حماد بن زید اور کئی دوسرے افراد نے اسے موقوفاً روایت کیا۔ احمد بن عبدہ ضبی نے بواسطہ حماد بن زید اور شعیب بن حجاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۲ لکھ اور باکیہ بات پاکیزہ درخت کی طرح جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان

میں ہر وقت اپنے رب کے حکم سے پھل دیتا ہے ۱۲ لکھ اور گندی بات کی مثال جسے ایک گندہ درخت کہ زمین کے اوپر سے کاٹ دیا گیا اب اسے

سے حدیث عبداللہ بن ابی بکر بن شعیب بن حجاب
رضی اللہ عنہما کی طرح موقوف روایت
کیا ہے۔

حضرت برادر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے
ارشاد پاک ثبت اللہ الذین امنوا الخ کے
بارے میں فرمایا یہ قبر کے بارے میں ہے کہ جب
اس سے پوچھا جاتا ہے تیرا رب کون ہے ؟
تیرا دین کیا ہے ؟ اور تیرا نبی (صلی اللہ علیہ
وسلم) کون ہے ؟ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت
تلاوت فرمائی یوم تبدل الارض غیر الارض الخ اور
پوچھا یا رسول اللہ ! اس وقت لوگ کہاں ہوں گے ؟
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل صراط پر ہوں گے یہ حدیث حسن
صحیح ہے اور حضرت عائشہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

تفسیر سورہ حجر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدار میں سنا نہ پڑھا
کرتی تھیں اور وہ نہایت حسینہ تھیں، بعض لوگ آگے بڑھ جاتے
یہ اٹنک کہ پہلی صف میں کھڑے ہوتے تاکہ اسے نہ دیکھ سکیں
اور بعض لوگ اس قدر پیچھے رہتے کہ آخری صف میں کھڑے
ہوتے اور رکوع کی حالت میں بغلوں کے نیچے سے اسے دیکھتے
اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ الْاٰ

عِبَادَةَ الصَّبِيِّ نَاحِدًا بِنَ زَيْدٍ عَن شُعَيْبِ بْنِ
الْحَبَابِ عَن اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْو حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ بَكْرٍ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبَابِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَابُودَاؤُدَ
نَاشِعَةً قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ
قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ
عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي قَوْلِهِ يُثَبِّتُ اللَّهُ الْكَذِبِينَ أَمَنُوا بِالْقَوْلِ
الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ
قَالَ فِي الْقَبْرِ إِذَا قِيلَ لَكَ مِنْ رَبِّكَ وَمَا دِيْنُكَ
وَمَنْ نَبِيِّكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسُفِيَانُ عَنْ
دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ
تَلَّتْ عَائِشَةُ هَذِهِ الْآيَةَ يَوْمَ تَبَدَّلَ الْأَرْضُ
غَيْرَ الْأَرْضِ مِنْ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ يَكُونُ
النَّاسُ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَقَدَّرُوا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ۔

سُورَةُ الْحَجَرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
۱۰۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَابُوحُ بْنُ قَيْسٍ
الْجَذَامِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْدَاءِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ امْرَأَةٌ تَصَلِّيْ خَلْفَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَنَاءُ
مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ
يَتَفَقَّحُونَ فِي الصَّلَاةِ الْأَوَّلِ لِأَنَّهُ
لَا يَدَاهَا وَيَسْتَخِرُ بَعْضُهُمْ حَتَّى يَكُونُ فِي

سے اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں حق بات پر ثابت رکھنا ہے ۱۲ جس دن زمین دوسری

زمین سے بدل دی جائے گی ۱۲

۱۲ اور ہم نے تم میں سے آگے بڑھنے اور پیچھے رہنے والوں کا علم ہے ۱۲

الصَّيْفِ الْمَوْحَدِ فَإِذَا رَكَمَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ
إِبْطِيهِ فَأَنْذَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَكَفَدَ عَدَمَنَا
الْمُسْتَقْدَمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ
وَرَوَى جَعْفَرُ بْنُ سُبَيْمَانَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ
عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوَازِ عَنْ نَحْوِهِ وَلَمْ
يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا أَشْبَهُ أَنْ
يَكُونَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ نُوحٍ.

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٌ نَا عُمَانُ
بْنُ عُمَرَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ جُبَيْبٍ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لِيُجَهَنَّمَ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ
السَّيْفَ عَلَى أُمَّتِي أَوْ قَالَ عَلَى أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ
بْنِ مِغْوَلٍ.

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٌ نَا أَبُو
عَلِيٍّ الْحَنْفِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلَّهِ أَمُّ الْقُرْآنِ وَأَمُّ الْكِتَابِ
وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُدَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ
مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ
عَبْدِ الدَّحْلَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي
بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ مِثْلُ أَمْرِ
الْقُرْآنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَهِيَ مَقْسُومَةٌ بَيْنِي
وَبَيْنَ عَبْدِي وَوَلِيِّي مَا سَأَلَ.

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

جعفر بن سلیمان نے ابواسطہ عمرو بن مالک
ابوالجوزاء سے اس کے ہم معنی حدیث روایت
کی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
کا واسطہ ذکر نہیں کیا یہ روایت حدیث
نوح کی نسبت زیادہ صحیح ہونے کے لئے
اشبہ ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم کے سات
دروازے ہیں۔ ان میں سے ایک دروازہ اس کے
لئے ہے جس نے میری امت یا (فرمایا) امت محمد صلی
اللہ علیہ وسلم پر تلوار کھینچی۔ یہ حدیث غریب ہے
ہم اسے صرف مالک بن مغول کی روایت سے
پہچانتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا الحمد للہ (سورۃ فاتحہ) ام القرآن
ام الکتاب اور سبع مثانی ہے۔ یہ روایت
حسن صحیح ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے
تورات و انجیل میں ام القرآن کی مثل کوئی سورت نازل
نہیں فرمائی یہ سبع مثانی ہے اور میرے اور میرے
بندے کے درمیان تقسم ہے اور میرے بندہ کے
کے لئے وہی کچھ ہے جو اس نے مانگا۔

قتیبہ نے ابواسطہ عبدالعزیز بن محمد، علماء

بن عبد الرحمن اور عبد الرحمن حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابی بن کعبؓ کے پاس تشریف لائے وہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے اس کے بعد پہلی حدیث کے ہم معنی مروی ہے عبد العزیز بن محمد کی روایت زیادہ طویل اور پوری ہے اور عبد العزیز بن جعفر کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ کئی لوگوں نے علامہ ابن عبد الرحمن سے پوچھی روایت کی ہے۔

حضرت ابو سعید خدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ”ان فی ذلک لآیات لِّمَنْتَوَسَّمین“ لہٰذا یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے سمجھتے ہیں۔ بعض علماء نے اس آیت کی تفسیر میں ”مَنْتَوَسَّمین“ سے ”اہل فراست“ کے معنی مروی ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت مبارکہ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ”آئم کے بارے میں فرمایا یٰۤاَیُّہَا اَہْلَ الْاِیْمِ“ کہنے کے متعلق ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے لیث بن ابی سلیم کی روایت سے سمجھتے ہیں۔ عبد اللہ بن ادريس نے بواسطہ لیث بن ابی سلیم اور بشر، حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی۔

تفسیر سورہ النحل

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت

مُحَمَّدٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى أَبِي وَهُوَ يُصَلِّي فذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَوَاقِفَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَطُولُ وَاتَّخَذُوا هَذَا أَحْكَمَ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْحَبِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ .

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَبِيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ يَنْوَرُ اللَّهُ ثُمَّ كَرَأَتْ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسَّمِينَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَفْسِيرِ هَذِهِ الْآيَةِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسَّمِينَ قَالَ لِّلْمُتَفَرِّسِينَ .

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّنْبِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ كَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ بَشَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ قَالَ عَنْ قَوْلٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ كَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَذْرِيسٍ عَنْ كَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ بَشَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ .

مِنْ سُورَةِ النَّحْلِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَمْرُو

لہٰذا بیشک اس میں فراست والوں کے لئے نشانیاں ہیں ۱۲ لہٰذا ہم ان سب سے ان کے اعمال کے بارے میں پوچھیں گے ۱۲

ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زوال اور ظہر کے درمیان کی چار رکعتوں کا ثواب نماز سحر کے برابر ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا اس وقت دنیا کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔ پھر آپ نے یہ بڑھا "یَتَقَبَّلُ ظِلَالَهُ" لہٰذا یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف علی بن عاصم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بُنْ عَاصِمٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ اللَّهَ بَنِي عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تَحْسَبُ بِمِثْلِ هُنَّ مِنْ صَلَاةٍ ۱ لَسَحَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللَّهَ نِلْكَ السَّاعَةِ ثُمَّ قَدْ يَتَقَبَّلُ ظِلَالَهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّامِلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ الْآيَةُ كَلَامُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنگ احد کے دن جو سٹھ انصار اور چھ مہاجرین شہید ہوئے ان میں سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ کافروں نے ان کا منہ کیا تھا۔ انصار کہنے لگے اگر یہ لوگ (کفار) کسی دن ہمارے ہتھے چڑھ گئے تو ہم اس سے زیادہ ان کے ساتھ کریں گے۔ راوی فرماتے ہیں فتح مکہ کے دن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "وَإِنْ عَاقَبْتُمْ أُولَئِكَ عَلَى آثَمِ مَقَرٍّ يَذَلَّ اللَّهُ عَنْكُمْ" اس پر ایک آدمی کہنے لگا اس کے بعد قریش انہیں (یعنی یہی حال رہا تو ان کا خاتمہ یقینی ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار آدمیوں کے علاوہ باقی لوگوں سے ہاتھ روکو، یہ حدیث حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

تفسیر سورہ بنی اسرائیل

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ شَرَى أَبُو بَرْكَةَ كُحْبٌ قَالَتْ لَنَا كَانَ يَوْمًا أُصِيبَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَرْبَعَةٌ وَسِتُّونَ رَجُلًا وَمِنْ الْمُهَاجِرِينَ سِتَّةٌ مِنْهُمْ حَمَزَةُ فَخَسَلُوا بِهِمْ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ لَكِنَّ أَصَبْنَا مِنْهُمْ يَوْمًا مِثْلَ هَذَا التُّرْبِيِّينَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ فَتَحِ مَكَّةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِنْ عَاقَبْتُمْ أُولَئِكَ فَمِثْلُ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهِ وَلَكِنْ صَبَرْتُمْ فَإِنْ هُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ فَقَالَ رَجُلٌ لَا قُدْرَتِي بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفُّوا عَنِ الْقَوْمِ إِلَّا أَرْبَعَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمِنْ سُورَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثوب معراج میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی راوی کہتے ہیں اس کے بعد آپ نے

۱۲۔ اس کا سایہ دلہنے اور بایں اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے بھٹکتے ہیں ۱۲۔ اور اگر تم انہیں مزا دو تو اتنی ہی دو جتنی تمہیں تکلیف دی گئی اور اگر صبر کرو تو بیشک صبر والوں کے لئے صبر سے اچھلے ۱۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر بعض لوگوں کو ان میں داخل کرنے سے مستثنیٰ کر کے لے کر قتل کا حکم صادر فرمایا وہ کل پندرہ مرد و زن تھے جن میں سے صرف چار آدمی قتل کئے گئے باقی تے اسلام قبول کر لیا تھا۔ وہ یہ چار ہیں معا عبد اللہ بن حطل (باقی بر صفحہ ۴۴۲)

حضرت موسیٰ کا جلیلہ بیان کرتے ہوئے فرمایا وہ ایسے آدمی ہیں (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا درمیانہ قد اور درمیانے بال گویا کہ قبیلہ شموہ کے ایک فرد ہیں۔ اور میں نے حضرت عیسیٰ سے ملاقات کی۔ پھر آپ نے اسکا جلیلہ بیان فرمایا وہ درمیانے قد اور سرخ رنگ کے گویا کہ ابھی ابھی حمام سے تشریف لائے ہیں۔ اور میں نے حضرت ابراہیمؑ کو دیکھا اور میں نے اولاد میں سے سب سے زیادہ انکا ہم صورت ہوں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا مجھے دو پیالے دیئے گئے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ مجھ سے کہا گیا جو چاہیں لے لیں میں نے دودھ کا پیالہ لیا اور اسے پی لیا مجھے کہا گیا فطرت کی طرف آپ کی راہ نمائی کی گئی یا (کہا گیا) آپ نے فطرت کو پایا اگر آپ شراب پی لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں شب معراج، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زیریں کسا ہوا اور لگام ڈالی ہوئی براق لایا گیا۔ اس نے آپ کا سوار ہونا دشوار بنا دیا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے اس سے فرمایا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح کرتا ہے حالانکہ آپ سے زیادہ معزز و محترم آج تک تجھ پر سوار نہیں ہوا۔ یہ سنکر وہ پسینہ پسینہ ہو گیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبد الرزاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہم بیت المقدس پہنچے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنی انگلی کے اشارہ سے پتھر توڑ کر اس کے ساتھ براق کو بانڈھا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَللّٰہِیَّ صَلِّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ حَیْنَ اُسْرِیْ بِنِیْ لَیْقَیْتُ مُوسٰی قَالَتْ فَتَعَنَّتْہُ فَاِذَا رَجُلٌ قَالَتْ حَسِبْتُہُ قَالَتْ مُضْطَرِبٌ رَّجُلٌ الدَّائِسُ کَانَہُ مِنْ رِّجَالِ مَثْنُوۃٍ قَالَتْ وَلَیْقَیْتُ عِیْسٰی قَالَتْ فَتَعَنَّتْہُ قَالَتْ رَبْعَلۡہُ اَحْمَرُ کَانَہُ خَدِیجٌ مِنْ دِیْمَاسٍ یَعْنِی الْحَمَامَ وَرَاٰیْتُ اِبْرٰہِیْمَ قَالَتْ اَنَا اَشْبَہُ وَلَدَہِ بِہِ قَالَتْ وَاَیَّتُ یَا نَاعِیْنِ اَحَدُہُمَا لَبَنٌ وَالْاُخَرُ فِیْہِ خَمْرٌ فَقِیْلَ لَیْ خُدَّ اَیْہِمَا یَشْتَتُ فَاَخَذَتْ الدَّائِسُ فَشَرِبَتْہُ فَقِیْلَ لَیْ هٰذِیۡتِ لِلْفِطْرَۃِ اَوْ اَصَبْتَ الْفِطْرَۃَ اَمَّا اِنَّکَ لَوَاخِذَاتُ الْحَمْرِ غَوِیْتُ اَمَّتْکَ هٰذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَتٰی بِالْبُرَاقِ لَیْلَۃِ اُسْرِیْ بِہِ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاَسْتَضَعَبَ عَلَیْہِ فَقَالَ لَمَّا جَبْرِیْلُ اِمْحَدًا فَفَعَلَ هٰذَا فَمَارَکَبَکَ اَحَدًا اَکْرَمَ عَلٰی اللّٰہِ مِنْہُ قَالَتْ فَاَرَفَضَ عَرَفَا هٰذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَلَا نَعْرِفُہُ اِلَّا مِنْ حَدِیثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ۔

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا یَعْقُوبُ بْنُ اِبْرٰہِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ نَا ابُو ثَمِیْلَةَ عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ جُنَادَةَ عَنِ ابْنِ بَرِیْدَةَ عَنْ اَبِیہِ قَالَتْ قَالَتْ رُسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ لَمَّا اَنْتَهَیْنَا اِلٰی بَیْتِ الْمَقْدَاسِ قَالَتْ جَبْرِیْلُ بِاصْبِعِ فَخَرَقَ بِہِ الْحَجَرَ وَشَدَّ بِہَا الْبُرَاقَ هٰذَا حَدِیثٌ غَرِیْبٌ۔

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنِ عَقِیْلِ بْنِ الزُّهْرٰی عَنِ اَبِی سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ

جب مجھے قریش نے بھٹلایا تو میں کعبۃ اللہ کے پاس کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے ظاہر کر دیا اور میں دیکھ دیکھ کر اس کی نشانیاں انہیں بتاتا رہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت مالک بن صعصعہ،

ابو سعید، ابن عباس، ابو ذر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ **وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي ارَيْنَاكَ إِلَّا عَلَيْكَ وَسَلَّمَ** کو اس بات دکھایا گیا جب آپ کو بیت المقدس کی سیر کرائی گئی قرآن میں جس شجرہ ملعونہ کا ذکر ہے اس سے ٹھوہڑ کا درخت مراد ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ **وَقُرْآنَ الْفَجْرِ** کے بارے میں فرمایا رات اور دن کے فرشتے اس وقت موجود ہوتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علی بن مسہر نے بواسطہ اعمش اور ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ علی بن حجر نے بواسطہ مسہر اور حضرت اعمش سے یونہی بتایا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ **يَوْمَ تَدْعُو كُلُّ اُنَاسٍ بِاَمَامِهِمْ** کی تفسیر میں فرمایا ایک آدمی بلا یا جائے گا اس کا نامہ اعمال دائیں میں دیا جائے گا، اس کا

بُن عَبْدَ اللَّهِ اَنَّ مَسُوكَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَذَّبْتَنِي قَرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحَجَرِ فَجَاءَ اللَّهُ لِي بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعَصَعَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَأَبْنِ مَسْعُودٍ۔

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عُمَرَ سَفِيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي ارَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنِ رُبِّهَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِى بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَاشْجَرُهُ الْمَلْعُونَةُ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقْوِمِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا تَشْهَدُكَ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرْنَا حَوْكَةً۔

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَاعِبِيُّ اللَّهِ عَنْ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى يَوْمَ

۱۱۔ اور ہم نے جو کچھ آپ کو دکھایا اسے لوگوں کی آزمائش کے لئے دکھایا ۱۲۔ اور صبح کا قرآن بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں ۱۳۔ جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے ۱۴۔

نَادَوْا كُلَّ إِنْسَانٍ بِأَمَامِهِمْ تَالِ يَدْعِي أَحَدَهُمْ
فَيُعْطِي كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ وَيُسْأَلُكَ فِي جَسَدِهِ
سِتْرُونَ ذُرَاعًا وَيُبَيِّضُ وَجْهَهُ وَيَجْعَلُ عَلَى
رَأْسِهِ تاجًا مِّنْ نُورٍ يَتَلَا لَّا فَيَنْطَلِقُ إِلَى
أَصْحَابِهِ فَيَرُونَهُ مِنْ بُعْدٍ فَيَقُولُونَ اللَّهُمَّ
إِئْتِنَا هَذَا وَبَارِكْ لَنَا فِي هَذَا أَحْسَنَ يَأْتِيهِمْ
فَيَقُولُ لَهُمُ ابْشِرُوا كُلَّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِثْلُ
هَذَا أَمَّا الْكَافِرُ فَيَسْوَدُ وَجْهَهُ وَيَسْأَلُ لَّهُ
فِي جَسَدِهِ سِتْرُونَ ذُرْعًا عَلَى صُورَةِ آدَمَ وَ
يُبَكِّسُ تاجًا فَيَرَاهُ أَصْحَابُهُ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ
بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا اللَّهُمَّ لَا تَأْتِنَا هَذَا قَالَ
فَيَأْتِيهِمْ فَيَقُولُونَ اللَّهُمَّ اخْزِهِ فَيَقُولُ أَبْعَدْكُمْ
اللَّهُ فَإِنَّ كُلَّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِثْلُ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالسَّيِّدُ إِسْمُهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاوَكِيْعٌ عَنْ دَاوُدَ
بْنَ يَزِيدَ الزَّعَا فِرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي قَوْلِي عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا تَحْمُودًا
وَسُئِلَ عَنْهَا قَالَ هِيَ الشَّفَاعَةُ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ وَدَاوُدُ الزَّعَا فِرِيُّ هُوَ دَاوُدُ الْأَدَوِيُّ وَ
هُوَ عَمْرُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ -

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِيَانُ عَنْ
ابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ جَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنْ ابْنِ
مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثًا
وَسِتْرُونَ ذُصْبًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَطْعَنُهَا بِمِخْصَرَةٍ فِي يَدِهِ وَرُبَّمَا
قَالَ يُعَوِّدُ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَذَهَبَ الْبَاطِلُ

جسم ساٹھ گز لمبا کر دیا جائے گا چہرہ سفید ہو جائے گا اور
سر پر چمکدار موتیوں کا تاج رکھا جائے گا پھر وہ اپنے دوستوں
کی طرف جائے گا وہ اسے دور سے دیکھ کر کہیں گے
اے اللہ! اسے ہمارے پاس لا اور ہمارے لئے
اسے بابرکت بنا حتیٰ کہ جب وہ ان کے قریب آئے گا
تو ان سے کہے گا خوش ہو جاؤ تم میں سے ہر ایک کے لئے یہی
ہے۔ کافر کا چہرہ سیاہ کر دیا جائیگا اس کا جسم ساٹھ گز لمبا کیا
جائیگا جیسا کہ آدم علیہ السلام کا تھا۔ اور اسے بھی ایک تاج پہنا یا
جائیگا اس کے ساتھی اسے دیکھ کر کہیں گے ہم اس کی برائی سے
اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ یا اللہ! اسے ہمارے پاس نہ لا
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر وہ ان کے پاس آئے گا
تو وہ کہیں گے اے اللہ! اسے رسوا کر وہ کہے گا اللہ تعالیٰ تمہیں
دور رکھے تم میں سے ہر ایک کے لئے یہی کچھ ہے۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے، سدی کا نام اسماعیل بن عبد الرحمن ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ
کے ارشاد عسی ان یبعثک الخ کے بارے میں آپ
سے پوچھا گیا آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد شفاعت
ہے۔ یہ حدیث حسن ہے داؤد زعافر سے،
داؤد ادوی مراد ہیں اور وہ عبد اللہ بن ادویس
کے چچا ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع
پر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے (اس وقت) کعبہ مکرمہ
میں تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں پھڑی یا لکڑی تھی اس
کے ساتھ آپ ان بتوں کو مارتے اور گرتے جانے لگے اور
فرماتے جاتے تھے جَاءَ الْحَقُّ وَذَهَبَ الْبَاطِلُ الْحَقُّ وَابْتَدَى

سہ عنقریب آپ کا رب آپ کو تعریف کی جگہ نظر کرے گا ۱۲۷۷ حق آیا اور باطل مرٹ گیا ۱۲

اباطل الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے پھر جب آپ کو ہجرت کا حکم ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی رب ادخلنی مدخل صدق الخ لہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے قریش نے یہودیوں سے کہا ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں جسے ہم اس شخص (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) سے پوچھیں انہوں نے کہا روح کے بارے میں پوچھو چنا انہوں نے آپ سے روح کے بارے میں دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی ویسئلونک عن الروح الخ یہ سکر کہنے لگے ہمیں بڑا علم دیا گیا ہے۔ ہمیں تورات دی گئی اور جسے تورات دی گئی اسے بہت بڑی بھلائی دی گئی اس پر یہ آیت نازل ہوئی قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی الخ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ طیبہ کے کھیتوں میں سے جا رہا تھا آپ کھجور کی ایک لکڑی پر ٹیک لگائے ہوئے تھے جاتے جاتے یہودیوں کی ایک جماعت پر آپ کا گزرا ہوا تو ان میں سے بعض نے کہا ان سے کچھ پوچھو بعض نے کہا نہ پوچھو کیونکہ ان سے ایسی بات سنو گے جو تمہیں بری لگے گی (پھر بھی انہوں نے سوال کر دیا)

لہ اسے رب مجھے بھی طرح داخل کر اور بھی طرح باہر لے جا اور مجھے اپنی طرف سے مدد کا غلبہ عطا فرما ۱۲ لہ اور آپ سے روح کے بارے میں پوچھنے ہیں فرمادیجئے! روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں مقولاً علم دیا گیا ۱۳ لہ فرمادیجئے! اگر سمندر میرے رب کے کلمات کے لئے سیاہی ہو تو سمندر ضرور ختم ہو جائیں اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی ۱۲

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاجِدٌ عَنْ قَابُوسِ بْنِ أَبِي خَبِيَّانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثُمَّ أَمْرًا لَهُ جَبْرَتُ بْنُ قَنَزَلَةَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلْتُ رَبِّ ادْخُلْنِي مَدْخَلَ صِدْقٍ وَ أَخْرِجْنِي مَخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ قُرَيْشٌ لِيَهُودٍ أَعْطَوْنَا شَيْئًا نَسْأَلُ عَنْهُ هَذَا الرَّجُلُ فَقَالَ سَلُوهُ عَنِ الدُّوْحِ فَإِنَّ ذَلِكَ اللَّهُ تَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الدُّوْحِ قُلِ الدُّوْحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْحِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قَالُوا أَوْتِينَا عِلْمًا كَبِيرًا أَوْتِينَا التَّوْرَةَ وَمَنْ أَوْتِيَ التَّوْرَةَ فَقَدْ أُوْتِيَ خَيْرًا كَبِيرًا قَالُوا نَزَلَتْ قُلُ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِثْلَ آدَاءِ الْكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفَذَ الْبَحْرُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمَةَ نَاسِ عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْرَافِيلَ عَنْ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ بِأَمْدِيْنَةَ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصِيْبٍ فَمَرَّ بِفَرٍّ مِّنْ آلِ يَهُودٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ سَأَلْتُمُوهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ فَإِنَّهُ يَسْمَعُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقَالُوا

صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالِ الْمُرَادِيِّ أَنَّ يَهُودَ بَيْنَ
قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ إِذْ هَبَّ بِنَا إِلَى
هَذَا لِيَتِي نَسْأَلُكَ فَتَالَ لَا تَقُلْ لَمْ يَتِي فَإِنَّهُ
إِنْ يَسْمَعُهَا تَقُولُ نَبِيٌّ كَانَتْ لَمْ أَرْبَعَةَ أَجْمِينَ
فَاتِيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَاهُ عَنْ
قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ
بَيِّنَاتٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا
النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَسْرِقُوا
وَلَا تَسْعُرُوا وَلَا تَمْشُوا بِرِجْلِي إِلَى سُلْطَانٍ
فَيَقْتُلَهُ وَلَا تَكُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْنُتُوا مُحَصَّنَةً
وَلَا تَقْرَبُوا مِنَ الرَّحْفِ شَيْئًا شُبَّانَةً وَعَلَيْكُمْ
إِلَهُهُدَى خَاصَّةً لَا تَعْتَدُوا فِي الْمَسْبُوتِ فَقِيلَ
يَا يَهُودُ وَرَجُلَيْهِ وَقَالَ نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا
يَمْنَعُكُمَا أَنْ تُسَلِّمَا قَالَا إِنْ دَاوُدَ دَعَا اللَّهَ أَنْ لَا
يَذَالَ فِي دُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ أَسْلَمْنَا أَنْ
تَقْتُلَنَا إِلَهُهُدَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَسَبُ سُلَيْمَانَ
بْنِ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ جُبَيْرٍ وَكُوَيْلٍ كُرْعَانَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَشِيْمٍ
عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافُهَا قَالَ
نَزَلَتْ بِمَكَّةَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ نَسَبَهُ
الْمُشْرِكُونَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَأَنْزَلَ
اللَّهُ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ فَيَسَبُّ الْقُرْآنَ وَ
مَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ وَلَا تَخَافُهَا عَنْ
أَهْلِيكَ بِأَنْ تَسْمَعَهُمْ حَتَّى يَأْخُذُوا عِنْدَكَ

ہو جائیں گی پھر وہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں پوچھنے
لگے و لَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى اَلْحُرْمَانَ اَلْحُرْمَانَ اَلْحُرْمَانَ اَلْحُرْمَانَ
فرمایا (وہ نو نشا نیاں یہ ہیں) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ
ٹھہراؤ، زنا نہ کرو، کسی کو ناحق قتل نہ کرو جبکہ اللہ نے اسے
حرام قرار دیا، چوری نہ کرو، جادو نہ کرو، کسی بے گناہ کو
حاکم کے پاس نہ لے جاؤ کہ وہ اسے مار ڈالے، سود نہ
کھاؤ، کسی پاکدامن کو الزام نہ دو، میدان جہاد سے نہ بھاگو
حضرت شعبہ کو (نویں بات میں) شک ہے اور اسے یہودیوں
خصوصاً تمہارے لئے یہ کہ ہفتہ کے دن حد سے متجاوز نہ ہو (یہ سنکر)
دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں چومے
اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ بلاشبہ آپ نبی ہیں۔ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں اسلام قبول کرنے سے
کوئی چیز مانع ہے؟ کہنے لگے حضرت داؤد علیہ السلام
نے دعا مانگی تھی کہ ان کی اولاد میں ہمیشہ نبی آتا رہے ہمیں
ڈر ہے کہ کہیں یہودی ہمیں قتل نہ کر ڈالیں۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

شعبہ نے بلا واسطہ حضرت ابن عباس اور شمیم نے
بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کیا کہ
آیت کریمہ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافُهَا ”مکہ مکرمہ میں نازل
ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھتے ہوئے آواز بلند
کرتے تو مشرکین قرآن کو نیز اس کے اتارنے اور لانے
والے کو گالیاں دیتے اس پر آیت مذکورہ نازل ہوئی
کہ آپ بلند آواز سے نماز نہ پڑھیں کیونکہ قرآن پاک اس کے
اتارنے والے اور لانے والے کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ اور
نہ بہت آہستہ پڑھیں کہ آپ کے صحابہ کرام بھی نہ سن سکیں
(بلکہ درمیانی آواز میں پڑھیں) کہ وہ آپ سے
سیکھ سکیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

لے اور بیشک ہم نے مگر کوئی اور روشن نشا نیاں دیں ۱۲ لے اور اپنی نافرمانیوں سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے درمیان راستہ چاہو ۱۲

الْقُرْآنَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهِيَةً
نَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
فِي قَوْلِهِ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتُ
بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا قَالَ نَزَلَتْ وَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ
بِمَكَّتَ وَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ
بِالْقُرْآنِ فَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوا
شَمُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْذَرَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ
فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِيُبَيِّنَ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ
أَيُّ يَقْرَأَ تِلْكَ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ
وَلَا تُخَافُتُ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ وَابْتَغِ بَيْنَ
ذَلِكَ سَبِيلًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِيَانُ
عَنْ مَسْعَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي الْجُودِ عَنْ
زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِحَدِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ
أَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ لَا قُلْتُ بَلَى قَالَ أَنْتَ
تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَصْلَحُ بِحَرِّ تَقُولُ ذَلِكَ قُلْتُ
بِالْقُرْآنِ بَيْنِي وَبَيْنَكَ الْقُرْآنُ فَقَالَ
حَدِيفَةُ مَنِ احْتَجَّ بِالْقُرْآنِ فَقَدْ أَفْلَحَ
قَالَ سَفِيَانُ يَقُولُ قَدْ أَجْتَبَهُ وَرَبِّمَا قَالَ
قَدْ أَفْلَحَ فَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِي أُسْرِيَ بَعْبِدَهُ
لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ
الْأَقْصَى قَالَ أَفْتَرَاهُ صَلَّى فِيهِ قُلْتُ لَا
قَالَ لَوْ صَلَّى فِيهِ لَكُنْتُ عَكْبُكُ الْصَّلَاةُ
فِيهِ كَمَا كُنْتُ الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
قَالَ حَدِيفَةُ قَدْ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے آیت کہ یہ "ولا تجھر" نہ نازل ہوئی تو اس وقت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں پوشیدہ
تھے حضور اکرم اپنے صحابہ کرام کو نماز پڑھاتے تو
قرآن پاک باواز بلند پڑھتے مشرکین منکر قرآن کو
نیز اس کے لئے اور اتارنے والے کو برا بھلا
کہتے اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرمایا (اتنی) بلند آواز سے قرأت نہ فرمائیں کہ
مشرکین منکر گالیاں دیں اور اتنی پست آواز
سے نہ پڑھیں کہ صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
سن نہ سکیں بلکہ درمیانی راہ اختیار فرمائیں۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

زید بن حبیش فرماتے ہیں میں نے حضرت حذیفہ بن یمان سے
پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز پڑھی
ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں؟ انہوں
نے کہا اے خالی سروالے تم یہ کہتے ہو تمہارے پاس کیا ثبوت ہے؟
میں نے عرض کیا قرآن سے کہتا ہوں یعنی میرے اور آپ کے
درمیان قرآن (فیصل) ہے حضرت حذیفہؓ نے فرمایا جس نے قرآن
سے استدلال کیا وہ کامیاب ہوا سفیان فرماتے ہیں قدا حجۃ اود
قدا قلح "دونوں قسم کے الفاظ آئے ہیں حضرت نے اس نے یہ آیت
پڑھی سبحن الذی اسری بعبدہ ﷺ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا تمہارا
کیا حال ہے کہ آپ نے وہاں نماز پڑھی ہے؟ فرماتے ہیں میں نے
عرض کیا نہیں حضرت حذیفہؓ نے فرمایا اگر آپ نے وہاں نماز پڑھی
ہوتی تو تم پر بھی نماز پڑھنا فرض کر دی جاتی ہے جیسے مسجد حرام
میں فرض کر دی گئی حضرت حذیفہؓ نے اصل واقعہ بیان کرنے
ہوئے فرمایا آپ کے پاس ایک جانور لایا گیا جس کی پیٹھ لمبی
تھی اور اس کا قد حد بھر تک پہنچتا تھا وہ دونوں (نبی کریم صلی اللہ

ﷺ) اسے پاکیزگی ہے جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا ۱۲

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَابَّةٍ كَلْبِيَّةٍ الظَّهْرُ مِمَّا وَدَدَ هَكَذَا
خَطْوُهُ مَدًّا بَصِيرَةً فَمَا زَالَ يَلْظُرُ الْبَرَّاقَ حَتَّى رَأَى
الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَوَعَدَ الْآخِرَةَ أَجْمَعَ ثُمَّ سَاجَدَا
عَوْدَهُمَا عَلَى بَدَنِيهِمَا قَالَ وَيَتَخَذُّونَ أَنَّهُ رِبَطُهُ
يَوْمَ آيَفُؤُا مِنْهُ وَإِنَّمَا سَخَّرَهُ لِمَا عَلِمُوا الْغَيْبِ الشَّهَادَةَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ
زَيْدٍ عَنْ جَدِّ عَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْمُخْذَرِّمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ
وَيَبْدَأُ بِوَأْدِ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ
أَدَمٌ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ يَوَائِي وَإِنَّا أَوَّلُ مَنْ
يُنشَأُ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ قَالَ فَيَقْضَى النَّاسُ ثَلَاثَ
فَرَاعَاتٍ فَيَأْتُونَ أَدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ ابْنُ آدَمَ فَاشْفَعْ
لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ إِنِّي أَذْنِبْتُ ذَنْبًا أَهْبَطْتُ
مِنْهُ إِلَى الْأَرْضِ وَلَكِنْ آيَتُوا نُوحًا فَيَأْتُونَ نُوحًا
فَيَقُولُ إِنِّي دَعَوْتُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ دَعْوَةً فَأُهْلِكُوا
وَلَكِنْ أَذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ
فَيَقُولُ إِنِّي كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثُمَّ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْهَا كَذِبَةٌ
إِلَّا مَا حَلَّ بِهَا عَنْ دِينِ اللَّهِ وَلَكِنْ آيَتُوا مُوسَى
فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا وَلَكِنْ
آيَتُوا عِيسَى فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ إِنِّي عِبْدَتُ
مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ آيَتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فَيَأْتُونَ فَيَنْطَلِقُ مَعَهُمْ وَقَالَ ابْنُ
جَدِّ عَانَ قَالَ أَنَسُ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَآخِذٌ بِمَخْلَقَةِ بَابِ
الْجَنَّةِ فَاقْعُوقُهَا فَيَقَالُ مَنْ هَذَا فَيَقَالُ مُحَمَّدٌ

علیہ وسلم اور حضرت جبریلؑ براق کی پیٹھ سے اس وقت تک
جدانہ ہوئے جب تک کہ جنت اور دوزخ اور آخرت کے
 وعدہ کو مکمل طور پر دیکھ نہیں لیا پھر وہ دونوں جیسے گئے
تھے اسی طرح واپس لوٹے حضرت عذیرؑ نے فرمایا لوگ کہتے
ہیں آپ نے براق کو باندھا حالانکہ غیب و شہادت کے جاننے والے
نے آپ کیلئے مسخر کر دیا فقاریہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بروز قیامت (تمام) اولاد آدم کا قائد
ہوں گا اور مجھے (اس پر) فخر نہیں محمد کا بھٹنڈا میرے ہاتھ میں ہو گا
اور کوئی فخر نہیں حضرت آدم اور دیگر تمام انبیاء اس دن میرے بھٹنڈے
کے نیچے ہوں گے اور مجھے کوئی فخر نہیں۔ آپ فرماتے ہیں لوگ تین بار گھبرائیں
گے پھر وہ حضرت آدم کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے آپ ہمارے
باپ ہیں اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے آپ فرمائیں گے مجھے غرض
واقع ہوئی جس کے باعث مجھے زمین پر اتنا پڑا مگر حضرت نوح کے پاس
جاؤ پھر وہ نوح کے پاس جائیں گے آپ فرمائیں گے میں نے زمین پر
ایک دعا مانگی تھی اور وہ لوگ ہلاک کر دیئے گئے۔ تم حضرت ابراہیمؑ
کے پاس جاؤ وہ حضرت ابراہیمؑ کی خدمت میں حاضر ہوں گے آپ
فرمائیں گے میں نے تین مرتبہ (بظاہر) خلاف واقعہ بات کہی نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہوں نے ان تینوں باتوں سے دین
الہی کو بچانے کے لئے جیلہ کیا حضرت ابراہیمؑ فرمائیں گے حضرت
موسیٰؑ کے پاس جاؤ آپ فرمائیں گے میں نے ایک آدمی کو قتل کیا تھا
تم عیسیٰؑ کے پاس جاؤ وہ حضرت عیسیٰؑ کی خدمت میں حاضر ہوں گے وہ
فرمائیں گے لوگوں نے خدا کے سوا مجھے بھی معبود بنا لیا تھا تم حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ آپ فرماتے ہیں پھر وہ میرے
پاس آئیں گے (اور) میں ان کے ساتھ چلوں گا۔ ابن جددان کہتے ہیں
حضرت انسؓ نے فرمایا گویا کہ میں اب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھ رہا ہوں آپ نے فرمایا میں جنت کے دروازے کی زنجیر
کھٹکھاؤں گا کہا جائے گا کون؟ جواب دیا جائے گا

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، چنانچہ وہ میرے لئے دروازہ کھولیں گے اور مرجا کہیں گے، میں سجدہ ربیز ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد و ثناء کا کچھ حصہ الہام فرمائیں گا۔ مجھے کہا جائیگا سر اٹھائیے، مانگیں عطا کیا جائیگا، شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی، اور فرمائیے آپ کی بات مانی جائیگی (آپ نے فرمایا، یہی وہ مقام محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا عسیٰ ان یبعثک سفیان فرماتے ہیں اس روایت میں حضرت انسؓ کی یہی ایک بات مذکور ہے کہ آپ نے فرمایا میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔ یہ حدیث حسن ہے بعض نے اسے بواسطہ انصرہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔

تفسیر سورہ کہف

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا تو بت کالی کا خیال ہے کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ وہ نہیں جو حضرت خضرؑ کے (ہم سفر) موسیٰ تھے، آپ نے فرمایا اللہ کے دشمن نے بھوٹ کہا میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریمؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے درمیان خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو آپ سے پوچھا گیا کون زیادہ عالم ہے؟ آپ نے فرمایا میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں، چنانچہ اللہ تعالیٰ کی طرف علم کی نسبت نہ کرے پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ پر عتاب فرمایا اور وحی بھیجی کہ دو سمندر (روم اور فارس کے سمندر) کے ملاپ کے پاس میرا ایک بندہ آپ سے زیادہ علم رکھتا ہے حضرت موسیٰ نے عرض کیا الہی! میں ان سے کیسے مل سکتا ہوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لو کہری میں ایک مچھلی رکھ لیں جہاں وہ گم ہوگی وہ وہیں ہوگا چنانچہ حضرت موسیٰؑ اولانکے ایک شاگرد حضرت یونسؑ بن یونس علیہ السلام جل پڑے۔ حضرت موسیٰؑ نے مچھلی لو کہری میں رکھ لی اور دونوں پسیدل چلنے لگے حتیٰ کہ جب چٹان کے پاس پہنچے تو سو گئے مچھلی لو کہری سے نرپ کر مچھلی اور سمندر میں جا گری، اللہ تعالیٰ نے مچھلی سے پانی کا بہتا روک دیا اور وہ طاق کی مانند ہو گیا مچھلی کے لئے تو راستہ بن گیا لیکن حضرت موسیٰؑ اور آپ شاگرد متعجب تھے، دن کا باقی وقت اور رات بھر چلنے رہے۔

فَيَغْتَحُونَ فِي وَيَرْجُونَ فِي فَيَقُولُونَ مَرَحَبًا فَاِذَا خَرَّ سَاجِدًا فَيَقُولُ لِي اللَّهُ مِنَ التَّائِبِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ اَرْفَعُ رَأْسَكَ وَنَسْلُ نَعَطًا وَاشْفَعُ تَشْفَعُ وَقُلْ يَسْمَعُ لِقَوْلِكَ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي قَالَ اللَّهُ عَسَىٰ اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا قَالَ سُفْيَانُ لَيْسَ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا هَذِهِ الْكَلِمَةُ فَاِذَا خَرَّ بِحَلَقَةٍ بَابِ الْجَنَّةِ فَاقْعَقِعْهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْحَدِيثُ بِطَوِيلٍ -

وَمِنْ سُورَةِ الْكَهْفِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۰۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَوْفًا الْبَكَّالِي يَزْعُمُ اَنَّ مُوسَىٰ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَآئِيلَ كَيْسَ بِمُوسَىٰ صَاحِبِ الْخَضِرِّ قَالَ كَذِبٌ عَدُوٌّ لِلَّهِ سَمِعْتُ أَبِي بَنَ كَعْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَمَّ مُوسَىٰ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَآئِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ فَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ كَرِهَ يَرُدُّا لِعِلْمِهِ إِلَيْهِ فَأَوْحَىٰ اللَّهُ إِلَيْهِ اَنْ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي يَجْعَلُ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَىٰ أَيُّ رَبِّ فَيَكْفِي بِي بِهِ فَقَالَ لَهُ أَحْمَدُ حُوتًا فِي مَكْتَلٍ فَحَبِثُ تَفْقِدُ الْحُوتَ فَهُوَ شَرٌّ فَأَنْطَلَقَ وَأَنْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ وَهُوَ يُوشِعُ بَتْ لَوْ أَنَّ فَجَعَلَ مُوسَىٰ حُوتًا فِي مَكْتَلٍ فَأَنْطَلَقَ هُوَ فَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتَّى إِذَا آتَيَا الصَّخْرَةَ فَدَقَّ مُوسَىٰ وَفَتَاهُ فَطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمَكْتَلِ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ

فَقَالَ قَامَسَكَ اللَّهُ عَنْهُ جَرِيَّةَ الْمَاءِ حَتَّى
كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ وَكَانَ لِلْحَوْتِ سَرَبًا وَكَانَ
مُوسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَ
لَيْلَتِهِمَا وَنَسِيَ صَاحِبُ مُوسَى أَنْ يُخْبِرَهُ
فَلَمَّا أَصْبَحَ مُوسَى قَالَ لِفَتَاهُ إِنِّي عَدَاةٌ تَا كَقَدْ
لَقِيتُنَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ وَكَمْ يَنْصَبُ
حَتَّى جَاؤُنَا لِمَكَانٍ الَّذِي أُهْرِبَ قَالَ أَرَأَيْتَ
إِذَا أُوتِينَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحَوْتِ
وَمَا أَنَسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ
سَبِيلَكُمْ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ مُوسَى ذَلِكِ مَا كُنَّا
نُبْعِ فَارْتَدَّ عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ يَاقُصَّانِ
آثَارَهُمَا قَالَ سَفْيَانٌ يَذَّعُرُنَا أَن تَتَلَفَّ
الصَّخْرَةُ عِنْدَهَا عَيْنٌ أَلْجُوتٌ لَا يَصِيْبُ مَاءَهَا
مَيْتًا إِلَّا عَاشَ قَالَ وَكَانَ الْحَوْتُ قَدْ أَكَلَ
مِنْهُ فَلَمَّا قَطَرَ عَلَيْهِ الْمَاءُ عَاشَ قَالَ فَقَصَا
آثَارَهُمَا حَتَّى آتَى الصَّخْرَةَ فَدَرَأَ رَجُلًا
مُسَجًى عَلَيْهِ يَتُوبُ فَنَسَاكَ عَلَيْهِ مُوسَى قَالَ
أَنِّي بِأَرْصِكَ السَّلَامُ فَقَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ
مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا مُوسَى
إِنَّكَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَ اللَّهُ لَا
أَعْلَمَهُ وَأَنَا عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنيهِ
لَا تَعْلَمُهُ فَقَالَ مُوسَى هَلْ أَتَيْتُكَ عَلَى أَنْ
تُعَلِّمَنِي مِمَّا عَلَّمْتَ رُسُلًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ
تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ
بِهِ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا
وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَإِنِّي أَتَّبَعُكَ
فَلَمَّا تَسَاءَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا
قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوسَى يَمْشِيَانِ
عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَمَلَأَهُمْ

لیکن موسیٰ کے ساتھی (جو یہ واقعہ دیکھ چکے تھے) آپ کو بتانا بھول گئے
بوقت صبح حضرت موسیٰ نے فرمایا کھانا لادو تم تو اپنے اس سفر سے ٹھک چکے
ہیں نبی کریم نے فرمایا جس جگہ کا انہیں حکم ہوا تھا اس سے لگے بڑھے تو تب
تھکاوٹ ہوئی حضرت بوشع نے عرض کیا دیکھئے! جب ہم نے چٹان کے
پاس لگے تو یہاں مچھلی کا ذکر کرنا بھول گیا اور شیطان نے ہی مجھے اس کے
ذکر سے بھلایا اور تعجب کی بات ہے اس نے سمندر میں اپنا راستہ بنا لیا
حضرت موسیٰ نے فرمایا اسکی تو ہمیں تلاش تھی دونوں اپنے قدموں کے
نشانات پر واپس ہوئے حضرت سفیان فرماتے ہیں بعض لوگوں کا خیال
ہے کہ اس چٹان کے پاس اب حیات کا پتہ ہے جس مردہ پر پڑے زندہ
ہو جاتا ہے۔ اس مچھلی میں سے وہ کچھ کھا چکے تھے جب اس پر پانی ٹپکا
زندہ ہو گئی جھوڑ صدم فرماتے ہیں وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر
چلتے چلتے چٹان کے پاس پہنچے تو ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ چادر سے
اپنے آپ کو ڈھانکے ہوئے ہے حضرت موسیٰ نے انہیں سلام کیا انہوں نے
فرمایا اس زمین میں سلام کہاں! حضرت موسیٰ نے فرمایا میں موسے ہوں
انہوں نے پوچھا بنی اسرائیل کا موسیٰ! آپ نے فرمایا ہاں حضرت خضر
نے فرمایا اے موسیٰ! تمہارے پاس اللہ کا دیا ہوا ایک علم ہے جسے میں نہیں
جانتا اور میرے پاس خدا کا عطا کردہ ایک علم ہے جسے آپ نہیں جانتے۔
حضرت موسیٰ نے فرمایا کیا میں اس شرط پر آپ کے پیچھے چلوں کہ آپ میری
راہ نمائی فرماتے ہوئے مجھے وہ بات سکھائیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی
حضرت خضر نے فرمایا آپ صبر نہیں کر سکیں گے۔ اور آپ اس چیز پر کیسے
صبر کریں گے جس کا آپ کی عقل نے احاطہ نہیں کیا حضرت موسیٰ نے فرمایا
عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور میں آپ کی حکم عدولی نہیں
کروں گا حضرت خضر نے فرمایا اگر میری پیروی کرنا ہی چاہتے ہیں تو جب تک
کوئی بات میں خود نہ بیان کر دوں آپ نہیں پوچھیں گے حضرت موسیٰ
نے فرمایا ٹھیک ہے پھر حضرت موسیٰ اور حضرت خضر دونوں سمندر کے
کنارے کنارے پیادہ پا چلنے لگے۔ انکے پاس ایک کشتی گزری تو انہوں نے
کشتی والوں سے کہا ہمیں بھی سوار کر لو۔ انہوں نے حضرت خضر کو پہچان
کر دونوں کو بغیر کرایہ کے سوار کر لیا حضرت خضر نے کشتی کی ایک تختی
نکال دی حضرت موسیٰ نے فرمایا ان لوگوں نے ہمیں بغیر کرایہ کے

أَنْ يَحْمِلُوهُمَا فَدَفَرُوا الْخَضِرَ فَحَدَّ لَوْهُمَا بِخَيْرِ
 نَوْلِ فَعَمَدَا الْخَضِرِ إِلَى كَوْحٍ مِنْ أَوَاخِرِ السَّيْفِيَّةِ
 فَذَرَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى تَوَمَّ حَمَلُونَا بِخَيْرِ نَوْلِ
 فَعَمَدَاتِ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقَتَهَا لِتُغْرَقَ أَهْلُهَا
 لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالِ الْكَافِرُ أَقْتُلْ إِنَّكَ
 لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالِ لَا تَتَوَخَّأْ خَيْدًا فِي يَمَانِي
 نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا إِتْرَ خَرَجَا
 مِنَ السَّيْفِيَّةِ فَبَيَّتَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ
 وَإِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ فَآخَذَا الْخَضِرُ
 بِرَأْسِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ لَهُ
 مُوسَى أَقْتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِخَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ
 جِئْتَ شَيْئًا نَكِرًا قَالِ الْكَافِرُ لَكَ إِنَّكَ لَنْ
 تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالِ وَهَذِهِ أَشَدُّ مِنَ
 الْأُولَى قَالِ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هَذَا فَلَا
 تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا
 حَتَّى إِذَا تَيَآهَلَا قَرْيَةً يَنْسُطِعَمَا أَهْلُهَا
 فَأَبْوَا أَنْ يُضَيِّقُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا
 يُرِيدَانِ أَنْ يُنْفِضَا يَقُولُ مَائِلٌ فَقَالَ الْخَضِرُ
 بِيَدِهِ هَكَذَا أَفَاقَمَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى تَوَمَّ
 ابْتِنَا هُمْ فَلَمْ يُضَيِّقُونَا وَلَمْ يُجْلِعُوا نَوْلًا
 شَكُوتَ لَا تَتَّخِذْ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالِ هَذَا
 فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ
 تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجِعُ اللَّهُ مُوسَى لَوْ دُرْتُ أَنَّهُ
 كَانَ صَبِيرًا حَتَّى يَقْضَى عَلَيْهِ مِنْ أَخْبَارِهِمَا فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأُولَى كَانَتْ
 مِنْ مُوسَى نَسِيَانًا قَالِ وَجَاءَ عُصْفُورٌ حَتَّى وَقَعَ
 عَلَى حَرْفِ السَّيْفِيَّةِ ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لَهُ
 الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عَلَيْنِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ الْغُلَامِ

سوار کیا اور آپ نے ان کی کشتی چھوڑ ڈالی تاکہ یہ ڈوب جائیں
 آپ نے بہت ہی برا کام کیا۔ حضرت خضرؑ نے فرمایا کیا میں نے آپ کے
 نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے؟ حضرت موسیٰؑ
 نے فرمایا بھولے پر میرا موحذہ نہ کیجئے اور میرے کام میں مجھ پر تنگی نہ
 کیجئے۔ پھر دونوں کشتی سے باہر آئے دریا کے کنارے جا ہی رہے
 تھے کہ ایک لڑکے کو دوسرے لڑکوں کے ہمراہ کھیلنے دیکھا۔ حضرت خضرؑ
 نے اس کا سر پکڑ کر جسم سے الگ کر دیا اور اس طرح اسے قتل کر ڈالا
 حضرت موسیٰؑ نے فرمایا آپ نے ایک بے گناہ کو بغیر کسی کے بدلہ کے
 قتل کر دیا آپ نے بہت ہی برا کام کیا۔ حضرت خضرؑ نے فرمایا کیا میں نے
 آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات پہلی بات سے زیادہ سخت تھی۔
 حضرت موسیٰؑ نے فرمایا اگر اب میں آپ سے کسی بات کے متعلق
 پوچھوں تو مجھے ساتھ نہ رکھیں میری طرف سے کافی معذرت ہو گئی۔
 پھر وہ دونوں چل پڑے حتیٰ کہ ایک بستی میں پہنچے بستی والوں سے
 انہوں نے کھانا مانگا تو انہوں نے ان کی مہمان نوازی سے انکار
 کر دیا اور انہیں کچھ نہ کھلایا۔ وہاں ایک دیوار گرنے کے قریب
 تھی حضرت خضرؑ نے اسے اپنے ہاتھ سے سیدھا کر دیا حضرت
 موسیٰؑ نے فرمایا ہم اس قوم کے پاس آئے تو انہوں نے ہمیں
 مہمان بنانے اور کھانا دینے سے انکار کر دیا اگر آپ چاہتے تو
 اس پر اجرت لے سکتے تھے۔ حضرت خضرؑ نے فرمایا بس اب میری
 اور آپ کی جدائی ہے۔ میں آپ کو ان کاموں کی حقیقت سے
 آگاہ کئے دیتا ہوں جن کو دیکھ کر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰؑ
 پر رحم فرمائے ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ وہ صبر کرتے تاکہ ہمیں بھی
 ان خبروں سے آگاہ ہی ہوتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا حضرت موسیٰؑ سے پہلا سوال بھول کر ہوا۔ آپ فرمانے
 ہیں ایک چڑا آیا اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ کر اس نے اپنی
 چوڑیچ دریا میں ڈالی حضرت خضرؑ نے فرمایا میرے اور آپ
 کے علم نے اللہ تعالیٰ کے علم سے اتنا ہی کم کیا جتنا اسی چڑے

إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنَ الْبَحْرِ
قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَكَانَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مِدْكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِيَةٍ
صَالِحَةٍ غَضَبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ
كَافِرًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ أَبُو
إِسْحَاقَ الْأَعْمَدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو مُزَاهِرٍ
السَّمَرَقَنْدِيُّ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حُجَّجْتُ حَجَّةً
وَلَيْسَ لِي هِمَّةٌ إِلَّا أَنْ أَسْمَعَ مِنْ سُفْيَانَ يَذْكُرُ
فِي هَذَا الْحَدِيثِ الْخَبَرَ حَتَّى سَمِعْتُهُ يَقُولُ
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَقَدْ كُنْتُ سَمِعْتُ هَذَا
مِنْ سُفْيَانَ قَبْلَ ذَلِكَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْخَبَرَ -

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو
قُتَيْبَةَ سَلَمُ بْنُ قُتَيْبَةَ نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْغُلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ الْخُزْءُ طَبَعَ يَوْمَ طَبَعِ كَافِرًا
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ -

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَيِّ الْخُزْءُ لَدُنَّ جَلَسَ عَلَى قِدْوَةٍ
بَيْضَاءَ فَاهْتَرَتْ تَحْتَهُ خُزْءٌ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ -

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَعَبْدُ وَاحِدٌ

سمندر کے پانی کو کم کیا۔ حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پڑھا کرتے تھے وہ کان
اماہم الخ نیز آپ پڑھتے واما الغلام فكان کافرًا الخ
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابواسحق ہمدانی نے بھی اسے
ابواسطہ سعید بن جبیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم حضرت
ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔
زہری نے اسے ابواسطہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ
اور ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ
عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ابو مزاحم سمرقندی فرماتے ہیں
علی بن مدنی نے فرمایا میں نے ہمت نہ ہونے کے باوجود
صرف اس لئے حج کیا کہ سفیان سے اس حدیث کے
بارے میں سنوں کہ ہم سے یہ حدیث عمرو بن دینار
نے بیان کی اس سے پہلے بھی میں سفیان سے یہ
حدیث سن چکا ہوں لیکن انہوں نے خبر (وغیرہ) کے
الفاظ ذکر نہیں کئے تھے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس
لڑکے کو حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کیا وہ
تقدیر الہی میں ہی کافر تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح
غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت
خضر علیہ السلام کی وجہ قہر یہ ہے کہ آپ ایک
سفید جگہ بیٹھے تو نیچے سے سبزہ لہلہلا نے لگا
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

لہ ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر اچھی کشتی کو طلبا بھیج دیتا ۱۲۵۷ وہ لڑکا کافر تھا ۱۲

ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سُنَّہ کے بارے میں فرمایا (ابا جوج طہجج) اسے روزانہ کھودتے رہتے ہیں حتیٰ کہ جب کھل جاتے کے قریب ہوتی ہے تو ان کا سردار کہتا ہے واپس چلو کل اس کو توڑ دیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسے پہلے سے بہتر کر دیتا ہے یہاں تک کہ جب ان کی مدت پوری ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں پر بھیجنا چاہے گا تو ان کا سردار کہے گا واپس لوٹ جاؤ انشاء اللہ! کل تم اسے توڑ دو لو گے۔ (یہ بات) وہ استثناء (یعنی انشاء اللہ) کے ساتھ کہے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس (دوسرے دن) واپس آئیں گے تو اسے ایسا ہی پائیں گے جس طرح پھوٹ گئے تھے چنانچہ اسے توڑ دالیں گے اور باہر لوگوں پر نکل آئیں گے (اور) سارا پانی پی جائیں گے لوگ ان سے بھاگیں گے وہ اپنے آسمان کی طرف تیر اندازی کریں گے۔ وہ (نیر) خون آلودہ واپس آئیں گے۔ نو کہیں گے ہم زمین والوں پر غالب آئے اور آسمان والوں پر بھی غالب اور قاهر ہوئے یہ بات دل کی سختی اور بڑائی کے گمان سے کہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی گدیوں (گردن کے پچھلے حصہ) میں ایک کیڑا پیدا کر دیگا تو وہ ہلاک ہو جائیں گے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے زمین کے جانور انکا گوشت کھا کر خوب موٹے ہو گئے خوش ہو گئے اور شکر گزار ہو گئے، یہ حدیث حسن غریب ہے اسے ہم اس طرح اسی طریق سے چپاتے ہیں۔

حضرت ابو سعید بن ابی فضالہ انصاری رضی اللہ

عنه سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب قیامت کے دن جس میں کوئی شک و شبہ نہیں، لوگوں کو جمع فرمائے گا تو ایک پکارنے والا پکارے گا جس نے کسی ایسے عمل میں جس کو اس نے اللہ کے لئے کیا تھا کسی کو شریک ٹھہرایا تو اسے اس کا ثواب اسی غیر خدا سے طلب کرنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ شرک سے تمام شرکاء سے زیادہ غنی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

الْمَحْتَىٰ وَاحِدًا وَاللَّفْظَ لِمُحَمَّدٍ بِنِ بَشَارٍ قَالُوا لَا هَذَا مِنْ عَبْدِ الْمَلِكِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّنَةِ قَالَ يَحْفَرُونَ لَهُ كُلَّ يَوْمٍ حَتَّىٰ إِذَا كَادُوا يَخْرِقُونَهُ قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمُ ارْجِعُوا فَسْتَخْرِقُونَهُ غَدًا قَالَ فَيُعِيدُهُ اللَّهُ كَمَا مَثَلُ مَا كَانَ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَدَّتْهُمْ وَارَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمُ ارْجِعُوا فَسْتَخْرِقُونَهُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَاسْتَتْنَىٰ قَالُ فَيَرْجِعُونَ فَيَجِدُونَهُ كَهَيْئَةِ حِينَ تَرَكُوهُ فَيَخْرِقُونَهُ وَيَخْرِجُونَ عَلَى النَّاسِ فَيَسْتَقُونَ الْيَمِيَاةَ وَيَفِرُّ النَّاسُ مِنْهُمْ فَيَرْمُونَ بِسِهَامِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالْإِمَاءِ فَيَقُولُونَ قَهَرْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ وَعَلَوْنَا مَنْ فِي السَّمَاءِ قَسَرَادُ عَلُوا فَيَبْعَثُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ نَعْفًا فِي أَقْفَاهِهِمْ فَيَهْدِيكَونَ قَالَ قَالُ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ أَنَّ دَوَابَّ الْأَرْضِ تَسْمُنُ وَتَبْطَرُ وَتَشْكُرُ شُكْرًا مِنْ مُحَمَّدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مَثَلُ هَذَا ۱۰۸۰

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِي مَيْمَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ أَبِي فُضَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا جَمَعَ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ لَا رَيْبَ فِيهِ نَادَىٰ مَنْادٍ مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَلَيْهِ يَلَهُ أَحَدٌ فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ

ہم اسے صرف محمود بن بکر کی روایت سے جانتے ہیں۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ وکان تختہ کنز لہما للہ کے بارے میں فرمایا اس سے سونا اور چاندی مراد ہے۔ حسن بن علی خلّال نے بواسطہ صفوان بن صالح، ولید بن مسلم، یزید بن یوسف صنعانی، اور یزید بن جابر، مکحول سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت کیا۔

تفسیر سورہ مریم

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہجران کی طرف بھیجا تو ان لوگوں نے پوچھا کیا تم نہیں پڑھتے یا تخت ہارون، لہٰذا حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان کا وقفہ واضح ہے حضرت مغیرہ فرماتے ہیں مجھ سے اس کا کوئی جواب نہ بن پڑا چنانچہ میں واپس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا تم نے ان لوگوں کو یہ نہ بتایا کہ وہ لوگ اپنے سے پہلے کے انبیاء کرام اور برگزیدہ لوگوں کے ناموں پر اپنے نام رکھا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف ابن ادویس کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا واندہم یوم الحشرؑ پھر فرمایا موت کو سیاہ و سفید رنگ کے مینڈھے کی

أَغْنَى الشَّرَكَاءَ عَنِ الشَّرِكِ هَذَا أَحَادِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ۔

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ قُضَيْلٍ الْجَزْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَوْسُفَ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَمْرِ الدَّرَدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرَدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزُهُمَا قَالَ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَوْسُفَ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَكْحُولٍ هَذَا الْإِسْنَادُ نَحْوُهُ۔

مِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجَرِيُّ وَأَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمَاءِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَايِلٍ عَنِ الْمُخَيَّرَةِ بِنْتِ شُعْبَةَ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَجْرَانَ فَقَالُوا أَلَيْسَ تَقْدُرُونَ يَا أُخْتُ هَارُونَ وَقَدْ كَانَ بَيْنَ مُوسَى وَعِيسَى مَا كَانَ فَلَوْ أَدْرِمَا أَجِبَهُمْ فَدَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتَهُ فَقَالَ أَلَا أَخْبَرْتَهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُسَمُّونَ بِأَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ هَذَا أَحَادِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسٍ۔

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا النَّضَرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو الْمُغِيرَةِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَرَأَ

۱۲ اور اس دیوار کے نیچان دونوں کے لئے حضرتانہ تھا ۱۲ لے ہارون کی بہن ۱۲ لے اور ان افسوس کے دن سے ڈرائیں ۱۲

صورت میں لوگوں کے سامنے لایا جائے گا۔ پھر جنت و دوزخ کے درمیان دیوار پر کھڑا کیا جائے گا اور کہا جائے گا اے اہل جنت! وہ سراٹھا کر دیکھیں گے اور کہا جائے گا اے اہل دوزخ! وہ بھی سراٹھا کر دیکھیں گے۔ پھر کہا جائے گا اسے جانتے ہو وہ کہیں گے ہاں! یہ موت ہے چنانچہ اسے لٹا کر ذبح کر دیا جائے گا تو اگر اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لئے ہمیشگی زندگی مقدر نہ کی ہوتی تو وہ خوشی کے سبب مرتے اور اسی طرح اگر دوزخیوں کے لئے ہمیشہ رہنا مقدر نہ ہوتا تو وہ دکھ کے لئے مرتے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اہیت کریمہ ورفعناہ مکانا علیا کے بارے میں روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک نے بیان کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں نے حضرت ادریس علیہ السلام کو چھوٹے آسمان پر دیکھا یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوع حدیث مروی ہے۔ سعید بن ابی عروبہ، ہمام اور متعدد حضرات نے بواسطہ قتادہ، انس بن مالک اور مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث معراج تفصیلاً روایت کی ہے میرے نزدیک یہ اسی کی تلخیص ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا تم جنتی بارگاہ سے ملاقات کرتے ہو اس سے زائد بار ملاقات سے کیا چیز مانع ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”وَمَا تَنْتَظِرُونَ إِلَّا بَارِعًا يَكُونُ فِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَبْلِ جَدِّكُمْ“ یہ حدیث حسن غریب ہے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْذَرَهُمْ يَوْمَ الْخُسْفَةِ قَالَ يُوتَى بِالْمَوْتِ كَأَنَّهُ كَبْشٌ أَمْلَحُ حَتَّى يُؤْخَفَ عَلَى السُّورِيِّينَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيُشْرَبُونَ وَيُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيُشْرَبُونَ فَيَقَالُ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا أَفَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ فَيُضْجَعُ فَيُذَابِحُ فَلَوْلَا أَنَّ اللَّهَ قَطَعَ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَيَاةَ وَالْأَبْقَاءَ لَمَاتُوا فَرَحًا وَلَوْلَا أَنَّ اللَّهَ قَطَعَ لِأَهْلِ النَّارِ الْحَيَاةَ فِيهَا وَالْأَبْقَاءَ لَمَاتُوا تَوَاتَرًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا الْحُسَيْنَ ابْنَ مُحَمَّدٍ نَا شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ وَرَفَعْنَا مَكَانًا عَلِيًّا قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِي سَأَيْتُ أَدْرِيسَ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَدْرِبَةَ وَهَنَامٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكٍ بِرِصَصَعْنَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ لِلْعَرَجِ يُطَوَّلُ وَهَذَا عِنْدِي مُخْتَصَرٌ مِّنْ ذَلِكَ۔

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ نَا عَمْرِو بْنُ ذَرِّعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَبْرَيْلَ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا قَالَ فَزِلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ وَمَا تَنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَمَّا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلَقْنَا إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۱۵ اور ہم نے ان کو (حضرت ادریس علیہ السلام کو) بلند مکان کی طرف ۱۲۵ ہم تو صرف آپ کے رب کے حکم سے ہی اترتے ہیں ہمارے

لگے اور پیچھے جو کچھ ہے سب اسی کا ہے ۱۲

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ
سَأَلْتُ مُرَّةَ الْهَمْدِ فِي عَنْ قَوْلِ اللَّهِ وَإِنْ
مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا فَخَذَّ شَيْءٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
مَسْعُودٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُونَ
عَنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ فَأَوْفَهُمْ كُلِّهِمُ الْبَرِّ ثُمَّ كَالرَّيْحِ
ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّائِبِ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ
كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ
رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ السُّدِّيِّ وَلَوْ يَرْفَعُهُ -

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ مُرَّةَ قَالَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا
قَالَ يَرِدُوهَا ثُمَّ يَصْدُرُونَ بِأَعْمَالِهِمْ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ
شُعْبَةَ عَنِ السُّدِّيِّ بِمِثْلِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
قُلْتُ لِشُعْبَةَ أَنَّ إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنِي عَنِ السُّدِّيِّ
عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ السُّدِّيِّ
مَرْفُوعًا وَلَكِنِّي أَدْعُهُ عَمْدًا -

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ
مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا نَادَى
جَبْرِيْلَ إِنِّي قَدْ أَجَبْتُ فُلَانًا فَاجِبْتُهُ
قَالَ فَيُنَادِي فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهَا الْمَحَبَّةُ
فِي أَهْلِ الْأَرْضِ فَنُذِرُكَ قَوْلُ اللَّهِ إِنَّ الْكَذِبَ
أَمْنًا وَعَمَلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ

حضرت سدی سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے
مرہ ہمدانی سے ارشاد باری تعالیٰ "وإن منكم إلا واردها" کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا حضرت عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ سے ان سے بیان کیا نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ آگ پر سے گزریں گے اور
پھر حسب اعمال پادہوں گے ان میں پہلے لوگ بجلی کی
طرح پھر ہوا کی مثل، پھر گھوڑے کی تیز دوڑ کی طرح پھر
اونٹ سوار کی طرح، پھر انسان کی دوڑ کی مانند اور پھر پیدل
چلنے والے کی طرح پادہ ہوں گے۔ یہ حدیث حسن ہے شعبہ نے
اسے سدی سے غیر مرفوع بیان کیا۔

سدی نے بواسطہ مرہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ سے "وإن منكم إلا واردها" کے بارے میں
روایت کرتے ہیں کہ لوگ اس پر آئیں گے اور حسب اعمال
گزر دیں گے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ عبد الرحمن اور شعبہ
سدی سے اس کی مثل روایت کی ہے۔ عبد الرحمن فرماتے
ہیں میں نے شعبہ سے کہا کہ اسرائیل نے مجھ سے بواسطہ
سدی اور مرہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
مرفوعاً روایت کیا۔ شعبہ نے فرمایا میں نے بھی سدی سے
مرفوعاً سنا لیکن جان بوجھ کر اسے چھوڑتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی
بندہ سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل کو آواز دیتا
(اے جبریل!) میں فلاں آدمی کو محبوب رکھتا ہوں تو بھی اس
سے محبت کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر وہ آسمانوں
میں اعلان کرتا ہے پھر اہل زمین (کے دلوں میں) اس کی محبت
اترتی ہے اور ارشاد باری تعالیٰ "ان الذین آمنوا" اسی
کے بارے میں ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے

۱۲ اور ہر ایک نے اس سے گزرنے پر ۱۲ بلاشبہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اعمال صالحہ کیا عنقریب اللہ تعالیٰ ان کے لئے لوگوں کے دلوں میں محبت رکھ دیگا ۱۲

نفرت کرتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام کو پکارتا ہے میں فلاں آدمی سے متنفر ہوں حضرت جبریل آسمان میں اس کی منادی کرتے ہیں اور پھر زمین میں سکے لئے نفرت اترتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے عبدالرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے بواسطہ والدہ ابوالوہاب حضرت ابو ہریرہ سے اس کے ہم معنی حدیث مرفوعہ روایت کی ہے۔

حضرت سروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت حباب بن ارت سے سنا کہ میں عاص بن وائل سہمی کے پاس پنا ایک حق لینے آیا تو اس نے کہا جب تک تو حضرت محمدؐ کا انکار نہیں کریگا میں تجھے نہیں دوں گا میں نے کہا میں انکار نہیں کروں گا حتیٰ کہ تو مر کر پھر زندہ ہو (یعنی تاقیامت) اس نے کہا کیا میں مر کر پھر زندہ کیا جاؤں گا میں نے کہا ہاں اس نے کہا وہاں میرا مال اولاد ہوگی میں اور کروں گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اَفَرَأَيْتَ الَّذِي اٰتٰهُنَا دَنَةً

بھی بواسطہ ابو معاویہ، اعمش سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورہ طہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جبر سے واپسی پر ایک رات چلتے چلتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نیند کا غلبہ ہوا تو آپ نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور اتر کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے بلال! آج رات ہماری حفاظت کرو۔ راوی فرماتے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نماز پڑھ کر مشرق کی جانب رخ کئے اپنے کھائے کے سہارے بیٹھ گئے پھر نیند کا غلبہ ہوا اور آپ کی آنکھ لگ گئی بوقت صبح کوئی بھی نہ اٹھ سکا۔ سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو فرمایا اے بلال! حضرت بلال نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر خدا ہوں یا رسول اللہ! مجھے

قَدْ اَوْدَا اِذَا ابْغَضَ اللّٰهُ عَبْدًا اَن اَدٰى جِبْرِیْلُ اِنِّیْ قَدْ ابْغَضْتُ فَلَمَّا فِیْنَا دُوْیَ فِی السَّمَاءِ نُثَرَّتْ نَزْلُ لَہُ ابْغَضًا فِی الْاَرْضِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ قَدْ رَوٰی عُبَیْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبَّادٍ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَبْنُ اَبِی عُمرَۃٍ سَفِیَّانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الصَّخْبِ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَمِعْتُ حَبَابَ بْنَ اَرْتَاً یَقُوْلُ جِئْتُ الْعَاصَ بْنَ وَاِیْلَ السَّہْمِیِّ اَتَقَاضَاہُ حَقَّیْ عِنْدَکَ فَقَالَ لَا اَعْطِیْکَ حَتّٰی تَکْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا حَتّٰی تَمُوْتُ ثُمَّ تَبَعْتَ قَالَ وَارِیْ لِمَیِّتٍ ثُمَّ مَبْعُوْتُ فَقُلْتُ نَعُوْ فَقَالَ اِنَّ لِیْ هُنَاکَ مَا لَا دَوْلَکَ فَاَقْضِیْکَ فَتَرَلْتُ اَقْدَیْتُ الَّذِیْ کَفَرَ بِاِیَاتِنَا وَقَالَ لَا دَوْلَیْنَ مَا لَا دَوْلَہُ الْاٰیۃُ حَدَّثَنَا هُنَادُ بْنُ اَبُو

وَمِنْ سُوْرَةِ طہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱۰۹۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِیْلَانَ نا النَّضْرُ بْنُ شَمِیْلٍ نا صَالِحُ بْنُ اَبِی الْاَخْضَرِ عَنِ الزُّہْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ حَیْبَرَ اَسْرٰی لَیْلَۃً حَتّٰی اَدْرَکَہُ الْکَرٰی اَنَّا خَفَعَسَ ثُمَّ قَالَ یَا بِلَالُ اَکُلَاکَ اللَّیْلَۃَ قَالَ فَصَلِّیْ بِلَالُ ثُمَّ سَآئِدًا اِلٰی رَاجِلَہِ مُسْتَعِیْلَ الْفَجْرِ فَخَلَبَہُ عِیْنَاہُ فَنَامَ فَکَرَّ یَسْتَنْقِظُ اَحَدٌ مِنْہُمْ وَکَانَ اَوَّلُہُمْ اَسْتَنْقَظَا الَّذِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالُ یَا اَبِی

اے کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے آیات کا انکار کیا اور کہا مجھے مال اولاد دی جائے

أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ بِنَفْسِي أَلَدَى أَخَذَ
بِنَفْسِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِقْتَادُوا ثَوْرًا نَاحٍ فَمَوِّمًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ ثُمَّ
صَلَّى مِثْلَ صَلَاتِهِ فِي الْوَقْتِ فِي تَمْكُثٍ ثُمَّ قَالَ
أَقِمِ الصَّلَاةَ لِيذَكِّرُنِي هَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ
رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْمُحْفَظِينَ الدُّهْرِيُّ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَوَيْدًا كَرَّوَا فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَمَالِكٍ
بْنِ أَبِي الْأَخْفَرِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ ضَعْفَهُ يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ -

مِنْ سُورَةِ الْأَنْبِيَاءِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَغْدَادِيُّ
وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا
نَاعِبُ الدُّرَّحَمِيِّ بْنِ غَزْوَانَ أَبُو نُجَيْمٍ نَا الْيَكْتُمُ
بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الدُّهْرِيِّ عَنْ
عُدْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ بَيْنَ يَدَيِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي مَمْلُوكٌ بَكْرٌ بُونِي وَيَحْوُونُونِي
وَيَعْصُونَنِي وَأَشْتَمُهُمْ وَأَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ أَنَا
مِنْهُمْ قَالَ يُحْسَبُ مَا خَانُوكَ وَعَصَاكَ وَ
كَذَّبُوكَ وَعَقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ
إِيَّاهُمْ يَقْدَرُ ذُنُوبُهُمْ كَانَ كَفَاتًا لَكَ وَلَا
عَلَيْكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ ذُنُوبُهُمْ
كَانَ فَضْلًا لَكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوَقَى
ذُنُوبَهُمْ أَقْصَصَ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ قَالَ فَتَنَحَّى
الرَّجُلُ فَعَلَّ يَبْكِي وَيَهْتَفُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَقْرَأُ كِتَابَ النَّبِيِّ

بھی اسی چیز نے گھیر لیا جس نے آپ پر غلبہ پایا نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کجاوے کسوا اور چل پڑو پھر ایک مقام پر دو ٹپٹی بٹھائی
وضو فرمایا اور عجلت کے بغیر اطمینان سے اس طرح نماز ادا کی جس
طرح وقت پر پڑھی جاتی ہے پھر فرمایا اقم الصلوۃ لذکرئی لہ یہ
حدیث غیر محفوظ ہے متعدد حفاظ نے اسے بواسطہ نہ ہری
اور سعید بن مسیب، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا واسطہ
مذکور نہیں۔ صالح بن ابی اخضر حدیث میں ضعیف ہے
یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے اسے حفظ کے اعتبار
سے ضعیف قرار دیا ہے۔

تفسیر سورۃ انبیاء

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ ایک
شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا اور اس نے
عرض کیا یا رسول اللہ! میرے دو غلام ہیں جو مجھ سے جھوٹ
بولتے ہیں خیانت کرتے ہیں اور میرا حکم نہیں مانتے۔ میں انہیں
گالیاں دیتا ہوں اور مارتا ہوں۔ تو میں ان کے بارے میں
کیسا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں نے
جو تیری خیانت کی، نافرمانی کی اور تجھ سے جھوٹ بولا اور جو تو
نے ان کو سزا دی ان سب کا حساب ہوگا اگر تیری سزا ان کے
گناہوں کے برابر ہوگی تو حساب بے باقی ہے نہ تیرا ان کے
ذمہ اور نہ ان کا تیرے ذمہ۔ اگر تیرا سزا دینا ان کے جرم سے کم
ہوگا تو تیرے لئے سچ جائے گا اور اگر ان کے گناہوں سے تیری سزا
زیادہ ہوگی تو اس زیادتی کے بارے تجھ سے بدلہ لیا جائے گا
راوی فرماتے ہیں یہ سنکر وہ شخص ایک طرف ہو گیا پھوٹ پھوٹ
کمرودنے لگا اور چلائے لگا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تو نے اللہ کی کتاب میں نہیں پڑھا و نضع الموازن
القسط الخ کہ وہ شخص کہنے لگا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم!

لہ اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ ۱۲ لہ اور ہم قیامت کے دن عدل کے ترازو میں رکھیں گے تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا ۱۳

وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ
نَفْسٌ شَيْئًا إِلَّا بِمَا نَزَّلُ فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَهُمْ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ مَّغَارِقِهِمْ
أَشْهَدُ لَكَ أَنَّهُمْ أَحَدٌ أَرَكَلَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
لَّا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِّنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَزْوَانٍ
وَقَدْ رَوَى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ عَزْوَانٍ هَذَا الْحَدِيثَ -

میں ان کی جدائی سے زیادہ بہتر اپنے لئے اور ان کے
لئے کوئی دوسری چیز نہیں پاتا آپ گواہ رہیں کہ وہ
تمام کے تمام آزاد ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے
ہم اسے صرف عبد الرحمن بن عروان کی روایت
سے پہچانتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے
بھی اسے عبد الرحمن بن عروان سے روایت
کیا ہے۔

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُوسَى
نَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْوَيْلُ وَادِّ فِي جَهَنَّمَ يَهُوئِي فِيهِ الْكَافِرُ الرَّبِيعِي
خَرِيفًا قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ قَعْرَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
لَّا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِّنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهْيَعَةَ -

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
وہیل جہنم میں ایک وادی ہے جس میں کافر چالیس سال
تک گردنا رہے گا تب کہیں اس کی تہ میں پہنچے
گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن لہیعہ
کی روایت سے مرفوعاً پہچانتے ہیں۔

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
الْأُمَوِيُّ ثَنَى ابْنِ نَا مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي
الزَّيْنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَوْ يَكْذِبُ إِبْرَاهِيمُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا
فِي ثَلَاثٍ قَوْلِي إِنْ سَقِيمَ وَلَوْ يَكُنْ سَقِيمًا وَ
قَوْلِي لِسَارَةَ أُخْتِي وَقَوْلِي بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَّجْمُوعٌ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے صرف تین مرتبہ (بظاہر) خلاف واقعہ
بات کہی۔ آپ نے فرمایا میں بیمار ہوں حالانکہ آپ
بیمار نہ تھے، حضرت سارہ کے بارے میں فرمایا
میری بہن ہے اور فرمایا ان کے بڑے نے کیا؟ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا وَكِيعٌ وَ
دُهَبُ بْنُ جَرِيرٍ وَأَبُو دَاوُدَ قَالُوا نَا شُعْبَةُ عَنْ
الْمُعَيْتَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ
مَحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ عَذَابُهُ عَزْلًا شَوْقَرًا كَمَا
بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ إِلَى الْخَيْرِ الْآيَةِ قَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وعظ و نصیحت کے
لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا اے لوگو! تم (قیامت کے دن)
ننگے جسم اور بے ختنہ اٹھائے جاؤ گے پھر آپ نے پڑھا
”کما بدأنا اول خلق نعيده“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم
علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا اور میری امت کے

۱۰ جیسا کہ ہم نے پہلی مرتبہ پیدا کیا اسی طرح لوٹائیں گے ۱۰

کچھ لوگوں کے بائیں طرف سے پکڑا جائے گا میں عرض کروں گا اے میرے رب! یہ تو میرے اصحاب ہیں" کہا جائے گا آپ نہیں جانتے آپ کے بعد ان لوگوں نے کیا کیا کام کئے تو میں وہی بات کہوں گا جو (اللہ کے) برگزیدہ بندہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کی) و کنت علیہم شہیداً الخ لہ کہا جائے گا جب سے آپ ان سے جدا ہوئے اپنی ایڑیوں پر مسلسل پیچھے کی طرف لوٹتے رہے۔

ہم سے محمد بن بشیر نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، حضرت مغیرہ بن نعمان سے اس کے ہم معنی روایت بیان کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان ثوری نے بھی اسے مغیرہ بن نعمان سے نقل کیا۔
تفسیر سورہ حج

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت کریمہ یا ایہا الناس اتقوا ربکم انزلزلت الساعة الخ نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے۔ آپ نے فرمایا جانتے ہو وہ کون سا دن ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائے گا دوزخ کی جماعت تیار کیجئے وہ عرض کریں گے یا اللہ دوزخ کی جماعت کیا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو سونا تو ہے جہنم میں اور ایک جنت میں دیکھو مسلمانوں نے رونا شروع کر دیا رسول اللہ نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور سیدھے رہو جب بھی نبوت آئی اس کے سامنے جاہلیت تھی، آپ نے فرمایا جاہلیت سے ایک کثیر تعداد لی جائے گی پوری ہو گئی تو ٹھیک ورنہ منافقین سے پوری کی

أَوَّلَ مَنْ يَكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ وَاسْتَسْتَوِي بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتُ الشِّمَالِ قَالُوا رَبِّ أَمْحَايَ فَيَقَالَ إِنَّكَ لَا تَدَارِي مَا أَحَدُثُوا بَعْدَكَ قَالُوا كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الذَّقِيبُ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِنَّ تَعَذُّبَهُمْ خِلَافَهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَعَفَّرَ لَهُمُ الْآيَةُ فَيَقَالَ لَهُمْ لَا يَعْلَمُ بِيَدِ الْأُمَرَاءِ يَنْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مِنْ دَارِ قَتْلِهِمْ۔

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَحْنُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَحْنُ شُعْبَةَ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ۔

مِنْ سُورَةِ الْحَجِّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَحْنُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ جُدَاعَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّ كُفُّوا رَأْسَ زَلْزَلَتِ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ قَالُوا نَزَلَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ وَهُوَ فِي سَفَرٍ قَالُوا تَدَارُونَ أَيَّ يَوْمٍ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَلِكَ يَوْمٌ يَقُولُ اللَّهُ لِأَدَمَ ابْعَثْ بَعْثَ الْمَارِ قَالَ يَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ الْمَارِ قَالَ تَسْمَعُ مَائِدَةً وَتَسْعَةً وَتَسْعُونَ فِي الْمَارِ وَذَاحِدًا إِلَى الْجَنَّةِ فَانْشَأَ الْمُسْلِمُونَ يَبْكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوا وَسَادُوا فَإِنَّهَا

لہ اور جنگ میں ان میں رہا ان پر گواہ رہا اور جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان پر تنگی بیان تھا اور ہر چیز تیرے سامنے ہیں اگر تو انہیں عذاب دے (باقی بر صفحہ آئندہ)

جائے گی تنہا رہی اور پہلی امتوں کی مثال ایسے ہے جیسے جانور کے بازو میں داغ یا اونٹ کے پہلو میں تل ہو پھر فرمایا مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا چوتھا حصہ ہو گے لوگوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا پھر فرمایا امید ہے کہ تم جنتیوں کا تنہا حصہ ہو گے انہوں نے پھر نعرہ تکبیر بلند کیا پھر فرمایا مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے انہوں نے پھر نعرہ تکبیر بلند کیا راوی فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے دو تنہائی کا بھی ذکر فرمایا یا نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور متعدد طرق سے بواسطہ حسین، عمران بن حصین سے مروی ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے چلتے چلتے صحابہ کرام ایک دوسرے سے جدا ہو گئے نبی کریم نے یہ دو آیات یا ایہا الناس اتقوا ربکم سے و لکن عذاب اللہ شدید تنگ بلند آواز سے پڑھیں۔ صحابہ کرام نے یہ آواز سُنکر جانوروں کو تیز کر دیا اور سمجھ گئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی مقام پر ہیں جہاں سے آواز آ رہی ہے رسول کریم نے فرمایا جانتے ہو وہ کو نسا دن ہے، صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ ادا اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو پکادے گا اے آدم جہنم کا لشکر تیار کیجئے آپ عرض کریں گے یا اللہ! جہنم کا لشکر کیا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہر ہزار سے نو سو ننانوے جہنم میں اور ایک جنت میں یہ لشکر صحابہ کرام خاموش ہو گئے حتیٰ کہ کوئی بھی ہنسنے نہ محفلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی حالت ملاحظہ فرمائی تو ارشاد فرمایا عمل کرو اور خوش خبری سنو اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے بیشک تم

لَوْ تَكُنْ نَبُوءَةً قَطُّ إِلَّا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهَا جَاهِلِيَّةٌ قَالَ فَيُؤَخِّرُ الْعَادُكَ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنْ تَمَتَّ وَإِلَّا كُمِدَّتْ مِنَ الْمَنَافِقِينَ وَمَا مَثَلُكُمْ وَالْأَمَمَ إِلَّا كَمَثَلِ الرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ أَوْ كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا أَرْبَعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَرُوا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا ثَلَاثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَرُوا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَرُوا قَالَ وَلَا أَدْرِي قَالَ الثَّلَاثِينَ أَمْ لَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ۔

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سَعِيدٍ نَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَفَاوَتْ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فِي السَّيْرِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ بِهَا تَيْنِ الْآيَتَيْنِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ وَلَكِنْ عَذَابُ اللَّهِ شَدِيدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ أَصْحَابُهُ جَثَوْا لِبَطْنٍ وَعَرَفُوا أَنَّهُ عِنْدَ قَوْلٍ يَقُولُ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَلِكَ يَوْمُ يُنَادِي اللَّهُ فِيهِ أَدَمَ فَبَنَادِيَهُ رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا أَدَمُ ابْعَثْ بَعْثُ النَّارِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ فَيَقُولُ مِنْ كُلِّ آفٍ تِسْعُ مِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتَسْعُونَ إِلَى النَّارِ وَوَاحِدٌ إِلَى الْجَنَّةِ فَيُبْسِ الْقَوْمُ حَتَّى مَا بَدَأُوا بِصَاحِبَتِهِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ لَا يَسْمَعُونَ قَالُوا أَعْمَلُوا وَابْتَغُوا

(بقیہ صفحہ سابق) تودہ تیرے بندے ہیں اور اگر تیرے بخشنے تو تو ہی غالب حکمت والا ہے ۱۲ اسے لوگو اپنے رب سے ڈرو بیشک قیامت کا لرزہ بڑی

اس طرح کی دو مخلوقوں کے ساتھ ہو گے کہ جس کے ساتھ وہ ہوں گی اسے بڑھادیں گی یہ یاجوج اور ماجوج ہیں اور وہ لوگ جو حضرت آدمؑ کی اولاد اور شیطان کی اولاد ہیں سے مر گئے۔ راوی فرماتے ہیں (یہ سنکر) صحابہ کرام کی پریشانی ختم ہو گئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمل کرو اور نحو شجرہ سنو پس مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم لوگوں کے درمیان ایسے ہی ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں تل یا جانور کے بازو میں داغ ہونا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (خانہ کعبہ کو) بیت العتیق اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس پر کسی جابر کا تسلط نہیں ہوا یہ حدیث حسن غریب ہے بواستطہ نہ ہری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی مرسل روایت بیان کی گئی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے تشریف لے گئے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نکال اللہ تعالیٰ انہیں ضرور ہلاک کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اذن للذین یقاتلون ان یموتوا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جان گیا تھا کہ اب باہم قتال ہو گا۔ یہ حدیث حسن ہے متعدد افراد نے اسے بواستطہ حضرت سفیان، اعمش اور مسلم بطین، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا۔ حضرت ابن عباس

فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ اَتَكُوْلَمَ خَلِيْقَتَيْنِ مَا كَانَتْ مَعَهُ شَيْءٌ اِلَّا كَثَرَتْ اَهْلُ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ وَمَنْ مَاتَ مِنْ بَنِي اٰدَمَ وَبَنِي اِبْلِيسَ قَالَ فَسَرِّيْ عَنْ الْقَوْمِ بَعْضُ الَّذِي يَحْدُوْنَ قَالَ اَعْمَلُوْا وَاَبْشِرُوْا فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا اَنْتُمْ فِي النَّاسِ اِلَّا كَالشَّامَةِ فِيْ جَنْبِ الْبُعْبُرِ اَوْ كَالرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الدَّابَّةِ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ دَعْبَرُ وَاحِدٌ قَالُوْا اَنَا عَبْدُ اللهِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ شَرِيْتُ النَّبِيَّتُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سَيِّئُ الْبَيْتِ الْعَتِيْقُ لِاَنَّهُ لَمْ يَظْهَرْ عَلَيْهِ جَبَارٌ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ النُّبَيْتِ عَنْ عُقَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا اَبِيْ وَاسْحَانَ بْنِ يُوْسُفَ الْاَنْرَاقُ عَنْ سُفْيَانَ التُّوْرِيِّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطْنِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ اَبُوْكُمْ اُخْرِجُوا كَيْفَ هُمْ لِيَهْدِيَكُمْ فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى اٰذَنْ لِّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظَلَمُوْا وَاَنَّ اللهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ اِلَّا يَكُنْ فَكَانَ اَبُوْكُمْ وَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنَّهُمْ سَيَكُوْنُ قِتَالٌ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُهُ وَاحِدٌ عَنْ

کا واسطہ مذکور نہیں۔

تفسیر سورہ مومنون

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ کے
پہرہ اقدس کے پاس مٹھیوں کی بھنبھناہٹ کی طرح آواز سنائی
دیتی۔ ایک دن وحی نازل ہوئی ہم کچھ دیر بٹھہرے رہے جب یہ
کیفیت ختم ہوئی تو آپ نے قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھائے اور
دعا مانگی اے اللہ! ہمیں زیادہ عطا فرما کم نہ دے، ہمیں عزت
دے ذلیل نہ کر، عطا فرما محروم نہ رکھ، ہمیں چین لے ہم
پر کسی دوسرے کو نہ چین، ہمیں راضی رکھ اور ہم
سے راضی ہو۔ پھر فرمایا مجھ پر دس آیات
نازل ہوئیں جس نے ان کو اپنا یا جنت میں داخل
ہوا۔ پھر آپ نے پڑھا۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ اَلَمْ
(دس آیات)

محمد بن ایان نے بواسطہ عبدالرزاق، یونس بن سلیم اور یونس بن یزید، زہری سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ میں (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے اسحاق بن منصور سے سنا وہ فرماتے ہیں امام احمد بن حنبل، علی بن مدینی اور اسحاق بن ابراہیم نے بواسطہ عبدالرزاق یونس بن سلیم اور یونس بن یزید، زہری سے یہ حدیث روایت کی جن لوگوں نے شروع شروع میں عبدالرزاق سے سنا وہ یونس بن یزید کا واسطہ ذکر کرتے ہیں جبکہ بعض نے یہ واسطہ ذکر نہیں کیا۔ جنہوں نے یونس بن یزید کا واسطہ ذکر کیا ان کی روایت زیادہ صحیح ہے، عبدالرزاق

سلاہ بیشک ایمان والے مراد کو پہنچے، جو اپنی نمازیں گن گڑھتے ہیں، جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے۔ زکوٰۃ دیتے ہیں، روحانی بیویوں اور لونڈیوں کے سوا اپنی نثر نگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، ایسے لوگوں پر کوئی ملامت نہیں اور جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہ حد سے بڑھنے والے ہیں جو لوگ مانتوں اور وعدہ و نکرے کا حفظ ہیں اور جو

سُقَيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِينِ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ مُرْسَلًا وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ -

مِنْ سُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

١١٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ
وغير واحد المَعْنَى وَاحِدًا قَالُوا نَاعَبُدُ الرَّسَّاقَ
عَنْ يُونُسَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ وَثْقَةَ بْنِ
الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ
سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سَمِعَ عِنْدَ
وَجْهِهِ كَدَوِيَّ النَّحْلِ فَإِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَانْكَثَرَتْ سَاعَةٌ
فَسَرَى عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ
اللَّهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَآكِرْمْنَا وَلَا تُهِنَّا
وَاعْظِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَآتِنَا وَلَا تُؤْخِرْ عَلَيْنَا وَ
ارْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ أُنْزِلْ عَلَيَّ عَشْرَ آيَاتٍ
مَنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قُرْأَ قَدْ أَفْلَحَ
الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى خَتَمَ عَشْرَ آيَاتٍ .

١١٠١. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَاعِبُ الدَّرَاقِ
عَنْ يُونُسَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ
الزُّهْرِيِّ هَذَا إِسْنَادٌ نَحْوُهُ بِمَعْنَاهُ وَهَذَا
أَقَمُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ
مَنْصُورٍ يَقُولُ رَأَى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَلِيُّ
بْنُ الْمَدِينِيِّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الدَّرَاقِ
عَنْ يُونُسَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ
الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثُ وَمَنْ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ الدَّرَاقِ
قَدِيمًا فَاهْلَهُمْ إِنَّمَا يَنْكُرُونَ فِيهِ عَنْ يُونُسَ
بْنِ يَزِيدَ وَبَعْضُهُمْ لَا يَنْكُرُ فِيهِ عَنْ يُونُسَ

اس حدیث میں یونس بن یزید کا واسطہ کبھی ذکر کرتے ہیں اور کبھی نہیں۔

بْنِ يَزِيدٍ وَمَنْ ذَكَرَ فِيهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ فَهُوَ أَصَحُّ وَكَانَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ رُبَّمَا ذَكَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ وَرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْهُ۔

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ الرَّبِيعَ بَنَتَ النَّضْرَ اتَّتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُهَا حَارِثَةُ بْنُ سَرَّاقَةَ كَانَ أَصِيبَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَ سَهْمٌ غَرَبُ فَاتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَخْبِرْنِي عَنْ حَارِثَةَ لَكِنِّ كَانَ أَصَابَ خَيْرًا اِخْتَسَبْتُ وَصَبَرْتُ وَإِنْ لَمْ يُصِيبِ الْخَيْرَ اِجْتَهَدْتُ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ يَا أُمُّ حَارِثَةَ أَهْلًا جَنَانٌ فِي جَنَّةٍ وَأَنْ أَبْنَكَ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى وَالْفِرْدَوْسُ رُبُوعَةُ الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَأَفْضَلُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُتَّحِفٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ۔

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِيَانُ نَا مَالِكُ ابْنُ مَخُولٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ أَنَّهُمْ دَانِي أَنَّ عَائِشَةَ نَزَّاجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَتْ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ فَاتَتْ عَائِشَةَ أَهْمُ الَّذِينَ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَسَيَرُونَ قَالَ لَا يَا بِنْتُ الصِّدِّيقِ وَالْكَثَرُ مِنْ الَّذِينَ يَصُومُونَ وَيُصَلُّونَ وَيَتَصَدَّقُونَ وَهُمْ يَخَافُونَ أَنْ لَا تُقْبَلَ مِنْهُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صلہ اور وہ لوگ جو دیتے ہیں جو کچھ دیں اور ان کے دل ڈر رہے ہیں ۱۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ربیع بن نصر کے صاحبزادے حارثہ بن سراقہ کو بدر کے دن ایک نیر لگانہ معلوم کس نے مارا اپنا بچہ حضرت ربیع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے حضرت حارثہ کے بارے میں بتائیے اگر وہ بھلائی کو پہنچے تو میں اچھے اجر کی امید رکھوں اور اگر انہوں نے بھلائی نہیں پائی تو میں دعائیں کوشش کروں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حارثہ کی ماں! جنت میں بہت سی جنتیں ہیں تمہارے بیٹے کو فردوس العلیٰ نصیب ہوئی اور فردوس بلند جنت ہے۔ درمیان اور سب سے بہتر جنت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں پوچھا وَالَّذِينَ يُولُونَ ثَمَرًا كَمَا كُنْتُمْ مِنْ ثَمَرٍ ابْنِي وَابْنِي اور چوری کرنے والے لوگ مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا اے صدیق کی بیٹی! یہ مراد نہیں بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جو روزے رکھتے، نماز پڑھتے اور صدقہ کرتے ہیں اور انہیں صدقہ قبول نہ ہونے کا ڈر ہے یہی لوگ اچھے اعمال میں جلدی کرتے اور سبقت لے جاتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت عبدالرحمن بن سعید سے بواسطہ ابو حازم اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُذَا -

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا سُورِيُّ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ شَجَاءٍ عَنْ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِيهَا كَالْحَوْنِ قَالَ تَشْوِيَهُ النَّارُ فَتَقْلَصُ شَفَتَهُ الْعُلْيَا حَتَّى تَبْلُغَ وَسْطَ مَنْ أَسْفَلَ وَتَسْتَرْخِي شَفَتَهُ السُّفْلَى حَتَّى تَضْرِبَ سَرَّتَهُ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ غَرِيبٍ صَحِيحٍ

وَمِنْ سُورَةِ النُّورِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ وَجُّ شُعَيْبٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَرْثَدُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ وَكَانَ رَجُلًا يَجْمَلُ الْأَسْرَى مِنْ مَكَّةَ حَتَّى يَأْتِيَ بِهِمُ الْمَدِينَةَ قَالَ وَكَانَتْ إِهْرَاقُ بَغْيٍ بِمَكَّةَ يُقَالُ لَهَا عَنَاقُ وَكَانَتْ صَدِيقَةً لَهُ وَآتَتْهُ كَانَ وَعَدَ رَجُلًا مِنْ أَسَارَى مَكَّةَ يَحْمِلُهُ قَالَ فَجِئْتُ حَتَّى أَنْتَهَيْتُ إِلَى ظِلِّ حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ مُقِيمَةً قَالَ فَجَاءَتْ عَنَاقُ فَأَبْصَرْتُ سَوَادَ ظِلِّي بِجَنْبِ الْحَائِطِ فَلَمَّا أَنْتَهَيْتُ إِلَى عِدَّتِ فَقَالَتْ مَرْثَدُ فَقُلْتُ مَرْثَدُ فَقَالَتْ مَرْحَبًا وَأَهْلًا هَلُمَّ فَبِتُّ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ قُلْتُ يَا عَنَاقُ حَرَّمَ اللَّهُ الْبِزْنَ قَالَتْ يَا أَهْلَ الْحَيَامِ هَذَا الرَّجُلُ يَحْمِلُ أَسْرَاءَكُمْ قَالَ فَتَبِعَنِي شَابِنَةٌ وَسَكَتُ الْخُذْمَامَةُ فَأَنْتَهَيْتُ إِلَى غَارٍ أَوْ كَهْفٍ فَدَخَلْتُ فَجَاءَتْ حَتَّى تَمَامُوا عَلَى رَأْسِي قَبَاؤُوا فَظَلَّ بَوَاهُمْ عَلَى رَأْسِي وَ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہم فیہا کالحون کے بارے میں فرمایا آگ انہیں بھن کر رکھ دے گی حتیٰ کہ اوپر کا ہونٹ سکر کر سر کے درمیان پہنچ جائے گا اور نیچے کا ہونٹ ٹٹک کر ناف کو چھونے لگے گا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

تفسیر سورہ نور

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ مرثد بن ابی مرثد نامی ایک شخص مکہ مکرمہ سے قیدیوں کو دینہ طیبہ لایا کرتا تھا۔ مکہ مکرمہ میں عناق کی ایک فاجرہ عورت اس کی محبوبہ تھی۔ مرثد نے مکہ کے قیدیوں میں سے ایک کے بارے میں وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے پہنچا دے گا۔ مرثد فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ گیا یہاں تک کہ ایک دیوار کے سائے میں پہنچا چاندنی رات تھی، عناق آئی اور اس نے میرے سائے کی سیاہی دیوار کے پہلو میں دیکھی جب میرے قریب پہنچی تو پہچان گئی اور کہنے لگی تو مرثد ہے؟ میں نے کہا ہاں مرثد ہوں کہنے لگی تیرا آنا مبارک ہو! آؤ اور آج رات میرے پاس گزارو۔ مرثد فرماتے ہیں میں نے کہا اے عناق! اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام کیا ہے (یہ سنکر) وہ چلائی اے خیمہ والو! یہ شخص تمہارے قیدیوں کو لے جا رہا ہے مرثد فرماتے ہیں پھر آؤ آدمیوں نے میرا تعاقب کیا میں خندہ میں پہنچا اور ایک غار یا کھوہ کے پاس جا کر میں اس میں داخل ہو گیا وہ لوگ آئے اور انہوں نے میرے سر کے پاس کھڑے ہو کر پیشاب کیا (حتیٰ کہ) انکا پیشاب میرے سر پر لگا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں

کو مجھ سے اندھا کر دیا پھر وہ واپس لوٹے اور میں بھی اپنے قیدی کے پاس چلا گیا میں نے اسے اٹھایا وہ بہت بھاری تھا مقام آخر میں پہنچ کر میں نے اس کی مشکلیں کھول دیں اور اسے (بیٹھ کر) لا کر لے چلا اس نے مجھے ٹھکا دیا تھا۔ مدینہ طیبہ پہنچ کر میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے عناق سے نکاح کی اجازت ہے؟ (یہ سن کر) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی الزانی لا ینکح الاہل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مرثد! زانی مرد زانیہ عورت یا مشرکہ سے نکاح کرے اور زانیہ عورت بھی زانی مرد یا مشرک مرد سے نکاح کرے لہذا تو اس سے نکاح نہ کر۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے سچا سکتے ہیں۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مصعب بن زبیر کے دور حکومت میں مجھ سے پوچھا گیا کہ مثلاً عنین کہ میں جدائی کر دی جائے یا نہیں۔ مجھ سے اس کا کوئی جواب نہ پڑا تو میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے کاشانہ اقدس پر حاضر ہوا اندر آنے کی اجازت مانگی تو مجھے بتایا گیا کہ آپ آرام فرما رہے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے میری آواز سنی تو فرمایا اندر آ جاؤ تم ضرور کسی اہم کام کے لئے آئے ہو گے حضرت سعید فرماتے ہیں میں اندر چلا گیا وہ بکھا تو آپ نے کباوے کا بستر بچھایا ہوا ہے۔ میں نے عرض کیا اے ابو عبدالرحمن! کیا مثلاً عنین میں تفریق کر دی جائے؟ آپ نے فرمایا سبحان اللہ! ہاں (تفریق کر دی جائے) سب سے پہلے فلاں بن فلاں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا تھا۔ وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو بے حیائی کا ارتکاب

اَعْمَا هُمْ اللَّهُ عَنِّي قَالَ تَحَرَّجَعُوا وَرَجَعْتُ إِلَى صَاحِبِي فُحْمَلْنَتْهُ وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيلًا حَتَّى أَتَتْهُ دَيْتُ إِلَى الدُّخْدُخِ فَفَكَكْتُ عَنْهُ كَبْلَهُ فَجَعَلْتُ أَحْمَلَهُ وَيُجِبُنِي حَتَّى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ عَنَّا قَافًا مَسَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرِدَّ عَلَيَّ شَيْءٌ حَتَّى نَزَلَتْ الْزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَرْثَدُ الْزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فَلَا تَنْكِحُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا هَنَادٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سَجْدَةَ بْنِ جَبْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ الْمَثَلَةِ عَنِ ابْنِ أُمِّ حَكْمَةَ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَيْفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَقُبْتُ مِنْ مَكَانٍ إِلَى مَنَزِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَيَقِيلُ لِي إِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِي فَقَالَ لِي ابْنُ جُبَيْرٍ ادْخُلْ مَا جَاءَكَ إِلَّا حَاجَةً قَالَ فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بِدَعَةِ رَجُلٍ لَمْ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَثَلَةُ عَنِ ابْنِ أُمِّ حَكْمَةَ فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ نَحْنُ أَوَّلُ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فَلَوْلَ ابْنُ فَلَانٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ كَوَّانَ أَحَدًا رَأَى امْرَأَةً عَلَى فَا حِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرِ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى أَمْرٍ

عَظِيمٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكَ لَتَذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدْ ابْتَلَيْتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَكَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ حَتَّى خَتَمَ الْآيَاتِ قَالَ فِدَاكَ الرَّجُلُ فَنَلَّاهُ عَنْهُ وَعَظَّمَهُ وَذَكَرَهُ وَخَبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ النَّارِ أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا شَرُّنِي بِالْمَرْأَةِ وَعَظَّمَهَا وَذَكَرَهَا وَخَبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ النَّارِ أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ أَنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ شَرُّنِي بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ أَنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ فَتَقَ بَيْنَهُمَا فِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُجْتَمِعٌ -

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَةُ وَالْآخِرَةُ فِي ظَهْرِكَ قَالَ فَقَالَ هِلَالٌ إِذَا رَأَى أَحَدًا رَجُلًا عَلَى امْرَأَتِهِ ابْتِمَسَ الْبَيْتَةَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْبَيْتَةُ

کرتے دیکھے تو اس کے ساتھ کیا سلوک کرے؟ اگر بولتا ہے تو نہایت بری بات کہتا ہے اور اگر خاموش رہتا ہے تو بہت بُری برائی پر خاموش رہتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (یسنکر) خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا کہنے لگا میں ہی اس معاملے میں مبتلا ہوں جس کے بارے میں میں نے آپ سے سوال کیا ہے اتنے میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور کی آیات نازل فرمائیں والذین یرمون ازواجہم الخ آپ نے اس آدمی کو بلایا اسے یہ آیات پڑھ کر سنائیں اسے نصیحت فرمائی سمجھایا اور بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے اس نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میں نے اس کے بارے میں بھوٹ نہیں کہا پھر آپ نے اس عورت کو بلایا اسے نصیحت فرمائی سمجھایا اور بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے ہلکا ہے اس عورت نے کہا اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو دین برحق کے ساتھ بھیجا اس آدمی نے سچ نہیں کہا! ازاں بعد آپ نے مرد سے (قسم و شہادت کا) آغاز کیا چنانچہ اس نے چار قسم کھائی کہ وہ سچا ہے اور پانچویں بار یہ کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر خدا کی لعنت ہے پھر عورت کو بلایا اسنے بھی چار بار یہ قسم کھائی کہ وہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ کہ اگر مرد سچا ہو تو مجھ پر لعنت ہے پھر آپ نے ان دونوں میں تفریق فرمادی اس باب میں حضرت سہل بن سعد سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی عورت کو شریک بن سحماء کے ساتھ متہم کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ لاؤ ورنہ تمہاری بیٹیہ پر حد جاری کی جائے گی۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں ہلال بن امیہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھے تو گواہ تلاش کرنا پھرے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہی ارشاد فرماتے گواہ لاؤ ورنہ تمہاری

لہ جو لوگ اپنی عورتوں کو الزام دیں وہ انکے پاس اپنے بیان کے سوا کوئی گواہ نہ ہو تو ایسے آدمی کی گواہی یہ ہے کہ اللہ کے نام سے چار بار گواہی دے کہ وہ سچا ہے ۱۲

وَالْأَحَدُ فِي ظَهْرِكَ قَالَ فَقَالَ هَلَالٌ وَاللَّيْلُ
بَعَثْتُكَ بِالْحَقِّ أَنْتَ لَصَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ فِي أَمْرِي مَا
يُبَرِّئُ ظَهْرِي مِنَ الْخُدْ فَنَزَلَ وَالَّذِينَ يَدْمُونَ
أَنُوجَاهَهُمْ وَلَكَمْ يَكُنْ لَهُمْ شَهَادَاتُكُمْ أَنَّهُمْ
فَشَهَادَتُهُ أَحَدٌ هُمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ
لَمِنَ الصَّادِقِينَ فَقَرَأَ إِلَى أَنْ يَلَغُوا الْخَامِسَةَ
أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ
قَالَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْسَلُ
إِلَيْهِمَا فِجَاءً فَقَامَ هَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ
أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ
فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ أَنَّ
غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ قَالُوا
لَهَا أَهْمُ مَوْجِبَةٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّاتُ وَ
نَكَسَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ سَتَرْجِعُ فَقَالَتْ لَا أَفْضَحُ
قَوْمِي سَائِرَ أَيُّومٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ابْصُرْهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهَ الْغَيْبَتَيْنِ
سَابِغِ الْإِسْمَيْنِ خَدَّيْهِ السَّاقِيَيْنِ فَهُوَ لِشَرِّكَ
بْنِ سَحْمَاءَ فِجَاءَتْ بِهَ كَذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ
اللَّهِ لَكَانَ لَنَا وَلَهَا شَتَانٌ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ
غَرِيبٍ وَهَكَذَا رَوَى عَبَّاسُ بْنُ مَتَّصُورٍ هَذَا
الْحَدِيثُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ
مُرْسَلًا وَلَكَمْ يَدُ كُرْفِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ -

۱۱۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نا أَبُو سَامَةَ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الْكُذْبُ ذَكَرَ وَمَا عَلِمْتُ
بِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پیٹھ پر حد جاری کی جائے گی۔ یہ سنکر حضرت ہلال کہنے لگے
اللہ کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میں یقیناً سچا ہوں
اور ضرور بظہور میرے بارے میں ایسا حکم نازل ہوگا جو میری پیٹھ
کو حد سے بچالے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَالَّذِينَ يَدْمُونَ
أَنُوجَاهَهُمْ اَلَمْ رَاوِی فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
منہ پھیر اور ان دونوں کو بلا بھیجا دونوں میاں بیوی حاضر ہوئے
تو ہلال نے کھڑے ہو کر گواہی دی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما
رہے تھے اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے کوئی ایک جھوٹا
ہے۔ تو تم میں سے کون ہے جو توبہ کرے؟ پھر عورت نے کھڑے
ہو کر گواہی دی جب پانچویں مرتبہ یہ کہا کہ اگر یہ شخص سچا ہے
تو مجھ پر اللہ غضب ہو تو لوگوں نے کہا یہ (بد دعا) واجب
کرنے والی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں
اس عورت نے توقف کیا اور پھر پچھلے پاؤں پھر گئی یہاں تک کہ
ہم نے خیال کیا کہ یہ اپنی بات سے پھر جائے گی۔ اتنے میں اس
عورت نے کہا میں عمر بھر کے لئے اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو دیکھو اگر اس کے ہاں
ایسا لڑکا پیدا ہو جس کی آنکھوں میں سرمہ لگا ہو، سوزن بڑے بڑے
اور پینڈ لیاں پھر پور ہوں تو وہ شریک بن سحماہ کا پوتا ہے۔
اس نے ایسا ہی سوچا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر اللہ تعالیٰ کا لکھا ہوا اگر نہ چکا ہونا تو ہمارا ہی اور اس
کی بڑی شان ہوئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عباد بن
منصور نے اسے اسی طرح بواسطہ عکرمہ حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ ابوب نے اسے عکرمہ
سے مرسل روایت کیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
کا واسطہ مذکور نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں
جب میرے بارے میں وہ چرچا ہوا جو کیا گیا اور مجھے اس کا پتہ تک
نہ تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرماتے کھڑے ہوئے
اور نشہد کے بعد اللہ تعالیٰ کے شایان شان اسکی حمد و ثنا کی

فِي خَطِيبًا فَتَشَهَّدَا فَحَمِيدًا لِلَّهِ وَأَشْنَى عَلَيْهِ
بِمَا هُوَا هَلْهُ شَرَفًا أَلَمَّا بَعْدَا سَتِيرُوا عَلَى
فِي أَنَابِ ابْنُوا أَهْلِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى
أَهْلِي مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَأَبْنُوا بَيْنَ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ
عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا دَنَا
حَاضِرًا وَلَا غَبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِيَ فَقَامَ
سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ اخْذُنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ
أَخْرَبَ أَعْنَاقَهُمْ وَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَزَرِجِ وَكَانَتْ
أُمُّ حَسَّانَ بِنْتُ ثَابِتٍ مِنْ رَهْطِ ذَلِكَ الرَّجُلِ
فَقَالَ كَذَبْتُ أَمَّا وَاللَّهِ أَنْ لَوْ كَانُوا مِنَ الْأَوْسِ
مَا أَحْبَبْتُ أَنْ تَفْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ حَتَّى كَادَ أَنْ
يَكُونَ بَيْنَ الْأَوْسِ وَالْخَزَرِجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ
وَمَا عَلِمْتُ بِهِ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءَ ذَلِكَ الْيَوْمِ
خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي وَمَعِيَ أُمُّ مِسْطَحٍ
فَعَثَرْتُ فَقَالَتْ تَعَسَّ مِسْطَحُ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أُمِّ
تُسَبِّينَ ابْنِكَ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرْتُ الثَّانِيَةَ
فَقَالَتْ تَعَسَّ مِسْطَحُ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أُمِّ تُسَبِّينَ
ابْنِكَ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرْتُ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ
تَعَسَّ مِسْطَحُ فَأَنْتَ تَهْرُطُهَا فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أُمِّ تُسَبِّينَ
ابْنِكَ فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَسْبَهُ إِلَّا فَيْدِكَ فَقُلْتُ
فِي أَيْ شَأْنِي قَالَتْ فَبَقَرْتُ لِي الْحَدَائِثَ قُلْتُ
وَقَدْ كَانَ هَذَا قَالَتْ نَعَمْ وَاللَّهِ لَقَدْ رَجَعْتُ
إِلَى بَيْتِي وَكَانَ الَّذِي خَرَجْتُ لَكَ لَوْ أَخْرَجْتُ
لَا أَجِدُ مِنْهُ قَبِيلًا وَلَا كَثِيرًا دَوَّعَكَتْ فَقُلْتُ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلْنِي إِلَى
بَيْتِ أَبِي خَارِسَ مَعِيَ الْغُلَامُ فَدَخَلْتُ
الدَّارَ فَوَجَدْتُ أُمَّ رُومَانَ فِي السِّفْلِ
وَأَبُوبَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَقَالَتْ أُمَّيَّ مَا
جَاءَ بِكَ يَا بُنَيَّةُ قَالَتْ فَأَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ

پھر فرمایا اما بعد۔ مجھے ان لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنہوں نے میری
اہلیہ پر تنہت لگائی اللہ کی قسم! میں نے اپنی اہل میں کوئی برائی نہیں
دیکھی اور قسم بخدا! میں نے اس میں بھی کوئی برائی نہیں دیکھی جس کے ساتھ
ان لوگوں نے اسے متہم کیا وہ میری عدم موجودگی میں کبھی میرے
گھر نہیں آیا اور اگر کبھی میں سفر میں گیا تو وہ بھی میرا مسافر رہا، حضرت
سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ!
مجھے اجازت دیجئے کہ میں ان سب کی گردن مادوں، اسپر خنجر
کا ایک آدمی اٹھا اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی ماں
بھی اسی قبیلے سے تھیں، وہ کہنے لگا تم بھوٹے ہو اللہ کی قسم! اگر یہ
بدنام کرنے والے قبیلہ اوس سے ہوتے تو تم کبھی ان کی گردنیں مارنا
پسند نہ کرتے، بات اس حد تک بڑھ گئی کہ قریب تھا مسجد میں اوس و
خنجر کے درمیان فساد ہو جاتا حضرت عائشہ فرماتی ہیں مجھے
سارے واقعہ کی خبر نہ ہوئی، اسی شام کسی ضرورت کے لئے اُم مسطح
کے ساتھ باہر نکلی وہ پھسل گئیں تو کہنے لگیں مسطح ہلاک ہو! میں نے
کہا! اماں! اپنے بیٹے کو بڑا بھلا کہتی ہو وہ چپ ہو گئیں دوبارہ
پھسلیں تو پھر کہا مسطح ہلاک ہو! میں نے پھر کہا! اماں! اپنے بیٹے
کو بد دعا دیتی ہو! وہ پھر خاموش ہو گئیں تیسری مرتبہ پھر پاؤں
پھسلے تو انہوں نے کہا مسطح ہلاک ہو! اس مرتبہ میں نے سختی سے
کہا! اماں! اپنے ہی بیٹے کی بدعت! ہی کہتی ہو! اُم مسطح نے عرض
کیا اللہ کی قسم! میں تو آپ ہی کی وجہ سے اسے کوسنی ہوں! میں
نے کہا میرے کس معاملے میں ہ پھر انہوں نے تفصیلاً واقعہ بیان
کیا میں نے کہا اچھا تو یہ کچھ ہوا، وہ کہنے لگیں جی ہاں! حضرت
عائشہ فرماتی ہیں اللہ کی قسم! میں گھروٹ آئی اور جس کام کے لئے
جا رہی تھی تو یاد اس کے لئے (گھر سے) نکلی ہی نہ تھی میں نے غصہ ا
یا زیادہ کچھ نہ پایا، گھر پہنچ کر مجھے بخارا ہو گیا تو میں نے نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے میرے باپ کے
گھر بھیج دیجئے، آپ نے میرے ساتھ ایک لڑکا بھیجا میں گھر میں
داخل ہوئی تو ام رومان (میری والدہ) گھر کے سچلے حصے میں تھیں
اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر کے اوپر (وہ حصے میں) قرآن پڑھ

لَهَا الْحَدِيثُ فَإِذَا هُوَ يُبَلِّغُ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّي
فَقَالَتْ يَا بَنِيَّةُ خَفَيْتُ عَلَيْكَ الشَّانَ فَإِنَّهُ
وَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَانَتْ امْرَأَةً حَسَنَاءُ عِنْدَ رَجُلٍ
يُحِبُّهَا لَهَا ضَرْبُ الْإِحْسَادِ تَهَا وَقِيلَ فِيهَا فَإِذَا
هِيَ لَوْ يُبَلِّغُ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّي قَالَتْ قُلْتُ وَقَدْ
عَلِمَ بِهِ ابْنِي قَالَتْ نَعَوْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ قَالَتْ
نَعَوْتُ وَاسْتَعْبَرْتُ وَبَكَيْتُ فَسَمِعَ أَبُو بَكْرٍ صَوْتِي
وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَزَلَ فَقَالَ لِأُمِّي مَا
شَأْنُهَا قَالَتْ بَلَغَهَا الْكَذِبُ ذَكَرَ مِنْ شَأْنِهَا
فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ اقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا
بَنِيَّةُ إِلَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي فَدَجَعْتُ وَلَقَدْ
جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِي
فَسَأَلَ عَنِّي خَادِمَتِي فَقَالَتْ لِلَّهِ مَا عَلِمْتُ
عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَهْهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتَّى تَدْخُلَ
الشَّاهُ فَتَأْكُلُ خَمِيرَهَا أَوْ عَجِينَتَهَا وَانْتَهَرَهَا
بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَصْدِيقِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْقَطُوا لَهَا بِهِ فَقَالَتْ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا
يَعْلَمُ الصَّائِعُ عَلَى قَبْرِ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ فَبَلَغَ
الْأَمْرُ ذَلِكَ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقَالَ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَشَفْتُ كَيْفَ أَنْشَى قَطُّ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَتِلَ شَرِيفًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
قَالَتْ وَأَصْبَحَ أَبُو أَيُّوبَ عِنْدِي فَلَمَّا بَدَأَ الْأَعْنَدِي
حَتَّى دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَقَدْ اكْتَنَفَ
أَبُو أَيُّوبَ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَتَشَرَّهَدَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَمِدَ اللَّهَ وَآتَى عَلَيْهِ
بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ
إِنْ كُنْتُ فَارَقْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي إِلَى اللَّهِ

رہے تھے میری والدہ نے پوچھا بیٹی! کیسے آئی ہو؟ فرماتی ہیں میں نے
انہیں ساری بات بتا دی مگر دیکھا کہ انہیں اس قدر دکھ نہ ہوا
جتنا مجھے تھا کہنے لگیں بیٹی! اسے آسان سمجھو کیونکہ اکثر ایسا ہوتا کہ
کوئی حسینہ جمیلہ عورت اپنے شوہر کی محبوبہ ہوتی ہے تو اس کی
سوکھیں اس سے حسد کرتی ہیں۔ اور اس کے بارے میں (ایسی
بات) کہی جاتی ہے۔ (بہر حال) اس واقعہ سے مجھے جتنا رنج ہوا
اتنا انہیں (ام رومان کو) نہ ہوا۔ میں نے پوچھا کیا اباحان کو اس
واقعہ کا علم ہے؟ فرمایا ہاں! میں نے پوچھا رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کو بھی؟ ام رومان نے فرمایا ہاں! اس پر میرے آنسو جاری
ہو گئے اور میں رو پڑی میری آواز سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی
اللہ عنہ نیچے تشریف لائے اور میری والدہ سے پوچھا کیا بات
ہے؟ انہوں نے عرض کیا ان کے بارے میں جو بات مشہور ہوئی
اس کا انہیں بھی علم ہو چکا ہے۔ یہ سن کر وہ آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا
بیٹی! میں قسم دے کر کہتا ہوں اپنے گھر لوٹ جاؤ فرماتی ہیں میں
واپس آگئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرے کی طرف تشریف
لائے اور خادمہ سے میرے متعلق پوچھا اس نے کہا خدا کی قسم!
میں ان میں کوئی عیب نہیں دیکھتی البتہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ
یہ سو جاتی ہیں اور بکری اگر ان کا گوندھا ہوا آٹا کھا جاتی ہے
یہ سن کر بعض صحابہ کرام نے خادمہ کو ڈانٹا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے سچ سچ کہہ دے انہوں نے اسے بہت برا بھلا کہا تو
کہنے لگی سبحان اللہ! قسم بخدا! میں تو ان کے بارے میں وہی کچھ
جانتی ہوں جو سنا رکھا ہے سونے کے بارے میں جانتا ہے۔
جب یہ خبر اس آدمی کو پہنچی جس کے ہاتھ میں یہ واقعہ لکھا تھا تو اس نے
کہا سبحان اللہ خدا کی قسم! میں نے کبھی کسی عورت کا کپڑا انہیں کھولا۔
حضرت عائشہ فرماتی ہیں وہ شخص راہ خدا میں شہید ہوا۔ فرماتی ہیں میرے
والدین نے میرے پاس صبح کی اور میرے پاس ہی رہے حتیٰ کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھ کر میرے پاس تشریف لائے
میرے والدین نے مجھ کو دائیں بائیں طرف سے گھیر رکھا تھا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے تشہد پڑھا اور اللہ کی شایان شان اسکی حمد و ثناء

فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ قَالَتْ وَ
جَاءَتْ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ وَهِيَ جَالِسَةٌ بَابًا
فَقُلْتُ أَلَا تَسْتَجِيبِي مِنْ هَذِهِ الْمَرْأَةِ أَنَّ تَذَكَّرُ
نَبِيًّا وَعَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَالْتَفَتْتُ إِلَى أَبِي فَقُلْتُ أَجِبْهُ فَتَالَ فَمَاذَا
أَقُولُ فَالْتَفَتْتُ إِلَى أُمِّي فَقُلْتُ أَجِيبِيهِ قَالَتْ
أَقُولُ مَاذَا قَالَتْ فَلَمَّا لَمْ يَجِيبَا تَشَرَّعَتْ فَحَدَّثَتْ
اللَّهَ وَاثْنَيْتُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قُلْتُ
أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمَا فِي نَوَاحِلَ فَعَلَ وَاللَّهِ
يَشْرَهُدُ إِنِّي لَصَادِقَةٌ مَا ذَاكَ يَا فُجِي عِنْدَاكُمْ
لِي لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ وَأَشْرَبْتُمْ قُلُوبَكُمْ وَلَئِنْ
قُلْتُ إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ وَاللَّهِ يَعْلَمُ إِنِّي سَمِعْتُ
أَفْعَلَ لَتَقُولَنَّ أَفْعَا قَدْ بَاعَتْ بِهَا عَلَى نَفْسِهَا
وَاللَّهِ إِنِّي مَا أَجِدُنِي وَلكُمْ مَثَلًا قَالَتْ وَ
الْخَمْسُ اسْمُ يَحْيَى قَوْلُ أَقْبَرُ عَلَيْهِ
إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهِ
أُمُتَعَانٌ عَلَى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ وَأَنْزَلَ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهِ
فَسَكَنَّا فَرَفِخَ عَنْهُ وَإِنِّي لَا تَبَيِّنُ السُّرُورَ فِي
وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِينَهُ وَيَقُولُ ابْشِرِي
يَا عَائِشَةُ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ بَرَاءَتَكَ قَالَتْ فَكُنْتُ
أَشَدَّ مَا كُنْتُ غَضَبًا فَقَالَ لِي أَبُو آي قُوِي إِلَيْهِ
فَقُلْتُ لَا وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُهُ
وَلَا أَحْمَدُكُمْ وَلَكِنْ أَحْمَدُ اللَّهَ الَّذِي
أَنْزَلَ بَرَاءَتِي لَقَدْ سَمِعْتُمُوهُ فَمَا أَنْكَرْتُمُوهُ وَ
لَا غَيْرَ تُمُوهُ وَكَأَنْتَ عَائِشَةُ تَقُولُ أَمَا زَيْنَبُ
ابْنَةُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِدِينِهَا فَكَمْ تَقُلُ
الْأَخِيرَ وَأَمَا أَخَرَهَا حَسَنَةً فَهَدَيْتَ فَبِمَنْ
هَدَيْتَ وَكَانَ الَّذِي يَتَكَلَّفُ فِيهِ مَسْطَرٌ وَحَسَنٌ

کی پھر فرمایا اے عائشہ اگر تم سے کسی برائی کا ارتکاب ہوا یا تم نے زیادتی کی
تو توبہ کرو بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے سو وقت
انصار کی عورت دروازے پر بیٹھی تھی حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ
کیا آپ اس بات کا ذکر کرتے ہوئے اس عورت سے حیا نہیں فرماتے۔
اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ فرمایا تو میں نے اباجان کی طرف
متوجہ ہو کر کہا آپ جواب دیجئے انہوں نے فرمایا میں کیا کہوں؟ پھر میں
نے اپنی ماں کی طرف متوجہ ہو کر کہا آپ جواب دیجئے انہوں نے فرمایا
میں کیا کہوں؟ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جب دونوں نے جواب نہ دیا
تو میں نے تشہد پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور عرض کیا قسم بخدا!
اگر میں آپ سے کہوں کہ یہ کام میں نے نہیں کیا اور اللہ گواہ ہے کہ میں سچی ہوں
تو آپ لوگوں کے نزدیک اس بات سے مجھے کیا فائدہ پہنچے گا۔ کیونکہ اپنے
گفتگو کی اور آپ لوگوں کے دلوں میں یہ بات گھر کر چکی ہے اور اگر میں کہوں
کہ میں نے اسکا ارتکاب کیا ہے اور اللہ جانتا ہے کہ میں نے نہیں کیا تو
آپ لوگ کہیں گے اسے اپنے گناہ کا خود اقرار کر لیا قسم بخدا! میں اپنی
اور آپ کی اسکے سوا کوئی مثال نہیں پاتی۔ آپ فرماتی ہیں پھر اس وقت میں نے
حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام یاد کیا لیکن یاد نہ آسکا تو میں نے کہا جیسے
حضرت یوسفؑ کے والد نے کہا تھا فصبر جمیل واللہ المستعان علی
ما نصفون آپ فرماتی ہیں پھر اسی وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
پر وحی نازل ہوئی کچھ دیر ہم خاموش رہے پھر جب یہ کیفیت ختم ہو گئی
اور میں آپ کے چہرہ اقدس پر خوشی کے آثار دیکھ رہی تھی آپ پیشانی کو پونچھ
رہے تھے کہ حضرت نے فرمایا اے عائشہ! تجھے خوشخبری ہو اللہ تعالیٰ نے
تمہاری برأت نازل کر دی حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نہایت غصہ میں تھی
میرے والدین نے فرمایا (عائشہؓ) رسول اللہ کی طرف اٹھو میں نے
کہا اللہ کی قسم! نہ تو میں حضور کی طرف اٹھوں گی اور نہ ہی آپ کی تعریف
کروں گی اور تمہاری تعریف بھی نہیں کروں گی بلکہ اللہ تعالیٰ کی تعریف
کروں گی جس نے میری برأت نازل فرمائی۔ آپ لوگوں نے اسے سنکر نہ تو
اسکا انکار اور نہ ہی اسے بدلا اور حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں تو تب بدنت محض
کو اللہ تعالیٰ نے انکے دین کے باعث بچا لیا اور انہوں نے کوئی غلط بات نہ کہی
مگر انکی بہن حمزہ بنت محض، ہلاک ہوئے والوں کے ساتھ ہلاک ہوئیں۔

اس معاملے میں گفتگو کرنے والے مسطح احسان بن ثابتؓ اور عبد اللہ بن ابی (منافق) ہتھے۔ وہ چنگلیاں کھاتا اور انکو جمع کرنا تھا۔ اور یہی عبد اللہ اور محمد پیش پیش تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضرت صدیق اکبرؓ نے قسم کھائی کہ عمر بھر مسطح کو نفع نہیں پہنچائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَلَا يَأْتِلُ أُولُو الْفَضْلِ أَثْمًا اس میں فضل والوں سے مراد حضرت ابوبکرؓ ہیں اور قربت والو مساکین سے مراد مسطح ہیں اس آیت کے نزول پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے پروردگار! ہم تیری بخشش چاہتے ہیں وراپ نے مسطح کے ساتھ حسب سابق اچھا سلوک (دوبارہ) جاری فرمایا۔ یہ حدیث، ہشام بن عروہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ یونس بن یزید، معمر اور کئی دوسرے حضرات نے اسے بواسطہ نہرمی، عروہ بن زبیر (سعید بن مسیب، علقمہ بن ابوقاص بیثی اور عبید اللہ بن عبد اللہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ ہشام بن عروہ کی روایت کے مقابلہ میں یہ روایت زیادہ لمبی اور مکمل ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں جب میری برأت نازل ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر تشریف فرما کر اس کا ذکر کیا اور قرآن کی (آیت) تلاوت کی۔ اور جب نیچے تشریف لائے تو دو مردوں اور ایک عورت کو حد لگانے کا حکم فرمایا اور انہیں حد ماری گئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف محمد بن اسحق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

تفسیر سورہ فرقان

حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ

بُنْ ثَابِتٌ وَالْمُنَافِقُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي وَكَانَ يَسْتَوْشِبُهُ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ هُوَ وَحَمَّتَهُ قَالَتْ فَحَلَعَتْ أَبُو بَكْرٍ أَنْ لَا يَنْفَعَهُ مِسْطَحًا بِنَا فَحَتَّى أَبَدًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ الْآيَةَ وَلَا يَأْتِلُ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّخَةِ يَعْنِي أَمَا بَكْرٍ أَنْ يُوْثُوا أَدِلِّي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَعْنِي مِسْطَحًا إِلَى قَوْلِهِ لَا تَجْبُونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللَّهِ يَا رَبَّنَا إِنَّا لَنُحِبُّ أَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَعَادَلْنَا بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مِثْلُهُ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَقَدْ رَوَى يُونُسُ بْنُ يَرِيذٍ وَمَعْمَرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَاصٍ اللَّيْثِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ هَذَا الْحَدِيثُ أَطْوَلَ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَاتَّخَذَ

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا بَنُ دَارٍ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عَذْرَايُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَدْ كَرَّ ذَلِكَ وَتَلَا الْقُرْآنَ فَلَمَّا نَزَلَ أَمَرَ بِدَجَاجِينَ وَأَمْرًا فَنُفِرُوا حَتَّى هُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَمِنْ سُورَةِ الْفُرْقَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۱۱۱۔ حَدَّثَنَا بَنُ دَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانَ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ

لہ اور تم میں فضیلت و گنجائش والے قسم نہ کھائیں کہ وہ قربت داروں مساکین اور مہاجرین کو نہیں دیں گے بلکہ معاف کر دیں اور درگزر کریں کیا تمہیں پسند نہیں کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۱۲

کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اسکے بعد کونسا گناہ ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس لئے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائیں گے۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اس کے بعد کونسا گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بندار نے بواسطہ عبد الرحمن، سفیان، منصور، اعمش، ابو داؤد اور عمرو بن شرجیل، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوع حدیث بیان کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم، سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا نیز یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس لئے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ یا تیرے کھانے سے کھائیں گے اور یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ أُولَٰئِكَ مَنْصُورُونَ
اور اعمش سے سفیان کی روایت، شعبہ کی روایت سے جو ابو داؤد سے روایت کی گئی ہے، زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ ان کی سند میں ایک آدمی کا اضافہ ہے محمد بن مثنیٰ نے بواسطہ محمد بن جعفر شعبہ، واصل ابو داؤد اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ شعبہ نے بواسطہ ابو داؤد، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یونہی روایت کی لیکن عمرو بن شرجیل کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحَبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ يَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا أَوْ هُوَ خَلَقَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةً أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ أَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيلَةٍ جَارِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ رَأَى عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحَبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا سَعِيدُ بْنُ الدَّبِيعِ أَبُو زَيْدٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ وَائِلٍ الْأَحْدَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا أَوْ هُوَ خَلَقَكَ وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ أَوْ مِنْ طَعَامِكَ وَأَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيلَتِكَ جَارِكَ قَالَ وَقَتْلَاهُذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا يَفْعَلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَمًا يُضَاعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدُ فِيهِ مُهَانًا حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ أَحَمُّ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ وَائِلٍ لِأَنَّهُ زَادَنِي إِسْنَادُهُ رَجُلًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَائِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهَكَذَا رَوَى شُعْبَةُ عَنْ وَائِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

وَلَوْ يَدْكُرْفِيهِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شَرْحَبِيلٍ -
وَمِنْ سُورَةِ الشَّعَدَاءِ

تفسیر سورۃ شعراء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ الْعُجَلِيّ
نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّفَاوِيُّ نَاهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَ
أَنْذَرْتُ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشِرَةَ بَنَاتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا فَاطِمَةُ
بُنْتُ مُحَمَّدٍ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ
مِنَ اللَّهِ شَيْئًا سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا تَشْتُمُونَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى وَكِيعٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ
هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الطَّفَاوِيِّ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا
وَلَوْ يَدْكُرْفِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ
عَلِيِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ -

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الدَّقِيقِ
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذَرْتُ عَشِيرَتَكَ
الْأَقْرَبِينَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَخَصَّ وَعَوَّ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ
أَنْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ
مِنَ اللَّهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ
أَنْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی
ہیں جب آیت کریمہ ”وانذر عشیرتک الاقربین“ نازل ہوئی تو
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اے صفیہ بنت
عبدالمطلب! اے فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
اے عبدالمطلب کی اولاد! میں اللہ تعالیٰ کی طرف (اس کی
اجازت کے بغیر) تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔
تم لوگ میرے مال سے جو چاہو مجھ سے مانگ تو یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔ وکیع اور کئی دوسرے محدثین نے
بواسطہ ہشام بن عروہ اور عروہ، حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے اسی طرح (محمد بن عبدالمطلب الطفاوی کی
روایت کی مانند) روایت کیا ہے۔ بعض افراد نے بواسطہ
ہشام بن عروہ اور عروہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل
روایت نقل کی اور حضرت عائشہ کا واسطہ مذکور نہیں۔ اس باب میں
حضرت علی اور ابن عباسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب
آیت کریمہ ”وانذر عشیرتک الاقربین“ نازل ہوئی، نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے عام و خاص (تمام) قریش کو جمع کیا اور فرمایا
”اے قریش! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اذن
کے بغیر میں تمہارے نفع اور نقصان کا مالک نہیں“ اے بنو عبدمناف
کی جماعت! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ کیونکہ میں (ذاتی طور پر)
تمہیں نفع اور نقصان نہیں پہنچا سکتا“ اے بنی نضیر کے گروہ!
اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ بیشک میں (اپنے آپ) تمہارے
نفع اور نقصان کا مالک نہیں“ اے بنو عبدالمطلب کی جماعت!

(تفسیر صفحہ سابقہ) کام کر لیا وہ سزا یا بیگناہ قیامت کے دن اس پر عذاب بڑھایا جائیگا اور اس میں ہمیشہ ذلت سے رہیگا ۱۴۔ اور اپنے قریب رشتہ داروں کو ڈرے ۱۵۔
لے نبی کریمؐ کا اپنے اختیار کی نفی فرمانا مطلقاً نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر میں مالک نہیں ہوں اور یہ بات آپؐ محض ڈر لے کے لئے فرمائی ورنہ
ان میں سے بعض حضرات کے لئے جنتی ہونا اور ان کے لئے جہنم نام امت کے لئے آپؐ کی شفاعت صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ باہر ہو سکتا ہے کہ آپؐ کا ۱۵

اپنے آپ کو نار جہنم سے بچاؤ کیونکہ میں تمہارے نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوں۔ اسے فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے آپ کو نار جہنم سے بچاؤ کیونکہ میں تمہارے نفع اور نقصان کا (ذاتی طور پر) مالک نہیں ہوں بے شک تمہاری مجھ سے رشتہ داری ہے اور عنقریب میں اسے اس کی تری سے نر کر دوں گا۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے علی بن حجر نے بواسطہ شعیب بن صفوان، عبد الملک بن عمیر اور موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوعاً بیان کیا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب آیت کریمہ **وَأَنذَرْتُكَ الْآقِرْبِينَ** نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں کاتوں میں ڈال کر بلند آواز سے پکارا اے عبدمنات کی اولاد! یا صبا حاء! (یعنی دوڑتے چلے آؤ) یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت ابو موسیٰ کی روایت سے غریب ہے۔ بعض نے اسے بواسطہ قسامہ بن زبیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔

تفسیر سورہ نمل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **ادبۃ الارض** (اسطرح) نکلے گا کہ اس کے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی اور عصائے موسیٰ (علیہ السلام) ہوگا وہ مومن کا چہرہ روشن کرے گا اور کافر کی ناک پر مہر لگائے گا حتیٰ کہ دسترخوان والے جمع ہو گئے تو ایک سے کہے گا اے مومن! اور دوسرے

مِنَ اللَّهِ خَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي قُصَيٍّ
أَلْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ
لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
أَلْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ
لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ
أَلْقِدِي نَفْسَكَ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ
لَكَ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِنَّ لَكَ رَحِمًا وَسَاءَ بَدَلُهَا
بِبَلٍّ لَهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا
الْوَجْهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَّاشِعِ بْنِ
صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ مُوسَى بْنِ
طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ -

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَّاشِعِ بْنِ
أَبُو زَيْدٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ قَالَ
سَمِعْتُ الْأَشْعَرِيَّ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَ وَأَنذَرْتُكَ
الْآقِرْبِينَ وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ فَدَفَعَ صَوْتَهُ فَقَالَ
يَا بَنِي عَبْدِ مَنَاةٍ يَا صَبَا حَاءُ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ
عَنْ عَوْفٍ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهُوَ أَصَحُّ وَلَمْ يَذْكُرْ
فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى -

وَمِنْ سُورَةِ النَّمْلِ

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَّاشِعِ بْنِ
بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
زَيْدٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ وَعَصَى
مُوسَى فَيَجْلُو وَجْهَ الْمُؤْمِنِ وَتُخْتَمُ أَنْفُ الْكَافِرِ

سے کہے گا اے کافر! یہ حدیث حسن ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی دابتہ الارض کے بارے میں مروی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

تفسیر سورہ قصص

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا سے ارشاد فرمایا لا الہ الا اللہ کہوتا کہ میں روز قیامت تمہاری گواہی دوں انہوں نے کہا اگر مجھے قریش کے طعنہ کا ڈر نہ ہوتا کہ وہ کہیں گے اس نے ڈر سے ایسا کیا، تو میں ضرور آپ کی آٹھ کو ٹھنڈا کرنا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "انک لاتہدی من حبیبکم" یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف یزید بن کيسان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

تفسیر سورہ عنکبوت

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے بارے میں چار آیات نازل ہوئیں پھر انہوں نے واقعہ بیان کیا حضرت سعد کی والدہ (ام سعد) نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے نبی کا حکم نہیں دیا قسم بخدا میں اس وقت نہ تو کھانا کھاؤں گی اور نہ پانی پیوں گی جب تک کہ مجھے موت نہ آجائے یا تو کافر ہو جائے۔ فرماتے ہیں لوگ ان کا متہ نہ بدوستی کھول کر کھانا کھلاتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ووصینا الانسان بوالدیه"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بِالْحَاقِّ حَتَّىٰ إِنَّ أَهْلَ الْخَوَارِ لَيَجْتَمِعُونَ فَيَقُولُ هَذَا يَأْمُومُنْ وَيَقُولُ هَذَا يَا كَا فِرُهُذَا أَحَدُ يَثُ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَىٰ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ فِي دَابَّتِ الْأَرْضِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ.

وَمِنْ سُورَةِ الْقَصَصِ

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا بَدُّارُ بْنُ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ ثَبَتِي أَبُو حَازِمٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِهِ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَوْلَا أَنْ تُعَيِّرَنِي قَدَرْتُ أَنْ لَا يَحْمِلُنِي عَلَيْهِ الْجَزَعُ لَا قُدْرَتِي بِهَا عَيْنَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْنَا لَكَ لَا تُهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ هَذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ وَمِنْ سُورَةِ الْعَنْكَبُوتِ

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ شَجَعَةَ عَنْ سَمَاحِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ قَالَ أَنْزَلَتْ فِي أَرْبَعِ آيَاتٍ قَدْ كَرِصَصَهُ وَقَالَتْ أُمُّ سَعْدٍ أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ اللَّهُ بِالْإِثْرِ وَاللَّهُ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّىٰ أَمُوتَ أَوْ تَكْفُرَ قَالَ فَكَانُوا إِذَا ارَادُوا أَنْ يُطْعِمُوهَا شَجَرُوا فَاهَا فَذَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

لے بیشک یہ نہیں کہ جسے آپ چاہیں اپنی طرف سے ہدایت کریں ہاں اللہ تعالیٰ جسے چاہے ہدایت فرماتا ہے ۱۲۷ اور ہم نے آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی تاکید کی اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو اسے میرا شریک ٹھہرا جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان ۱۲

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد خداوندی و تاتون
فی نادیکم المنکر کی تفسیر میں فرمایا وہ لوگ زمین والوں
کو کنکریاں مارتے اور ان سے مذاق کرتے تھے۔
یہ حدیث حسن ہے ہم اسے بواسطہ حاتم بن ابی صغیر
سماک کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

تفسیر سورہ روم

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں غزوہ بدر کے دن رومیوں کو اہل فارس پر
فتح ہوئی تو مسلمان اس سے بہت خوش ہوئے اس
پر یہ آیت نازل ہوئی اَمْ غَلَبَتِ الرُّومُ
الْمُؤْمِنُونَ نَصْرَ اللَّهِ تَكُنْ مسلمانوں کو اہل روم کے
فارسوں پر غالب آنے کی خوشی تھی۔ یہ حدیث اس
طریق سے غریب ہے۔ نصر بن علی نے یونہی غلبت الروم
معروف کا صیغہ پڑھا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت کریمہ
اَمْ غَلَبَتِ الرُّومُ میں غَلَبَتْ اور غَلَبَتْ (معروف اور
مجہول) (دونوں طرح) فرمایا آپ نے فرمایا مشرکین جانتے
تھے کہ اہل فارس کو رومیوں پر غلبہ حاصل ہو کیونکہ
مشرکین اور اہل فارس دونوں بت پرست تھے۔
مسلمان اہل روم کی فتح چاہتے تھے کہ وہ اہل کتاب تھے
ان لوگوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا انہوں
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ
نے فرمایا عنقریب وہ (اہل روم) غالب آئیں گے۔ حضرت
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات مشرکین کو بتائی تو کہنے لگے
ہمارے اولاد اپنے درمیان ایک مدت مقرر کیجئے۔ اگر ہم

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِبْلَانَ تَابُوا سَامَةً
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي
صَغِيرَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَتَاتُونَ
فِي نَادِيكُمْ الْمُنْكَرَ قَالَ كَأَنَّهُ يُخَذُّ قَوْمَ أَهْلِ الْأَرْضِ
وَيُسْخَرُونَ مِنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ
حَدِيثِ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ سِمَاكِ -

وَمِنْ سُورَةِ الرُّومِ

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ تَابُوا الْمُحَمَّدُ
بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ
عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتْ
الرُّومُ عَلَى فَارِسٍ فَأَعْجَبَ ذَلِكَ الْمُؤْمِنِينَ
فَنَزَلَتْ أَلَمْ غَلَبَتِ الرُّومُ إِلَى قَوْلِهِ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ
بِنَصْرِ اللَّهِ فَفَرَحَ الْمُؤْمِنُونَ بِظُهُورِ الرُّومِ عَلَى
فَارِسٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ هَكَذَا
قَدْ نَصَرْنَا عَنْ عَطِيَّةَ الرُّومِ -

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ تَابُوا مَعَاذِيَّةَ
بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْفَرَارِيِّ عَنْ سَفْيَانَ
عَنْ جَبْرِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى أَلَمْ غَلَبَتِ الرُّومُ
فِي أَدْنَى الْأَرْضِ قَالَ غَلَبَتْ وَغَلَبَتْ قَالَ كَانَ
الْمُشْرِكُونَ يُحِبُّونَ أَنْ يَظْهَرَ أَهْلُ فَارِسٍ عَلَى
الرُّومِ لِأَنَّهُمْ وَإِيَّاهُمْ أَهْلُ الْأَوْتَانِ وَكَانَ
الْمُسْلِمُونَ يُحِبُّونَ أَنْ يَظْهَرَ الرُّومُ عَلَى فَارِسٍ
لِأَنَّهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ فَذَكَرُوهُ لِأَبِي بَكْرٍ فَذَكَرَهُ
أَبُو بَكْرٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَمَا إِنَّهُمْ سَيَعْبُدُونَ فَذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ

۱۷ اور اپنی مجلس میں بڑی بات کرتے ہوئے ۱۲ رومی قریب کی زمین مغلوب ہوئے اور اپنی مغلوبی کے باعث قریب وہ چند سال بعد غالب ہو گئے
پہلے اور بعد اللہ تعالیٰ ہی کا حکم ہے۔ اس دن ایمان والے اللہ تعالیٰ سے خوش ہوں گے ۱۲

لَهُمْ فَعَالُوا جَعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ أَجَلًا فَإِنْ
ظَهَرَ قَا كَانَ لَنَا كَذَا وَكَذَا وَإِنْ ظَهَرَ نَحْرُكَ كَانَ
لَكُمْ كَذَا وَكَذَا جَعَلَ أَجَلَ خَمْسِ سِنِينَ فَلَمَّا
يُظْهِرُوا اخْتَدَّ كَرُّكَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا جَعَلْتَهُ إِلَى دُونَ قِتَالٍ أَرَأَاهُ
الْعَشْرَ قَالَ قَالَ سَعِيدٌ وَالْبَضْعُ مَا دُونَ
الْعَشْرِ قَالَ ثُمَّ ظَهَرَتِ الرُّومُ بَعْدَ قَالَ فَذَلِكَ
قَوْلُهُ تَعَالَى أَلَمْ غَلِبَتِ الرُّومُ إِلَى قَوْلِهِ وَيَوْمَئِذٍ
يَفْعَلُهُ الْمُؤْمِنُونَ يَنْصُرُ اللَّهُ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ
أَهْلَهُمْ ظَهَرُوا عَلَيْهِمْ يَوْمَ بَدَارٍ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ
حَسَنٍ صَحِيحٍ غَرِيبٍ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ
سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ جَبْرِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ -

۱۱۲۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مُوسَى جَمْدَانُ بْنُ الْمُنْثَرِيِّ
مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَمْرَةَ ثَنِيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَمَحِيُّ ثَنِيَّ ابْنُ شَهَابٍ الزُّهْرِيُّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا بَنِي
بَكْرٍ فِي مَنَاجِبَةٍ أَلَمْ غَلِبَتِ الرُّومُ إِلَّا اخْتَطَّتْ
يَا بَا بَكْرٍ فَإِنَّ الْبَضْعَ مَا بَيْنَ ثَلَاثٍ إِلَى تِسْعٍ
هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ غَرِيبٍ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبَّاسٍ -

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَاسِئِيُّ
بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ ثَنِيَّ ابْنُ أَبِي الزَّيَّادِ عَنْ أَبِي الزَّيَّادِ
عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ نُبَارِ بْنِ مُكْرَمٍ الْأَسَدِيِّ
قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ أَلَمْ غَلِبَتِ الرُّومُ فِي آدْنَى الْأَرْضِ
وَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَلَيْهِمْ سَبْعُونَ فِي كُلِّ بَضْعٍ
سِنِينَ فَكَانَتْ فَارِسُ يَوْمَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ
قَاهِدِينَ لِلرُّومِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُجَبُّونَ ظُهُورَ

غالب آگئے تو اننا اننا مال ہمارا ہوگا اور تم غالب آگئے تو ہم
اننا مال تمہیں دیں گے آپ نے پانچ سال کا عرصہ مقرر فرما دیا
اس مدت میں فتح نہ ہوئی چنانچہ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا اسے ابو بکر! تم نے
اس سے کم تک مدت نہیں پائی۔ مراد یہ فرماتے ہیں میرا خیال ہے
آپ نے فرمایا دس سال سے کم تک حضرت سعید فرماتے ہیں
بضع سے دس سے کم مراد ہیں۔ فرماتے ہیں پھر اہل روم کو فتح
ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
بھی فرماتا ہے اَلَمْ غَلِبَتِ الرُّومُ اَلَمْ غَلِبَتِ الرُّومُ سفیان فرماتے ہیں
میں نے سنا ہے کہ انہیں بدر کے دن کامیابی ہوئی یہ حدیث
حسن غریب ہے۔ ہم اسے بواسطہ سفیان ثوری حبیب
بن مرہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر
رضی اللہ عنہ سے اَلَمْ غَلِبَتِ الرُّومُ کی شرط کے متعلق
فرمایا اسے ابو بکر! تم نے احتیاط کیوں نہ کی کیونکہ
بضع تین سے نو تک کے عدد کے لئے (بولاجاتا)
ہے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی بواسطہ زہری
اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ،
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے
حسن غریب ہے۔

حضرت نیاز بن مکرم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے جب یہ آیت اتری اَلَمْ غَلِبَتِ الرُّومُ اَلَمْ۔ اس دن اہل فارس
روم پر غالب تھے۔ اور مسلمان اہل روم کی فتح چاہتے تھے
کیونکہ مسلمان اور وہ دونوں اہل کتاب تھے۔ اسی کے
بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلَوْ شَاءَ يُفْرِجَ اللَّهُ النَّوَاصِرَ
قَرِيشَ فارس کی فتح چاہتے تھے کیونکہ یہ دونوں اہل کتاب
بھی نہ تھے اور قیامت پر بھی ایمان نہیں رکھتے تھے جب

الرُّومِ عَلَيْهِمْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُمْ وَبِآيَاتِهِمْ كِتَابٌ
وَفِي ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَيَوْمَئِذٍ يَعَذَّرُ
الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ
الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ وَكَأَنْتَ قَدْ نَشِئْتَ تَحْتَ ظَهْرِ قَارِسٍ
لَا إِلَهَ إِلَّا هُمْ وَإِيَّاهُمْ يُسْأَلُ يَاهِلَ كِتَابٍ وَلَا يُؤْمِنُ
بِغَيْبٍ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ خَرَجَ
أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ يَصْطَبِحُ فِي نَوَاحِي مَكَّةَ أَلَسَ
غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَذُنِي الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ
غَلِبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بَضْعِ سِنِينَ قَالَ نَاسٌ مِنْ
قَدَشِ الْأَبِيِّ بِكَرٍ فَذَلِكَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ زَعَمَ
صَاحِبُكَ أَنَّ الرُّومَ سَتَغْدِبُ فَارِسًا فِي
بَضْعِ سِنِينَ أَفَلَا نَرَاهُنكَ عَلَى ذَلِكَ قَالُوا بَلَى وَ
ذَلِكَ قَبْلَ تَحْدِثِ الرَّهَانِ فَأَرَهَنَ أَبُو بَكْرٍ
وَالْمُشْرِكُونَ وَكَلَّوْا ضَعُفَ الرَّهَانِ وَقَالُوا لِأَبِي
بَكْرٍ كَمْ تَجْعَلُ الْبَضْعَ ثَلَاثَ سِنِينَ إِلَى تِسْعِ
سِنِينَ فَسَمِعَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ وَسَطًا فَتَنَّتْهُ إِلَى إِلَيْهِ
قَالَ فَسَمُّوْا بَيْنَهُمْ سِتَّ سِنِينَ قَالَ فَمَضَتْ
سِتَّ سِنِينَ قَبْلَ أَنْ يَظْهَرُوا فَآخَذَ الْمُشْرِكُونَ
رَهْنَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا دَخَلَتِ السَّنَةُ السَّابِعَةُ
ظَهَرَتِ الرُّومُ عَلَى فَارِسٍ فَعَابَ الْمُسْلِمُونَ
عَلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْمِيَةَ سِتِّ سِنِينَ قَالَ لِأَنَّ اللَّهَ
تَعَالَى قَالَ فِي بَضْعِ سِنِينَ قَالَ وَأَسْكَمَ عِنْدَ
ذَلِكَ نَاسٌ كَثِيرٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يَحْتَجُّ غَرِيبٌ
لَا نَعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبِي الزِّنَادِ -

وَمِنْ سُورَةِ لُقْمَانَ

۱۱۲۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ بَكْرٍ بْنُ مُصَرَّعٍ
عَبِيدُ اللَّهِ بْنِ زُجْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ
أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

اللہ تعالیٰ نے یہ (مذکورہ بالا) آیت نازل فرمائی تو
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہ مکہ مکرمہ کے گرد و نواح
میں بلند آواز سے بڑھتے جاتے "اُم غلبت الروم" اور
قریش کے کچھ لوگوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ
عنہ سے کہا اس بات میں ہمارے تمہارے درمیان
شرط ہے تمہارے رسول کا خیال ہے کہ اہل روم چند سالوں
میں فارسوں پر غالب آئیں گے، کیا ہم اس شرط پر تمہارے
پاس مال دہن نہ رکھیں، آپ نے فرمایا "ہاں کیوں نہیں؟"
یہ واقعہ تحریم دہن سے قبل کا ہے۔ پس حضرت ابو بکر
رضی اللہ عنہ اور قریش نے شرط لگا کر مال گروی رکھا پھر
وہ کہنے لگے "اے ابو بکر! تین سال مقرر کئے۔ لیکن چھ سال گزر
میں سے کتنا عرصہ آپ مقرر فرماتے ہیں، ہمارے اور
اپنے درمیان ایک درمیانی مدت مقرر کیجئے۔" راوی
کہتے ہیں انہوں نے چھ سال مقرر کئے۔ لیکن چھ سال گزر
گئے اور رومیوں کو اہل فارس پر فتح نہ ہوئی بیچنا پچھ مشرکین
نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا گروی رکھا ہوا مال لے لیا۔
ساتویں سال اہل روم کو فارسوں پر فتح حاصل ہوئی۔
مسلمانوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے چھ
سال کے تعین کو معیوب سمجھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے "فی
بضع سنین" فرمایا (اور بضع کا اطلاق تو تک ہے)
اس موقع پر بہت لوگ اسلام لائے۔ یہ
حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف
حضرت عبدالرحمن بن ابی الزناد کی روایت سے
پہچانتے ہیں۔

تفسیر سورہ لقمان

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گانے بجانے
والی لونڈیوں کی خرید و فروخت نہ کرو۔ اور نہ انہیں علم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا ۱۱ لَقِيتَ ابْنَ
وَلَا تَشْرَوْهُنَّ وَلَا تَعْلَمُوهُنَّ وَلَا خَيْرٌ فِي تِجَارَةٍ
فِيهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ فِي مِثْلِ هَذَا أَنْزَلْتُ
هَذِهِ الْآيَةَ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهُوَ
الْحَدِيثُ يُضِلُّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ أَنَّمَا يَرَوِي مِنْ حَدِيثِ الْقَاسِمِ
عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَالْقَاسِمُ ثِقَةٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيدٍ يُضَعَّفُ
فِي الْحَدِيثِ قَالَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ -

وَمِنْ سُورَةِ السَّجْدَةِ

۱۱۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ سَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْسِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
هَذِهِ الْآيَةَ تَنَجَّاهُ جَنُودُهُمُ مِنَ الْمُضَاجِعِ نَزَلَتْ فِي
أَنْتِخَارِ الصَّلَاةِ الَّتِي تُدْعَى الْعَتَمَةُ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ مِثْلُ غَرِيبٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ -
۱۱۲۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِيَّانُ عَنْ
أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ
تَعَالَى أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ
رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ
وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَا تَحْمُرْ
نَفْسٌ مَّا أَخْفَى لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا
كَانُوا يَعْمَلُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مِثْلُ -

۱۱۲۷- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِيَّانُ عَنْ
مُطَرِّبِ بْنِ طَرِيفٍ وَعَبْدِ الْمَلِكِ هُوَ ابْنُ أَبِي جَرَرٍ
سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْخَيْرَةَ بِنْتُ
شُعْبَةَ عَلَى الْمُنْبَرِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

سُكَّاهُ - ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں
اور ان کی قیمت حرام ہے۔ اسی کے بارے
میں یہ آیت نازل ہوئی "وَمِنَ النَّاسِ مَنْ
يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ الْهَلْ" یہ حدیث غریب
ہے یہ بواسطہ قاسم، ابو امامہ سے مروی ہے۔
قاسم ثقہ ہیں اور علی بن یزید کو حدیث میں
ضعیف کہا گیا ہے۔ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے
انہیں ضعیف کہا ہے۔

تفسیر سورۃ سجدہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرماتے ہیں یہ آیت تنجانی جنودہم عن المضاجع کہ اس
نماز کا انتظار کرنے کے بارے میں نازل ہوئی جسے
"عتمہ" (عشاء) کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح
غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے
جانتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں نے اپنے نیک
بندوں کے لئے وہ کچھ تیار کیا جس کو نہ کسی آنکھ
نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے
دل میں اس کا خیال تک گزرا اور اس کی تصدیق
قرآن پاک کی یہ آیت "فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ لِّمَّذَا" یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

شعبی فرماتے ہیں میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ
سے سنا آپ منبر پر تشریف فرما تھے اور آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے مرفوعاً بیان کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب
سے دریافت کیا اے میرے رب! سب سے کم دلچسپی کا جتنی

لے اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں کہ وہ بے کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکا دیں ۱۲ لکے پہلو خواہنگاہوں سے جدا ہوتے ہیں ۱۳ لکے تو کسی نفس کو
معلوم نہیں جو آنکھ کی ٹھنڈک اس کے لئے چھپا رکھی ہے یہ ان کے اعمال کا صلہ ہے ۱۴

کون ہو گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک دمی ہو گا جو تمام جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد گئے گا اس سے کہا جائے گا داخل ہو جا۔ وہ کہے گا کیسے داخل ہوں جبکہ تمام لوگ اپنی اپنی جگہوں پر پہنچ چکے اور انہوں نے جو کچھ لینا نکال لیا اس سے کہا جائے گا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ تیرے لئے اتنا ہو جتنا کسی دنیوی بادشاہ کے لئے تھا وہ عرض کرے گا ہاں اے رب! مجھے پسند ہے پھر اسے کہا جائے گا تیرے لئے اتنا ہی ہے اور اس کے برابر (زین مرتبہ فرمایا یعنی تین گنا مزید) وہ عرض کرے گا اے میرے رب! میں راضی ہوں کہا جائے گا تجھے یہ سب کچھ اور دس گنا مزید دیا جائیگا۔ وہ عرض کرے گا یا اللہ! میں راضی ہوں پھر کہا جائیگا اس کے علاوہ تجھے وہ کچھ بھی ملے گا جو تیرا حق ہے اور جس سے تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض لوگوں نے اسے بواسطہ شعبی حضرت ابو ہریرہ سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔ مرفوع روایت زیادہ صحیح ہے۔

تفسیر سورۃ احزاب

حضرت ابو ظبیان فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی ماجعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ "لہ کے بارے میں پوچھا کہ اس سے کیا مراد ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو آپ کے قلب اقدس میں کچھ خیال گزرا۔ آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والے منافقین نے کہا دیکھتے نہیں ہوں ان کے دودل ہیں ایک دل تمہارے ساتھ اور ایک دل ان لوگوں کے ساتھ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت (مذکورہ بالا) نازل فرمائی عبد بن حمید نے بواسطہ احمد بن یونس ازہیر سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میرے چچا انس بن نضر جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا، بعد

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مُوسَى سَأَلَ رَبَّهُ فَقَالَ أَيْ رَبِّ أَيْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَذْ فِي مَنْزِلَةٍ قَالَ رَجُلٌ يَأْتِي بَعْدَ مَا يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيَقَالُ كَمَا أَدْخُلُ فَيَقُولُ كَيْفَ أَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَقَدْ نَزَلُوا مَنَازِلَهُمْ وَأَخَذُوا أَخَذَاتِهِمْ قَالَ فَيَقَالُ لَكَ أَتَرْضَى أَنْ يَكُونَ لَكَ مَا كَانَ لِمَلِكٍ مِنْ مُلُوكِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ نَعَرُّ أَيْ رَبِّ قَدْ رَضِيتُ فَيَقَالُ لَكَ فَإِنَّ لَكَ هَذَا وَمِثْلَهُ وَ مِثْلَهُ فَيَقُولُ قَدْ رَضِيتُ أَيْ رَبِّ فَيَقَالُ لَكَ فَإِنَّ لَكَ هَذَا وَعَشْرَةَ أََمْثَالٍ فَيَقُولُ رَضِيتُ أَيْ رَبِّ فَيَقَالُ لَكَ فَإِنَّ لَكَ مَعَ هَذَا مَا أَشْهَتْ نَفْسُكَ وَلَكَ عَيْنُكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ وَلَوْ يَرْفَعُهُ وَالْمَرْفُوعُ أَهْلٌ.

وَمِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَاصِعٌ الْحَدَّثَانِيُّ نَازِهُنَّ قَابُوسُ بْنُ أَبِي ظَبْيَانَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ مَا عَنِ بَدَنِكَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يُصَلِّي فُحِطَ خَطَرُهُ قَالَ الْمُنَافِقُونَ الَّذِينَ يُصَلُّونَ مَعَهُ لَا تَرَى أَنَّ كُنَّا قَلْبَيْنِ قَلْبًا مَعَكُمْ وَقَلْبًا مَعَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ شَيْخُ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ نَازِهُنَّ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَازِهُنَّ أَنَّ اللَّهَ بَنِي الْمُبَارَكِ أَنَا سَلِيمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ

اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہیں رکھے ۱۲

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ سَمِعْتُ
بِهِ لَوْ شِئْتُ بَدَأَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَوَّلُ مَشْهَدٍ قَدْ
شَهِدَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غَبْتُ عَنْهُ أَمَا وَاللَّهِ لَكُنْ أَرَأَيْتَ اللَّهُ مَشْهَدًا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكِنَّ
اللَّهُ مَا أَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ أَنْ يَقُولَ غَيْرَهَا
فَشَهِدَهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ أُحُدٍ مِنَ الْعَامِ الْقَابِلِ فَاسْتَقْبَلَهُ
سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا أَبَا عَمْرٍو آيَنَ قَالَ
وَأَهْلُ الدِّمِ الْجَنَّةِ أَجْدُ هَادُونَ أَحَدٍ فَقَاتَلَ
حَتَّى قُتِلَ فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بِضْعٌ وَثَلَاثُونَ
مِنْ بَيْنِ صَرِيحَةٍ وَكَلْعَةٍ وَرُمِيَتْ قَاتِلُ
عَلِيٍّ الرَّبِيعُ بِذَلِكَ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ أَخِي إِلَّا بِنَائِهِ
وَذَكَرْتُ هَذِهِ الْآيَةَ رَجُلًا صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا
اللَّهُ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ
يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
۱۱۳۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيدُ بْنُ
هَارُونَ نَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ أَنَّ عَمَّهُ غَابَ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ
غَبْتُ أَنْ أَوَّلَ قِتَالٍ قَاتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ لِأَنَّ اللَّهَ أَشْهَدُ فِي
قِتَالِ الْمُشْرِكِينَ لَكِنَّ اللَّهَ كَيْفَ أَصْنَعُ
فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ
فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ
هَؤُلَاءِ يَعْزِي الْمُشْرِكِينَ وَأَعْتَدُوا إِلَيْكَ وَمِمَّا
صَنَعَ هَؤُلَاءِ يَعْزِي أَحِبَّابَهُ ثُمَّ نَقَدَّ مَرَفَلِقِيَّةَ
سَعْدٍ فَقَالَ يَا أَخِي مَا فَعَلْتَ أَنَا مَعَكَ قَلَمٌ

کی لڑائی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک نہ ہو سکے
انہیں اس بات کا بہت دکھ ہوا تو انہوں نے فرمایا سب سے
پہلی جنگ جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے،
میں اس سے غیر حاضر رہا اللہ کی قسم! اگر اب اللہ تعالیٰ نے
مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی غزوہ میں جانے کا موقع
دیا تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا میں کیا کچھ کرتا ہوں۔ پھر انہیں خوف
ہوا کہ کوئی دوسرا بھی یہ بات نہ کہہ دے۔ چنانچہ آئندہ سال
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ احد میں شریک
ہوئے راستے میں سعد بن معاذ سے ملاقات ہوئی انہوں
نے پوچھا! بن عمرو! کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا
جنت کی خوشبو کے کیا کہنے ہیں اسے اُحد سے پہلے ہی محسوس
کر رہا ہوں۔ پھر وہ لڑے حتیٰ کہ جام شہادت نوش کیا ان کے
بدن میں تلواروں، نیزوں اور تیروں کے اسی سے زائد
زخم پائے گئے حضرت انس فرماتے ہیں میری بھوپھی ربيع
بنت نصر نے فرمایا میں نے اپنے بھائی کو صرف انگلیوں کے پوروں
سے پہچانا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی رَجُلًا صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا
اللَّهُ عَلَيْهِ اَلْوَءَ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ ان کے چچا غزوہ بدر میں شریک نہ تھے۔ وہ فرماتے گئے
میں اس پہلی لڑائی سے غیر حاضر رہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے مشرکین کے خلاف لڑی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے خلاف
کسی جنگ میں مجھے جانے کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا میں
کیا کرتا ہوں۔ پھر جب احد کے دن بہت سے مسلمان بھاگ
کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا یا اللہ! جو کچھ ان مشرکین نے
کیا میں اس سے بیزار ہوں اور جو کچھ مسلمانوں سے سرزد ہوا
اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ پھر آگے بڑھے تو حضرت سعد
بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے پوچھا
بھائی! جان! تم نے کیا کرنا میں تمہارے ساتھ ہوں (حضرت سعد

لکھ کر وہ مر رہے تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے کہا ہوا اُمید چا کر دیا تو انہیں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی منتظر ہے اور وہ قتل نہ ہوئے ۱۲

عَمْرٍو عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ عَنِ الدُّهْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ الزَّوْجِ بَدَأَ ابْنِي فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي ذَاكَ لَكَ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَسْتَجِنِي حَتَّى تَسْتَأْذِنِي أَبِي قَالَتُ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَبَوَيْ لَمْ يَكُونَا لِيَا هَذَا ابْنِي بِفَرَاغٍ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَازِوَاجِكُ إِن كُنْتُمْ تُدْرِكُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ حَتَّى بَلِّغَ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرَهُنَّ مَا قُلْتُ فِي أَيِّ هَذَا أَسْتَأْذِنُ أَبَوَيْ فَابْنِي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَاللَّادَارَ الْآخِرَةَ وَفَعَلَ الزَّوْجُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا قُلْتُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ سُرِوِي هَذَا أَيْضًا عَنِ الدُّهْمِيِّ عَنْ عُرْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ -

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ عَنَ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوْرَأَ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَذْهَبَ عَنْكُمْ الرِّجْسُ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَسَ إِلَيْهِمْ يَكْسَاءُ وَعَلَى خَلْفِ ظَهْرِهِ فَجَلَسَ بِكَسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَادْهَبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَتْ أَنْتَ عَلَى مَكَانِكَ وَأَنْتَ عَلَى خَيْرٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ -

صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اپنی ازواج کو اختیار دینے کا حکم ہوا تو آپ نے مجھ سے آغاز کیا اور فرمایا اے عائشہ! میں تمہیں ایک بات یاد دلاتا ہوں وہ یہ کہ اپنے والدین سے مشورہ کرنے سے پہلے (کسی فیصلہ کی) جلدی نہ کرنا اور اس (تاجیر) میں تم پر کوئی حرج نہیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ میرے والدین مجھے آپ کے جدائی کا مشورہ نہیں دیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "یا ایہا النبی قل لا زواجکم الیٰ" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ!) میں اپنے والدین سے کس بات کا مشورہ کروں میں نے اللہ، اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کیا" پھر دیگر ازواج مطہرات نے بھی یہی کہا جو میں نے کہا تھا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بلو اسطہ زہری اور مردہ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

پرووردہ رسول، حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت کریمہ انما یرید اللہ لیزیلہ الیٰ نازل ہوئی، میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے خاتمہ اقدس میں تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلا کر چادر مبارک اوڑھا دی پھر عرض کیا اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے نجاست دور رکھ اور انہیں خوب پاک کر دے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ آپ نے فرمایا تم اپنی جگہ پر ہو اور بھلائی پر ہو" لے۔ یہ حدیث اس طریق سے روایت ہو اسطہ عطاء، حضرت عمر بن سلمہ کی روایت سے غریب ہے۔

لے غیب بنانے والے (نبی) اپنی ازواج سے فرمادیں اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آکاش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دونوں طرح چھوڑ دوں اگر تم اللہ اس کے رسول اور آخرت کو چاہتی ہو تو بیٹھو اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکی والیوں کے لئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے ۱۲ لے اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ نبی کے گھر والو اگر تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَاعَفَانُ
بْنُ مُسْلِمٍ نَا حَدَّثَنَا دُنْ سَلَمَةَ نَا عَلِيُّ بْنُ رَبِيعٍ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ خَاطِمَةَ سِتَّةَ
أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ يَقُولُ الصَّلَاةُ
يَا أَهْلَ الْكِبَيْتِ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ
عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْكِبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا هَذَا
حَدِيثٌ مَوْحِيٌّ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ إِنَّمَا نَحْنُ مِنْ
حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْحَمْدِ
وَمُحَمَّدِ بْنِ يَسَارٍ وَأَمْرٍ سَلَمَةَ -

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَادُودُ بْنُ الذَّبِيحَانِ
عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ لَوْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَأَنَّمَا شَيْءٌ مِنَ الْوَحْيِ لَكُنْتُ هَذِهِ الْآيَةَ وَإِذَا
تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِعَيْنِي بِإِسْلَامٍ
وَأَنْحَسْتُ عَلَيْهِ بِعَيْنِي بِإِحْسَانٍ فَأَغْنَيْتَنِي عَنْ عَائِشَةَ
عَلَيْكَ زَوْجَاتٌ وَأَتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا
اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ
تَخْشَاهُ إِلَى قَوْلِهِ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا وَأَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَهَا
فَالُوا تَزَوَّجَ حَبْلُكَ ابْنَهُ فَإِنَّ اللَّهَ مَا كَانَ
مُحَمَّدًا أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولُ
اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَاهُ وَهُوَ صَغِيرٌ فَلَبِثَ
حَتَّى صَارَ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَإِنَّ اللَّهَ
اللَّهُ أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ
فَإِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ أَبَاءَهُمْ فَأَخِوَانُكُمْ فِي الدِّينِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چھ ماہ تک یہ طریقہ رہا کہ
صبح کی نماز کے لئے تشریف لے جاتے وقت حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا کے دروازہ سے گزرتے ہوئے فرماتے اسے
اہل بیت! نماز قائم کرو! انما یرید اللہ لیزہب عنکم الرجز الہ
الایۃ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے ہم اسے صرف
حماد بن سلمہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اس باب
میں حضرت ابو حمزہ، معقل بن یسار اور حضرت
ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات
منقول ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
فرماتی ہیں اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وحی میں سے
کچھ چھپاتے تو یہ آیت چھپاتے واذ نقول للزی النعم
اللہ علیہ لہ یعنی اللہ تعالیٰ نے اسے (حضرت زید کو)
اسلام کی توفیق دی اور آپ نے اسے آزاد کر کے
احسان کیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
زینب سے نکاح کیا تو لوگوں نے کہا آپ نے اپنے بیٹے
کی بیوی سے نکاح کر لیا اس پر اللہ تعالیٰ نے
یہ آیت نازل فرمائی تاکہ ان محمد ابا احد من رجالکم الہ
آپ نے انہیں منہ بولا بیٹا بنایا اس وقت وہ کم سن تھے
پھر وہ جوان ہو گئے انہیں زید بن محمد کہا جائے گا
اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ادعوہم
لا باہم الہ ان کو یہ کہنا کہ فلاں، فلاں کا بھائی یا
فلاں کا مولیٰ ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک
زیادہ عدل والا ہے۔ یہ حدیث بواسطہ داؤد
بن ابی ہند، شعبی اور مسروق، حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صرف اس قدر

۱۔ اور ان کے محبوب! یاد کرو جب تم اس سے فرماتے تھے جسے اللہ نے نعمت دی اور تم نے اسے نعمت دی گواہی ہو پلنے پاس رہنے دے اور اللہ سے ڈرو اور تم اپنے دل میں وہ
بات رکھتے تھے جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا۔ اور تمہیں لوگوں کے طعنوں کا اندیشہ تھا ۱۲۔ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے (باقی بر صفحہ آئندہ)

مروی ہے اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم، وحی سے کچھ مخفی رکھتے تو یہ آیت چھپا رکھتے واذ تقول للذي انعم الله عليه و انعمت عليه“ طویل حدیث مذکور نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، وحی سے کچھ چھپاتے تو یہ آیت چھپاتے واذ تقول للذي انعم الله عليه“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرما۔ تے ہیں ہم حضرت زید بن حارثہ کو زید بن محمد ہی کہہ کر پکارتے تھے حتیٰ کہ قرآن کی آیت نازل ہوئی اذعوهم لابائهم الخ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عامر شعبی، اللہ تعالیٰ کے ارشاد و ما کان محمد اباً احداً الخ کی تفسیر میں فرماتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کی نرینہ اولاد زندہ نہ رہی۔

ام عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

وَمَا إِلَيْكُمْ فُلَانٌ مَوْلَى فُلَانٍ وَفُلَانٌ أَخُو فُلَانٍ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ بِعَنِي أَعْدَلُ عِنْدَ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَى عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ لَكُنَّا هَذِهِ الْآيَةَ وَاذْ تَقُولُ لِلَّذِي أُنْعِمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ هَذَا الْحَرْفُ لَمْ يَدْرُ بِطَوِيلٍ۔

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَصْلٍ الْكُوْنِيُّ نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ وَابْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ أَبَانَ نَا بَنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ لَكُنَّا هَذِهِ الْآيَةَ وَاذْ تَقُولُ لِلَّذِي أُنْعِمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ الْآيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ قَالَ مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتَّى تَدْرُلَ الْقُرْآنُ أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ تَزَعَةَ (الْبَصْرِيُّ) نَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ فِي قَوْلِ اللَّهِ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ قَالَ مَا كَانَ لِيُعْبَشَ لَكُمْ فَيْكُمْ وَلَدًا ذَكَرَ۔

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ شَنَا مُحَمَّدًا بْنُ كَثِيرٍ نَا سُلَيْمَانَ بْنَ كَثِيرٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ

(بقیہ صفحہ سابق) مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ تعالیٰ کے رسول اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ۱۲ صفحہ ہذا ۱۵ انہیں ان کے باپوں کے نام سے پکارا ۱۲

خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا میں ہر چیز کو مردوں
ہی کے لئے دیکھتی ہوں اور غور توں کا تو کہیں ذکر
ہی نہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اَنَ الْمُسْلِمِينَ
وَالْمُسْلِمَاتِ اَلَمْ يَلِكْ يه حدیث حسن غریب
ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے
پہچانتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ
آیت حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل
ہوئی فلما قضی زید منها اَلَمْ يَلِكْ يه تو حضرت زینب، دیگر
ازواج مطہرات پر فخر کرتے ہوئے فرماتیں تمہارا
نکاح تمہارے گھر والوں نے کیا اور میرا نکاح اللہ تع
نے سات آسمانوں سے اوپر کیا یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ
تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھے پیام نکاح دیا میں نے عذر پیش کیا
تو آپ نے میری معذرت قبول فرمائی اس
پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی
اَنَا اَحْلَلْنَا لَكَ اَلَمْ يَلِكْ يه حضرت ام ہانی فرماتیں ہیں
چونکہ میں نے آپ کے ساتھ ہجرت نہیں کی اس
لئے میں آپ کے لئے حلال نہیں میں طلاق میں سے
تھی (یعنی فتح مکہ کے بعد اسلام لانے والوں
میں سے تھی) یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف
اسی طریق یعنی سدی کی روایت سے پہچانتے
ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عِكْمَةً عَنْ اُمِّ عَمَارَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ اَنَّهَا اَتَتْ
الْمُنْبِتِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا اَرَى كُلَّ
شَيْءٍ اِلَّا بِلِرِّجَالٍ وَمَا اَرَى النِّسَاءَ يَذْكُرُونَ
بِشَيْءٍ فَذَلَّتْ هَذِهِ الْاَيَةُ اِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ
وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَيَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ وَاَنَا يَعِدُّنَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ -
۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
الْفَضْلِ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ
قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْاَيَةُ فِي زَيْنَبِ بِنْتِ جَحِشٍ
فَلَمَّا قَضَى زَيْدًا مِنْهَا وَطَدَا زَوْجُنَا كَمَا قَالَ
فَكَانَتْ تَقْتَحِرُ عَلَى نِسَاءِ الْمُنْبِتِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَقُولُ زَوْجُكَ اَهْلُو كُنَّ وَزَوْجِي اللَّهُ مِنْ
قَوِي سَبْعَ سَمَوَاتٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ
بْنُ مُوسَى عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنِ الْمُسَدِّقِيِّ عَنْ اَبِي
صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِي بِنْتِ اَبِي طَالِبٍ قَالَتْ
خَطَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاعْتَذَرْتُ اِلَيْهِ فَعَذَّرَنِي ثُمَّ اَنْزَلَ اللَّهُ اِنَّا
اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ اللَّاتِي اَتَيْتَ اُجُورَهُنَّ
وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مَتَا فَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَ
بَنَاتِ عَيْدِكَ وَبَنَاتِ عَمَاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ
وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ
الْاَيَةُ قَالَتْ فَلَمَّا كُنَّ اُحِلُّ لَنَا لِاَنِّي كَوَّاهُ جَدُّ
كُنْتُ مِنَ الطَّلَاقِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِضُ
اِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْمُسَدِّقِيِّ -

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الصَّبِي

لہ بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، ایمان والے اور ایمان والیاں ۱۲ سالہ پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دیدی ۱۳ سالہ اے نبی
(صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تمہارے لئے تمہاری وہ بیویاں حلال فرمائیں جن کو تم بہرہ دو اور تمہارے ہاتھ کا مال کنز نبی جو اللہ نے تمہیں غنیمت میں دیں اور
تمہارے چچا کی بیٹیاں اور بھوپھیوں کی بیٹیاں اور خالوں کی بیٹیاں جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی ۱۲

جب آیت کریمہ ”وَتَخْفِي فِي نَفْسِكَ“ حضرت زینب بنت جحش کے متعلق نازل ہوئی حضرت زینب شکایت لے کر آئے اور حضرت زینب کو طلاق دینے کا ارادہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا تو آپ نے فرمایا اپنی بیوی کو اپنے پاس روکے رکھو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کرنے والی مومن عورتوں کے سوا دیگر ہر قسم کی عورت سے روک دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لا یحل لک من النساء الا اللہ تعالیٰ نے مومن لونڈیاں حلال کیں اور مومن عورت جو اپنے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہمہ کردے۔ دیگر مذاہب کی عورتیں آپ کے لئے حرام کر دیں گئیں۔ پھر فرمایا ومن یفرقکم ینفرکم نیز فرمایا یا ایہا النبی انا احللتنا لک اس کے سوا ہر قسم کی عورتیں حرام کر دی گئیں یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے جو اسطہ عبد الحمید بن بہرام شہر بن حوشب کی روایت سے پہچانتے ہیں (امام ترمذی فرماتے ہیں) میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے سنا فرماتے ہیں شہر بن حوشب سے عبد الحمید بن بہرام کی روایت میں کچھ صریح نہیں۔

ثَابِتٌ زَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَتَخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ فِي شَأْنِ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ جَاءَ زَيْدٌ يَشْكُوهُمْ بِطَلَاقِهَا فَاسْتَأْمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ نَارُو عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَزَلَتْ رُسُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْنَافِ النِّسَاءِ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدِ وَلَا أَنْ تَبْدَلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَحْبَبْتَ حُسْنَهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ وَاحِلَ اللَّهُ فِتْنًا يَكْهَنُ الْمُؤْمِنَاتِ وَأَمْرًا مُؤْمِنَةً إِنَّ دَهَبْتَ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ وَحَرَّمَ كُلَّ ذَاتِ دِينٍ غَيْرَ إِلَّا سَلَامَ رُكْمٍ قَالَ وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَطَّ حَظَّ عَمَلِهِ وَهُوَ فِي الْأَخْدَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أَجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ إِلَى قَوْلِهِ خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَحَرَّمَ مَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ أَصْنَافِ النِّسَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامٍ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَذْكُرُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ لَا يَأْسُ بِحَدِيثِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ۔

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا مَاتَ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال

سے جو شخص ایمان کا منکر ہو اس کا عمل ضائع ہو گیا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں سے ہو گا ۱۲

سے پہلے یہ عورتیں آپ کے لئے حلال کر دی گئیں۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أُحِلَّ لَهُ
النِّسَاءُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُجْتَمِعٌ۔

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُ مُجَاهِدٍ
بْنِ سَعِيدٍ نَا ابْنِ عَنْ بَيَّانٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ بَنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِامْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ قَوْمًا
إِلَى الطَّعَامِ فَلَمَّا أَكَلُوا وَخَرَجُوا قَامَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْطَلِقًا قَبْلَ بَيْتِ
عَائِشَةَ فَرَأَى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ فَأَنْصَرَفَ رَاجِعًا
فَقَامَ الرَّجُلَانِ تَخَرَّجَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ
لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ آيَاهُ وَفِي الْحَدِيثِ
قِصَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ بَيَّانٍ
وَرَوَى ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثُ بِطَوِيلٍ۔

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا أَشْهَدُ بْنُ
حَاتِمٍ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بَابَ امْرَأَةٍ عَرَسَ بِهَا فَاذًا
عِنْدَهَا قَوْمٌ فَأَنْطَلَقْتُ فَقَضَيْ حَاجَتَهُ فَأَحْتَبَسَ
ثُمَّ رَجَعَ وَعِنْدَهَا قَوْمٌ فَأَنْطَلَقْتُ فَقَضَيْ حَاجَتَهُ
فَخَرَجَ وَقَدْ خَرَجُوا قَالَ فَمَا خَلَّ وَارْخِي بَيْتِي وَ
بَيْتُهُ سِتْرًا قَالَ فَمَا كُنْتُ لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ فَقَالَ
لَيْنَ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَبِئْسَ لَكَ فِي هَذَا شَيْءٌ قَالَتْ
فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ
هَذَا الْوَجْهِ وَعُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ يَقُولُ لَهُ الْأَصَحُّ۔

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ
سُلَيْمَانَ الصَّبَّاحِيُّ عَنِ الْجَعْفَرِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک زوجہ مطہرہ کے ساتھ شادی کی پھر مجھے لوگوں
کو دعوت و بیمہ دینے بھیجا جب لوگ کھانا کھا کر
چلے گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ مبارکہ
کی طرف جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے
وہاں دو آدمیوں کو بیٹھے دیکھا تو واپس تشریف لے
گئے ازاں بعد وہ دونوں آدمی اٹھ کر چلے گئے اس پر اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ
النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرِ نَاظِرِينَ آيَاهُ (لاوی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ اپنی ایک
زوجہ مطہرہ کے دروازہ پر تشریف لائے جن سے شادی کی تھی۔
دیکھا کہ ان کے پاس کچھ افراد بیٹھے ہوئے ہیں، آپ واپس چلے گئے اور
اپنی ضرورت پوری کی، کچھ دیر ٹھہر کر پھر تشریف لائے تو لوگ بیٹھے
ہوئے تھے، آپ واپس تشریف لے گئے اپنا کام کیا اور تشریف
لائے اتنے میں وہ لوگ چلے گئے، حضرت انس فرماتے ہیں آپ
نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا میں نے حضرت
ابی طلحہ سے واقعہ ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا اگر تم نے سچ کہا
تو عنقریب اس کے متعلق کچھ حکم نازل ہوگا فرماتے ہیں پھر آیت پردہ نازل ہوئی
یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے عمر بن سعید کو اصل کہا جاتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی اور اپنی زوجہ

لہے ایمان والو انہی کے گھروں میں اجازت کے بغیر داخل ہو کر کھانے کے لئے بلائے جاؤ نہ کیونکہ خود اس کے پکنے کی راہ نکول ہاں جب بلائے جائے تو حاضر ہو اور
جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ بہرے بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ بیشک اس میں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایذا ہوتی تھی۔

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِأَهْلِيهِ فَصَنَعَتْ أُمِّيُّ أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فَجَلَسَتْ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أُنْسُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ لَمْ بَعَثْتُ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّيُّ وَهِيَ تُقَرِّئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَدْ هَبْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّيُّ تُقَرِّئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ فَقَالَ ضَحَكُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُنِي فَلَنَا وَفَلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَيْقِيَتْ فَسَيِّ رَجُلًا قَالَ قَدْ عَرَفْتُ مَنْ سَيِّ وَمَنْ لَيْقِيَتْ قَالَ قُلْتُ لِأَنْسٍ عَدُوُّكُمْ كَانُوا قَالَ نَهَاءً ثَلَاثَ مِائَةٍ قَالَ وَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُنْسُ هَاتِ يَا تَوْرٍ قَالَ قَدْ خَلُّوا حَتَّى امْتَلَأَتِ الصُّفَّةُ وَانْجَزَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبْتَخَلِقْ عَشْرَةَ عَشْرَةَ وَلِيَا كُلِّ إِنْسَانٍ مِمَّا بَيْنَهُ قَاكُلُوا حَتَّى شَبِعُوا قَالَ فَخَرَجْتُ طَائِفَةً وَدَخَلْتُ طَائِفَةً حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ قَالَ فَقَالَ لِي يَا أُنْسُ ارْجِعْ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ رُضِعْتُ كَانَ أَكْثَرُ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ قَالَ وَجَلَسَ كُلُوا يَفُ مِنْهُمْ يَتَخَذُونَ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ وَرُجَّتْهُ مَوْلِيَّةٌ وَجْهَهَا إِلَى الْحَائِطِ فَتَقَلَّدُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نِسَاءٍ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَعَ خَلُّوا أَنَّهُمْ قَدْ ثَقَلُوا عَلَيْهِ فَابْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوا كُلُّهُمْ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے پاس تشریف لے گئے میری والدہ ام سلیم نے حیس تیار کی اور ایک پیالے میں ڈال کر مجھے فرمایا اسے انس! اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ اور عرض کرو یا رسول اللہ! میری والدہ نے یہ آپ کی خدمت میں بھیجا ہے آپ کو سلام کہا ہے اور کہا کہ یا رسول اللہ! ہمارے ہی طرف سے یہ حقیر سا نذرانہ قبول فرمائیے۔ حضرت انس فرماتے ہیں (میں نے کہ حاضر ہوا تو) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا فلاں فلاں کو بلاؤ چند آدمیوں کے نام لئے نیز ان کے علاوہ جو بھی ملے اسے بلاؤ۔ حضرت انس فرماتے ہیں میں ان سب کو بھی جن کے آپ نے نام لئے تھے اور علاوہ انہیں جن جن حضرات سے ملاقات ہوئی انکو بھی بلا لایا۔ ابو عثمان کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا ان کی کتنی تعداد تھی انہوں نے فرمایا تقریباً تین سو آدمی ہوں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انس! لاؤ پھر وہ لوگ داخل ہوئے یہاں تک کہ چبوترہ اور حجرہ مبارک بھر گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس دس کا حلقہ بنا لو اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے حضرت انس فرماتے ہیں ان سب نے سیر ہو کر کھایا ایک جماعت نکلتی دوسری آجاتی اس طرح سب کے سب نے کھالیا۔ ازاں بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا انس! اٹھاؤ! میں نے اٹھالیا تو میں نہیں جانتا جس وقت لایا تھا اس وقت زیادہ کھایا اٹھاتے وقت زیادہ کھا۔ ان لوگوں میں کئی گروہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک میں بیٹھ کر باتیں کرتے گئے آنحضرت تشریف فرما تھے اور آپ کی زوہر مطہرہ دیوار کی طرف منہ کر کے بیٹھی رہیں۔ ان لوگوں کا بیٹھنا نبی کریم پر گراں ہو گیا آپ باہر تشریف لے گئے دوسری ازواج مطہرات کو سلام کیا پھر واپس تشریف لائے لوگوں نے آپ کو واپس آنے دیکھا تو سمجھ گئے کہ ان کی موجودگی آپ پر بارِ خاطر ہے۔ پھر وہ جلدی جلدی دروازے کی طرف

بڑھے اور سب کے سب چلے گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پردہ لٹکایا اور اندر داخل ہو گئے۔ میں حجرہ مبارکہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ محو طری دید بعد آپ باہر تشریف لائے اور یہ آیات نازل ہوئیں "یا ایہا الذین آمنوا لا تَدْخُلُوا بیوت النبی الّا اس کے بعد آپ باہر تشریف لے گئے اور لوگوں پر یہ آیات پڑھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں (دوسروں کی بنسبت) ان آیات کے نزول کے زیادہ قریب ہوں (اس کے بعد) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج و مطہرات پردہ میں ہو گئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ جس سے مراد ابن عثمان ہیں انہیں ابن دینار بھی کہا جاتا ہے۔ ان کی کنیت ابو عثمان بصری ہے۔ محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہیں یونس بن عبید، شعبہ اور حماد بن زید نے ان سے روایت لی ہیں۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے (اس وقت) ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں تھے۔ بشیر بن سعد نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود تشریف بھیجنے کا حکم دیا (تو بتائیے) ہم آپ پر کس طرح درود تشریف بھیجیں۔ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے خیال کیا انہوں نے آپ سے پوچھا ہی نہیں پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح کہو اللہم صلی علی محمد و علی آل محمد اٹھ اور سلام اسی طرح پڑھو جس طرح تمہیں سکھایا گیا اس باب میں حضرت علی، ابی حمید، کعب بن حجر، طلحہ بن عبید اللہ، ابو سعید

علیہ وسلم حتیٰ ارنی استرو و دخل وانا جالس فی الحجرة فلو لیبت الا یسیرا حتی خرج علی واندلت هذه الايات فخرج رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فقراهن علی الناس یا ایہا الذین آمنوا لا تَدْخُلُوا بیوت النبی الّا ان یؤذن لکم الی طعنا غیرنا ظہیرنا انہ ولکن اذا دعیت فادخلوا فاذ طعنوا فانتصروا ولا مستانسیین حدیث ان ذلک کان یؤدی النبی الی اخذ الایة قال الجعد قال انس انا احدث الناس عہدا یہذه الايات وحبین نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم هذا حدیث حسن صحیح والجعد هو ابن عثمان ویقال هو ابن دینار ویکفی اباعثمان بصری وھو ثقہ عند اھل الحدیث روی عنہ یونس بن عبید وشعبہ وحماد بن زید۔

۱۱۴۸۔ حکا ثنا اسحاق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک بن انس عن یعیہ بن عبد اللہ المجمر ان محمدا بن عبد اللہ بن زبید الانصاری د عبد اللہ بن زبید الذی کان اری الندا باصلوہ اخبرہ عن ابي مسعود الانصاری انه قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن فی مجلس سعد بن عبادہ فقال لہ بئیر بن سعد امرنا اللہ ان نصلی علیک فکیف نصلی علیک قال فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظننا انہ لو یسألہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا اللہم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد

لہ لے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی پر اس طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور انکی آل پر رحمت نازل فرمائی

بیشک تو تعریف والا اور بزرگ و بزر ہے اسے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اولاد پر کتنا اسی طرح نازل فرما جس طرح تو نے (باقی بر صفحہ ۴۹۳)

زید بن خارجه (ابن جابر بھی کہا جاتا ہے)
اور بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی
روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ فِي آلِهِمُ فِي الْعَالَمِينَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ وَفِي الْبَابِ
عَنْ أَبِي دَاوُدَ وَكَيْبُ بْنُ عَجْرَةَ وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ
وَأَبِي سَعِيدٍ وَزَيْدُ بْنُ خَارِجَةَ وَيُقَالُ ابْنُ جَارِيَّةٍ وَ
بُرَيْدَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَا سَوْحُ بْنُ
عَبَادَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ وَحُمَيْدٍ وَخَلَّاسٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ رَجُلًا حَبِيبًا سَتِيرًا مَا
يُرَىٰ مِنْ جِلْدِهِ شَيْءٌ (سُتَحْيَاءُ مِنْهُ فَأَذَاهُ
مَنْ أَذَاهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالُوا مَا يَسْتَتِرُ
هَذَا النَّسْتَرُ إِلَّا مِنْ عَجِيبٍ يَجْلِيهِ أَمَّا بَرَحٌ
وَأَمَّا أُدْرَةُ وَأَمَّا أَفَةُ وَإِنَّ اللَّهَ أَرَادَ أَنْ
يُبَرِّقَهُ مِمَّا قَالُوا وَأَنَّ مُوسَىٰ خَلَّاهُ وَمَا وَجَدَهُ فَوَضَعَ
ثِيَابَهُ عَلَىٰ حَجَرٍ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ إِلَى
ثِيَابِهِ لِيَأْخُذَهَا وَأَنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِتُوبِهِ فَأَخَذَ
مُوسَىٰ عَصَاهُ فَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُولُ تَوْبِي
تَجَرُّوْنِي تَجَرُّوْنِي أَنْتَهَىٰ إِلَىٰ مَلَكٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ
فَرَأَوْهُ عُدِيَانًا أَحْسَنَ النَّاسِ خَلْقًا وَأَبْرَاهُ مِمَّا كَانُوا
يَقُولُونَ قَالَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَأَخَذَ تَوْبَةَ فَلَيْسَتْ وَطَفِقَ
بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ فَوَاللَّهِ أَنْتَ بِنَجْرٍ لَنْدَبًا مِنْ أَكْثَرِ
عَصَاةٍ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا فَذَلِكَ قَوْلُكَ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ أَذَوْا مُوسَىٰ
فَبَرَّاهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجْهًا هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَىٰ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت زیادہ باحیہ
اور جسم کو ڈھانکنے والے تھے۔ حیاء کی وجہ سے آپ کے جسم کا
کوئی حصہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ چنانچہ بنی اسرائیل کے کچھ
لوگوں نے آپ کو اذیت پہنچائی اور کہا کہ یہ تو محض اپنی
جلد کے سبب کی وجہ سے جسم کو اس قدر ڈھانپتے ہیں
یا تو ان پر برص کے داغ ہیں یا ان کے خضیہ بڑے
ہیں یا کوئی اور عیب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی
بدکلامی سے آپ کی برأت کا ارادہ فرمایا چنانچہ ایک
دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے علیحدگی میں اپنے
کپڑے اتار کر ایک پتھر پر رکھے اور غسل فرمایا
فارغ ہوئے تو کپڑے لینے کے لئے پتھر کی طرف
بڑھے لیکن پتھر کپڑے لے کر بھاگ گیا حضرت موسیٰ
عصا بیک پتھر کے پیچھے دوڑے اور فرمانے لگے اے پتھر! میرے
کپڑے (دیدو) اے پتھر! میرے کپڑے (دیدو) یہاں تک کہ آپ
بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں جا پہنچے انہوں نے آپ کو برہنہ دیکھا
تو آپ کو نہایت حسین اور آپ کے اعضاء کو بالکل بے عیب
پایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پتھر ٹھہر گیا اور
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کپڑے بیکر پہنے اور عصا سے پتھر کو
مالنے لگے قسم بخدا! پتھر پر عصا کے تین یا چار یا پانچ نشان باقی ہیں
اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں یہ بیان ہے یا ایہا الذین آمنوا لا تكونوا کالذین اذوا

(بقیہ صفحہ سابقہ) حضرت ابراہیمؑ اور ان کی اولاد کو برکت عطا فرمائی بیشک تو تعریف والا بزرگ و بزرگ ہے ۱۲۔ لہذا قرآنی حکم کے مطابق درود شریف صلوٰۃ اور
سلام دونوں پر مشتمل ہو نماز میں چونکہ سلام بھی ہے اس لئے درود ابراہیمی کا حکم ہے لیکن نماز سے باہر درود ابراہیمی کی تخصیص صحیح نہیں بلکہ ان الفاظ سے ہدیہ
درود بھیجا جائے تو صلوٰۃ و سلام دونوں پر مشتمل ہو (صفحہ ہذا) لہذا ایمان والو! ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے حضرت موسیٰؑ کو نہایت اذیت دلائی اس

سُورَةُ سَبَا

۱۵۰. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا أَبُو اسْمَاطَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ الْمَتْخُجِيِّ قَالَ ثَنَى أَبُو سَبْرَةَ الْمَتْخُجِيُّ عَنْ قَدْرَةَ بْنِ مُسَيْبٍ الْمُرَادِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَقَاتِلُ مَنْ أَدِيرُ مِنْ قَرْنِي بِمَنْ أَقْبَلَ مِنْهُمْ فَأَذِنَ لِي فِي قِتَالِهِمْ وَأَمَرَنِي خَلْمًا خَدَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ سَأَلَ عَنِّي مَا فَعَلَ الْخُطَيْبِيُّ فَأَخْبَرَنِي قَدْ سِرْتُ قَالَ فَأَرْسَلَنِي أَتَرْنِي قَرَدَنِي فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ ادْعُ الْقَوْمَ فَمِنْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ فَأَقْبَلَ مِنْهُ وَمَنْ لَمْ يُسَلِّمْ فَلَا تَجْلُ حَتَّى أُحْدِثَ إِلَيْكَ قَالَ وَأُنْزِلَ فِي سَبَا مَا أُنْزِلَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا سَبَا أَرْضٌ أَوْ امْرَأَةٌ قَالَ لَيْسَ بِأَرْضٍ وَلَا امْرَأَةً وَلَكِنَّهُ رَجُلٌ وَلَدَ عَشْرَةَ مِنَ الْحَرْبِ فَتَبَا مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَتَشَاءَ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ فَأَمَّا الَّذِينَ تَشَاءُ مَوَافَقَهُمْ وَجَدَامَ وَغَسَّانَ عَامِلَتًا وَأَمَّا الَّذِينَ تَبَا مَوَافَقَهُمْ أَلَا زِدُوا وَالْأَشْعَرِيَّونَ وَحَمِيرٌ وَكِنْدَةُ وَمِنْ حِمْيَرٍ وَأَنَّمَا رَفَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا أَنَّمَا رَفَقَالَ الَّذِينَ مِنْهُمْ حَتَّى تَحْمُوَ بِجِيلَةٍ هَذَا أَحَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ -

۱۵۱. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللَّهُ فِي السَّمَاءِ أَمْرًا حَرَبَتْ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنَحِهَا خُضْعًا نَا يَقُولُ كَا تَهَا سِلْسِلَةً عَلَى مَنَافِدَانِ فَإِذَا فُزِعَ عَنْ تَلَوَّهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ قَالَ وَالشَّيْطَانُ يَحْضُرُهُمْ قَوْلٌ بَعْضُهُمْ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ مَحِيحٌ -

تفسیر سورہ سبا

حضرت فروہ بن مسیک مرادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنی قوم کے ان لوگوں کے ہمراہ جو اسلام کر چکے، ان لوگوں سے لڑائی نہ لڑوں جنہوں نے اسلام سے پیٹھے پھیری؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کی اجازت دیدی اور مجھے قوم کا امیر مقرر فرمایا جب میں آپ کے پاس سے چلا گیا تو آپ نے میرے بارے میں دریافت کیا فرمایا غطفانی کہاں گیا؟ بتایا گیا کہ وہ چلا گیا ہے راوی فرماتے ہیں نبی اکرم نے میرے پیچھے ایک آدمی بھیج کر مجھے بلوایا میں حاضر خدمت ہوا آپ چند صحابہ کرام کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔ فرمایا اپنی قوم کو دعوت اسلام دو جو اسلام لے آئیں قبول کر لو اور جو نہ لائیں ان سے جہاد کرنے میں میری ہدایت آنے تک جلدی نہ کرنا! راوی فرماتے ہیں سبا کے بارے میں کچھ نازل ہوا تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! سبا کیا ہے؟ زمین (کا کوئی حصہ) ہے یا کوئی عورت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تو میں ہے اور نہ ہی کوئی عورت ہے بلکہ ایک مرد تھا جس کے ہاں عرب کے دس آدمی پیدا ہوئے ان میں سے چھ نے یمن میں سکونت اختیار کی اور چھ نے شام میں اقامت اختیار کی۔ شامیوں کے نام لحم، جذام، غسان اور عاملہ ہیں جبکہ یمن والے ازدا، اشعرن، حمیر، کندہ، مدحج اور عامر ہیں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کا کیلئے آپ فرمایا وہ لوگ جن سے خنعم اور بخیل ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب آسمان میں کسی امر کا فیصلہ فرماتا ہے فرشتے اس کی فرمانبرداری میں اپنے پردوں کو مالتے ہیں گویا کہ وہ ایک چٹان پر زنجیر کی طرح پڑتے ہیں جب دلوں سے خوف دور ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ جو ایسا کہتے ہیں اس نے حق فرمایا اور وہ بہت بلند بہت بڑا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان ایک دوسرے کے اوپر ہوتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ نَاعِبًا
الْأَعْلَى نَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ رُمِيَ
بِتَجَمٍّ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ بِمِثْلِ هَذَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ
إِذْ رَأَيْتُمُوهُ قَالُوا كُنَّا نَقُولُ يَمُوتُ عَظِيمٌ أَوْ
يُكَلِّدُ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَا يُدْرِي بِهِ يَمُوتُ أَحَدٌ وَلَا حَيَاتِهِ
وَلَكِنْ رَبَّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ وَتَعَالَى إِذَا قَضَى أَمْرًا
سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثَمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ
يُلَوِّحُونَ ثَمَّ الَّذِينَ يُلَوِّحُونَ حَتَّى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ
إِلَى هَذِهِ السَّمَاءِ ثَمَّ سَأَلَ أَهْلُ السَّمَاءِ السَّادِسَةِ
أَهْلُ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ
قَالَ يَخْبِرُ وَهُمْ ثَمَّ يَسْتُخْبِرُ أَهْلُ كُلِّ
سَّمَاءٍ حَتَّى يَبْلُغَ الْخَبْرُ إِلَى أَهْلِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا
وَتَخْتَلِفُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَيَرْمُونَ فَيَقْدِفُونَهُ
إِلَى أَوَّلِيَاءِهِمْ فَمَا جَاءُوا بِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ
وَلَكِنَّهُمْ يَجَرِّقُونَهُ وَيَزِيدُونَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رِجَالٍ
مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سُورَةُ الْمَلِكَةِ

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى
وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا
شُعْبَةُ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ الْعِزِّ أَرَانَهُ سَمِعَ رَجُلًا
مِنْ ثَقِيفٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ كُنَانَةَ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کرام کی ایک جماعت میں
تشریف فرما تھے کہ ایک ستارہ ٹوٹا رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے پوچھا وہ جاہلیت میں تم اسے دیکھ کر کیا کیا کرتے
تھے صحابہ کرام نے عرض کیا ہم کہا کرتے تھے کوئی عظیم شخص
فوت ہو گا یا کوئی بڑا آدمی پیدا ہو گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا یہ کسی کی موت یا پیدائش کے لئے نہیں ٹوٹتا
بلکہ جب اللہ تعالیٰ کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو عرش کے
اٹھانے والے فرشتے اس کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ پھر ان سے
متصل آسمان والے، پھر ان سے متصل یہاں تک کہ تسبیح
اس آسمان (آسمان دنیا) تک پہنچتی ہے۔ پھر چھٹے
آسمان والے ساتویں آسمان والوں سے پوچھتے ہیں
تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ ساتویں آسمان والے
انہیں بتاتے ہیں پھر ہر (نیچے کے) آسمان والے (اوپر کے
آسمان والوں سے) پوچھتے ہیں حتیٰ کہ آسمان دنیا
والوں تک خبر پہنچتی ہے۔ شیطان کان لگا کر سنتے
ہیں تو اس ستارے سے انہیں مارا جاتا ہے
پھر یہ اپنے دوستوں کو بتاتے ہیں شیطان جو خبر
اصل صورت میں لاتے ہیں وہ صحیح ہے لیکن وہ تحریف
کرتے اور اضافہ کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔ ابواسطہ زہری، علی بن حسین، ابن عباس
اور کچھ انصار، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
مروی ہے۔

تفسیر سورہ ملائکہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے آیت کہ ہم تم اور تم
الکتاب الذین اصطفیناہ الخ لہ کے
بارے میں فرمایا یہ سب کے سب

سہ پہر لے اپنے چنے ہوئے بندوں کو کتاب کا وارث کیا تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور ان میں کوئی میانہ روی چال پر ہے۔ اور (باقی صفحہ آئندہ)

ایک درجہ کے ہیں اور سب جنتی ہیں۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔

تفسیر سورہ البین

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنو سلمہ مدینہ طیبہ کے ایک کنارے پر مکین تھے انہوں نے مسجد نبوی کے قریب نقل مکان کرنا چاہی تو یہ آیت نازل ہوئی انا نحن نحیی الموتی الم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں اس لئے یہاں منتقل نہ ہو۔ یہ حدیث حسن، ثوروی کی روایت سے غریب ہے ابو سفیان سے طریف سعدی مراد ہیں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں غروب آفتاب کے وقت مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے آپ نے پوچھا ابوذر! جانتے ہو یہ کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا یہ جاتا ہے اور مسجد کے اجازت مانگتا ہے تو اسے اجازت دیدی جاتی ہے پھر ایک روز اسے کہا جلے گا تو وہاں سے طلوع کرے گا جہاں سے آیا ہے پس یہ مغرب سے طلوع ہوگا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا "وذلك مستقر لها" لہٰذا راوی فرماتے ہیں یہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

أَنَّهُ تَلَّ فِي هَذِهِ الْآيَةِ ثُمَّ أَوْدَتْهُ الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ قَالِ هَؤُلَاءِ كُلُّهُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ وَكُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ.

سُورَةُ بِن

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يُونُسَ الْأَزْرَقِيِّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَبِي خُزَيْمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَتْ بَنُو سَلَمَةَ فِي تِلْكَ حِجَةِ الْمَدِينَةِ فَأَرَادُوا أَنْ يَنْقُلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَذَكَرْتُ هَذِهِ الْآيَةَ لِمَا نَحْنُ نَحْيِي الْمَوْتَى وَكُتِبَ مَا قَدَّمَوْا وَأَشَارَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَشَارَكُمْ تُكْتَبُ فَلَا تَنْتَقِلُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ وَأَبُو سُفْيَانَ هُوَ طَرِيفُ السَّعْدِيِّ.

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا هَذَا دَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالْبَيْتُ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَابِسَ فَقَالَ الْبَيْتُ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ذَرِّ أَتَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ قَالَتْ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ فَإِنَّمَا تَذْهَبُ فَتَسْتَاذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّمَا قَدْ قِيلَ لَهَا اطْلُعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعِي مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَتْ ثُمَّ قَدْ دَخَلْتُ مُسْتَقَرًّا لَهَا قَالَتْ وَذَلِكَ فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

(بقیہ صفحہ سابقہ) ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے لیا ۱۲ (صفحہ ۱۲) بیشک ہم مردوں کو زندہ کرنے کے اور کلمہ رہے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا ۱۲ اور اس کا ٹھہراؤ ہے ۱۲

سُورَةُ الصَّافَاتِ

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّبِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْبٍ عَنْ بَشِيرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَاعٍ دَعَا إِلَى شَيْءٍ إِلَّا كَانَ مَوْفُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا زِمَالَهُ لَا يُفَارِقُهُ وَإِنْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلًا تَقَرَّ دَاءَ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَتَقَوُّهُمْ أَنَّهُمْ مَسْئُولُونَ مَا لَكُمُ لَا تَنَاصَرُونَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا أَبُو لَيْثٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَإَرْسَلْنَاهُ إِلَى مَا نَزَّ إِلَيْهِ أَوْ يَزِيدُونَ قَالَ عَشْرُونَ الْقَاهُذَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَثْمَةَ نَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ قَالَ حَامُ وَسَامُ وَيَافِثُ يَا لَشَاءٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَيُقَالُ يَافِثُ وَيَافِثُ يَا لَشَاءٍ وَالْمَثَاءُ وَيُقَالُ يَفِثُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ۔

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ مَعَاذٍ الْحَقْلِيُّ نَا بَزْزِيدُ بْنُ رُزَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَدُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامُ أَبُو نُعْرَبٍ وَحَامُ أَبُو الْحَبَشِ وَيَافِثُ أَبُو الرُّومِ۔

سُورَةُ ص

تفسير سورة الصافات

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بلائے والے نے کسی کو (برائی کی طرف) بلا لیا وہ قیامت کے دن ٹھہرا رہے گا اور اس سے جدا نہ ہوگا اگرچہ ایک ہی آدمی کو بلا لیا ہو" پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک پڑھا "وَقَفَّوْهُمْ أَنَّهُمْ مَسْئُولُونَ" یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ارشاد خداوندی کے بارے میں پوچھا "وَأَرْسَلْنَا إِلَى مَا نَزَّ إِلَيْهِ" آپ نے فرمایا "ییس ہزار" یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہیں وجعلنا ذریتہم الباقین کے بارے میں آپ نے فرمایا یہ حام، سام اور یافث (ثنا کے ساتھ) ہیں۔ یافث (ثنا کے ساتھ) یافث (ثنا کے ساتھ) بھی کہا جاتا ہے اور یافث بھی کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف سعید بن بشیر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سام اہل عرب کا باپ ہے، حام، حبش والوں کا اور یافث اہل روم کا باپ

تفسیر سورہ ص

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
الوطالب بیمار ہوئے تو قریش ان کے پاس آئے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے الوطالب کے پاس صرف ایک آدمی
کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔ ابو جہل انہیں منع کرنے اٹھا اور ان لوگوں نے
الوطالب سے آپ کی شکایت کی۔ الوطالب نے پوچھا بھئیجے !
آپ اپنی قوم سے کیا چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں ان
سے ایک کلمہ چاہتا ہوں جس کے سبب عرب والے ان
کے مطیع ہوں اور اہل عجم انہیں جزیہ ادا کریں۔ الوطالب
نے کہا بس صرف ایک کلمہ؟ آپ نے فرمایا ہاں صرف
ایک کلمہ پھر آپ نے فرمایا اے چچا! لا الہ الا اللہ
کہو۔ قریش نے کہا بس صرف ایک معبود؟ ہم
نے کسی دوسرے دین میں یہ بات نہیں سنی
یہ من گھڑت بات ہے۔ چناں سچہ اس پر ان لوگوں
کے بارے میں قرآن کی آیت نازل ہوئی۔
والقرآن ذی الذکر اثم یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

بندار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید اور سفیان، اعمش سے
اس کے ہم معنی حدیث روایت کی حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
آج رات میرا پروردگار میرے پاس نہایت ابھی صورت
میں آیا رادی فرماتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا خواب
میں آیا اور پوچھا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جانتے ہو مقربین
فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا میں
نہیں جانتا۔ حضور فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا
دست قدرت میرے دل و زون کا ندھونکے درمیان رکھا جسکی ٹھنڈک میں نے اپنی
چھاتی یا فرمایا اپنے سینہ میں پائی ادب میں نے زمین و آسمان میں جو کچھ
ہے سب جان لیا۔ اللہ تعالیٰ نے پھر پوچھا اے محمد (صلی اللہ
علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کی عطا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین و آسمان کی کوئی چیز پوچھیں سب کچھ جانتے ہیں جس پر آیات قرآنیہ اور

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَبْلَانَ وَعَبْدُ بْنُ
حُمَيْدٍ الْمُعَنَّى وَاحِدٌ قَالَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى قَالَ قَالَ عَبْدُ بْنُ عَبَادٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَضَ أَبُو
طَالِبٍ فَجَاءَتْهُ قُرَيْشٌ وَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَعِنْدَ أَبِي طَالِبٍ مَجْلِسٌ رَجُلٌ فَقَامَ أَبُو جَهْلٍ
كَى يَمْنَعُهُ قَالَ وَشَكَوَهُ إِلَى أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ يَا
ابْنَ أَخِي مَا تَرِيدُ مِنْ قَوْمِكَ قَالَ أَرِيدُ مِنْهُمْ
كَلِمَةً تَدِينُ لَهُمْ بِمَا الْعَرَبُ وَتُرَدِّي إِلَيْهِمْ
الْعَجْمُ الْحَزْرِيَّةَ قَالَ كَلِمَةً وَاحِدَةً قَالَتْ كَلِمَةً
وَاحِدَةً فَقَالَ يَا عَجْرُ تَوَبُّوا إِلَا إِلَا اللَّهُ فَقَالُوا
إِلَٰهَا وَاحِدًا مَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي الْمِلَّةِ الْأَخْدَةِ إِنَّ
هَذَا إِلَّا اخْتِلَافٌ قَالَ فَتَنَزَّلَ فِيهِمْ الْقُرْآنُ مِنْ
الْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عُذَّةٍ وَ
شِقَاقٍ إِلَى تَوَلَّيْ مَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي الْمِلَّةِ الْأَخْدَةِ
إِنَّ هَذَا إِلَّا اخْتِلَافٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ رَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوُ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ
يَحْيَى بْنُ عَمَارَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا
عَبْدُ الدَّرَّاقِ عَنْ مَعْبَرٍ عَنْ أَبِي بَرْكٍ عَنْ أَبِي
قِلَابَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي اللَّيْلَةَ رُبِّي تَبَارَكَ
وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ يَا
مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِي فِيمَا يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى
قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَوَضَعَ يَدَاهُ بَيْنَ كَتِفِي حَتَّى وَ
وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيْ أَوْ قَالَ فِي نَحْرِي
فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ قَالَ

احادیث نبویہ جن میں ایک یہ حدیث مذکورہ بالا ہے، شاہد عدل ہیں ۱۲

يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِي فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ
الْأَعْلَى قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ
الْمَكْتُبَةِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَالْمَشْيِ عَلَى
الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَإِسْبَاغِ الْوُضُوءِ فِي
الْمَكَارِمِ وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ
بِحَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَيْرِ طَبِئَةٍ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ
وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا صَلَّيْتُ فَقُلِ اللَّهُمَّ ارْقِنِي
أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ
وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً
فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مُفْتُونٍ قَالَ وَالْكَارِجَاتِ
إِفْشَاءِ السَّلَامِ وَإِطْعَامِ الصَّلَاةِ
بِاللَّيْلِ وَالنَّاسِ نِيَامٍ وَقَدْ ذَكَرُوا بَيْنَ أَبِي
قَلَابَةَ وَبَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ
رَجُلًا وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ
خَالِدِ بْنِ الْجَلَّاجِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ -

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ
هَشَامٍ رَضِيَ عَنْ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ
خَالِدِ الْجَلَّاجِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آتَانِي رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّي وَسَعْدَيْكَ
قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ رَبِّ لَا
أَدْرِي فَوَضَعَ يَدَاهُ بَيْنَ كَتِفَيْ حَتَّى وَجَدَاتِ
بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيْ فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ كَبَّيْكَ وَ
سَعْدَيْكَ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ
فِي اللَّهِ رَجَاتٍ وَالْكَفَّارَاتِ وَفِي نَفْلِ الْأَقْدَامِ
إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَإِسْبَاغِ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِمِ
وَالنَّظَارِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَمَنْ يَحَافِظْ
عَلَيْهِمْ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِحَيْرٍ وَكَانَ مِنْ

علیہ وسلم) جانتے ہو بلند و بالا فرشتے کس بات میں
جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا ہاں رب جانتا ہوں
کفاروں کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں۔ اور کفارات
یہ ہیں نماز کے بعد مسجد میں ٹھہرنا۔ مساجد کی طرف
پیدل چل کر جانا اور مشقت کے وقت کامل وضو
کرنا۔ جس نے ایسا کیا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ

رہا اور اسے بھلائی پر ہی موت آئی وہ گناہوں سے
ایسے پاک ہو گا جیسے پیدائش کے وقت تھا۔ نیز
فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نماز کے بعد یہ دعا
مانگیں۔ اللہم انی اسئلك فعل الخیرات الخ اور درجات یہ
ہیں سلام کا پھیلانا، کھانا کھلانا اور رات کو نماز پڑھنا
جب لوگ سوئے ہوئے ہوں“ محدثین نے اس حدیث کی
سند میں ابو قتادہ اور حضرت ابن عباس کے درمیان ایک
اور آدمی کا اضافہ کیا قتادہ نے بواسطہ ابو قتادہ اور خالد بن
الجلاح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میرا رب میرے پاس نہایت اچھی صورت میں آیا اور
فرمایا اے محمد! میں نے عرض کیا میرے رب! حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں
فرمایا مقررین فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا میرے
رب میں نہیں جانتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے
دونوں کندھوں کے درمیان رکھا حتیٰ کہ میں نے اسکی ٹھنڈک اپنی
چھاتی کے درمیان محسوس کی اور مشرق و مغرب کے درمیان جو کچھ
ہے سب کچھ جان لیا۔ پھر فرمایا اے محمد! میں نے عرض کیا اے رب!
حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں فرمایا بلند و بالا فرشتے کس بات میں جھگڑتے
ہیں؟ میں نے عرض کیا کفاروں، درجات، مساجد کی طرف قدموں کے
اٹھانے، تکلیف و مشقت کے وقت کامل وضو اور ایک نماز کے بعد
دوسری نماز کی انتظار کرنے کے بارے میں جھگڑتے ہیں) جس نے
انکی حفاظت کی اس نے زندگی بھی اچھی گزاری اور اسکی موت
بھی بہتر ہوگی۔ اور وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو گا جیسے پیدائش

ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ هَذَا أَحَدُ اثْنَيْ عَشَرَ حَدِيثًا عَنْ عَبْدِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَوِيلٍ وَقَالَ إِنِّي نَحَسْتُ فَأَسْتَنْقَلْتُ لَوْ مَا فَدَانِي رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى

سورة الزمر

۱۱۶۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا نَزَلَتْ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَكْتَرُّ عَلَيْنَا الْخُصُومَةَ بَعْدَ اتِّدَائِي كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ إِنِّ الْأَمْرَ إِذَا لَشِدَّيْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجِيهٌ

۱۱۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ ثَنَا حَبِيبُ بْنُ هَلَالٍ وَسَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحُجَّاجُ بْنُ مِهْمَالٍ قَالُوا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءِ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا وَلَا يُبَالِي هَذَا أَحَدُ اثْنَيْ عَشَرَ حَدِيثًا عَنْ عَبْدِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَوِيلٍ وَقَالَ إِنِّي نَحَسْتُ فَأَسْتَنْقَلْتُ لَوْ مَا فَدَانِي رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى

۱۱۶۵- حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَبْعٍ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا مِنْهُوْرٌ وَسَلِيمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے دن تھا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ معاذ بن جبل رضی عنہ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث طویل روایت کی گئی ہے اس حدیث کے مطابق آنحضرت نے فرمایا میں دیکھ رہا تھا پھر مجھ پر آگئی تو میں نے اپنے رب کو نہایت حسین صورت میں دیکھا اللہ تم نے فرمایا فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں۔

تفسیر سورة الزمر

حضرت عبداللہ بن زبیر اپنے والد حضرت زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں جب آیت کہ یہ تم انکم یوم القیمة آئے نازل ہوئی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہمارا دنیا کا جھگڑا پھر قیامت میں بھی ہوگا؟ آپ فرمایا ہاں تو انہوں نے فرمایا اس وقت معاملہ زیادہ شدید ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑھتے ہوئے سنایا عبادی الذین اسرفوا آئے آپ نے فرمایا اسے پرواہ نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف بواسطہ ثابت، شہر بن حوشب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہلے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ آسمان کو ایک نگلی پر نہ بنوں کو ایک نگلی پر اور نام مخلوق کو

لہ پھر قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے ۱۲۷ آپ فرمادیں اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بیشک اللہ تعالیٰ سب گناہ بخش دیتا ہے ۱۲

ایک انگلی پر رکھ کر فرمائے گائیں ہی بادشاہ ہوں حضرت
عبداللہ فرماتے ہیں (یہ سن کر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم ہنس پڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے کے دانت ظاہر ہو گئے اور آپ نے فرمایا
”وما قدر واللہ حق قدرہ“ لہ۔

بندار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، فضیل بن عیاض،
منصور، ابراہیم اور عبیدہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بات
پر تعجب اور تصدیق کے طور پر ہنسے۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے ایک یہودی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے
گزرنا وہ آپ نے اس سے فرمایا اے یہودی! ہمیں کوئی
بات سناؤ اس نے کہا اے ابوالقاسم! (صلی اللہ علیہ وسلم)
آپ کیا کہتے ہیں جب اللہ تعالیٰ آسمانوں کو اس انگلی پر رکھے
گا زمینوں کو اس پر، پانی کو اس پر، پہاڑوں کو اس پر،
اور تمام مخلوق کو اس پر رکھے گا۔ محمد بن صلیب ابوجعفر
نے اپنی چنگلی انگلی کی طرف اشارہ کیا اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت اتاری ”وما قدر واللہ حق قدرہ“ یہ حدیث
حسن غریب صحیح ہے ہم اسے صرف اس طریق سے
پہچانتے ہیں ابوکدینہ کا نام یحییٰ بن مہلب ہے۔
میں نے دیکھا امام بخاری رحمہ اللہ علیہ اس
حدیث کو بواسطہ حسن بن شجاع، محمد بن صلیب
سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیسے آرام
کر سکتا ہوں جبکہ صور بھونکنے والے نے صور منہ میں لے لیا

فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ السَّمَوَاتِ عَلَى
أَصْبَحٍ وَالْجِبَالِ عَلَى إِصْبَحٍ وَالْأَرْضِينَ عَلَى إِصْبَحٍ
وَالْمَخْلُوقَاتِ عَلَى إِصْبَحٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ فَتَالَ
فَضِيحَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَدَّتْ
نَوَاجِذَهُ قَالَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَتَّى قَدَرَهُ هَذَا حَدِيثٌ
۱۱۶۶ - حَدَّثَنَا بَنُو أَبِي بَرْزَاءَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
فُضَيْلٍ عَنْ عِيَّاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَبُّبًا وَتَصَدَّقَ بِقَاهَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ مَجِيحٌ

۱۱۶۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ نَا أَبُو كَدَيْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ
السَّائِبِ عَنْ أَبِي الصَّبَّي عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ
مَرَّ يَهُودِيٌّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُودِيَّ حَدَّثَنَا
فَقَالَ كَيْفَ تَقُولُ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِذَا وَضَعَ اللَّهُ
السَّمَوَاتِ عَلَى ذِهِ وَالْأَرْضِينَ عَلَى ذِهِ وَالْأَنْدَاءِ
عَلَى ذِهِ وَالْجِبَالِ عَلَى ذِهِ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى ذِهِ
وَأَشَارَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو جَعْفَرٍ بِخَصْرِهِ
أَوَّلًا ثُمَّ تَابَعَ حَتَّى بَلَغَ الْإِبْهَامَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَتَّى قَدَرَهُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مَجِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ
هَذَا الْوُجْهِ وَأَبُو كَدَيْنَةَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ الْمُهَذَّبِ
وَرَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ
عَنِ الْحَسَنِ بْنِ شَجَاعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّلْتِ

۱۱۶۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَافِثِيَانُ عَنْ
مُطَرِّفٍ عَنْ عَطِيَّةِ الْحَوْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
أَخْبَدَرِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

لہ اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا ۱۲

اور وہ پیشانی جھکائے کان لگائے اس انتظار میں ہے کہ کب اسے بھونکنے کا حکم ہو اور وہ بھونکے۔ مسلمانوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کیا کہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہو حسبتا لنعم الوکیل تو کلنا علی اللہ علی اللہ تو کلنا، بھی کہا گیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے پوچھا یا رسول اللہ! صور کیا چیز ہے؟ آپ فرمایا ایک سینک ہے جس میں بھونکا جائے گا۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے سلیمان نبی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی نے مدینہ طیبہ کے بازار میں کہا اس ذات کی قسم! جس شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر برگزیدہ کیا حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں (ریسنگ) ایک انصاری نے اسے تھپڑ رسید کیا اور کہا تم یہ کہتے ہو حالانکہ ہم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ونفخ فی الصور فصعق من فی السموت ومن فی الارض الا من اراد ان یرسل سے پہلے میں سر اٹھاؤں گا میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کا ایک پایہ پکڑے کھڑے ہیں میں نہیں جانتا کہ انہوں نے مجھ سے پہلے سر اٹھایا یا وہ ان میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کر دیا۔ اور جس نے یہ کہا کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں اس نے جھوٹ کہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ایک منادی تمہیں بکارے گا (اور کہے گا) زندہ

دَسْتَوْ كَيْفَ اَنعَمَ وَفَدَا التَّقَرَّ صَاحِبُ الْقَدَرِ الْقَدَرِ وَحَتَّى جَبَهَتَهُ وَاصْنَى سَمْعَهُ يَنْتَظِرَانِ يُؤْمَرَانِ يَنْفَخُ فَيَنْفَخُ قَالَ الْمُسْلِمُونَ فَكَيْفَ نَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُولُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللَّهِ وَبِئْسَ مَا كُنَّا عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي إِسْرَاهِيمَ نَا سُلَيْمَانَ النَّبَخِيُّ عَنْ أَسْلَمَ الْجَلْبِي عَنْ بَشْرِ بْنِ شَعَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الصُّورُ قَالَ قَرْنٌ يَنْفَخُ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ النَّبَخِيِّ۔

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو نَا ابْنُ سُلَيْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ لَا أَدْرِي إِصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَدَقَّ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَدَهُ فَصَدَّكَ بِهَا وَجْهَهُ قَالَ نَقُولُ هَذَا وَفِينَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفِخْ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ تَتَوَفَّيْ فِيهِ أَخَذَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ فَكَوْنُ أَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا مُوسَى أَخَذَ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَرَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ أَمْرٍ كَانَ مِنْهُ اسْتِثْنَى اللَّهُ وَمَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيَاثٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ الدَّرَاقِ نَا الثَّوْرِيُّ نَا أَبُو سَعَادٍ أَنَّ الْأَعْدَحَدَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

لہ اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور وہ بہتر کار ساز ہے ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا ۱۲۔ اور صور بھونکا جائے گا اور جنتی آسمان و زمین میں ہیں بیہوش ہو جائیں گے مگر اللہ چاہے پھر دوبارہ صور بھونکا جائے گا۔ جیسا کہ وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے ۱۲

رہو گے کبھی نہ مرو گے، صحت مند رہو گے کبھی بیمار نہ ہو گے
ہمیشہ پر شکم رہو گے کبھی کمزور نہ ہو گے ہمیشہ ناز و نعمت
میں رہو گے تنگ دست و محتاج نہ ہو گے
اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فرماتا ہے
”وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا الَّتِي كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ“
ابن مبارک وغیرہ نے یہ حدیث ثوری سے غیر فروع
روایت کی ہے۔

حضرت مجاہد سے روایت ہے حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما نے فرمایا جانتے ہو جہنم کی وسعت کتنی ہے؟
میں نے عرض کیا نہیں جانتا، انہوں نے فرمایا ہاں قسم بخدا!
تم نہیں جانتے مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان
کیا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت کریمہ
”وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ کے بارے میں پوچھا یا رسول اللہ!
اس دن لوگ کہاں ہونگے؟ آپ نے فرمایا جہنم کے پل پر
ہوں گے۔ اس حدیث میں واقعہ ہے یہ حدیث صحیح
اس طریق سے غریب ہے۔

تفسیر سورہ مومن

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
نے فرمایا ”دعا عبادت ہے“ پھر فرمایا ”وَقَالَ
رَبِّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ“ کہ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ
أَنْ لَكُمْ أَنْ تَحْيُوا أَوْ تَمُوتُوا أَبَدًا وَأَنْ لَكُمْ
أَنْ تَصَحُّوا أَوْ تَسْقُمُوا أَبَدًا وَأَنْ لَكُمْ أَنْ تَشَبَّهُوا
فَلَا تَهْتَمُّوا أَبَدًا وَأَنْ لَكُمْ أَنْ تَنْجُمُوا فَلَا تَبْأَسُوا
أَبَدًا أَفَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي
أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ وَرَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ
وغيره هذا الحديث عن الثوري وكثير غيره
۱۱۷۲۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرَةَ عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَبْرِ
بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
أَتَدْرِي مَا سَعَةُ جَهَنَّمَ قُلْتُ لَا قَالَ أَجَلُ وَاللَّهِ
مَا تَدْرِي حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أَهَّا سَأَلْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ وَالْأَرْضُ
جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ
بِيَمِينِهِ قَالَتْ قُلْتُ فَأَيْنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ وَفِي الْحَدِيثِ
قَصَّةٌ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُجْتَمِعٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

سورة المومن

۱۱۷۳۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
مَهْدِيٍّ نَاسُفِيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ
ذَرِّعٍ عَنْ يَسِينِ بْنِ الْحَضَرِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
الدَّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَالَ وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي
أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ
عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ مُجْتَمِعٌ

۱۲۔ اور یہی وہ جنت ہے جس کا نہیں وارث بنایا گیا ۱۲۔ اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دیگا اور اس کی قدرت سے سب
آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے ۱۲۔ اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو قبول کروں گا بیشک وہ جو میری عبادت (دعا)
سے تکبر کرنے ہیں عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے ۱۲۔

سُورَةُ السَّجْدَةِ

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اخْتَصَمَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةٌ نَفَرٌ قَرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقَرَشِيٌّ قَلِيلٌ فَقَهَ قُلُوبَهُمْ كَثِيرٌ شَحِيحٌ بَطُورُهُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَتَرَوْنَ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ فَقَالَ الْآخَرُ بَلَى إِنَّ جَهَنَّمَ لَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَنَّمَ نَافَهُمْ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا فَانْزَلَ اللَّهُ عَذْرًا جَلًّا وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرْوْنَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُجِيهٌ

۱۱۷۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَزِيدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنْتُ مُسْتَتِرًا بِاسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَجَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ كَثِيرٌ شَحُومٌ بَطُورُهُمْ قَلِيلٌ فَقَهَ قُلُوبَهُمْ قَرَشِيٌّ وَخَتَنَاءُ ثَقَفِيَّانِ أَوْ ثَقَفِيٌّ وَخَتَنَاءُ قَرَشِيَّانِ فَتَكَلَّمُوا بِكَلَامٍ لَوْ أَفْهَمَهُ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَتَرَوْنَ إِنْ اللَّهُ يَسْمَعُ كَلَامَنَا هَذَا فَقَالَ الْآخَرُ إِنَّا إِذَا رَفَعْنَا أَصْوَاتَنَا سَمِعَهُ وَإِذَا نَزَلْنَا أَصْوَاتَنَا لَوْ يَسْمَعُ فَقَالَ الْآخَرُ إِنْ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا سَمِعَهُ كُلَّهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْزَلَ اللَّهُ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرْوْنَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَاصْبِرْهُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ وَكَيْفَ نَافِيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ رَيْبَعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَهُ

تفسیر سورہ سجده

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، بیت اللہ شریف کے پاس تین آدمی بھگڑ رہے تھے انہیں دو قرشی تھے اور ایک ثقفی تھا یا دو ثقفی تھے اور ایک قرشی تھا ان کے دلوں میں سمجھ اور پیٹوں پر چربی زیادہ تھی ایک نے کہا اگر ہم بلند آواز آواز سے بولیں تو سنتا ہے پست آواز نہیں سنتا تیسرے نے کہا اگر ہماری بلند آواز کو سنتا ہے تو آہستہ آواز کو بھی سنے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرْوْنَ اَللّٰم یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں کعبہ شریف کے پردوں میں چھپا ہوا تھا کہ تین آدمی آئے جن کے دلوں میں سمجھ اور پیٹوں پر چربی زیادہ تھی ایک قرشی اور دو ثقفی تھے یا ایک ثقفی اور دو قرشی تھے۔ انہوں نے باہم کلام کی جسے میں سمجھ نہ سکا پھر ایک نے کہا کیا حال ہے اللہ تعالیٰ ہماری یہ گفتگو سنتا ہے دوسرے نے کہا ہماری بلند آواز سنتا ہے اور پست آواز نہیں سنتا۔ تیسرے نے کہا اگر کچھ باتیں سن سکتا ہے تو تمام باتیں سن سکتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرْوْنَ اَللّٰم یہ حدیث حسن ہے۔ محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع، سفیان، اعمش، عمارہ بن عبید اور وہب بن ربیعہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

۱۲ اور تم اس سے کہاں چھپ کر ملتے کہ تم پر تمہارے کان تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں گواہی دیں ۱۲

۱۱۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ بْنُ
الْفَلَاسِ ثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ سَمِعُ بْنُ قَتَيْبَةَ نَا سَهِيلُ
بْنَ أَبِي حَزْمٍ الْقَطِيعِيُّ نَا ثَابِتُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ
الَّذِينَ قَالُوا رَبَّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَفَامُوا قَالَ قَدْ قَالَ النَّاسُ
ثُمَّ كَفَرُوا أَكْثَرَهُمْ فَمَنْ مَاتَ عَلَيْهِمْ فَهُم مِمَّنْ اسْتَفَامَ
هَذَا أَحَدُ يَثْ غَرِيبٍ لَا نَحْرُمُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ سَمِعْتُ
أَبَا ذُرْعَةَ يَقُولُ رَوَى عَفَّانُ عَنْ عَمْرُو بْنِ عَلِيٍّ حَدِيثًا.

سُورَةُ الشُّورَى

۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَدِينِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ
سَمِعْتُ طَاوُسًا قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ
الْآيَةِ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ
فِي الْقُرْبَى فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ قُرْبَى آلِ مُحَمَّدٍ
فَقَالَ أَبُو عَبَّاسٍ أَعْلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا
كَانَ لَدَيْهِمْ قَدَابَةٌ فَقَالَ إِلَّا أَنْ تَصِلُوا مَا
بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَدَابَةِ هَذَا أَحَدُ يَثْ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ
نَا عَبِيدَةُ اللَّهِ بْنُ الْوَارِغِ قَالَ ثَنَى شَيْخٌ مِنْ بَنِي مَرْثَةَ
قَالَ قَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَأَخْبَرْتُ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ
فَقُلْتُ إِنَّ فِيهِ لَمَحْتَبَرًا فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ مَجْبُوسٌ فِي دَارِهِ
الَّتِي تَدُكَانَ بَنِي قَالَ وَإِذَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ قَدْ
تَغَيَّرَ مِنَ الْعَذَابِ وَالضَّرْبِ وَإِذَا هُوَ فِي
قُشَاشٍ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ يَا بِلَالُ لَقَدْ رَأَيْتُكَ
وَأَنْتَ تَمُرُّ بِنَا تَمْسِكُ بِأَنْفِكَ مِنْ غَيْرِ عِبَارٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ان الذین
قالوا ربنا الله ثم استقاموا الخ آپ نے فرمایا لوگوں نے
کہا پھر ان میں سے اکثر لوگ منکر ہو گئے جسے اسی (قول پر)
موت آئے وہ استقامت والوں میں سے ہے۔ یہ
حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے
پہچانتے ہیں۔ میں نے ابوذر عہ سے سنا فرماتے ہیں
عفان نے عمرو بن علی سے حدیث روایت کی۔

تفسیر سورہ شوری

حضرت طاووس سے روایت ہے حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی گئی ر قل لا
اسئلكم عليه اجرا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا قرنی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آل مراد ہے حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا جانتے ہو قریش کے
تمام بطون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری
ہے آپ نے فرمایا اگر تم میرے اور اپنے درمیان
رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھو۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
متعدد طرق سے مروی ہے۔

قبیلہ بنی مرہ کے ایک شیخ سے روایت ہے فرماتے
ہیں میں کوفہ آیا تو مجھے بلال بن ابی بردہ کی حالت بتائی
گئی میں نے کہا یہ تو باعث عبرت ہے۔ پھر میں ان کے
پاس گیا وہ اپنے اس گھر میں مقید تھے جسے انہوں نے
خود بنایا تھا راوی فرماتے ہیں تکلیف و سزا سے ان میں
کمل تغیر آچکا تھا وہ سوئی کپڑے کے ٹکڑوں میں ملبوس
ہیں میں نے کہا الحمد للہ! اے بلال! تم ہمارے پاس
سے گرد و غبار کے بغیر ہی اپنی ناک پکڑے گزرتے تھے۔

۱۲۔ بیشک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے ہیں ۱۲۔ تم فرمادہ ہیں اس پر تم سے قرابت کی محبت

کے سوا کچھ اجرت نہیں مانگتا ۱۲

وَأَنْتَ فِي حَالِكَ هَذِهِ الْيَوْمَ فَقَالَ مَتْنُ أَنْتَ
فَقُلْتُ مِنْ بَنِي مُرَّةَ بْنِ عَبَادٍ فَقَالَ الْأَحَدُ ثَلَاثَ
حَدِيثٍ عَنِ اللَّهِ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ فَقُلْتُ هَاتِ
قَالَ ثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصِيبُ عَبْدًا
تُكْبَةُ فَمَا فَوْقَهَا أَوْ دُونَهَا إِلَّا يَنْبِي وَمَا يَعْفُو اللَّهُ
أَكْثَرَ قَالَ وَقَدْ أَوْصَاكُمْ مِنْ مَصِيبَةٍ فَمَا كَسَبَتْ
أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ -

سُورَةُ الزَّخَرَفِ

۱۱۷۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
بِشْرِ الْعَبْدِيُّ وَيَعْنِي بَنِي عَبِيدٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ
دِينَارٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ
بَعْدَ هَذَا كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أَوْتُوا الْجَدَالَ ثُمَّ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ آيَةُ
مَا ضَرَبُوهَ لَكَ إِلَّا جَدَلَ بَلْ هُوَ قَوْمٌ خَصِمُونَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ يَحْتَجُّ بِمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ حَجَّاجِ
بْنِ دِينَارٍ وَحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ ثِقَةٌ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ
وَأَبُو غَالِبٍ اسْمُهُ حَذُورٌ -

سُورَةُ الدُّخَانِ

۱۱۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ الْمَدِينِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ الْجَدِيُّ نَا شُعْبَةَ
عَنِ الْأَسَدِ بْنِ مَنْصُورٍ سَمِعَ أَبَا الْحُسَيْنِ يَخْبُرُ
عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَقْضِي يَقُولُ إِنَّهُ يَخْذِرُ مِنَ الْأَرْضِ
كَأَنَّهُ فَيَا خَذِرٌ بِسَامِعِ الْكُفَّارِ وَيَا خَذِرٌ

اولاً تم اس (کسمپرسی کی) حالت میں ہو! انہوں نے پوچھا تم کس قبیلے
سے متعلق ہو میں نے کہا میرا تعلق بنی مرہ بن عباد سے ہے بلال نے
کہا میں تمہیں ایک حدیث سناؤں امید ہے اللہ تعالیٰ
تمہیں اس سے نفع دے۔ میں نے کہا ضرور سنائیے
انہوں نے فرمایا مجھ سے ابو بردہ نے اپنے والد کے واسطے سے حضرت
ابو موسیٰؓ سے روایت کیا رسول اکرمؐ نے فرمایا بندہ کو جو چھوٹی یا بڑی
مصیبت پہنچتی ہے، وہ کسی گناہ کے سبب پہنچتی ہے اور اللہ تم کا معاف
کر دینا تو اس سے بھی زیادہ ہے پھر آیت پڑھا وَاِصْلَاحُ مَا يَكُم مِّنْ مَّصِيبَةٍ
یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

تفسیر سورۃ الزخرف

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو قوم بھی ہدایت پانے کے بعد گمراہ ہوئی
وہ ضرور جھگڑتے ہیں مبتلا ہوئی پھر آپ نے
یہ آیت پڑھی "مَا ضَرَبُوهُ لَكَ" الخ لہ۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔ ہم اسے حجاج بن دینار کی
روایت سے پہچانتے ہیں۔ حجاج بن دینار ثقہ
ہیں اور مقارب الحدیث ہیں۔ ابو غالب کا نام
حذور ہے۔

تفسیر سورۃ دخان

حضرت مسروق سے روایت ہے ایک دی حدیث عبد اللہؓ
کے پاس آیا اور کہا ایک قصہ گو بیان کرتا ہے کہ زمین سے دھواں نکلے گا وہ
کائنات کے کالوں پر اثر انداز ہوگا اور اس سے زکام سی حالت
ہو جائیگا پھر حضرت عبد اللہ غصہ میں گئے اور پہلے کسی چیز سے تکیہ لگائے
ہوئے تھے ایسا ٹھٹھے اور فرمایا اگر تم میں سے کسی ایک سے ایسی بات پوچھی
جائے جسے وہ جانتا ہے تو ضرور بتائیے اور اگر ایسی بات کا سوال ہو جس کا

لہ اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے ۱۲ لہ انہوں نے آپ سے یہ
بات محض جھگڑنے کے لئے کہی بلکہ یہ جھگڑنے والے لوگ ہیں ۱۲

الْمُؤْمِنِ كَهَيْئَةِ الذَّكَامِ قَالَ فَخَضِبْ وَكَانَ مُتَكِبًا
فَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ إِذَا سُئِلَ أَحَدُكُمْ عَمَّا يَعْلَمُ
فَلْيَقُلْ بِهِ قَالَ مَنْصُورٌ فَلْيُخْبِرْ بِهِ وَإِذَا سُئِلَ
عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنْ عِلْمِ
الرَّجُلِ إِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُ
أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ
مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى قُرَيْشًا اسْتَعْصَمُوا
عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي عَمَّا يَعْلَمُ بِسَبْعِ كَسْبِ
يُوسُفَ فَاخْتَدَهُمْ سَنَةً فَاحْصَتْ كُلُّ
شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَقَالَ أَحَدُهُمَا
الْأُظَامَ قَالَ وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ
الدُّخَانِ قَالَ فَاتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ إِنَّ
قَوْمَكَ قَدْ هَدَكُوا فَادْعُ اللَّهَ لَكُمْ فَتَالَ فَهَذَا
يَقُومُ بِهِ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ
يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ مَنْصُورٌ
هَذَا يَقُولُ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ فَهَلْ يُكْشَفُ
عَذَابُ الْآخِرَةِ قَالَ مَتَى الْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَ
الدُّخَانُ وَقَالَ أَحَدُهُمَا الْقَمَرُ وَقَالَ الْآخِرُ لَرَوْمٍ قَالَ أَبُو
عِيسَى اللَّزَامُ يَوْمَ بَدَأَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَبِيبٌ

۱۱۸۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا وَكِيعٌ
عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَكُنَّا بَابَانِ بَابٌ
يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهُ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ
فَإِذَا مَاتَ بَكَى عَلَيْهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ فَمَا بَكَتْ
عَلَيْهِهَا السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا أَحَدٌ مِنْهُمْ مَرْفُوعًا إِلَّا

اسے علم نہ ہو تو کہہ دے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کیونکہ انسان کے علم سے
ایسی بات بھی ہے کہ اگر اس سے ایسی بات پوچھی جائے جسے وہ نہیں جانتا
تو کہہ دے اللہ زیادہ جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرمایا اے محبوب! فرمادیجئے میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجر نہیں
مانگتا اور میں تکلف و بناوٹ کرنے والوں میں سے بھی نہیں ہوں رسول کریم
نے جب قریش کو دیکھا کہ وہ نافرمانی پر تڑپ چکے ہیں تو آپ نے (لوگوں)
دعا مانگی اے اللہ! حضرت بلو سف کے سات سالہ قحط کی طرح
ان پر بھی ایک سال قحط بھیج کر میری مدد فرما۔ چنانچہ لوگ اس قدر
خشک سالی میں مبتلا ہوئے کہ چمڑے اور مردار تک کھانے
لگے۔ راوی فرماتے ہیں ہڈیاں بھی کھانے لگے اور زمین سے
دھوئیں کی مثل کچھ نکلنے لگا۔ ابوسفیان نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آپ کی قوم
تباہ و برباد ہو گئی ان کے لئے اپنے رب سے دعا کیجئے۔
آپ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مطابق
ہے۔ یوم تاتى السماء دخان مبين ثم منصور کہتے ہیں یہ
اللہ تعالیٰ کے اس فرمان عالی کے مطابق ہے۔ مرنے والا
اکشف عنا ثم حضرت عبداللہ فرماتے ہیں بطشہ
لزام اور دھان گزر چکے ہیں۔ ایک نے کہا چاند کا شق
ہونا اور دوسرے نے کہا روم کی فتح امام ترمذی فرماتے ہیں
لزام، بدر کے دن ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مومن کے
لئے دو دروازے ہیں ایک سے اعمال اوپر کی طرف
چڑھتے ہیں اور دوسرے سے اس کا رزق اترتا ہے۔
جب وہ مرنے والا ہے تو دونوں اس پر روتے ہیں اللہ تعالیٰ
کے ارشاد پاک میں یہی مذکور ہے فما بکت السماء
والارض وما كانوا منظرين یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف
اسی طریق سے مرفوعاً معلوم ہے موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن

۱۲۔ جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا ۱۲۔ اے ہمارے رب! ہم پر سے غلاب کھول دے ہم ایمان لائے ہیں ۱۲۔ تو ان پر زمین و آسمان نازل دے اور انہیں

ابان رقاشی دونوں ضعیف قرار دیئے گئے ہیں۔

تفسیر سورہ احقاف

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بھتیجے سے روایت ہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ارادہ کیا گیا تو حضرت عبداللہ بن سلام تشریف لائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ فرمایا آپ کی مدد کے لئے آیا ہوں۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا باہر جا کر لوگوں کو مجھ سے دور کیجئے۔ کیونکہ آپ کا باہر جانا میرے لئے آپ کے اندر آنے سے بہتر ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت عبداللہ بن سلام باہر لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے لوگو! جاہلیت میں میرا فلاں نام تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبداللہ رکھا میرے حق میں قرآن پاک کی کئی آیات اتریں یہ آیت بھی میرے متعلق ہی نازل ہوئی و شہد شامد من بنی اسرائیلؑ اور یہ آیت بھی میرے بارے میں نازل ہوئی کفی باللہ شہیداًؑ اللہ تعالیٰ کی ایک تلواریں تم سے پوشیدہ میان میں ہے اور فرشتے تمہارے اس شہر میں تمہارے پڑوسی ہیں جس میں تمہارے نبی تشریف لائے پس اس شخص کو شہید کرنے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اللہ کی قسم! اگر تم نے اسے شہید کیا تو تم اپنے پڑوسی فرشتوں کو دور کر دو گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی پوشیدہ تلواریں نیاں ہو جائیں گی اور پھر ناقیام قیامت وہ نیاں میں نہیں آئے گی۔ راوی فرماتے ہیں ان لوگوں نے کہا (اس) یہودی کو بھی قتل کرو اور عثمان کو بھی رضی اللہ عنہما، یہ حدیث غریب ہے۔ شعیب بن صفوان نے یواسطہ عبدالملک بن عمیر اور ابن محمد بن عبداللہ بن سلام، حضرت عبداللہ بن سلام سے اسے روایت کیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، بادل دیکھتے تو آگے

مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَمُوسَىٰ بْنُ عَبِيدَةَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي سُرَّةٍ الْأَحْقَافِ

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ قَالَ أَبُو حَبِيبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنِ ابْنِ أَخِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا أَرِيدَ عُثْمَانُ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ كُنَّا عُثْمَانَ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِي نَصْرَتِكَ قَالَ أَخْرَجْ إِلَى النَّاسِ فَأَطْرَدَهُمْ عَنِّي فَإِنَّكَ خَارِجٌ خَيْرٌ لِي مِنْكَ دَاخِلٌ قَالَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكَ كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا تَنْسَوْنِي فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ وَنَزَلَتْ فِي آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ نَزَلَتْ فِيَّ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَأَمَّا مَنْ وَاسْتَكْبَرْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَنَزَلَتْ فِي كَفِّي بِاللَّهِ شَهِيداً ۲ بَيِّنِي وَبَيِّنْكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ إِنَّ اللَّهَ سَبْعًا مَحْمُودًا عَنْكُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَزَتْكُمْ فِي بَدَاكُمْ هَذَا الَّذِي نَزَلَ فِيهِ نَبِيُّكُمْ فَاللَّهُ اللَّهُ فِي هَذَا الرَّجُلِ أَنْ تَقْتُلُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ إِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَتَطْرُدَنَّ جِبْرَانُكُمْ الْمَلَائِكَةَ وَلَتَسْتَنَّ سَيْفَ اللَّهِ الْمَحْمُودَ عَنْكُمْ فَلَا يُخْصَدُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَالُوا اقْتُلُوا يَهُودِيَّ وَاقْتُلُوا عُثْمَانَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ سَأَوْنَا شُعَيْبَ بْنَ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ ۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ

سہ اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ اس پر گواہی دے چکا تو وہ ایمان لایا اور تم نے تکبر کیا بیشک اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ۱۲۔ میرے

اور تمہارے درمیان اس کی گواہی کافی ہے ۱۲

بڑھتے اور پچھتے اور جب بارش برسے لگتی تو یہ کیفیت اضطراب ختم ہو جاتی۔ فرمائی ہیں میں نے اس کے متعلق آپ سے پوچھا تو فرمایا ۔ پر وہی عذاب ہو جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا قلما راؤہ عارضاً ثم لم یہ حدیث حسن ہے ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے پوچھا کیا صحابہ کرم سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا انہوں نے فرمایا ہم میں سے کوئی بھی آپ کے ساتھ نہ تھا لیکن ایک رات ہم نے آپ کو نہ پایا اس وقت آپ مکہ مکرمہ میں تھے ہم نے کہا شاید آپ کو لوگ لے آئے (معلوم نہیں) آپ کے ساتھ کیا سلوک ہوا۔ چنانچہ ہم نے نہایت بری رات کاٹی صبح کے وقت آپ اچانک غاصر کی طرف سے آ رہے تھے حضرت عبداللہ فرماتے ہیں صحابہ کرام نے اپنی اضطرابی کیفیت عرض کی تو آپ نے فرمایا جنوں کا ایک فاصدیرے پاس گیا تھا چنانچہ میں ان کے پاس گیا اور ان پر قرآن پڑھا حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں پھر حضور نے ہمیں لے جا کر مکہ اور انکی آگ کے نشانات دکھائے، شعبی فرماتے ہیں جنوں نے نبی کریم سے اپنی خودکشی کے متعلق دریافت کیا یہ جن چیزوں سے میں ڈھانٹتا ہوں یہ تھے رسول اکرم نے فرمایا ہر وہ ہڈی جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو تمہارے ہاتھ میں ملے گی گوشت سے استفادہ کر جاؤ گی جتنا اسپر پہلے بھی نہ تھا اینگلیاں دریدہ نہاں ہے چوپایوں کا چارہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے مسلمانو!) ان دونوں چیزوں کے ساتھ استنجاء نہ کیا کرو کیونکہ یہ تمہارے بھائی جنوں کی خودکشی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

تفسیر سورہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اہمیت کریمہ واستغفر لذنبک وللمومنین ثم کے نزول پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (تعلیم امت کے لئے) ہر روز اللہ تعالیٰ سے ستر مرتبہ طلب مغفرت کرتا ہوں ۔ یہ

جَدَّيْهِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى غَيْلَةً أَقْبَلَ وَادْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ قَالَتْ فَقُلْتُ لِمَا فَقَالَ وَمَا أَدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُطَرٌّ نَاهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ نَا سَمِعَ بَنِي إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ مَسْعُودٍ هَلْ صَحِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً أَلْحَبَّ مِنْكُمْ أَحَدًا قَالَ مَا صَحِبَهُ مَتًا أَحَدًا وَلَكِنْ افْتَقَدْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَقُلْنَا أَغْتَبِلَ أَسْتَطِيرُّهَا فَعَلَّ بِمَنْكُنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ حَتَّى إِذَا أَصْبَحْنَا أَوْ كَانَ فِي وَجْهِهِ الصُّبْحِ إِذَا كُنَّا بِمَنْكُنَا مِنْ قَبْلِ جَدَاءٍ قَالَ فَذَكَرُوا لَنَا الَّذِي كَانُوا فِيهِ قَالَ فَقَالَ أَتَانِي دَاعِي الْجَنِّ فَاتَّبَعْتُهُمْ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ قَالَ فَاَنْطَلَقَ فَاَنَا نَاثَرَهُمْ وَانْشَادَ نَبِيرَانِهِمْ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَسَأَلُوهُ الذَّادَ وَكَانُوا مِنْ جِنِّ الْحَزِيرَةِ فَقَالَ كُلُّ عَظْمٍ لَمْ يَذْكُرْ اسْمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ يَغْرُ فِي أَبْدَانِهِمْ أَوْ فَرَمَا كَانَ لَحْمًا وَكُلُّ بَحْدَةٍ أَوْ رُوثَةٍ عَلَفٌ لِدَا وَابْكُو فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْتَجِيرُوا هُمَا فَإِنَّهُمَا زَادَا خَوَانَكُمْ مِنَ الْجِنِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

سُورَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُجِيدٍ نَا عَبْدُ الدَّرَاقِ نَا مَعْمَرُ عَنِ الدُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَاسْتَعْفُو لَذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

لے پھر جب انہوں نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا اور انکی وادیوں کی طرف آتا ہوا تو لوگ لے یہ بادل ہے ہم پر برسے گا ۱۲

لے اے محبوب! اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو ۱۲

حدیث حسن صحیح ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دن میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں " محمد بن عمرو نے یہ حدیث بواسطہ ابو سلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی "وَأَن تَتَوَلَّوْا بَیْنَکُم مَّوَدِّعًا" صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے بدلے میں کون لوگ آئیں گے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا یہ اور اس کی قوم (دو مرتبہ فرمایا)۔ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں کلام ہے عبداللہ بن جعفر نے بھی حدیث علامہ ابن عبد الرحمن سے روایت کی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے چند صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ لوگ کون ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر ہم منہ پھیریں گے تو وہ ہمارے جگہ لائے جائیں گے اور وہ ہمارے جیسے نہ ہوں گے۔ راوی فرماتے ہیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ان کی زبان پر ہاتھ مار کر فرمایا یہ اور ان کے ساتھ "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا (ستارے) کے ساتھ معلق ہوتا تو فارس کے لوگ اسے حاصل کر لیتے" عبداللہ بن جعفر بن نجیح علی بن مدینی کے والد ہیں بواسطہ علی بن حجر، عبداللہ بن جعفر کثیر سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ علی نے بواسطہ اسمعیل

إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةً مَرَّةً رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَا عَبْدُ الدَّرَاقِ تَابِيئُ مِنْ أَهْلِ الْبَدِيشَةِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةُ يَوْمًا وَإِنْ تَوَلَّوْا اسْتَبْدِلَ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ قَالُوا وَمَنْ يَسْتَبْدِلُ بِنَا قَالَ فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْكِبِ سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَقَوْمَهُ هَذَا وَقَوْمَهُ هَذَا حَدَّثَ غَرِيبٌ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ أَيْضًا هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ۔

۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنِ بُيُحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ ذَكَرَ اللَّهُ أَنَّ تَوَلَّيْنَا اسْتَبْدِلَ قَوْمًا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَنَا قَالَ وَكَانَ سَلْمَانٌ بِحَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَحْذِ سَلْمَانٌ وَقَالَ هَذَا وَأَصْحَابُهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَ إِلَّا بَيَانٌ مَنُوطًا بِالْثَرِيَّا لَتَنَّا وَلَهُ رِجَالٌ مِنْ فَارِسٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ بُيُحٍ هُوَ الدُّعَيْبِيُّ وَفِي إِسْنَادِهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْكَثِيرِ وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ
۲ الْحَدِيثُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ أَبِيهِ -

سُورَةُ النَّحْلِ

۱۱۸۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
بَعْضِ أَصْفَارِهِ فَكَلَّمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَسَكَتَ فَخَرَّكَتُ
رَأْسِي فَتَنَحَّيْتُ فَقُلْتُ تَكَلَّمَ أُمُّكَ يَا أَبْنَ
الْخَطَّابِ نَزَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يَكَلِّمُكَ مَا
أَخْلَقَكَ بِأَنْ يَنْزِلَ فِيكَ قَدْرٌ قَالَ فَمَا
نَشَبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِحًا يَصْرُخُ بِي قَالَ
نَحْنُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا أَبْنَ الْخَطَّابِ لَقَدْ نَزَلَ عَلَيَّ هَذِهِ
الَّذِي لَكَ سُورَةٌ مَا أَحَبُّ أَنْ يَبْرَهَا مَا طَلَعَتْ
عَلَيْهِ ۲ شَمْسٌ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا هَذَا حَدِيثٌ

۱۱۸۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زُرَّاقٍ
عَنْ مَعْبَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُنْذِلْتُ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْفِرُ لَكَ
اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ مَرَّجَعَهُ
مِنْ الْحَدِيثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا
عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَرَأَ هَا ۲ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا هِنِيئًا مَرِيئًا يَا رَسُولَ
اللَّهِ لَقَدْ بَيَّنَّ لَكَ اللَّهُ مَاذَا يُفْعَلُ بِكَ

بن جعفر، عبداللہ بن جعفر بن نجیح سے یہ حدیث
روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کی۔

تفسیر سورہ فتح

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرماتے ہیں ایک سفر میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہمراہ تھے۔ میں نے آپ سے گفتگو کی آپ خاموش
رہے میں نے پھر بات کی آپ چپ رہے پھر میں نے اپنی
سواری کو ایڑ لگائی اور ایک کنارے ہو گیا اور اپنے
آپ سے کہا اے خطاب کے بیٹے انیری ماں تجھے نہ پائے
تو نے بڑی خواہش و آرزو سے تین مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم سے گفتگو کی لیکن آپ نے ایک بار بھی گفتگو نہ
فرمائی کہ تیرے بارے میں قرآن نازل ہو۔ زیادہ دیر نہ گزری
کہ میں نے ایک شخص کو بلند آواز سے پکارتے سنا جو مجھے پکار
رہا تھا میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اے ابن خطاب! آج رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی
اگر اس کے بدلے مجھے وہ تمام اشیاء دی جائیں جن پر سورج طلوع
ہوا تو میں (مہرگز) پسند نہ کروں وہ سورت یہ ہے انا فتحنالک فتحا
مبیناً (سورہ فتح) یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حدیث
سے واپسی پر آیت کہیمہ لیغفرلک اللہ ما تقدم من
ذنبک الخ نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مجھ پر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے زمین کی
ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے پھر آپ نے وہ
آیت صحابہ کرام کے سامنے پڑھی تو انہوں نے
کہا مبارک و خوشگوار ہو یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ
نے تو بیان فرمادیا کہ آپ کے ساتھ کیا ہوگا لیکن (بتناہیے)
ہمارے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ اس پر یہ آیت نازل

لہ بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی ۲ تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے سبب تمہارے انگوں اور پھپھلوں کے گناہ بخش دے ۱۲

ہوئی "لیدخل المؤمنین والمومنات الی" یہ حدیث حسن صحیح ہے اس میں مجمع بن جابر سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اسی آدمی نماز فجر کے وقت جبل نعییم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے پاس اتارے وہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ وہ پکڑے گئے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وہو الذی کف ایدیہم عنکم" الخ لہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آیت کہ یہ "والذہم کلتمہ التقویٰ" یہ کلمہ تقویٰ سے لالہ الا اللہ" مراد ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حسن بن قزعمہ کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے ابودرعہ سے اس حدیث کے بارے میں تو انہوں نے اسے مرفوعاً صرف اسی طریق سے جانا۔

تفسیر سورہ حجرات

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! انہیں ان کی قوم پر عامل مقرر کر دیجئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! انہیں عامل مقرر کر دیجئے۔ بارگاہ رسالت میں دونوں اس قدر ہم کلام ہوئے کہ انکی آوازیں بلند ہو گئیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرؓ سے

فَاذْ اِیْفَعْلُ بِنَا فَنَزَلَتْ عَلَیْہِ لَیْدُ خَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَاتٍ تَجْرِی مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْهَارُ حَتّٰی یَلْغَوْا فِیْہَا عَظِیْمًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِیْہِ عَنْ جَمِیْعِ بْنِ جَابِرٍ۔

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِیْبٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَانَ بْنَ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ ثَمَابِیْنَ هَبَطُوا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَامْحَابِہِ مِنْ جَبَلِ النَّعِیْمِ عِنْدَ صَلَوةِ الصُّبْحِ وَهَمْ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَقْتُلُوْہُ فَاَخَذُوْا اَخْذًا فَاَعْتَقَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَهُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیْہُمْ عَنْکُمْ وَاَیْدِیْکُمْ عَنْہُمْ اَلَا یَہِیْءُ لَہِذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِیُّ نَا سَفِیَّانُ بْنُ جَبِیْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَوْرِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ الطُّفَیْلِ بْنِ اَبِی بِنِ کَعْبٍ عَنْ اَبِیہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْذَمُّ کَلِمَةُ التَّقْوٰی قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَحْرِفُہُ مَرْفُوعًا اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ الْحَسَنِ بْنِ قَزَعَةَ وَسَلَّاتِہِ اَبَا زُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَلَمْ یَعْرِفْہُ مَرْفُوعًا اِلَّا

سورۃ الحجرات

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَلْمُنْثَنِّ نَا مُوَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ نَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ بْنِ جُبَیْلِ الْجَمَحِیُّ قَالَ ثنا اَبْنُ اَبِی مُیْکَہُ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتَ بْنَ اَللّٰہِ بْنِ اَلزُّبَیْرِ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَدِمَ عَلٰی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ اَبُو بَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَعِیْذُ عَلٰی قَدَمِہِ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَسْتَعِیْذُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَكَلَّمَا عِنْدَ النَّبِیِّ

لے تاکہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں لے جائیں جن کے نیچے بہریں رواں ہیں ہمیشہ ان میں رہیں اور ان کی برائیاں ان سے اتار دے اور یہ اللہ کے یہاں بڑی کامیابی ہے ۱۲ لے اور وہی ہے جس نے ان کے ہاتھ تم سے روک دیئے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے ۱۲ لے اور یہ سیزگادی کا کلمہ ان پر لازم فرمایا ۱۲

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاهُمَا
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِحُمْرٍ أَرَدْتَ الْإِخْلَافَ فَقَالَ مَا
أَرَدْتُ خِلَافَكَ قَالَ فَذَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ
بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا تَكَلَّمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيَسْمَعَ كَلَامَهُ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ قَالَ وَمَا
ذَكَرَ ابْنُ الدَّبِيرِ جَدَّاهُ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ ابْنِ أَبِي مَبِيكَةَ
مُسْلَاوَكُم بَيْنَ كُرْفَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّبِيرِ -

۱۱۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ الْحُسَيْنِيُّ ابْنُ حَدِيثٍ
نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِيِّ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى
إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ قَالِ
قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ حَمْدِي زَيْنٌ
وَأَنْ ذِي شَيْءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَلِكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

۱۱۹۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ
الْجَوْهَرِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو زَيْبٍ صَاحِبُ
الْمَهْرُورِيِّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ
قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي جَبْرِ
ابْنِ الصَّخَّالِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُونُ لَمَّا
الْأَسْمَانُ وَالتَّلَاقَةُ فَيَدْعِي بَعْضُهَا فَعَسَى أَنْ
يَكُودَ قَالَ فَذَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَنَابَزُوا
بِالْأَلْقَابِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُعْتَمَدٌ - حَدَّثَنَا
أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ
عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي جَبْرِ

فرمایا آپ کا مقصد تو محض میری مخالفت ہے انہوں نے
فرمایا میرا مقصد آپ کی مخالفت نہیں۔ راوی فرماتے ہیں
اس پر یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا
اصواتکم الخ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بھی
بارگاہ نبوی میں گفتگو کرتے تو آپ کی بات سنائی نہ دیتی تھی کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود استفسار فرماتے۔ راوی کہتے ہیں
حضرت ابن زبیر نے اپنے نانا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
کا ذکر نہیں کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض لوگوں نے
اسے ابن ابی ملیکہ سے مرسل روایت کیا ہے حضرت عبداللہ
بن زبیر (رضی اللہ عنہما) کا واسطہ نہ کو رہا نہیں۔

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ عنہ سے
آیت کہ میرے ان الذین ینادونک الخ کے متعلق روایت
ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ!
میری تعریف کرنا زینت ہے اور میری برائی کرنا
عیب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یہ تو اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے۔

حضرت ابو جبرہ بن ضحاک سے روایت
ہے ہم میں سے بعض لوگوں کے دو دو تین تین
نام ہوتے جب کسی ایک نام سے پکارا جاتا تو
وہ پسند نہ کرتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَنَابَزُوا
بِالْأَلْقَابِ یہ حدیث حسن ہے ابوسلمہ نے
ابو اسلمہ یحییٰ بن خلف، بشیر بن مفضل، داؤد بن
ابی ہند اور شعبی، ابو جبرہ بن ضحاک سے
اس کے ہم معنی حدیث روایت کی،
ابو جبرہ بن ضحاک، ثابت بن ضحاک انصاری
کے بھائی ہیں۔

اسے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آواز سے بلند نہ کرو ۲۵ بیشک وہ جو تمہیں مجھروں کے باہر پکارتے

ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں ۱۲ اور ایک دوسرے کے برے نام نہ لکھو ۱۲

بْنُ الصَّخَّارِ نَحْوَهُ وَأَبُو جَيْبَرَةَ بْنُ الصَّخَّارِ هُوَ
أَخُو ثَابِتِ بْنِ الصَّخَّارِ الْأَنْصَارِيِّ -

١١٩٥. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيدٍ نَاعِمَانُ بْنُ عَمْرِو
عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الْهَرَّيَّانِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَدَأُ
أَبُو سَجِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَأَعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ
يُؤَيِّطُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرِ لَعِنْتُوْا قَالَ هَذَا أَنْبِئُكُمْ
يُوحَى إِلَيْهِ وَخَيْرٌ أَنْ تَتَّكُوا تَوَاطَعَهُمْ فِي كَثِيرٍ مِنَ
الْأَمْرِ لَعِنْتُوْا فَكَيْفَ بِكُمْ الْيَوْمَ هَذَا أَحَدٌ مِنْ غُرَبَاءِ
حَسَنٍ مِثْلِي قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ
سَعِيدٍ الْقَطَّانَ عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الْهَرَّيَّانِ فَقَالَ ثَقَّةٌ

١١٩٤ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبَيْتَةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَاطَاهَا بِأَبَائِهَا فَالْتَأَسُوا رَجُلَانِ رَجُلٌ بَرَّتَنِي كَرِيهٌُ عَلَى اللَّهِ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللَّهِ وَالنَّاسُ بَنَوَادِمٌ وَخَلَقَ اللَّهُ أَدَمَ مِنَ التُّرَابِ قَالَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذِكْرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ يُضَعَّفُ ضَعْفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَغَيْرُهُ وَهُوَ الْإِدَالَةُ عَلَى بْنِ الْمَدَائِنِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ ١١٩٤ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْبَغْدَادِيُّ

حضرت ابو نضرہ سے روایت ہے حضرت ابو سعید خدریؓ نے یہ آیت پڑھی **وَاَعْلَمُوْا اَنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ اَمْلٰ** اور فرمایا یہ تمہارا نبی جنکی طرف وحی ہوتی تھی، اور تمہارے پیشواؤں میں سے بہتر کا ذکر ہے کہ اگر آپ بہت سے امور میں ان لوگوں کی پیروی کرتے تو وہ مشقت میں پڑ جاتے تو آج تمہارا کیا حال ہے، یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے، علی بن مدینی کہتے ہیں میں نے بحی بن سعید قحطان سے ستمر بن ریان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ نفاق ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کا غرور اور ایک دوسرے پر خاندانی فخر و دور کر دیا پس اب دو قسم کے لوگ ہیں ایک نیک متقی شخص جو اللہ تعالیٰ کے ہاں معزز ہو اور ایک بدکار و بدبخت جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ذلیل و خوار ہے تمام لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا الناس انا خلقناکم اللہ یہ حدیث غریب ہے بواسطہ عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اسے ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ عبد اللہ بن جعفر کو یحییٰ بن معین وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے یہ علی بن مدینی کے والد ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم

۱۷ اور جان لو تم میں اللہ کے رسول موبود ہیں اگر وہ تمہاری بہت سی باتیں مان لیں تو تم مشقت میں پڑ جاؤ گے ۱۲۷۱ اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاعیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو اللہ کے یہاں تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والا خبردار ہے ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثمرات مال (سے) ہے اور
عزت تقویٰ (سے) ہے۔ یہ حدیث سمرہ کی روایت سے
حسن غریب صحیح ہے سلام بن ابی مطیع کی روایت
سے ہم اسے نہیں پہچانتے۔

تفسیر سورہ ق

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم، برابر اہل
من مزید کہنتی رہے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ (جیسا اس کے
شایان شان ہے) اپنا قدم اس میں رکھے گا وہ کبھی
تیری عزت کی قسم! بس بس اور وہ باہم سمٹ
جائے گی۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے
غریب ہے۔

تفسیر سورہ ذاریات

قبیلہ ربیعہ کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ میں
مدینہ طیبہ آیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوا آپ کے سامنے عاد کے قاصد کا ذکر کیا گیا میں نے کہا میں
قاصد عاد کی مثل ہو جانے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عاد کے قاصد سے کیا
مراد ہے؟ میں نے کہا آپ واقف حال تک پہنچے بات یہ
ہے کہ جب قوم عاد قحط میں مبتلا ہوئی تو ان لوگوں نے ایک
سردار کو بھیجا۔ وہ بکر بن معاویہ کے پاس انرا اس نے اسے شراب
پلائی اور دھوئیں آواز گانے والیوں نے اسے گانا سنا یا پھر وہ
مہرہ کے پہاڑوں کی طرف گیا۔ اور دعا کی لے اللہ! میں تیرے
پاس کسی بیمار کے علاج کی خاطر نہیں آیا اور نہ ہی قیدی دیکر کسی
قیدی کو چھڑانے آیا ہوں (اے اللہ) تو اپنے بندہ کو جس قدر سیراب
کر سکتا ہے سیراب کر اور اسکے ساتھ ہی بکر بن معاویہ کو سیراب
کر یہ اس شراب کا بدلہ تھا جو بکر نے اسے پلائی تھی اسکے لئے

الْأَعْدَجُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا يَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلَمٍ
بْنِ أَبِي مُطَيْعٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَدْمُ
التَّقْوَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَخْلُوعٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سَمُرَةَ
لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَلَامٍ بْنِ أَبِي مُطَيْعٍ۔

سُورَةُ ق

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يُوسُفُ
بْنُ مُحَمَّدٍ نَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ نَا أَنَسُ بْنُ
مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تَذَالُ جَهَنَّمَ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى
يَضْمَحَ فِيهَا رَبُّ الْجَنَّةِ قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطَّاطٌ
وَعِزَّتِكَ وَيُذَوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

سُورَةُ الذَّارِيَاتِ

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ
سَلَمٍ عَنْ عاصِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ
عَنْ رَجُلٍ مِنْ رِبْعَةٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ
فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَدَكَّرْتُ عِنْدَكَ وَافِدًا عَادٍ فَقُلْتُ أَعُوذُ بِاللَّهِ
أَنْ أَكُونَ مِثْلَ وَافِدِ عَادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا وَافِدُ عَادٍ حَتَّى
فَقُلْتُ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطَتْ أَنَّ عَادًا نَمَّا اخْطَطَتْ
بَعَثَتْ قَبِيلًا فَخَنَزَلْ عَلَى بَكْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَسَقَاةُ
الْخَمْرِ وَغَنَتُهُ الْجَرَادُ تَانِ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيدُ
جِبَالَ مَهْرَةَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي نَحْوُكَ بِمَرِيضٍ
فَادَاوِيهِ وَلَكَ سِيرٌ فَأَدِيهِ فَاسْتَقِ عَبْدًا لَكَ
نَا كُنْتُ مُسْتَقِيمٌ وَاسْتَقِ مَعَهُ بَكْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ
بَشْكُرَكَ الْخَمْرَ الَّذِي سَقَاكَ فَرَفِعَ لَكَ سَحَابَاتٍ

۱۲ کچھ اور زیادہ ہے

فَقِيلَ لَهَا اخْتَرِي احَدًا هُنَّ فَاخْتَارَ السَّوْدَاءُ
مِنْهُمْ فَقِيلَ لَهَا خُذْ هَا مَا دَامَ دَا اَلَا تَذَرُ
مِنْ عَادٍ احَدًا وَاذْكُرَا نَعْمَ كَمْ يَرْسَلُ عَلَيْهِمْ
مِنَ الرَّيحِ اَلْاَقْدَارُ هَذِهِ اَلْحَلَقَةُ يَعْجِي حَلَقَةُ
اَلْخَاتِمِ تَوَقَّرَا اِذَا رُسِلْتَ عَلَيْهِمُ الرَّيْحُ اَتَعْجِبُ
مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَنْتَ عَلَيْهِ اَلْاَيَةُ وَقَدْ رَوَى
هَذَا اَلْحَدِيثُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَلَامٍ اَبِي اَلْمُنْذِرِ
عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي اَلنَّجُودِ عَنْ اَبِي وَايِلٍ عَنْ
اَلْحَارِثِ بْنِ حَسَّانٍ وَيُقَالُ اَلْحَارِثُ ابْنُ يَزِيدَ -

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَازِيْدُ بْنُ
حَبَابٍ نَاسِلًا مِنْ سُبُهَانَ النَّحْوِيِّ اَبُو اَلْمُنْذِرِ
نَاصِرُ بْنُ اَبِي اَلنَّجُودِ عَنْ اَبِي وَايِلٍ عَنْ
اَلْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ اَلْبَكْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ
اَلْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَادَا هُوَ غَاصٌّ
بِالنَّاسِ وَاِذَا رَايَا تَسُوْدُ تَخْفِقُ وَاِذَا يَلَالُ
مُتَقَلِّدًا بِسَيْفٍ بَيْنَ يَدَيَّ مَا سَوَّلَ اللهُ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَالُوا
يُرِيْدُ اَنْ يَبْعَثَ عَمْرُو بْنُ اَلْعَاصِ وَجْهًا
فَذَكَرَ اَلْحَدِيثَ بِطَوْلِ نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ
بْنِ عُيَيْنَةَ بِهَمَّاهُ وَيُقَالُ لَهَا اَلْحَارِثُ بْنُ
حَسَّانٍ -

بدلیاں اٹھیں اور کہا گیا ان میں سے ایک کو پسند کر لے اس
نے ان میں سے کالی بدلی پسند کی۔ اس سے کہا گیا جلی ہوئی
لاکھ لے لو جو قوم عادی کے کسی آدمی کو نہیں چھوڑے گی۔ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان پر صرف اس حلقہ
یعنی انگلی کے حلقہ کے برابر ہوا بھیجی پھر آپ نے بڑھا اور سنا
علیہم الریح العقیم الم متعدد افراد نے یہ حدیث بواسطہ
سلام ابو منذر، عاصم بن ابی نجود اور ابو وائل، حارث
بن حسان سے روایت کی۔ ان کو حارث بن یزید
بھی کہا جاتا ہے

حارث بن یزید بکری سے روایت ہے فرماتے ہیں میں
مدینہ طیبہ آیا تو مسجد میں داخل ہوا کیا دیکھتا ہوں مسجد لوگوں سے
بھری ہوئی ہے اور سیاہ جھنڈے لہرا رہے ہیں حضرت بلال رضی
تلاوہ لکھتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہیں
میں نے کہا لوگ کس حالت میں ہیں؟ (بات کیا ہے؟)
انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم،
حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو کہیں محاذ
پر بھیج رہے ہیں۔ اس کے بعد سفیان بن عیینہ
کی روایت کی مثل طویل حدیث بیان کی۔
انہیں حارث بن حسان بھی کہا جاتا ہے۔

تفسیر سورہ طور

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادبار النجوم سے مراد فجر
سے پہلے کی دو رکعتیں ہیں اور ادبار السجود سے مغرب
کے بعد کی دو رکعتیں ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے
صرف اسی طریق یعنی بواسطہ محمد بن فضیل، رشید بن کریم
کی روایت سے پہچانتے ہیں (امام ترمذی) نے امام بخاری

سُورَةُ الطُّورِ

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الدَّفَاعِيُّ نَازِيْدُ بْنُ
فُضَيْلٍ عَنْ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِدْبَارُ النُّجُومِ اَلرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَ
اِدْبَارُ السُّجُودِ اَلرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا اِلَّا مِنْ

۱۲ جب ہم نے ان پر خشک آمدھی بھیجی ۱۲

سے کرب کے دو بیٹوں محمد اور شہیدین کے ہاں میں پوچھا کہ ان دونوں میں سے کون زیادہ نفع ہے انہوں نے فرمایا وہ کس قدر باہم مشابہ ہیں! اور میرے نزدیک محمد کو ترجیح حاصل ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے یہ بات پوچھی تو انہوں نے فرمایا وہ کس قدر مشابہ ہیں اور شہیدین بن کرب میرے نزدیک زیادہ قابل ترجیح ہیں۔

تفسیر سورہ نجم

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (شب معراج) جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہی پر پہنچے فرماتے ہیں یہ وہ جگہ ہے جہاں زمین سے اوپر جانے والی اور اوپر سے اترنے والی اشیاء رک جاتی ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی تین چیزیں عطا فرمائی جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیں۔ آپ پر پانچ نمازیں فرض کی گئیں، سورہ بقرہ کی آخری تین آیات دی گئیں اور آپ کی امت کے کبرہ گناہ بخش دیئے گئے جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پڑھا اذ یغشی السدۃ ما یغشی اور فرمایا سدرہ چھٹے آسمان میں ہے سفیان نے اپنے ہاتھ کو حرکت دیتے ہوئے اشارہ کیا اور فرمایا وہ سونے کے ہیں مالک بن مغول کے علاوہ دوسرے راوی نے کہا مخلوق کا علم یہیں تک پہنچتا ہے اس سے اوپر کا علم نہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شیبانی سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نزدیکی حبیش سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد پاک "فکان لب فیہین او ادنیٰ" کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا مجھے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا اور ان کے چھ سو پہرے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حَدِیثُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ رَشْدِ بْنِ كُرَيْبٍ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَرَشْدِ بْنِ كُرَيْبٍ أَيْمَهُمَا أَذَقْتُ فَقَالَ مَا أَقْدَرَهُمَا وَ مُحَمَّدٌ عِنْدِي أَرْجَحُ وَسَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هَذَا فَقَالَ مَا أَقْدَرَهُمَا وَ رَشْدِ بْنِ كُرَيْبٍ أَرْجَحُهُمَا عِنْدِي۔

سورۃ النجم

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِيَانُ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعُوذٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مَصْرُوفٍ عَنْ صَرَّةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى قَالَ أَنْتَرَى إِلَيْهَا مَا يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنْزِلُ مِنْ قَوْتٍ فَأَعْطَاهُ اللَّهُ عِنْدَهَا ثَلَاثًا لَمْ يُعْطِهَا نَبِيًّا كَانَ قَبْلَهُ فَرَضْتُ عَلَيْهِ الصَّلَاةَ خَمْسًا وَ أُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَ عَفْرَ لَمَّتِهِ الْمُقِيمَاتُ مَا لَمْ يُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى قَالَ السِّدْرَةُ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ سَفِيَانُ فَرَأَشُ مِنْ ذَهَبٍ وَأَشَارَ سَفِيَانُ بِيَدِهِ فَأَرَعَدَهَا وَقَالَ غَيْرُ مَالِكِ بْنِ مَعُوذٍ إِلَيْهَا يَنْتَهَى عِلْمُ الْخَلْقِ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِمَا فَوْقَ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجِيءٌ۔

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ نَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ جَبْرِ عَنْ قَوْلِهِ عَذَّوَجَلَّ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَقَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جِبْرِيلَ وَلَهُ سِتْمَاتَةٌ جَنَاحُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجِيءٌ غَرِيبٌ۔

۱۵ جب سدرہ پر چھا رہا تھا وہ جو چھا رہا تھا ۱۲ تو اس جلد سے اور اس محبوب میں دو ہاتھ بلکہ اس سے بھی کم کا فاصلہ رہا ۱۲

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِيَانُ عَنْ
مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُتُبًا
بَعْدَ فَتَاهُ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَبَ حَتَّى جَاءَ وَبَنَّهُ
الْحَبَابُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا بَنُوهَا شَيْخٌ فَقَالَ
كَوْثُ بْنُ ابْنِ اللَّهِ قَسَمُ رُؤُوسِهِ وَكَلَامُهُ بَيْنَ
مُحَمَّدٍ وَمُوسَى فَكَلَّمَ مُوسَى مَرَّتَيْنِ وَرَأَاهُ
مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ مَسْرُوقٌ فَدَخَلْتُ عَلَى
عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَتْ
لَقَدْ تَكَلَّمْتُ بِشَيْءٍ فَقَفَّ كَمَا تَتَعَرَّى قُلْتُ رَوَيْدًا
ثُمَّ قَدَّارٌ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى
فَقَالَتْ أَيْنَ يَذْهَبُ بِكَ إِنَّمَا هُوَ جَبْرِئِيلُ
مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ أَوْ كَتَمَ
شَيْئًا مِمَّا أُعْرِبَ أَوْ يَعْلَمُ الْخُمْسَ الَّتِي قَالَ
اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ
الْغَيْثَ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفَرِيقَةَ وَلَكِنَّهُ رَأَى
جَبْرِئِيلَ كَوَيْدَهُ فِي صُورَةٍ الْأَمْرَتَيْنِ مَرَّةً
عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَمَرَّةً فِي جِيَادِهِ سِتُّ
مِائَةٍ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْأَفْقَ وَقَدْ رَوَى دَاوُدُ بْنُ
أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ
وَحَدِيثُ دَاوُدَ أَقْصَرُ مِنْ حَدِيثِ مُجَالِدٍ۔

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ بَرْهَانَ بْنِ
صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ نَائِبِي بَنِي كَثِيرٍ الْأَنْبَرِيُّ نَا
سَالِمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ قُلْتُ أَكَيْسَ
اللَّهُ يَقُولُ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ
الْأَبْصَارَ قَالَ وَيَحَاكَ ذَاكَ إِذَا تَجَلَّى بِوَرِهِ
الَّذِي هُوَ نُورُهُ وَقَدْ رَأَى مُحَمَّدًا رَبَّهُ

شعبي سے روایت ہے حضرت ابن عباسؓ نے عرفات میں کعبے
ملاقات کی اور ان سے کوئی بات دریافت کی، اس پر حضرت کعبےؓ نے
دو در سے نعرہ نکیر بلند کیا کہ پہاڑ گونج اٹھے حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا
ہم بنو ہاشم میں حضرت کعبےؓ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنا دیدار اور کلام انحضرتؐ
اور حضرت موسیٰؑ کے درمیان تقسیم فرمایا ہے حضرت موسیٰؑ نے دو مرتبہ
اللہ تعالیٰ سے شرف ہمکلامی حاصل کیا اور وہی مرتبہ نبی اکرمؐ دیدار الہی سے
مشترب ہوئے مسروق فرماتے ہیں پھر میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر
ہوا اور دریافت کیا کیا نبی اکرمؐ نے اپنے رب کو دیکھا ہے، ام المؤمنین نے
فرمایا تو نے ایسی بات پوچھی جس سے میرے رشتے ٹھٹھے ہو گئے میں نے
عرض کیا ٹھٹھے جلدی نہ کیجئے پھر میں نے پڑھا لقدا ی من آیات رب
الکبریٰ حضرت عائشہؓ نے فرمایا یہ آیت تمہیں کہاں سے جا رہی ہے اس
سے حضرت جبریلؑ مراد ہیں جو شخص تم سے کہے کہ رسول اکرمؐ نے اپنے رب
کو دیکھا یا امونہ تبلیغیہ میں کسی بات کو چھپایا یا آپؐ (ذاتی طور پر) ان
پانچ باتوں کو جانتے ہیں جسکے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان اللہ
عندہ علم الساعة ثم تو اس نے بہت بڑا بہنجان باندھا بلکہ آپؐ حضرت
جبریلؑ کو دیکھا اور انہیں دو مرتبہ اصلی صورت میں دیکھا ایک مرتبہ
سدرہ المنتہی پر اور ایک بار مقام جیاد پر دیکھا ان کے
چھ سو پر مٹے جنہوں نے افق کو گھیر رکھا تھا داؤد
بن ابی ہند نے بواسطہ شعبی اور مسروق، حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ اور یہ
روایت ابوجالد کی روایت سے مختصر ہے۔

عکرمہ سے روایت ہے حضرت ابن عباس رضی
اللہ عنہما نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
کو دیکھا۔ عکرمہ فرماتے ہیں میں نے کہا کیا اللہ تعالیٰ
نے نہیں فرمایا لا تدركه الابصار وهو يدرك
الابصار حضرت ابن عباس نے فرمایا تم پر افسوس ہے یہ تو اس وقت
ہے جب وہ اپنے ذاتی طور سے جلوہ گر ہو رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دو مرتبہ دیکھا۔ یہ حدیث

سہ بیشک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں ۱۲ اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں اور لوگوں کی آنکھیں اس کے سامنے ہیں ۱۲

مَدَّتَيْنِ هَذَا أَحَدَايْتُ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ نَا أَيْ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ وَلَقَدْ رَأَاهُ نَزَّلَةً أُخْرَى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَحَدَايْتُ حَسَنٌ۔

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ أَبِي رَزْمَةَ وَابْنُ عُيَيْنٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سَمَاءِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُقَادُ مَا رَأَى قَالَ رَأَاهُ بَقْلُهُ هَذَا أَحَدَايْتُ حَسَنٌ۔

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْبَةَ التَّمِيمِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ قُلْتُ لَأَبِي ذَرٍّ رَوَاذُكَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَا لَسَا فَقَالَ عَمَّا كُنْتُ تَسْأَلُهُ قُلْتُ أَسْأَلُكَ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَ قَدْ سَأَلْتَهُ فَقَالَ تَوَرَّأَنِي أَرَاهُ هَذَا أَحَدَايْتُ حَسَنٌ۔

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَزْمَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَا كَذَبَ الْفُقَادُ مَا رَأَى قَالَ سَمَاءُ بْنُ حَرْبٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِئِيلُ فِي حُلَّةٍ مِنْ رَفَرَفٍ تَدْمَلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ هَذَا أَحَدَايْتُ حَسَنٌ مَجْمُوعٌ۔

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَثْمَانَ أَبُو عَثْمَانَ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ

حسن غریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشاد باری تعالیٰ "وَلَقَدْ رَأَاهُ نَزَّلَةً أُخْرَى" کے بارے میں روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا ہے یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عکرمہ سے روایت ہے آیت کریمہ "مَا كَذَبَ الْفُقَادُ" کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دل (کی آنکھوں) سے دیکھا یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عبداللہ بن شعیب سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا اگر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پانا تو آپ سے ایک بات پوچھتا انہوں نے فرمایا کیا بات پوچھتے ہیں؟ میں نے کہا میں پوچھتا کیا آپ نے اپنے رب کا دیدار کیا ہے؟ حضرت ابوذر نے فرمایا میں نے پوچھا تھا حضور نے فرمایا وہ تو ایک نور ہے میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے "مَا كَذَبَ الْفُقَادُ" کی تفسیر میں مروی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل کو رفرف کے جوڑے میں دیکھا جس نے زمین و آسمان کے درمیان کی جگہ بھر رکھی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے "الَّذِينَ يَحْتَبُونَ كِبَاسُ الثَّمَرِ وَالْفَوَاحِشُ" کی تفسیر میں مروی ہے

سلہ اور انہوں نے نوہ جلوہ دوبارہ دیکھا ۱۲ سلہ دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا ۱۲ سلہ وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں۔ مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے اور رک گئے ۱۲

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی اے رب! اگر تو بخشنے تو خوب بخش اور تیرا کو نسا بندہ ہے جو چھوٹے گناہ کے پاس نہیں جاتا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف زکریا بن اسحاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

تفسیر سورہ القمر

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ میں کھڑے تھے کہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اس طرف اور دوسرا ٹکڑا دوسری طرف ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا گواہ رہو اترتے ساعتہ والتشق القمر یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اہل مکہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نشانی طلب کی تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اقتربت الساعة والتشق القمر" انہی حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں چاند پھٹ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا گواہ ہو جاؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے دو رسالت میں چاند (دو) ٹکڑے ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ رہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الدِّينِيِّ يَجْتَنِبُونَ كِبَادَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشِ إِلَّا اللَّهُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَخْفِذَ اللَّهُمَّ تَخْفِذُ جَمَادَى عِبْدَكَ لَا إِلَهَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعُدُّهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَكْرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ.

سُورَةُ الْقَمَرِ

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَرَّارٍ عَنْ ابْنِ مَسْرُورٍ عَنْ ابْنِ الْأَعَشِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْبُورٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنَى فَأَنْشَقَ الْقَمَرُ فَلَقْنَاهُ فَلَقْنَا وَرَأَوْا الْجِبَلَ وَفَلَقَ دُونَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا بِنَبِيِّي أَقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَأَنْشَقَ الْقَمَرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَاعِبًا الدَّرَاقِي عَنْ مَعْبُورٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ أَهْلَ مَكَّةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً فَأَنْشَقَ الْقَمَرُ مِائَتَيْنِ فَزَلَّتْ أَقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَأَنْشَقَ الْقَمَرُ إِلَى قَوْلِهِ سَبَّحْدُ مُسْتَمَرٌّ يَقُولُ ذَاهِبًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍَا سَفِيَّانُ عَنْ أَبِي جَحْظٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْبُورٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَنْشَقَ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْبُودَاوَدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْأَعَشِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍَا قَالَ أَنْشَقَ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا هَذَا

حَدَّثَنَا حَسَنٌ مِجَمٌّ -

۱۲۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سَلِيمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ حَصِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ۲ نَشَقُّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَارَفَتْ قَتَيْنَ عَلَى هَذَا الْجَبَلِ فَقَالُوا سَحَرَنَا مُحَمَّدٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ كَانَ سَحَرَنَا فَمَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْحَرَ النَّاسَ كُلَّهُمْ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَصِينٍ عَنْ جَبْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ نَحْوَهُ -

۱۲۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيمٍ أَبُو بَكْرٍ بْنُ دَاوُدَ قَالَ لَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُوا قَرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدْرِ فَقَزَلَتْ يَوْمَ يَسْجُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مِجَمٌّ -

سُورَةُ الرَّحْمَنِ

۱۲۱۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ دَاوُدَ أَبُو مُسَيْبٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسَيْبٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِ هُوَ سُورَةَ الرَّحْمَنِ مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا فَسَكَنُوا فَقَالَ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى الْحِجَّتِ بَيْتَةَ الْحِجَّتِ فَكُنُوا أَحْسَنَ مَرْدُودًا مِنْكُمْ كُنْتُمْ كُلًّا آتَيْتُ عَلَى قَوْلٍ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ قَالَ لَا شَيْءَ مِنْ نَعِيمِكَ

۱۲ - جس دن آگ پر موزوں کے بل گھسیٹے جائیں گے اور فرمایا جائیگا پھر دوزخ کی آگ بھینک ہم نے ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا فرمائی ۱۲ - تو اے جن والنس!

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عہد نبوت میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہوا ایک ٹکڑا ایھا کی اس طرف اور ایک اس جانب ہو گیا کفار نے کہا (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم پر جادو کیا ہے۔ بعض کہتے لگے اگر ہم پر جادو کیا تو وہ سب لوگوں پر جادو نہیں کر سکتے۔ بعض روایت نے بواسطہ حصین، جبیر بن محمد بن جبیر بن مطعم اور محمد بن جبیر، جبیر بن مطعم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مشرکین قریش بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر تقدیر کے بارے میں جھگڑنے لگے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”یَوْمَ يَسْجُونَ“ الخ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورہ الرحمن

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ (ایک دن) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام کے پاس تشریف لائے اور ان کے سامنے سورہ الرحمن اول سے آخر تک پڑھی۔ وہ خاموش رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بیلۃ الجن میں یہ سورت جنوں پر پڑھی تو وہ جواب لوٹانے میں تم سے اچھے رہے جب میں آیت کریمہ قباہی الاء ربکما لکذبان“ پڑھتا تھا وہ کہتے ہم اپنے رب کی کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے (اے اللہ!) تیرے ہی لئے تعریف ہے۔ یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف

۱۲ - جس دن آگ پر موزوں کے بل گھسیٹے جائیں گے اور فرمایا جائیگا پھر دوزخ کی آگ بھینک ہم نے ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا فرمائی ۱۲ - تو اے جن والنس!

ولید بن مسلم کی روایت سے جانتے ہیں جسے انہوں نے نہ ہیز بن محمد سے روایت کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں نہ ہیز بن محمد جو شام میں تھا وہ نہیں جن سے عراق میں روایت کی جاتی ہے۔ گویا کہ یہ دوسرا شخص ہے انہوں نے اس کا نام بدل دیا یعنی جس سے منکر روایات مروی ہیں۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا فرماتے ہیں اہل شام، نہ ہیز بن محمد سے منکر حدیثیں روایت کرتے ہیں جبکہ اہل عراق اس سے مفارب احادیث روایت کرتے ہیں۔

تفسیر سورہ واقعہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے اپنے نیکو کار بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا اگر چاہو تو پڑھو فلا تعلم نفس ما اخفی ثم جنت میں ایک درخت ہے کہ سوار اس کے سایہ میں ایک سو سال چلے گا تو پھر بھی ختم نہ ہوگا اگر چاہو تو پڑھو و ظل ممدودۃ اور جنت میں ایک لالھی کے برابر جگہ دنیا و ما خیرہا سے بہتر ہے۔ اگر چاہو تو پڑھو فمن زحرج عن النارۃ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سوار سو سال چلے گا لیکن ختم نہ کر پائے گا۔ اگر چاہو تو پڑھو و ظل ممدودۃ و ما مسکوب ثم

لہ پس کوئی نفس اسکو نہیں جانتا تو پڑھو شیدہ رکھی گئی ۱۲۷۱ اور ہمیشہ کے سائے ۱۲۷۲ اور جو شخص جہنم سے بچا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہ کامیاب ہوا

دنیا کا سامان تو نذر دھوکہ ہے ۱۲۷۳ ہمیشہ کے سائے میں اور ہمیشہ جاری پانی میں اور بہت سے میوؤں میں ۱۲۷۴

رَبَّنَا نَكَدَابَ فَلَكَ الْحَمْدُ هَذَا حَدِيثٌ غَدِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَحَدُ بَنِي حَنْبَلٍ كَانَ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الَّذِي وَقَعَ بِالشَّامِ كَيْسَ هُوَ الَّذِي يَدْرِي عَنْهُ بِالْعِدَاقِ كَانَتْ رَجُلٌ أَخَذَ قَبُولَ اسْمِهِ يَحْيَى مَا يَدْرُونَ عَنْهُ مِنَ الْمَنَائِكِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ أَهْلُ الشَّامِ يَدْرُونَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مَنَائِكِ وَأَهْلُ الْعِدَاقِ يَدْرُونَ عَنْهَا حَدِيثٌ مُعَارَبَةٌ۔

سورۃ الواقعۃ

۱۲۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاعِبِدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ وَقَالَ نَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ أَعَدَّ دُثْرَ عِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أَذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ فَأَقْرُوا إِنْ شِئْتُمْ لَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أَخْفَى لَهُمْ مِنْ قُدْرَةِ أَعْيُنٍ جَزَاءَ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ وَفِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الدَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَفْطَعُهَا وَاقْرُوا إِنْ شِئْتُمْ وَظِلٌّ مَمْدُودٌ وَمَوْضِعٌ سَوِيٌّ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَاقْرُوا إِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زَحْرَجَ عَنِ النَّارِ وَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعٌ الْخُرُودُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَاعِبِدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الدَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ يَفْطَعُهَا

لہ پس کوئی نفس اسکو نہیں جانتا تو پڑھو شیدہ رکھی گئی ۱۲۷۱ اور ہمیشہ کے سائے ۱۲۷۲ اور جو شخص جہنم سے بچا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہ کامیاب ہوا

دنیا کا سامان تو نذر دھوکہ ہے ۱۲۷۳ ہمیشہ کے سائے میں اور ہمیشہ جاری پانی میں اور بہت سے میوؤں میں ۱۲۷۴

وَاقْدُرُوا إِنَّ شَيْئَكُمْ وَظِلٌّ مَدَّوْدٌ وَمَاءٌ مَسْكُوبٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ -

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَارِشُدِيُّ بْنُ بَشَّارٍ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْمُبَيْثِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَفُتُشِ مَرْفُوعَةٌ قَالَ إِنْ رَفَعَهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَمَسِيرَةٌ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسٌ مِائَةً عَامٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدِيِّ بْنِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ وَارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ ارْتِفَاعُ الْفُتُوشِ الْمَرْفُوعَةِ فِي الدَّرَجَاتِ وَالْأَرْجَاءِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ -

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَارِشُدِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَارِشُدِيُّ بْنُ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ تَكُونُونَ قَالَ شُكْرُكُمْ تَقْدُرُونَ مُطَرْنَا بِنُوعٍ كَذَا وَكَذَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى هَذَا الْحَدِيثُ هَذَا الْإِسْنَادُ وَوَلَمْ يَرْفَعْهُ -

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَرَ الْحُسَيْنُ بْنُ حَرْبٍ الْحُزَاعِيُّ الْمُرُوزِيُّ نَارِشُدِيُّ بْنُ أَبِي مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ إِنَّا أَنْشَأْنَا هَذِهِ الْأَنْشَاءَ قَالَ إِنَّ مِنَ الْأَنْشَاءِ الَّتِي كُنَّا فِي الدُّنْيَا عَجَائِدُ عُمَشَا سَامُصًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور اس بات میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد باری تعالیٰ و فرشتہ مرفوعہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ جتنے بلند ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف رشیدی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے اس حدیث کا معنی یوں بیان کیا کہ اس سے درجات میں بچھے ہوئے کچھ لوگوں کی بلندی مراد ہے اور ہر دو درجوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنْتُمْ تَكُونُونَ فرمایا تم رزق کا شکر کرو اور کرتے ہو کہ کہتے ہو کہ فلاں فلاں ستارے کے سبب بارش دی گئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ سفیان نے اسی سند کے ساتھ اس حدیث کو عبد الاعلیٰ سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد باری تعالیٰ إِنَّا أَنْشَأْنَا هَذِهِ الْأَنْشَاءَ کے بارے میں فرمایا کہ ان نئے سرے سے پیدا ہونے والی عورتوں میں وہ بھی داخل ہیں جو دنیا میں بوڑھی شخصیاں انکی آنکھیں کمزور تھیں اور ان سے پانی بہتا تھا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ اور

۱۵ اور بلند کچھ لوگوں میں ۱۲

۱۵ بے شک ہم نے ان کو نئے سرے سے پیدا کیا ۱۲

اور مزید بن ابان رقاشی (دونوں) کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! آپ کو بڑھاپا آگیا" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سورہ ہود، واقفہ، مرسلات، عم نیسالون اور اذا الشمس کورت نے بڑھاپا کر دیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ علی بن صالح نے بواسطہ ابواسحاق، ابوجحیفہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ بواسطہ ابواسحاق، ابومیسرہ سے بھی اس ضمن میں کچھ مسلام روای ہیں۔

تفسیر سورہ حدید

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرما تھے کہ آسمان پر بادل چھا گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا "جاننے ہو یہ کیا ہے؟" انہوں نے عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں"۔ آپ نے فرمایا "یہ بادل ہے جو زمین کو سیراب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس قوم کی طرف چلاتا ہے جو نہ تو اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور نہ ہی اس سے دعا مانگتے ہیں" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا "جاننے ہو تمہارے اور کیا ہے؟" صحابہ کرام نے عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں" آپ نے فرمایا "یہ بلند آسمان ہے جو محفوظ چھت اور رد کی ہوئی موی ہے" پھر پوچھا "جاننے ہو تمہارے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟" صحابہ کرام نے عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے اور اس کے درمیان پانسو برس کی مسافت ہے۔ پھر تمہیں معلوم ہے اس سے اور کیا ہے؟" صحابہ کرام نے عرض کیا "اللہ اور

وَمُوسَىٰ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِيَانَ الرَّقَاشِيُّ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ.

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَامِعًا وَيَهُْيُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ شَبَّتَ قَالَ شَيْبَتَنِي هُوْدُ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَى عَلِيُّ بْنُ وَصَالٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي جَحِيْفَةَ نَحْوَ هَذَا وَفَدَا رَوَى عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ شَيْءٌ مِنْ هَذَا مُرْسَلًا.

سورۃ الحدید

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنَى وَاحِدًا قَالُوا نَا يُؤْتِسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَأَصْحَابُهُ إِذَا قَى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ مَا هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هَذَا الْعَنَانُ هَذِهِ زَوَايَا الْأَرْضِ لِيُسَوِّقَهُ اللَّهُ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُونَهُ وَلَا تَدْعُونَهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا التَّرْفِيعُ سَفَتْ مَحْفُوظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ كَمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا مِائَةُ خَمْسِ مِائَةٍ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ نے فرمایا "اس کے اوپر دو آسمان ہیں دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے حتیٰ کہ آپ نے سات آسمان شمار کئے اور فرمایا، ہر دو آسمانوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا زمین سے پہلے آسمان تک ہے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا جانتے ہو اس سے اوپر کیا ہے؟ عرض کیا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں" آپ نے فرمایا اس سے اوپر عرش ہے آسمان اور اس کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان ہے۔ پھر پوچھا "جانتے ہو تمہارے نیچے کیا ہے؟ عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔" آپ نے فرمایا "زمین ہے" پھر دریافت فرمایا اس سے نیچے کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور رسول زیادہ جانتے ہیں فرمایا اس سے نیچے دوسری زمین ہے دونوں زمینوں کے درمیان پانچ سو برس کی راہ ہے یوں آپ نے سات زمینوں کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم صبح سے چلی زمین کی طرف ایک رسی لٹکاؤ تو وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچے پھر پڑھا "ہو الاول والاخر والظاہر والباطن وهو بکل شیء علیم" یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے ایوب، یونس بن عبید اور علی بن زید سے منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں حسن کو حرم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل نہیں بعض علماء نے اس حدیث کا مطلب یہ بیان کیا کہ وہ رسی اللہ تعالیٰ کے علم، قدرت اور سلطنت پر گرے گی کیونکہ اس کا علم، قدرت اور سلطنت ہر جگہ ہے۔ اور وہ خود عرش پر ہے جیسا کہ قرآن میں بیان کیا گیا۔

تفسیر سورۃ المجادلہ

حضرت سلمہ بن ضحمر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے عورتوں سے صحبت کی جو طاقت دی گئی تھی وہ کسی دوسرے کو نہیں دی۔ جب رمضان کا مہینہ آیا تو میں نے اپنی عورت سے رمضان کے نکلنے تک کے لیے اس ڈر سے ظہار کر لیا کہیں رات کو جماع کرنے

قَالَ فَإِنَّ فَوْقَ ذَلِكَ سَمَائَيْنِ مَابَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ حَتَّىٰ عَدَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ السَّمَائَيْنِ مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ فَوْقَ ذَلِكَ الْعَرْشُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بَعْدَ مَا بَيْنَ السَّمَائَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الَّذِينَ تَحْتَكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا الْأَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا لَدَيْهِ تَحْتَ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ تَحْتَهَا أَرْضًا أُخْرَىٰ بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ حَتَّىٰ عَدَّ سَبْعَ أَرْضَيْنِ بَيْنَ كُلِّ أَرْضَيْنِ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَأْتَكُمْ وَلَيَّتُمْ بِحَبْلِ إِلَى الْأَرْضِ السُّفْلَىٰ لَهَبِطَ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَيُرْوَى عَنْ الْيُوسُفِ بْنِ عُبَيْدٍ وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالُوا كَمْ لِسْمِ الْحَسَنِ مِنْ أَيْ هَرِيرَةٍ فَتَرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالُوا إِنَّمَا هَبِطَ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ وَعِلْمُ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَهُوَ عَلَى الْبَعَثِ كَمَا وَصَفَ فِي كِتَابِهِ .

سورۃ المجادلہ

۱۲۳۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ الْعَمِّيُّ وَاحِدٌ قَالَا نَأْيُزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ بِنْتِ صَخْرٍ الْأَنْصَارِيَّةِ

لہ وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔ یعنی عرشِ اعظم کو اپنی نبی گاہ بتایا وہاں سے احکام نافذ فرماتے۔ (انور العرفان از حکیم مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی سعد اللہ مترجم)

قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَدُ أُوْتِيتُ مِنْ جَمَاعِ التَّسَاءِ مَا لَمْ
يُوتَ غَيْرِي فَلَمَّا دَخَلَ رَمَضَانَ تَطَاهَرْتُ مِنْ إِمْرَأَتِي
حَتَّى يَنْسِدَ رَمَضَانُ فَرَفِقًا مِنْ أَنْ أُصِيبَ مِنْهَا فِي لَيْلِي
فَاتَّبَعْتُ فِي ذَلِكَ إِلَى أَنْ يُدْرِكَنِي النَّهَارُ وَأَنَا لَا أَقْدُرُ
أَنْ أُنْزِعَ فَبَيْنَمَا هِيَ تَخْدُمُنِي ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذْ تَكَشَّفَ لِي
بِي مِنْهَا شَيْءٌ فَوُثِّتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلَى
قَوْمِي فَأَخْبَرْتُهُمْ خَبْرِي فَقُلْتُ انْطَلِقُوا مَعِيَ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرُهُ بِأَمْرِي فَقَالُوا لَا
وَاللَّهِ تَفْعَلُ وَتَتَخَوَّفُ أَنْ يَنْزِلَ فِينَا قُرْآنٌ أَوْ
يَقُولَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَةً
يَبْقَى عَلَيْهَا عَارُهَا وَلَكِنْ إِذْ هَبْتَ أَنْتَ فَأَصْنَعِي مَا
بَدَا لَكَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ خَبْرِي فَقَالَ أَنْتَ بِذَلِكَ قُلْتُ
أَنَا بِذَلِكَ قَالَ أَنْتَ بِذَلِكَ قُلْتُ أَنَا بِذَلِكَ قَالَ أَنْتَ
بِذَلِكَ قُلْتُ أَنَا بِذَلِكَ وَهَآ أَنَا ذَا فَأَمَضِي فِي حُكْمِ
اللَّهِ فَإِنِّي صَابِرٌ بِذَلِكَ قَالَ أَعَتَيْ رَقَبَةً قَالَ فَضَرَبْتُ
صَفْحَةَ عُنُقِي بِيَدِي فَقُلْتُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
مَا أَصْبَحْتُ أَمْلِكُ غَيْرَهَا قَالَ فَصَمْتُ شَهْرَيْنِ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ أَصَابَنِي مَا أَصَابَنِي إِلَّا فِي الصَّلَامِ
قَالَ فَأَطْعِمُ سِتِّينَ مَسْكِينًا قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ لَعَنَدُ يَتَنَا لَيْدَتَنَا هَذِهِ وَحُشًا مَا لَنَا عَشَاءٌ
قَالَ ذُهِبَ إِلَى صَاحِبِ مَدَقَتِ بَنِي زُرَيْقٍ فَقُلْتُ لَهُ
فَلَيْدُ فَعُوْهَا إِلَيْكَ فَأَطْعِمْ عَنْكَ مِنْهَا وَسَقَا سِتِّينَ
مَسْكِينًا ثُمَّ اسْتَعِنَ بِسَاتِرِهِ عَلَيْكَ وَعَلَى عِيَالِكَ
قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى قَوْمِي فَقُلْتُ وَجَدْتُ عِنْدَكُمْ
الصِّمْقَ وَسُوءَ الرَّأْيِ وَوَجَدْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعَةَ وَالْبَرَكَهَ أَمْرٌ لِي
بِصَدَقَتِكُمْ فَادْفَعُوْهَا إِلَيَّ فَدَفَعُوْهَا إِلَيَّ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ مُحَمَّدٌ سُلَيْمَانُ بْنُ يُسَارٍ لَمْ

لوگوں اور وہ اس قدر لمبا ہو جائے کہ دن نکل آئے اور اس سے علاحدہ نہ ہو سکوں
اسی دوران ایک رات وہ میری خدمت کر رہی تھی کہ اس کے جسم کا کچھ میرے سامنے
کھل گیا اور میں اس سے صحبت کر بیٹھا۔ صبح ہوئی تو میں نے اپنی قوم کے پاس گیا
انہیں رات بکھلا فتنہ سنایا اور کہا میرے ساتھ بارگاہِ نبوی میں چیتا کر میں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا واقعہ عرض کروں۔ وہ کہنے لگے خدا کی قسم! ہم تو
نہیں جانتے کہ یہی ڈر ہے کہ ہمیں ہمارے بارے میں قرآن الہی کوئی آیت
نہ نازل ہو جائے۔ اور حضور ہمارے بارگاہ میں وہ بات ارشاد فرمائیں جو ہمارے لیے
باعثِ ندامت رسوائی ہو۔ تم خود جاؤ اور جو سب سمجھو کرو۔ فرماتے ہیں
پھر میں نکلا بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور حضور سے اپنا واقعہ عرض کیا
آپ نے فرمایا تمہارا واقعہ ہے؟ میں نے عرض کیا حضور میرا ہی واقعہ ہے۔
تین مرتبہ یہ بات پوچھی کہ تم سے یہ فعل سرزد ہوا میں نے عرض کیا جی ہاں!
میں ہی اس کا مرتکب ہوں۔ حضور! میں حاضر ہوں میرے متعلق اللہ کا حکم
جاری کر دیجئے۔ میں اس پر صبر کروں گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک غلام آزاد کرو۔ فرماتے ہیں میں نے اپنا ہاتھ اپنی گردن پر مار کر عرض
کیا اس ذات کی قسم جس نے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں تو صرف اسی کا
مالک ہوں آپ نے فرمایا دو ماہ کے روزے رکھو میں نے عرض کیا حضور
مجھے روزوں ہی میں یہ عادت نہ پیش آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ حضرت سلمہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا
اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہم نے آج کی رات
بھوک سے گڑا رکھا ہمارے پاس شام کا کھانا بھی نہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بی زرق کے صدقہ کے عامل کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ وہ ہمیں
غندے بھراس میں سے اپنی طرف ساتھ مسکینوں کو (ساتھ صاع) کھانا
دوباتی ماندہ سے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی مدد کرو۔ حضرت سلمہ فرماتے
ہیں میں اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا میں نے تمہارے پاس تنگی اور بدگانی
پائی لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مجھے کشائش اور برکت
 ملی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تمہارا صدقہ وصول کرنے
کا حکم فرمایا لہذا اپنا صدقہ مجھے دو۔ چنانچہ انہوں نے اپنا صدقہ
حضرت سلمہ کو دیا۔ یہ حدیث حسن ہے امام بخاری فرماتے ہیں۔
میرے نزدیک سلیمان بن بشار کو سلمہ بن ضحیر سے سماع حاصل نہیں۔

سلمہ بن صخر اور سلمان بن صخر دونوں طرح کہا گیا ہے اس باب میں حضرت خولہ بنت ثعلبہ زوجہ اوس بن مہصامت (رضی اللہ عنہما) سے بھی روایت مذکور ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی مجلس میں آیا اور اس نے کہا "السام علیکم" صحابہ کرام نے جواب دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جاننے ہو اس نے کیا کہا؟" صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں لیکن یا رسول اللہ! اس نے سلام کیا ہے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس نے یوں کہا ہے (السام علیکم) یعنی تم پر سوت ہوا اسے واپس میرے پاس لاؤ صحابہ کرام اسے واپس لائے آئیے فرمایا تو نے "السام علیکم" کہا تھا؟ کہنے لگے "جی ہاں" اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی اہل کتاب تمہیں سلام کہے تو "علیک ما قلت" تو نے جو کچھ کہا وہ تجھ پر ہی پڑے، کہو پھر آپ نے پڑھا "وإذا جاءوك حيوت النحر" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی ابن طالب کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے جب آیت "یا ایہا الذین آمنوا فانا جئیم الرسول" اترتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تمہارے خیال میں ایک دینار ٹھیک ہے؟ میں نے عرض کیا لوگ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے حضور نے فرمایا "نصف دینار" میں نے عرض کیا یہ بھی نہیں دے سکیں گے۔ حضرت علی فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر لگتا ہو؟ میں نے عرض کیا جو کئے ایک دانے کے برابر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بہت تنگ دست ہو۔ حضرت علی فرماتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "عاشقتمنا ان تقدوا لہ" فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے میرے سبب امت پر آسانی فرمادی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں جو کہ ایک دانے سے اس کے برابر سونا مراد

يَسْمَعُ عَزْدَى مِنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرِ قَالَ وَيُقَالُ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ وَيُقَالُ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ ثَعْلَبَةَ.

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يُورِثُ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ نَا النَّسْرُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ هُوَ الَّذِي أَتَى عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا حَابِمُ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَدَرَّ عَلَيْهَا الْقَوْمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ مَا قَالَ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ سَلَمَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ وَلَكِنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا أَرَدُوهُ عَنِّي فَدَرَّوهُ فَقَالَ فَتَلَّتِ السَّامُ عَلَيْكُمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِذَا سَلَمَ عَلَيْكُمْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُولُوا عَلَيْكَ مَا قُلْتَ قَالَ وَلَإِذَا جَاءَكَ حَيُّوكَ بِمَا لَمْ يَحْيِكَ بِهِ اللَّهُ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ نَا عَبْدُ اللَّهِ الْأَشَجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُعِذَةِ الثَّقَفِيِّ عَنْ سَلَامَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَرَبِيِّ بْنِ عُلَقَمَةَ الْأَنْمَارِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةٌ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَى دِيئًا أَرَأَيْتَ قُلْتُ لَا يُطِيقُونَ قَالَ فَنُصِفْ دِيئًا بِمَا قُلْتَ لَا يُطِيقُونَ قَالَ فَكَمْ قُلْتُ شَعِيرَةً فَقَالَ إِنَّكَ لَزَهِيْبٌ قَالَ فَتَنَزَّلَتْ أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ الْآيَةَ قَالَ فَبَيَّ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ شَعِيرَةً

۱۔ اور جب آپ کے حضور حاضر ہوتے ہیں تو ان لفظوں سے آداب بجالائے ہیں جو لفظ اللہ نے تمہارے اعزاز میں نہ کرے۔ ۲۔ جب تم رسول اللہ سے کوئی بات آہستہ کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو ۳۔ کیا تم اس سے ڈرے کہ اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقات دو۔

يَعْنِي وَزْنَ شَعِيرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ .
سُورَةُ الْحَشْرِ

۱۲۳۸ . حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُؤَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْبَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَاسِمَةً عَلَى أَمْوَالِهِمْ لَذَلِ اللَّهُ وَلِيُخْرِجَ الْفَاسِقِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۲۳۹ . حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّعَفِيُّ عَنْ عَفَّانَ لِحَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْبَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَاسِمَةً عَلَى أَمْوَالِهِمْ قَالَ الْلَيْبَةُ التَّخْلَةُ وَلِيُخْرِجَ الْفَاسِقِينَ قَالَ اسْتَنْزَلُوهُمْ مِنْ حُصُونِهِمْ قَالَ وَأَمَرُوا بِقَطْعِ النَّخْلِ فَحُكَّ فِي صُدُورِهِمْ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ قَطَعْنَا بَعْضًا وَتَرَكْنَا بَعْضًا فَلَنَسَّ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا لَنَا فِيمَا قَطَعْنَا مِنْ أَجْرٍ وَهَلْ عَلَيْنَا فِيمَا تَرَكْنَا مِنْ وَنَرٍ وَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْبَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَاسِمَةً عَلَى أَمْوَالِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ عَرِيبٌ وَمَا يَبْغُضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مَرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هَارُونَ بْنِ مَعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ

تفسیر سورہ حشر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقام بؤیرہ میں نصیر کے کھجوروں کے درخت جلا دیئے اور کاٹ ڈالے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْبَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَاسِمَةً عَلَى أَمْوَالِهِمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد باری تعالیٰ نے ”مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْبَةٍ“ الخ کے بارے میں روایت ہے کہ لیبہ سے مراد کھجور کے درخت ہیں اور فاسقین کی ذلت سے مراد یہ ہے کہ انہیں اپنے قلعوں سے اترنے کے لیے کہا گیا اور صحابہ کرام کو ان کے درخت کاٹنے کا حکم دیا گیا تو ان کے دلوں میں کچھ کھٹکا پیدا ہوا مسلمانوں نے کہا ہم نے بعض کو کاٹ دیا اور بعض کو چھوڑ دیا ہم اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں گے کہ کیا جو کچھ ہم نے کاٹا اس پر اجر ملے گا اور جو کچھ ہم نے چھوڑا اس پر ہمیں عذاب ہوگا؟ اس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْبَةٍ“ الخ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض لوگوں نے یہ حدیث بواسطہ حفص بن غیاث اور حبیب بن ابی عمرہ، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ مذکور نہیں۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن نے بواسطہ ہارون بن معاویہ، حفص بن غیاث، حبیب بن ابی عمرہ اور سعید بن جبیر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث مرسل روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں امام بخاری نے یہ حدیث محمد سے سنی۔

لے جو درخت تمہارے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیئے یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا اور اس لیے کہ فاسقوں کو رسوا کر دے۔

حضرت ابو سہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک انصاری کے گھر ایک مہمان نے رات بسر کی۔ ان کے گھر صرف اپنے لیے اور اہل و عیال کے لیے کھانا تھا۔ انہوں نے اپنی بیوی سے فرمایا بچوں کو سلا دو، چراغ گل کر دو۔ اور تمام کھانا مہمان کے قریب کر دو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”وَلَوْ تَرَوُنَّ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ دُولَكَانَ بِمُخَصَّصَةٍ“ لَیْسَ بِہِ حَدِیثِ حَسَنٍ صَحیح ہے۔

تفسیر سورہ ممتحنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، حضرت زہرہ اور حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہما کو یہ اشعار فرما کر بھیجا کہ روضہ خاخ میں پہنچو وہاں ایک عورت ہے اور اس کے پاس ایک خط ہے، وہ اس سے لے کر میرے پاس لاؤ۔ ہم روانہ ہوئے گھوڑے ہمیں خوب قیزے جا رہے تھے۔ ہم اس روضہ خاخ میں پہنچے تو واقعی ایک عورت موجود تھی ہم نے کہا خط لکھا تو اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے کہ یا تو خط لوں گی۔۔۔۔۔ یا کپڑے اتارنے ہوں گے حضرت علی مرتضیٰ فرماتے ہیں اس نے اپنی منڈھیوں سے خط نکالا ہم اسے لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے دیکھا تو وہ حاطب بن ابی بلتعہ کا خط تھا جو قریش مکہ میں سے چند افراد کی طرف لکھا گیا تھا۔ اس خط میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چند باتیں مشرکین کو بتائی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اے حاطب! یہ کیسا ہے؟ حاطب نے کہا یا رسول اللہ! (فیصلہ کرنے میں) مجھ پر جلدی نہ کیجئے۔ (بات یہ ہے کہ) میں قریش میں ملاحزار ہوتا تھا اور میری ان سے کوئی رشتہ داری نہ تھی۔ آپ کے پاس جو ہاجرین ہیں ان کے رشتہ دار ہیں جن کے ذریعے وہ اپنے کی خاندان اور اموال کی حفاظت کرتے ہیں چونکہ ان سے میری کوئی رشتہ داری نہیں اس لیے میں نے اپنے رشتہ داروں کی حفاظت کے لیے ان لوگوں سے تعلق

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَادِيْعٌ عَنْ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِمِ ضَعِيفٍ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوَّتُهُ وَقُوَّتُ صَبِيَّانٍ فَقَالَ لَا مَرَأَتٍ تَوْحِي الصَّبِيَّانَ وَأَطْفَى النَّسْرَ اجْ وَتَرَى لِلضَّعِيفِ مَا عِنْدَكَ فَتَزَلَتْ هَذِهِ الْأَيَّةُ وَيُؤْتَرُونَ عَلَى النَّفْسِ وَلَوْ كَانَ بِهِنَّ خَصَاصَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

سورہ الممتحنہ

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ حَنِيفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ فَقَالَ الطَّيْفَةُ احْتَبِ تَأْتُوا أَرْضَ رَوْضَةَ خَاخَ فَإِنَّ بِهَا طَعِيفَةً مَعَهَا كِتَابٌ وَخُذُوا مِنْهَا فَاتَوْنِي بِهِنَّ وَخَرَجْنَا تَتَعَادَى بِنَا خَيْلَنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا أَنَحْنَا بِالطَّعِيفَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ قُلْنَا لَتُخْرِجِي الْكِتَابَ أَوْ لَتُتْلِقِي الشَّيَابَ قَالَتِ فَأَخْرَجَتْهُمَا مِنْ عَقَاصِهَا قَالَ فَاتَيْنَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مِنْ حَاطِبِ ابْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَمَا مِنْ مِنَ الْمَشْرِكِينَ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا يَا حَاطِبُ قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ إِمْرَأَةً مُلْحِقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنَ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مِنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَتْنِي ذَالِكَ مِنْ نَسَبٍ فِيمَ أَرَأَيْتَ أَتَخَذُ فِيمَ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ

۱۔ اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو۔

ذَلِكَ كُفْرًا أَوْ ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رَحْنِي بِالْكَفْرِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَقَالَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبُ عَنْقُ
هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا فَمَا يَدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَظْلَمَ
عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ أَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ
غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ وَفِيهِ أَنْزَلْتُ هَذِهِ السُّورَةَ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ
أَوْلِيَاءَ تَلْقَوْنَ إِلَيْهِمْ بِالْمُودَّةِ السُّورَةُ فَتَالَ
عُمَرُ قَدْ رَأَيْتُ بَنِي أَبِي رَافِعٍ كَانَ كَاتِبًا لِعَلِيِّ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ عَنْ عُمَرَ وَجَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ وَرَوَى غَيْرُهُ وَاحِدٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ
هَذَا الْحَدِيثُ نَحْوُ هَذَا أَوْ ذَكَرُوا هَذَا الْحَدِيثَ
فَقَالُوا لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقَيْنَ الشِّيَابَ
وَهَذَا أَحَدِيثٌ قَدْ رَوَى أَيُّضًا عَنْ أَبِي عَبْدِ
الرَّحْمَنِ الْقَسْبِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ نَحْوُ
هَذَا الْحَدِيثِ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ فِيهِ لَتُخْرِجَنَّ
الْكِتَابَ أَوْ لَتُجَرِّدَنَّكَ

پیدا کرنا چاہا اور میرا یہ عمل دین اسلام سے ارتداد اور کفر پر رضا کی وجہ
سے نہیں (یہ سن کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے
سچ کہا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے
ابھارت دیجئے میں اس منافق کی گردن اڑا دوں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے ہیں اور تمہیں کیا
معلوم اللہ تعالیٰ اہل بدر کے ایمان پر مطلع ہے چنانچہ اس نے
فرمایا ”جو چاہو عمل کرو میں نے تمہیں بخش دیا“ حضرت علی
فرماتے ہیں اسی کے متعلق یہ آیت اتاری گئی یا ایہا الذین
امنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاءکم اولیاءکم الذین
ہیں میں نے ابورافع کو دیکھا ہے وہ حضرت علی مرتضیٰ کے
کاتب تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، اس بارے میں
حضرت عمر اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات
منقول ہیں متعدد افراد نے سفیان بن عیینہ سے اس کے ہم
معنی حدیث روایت کی اس میں یہ الفاظ مذکور ہیں یا تو کتاب
نکالو یا کپڑے اتارو یہ حدیث بواسطہ ابو عبد الرحمن
بن سلمیٰ بھی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے۔ بعض راویوں سے یہ الفاظ منقول
ہیں ”خط نکالو ورنہ ہم تمہیں ہرہنہ کریں
گے۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم صرف اس آیت سے امتحان دیا کرتے تھے
”اذا جملک المومنات“ الخ تھ معمر کہتے ہیں ابن طاووس
نے مجھے اپنے والد سے خبر دی انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے لونڈی کے سوا کسی کے
ہاتھ کو کبھی نہیں چھوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ام سلمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک
عورت نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کون سی

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَاعِبُ الدَّرَجَيْنِ عَنْ
مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُ إِلَّا بِآيَةِ
الَّتِي قَالَ اللَّهُ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ الْآيَةَ
قَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا مَسَّتْ يَدُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ إِلَّا امْرَأَةٌ يَمْلِكُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَأْبُو نُعَيْمٍ نَائِبُ زَيْدِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ شَهْرَ بْنَ

اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم انہیں دوستی سے نہیں پہچانتے ہو۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں اس
پر بیعت کرنے حاضر ہوں کہ وہ اللہ کا کچھ شریک نہیں لگائیں گی۔ آخر تک۔ تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی محفرت چاہو۔

نبی ہے جس میں ہم آپ کی نافرمانی نہ کریں؛ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نوحہ نہ کرو"۔ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! غلام خاندان والوں نے میرے چچا کی وفات پر میری مدد کی مجھے انکا بدلہ ضرور ادا کرنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا لیکن میرے بار بار کے اصرار پر آپ نے بدلہ اتارنے کی اجازت مرحمت فرمادی، اس کے بعد میں نے نہ تو بدلہ اتارنے کے لیے اور نہ ویسے ہی کبھی نوحہ نہیں کیا۔ میرے سوا تمام عورتوں نے نوحہ کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ام عطیہ سے بھی روایت منقول ہے۔ عبد بن حمید کہتے ہیں ام سلمہ الضاریہ سے اسناد بنت یزید بن مسکن مراد ہیں۔

تفسیر سورہ صف

حضرت، عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم چند صحابہ کرام کی ایک جماعت بیٹھی غوثی تھی ہم نے اس بات پر مذاکرہ کیا کہ کون سا عمل محبوب ترین ہے تاکہ ہم اس پر عمل پیرا ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "سبح للہ صافی السموات و صافی الارض" انہی حضرت عبد اللہ بن سلام فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے یہ آیات پڑھیں۔ ابو سلمہ فرماتے ہیں عبد اللہ بن سلام نے ہمیں یہ آیت سنائیں یحییٰ فرماتے ہیں ابو سلمہ نے ہمارے سامنے یہ آیات تلاوت کیں ابن کثیر کہتے ہیں ہمارے سامنے اوزاعی نے یہ آیات پڑھیں عبد اللہ کہتے ہیں ہمارے سامنے ابن کثیر نے یہ آیات پڑھیں اس سند میں اوزاعی سے روایت کرنے میں محمد بن کثیر کی مخالفت کی گئی ہے۔ ابن مبارک نے بواسطہ اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر بلال بن ابی مہیونہ اور عطاء بن یسار، حضرت عبد اللہ بن سلام سے بلاواسطہ یا بواسطہ ابو سلمہ، روایت کی۔ ولید بن مسلم نے اوزاعی سے محمد بن کثیر کے

حُوشِبَ قَالَ حَدَّثَنَا أُمُّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةُ قَالَتْ أَمْرًا مِّنَ النِّسْوَةِ مَا هَذَا الْمَعْرُوفُ الَّذِي لَا يَبْقَى لَنَا أَنْ نَحْصِيكَ فِيهِ قَالَ لَا تَنْحَن قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَبْنِي فَلَا يَنْقُصُ وَفِي عَلَى عَمِّي وَلَا بَدَلِي مِنْ قَضَائِهِمْ فَأَبَى عَلَيَّ فَمَا تَبَنَّتْ مِرَارًا فَأَذِنَ فِي قَضَائِهِمْ فَلَمْ أَنْحَ بَعْدُ عَلَى قَضَائِهِمْ وَلَا غَيْرِهِمْ حَتَّى السَّاعَةِ وَلَمْ يَبْقَ مِنَ النِّسْوَةِ أَمْرٌ إِلَّا وَقَدْ نَاحَتْ غَيْرِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَفِيهِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ عَيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أُمُّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةُ بِتَرْهِي أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ ابْنِ السَّكَنِ

وَمِنْ سُورَةِ الصَّفِّ

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَعَدْنَا نَعْرِضُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَذَكَّرْنَا فَقُلْنَا لَوْ تَعْلَمُوا أَحَى الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ لَعَمَلُنَا هُوَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَرَأَ هَا عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَقَرَأَ هَا عَلَيْنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ يَحْيَى فَقَرَأَ هَا عَلَيْنَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ فَقَرَأَ هَا عَلَيْنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَرَأَ هَا عَلَيْنَا ابْنُ كَثِيرٍ وَقَدْ حُولِفَ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ فِي إِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ فَرَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

اللہ کی تسبیح پورن ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔ اسے ایمان والوں کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے۔

مثل روایت کی۔

بْنِ سَلَامٍ أَوْ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَرَوَى
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ نَحْوًا وَأَيَّةُ مُحْتَدٍ بِنِ كَثِيرٍ

سُورَةُ الْجُمُعَةِ

تفسیر سورہ جمعہ

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

جَعْفَرٍ شَيْءٌ ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الدَّيْلِيُّ عَنْ أَبِي الْخَيْثَمِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا
فَلَمَّا بَلَغَ وَأَخْرَجَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ لَدَى
رَجُلٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا
بِنَافِلِهِمْ يَكَلِّمُهُمْ قَالَ وَسَلَّمَانِ فِينَا قَالَ فَوَضَعَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَدْمَانَ فَقَالَ
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ بِأَلْتَرَا لَتَنَالَهُ
رَجَالٌ وَمَنْ هَؤُلَاءِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ اللَّهِ
بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ ضَعُفَهُ يَحْيَى
بْنُ مُعِينٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِيهِ رَجُلٌ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ
وَأَبُو الْغَيْثِ رَأْسُهُ سَالِمٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ
وَتَوْرُ بْنُ زَيْدٍ مَدَنِيٌّ ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ شَافِعِيٌّ

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهُشِيمٌ نَا
حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا
إِذْ قَدِمَتْ عِيرُ الْمَدِينَةِ فَأَبْتَدَرَهَا أَصْحَابُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ
مِنْهُمْ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَ
تَلَّكَ هَذِهِ الْأَيَّةَ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا
انْفَضُّوا إِلَيْهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهُشِيمٌ نَا حُصَيْنٌ
عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں
حاضر تھے کہ سورہ جمعہ نازل ہوئی آپ نے اسے تلاوت فرمایا
جب ان الفاظ پر پہنچے "واخرین منهم لما يلحقوا بهم" ایک
شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جو ہم سے
نہیں ملے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا حضرت
ابو ہریرہ فرماتے ہیں حضرت سلمان فارسی بھی ہم میں موجود تھے،
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اس
فات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا
پر بھی ہوتا تو ان میں سے کئی لوگ اسے حاصل کر لیں گے۔ یہ
حدیث غریب ہے، عبد اللہ بن جعفر، علی بن مدینی کے
والد ہیں یحییٰ بن معین نے انہیں ضعیف کہا ہے۔ حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی یہ حدیث
مروی ہے۔ ابو الغیث کا نام سالم ہے یہ عبد اللہ بن مطیع
کے غلام تھے۔ ثور بن زید مدنی ہیں اور ثور بن یزید شامی ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جمعہ کے
روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے
تھے کہ اتنے میں مدینہ طیبہ کا ایک (تجارتی) قافلہ آگیا صحابہ
کرام اس کی طرف دوڑ پڑے یہاں تک کہ صرف بارہ آدمی
آپ کے پاس رہ گئے۔ ان (باقیمانہ) میں حضرت ابو بکر
صدیق اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے بھی تھے۔ اس
پر یہ آیت اتری "وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا" اَلَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ
حَسَنٌ صَحِيحٌ

احمد بن منیع نے بواسطہ ہشیم، حصین، سالم بن ابی
جعفر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

لے اور ان میں سے دوسروں کو اپنا کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں (جوان بچوں سے نہ ملے) اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے۔

اس کے ہم معنی حدیث روایت کی - یہ حدیث حسن صحیح ہے -

تفسیر سورہ منافقین

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں اپنے چچا کے ہمراہ تھا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی سلول کو سنا اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر خرچ نہ کرو حتیٰ کہ وہ آپے منتشر ہو جائیں۔ اور اگر ہم مدینہ منورہ واپس گئے تو عزت والا ذلیل انسان کو وہاں سے ضرور نکالے گا۔ حضرت زید فرماتے ہیں میں نے یہ بات اپنے چچا کو سنائی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا تو میں نے سارا واقعہ عرض کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ابی سلول اور اس کے ساتھیوں کو بلا بھیجا انہوں نے قسم کھائی کہ ہم نے یہ بات نہیں کہی (ظاہر پر فیصلہ فرماتے ہوئے) حضور نے مجھے جھوٹا اور عبد اللہ کو سچا کہا حضرت زید فرماتے ہیں مجھے اس سے اتنا دکھ ہوا جتنا اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا چنانچہ میں اپنے گھر بیٹھ گیا میرے چچا نے کہا اس کے سوا تیرا کیا بنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے جھٹلایا اور ناراضگی ظاہر فرمائی اس پر اللہ تعالیٰ نے ”اذا جاء المنافقون“ اتارا فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلوا بھیجا پھر یہ آیات پڑھیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری تصدیق فرمادی - یہ حدیث حسن صحیح ہے -

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنگ لڑی ہمارے ساتھ کچھ بدوی بھی تھے۔ ہم پانی کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے تھے اعرابی ہم سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے ایک اعرابی اپنے ساتھیوں سے پہلے وہاں پہنچ گیا اور اس نے حوض کو بھر دیا ارد گرد پتھر رکھے اور اوپر چڑھ کا بچھونا بچھا کر اپنے ساتھیوں کی انتظار کرنے لگا ایک

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَوْفٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سورۃ المنافقین

۱۲۳۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَتَّى فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَرْزَةَ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ لَا تَنْفِقُوا عَلَيَّ مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا وَلَكِنْ رَجِعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا الْأَعْرَابُ مِنْهَا الْأَذَى فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَتَّى فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَتَّى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ عَلِيٌّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعَدَّتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي وَأَصْحَابِهِ فَخَلَفُوا مَا قَالُوا فَكَذَّبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَقْتُمْ فَأَصَابَنِي شَيْءٌ لَمْ يُصِيبَنِي شَيْءٌ قَطُّ مِثْلَهُ لَمْ يُصِيبَنِي فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ عَتَّى مَا أَرَدْتُ إِلَّا أَنْ كَذَّبَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُتِنْتَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ فَبِعْثْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ هَاشِمٌ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَقَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۳۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ السَّيِّدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَدَوِيِّ نَا زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعَنَا أُنَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَكُنَّا نَبْتَدِرُ إِمْنَاءً وَكَانَ الْأَعْرَابُ يَسْبِقُونَا إِلَيْهِمْ فَسَبَقَ أَعْرَابِيٌّ أَصْحَابَهُ فَيَسْبِقُ الْأَعْرَابِيُّ فَيَمْلَأُ الْحَوْضَ وَيَجْعَلُ حَوْلَهُ حِجَارَةً وَيَجْعَلُ النَّظْمَ عَلَيْهِ حَتَّى يَجِيءَ أَصْحَابُهُ

قَالَ فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْرَابِيًّا فَأَوْحَى زَمَامَهُ
 نَاقَتِهِ لِيَتَشَرَّبَ فَأَبَى أَنْ يَدَعَ عَدَاكَ فَانْتَزَعَهَا مِنْ مَبَاضِ الْمَاءِ
 فَزَفَعَهَا إِلَى خَشِيئَةٍ فَضَرَبَ بِهَا رَأْسَ الْأَنْصَارِيِّ
 فَشَجَّهَ فَأَتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَأْسٍ الْمَنَافِقِينَ
 فَأَخْبَرَهُمْ كَانِ مِنْ أَصْحَابِهِ فَغَضِبَ عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ لَا تَتَفَقَّحُوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ
 اللَّهِ حَتَّى يَنْقَضُوا مِنْ حَوْلِهِ يَحْيَى الْأَعْرَابُ وَ
 كَانُوا يَحْضُرُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عِنْدَ الظَّعَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا أَنْفَضْتُمْ أَمْرًا
 عِنْدَ مُحَبِّبٍ فَأَتَوْا مُحَبَّدًا بِالظَّعَامِ فَذِيَا كُلُّهُ هُوَ
 مَنْ عِنْدُكَ ثَعْلَبَةُ قَالَ لَا أَصْحَابِي لَنْ تَجْعَلُنَا إِلَى
 الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا الْأَعْرَابُ مِنْكُمْ الْأَذَلَّ قَالَ لَيْدٌ
 وَأَنَارٌ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَمِّي فَأَنْطَلَقَ
 فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ
 إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَفَ وَ
 جَحَدَ قَالَ فَصَدَّقَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكَذَّبَنِي قَالَ فَجَاءَ عَمِّي إِلَيَّ فَقَالَ مَا أَرَحْتَ
 إِلَيَّ أَنْ مَقَّتَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكَذَّبَكَ وَالْمُسْلِمُونَ قَالَ فَوَقَعَ عَلَيَّ مِنَ الْهَمِّ مَا
 لَمْ يَقَعْ عَلَى أَحَدٍ قَالَتْ فَبَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ مَعَ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَدْ خَفَقْتُ
 بِرَأْسِي مِنَ الْهَمِّ إِذْ أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَاكَ أَذُنِي وَضَجَّكَ فِي وَجْهِهِ فَمَا كَانَ
 يُسِّرُنِي أَنْ لِي بِهِ الْخُلْدُ فِي الدُّنْيَا فَمَرَّ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ
 لِحَقِّي فَقَالَ مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَمِعْتُ مَا قَالَ لِي شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُ عَرَاكَ أَذُنِي
 وَضَجَّكَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ أَبَشِّرْ نَعْمَ لِحَقِّي عَمْرٌ فَقُلْتُ
 لَهُ مِثْلَ قَوْلِي لِابْنِ بَكْرٍ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ

انصاری، اعرابی کے پاس پہنچے انہوں نے اونٹنی کو پانی پلانے کے لیے
 اس کی نگام ڈھیلی کی لیکن بدوی نے انیا قبضہ، جھوڑنے سے انکار
 کر دیا انصاری نے پانی سے رکاوٹ کی اشیاء کو ہٹا دیا اعرابی نے
 لکڑی اٹھائی اور انصاری کے سر پر دے مار کی جس سے وہ زخمی ہو
 گئے پھر وہ عبداللہ بن ابی کے پاس آیا اور اسے سارا واقعہ کہ سنایا
 وہ اس کے دوستوں میں سے تھا عبداللہ بن ابی کو غصہ آیا اور اس نے
 کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں پر منت خراج کر دیتا ہوں
 کہ وہ اعراب، آپ سے الگ نہ ہو جائیں کھانے کے وقت بدوی بالکل
 نبوی میں حاضر رہتے تھے۔ عبداللہ بن ابی نے کہا جب یہ لوگ محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلے جائیں اس وقت کھانا لاؤ
 تاکہ آپ اور آپ کے ہم مجلس کھانا کھائیں۔ پھر اپنے ساتھیوں سے
 کہنے لگا اگر ہم مدینہ لوٹے تو معزز، ذلیل لوگوں کو نکال باہر کریں گے۔
 حضرت زید فرماتے ہیں میں سواری پر حضور کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا میں نے
 عبداللہ کی بات سن لی اور پھر اپنے چچا کو بتادی میرے چچا حضور کی
 خدمت میں حاضر ہوئے اور ساری بات حضور سے عرض کر دی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی کو بلا بھیجا اس نے قسم
 کھائی اور انکار کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق
 اور میری تکذیب فرمائی۔ حضرت زید فرماتے ہیں میرے چچا میرے پاس
 تشریف لائے اور فرمایا تمہارا کیا ارادہ تھا حضور تو تم سے ناراض ہو
 گئے اور آپ نے مجھے جھوٹا قرار دیا اور مسلمانوں نے بھی میری تکذیب
 ہی کی۔ حضرت زید فرماتے ہیں مجھے اس سے اتنا صدمہ ہوا جتنا کسی
 کو نہ ہوا ہوگا۔ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں جا رہا
 تھا کہ میں نے غم کی وجہ سے اپنا سر جھکا دیا اسی اثنا میں رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میرے کانوں کو ملا اور میری طرف دیکھ
 کر بسم فرمایا فرماتے ہیں مجھے اس کے بدلے دنیوی زندگی بھی پسند نہ تھی
 پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے
 پوچھا حضور نے تمہیں کیا فرمایا۔ میں نے عرض کیا صرف میرے کان کو
 ملا اور بسم فرمایا کیا تم کو کچھ نہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
 پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی ان سے بھی میں نے وہی بات

کئی جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے عرض کی تھی صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ منافقین پڑھی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے غزوہ تبوک میں عبد اللہ بن ابی نے کہا اگر ہم مدینہ طیبہ لوٹے تو عورت والے ذلیل لوگوں کو باہر نکال دیں گے۔ حضرت زید فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا لیکن اس نے حضور کے پاس جاکر قسم کھالی کہ میں نے یہ بات نہیں کہی۔ حضرت زید فرماتے ہیں مجھے میری قوم نے ملامت کیا اور کہا تیرا کیا مقصد تھا؟ میں گھر آیا اور نہایت غمناک اور افسردہ حالت میں سو گیا پھر حضور میرے پاس تشریف لائے یا میں آپ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیری تصدیق فرمائی اور یہ آیت نازل ہوئی ”ہم الذین یقولون“ الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

.....

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ایک غزوہ میں تھے سفیان راوی کہتے ہیں لوگوں کا خیال ہے غزوہ بنی مصطلق تھا۔ ایک مہاجر نے انصاری کو طمانچہ مارا، مہاجر نے دیگر مہاجرین کو (مدد کے لیے) پکارا اور انصاری نے انصار کو بلایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا ”جاہلیت کی پکار کیوں؟“ صحابہ کرام نے عرض کیا ایک مہاجر نے ایک انصاری کو مارا ہے۔ فرمایا یہ عادت چھوڑو یہ نہایت بری بات ہے۔ عبد اللہ بن ابی سلول نے سنا تو کہنے لگا کیا انہوں نے یہ کہا ہے؟ اللہ کی قسم! اگر ہم مدینہ لوٹے تو ضرور بعض دروغت والے ذلیل لوگوں کو نکال باہر کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ! مجھے اس منافق کی گردن اڑانے کی اجازت فرمائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو بھی قتل کرتے ہیں۔ دوسرے راوی کہتے ہیں ابن ابی کے بیٹے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُورَةَ الْمُنَافِقِينَ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ أُنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ أَنَّ عَمَدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ لَمَّا رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا الْأَعْرَابُ مِنْهَا الْأَذَلَّ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَحَلَفَ مَا قَالَهُ فَلَا مَنِيَّ قَوْمِي فَقَالُوا مَا أَرَدْتَ إِلَى هَذَا فَأَتَيْتُ الْبَيْتَ وَنُصْتُ كَثِيبًا حَزِينًا فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَتَيْتُهُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ قَالَ فَأَمَلْتُ هَذِهِ الْأَبِيَّةُ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تَنْفِقُوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا فِي غَزَاةٍ قَالَ سُفْيَانُ يَرُونَ أَنَّهَا غَزْوَةُ بَنِي مُصْطَلِقٍ ذَكَرَ سَعْدُ بْنُ رَجُلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ فَسَمِعَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالُوا رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَسَعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوْهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَكُولٍ فَقَالَ أَرُودُ قَدْ فَعَلُوا هَذَا لَمَّا رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا الْأَعْرَابُ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أُضْرِبُ عَنْقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ وَقَالَ غَيْرُ

لہ وہی ہیں جو کہتے ہیں ان پر نہ خرچ کرو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں یہاں تک کہ پریشان ہو جائیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم تم مدینہ طیبہ نہیں جا سکتے جب تک اقرار نہ کرو کہ تم ذلیل ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معزز ہیں۔ چنانچہ اس نے یہ اقرار کیا، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں جس کے پاس اتنا مال ہو کہ بیت اللہ شریف کے حج کو پہنچ سکا تو یا اس پر زکوٰۃ فرض ہو اس کے باوجود وہ حج نہ کرے یا زکوٰۃ نہ دے وہ مرتے وقت دنیا میں والہی کا سوال کرے گا۔ ایک شخص نے کہا اے ابن عباس! اللہ تعالیٰ سے ڈریں والہی کا سوال تو صرف کفار کریں گے آپ نے فرمایا میں اس کے متعلق تم پر قرآن (کی آیت) پڑھنا ہوں "یا ایہا الذین امنوا لاتملکوا اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ الخ" اس نے کہا اچھا بتائیے زکوٰۃ کتنے مال پر واجب ہوتی ہے آپ نے فرمایا جب مال دو سو درہم تک پہنچ جائے۔ کتنے لگا حج واجب ہوتا ہے آپ نے فرمایا زاد راہ اور سواری (ہو تو حج واجب ہوتا ہے)۔

.....

عبد بن حمید نے بواسطہ عبدالرزاق، ثوری، یحییٰ بن ابی حنیہ ضحاک اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ابن عیینہ اور دوسرے لوگوں نے اسی طرح یہ حدیث بواسطہ ابوجناب اور ضحاک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کیے عبدالرزاق کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ ابوجناب قصاص کا نام یحییٰ بن ابی حنیہ ہے اور وہ حدیث میں قوی نہیں۔

تفسیر سورۃ التغابن

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے کسی آدمی نے آیت کریمہ "یا ایہا الذین امنوا من احدا حکم الخ"

اے ایمان والو! تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کو بیچو تمہیں اللہ کے دکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔ اور ہمارے دینے میں سے کچھ خدا کی راہ میں خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے میرے رب تو نے مجھے غفلت کی دہلیز میں مبتلا کیا اور میں نے تمہاری راہ میں خرچ کر دیا اور اب میں اس کا وعدہ آجائے۔

عمر و فقال له ائبنا عبد الله بن عبيد الله و الله لا تتقدي حتى تقرا آتاك الذليل و رسول الله صلى الله عليه وسلم العز يز فعل هذا حديث حسن صحيح ۱۲۳۲۔
حدثنا عبد بن حميد نا جعفر بن عوف نا ابو جناب الكلبي عن الضحاك بن مزاحم عن ابن عباس قال من كان له مال يبيعه حتى بيت ربه او يجب عليه فيه زكاة فلم يفعل يسأل الرجعة عند الموت فقال رجل يا ابن عباس اتق الله فانما يسأل الرجعة انكفار فقال سائلوا عنك قد اناننا ايها الذين امنوا لا تلهكم اموالكم ولا اولادكم عن ذكر الله و من يفعل ذلك فاولئك هم الخاسرون و انفقوا مئارا فثنا من قبل ان ياتي احدكم الموت فيقول رب لولا اخرتني الى اجل قريب فاصدق الى قوله و الله خير مما تعملون قال فما يوجب الزكاة قال اذا بلغ المال ما تتيين فصاعدا قال فما يوجب الحنك قال الزاد والبيعير ۱۲۳۳۔
حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن الثوري عن يحيى بن ابي حنيفة عن الضحاك عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم نبخوه هكذا روى ابن عيينة وغيره و احيد هذا الحديث عن ابي جناب عن الضحاك عن ابن عباس قوله و لكم برزوة و هذا اصح من رواية عبد الرزاق و ابوجناب القصاص اسمع يحيى بن ابي حنيفة و ليس هو بالقوي في الحديث.

و من سورة التغابن

۱۲۳۴۔ حدثنا محمد بن يحيى نا محمد بن يوسف نا اسماعيل نا سماك بن حرب عن

کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا یہ مکہ مکرمہ کے وہ لوگ ہیں جو اسلام لائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ کیا لیکن ان کی بیویوں اور بچوں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے سے روکا جب وہ حاضر دربار نبوی ہوئے، تو دیکھا کہ لوگوں نے دین میں سمجھ حاصل کر لی ہے تو اپنی بیویوں اور بچوں کو سزا دینے کا ارادہ کیا اس پر یہ (مندرجہ بالا) آیت نازل ہوئی یہ حدیث حسنہ صحیحہ ہے۔

عَلِمَ مَتَّعَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ سَأَلَ رَجُلٌ عَنْ هَذِهِ
الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنِّ مِنْ أَرْوَاجِكُمْ وَ
أَوْلَادِكُمْ عَدُوٌّ لَكُمْ فَاحْذَرُوا وَهُمْ قَالَ هُوَ لَا
رِجَالٌ اسْلُمُوا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَ أَرَادُوا أَن يَأْتُوا
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَرْوَاجُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ
أَن يَدْعُوهُمْ أَن يَأْتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمَّا اتَّوَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَوْ النَّاسَ قَدْ فَهَّمُوا فِي الدِّينِ هَتَمُوا أَن يَبْأَقِبُوهُمْ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنِّ مِنْ أَرْوَاجِكُمْ
وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوٌّ لَكُمْ فَاحْذَرُوا وَهُمْ الْآيَةُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَمِنْ سُورَةِ التَّحْرِيمِ

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي ثَوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمْ أَزَلْ
حَدِيثًا أَنْ أَسْأَلَ عَمَّا عَنِ الْمَرْأَةِ اتَّبَعَ مِنْ أَرْوَاجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ إِنَّ
تَتَوَبَّأَ إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا حَتَّى تَجْمَعُ عَمْرُؤُ
حَاجِبَتُ مَعَهُ فَصَبَبَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَمَّنًا
فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَرْوَاجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللَّهُ إِنَّ تَتَوَبَّأَ
إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا فَتَلِ إِلَيَّ وَاجِبًا لَكَ
يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَرِهَ وَاللَّهُ مَا سَأَلَهُ
عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمَهُ فَقَالَ لِي هِيَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ
قَالَ ثُمَّ أُنْشَاءُ يُحَدِّثُنِي الْحَدِيثَ فَقَالَ لَنَا مَعَشَرُ قُرَيْشٍ
نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا
تُعَلِّمُهُمْ نِسَاءَهُمْ فَطَفِقَ نِسَاءُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَاءِهِمْ
فَتَخَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى الْمَرَاتِي فَإِذَا لِي ثَرَا جَعْنِي

تفسیر سورۃ تحریم
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے
میں ایک مدت سے میری خواہش تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ
عنه سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو ازواج مطہرات
کے بارے میں پوچھوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ”ان تنوبا الى الله فقد صغت قلوبكما“ حتی کہ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے حج کیا میں نے بھی ان کے ساتھ حج کر لیا
تھامیں نے برتن سے آپ پر پانی ڈالا اور آپ نے وضو فرمایا
اس دوران میں نے عرض کیا ”اے امیر المؤمنین! نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کی وہ کون سی دو بیویاں ہیں جن کے بارے میں اللہ
تعالیٰ نے فرمایا ”ان تنوبا الى الله“ اے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
اے ابن عباس! تم پر تعجب ہے۔ زہری فرماتے ہیں حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے اس سوال کو ناپسند فرمایا لیکن چھپایا نہیں
بلکہ فرمایا وہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما ہیں۔
حضرت ابن عباس فرماتے ہیں پھر انہوں نے حدیث بیان کرنا
شروع کی فرمایا ہم جماعت قریش عورتوں پر غالب رہتے تھے
جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو ایسی قوم کو پایا جن پر ان کی عورتیں غالب

۱۔ اگر تم اللہ کی طرف رجوع کرو (توبہ لازم ہے کیونکہ) ضرور تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں۔

فَاذْكُرْتُ أَنْ تُزَاجِعَنِي فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ مِنْ ذَلِكَ
 فَوَاللَّهِ إِنْ أَرَادَ أَنْ يُنْكِرَ لَأَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ
 لِيُزَاجِعَنِي وَلَتَهْجُرَنِي إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى
 اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلْتُ
 ذَلِكَ مِنْهُنَّ وَخَسِرْتُ قَالَ وَكَانَ مَنَزِلِي بِالْعَوَالِي
 فِي بَنِي أُمَيَّةَ وَكَانَ لِي جَارٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَكْبًا
 نَتَنَاقَبُ أَنْزُولَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَيَأْتِينِي بِخَبَرٍ أَلَوْحِي
 وَغَيْرِهِ وَأُنْزِلُ يَوْمًا فَاتِيَنِي بِمِثْلِ ذَلِكَ فَتَالَ
 فَكُنَّا نَحْدِثُ أَنْ غَسَّانَ تَنْعِلُ الْخَبْلَ لَتَغْزُونَكَ
 قَالَ فَجَاءَنِي يَوْمًا عَشَاءً فَضَرَبَ عَلَى الْبَابِ
 فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدَّثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ
 أَجَاءَتْ غَسَّانُ قَالَ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ طَلَّقَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قَالَ فَقُلْتُ
 فِي نَفْسِي قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرْتُ قَدْ كُنْتُ
 أَطْلُ هَذَا كَأَمْنًا قَالَ فَلَمَّا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ
 عَلَى ثِيَابِي ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا
 هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ أَطَلَّقَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي هَذِهِ
 الْمَشْرَبَةِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَاتَيْتُ غَلَامًا أَسْوَدَ
 فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعِمٍّ قَالَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى
 قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَسَأَلَ
 فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا أَحْوَالُ الْمَنَابِقِ يَبْكُونَ
 فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَاتَيْتُ الْغَلَامَ
 فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعِمٍّ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى قَالَ
 قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ
 أَيْضًا فَجَلَسْتُ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَاتَيْتُ الْغَلَامَ
 فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعِمٍّ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى فَقَالَ
 قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ فَوَلَّيْتُ مُنْطَلِقًا

تھیں۔ ہماری عورتوں نے بھی ان سے سبق سیکھنا شروع کیا ایک
 میں بیوی اپنی پرغصے ہوا تو مجھے جواب دینے لگیں۔ اس کا جواب لوٹا
 مجھے اچھا نہ معلوم ہوا تو اس نے کہا آپ کو کون سی چیز بری معلوم
 ہوئی اللہ کی قسم! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 سے بحث مباحثہ کرتی ہیں اور ان میں بعض تو صبح سے رات تک
 حضور کو چھوڑے رکھتی ہیں۔ حضرت عمر فرماتے ہیں میں نے دل
 میں سوچا جس نے یہ حرکت کی۔ وہ نامراد ہوئی اور اس نے
 نقصان اٹھایا۔ میرا گھر بنو امیہ کے محلہ میں بندی پر تھا۔ میرا
 پڑوسی ایک انصاری تھا باری باری بارگاہ نبوی میں حاضر ہوتے
 ایک دن وہ جاتے اور وحی کی خبر لائے اور مجھے بتاتے اور
 ایک دن میں جا کر وحی وغیرہ کی خبر لا کر انہیں بتاتا آپ فرماتے
 میں ہم نے یہ خبر سنی تھی کہ قبیلہ غسان ہم سے لڑائی لڑنے
 کے لیے اپنے گھوڑوں کی نعل بندی کر رہے ہیں۔ ایک دن
 عشاء کے وقت وہ انصاری میرے پاس آئے دروازہ کھٹکھٹایا
 میں ان کی طرف باہر نکلا تو انہوں نے کہا ایک بہت بڑا سانحہ
 ہو گیا۔ میں نے کہا کیا غسان نے حملہ کر دیا؟ انہوں نے کہا
 اس سے بھی بڑا واقعہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
 ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے دل میں کہا
 حفصہ نامراد ہوئی اور اس نے خسارہ پایا۔ مجھے تو پہلے ہی خیال
 تھا کہ یہ ہونے والا ہے۔ صبح کی نماز پڑھ کر میں نے کپڑے پہنے
 (بدلے) اور چل پڑا حضرت حفصہ کے پاس آیا وہ روہی تھیں۔
 میں نے پوچھا کیا حضور نے تم سب کو طلاق دے دی ہے؟
 کہنے لگیں مجھے معلوم نہیں آپ بالا خانہ میں گوشہ نشین ہو گئے
 میں فرماتے ہیں میں چل کر ایک سیاہ فام غلام کے پاس آیا اور
 اس سے کہا عمر کے لیے اندر جانے کی اجازت لو وہ اندر گیا
 پھر میرے پاس آیا اور کہا میں نے حضور سے آپ کے متعلق
 عرض کیا لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر فرماتے
 ہیں میں مسجد میں چلا گیا منبر کے پاس چند افراد رو رہے تھے
 میں بھی وہاں بیٹھ گیا بے قراری کا پھر غلبہ ہوا تو میں غلام کے

فَإِذَا الْغَلَامُ يَدْعُوْنِي فَقَالَ ادْخُلْ فَقَدْ أُذِنَ لَكَ
قَالَ فَدَخَلْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُتَكِيًّا عَلَى رَمْلٍ حَصِيرٍ فَرَأَيْتُ أَثَرَكَ فِي جَنْبَيْهِ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطَلَقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا قُلْتُ
اللَّهُ أَكْبَرُ لَوْ رَأَيْتَنِيَا رَسُولَ اللَّهِ وَكُنَّا مَعَهُ دُرَيْتِي
نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا
تَغْلِبُهُمْ نِسَاءٌ وَهُمْ فَطَفِقَ نِسَاءٌ وَنَا تَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَاءِهِمْ
فَتَغَضَّبْتُ يَوْمَ مَا عَلَى أَمْرٍ أَتَى فَإِذَا هِيَ تُدْرِجُنِي فَأَنْكَرْتُ
ذَلِكَ فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ فَوَاللَّهِ أَتَاكِ وَأَجْرُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعَنَّهُ وَتَهْجُرُهُ
إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ قُلْتُ لِحَفْصَةَ
أَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ نَعَمْ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَانَا الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ
قَالَ فَقُلْتُ قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ ذَلِكَ مِنْكُمْ
وَحَسِبْتُ أَنَا مِنْ أَحَدِ الْكُفَرِ أَنْ يَغْضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا
يَغْضِبُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا
هِيَ قَدْ هَلَكَتْ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ لَأَتُرَاجِعِي رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نِسَاءَ لِي شَيْئًا وَسَلِّمِي مَا
بَدَأَ لَكَ وَلَا يَخْرُتُكَ إِنْ كَانَتْ صَاحِبَتُكَ أَوْ سَمَّ
مِنْكَ وَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فَتَبَسَّمَ أَخَذَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْتَائِسُ
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَنَمَارَ آيَتْ فِي الْبَيْتِ
إِلَّا أَهْبَةً ثَلَاثَةً فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ
أَنْ يُوسِّعَ عَلَيَّ أَمْتِكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلَيَّ قَارِسَ وَالْوَرْدَ
وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَكَ فَاسْتَوَى جَالِسًا فَقَالَ أَ فِي
شَيْءٍ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولَئِكَ قَوْمٌ عَجَلَتْ
لَهُمْ طَبِيبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا قَالَ وَكَانَ أَقْسَمَ
أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى نِسَائِهِ شَهْرًا فَعَاتَبَهُ اللَّهُ فِي ذَلِكَ

پاس آیا اور کہا حضرت عمرؓ کے لیے اندر آنے کی اجازت مانگو وہ اندر گیا پھر
باہر آیا تو کہنے لگائیں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہارا ذکر کیا لیکن
آپ نے کوئی جواب نہ دیا فرماتے ہیں میں پھر مسجد میں جا کر بیٹھ گیا لیکن
میری بیقراری نے پھر غلبہ کیا میں غلام کے پاس آیا اور کہا اندر جاؤ اور
حضور سے عمرؓ کے لیے اندر جانے کی اجازت مانگو۔ وہ اندر گیا اور پھر باہر
آیا تو کہنے لگائیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا تذکرہ
کیا لیکن آپ خاموش رہے۔ فرمانے ہیں میں واپس چل پڑا تو غلام
مجھے بلانے لگا اس نے کہا آپ اندر آجائیں حضورؐ آپ کو اجازت
دے دی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اندر داخل
ہوا تو دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے پھٹوں سے بنی
ہوئی ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں میں نے آپ کے پہلوؤں
پر اس کے نشانات بھی دیکھے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا آپ نے
اپنی ازواج کو طلاق دے دی؟ آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا
اللہ اکبر یا رسول اللہ! دیکھئے تو سہی ہم قریش اپنی عورتوں پر غلاب
تھے جب ہم مدینہ منورہ آئے تو یہاں ایسے لوگوں سے سابقہ
پڑا جن کی عورتیں ان پر غلاب ہیں۔ ہماری عورتوں نے بھی ان
سے سبق لینا شروع کر دیا۔ ایک دن میں اپنی بیوی پر غصب ہوا تو
وہ مجھے جواب دینے لگیں۔ میں نے یہ بات ناپسند کی تو اس نے
کہا خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات بھی آپ
سے بحث مباحثہ کرتی ہیں اور بعض تو پورا پورا دن آپ سے جھگڑا کرتی
ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حفصہ سے
پوچھا کیا تم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دبدو گفتگو کرتی
ہو۔ انہوں نے کہا ہاں بلکہ ہم میں سے بعض تو صبح سے شام تک
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑے رکھتی ہیں۔ فرمانے ہیں میں نے
کہا تم میں سے جس نے یہ کام کیا وہ محروم و نامراد ہوئی کیا وہ اس
بات سے بے خوف کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کے
باعث اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو اور پھر وہ ہلاک ہو جائے
یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے حضرت فاروق
اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حفصہ سے کہا ہے

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ تو بحث مباحثہ کرنا اور نہ کچھ طلب کرنا جو ضرور ہو مجھ سے مانگو اور تمہیں اس بات سے دھوکہ نہ ہو کہ تمہاری سوکن (حضرت عائشہ) تم سے زیادہ خوبصورت اور حضور کو زیادہ محبوب ہیں۔ پس کہ حضور پھر مسکرا کر اُٹھے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (کچھ دیر اور بیٹھ کر) آپ سے فیض یاب ہوتا رہوں۔ آپ نے فرمایا "ہاں" حضرت عمر فرماتے ہیں میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کہے میں صرف تین چمڑے پڑے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دعا کیجئے اللہ تعالیٰ آپ کی امت کو فراخی عطا فرمائے اس نے روم اور فارس کو کشادگی عطا کر رکھی ہے حالانکہ وہ اسکی عبادت بھی نہیں کرنے میں سیکر حضور اٹھ بیٹھے اور فرمایا اے عمر بن خطاب! کیا تم شک میں ہو ان لوگوں کو دنیا ہی میں نعمتیں مل گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے حضور نے قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ تک اپنی ازواج کے پاس نہیں جائیں گے اللہ تعالیٰ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور آپ کے لیے کفارہ قسم بنایا۔ زہری کہتے ہیں مجھے عہدہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی کہ آپ فراق میں جب انیس دن پورے ہوئے تو میرے پیٹے حضور میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے عائشہ! میں تجھے ایک بات بتانا چاہتا ہوں

اپنے ماں باپ مشورہ کیے بغیر کسی فیصلہ کی بھڑی کرنا پھر اپنے آپ پر بھی یا ایہا النبی! تو ازواج (اے نبی اپنی ازواج سے فرمادیں) حضرت عائشہ فراق میں خدا کی قسم حضور جاتے تھے کہ میرے والدین مجھے آپ جہان کا حکم نہیں دیں گے۔ میں نے عرض کیا حضور! اپنے والدین سے کس بات کا مشورہ کروں میں تو اس کے رسول اور آخرت کر چاہتی ہوں۔ عمر کہتے ہیں مجھے ایوبؑ بتایا کہ حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اپنی دوسری ازواج کو نہ بتائیے کہ میں نے آپ کو اختیار کیا حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے مبلغ بنا کر بھیجا تنگی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا۔ یہ حدیث حسن صحیح

تفسیر سورہ بنی النظم

عبدالواحد بن سلیم کہتے ہیں میں مکہ مکرمہ آیا اور عطاء بن ابی رباح سے ملاقات کی میں نے کہا "اے ابو محمد! ہمارے ہاں لوگ تقدیر میں گفتگو کرتے ہیں" عطار کہنے لگے میں نے حضرت عبادہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو انہوں نے فرمایا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ فراق میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور فرمایا "لکھو" تو اب تک جو کچھ ہونے والا تھا قلم اس کے جاری ہوا (یعنی لکھا) اس حدیث میں واقعہ ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔

تفسیر سورہ حاقہ

حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ آپ وادی مکہ میں لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آنحضرت

فَجَعَلَ لَهُ كَقَارَاةِ الْيَمِينِ قَالَ الرَّهْزِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا مَضَتْ لَيْسَمٌ وَعِشْرُونَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ ابْنِي قَالَ يَا عَائِشَةُ عَنِّي ذَاكَ لَكَ شَيْئًا فَلَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكَ قَالَتْ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَا رُوحَ لَكُمْ فِيهِمْ قَالَتْ قَالَتْ فَقُلْتُ أَيْ هَذَا اسْتَأْمِرِي أَبَوَيْ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَالْدارَ الْآخِرَةَ قَالَ مَعَهُ فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تُخَيِّرْ أَرْوَاجَكَ إِذَا خَرْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَعَثَنِي اللَّهُ مَبْلَغًا وَلَمْ يَبْعَثْنِي مُتَعَنِّتًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

وَمِنْ سُورَةِ ن وَالْقَلَمِ

۱۲۴۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَاعَبِدُ الْوَاحِدِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ فَقَدْتُ لَمَّا يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَن نَأْسَاعُنَدَنَا يَفْعُلُونُ فِي الْقَدْرِ فَقَالَ عَطَاءٌ لَقِيتُ الْوَلِيدَ بْنَ عَبَّادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقَالَ ثَنِي ابْنِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَدَمَ فَقَالَ لَمَّا أُكْتُبَ فَجَرِي بِمَا هُوَ كَاتِبٌ إِلَى الْأَبَدِ وَفِي الْحَدِيثِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَفِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

وَمِنْ سُورَةِ الْحَاقَةِ

۱۲۴۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَاعَبِدُ الرَّحْمَنِ بْنَ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ سَمَائِكَ بْنِ حَرْبٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرَةَ عَنْ الْأَحْتَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ
الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَعَمَ أَنَّكَ كَانَ جَالِسًا فِي
الْبَيْطِ حِينَ فِي عَصَابَةٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيهِمْ إِذْ مَرَّتْ عَلَيْهِمْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوا
إِلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ
تَذَرُونَ مَا اسْمُهُ هَذِهِ قَالُوا نَعَمْ هَذَا السَّحَابُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَنْ قَالُوا وَالْمَنْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَنَانُ قَالُوا
وَالْعَنَانُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَلْ تَذَرُونَ كَمَا بَعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ
الْأَرْضِ قَالُوا لَا وَاللَّهِ مَا نَدْرِي قَالَ فَإِنَّ بَعْدَ مَا
بَيْنَهُمَا إِمَامًا وَاحِدَةً وَأَمَّا أَشْيَانِ وَثَلَاثٌ وَسَيَعُونَ
سَنَةً وَالسَّمَاءُ الْبَنَى فَوْقَهَا كَذَلِكَ حَتَّى عَدَدَهُنَّ
سَبْعَ سَمَوَاتٍ كَذَلِكَ ثُمَّ قَالَ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ
بَحْرٌ بَيْنَ أَعْلَاهُ وَاسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى
السَّمَاءِ وَفَوْقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةٌ أَوْ عَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِنَّ
وَرُكْبَهُنَّ مِثْلَ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ
ظُهُورِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا
بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى السَّمَاءِ وَاللَّهُ فَوْقَ ذَلِكَ قَالَ عَبْدُ
بْنُ حَمِيدٍ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يَقُولُ الْأَيْمَنُ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ يَحْيَى حَتَّى يَسْمَعَ مِنْهُ هَذَا
الْحَدِيثُ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى الْوَلِيدُ
بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ سَمَاءٍ نَحْوَهُ وَرَفَعَهُ وَرَوَى شَرِيكٌ
عَنْ سَمَاءٍ بَعْضَ هَذَا الْحَدِيثِ وَوَقَفَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ الرَّائِي حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ مَوْسَى نَاعِبُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ
الرَّائِي أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا يَخَارِي عَلَى
بَخْلَةٍ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ يَقُولُ كَسَايَهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے۔ اچانک ایک بدلی اوپر سے
گوری۔ ان لوگوں نے اسے دیکھنا شروع کر دیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: جانتے ہو اس کا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں
یہ سحاب ہے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ”من“ بھی عرض
کیا ہاں ”من“ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ”عنان“ بھی!
کہنے لگے ہاں ”عنان“ بھی کہتے ہیں اس کے بعد حضور نے پوچھا جانتے
ہو زمین و آسمان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے عرض کیا ”ہم نہیں
جانتے“ آپ نے فرمایا ”اکثر“ بہتر یا تہتر سال کی راہ ہے اس سے
اور والا آسمان بھی اسی طرح حتیٰ کہ آپ نے سات آسمان اسی طرح
شمار کئے پھر فرمایا ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے اس کی
سطح اور تہ کے درمیان بھی اتنا فاصلہ ہی ہے۔ جتنا ایک آسمان
سے دوسرے آسمان تک ہے۔ اس سے اوپر آٹھ بکرے
ہیں جن کے کھروں اور گھٹنوں کے درمیان دو آسمانوں
کے درمیانی فاصلے جتنا بعد ہے ان کی پیٹھوں پر نش
ہے جس کے نیچے سے اوپر تک اتنا ہی فاصلہ ہے
جتنا دو آسمانوں کے درمیان ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے
اور ہے (لمندی کی طرف اشارہ ہے ورنہ وہ زمان و مکان سے
پاک ہے) عبد بن حمید کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن معین سے
سنا فرماتے ہیں عبد الرحمن بن سعد حج کا ارادہ کیوں نہیں کر
لیتے تاکہ وہ ان سے یہ حدیث سن سکیں یہ حدیث حسن غریب
ہے ولید بن ابی ثور نے سماک سے اس کے حدیث
کا بعض حصہ موقوفاً بیان کیا۔ عبد الرحمن عبد اللہ بن سعد
رازی کے بیٹے ہیں۔ یحییٰ بن موصی بواسطہ عبد الرحمن
بن عبد اللہ بن سعد رازی، عبد اللہ بن سعد رازی سے
نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے بخارہ میں ایک
آدمی کو سیاہ عمامہ پہنے خنجر پر سوار دیکھا
وہ کہہ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھے یہ عمامہ پہنایا ہے۔

وَمِنْ سُورَةٍ سَأَلَ سَائِلٌ

۱۳۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَارِ شَدِيدٌ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
عَمْرِو بْنِ الْحَافِ عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْعِ عَنْ أَبِي
الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي قَوْلِهِ كَالْمُهْلِ قَالَ لَعَلَّكَ التَّيْتُ فَإِذَا اقْتَرَبَا
إِلَى وَجْهِهِ سَقَطَتْ فُرُوجُهُ وَجْهِهِ فِيهِ هَذَا أَحَدِيثٌ
غَرِيبٌ لَا نَعْنُفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدِيْنِ.

وَمِنْ سُورَةِ الْجِنِّ

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ ثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ نَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا قَدَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى الْجِنِّ وَلَا رَأَاهُمْ إِلَّا طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِيْنِ
إِلَى سُوقٍ عَظِيمٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ
خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُمْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَّتْ
الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَا لَكُمْ قَالُوا حِيلَ
بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُمْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ
فَقَالُوا أَمَا حَالٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا مِنْ
حَدَثٍ فَاصْبِرُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا
مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ قَالُوا
فَانْظُرُوا يَصْرُبُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَنْتَعُونَ
مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ
فَانْصَرَفَ أُولَئِكَ التَّفَرُّدِيْنِ تَوَجَّهُوا أَنْحَا
رِيْهَامَتَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
يَنْحَلُّ عَامِدًا إِلَى سُوقٍ عَظِيمٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ
صَلَاةَ الْفَجْرِ فَكَمَا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ
فَقَالُوا هَذَا وَاللَّهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ
السَّمَاءِ قَالُوا فَهَاتِلِكُمْ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا

تفسير سورة سأل سائل

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے قول "کالمہل"
کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ یہ زمین کے پتے
تیل کی طرح ہے جب اسے اپنے منہ کے قریب
کرے گا تو چہرے کی کھال اس میں گر پڑے گی۔ یہ
حدیث غریب ہے ہم اسے صرف رشیدین
کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

تفسير سورة الجن

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو جنوں پر کچھ پڑھا اور نہ ہی ان کو دیکھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ہمراہ
عکاظ کے بازار کی طرف تشریف لے گئے۔ ادھر شیطانوں
اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ ہو گئی ان پر ٹوٹنے
والے ستارے (شہاب) بھیجے گئے شیطان اپنی قوم کے
پاس آئے تو انہوں نے پوچھا تمہیں کیا ہوا۔ کہنے لگے ہمیں
آسمانی خبروں سے روک دیا گیا اور ہم پر ٹوٹنے والے ستارے
بھیجے گئے کہنے لگے اس رکاوٹ کا سبب یقیناً کوئی نیا
واقعہ ہے لہذا زمین کے مشرق و مغرب میں پھیل جاؤ اور دیکھو
کہ تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کیا چیز حائل ہو
گئی۔ راوی فرماتے ہیں پھر وہ مشرق و مغرب میں چل پڑے
اور ان میں سے ایک گروہ تہامہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف بڑھا۔ آپ کھجور کے نخلستان میں تھے اور بازار عکاظ
کے طرف جانے کا ارادہ تھا آپ صحابہ کرام کے ہمراہ صبح کی
نماز پڑھ رہے تھے جب شیطانوں نے قرآن سنا تو کہنے لگے
"اللہ کی قسم! یہی تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل
ہے" راوی فرماتے ہیں شیطان وہاں سے ہی اپنی قوم کی طرف
واپس چلے گئے اور کہا اے قوم! ہم نے عجیب قرآن سنا جو
راہ ہدایت دکھاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لائے اور ہم کبھی

اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائی
اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ
آیت نازل فرمائی "قل ادعی الی الخ اسے سند کے ساتھ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔ فرماتے
ہیں جب انہوں نے دیکھا کہ صحابہ کرام آپ کی نماز
کے ساتھ ناپڑھتے اور آپ کے سجدہ کے ساتھ
سجدہ کرتے ہیں تو انہیں صحابہ کرام کی اس عظیم
اطاعت پر تعجب ہوا تو اپنی قوم سے کہا
"لما قام عبد اللہ یدعو الخ" یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
فرماتے ہیں جن آسمانوں کی طرف چڑھتے اور نہایت غور سے
وحی سننے ایک کلمہ سنتے تو اس کے ساتھ نو کلمے اپنی طرف
سے لاتے۔ ایک کلمہ تو حق ہوتا لیکن جو اضافہ کرتے وہ باطل
ہوتا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد انہیں
دہاں جانے سے روک دیا گیا جنہوں نے ابلیس سے ذکر کیا
اور اس سے پہلے انہیں ستاروں سے نہیں مارا جاتا تھا۔
ابلیس نے کہا مگر زمین میں کوئی نیا واقعہ رونما ہوا جس کی وجہ
سے یہ رکاوٹ ہوتی چنانچہ اس نے اپنا شکر بھیجا انہوں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہاڑوں کے درمیان نماز پڑھتے
ہوئے پایا راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے مکہ میں دیکھا پھر اس شکر
نے ابلیس سے ملاقات کر کے یہ بات اسے بتائی اس نے کہا یہی
وہ نئی بات ہے جو زمین میں پیدا ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورہ مدثر

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ انقطاع وحی کا ذکر فرما رہے تھے آپ نے فرمایا میں

لے تم فرما رہے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پھنسا کان لگا کر سنا۔

مٹھ کے موحا میں۔

وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ قَتْرَةِ الْوَحْيِ فَفَتَّالٌ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَمَا أَنَا مُشْتَبِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلِكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحَدِّ آءِ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجِئْتُ مِنْهُ رُغْبًا فَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَذَتُّوَنِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ إِلَى قَوْلِهِ وَالتَّجْوِزُ فَاهُ جُرْ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَيْضًا.

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنْ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُودُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَدَّدُ فِيهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا ثُمَّ يَهْوَى بِهِ كَذَلِكَ أَبَدًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مَذْهُوعًا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهْيَعَةَ وَقَدْ رَوَى شَيْءٌ مِنْ هَذَا عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْقُوفٌ.

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نا سُفْيَانُ عَنْ جَاهِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ لِلنَّاسِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمَ عَدَدِ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالُوا لَا نَدْرِي حَتَّى نَسْأَلَ فَبَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ غَلِبَ أَصْحَابُكَ الْيَوْمَ قَالُوا وَمَا غَلِبُوا قَالَ سَأَلْتُهُمْ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمَ عَدَدِ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالُوا قَالُوا قَالُوا لَا نَدْرِي حَتَّى نَسْأَلَ نَبِيَّنَا قَالَ أَفَغَلِبَ قَوْمٌ سَأَلُوا عَمَّا لَا يَعْلَمُونَ فَقَالَ لَا تَعْلَمُوا حَتَّى نَسْأَلَ نَبِيَّنَا أَلَيْسَ بِكُمْ قَدْ سَأَلُوا نَبِيَّكُمْ فَقَالُوا أَرَبْنَا اللَّهُ جَهَنَّمَ عَلَى يَأْأَعْدَاءِ اللَّهِ إِنِّي سَأَلْتُهُمْ عَنْ تَرْبَةِ الْجَنَّةِ وَ

چل رہا تھا کہ آسمان سے ایک آواز سنی سناٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ ہے جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا وہ زمین و آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا تھا۔ میں اس کے رعب سے خوف زدہ ہو گیا واپس لوٹا اور کہا مجھے کپڑا اور ٹاپو (دو مرتبہ فرمایا) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "یا ایہا المدثر قم فانذر الناس" یہ فرضیت نماز سے پہلے کا واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے یحییٰ بن ابی کثیر نے بھی اسے ابوسعید بن عبد الرحمن سے روایت کیا ہے

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صعود" آگ کا ایک پہاڑ ہے (جنمیوں کو) اس پر ستر سال تک چڑھایا جائے گا پھر اتنی مدت اس سے گرایا جائے گا۔ یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے مفوضاً جانتے ہیں۔ بواسطہ عطیہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اس کا کچھ حصہ موقوفاً مروی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کچھ یہودیوں نے چند صحابہ کرام سے کہا کیا تمہارے نبی جہنم کے داروغوں کی تعداد جانتے ہیں۔ صحابہ کرام نے فرمایا ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے بغیر نہیں جانتے ایک شخص نے اگر عرض کیا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آج آپ کے صحابہ کرام مغلوب ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کیسے؟ اس نے کہا یہودیوں نے پوچھا کہ تمہارے نبی کو جہنم کے داروغوں کی تعداد معلوم ہے؟ آپ نے فرمایا پھر انہوں نے کیا جواب دیا؟ اس نے کہا انہوں نے جواب دیا ہم نہیں جانتے جب تک کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لیں۔ آپ نے فرمایا کیا وہ قوم ہمار جاتی ہے جس سے ایسی بات پوچھی جائے جو وہ نہ جانتا ہو اور لاعلمی کا اظہار کر دے کہہ دے خود یہودیوں

سہ اے بالا پوش اور مٹنے والے! کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب ہی کی بڑائی بولو اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔

نے اپنے نبی سے سوال کیا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کو ظاہر دکھاؤ۔ ان اللہ کے دشمنوں کو میرے پاس لاؤ میں ان سے جنت کی مٹی کے باغے میں پوچھوں اور وہ میدہ ہے وہ آئے تو کہنے لگے اے ابوالقاسم! جہنم کے داروغے کہتے ہیں؟ آپ نے اتنے اتنے ایک مرتبہ دس اور ایک مرتبہ نو فرمایا کہنے لگے ہاں ٹھیک ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا جنت کی مٹی کیا ہے؟ راوی فرماتے ہیں وہ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر کہا اے ابوالقاسم! روٹی سے رسول خدا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت ”ہو اهل التقوى واهل المغفرة“ کے متعلق فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے جو مجھ سے ڈرا اور اس نے میرے ساتھ کوئی دوسرا خدا نہ بنایا تو میں اس بات کا اہل ہوں کہ اسے بخش دوں۔ یہ حدیث غریب ہے سہیل، حدیث میں قوی نہیں ثابت سے روایت کرنے میں یہ منفرد ہے۔

هِيَ الدَّرْمَكُ فَلَمَّا جَاؤَا قَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ كَمْ عَدَدَ خَدَنَ جَهَنَّمَ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا فِي مَدَّةِ عَشْرَةَ وَفِي مَرَّةٍ تِسْعَةً قَالُوا أَنْعَمُ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُرَبِّبُ الْجَنَّةَ قَالَ فَسَكُتُوا هُنِيئَهُ ثُمَّ قَالُوا أَخِيذْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُ مِنَ الدَّرْمَكِ هَذَا حَدِيثٌ إِنْ تَمَّ نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثٍ مَجَالِدٍ ۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزْزَانِيُّ زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ أَنَا سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطْعِيُّ وَهُوَ آخَرُ حَزْمٍ بَيْنَ أَبِي حَزْمٍ الْقَطْعِيِّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا أَهْلٌ أَنْ أَتَقَى مَنِ اتَّقَانِي فَلَمْ يَجْعَلْ مَعِيَ إِلَهًا فَإِنَا أَهْلٌ أَنْ أَعْفِيَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَسُهَيْلٌ لَيْسَ بِالتَّقْوَى فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ تَقَرَّرَ إِسْمَاعِيلُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ ثَابِتٍ .

اس حدیث کو ہم صرف اس طریق یعنی بن عباس کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

تفسیر سورۃ قیامتہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نزول قرآن کے وقت زبان مبارک کو حرکت دیتے تاکہ اسے یاد رکھ سکیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ”لَا تَحْرُكُ بِهِ لِسَانَكَ“ الخ راوی کہتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ہونٹوں کو ہلاتے اور سفیان نے اپنے ہونٹ ہلا کر بتایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے علی بن مدینی کہتے ہیں یحییٰ بن سعید قطان نے کہا کہ سفیان ثوری، موصی بن ابی عائشہ کا اچھی تعریف کرتے تھے۔

وَمِنْ سُورَةِ الْقِيَامَةِ ۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَالِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ يُرِيدُ أَنْ يَحْفَظَهُ فَإِذَا نَزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا تَحْرُكُ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعَجَّلَ بِهِ قَالَ فَكَانَ يُحَرِّكُ بِهِ شَفَتَيْهِ وَحَرَّكَ سُفْيَانُ شَفَتَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ إِذَا انْقَطَعَ كَانَتْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يُحْسِنُ الشَّعَاءَ لَهُ دُرَّةً كَافَةً وَهِيَ هِيَ وَارْتَمَتْ فَرَمَانًا (بھی) اسی کی شان ہے۔

۲۔ تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔

عَلَى مُوسَى بْنِ عَالِشَةَ خَيْرًا

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُسَيْبٍ قَالَ ثَنِي شَبَابَهُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ ثَوْبِرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لِمَنْ يَنْظُرُ إِلَى جَنَانِهِمْ وَأَسْمَاءِ أَجْمٍ وَخَدَمِهِمْ وَسُرُورِهِمْ مَسِيرَةً أَلْفَ سَنَةٍ وَأَكْرَمَهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ عُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْهَهُ يَوْمَئِذٍ نَاصِرَةً إِلَى رَيْبِهَا نَاطِلَةً هَذَا أَحَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ مِثْلَ هَذَا مَرَّةً فَوَعَا وَمَا رَوَى عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي جَرَرَةَ عَنْ ثَوْبِرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرَفَعَهُ وَرَوَى الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ ثَوْبِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرَفَعَهُ وَلَمْ نَعْلَمْ أَحَدًا ذَكَرَنِي عَنْ مُجَاهِدٍ غَيْرَ الثَّوْرِيِّ

وَمِنْ سُورَةِ عَبَسَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ قَالَ ثَنِي إِيَّيْ قُلْ هَذَا مَا عَزَمْنَا عَلَى هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَالِشَةَ قَالَتْ أَنْزَلَ عَبَسَ وَتَوَلَّى فِي ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَبَيْتَنِي فِي وَعْدِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرًّا عَظَمَاءَ الْمُشْرِكِينَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ عَنْهُ وَيَقْبِلُ عَلَى الْأَخْرِ وَيَقُولُ أَنْتَرَى بِمَا أَقُولُ بَاسًا فَيَقُولُ لَا فَنِي هَذَا أَنْزَلَ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمَا رَوَى بَعْضُهُمْ

لے کچھ منہ اس دن ترونازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ادنیٰ درجے کا جنتی اپنے بانگات، بولیوں، خداموں اور تختوں کو ہزار برس کی مسافت تک دیکھے گا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ ہوگا جو صبح و شام ادب و ارادہ سے مشرف ہوگا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ”وجہ یومئذ ناصرة الی ربہا ناظرہ“ یہ حدیث غریب ہے متعدد افراد نے اس سائل سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی۔ عبد الملک بن ابجر نے بواسطہ ثوبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے قول کے طور پر موقوف حدیث روایت کی اشجعی نے بھی بواسطہ سفیان، ثوبیر اور مجاہد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے قول کے طور پر موقوف روایت کیا۔ مجاہد سے صرف سفیان ثوری نے بیان کیا ہے۔

تفسیر سورہ عبس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ”عبس“ توئی حضرت ابن مکتوم نابینا رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! مجھے ہدایت فرمائیے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکین کا ایک بڑا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے منہ پھیر کر دوسری طرف ہو گئے اور فرمایا جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس میں حرج سمجھتے ہو۔ اس نے کہا نہیں اس موقع پر یہ سورت نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض لوگوں نے اسے بواسطہ ہشام بن عروہ، حضرت عروہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ”عبس و تولى“ حضرت ابن مکتوم

کے بارے میں نازل ہوئی۔ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تم ننگے پاؤں ننگے بدن ایسے عختہ مندہ اٹھائے جاؤ گے۔ ایک عورت نے پوچھا کیا ایک دوسرے کے ستر کو بھی دکھیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلاں عورت! ”کل امری منہم یومئذ شان یغنی“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طریقی کے علاوہ بھی مروی ہے۔

تفسیر سورہ اذا الشمس کورت بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قیامت کو اس طرح دیکھنا پسند کرتا ہو جیسے آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے وہ سورہ ”اذا الشمس کورت“ ”اذا السماء انفطرت“ اور ”اذا السماء انشقت“ پڑھے تفسیر سورہ مطففین بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ گناہ کرتا ہے اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ بنا دیا جاتا ہے جب گناہ سے باز آتا ہے معافی چاہتا ہے اور توبہ کرتا ہے اس کا دل صیقل کر دیا جاتا ہے اگر دوبارہ گناہ کرے تو یہ نقطہ بڑھادیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ پورے دل پر چھا جاتا ہے اور یہی ”ان“

هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَنْزَلَ عَبَّاسٌ وَتَوَلَّى فِي ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَلَمْ يَذْكُرْ رَفِيئَةَ عَنْ عَائِشَةَ

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ نَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَابٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً عُمْلًا فَقَالَتْ أُمُّ أَدَاةً أَيْبَصَرُ أَوْ يَرَى بَعْضُنَا عَوْرَةَ بَعْضٍ قَالَ يَا فُلَانَةُ لِكُلِّ أَمْرٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يَغْنِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

وَمِنْ سُورَةِ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَدَنِيِّ نَاعَبْدُ الرَّثَنِ إِقْنَاعِيْدُ اللَّهِ بْنُ بَحِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ الصَّنَعَاتِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أُمِّ عَدَاةً يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّكَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأَى عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَمِنْ سُورَةِ وَبِئْسَ الْمُطَفِّفِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَى الْحَبَّ إِذَا أَخْطَا خَطِيئَةً نَكَتَتْ فِي قَلْبِهِ نَكْتَةً سَوْدَاءَ فَإِذَا هُوَ نَزَعٌ وَاسْتَخَذَ وَكَانَ صِقْلَ قَلْبِهِ وَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتَّى يَحْدُوَ قَلْبَهُ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ كَلَامًا لَرَأَى قُلُوبَهُمْ

لے ان ہی سے ہر ایک کو اس دن ایک نکر ہے وہی اسے بس ہے۔

ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا کہ بل ان علی قلوبہم ما کافوا یکسبون" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے (حماد کہتے ہیں ہمارے نزدیک یہ مرفوع ہے) "یوم یقوم الناس لرب العالمین" کے متعلق فرماتے ہیں۔ وہ نصف کانوں تک پسینے میں شرابور کھڑے ہوں گے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم یقوم الناس لرب العالمین کے متعلق فرمایا ان میں سے کوئی نصف کانوں تک پسینے میں ڈوبا ہوا کھڑا ہوگا یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

تفسیر سورۃ الشقاق

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس حساب میں چھان پھٹک کی گئی وہ ہلاک ہوا۔ میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" فاما من اوتی کتابہ بیمنہ الخ آپ نے فرمایا تو اعمال کا پیش کرنا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن ابان اور کئی دوسرے حضرات نے بیان کیا کہتے ہیں ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے بواسطہ ابوبدر ابن ابی لیدہ، عائشہ رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے حساب کیا گیا وہ ہلاک ہوا۔ یہ حدیث بواسطہ قتادہ حضرت انس کی روایت سے غریب ہے ہم بواسطہ قتادہ حضرت

انہ کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کی کمانیوں نے رنگ چڑھا دیا ہے سچ جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے سچ تو وہ جو اپنا نام اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے غریب آسان حساب دیا جائے گا۔

مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتِ الْبَصَرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَمَّادٌ هُوَ عِنْدَنَا مَرْفُوعٌ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ يَقُومُونَ فِي الرَّشْحِ إِلَى انْصَافٍ إِذَا انْهَلَهُمْ۔
۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا هَمَّادُ بْنُ عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي الرَّشْحِ إِلَى انْصَافٍ أَذْنِيَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

وَمِنْ سُورَةِ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ أَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَقَّشَ الْحِسَابَ هَدَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ إِلَى قَوْلِهِ لَيْسَ بِأَقَالِ ذَلِكَ الْعَرَضُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الرَّهْمَدِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوسِبَ عَذِّبَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ

انس کی روایت سے اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ لَا نَحْنُ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ
النَّسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ
هَذَا الْوَجْهِ .

وَمِنْ سُورَةِ الْبُرُوجِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَارُوحُ بْنُ عِبَادَةَ
وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ
أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَافِيٍّ عَنْ أَبِي
هَرِيرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْيَوْمَ الْمَوْعُودُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالْيَوْمُ
الْمَشْهُودُ يَوْمَ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
قَالَ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى يَوْمٍ
أَفْضَلَ مِنْهُ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُؤَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ
يَدْعُو اللَّهَ بِخَيْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ وَلَا
يَسْتَعِيدُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْهُ هَذَا
حَدِيثٌ لَا نَحْنُ مِنَ الْأَمِينِ حَدِيثٌ مُوسَى بْنُ
عُبَيْدَةَ وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ لَا يَضَعُفُ فِي الْحَدِيثِ
ضَعْفًا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ مِنْ قَبْلِ حَفْظِهِ
وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ
وَاحِدٌ مِنَ الْأَثَمَةِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَارُوحُ بْنُ تَتَامٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ
مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَمُوسَى
بْنُ عُبَيْدَةَ الرَّبِيعِيُّ يُكْنَى أَبَا عَبْدِ الْعَزِيزِ وَقَدْ
تَكَلَّمَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ مِنْ
قَبْلِ حَفْظِهِ .

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَعَبْدُ بْنُ
حُمَيْدٍ الْمَعْنِيُّ وَاحِدٌ قَالَ لَا نَحْنُ عِبْدُ الرَّتَّاقِ عَنْ
مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
كَيْلٍ عَنْ مُهَيَّبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

تفسير سورة بروج

بسم الله الرحمن الرحيم

حضرت ابو ہریرہ رضی عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یوم موعود" قیامت کا دن ہے
"یوم مشہود" سے عرفہ کا دن مراد ہے اور مشاہد، جمعہ
کا دن ہے سورج اس سے اچھے دن پر طلوع و غروب نہیں
ہوا اس میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں مومن کی دعائے
خیر اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور وہ جس چیز سے پناہ مانگتا
ہے اللہ تعالیٰ اسے پناہ دیتا ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف
موسى بن عبیدہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ موسی بن
عبیدہ، حدیث میں ضعیف ہیں یحیی بن سعید وغیرہ
نے انہیں حفظ کے اعتبار سے ضعیف کیا ہے
شعبہ، سفیان ثوری اور کئی دوسرے
ائمہ نے اسے موسی بن عبیدہ سے
روایت کیا ہے۔

علی بن حجر نے بواسطہ قرآن بن تمام اسدی موسی
بن عبیدہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی
حدیث روایت کی۔ موسی بن عبیدہ ربذی کی کفایت
ابو عبد العزیز ہے۔ یحیی بن سعید قطان وغیرہ نے اس
کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم
عصر کی نماز پڑھتے تو اپنے مبارک ہونٹوں کو حرکت دیتے گویا کہ
کلام فرما رہے ہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ آپ عصر کی نماز
پڑھ کر ہونٹوں کو حرکت دیتے ہیں آپ نے فرمایا ایک نبی کو

اپنی امت سے بہت محبت تھی۔ انہوں نے فرمایا ان کا مقابلہ کون کرے گا اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ انہیں در باتوں میں سے ایک کا اختیار دیں یا تو میں خود ان سے بدلہ لوں یا ان پر دشمن مسلط کر دوں۔ انہوں نے (اللہ تعالیٰ کے) بدلہ لینے کو اختیار کیا تو ان پر موت مسلط کی گئی چنانچہ ایک دن میں ان میں سے ستر ہزار کی موت واقع ہوئی۔ راوی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث بیان کرتے تو ساتھ ہی دوسری حدیث بھی بیان کرتے کہ ایک بادشاہ کے پاس ایک کاہن تھا جو اسے پوشیدہ باتیں بتایا کرتا (ایک مرتبہ) کاہن نے کہا میرے لیے ایک سمجھ دار فریبن لڑکا تلاش کرو جس کو میں اپنا علم سکھاؤں۔ کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ میرے مرنے کے بعد کہیں یہ علم تم سے منقطع نہ ہو جائے اور تم میں کوئی سکھانے والا نہ ہو۔ انہوں نے اس کی بتائی ہوئی صفات کے مطابق لڑکا تلاش کیا اور اسے اس کے پاس آنے جانے کو کہا۔ اس نے کاہن کے پاس آنا جانا شروع کر دیا راستے میں ایک پادری کا عبارت خانہ تھا۔ معرکتے ہیں میرا خیال ہے ان دنوں گرجے والے مسلمان ہوتے تھے۔ لڑکا اس پادری کے پاس سے گزرتا تو پوچھا کرتا تھا حتیٰ کہ پادری نے کہا میں عبادت کرتا ہوں۔ لڑکا اس پادری کے پاس ٹھہرے اور کاہن کے پاس جانے میں دیر کرنے لگا۔ کاہن نے لڑکے کے والدین کے پاس پیغام بھیجا کہ اب وہ بہت کم حاضر ہوتا ہے لڑکے نے راہب کو بتایا تو اس نے کہا کاہن تم سے پوچھے کہ کہاں تھے تو کہو گھر والوں کے پاس تھا گھر والے پوچھیں کہ کہاں تھے تو کہو کاہن کے پاس تھا۔ لڑکا اس طریقہ پر تھا کہ ایک دن وہ ایک بڑی جماعت کے پاس سے گزرا انہیں ایک جانور نے گھیر رکھا تھا بعض کہتے ہیں یہ شیر تھا۔ لڑکے نے پتھر لیا اور کہا اے اللہ! اگر راہب سچ کہتا ہے تو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس جانور کو ہلاک کر دے یہ کہہ کر پتھر پھینکا اور جانور کو مار ڈالا۔ لوگوں نے کہا اسے کس نے ہلاک کیا ہے؟ (دیکھنے والے) لوگوں نے جواب دیا "اس لڑکے نے" اس سے وہ سب گھبرا گئے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ هَمَسَ وَ
الْهَمْسُ فِي تَوَلَّى بَعْضُهُمْ تَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ كَأَنَّهُ يَتَكَلَّمُ
فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ
هَمَسْتَ قَالَ إِنَّ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أُعْجِبَ
بِأَمَّتِهِ فَقَالَ مَنْ يَقُومُ لِلْمَوْلَا فَاَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ
أَنْ خَيْرُهُمْ بَيْنَ أَنْ أَنْتَقِمَ مِنْهُمْ وَبَيْنَ أَنْ
أَسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ فَاخْتَارُوا النَّقْمَةَ فَسَلَّطَ
عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ فَمَاتَ مِنْهُمْ فِي يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفًا
قَالَ وَكَانَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَ
بِهَذَا الْحَدِيثِ الْأُخْرَى قَالَ وَكَانَ مِدَّةً مِنَ
الْمَوْلَا وَكَانَ ذَلِكَ الْمَدَّةَ كَاهِنٌ يَدَّهْدُنْ
لَهُ فَقَالَ الْكَاهِنُ أَنْظِرْهُ إِلَى غَدَا مَا فَهْمًا أَوْ قَالَ
فَطِنًا لِقَتْنَا فَأَعْلَمْنَا عَنِّي هَذَا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ أَمُوتَ
فَيَنْقُطِعَ مِنْكُمْ هَذَا الْعِلْمُ وَلَا يَكُونَ فِيكُمْ مَنْ
يَعْلَمُهُ قَالَ فَانْظُرْ وَاللَّهِ عَلَى مَا وَصَفْتَ فَأَمَرُوهُ أَنْ
يَحْضُرَ ذَلِكَ الْكَاهِنَ وَأَنْ يَخْتَلِفَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ
يَخْتَلِفُ إِلَيْهِ وَكَانَ عَلَى طَرِيقِ الْعُلَامِ سَاهِبٌ
فِي صَوْمَعَةٍ قَالَ مَعَهُ أَحْسِبُ أَنَّ أَصْحَابَ الصُّلُوحِ
كَانُوا أَيَوْمَئِذٍ مُسْلِمِينَ قَالَ فَجَعَلَ الْعُلَامُ يَسْأَلُ
ذَلِكَ الرَّاهِبَ كُلَّمَا مَرَّ بِهِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى
أَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَعْبُدُ اللَّهَ قَالَ فَجَعَلَ الْعُلَامُ
يَمْكُثُ عِنْدَ الرَّاهِبِ وَيَبْطِئُ عَنِ الْكَاهِنِ فَأَرْسَلَ
الْكَاهِنُ إِلَى أَهْلِ الْعُلَامِ أَنَّهُ لَا يَكَادُ يَحْضُرُنِي
فَأَخْبَرَ الْعُلَامُ الرَّاهِبَ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ
إِذَا قَالَ لَكَ الْكَاهِنُ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْ عِنْدَ
أَهْلِي وَإِذَا قَالَ لَكَ أَهْذَكَ أَيْنَ كُنْتَ فَأَخْبِرْهُمْ
إِنَّكَ كُنْتَ عِنْدَ الْكَاهِنِ قَالَ فَبَيْنَمَا الْعُلَامُ
عَلَى ذَلِكَ إِذْ مَرَّ بِجَمَاعَةٍ مِنَ السَّائِسِ
كَثِيرٍ قَدْ حَبَسَهُمْ دَابَّةٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ

کہ اس لڑکے نے ایسا علم سیکھا ہے جو کسی نے نہیں سیکھا ایک نابینا شخص نے سنا تو کہا اگر تو میری بیٹی کو ٹاڈے تو میں تجھے یہ چیزیں دوں گا۔ اس نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں البتہ یہ بتاؤ اگر تمہاری بیٹی لوٹ آئے تو اس ذات پر ایمان لے آؤ گے جس نے تمہاری بیٹی واپس لوٹائی اس نے کہا ہاں لڑکے نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ

نے اس نابینا کی بیٹی واپس کر دی چنانچہ وہ ایمان لے آیا۔ بادشاہ کو پتہ چلا تو اس نے انہیں لانے کا حکم دے دیا چنانچہ وہ لائے گئے بادشاہ نے کہا میں تم میں سے ہر ایک کو عیدہ عیدہ طریقہ سے قتل کروں گا۔ راہب اور نابینا کے قتل کا حکم دیا ایک کے سر پر آرا رکھوایا اور اسے قتل کر دیا دوسرے کو دوسرے طریقے سے ختم کیا۔ پھر غلام کو لانے کا حکم دیا اور کہا اسے بے جا کر پہاڑ کی چوٹی پر سے گرا دو۔ وہ پہاڑ پر لے کر پہنچے گرانے کا ارادہ کیا تو خود ہی گرنے لگے۔ یہاں تک کہ ان میں سے صرف وہی لڑکا باقی رہا واپس آگیا بادشاہ نے کہا اس نے بے جا کر سمندر میں ڈال دو۔ سمندر کی طرف لے جایا گیا تو اب بھی اساتھ جانے والے دھوب گئے اور اس کو اللہ تعالیٰ نے نجات دی۔ لڑکے نے بادشاہ سے کہا تم مجھے صرف اسی صورت میں قتل کر سکتے ہو کہ مجھے سوئی پر چڑھا کر تیر مار دو اور ساتھ ہی یہ کلمات کہو اس لڑکے کے رب کے نام پر (تیر مارتا ہوں) بادشاہ کے حکم سے اسے سوئی پر چڑھایا گیا اور یہی کلمات کہتے ہوئے تیر پھینکا گیا جس وقت اسے تیر لگا اس نے اپنا ہاتھ کٹیٹی پر رکھا اور شہید ہو گیا لوگ کہنے لگے اس لڑکے نے ایسے علم حاصل کیا جو کسی نے نہیں سیکھا لہذا ہم بھی اس کے رب پر ایمان لاتے ہیں۔ بادشاہ سے کہا گیا پہلے تو صرف تین آدمیوں کی مخالفت سے خوف زدہ تھا اب یہ تمام لوگ تیرے مخالف ہیں چنانچہ اس نے ایک بہت بڑا گڑھا کھود کر اس میں لکڑیاں جمع کرائیں اور آگ لگائی لوگوں کو جمع کیا اور اعلان کیا جو شخص اپنا دین ترک کر دے گا اسے ہم چھوڑ دیں گے اور جو نہیں پھرے گا

إِنَّ تِلْكَ الدَّابَّةَ كَانَتْ أَسَدًا قَالِ فَآخِذْ الْغُلَامَ حَجَرًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ مَا يَقُولُ الرَّاهِبُ حَقًّا فَاسْئَلْكَ أَنْ أَتِلْهَا ثُمَّ رَمَى فَقَتَلَ الدَّابَّةَ فَقَالَ النَّاسُ مَنْ قَتَلَهَا قَالُوا الْغُلَامُ فَفَزِعَ النَّاسُ فَقَالُوا قَدْ عَلِمَ هَذَا الْغُلَامُ عَلِمًا لَمْ يَعْلَمْ أَحَدٌ قَالِ فَسَمِعَ بِهِ أَعْمَى فَقَالَ لَهُ إِنْ أَنْتَ سَادَدْتَ بَصَرِي فَلَنْ كَذًا وَكَذَا قَالِ لَا أُمِيدُ مِنْكَ هَذَا وَلَكِنْ أَرَأَيْتَ إِنْ رَجِعَ إِلَيْكَ بِصُورِكَ الْوُحْدَانِ بِالَّذِي يُرِيدُ عَلَيْكَ قَالِ نَعَمْ قَالِ فَنَدَّ عَاثِلُهُ فَدَعَا عَلَيْهِ بِصُرَاةٍ فَا مَنِ الْأَعْمَى فَبَلَغَ الْمَلِكُ أَمْرَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ فَا تِي بِهِمْ فَقَالَ لَا قَتَلْتُمْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ قَتَلْتُمْ لَا أَقْتُلُ بِهَا صَاحِبَهُ فَا مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَالرَّجُلِ الَّذِي كَانَ أَعْمَى فَوَضَعَ الْإِنْشَاءَ عَلَى مَفْرَقِ أَحَدِهِمَا فَقَتَلَهُ وَقَتَلَ الْآخَرَ بِقَتْلِهِ أُخْرَى ثُمَّ أَمَرَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى جَبَلٍ كَذَا وَكَذَا فَانْقُوهُ مِنْ سَاسِمٍ فَانْطَلَقُوا بِهِ إِلَى ذَلِكَ الْجَبَلِ فَلَمَّا انْتَهَوْا بِهِ إِلَى ذَلِكَ الْمَكَانِ الَّذِي أَمَرُوا أَنْ يَنْقُوهُ مِنْهُ جَعَلُوا يَنْهَافُونَ مِنْ ذَلِكَ الْجَبَلِ وَيَتَرَدَّدُونَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا الْغُلَامُ قَالِ ثُمَّ سَاجِدًا فَا مَرَّ بِهِ الْمَلِكُ أَنْ يَنْطَلِقُوا بِهِ إِلَى الْبَحْرِ فَيُلْقُوهُ فِيهِ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى الْبَحْرِ فَغَرَّقَ اللَّهُ الَّذِينَ كَانُوا مَعَهُ وَانْجَاةُ فَقَالَ الْغُلَامُ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَا تَقْتُلُنِي حَتَّى تَصْلُبَنِي وَتَرْمِيَنِي وَلَقَوْلُ إِذَا رَمَيْتَنِي بِسَمِ اللَّهِ رَبِّ هَذَا الْغُلَامِ قَالِ فَذَامَرِيهِ وَفَضْلَبَ ثُمَّ رَمَاهُ فَقَالَ بِسَمِ اللَّهِ رَبِّ هَذَا الْغُلَامِ قَالِ فَوَضَعَ الْغُلَامُ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهِ حِينَ رُمِيَ ثُمَّ مَاتَ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ عَلِمَ هَذَا الْغُلَامُ عِلْمًا مَاعِلَمًا أَحَدٌ فَا تَانُومُونَ

اسے آگ میں ڈالیں گے چنانچہ اس نے لوگوں کو اس گڑھے میں ڈالنا شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ (اسی کے بارے میں) فرمایا ہے۔
 ”قتل اصحاب الاخذود“ الخ روکا دفن کر دیا گیا راوی کہتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں نکالا گیا تو اس کی انگلی کپٹی پر تھی جہاں اس نے بوقت شہادت رکھی تھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

تفسیر سورہ غاشیہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس وقت تک، رٹنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ کلمہ توحید ”لا الہ الا اللہ“ نہ کہہ دیں۔ پس جس نے یہ کلمہ پڑھ لیا اس نے مجھ سے اپنی جان اور مال بچا لیا البتہ دین کا حق باقی ہے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ پھر پڑھا ”انما انت منذر“ الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورہ فجر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ”شفع“ اور ”وتر“ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ نماز ہے بعض جفت اور بعض طاق رکعات ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف قتادہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ خالد بن قیس نے بھی اسے قتادہ

بَرَبِّ هَذَا الْعِلَامِ قَالَ فَقِيلَ لِلْمَلِكِ أَجَزَعْتَ أَنْ تَخْلُقَ ثَلَاثَةً هَذَا الْعَالَمُ كُلُّهُمْ قَدْ خَلَقْتُكَ قَالَ فَخَدَّ أَخْذُودًا ثُمَّ اتَّخَذَ فِيهَا الْحَطَبَ وَالنَّارَ ثُمَّ جَمَعَ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ تَرَكْنَاهُ وَمَنْ لَمْ يَرْجِعْ الْقَيْنَا لَهُ فِي هَذِهِ النَّارِ فَجَعَلَ يُلْقِيهِمْ فِي تِلْكَ الْأَخْذُودِ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِيهِ قَتَلَ أَصْحَابُ الْأَخْذُودِ النَّارِ ذَاتِ الْوُقُودِ حَتَّى بَلَغَ الْعَزِيزُ الْحَمِيدُ قَالَ فَأَمَّا الْعِلَامُ فَاتَّيْتُ دُونَ قَالَ فَيَذْكُرُ أَنَّكَ أَخْبَرَنِي زَمِنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَإِصْبَعُهُ عَلَى صَدْرِهِ كَمَا وَصَّيْتُهَا حِينَ قَتِلَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

وَمِنْ سُورَةِ الْغَاشِيَةِ

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِبُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَاسِقِيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا هَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ قَدْ أَرَأَيْتُمْ أَنْتَ مَذْكُورٌ لَسْتُ عَلَيْهِمْ بِمُصِيطِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَمِنْ سُورَةِ الْفَجْرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَاعِبُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَ لَانَاهِمًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ إِمْرَانَ بْنِ عَصَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الشَّفَعِ وَالْوَتْرِ قَالَ هِيَ الصَّلَاةُ بَعْضُهَا شَفَعٌ وَبَعْضُهَا وَتْرٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ

لے خدقوں والے ہلاک ہوئے لے تم تو ہی نصیحت سنانے والے ہو۔

سے روایت کیا ہے۔ تفسیر سورۃ الشمس سے وضحا

حضرت عبداللہ بن زمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹنی اور اس کو زخمی کرنے والوں کا ذکر سنا آپ نے فرمایا اِذَا انْبَعَثَ اشْقَاھَا اِلَیْہِمْ اس کے ہلاک کرنے کو ایک خبیث شریر اٹھا جو اپنی قوم میں ابو زمرہ کی طرح باوقار اور دبدبہ والا تھا۔ فرماتے ہیں پھر آپ نے عورتوں کا ذکر کیا اور فرمایا تم میں سے کوئی کیا ارادہ کرتا ہے جب وہ اپنی پوی کو غلام کی طرح در سے مارتا ہے شاید کہ وہ اسی شام اس سے ہم بستر ہو۔ راوی فرماتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گوز کی آواز پر ہنسنے سے متعلق نصیحت فرمائی آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی اس بات سے کیوں ہنستا ہے جیسے وہ خود کرتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورۃ واللیل اذ انبعثا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ایک جنازہ کے ساتھ جنت البقیع میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا کر بیٹھے ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک کڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے۔ آپ نے سر النور آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا ہر پیدا ہونے والے کا ٹھکانہ لکھ دیا گیا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اس لکھے ہوئے پر بھروسہ نہ کر لیں ہم میں سے جو خوش بخت ہو گا وہ اعمال سعادت کرے گا اور جو بد بخت ہو گا بد بختی کے اعمال کرے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ عمل کرو ہر ایک کے لیے آسانی رکھی گئی۔ جو نیک بخت لوگوں میں سے ہے اس کے لیے سعادت کا عمل آسان کر دیا گیا اور جو بد بخت لوگوں میں سے ہے اس کے لیے

حَدِیثٌ قَتَادَہُ وَقَدَّرَ وَادُ خَالِدُ بْنُ قَبِیْسٍ اَيْضًا عَنْ قَتَادَہُ .
وَمِنْ سُورَةِ وَالشَّمْسِ وَضَحَا

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا
عَبْدَہُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ یَحْشَامِ بْنِ عَمْرٍوہ عَنْ اَبِیہِ
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ مَا یَذْکُرُ النَّفَاثَہُ وَالَّذِی
عَقَرَهَا فَقَالَ اِذَا انْبَعَثَ اشْقَاھَا انْبَعَثَ لَهَا
رَجُلٌ عَارِمٌ عَنْ یَزْمِیْنِیْعٍ فِی رَهْطِہِمْ مِثْلُ اَبِی
نَافِعٍ ثُمَّ سَمِعْتُہُ یَذْکُرُ النِّسَاءَ فَقَالَ اِلَی
مَا یَعْمِدُ اَحَدُکُمْ فِی جِلْدِ امْرَاَتِہِ جِلْدَ
الْعَبْدِ وَلَعَلَّہُ اَنْ یُضَا جَعَلَهَا مِنْ اَخِیْرِ یَوْمِہِمْ
قَالَ ثُمَّ وَعَظْہُمْ فِی صُحُفِہِمْ مِنَ الصُّرْطَہِ فَقَالَ
اِلَی مَا یُضَحِّکُ اَحَدُکُمْ مِنْ مَا یَفْعَلُ هَذَا اَحَدِیْتُ
حَسَنٌ صَحِیْہٌ

وَمِنْ سُورَةِ وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِبُ الرَّحْمَنِ بْنِ
مُهَذَّبٍ نَا زَائِدَہُ بْنُ قُدَامَہُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ
الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَیْدَہُ عَنْ اَبِی عَبْدِ الرَّحْمَنِ
السُّلَمِیِّ عَنْ عَیِّی قَالَ کُنَّا فِی جَنَازَہِ فِی الْبَقِیْعِ حَتّٰی
اَتَیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فَجَلَسْنَا مَعَہُ
مَعًا عَوْدٌ یَنْکُتُ بِہِ فِی الْاَرْضِ فَنَقَعَ رَاسَہُ اِلَی
السَّمَآءِ فَقَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ مِّنْفُوسَہِ اِلَّا قَدْ کُتِبَ
مَدُ خَلَطًا فَقَالَ الْقَوْمُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نَتَّکِلُ
عَلٰی کِتَابِنَا فَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَہِ فَاِنَّہُ
یَعْمَلُ لِلْسَّعَادَہِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاۃِ
فَاِنَّہُ یَعْمَلُ لِلشَّقَاۃِ قَالَ بَلْ اِعْمَلُوْا فَاَنْتُمْ مِیْسَرٌ
اَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَہِ فَاِنَّہُ مِیْسَرٌ

لے جبکہ اس کا سب سے بد بخت اٹھ کھڑا ہو۔

بد بختی کا عمل آسان کر دیا گیا
اس کے بعد آپ نے
پڑھا "فاما من اعطی"
الحم یہ حدیث حسنہ صحیح
ہے۔

لِلسَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ
مَيَّسَّرٌ لِحَلِّ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَدْ أَفَاطَ مَا مِنْ أَعْطَى
وَأَتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى
وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَعْتَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى
فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ.

وَمِنْ سُورَةِ الضُّحَى

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسِقِيَانُ بَنُ
عَبِيَّةٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ الْبَجَلِيِّ
قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ
فَدَمِيتُ أَصْبَعًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَلْ أَنْتَ إِلَّا أَصْبَعٌ دَمِيتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا
لَقِيتُ قَالَ وَأَبْطَاءٌ عَلَيْهِ جَبْرِيلُ فَقَالَ الْمُسْرِكُونَ
قَدْ وَدَّعَ مُحَمَّدٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَدَّعَكَ
رَبُّكَ وَمَا قُلِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ
وَالشَّوَرِبِيُّ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ.

وَمِنْ سُورَةِ الْمُنَشَّرِ

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاسِقِيَانُ مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ رَجُلٍ
مِنْ قَوْمِهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ التَّائِيَةِ وَالتَّقْطَانِ
إِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ أَحَدُ بَيْنَ التَّلَاثَةِ
فَأَتَيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهَا مَاءٌ رَمَزُ
فَشَرَحَ صَدْرِي إِلَى كَذَا وَكَذَا قَالَ قَتَادَةُ
قُلْتُ لِأَنَسٍ مَا يَعْزِي قَالَ إِلَى أَسْفَلِ بَطْنِي قَالَ
فَأَسْتُخْرِجَ قَلْبِي فَعَسَلِ بِمَاءٍ زَمَزَمَةٍ أَعِيدَ

تفسیر سورۃ الضحیٰ

حضرت جندب بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں میں غار میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ
کی انگلی مبارک سے خون بہہ نکلا تو آپ نے فرمایا "تو ایک انگلی ہی تو
ہے جو خون آلود ہوئی اور یہ تکلیف تجھے اللہ ہی کے راستے میں
پہنچی" راوی فرماتے ہیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آنے میں تاخیر ہو گئی تو مشرکین نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو چھوڑ دیا گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ما
ودعک ربک وما قلیٰ یہ حدیث حسنہ صحیح ہے۔
شعبہ اور ثوری نے اسے اسود بن قیس سے روایت کیا ہے۔

تفسیر سورۃ الم نشرح

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے ایک آدمی
سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بیت
شریف کے پاس بیداری اور سونے کے درمیان تھا کہ ایک
کنے والے سے سنا کہ رہا مقتان میں سے ایک ہیں پھر
میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا۔ اس میں آب زمزم
تھا۔ پھر میرا سینہ یہاں سے یہاں تک چاک کیا گیا قتادہ کہتے
ہیں میں نے حضرت انس سے پوچھا کہاں تک انہوں نے
فرمایا بیٹ کے بچے حصے تک چاک کیا۔ قلب اقدس
نکالا گیا اسے آب زمزم سے دھویا گیا اور اپنی جگہ رکھ دیا
گیا پھر اے ایمان و حکمت سے بھر دیا گیا۔ اس حدیث میں ایک

اسے جس نے دیا اور پھر گلاری کی اور سب سے اچھی چیز کی تصدیق کی تو بہت جلد ہم اسے آسانی میا کریں گے اور وہ حسن نے بخل کیا اور بے
پرواہ بنا اور سب سے اچھی چیز کو جھٹلایا تو ہم بہت جلد اسے دشواری میا کر دیں گے۔ اسے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا۔

طویل واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں
حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے

تفسیر سورۃ والتین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے
ہیں جو آدمی سورہ "التین والزتور" "ایس اللہ با حکم الحاکمین"
(یعنی مکمل پڑھے اسے یہ کہنا چاہیئے "بلی وانا علی ذلک من
الشاہدین" یہ حدیث اس سند کے ساتھ اعرابی کے
واسطہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
اس اعرابی کا نام نہیں لیا گیا۔

تفسیر سورہ اقرار باسم ربک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے "سندع الزبانیہ"
کے متعلق روایت ہے کہ ابو جہل نے کہا اگر میں نے محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) کو نماز پڑھتے دیکھا تو ان کی گردن روند
ڈالوں گا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر وہ ایسا
کرتا تو فرشتے اسے کھلم کھلا پکڑتے" یہ حدیث حسن صحیح
غریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ ابو جہل
آگیا اس نے تین بار کہا کیا میں نے تمہیں اس سے نہیں روکا
نماز سے فراغت پر آپ نے اسے جھڑکا تو ابو جہل کہنے لگا
تمہیں معلوم ہے کہ یہاں (مکہ مکرمہ) میں کوئی مجلس میری مجلس سے
بڑی نہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "قلیدر
نادیر سندع الزبانیہ" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے
ہیں اگر وہ اپنی مجلس طلب کرتا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کے

مکانہ "تُرْحَشِيْ اِيْمَانًا وَحِكْمَةً" وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ
هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ۔

وَمِنْ سُوْرَةِ وَالتِّينِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَمْرٍَا سَعْيَانَ عَنْ اِسْمَعِيْلَ
بْنِ اُمِيَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَدْوِيًّا اَعْرَابِيًّا يَقُوْلُ
سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَدْوِيًّا يَقُوْلُ
مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ وَالتِّينِ وَالتَّوْحِيْدِ فَقَرَأَ اَلَيْسَ
رَبُّهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ فَلْيَقُلْ بَلَى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ
الشَّاهِدِيْنَ هَذَا حَدِيْثٌ اِسْتَمَارَ يَدْوِيٌّ بِهَذَا الْاِسْنَادِ عَنْ
هَذَا الْاَعْرَابِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَلَا يَسْتَحِيْ

سُوْرَةِ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بَن مُّحَمَّدٍ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ
مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَرَّيْطِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ سَمِعْتُ الزُّبَايْنَةَ قَالَتْ قَالَ اَبُو جَهْلٍ لِّبْنِ رَافِعٍ
مُحَمَّدًا يَصَلِّيْ لَاطَانَ عَلَى عُنُقِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ فَعَلَ لَا خَذَلْتَهُ الْمَلَائِكَةُ عِيَانًا هَذَا
حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشْجَرِيُّ نَا اَبُو
خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَصَلِّيْ فَجَاءَ اَبُو جَهْلٍ فَقَالَ اَلَمْ اَنْهَكَ
عَنْ هَذَا اَلَمْ اَنْهَكَ عَنْ هَذَا اَلَمْ اَنْهَكَ عَنْ
هَذَا فَاَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَبَرَدَهُ فَقَالَ اَبُو جَهْلٍ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا يَهَا
نَا اَكْثَرُ مِنْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

اللہ انجیر کی قسم اور زیتون، طور سینا اور اس امان والے شہر کی قسم ہم نے ادنیٰ کو اچھی صورت پر بنایا پھر اسے پہنچی جسے نچی حالت کی طرف پھیر دیا اگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ انہیں عید
ثواب ہے تو کی چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر باعث ہے کیا انہیں جاکوں سے بڑھ کر حاکم نہیں۔ تہ ہاں کیوں نہیں اور میں اس پر گواہوں سے ہوسکے ابھی ہم سپاہیوں کو بلاتے ہیں آپ پکار

فرشتے اسے پکڑ لیتے یہ حدیث حسن عزیز صحیح ہے۔
اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

تفسیر سورہ لیلۃ القدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت یوسف بن سعد سے روایت ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کے بعد ایک شخص نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے سامنے کھڑا ہوا اور کہنے لگا آپ نے مسلمانوں کا منہ کالا کر دیا آپ نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے زیادہ غصہ نہ دکھاؤ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بنو امیہ نے مبراہ کھائے گئے تو آپ نے ناپسند فرمایا اس پر آپ کو یہ آیت نازل ہوئی انا اعطیناکم اکثر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے جنت کی ایک نہر کو تر عطا کی نیز یہ نازل ہوئی انا انزلنا فی لیلۃ القدر الخ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بعد بنو امیہ بادشاہ ہوں گے قاسم فرماتے ہیں ہم نے حساب کیا تو پورے ہزار روپے بنتے تھے نہ زائد تھے نہ کم یہ حدیث عزیز ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق (یعنی قاسم بن فضل کی روایت سے) پہچانتے ہیں۔ یوسف بن مازن کا واسطہ بھی مذکور ہے قاسم بن فضل حدیثی ثقفی بنی بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے انہیں ثقہ قرار دیا۔ یوسف بن سعد مجہول شخص ہے۔ ہم اسے حدیث کو انصاف کے ساتھ صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

.....

حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا آپ کے بھائی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص یور سال قیام کرے لیلۃ القدر کو پائے گا۔ حضرت ابی

فہید بن عذابہ سے روایت ہے الترمذی قال ابن عباس واللہ لو دعا نادیہ لاخذتہ زبانیہ اللہ ہذا حدیث حسن غریب صحیح وفیہ عن ابی ہریرۃ۔

وَمِنْ سُورَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَأْيُ بْنُ دَاوُدَ الطَّبِيسِيُّ نَأْيُ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ الْحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يُوْسُفَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا بَايَعَهُ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ سَتَوَدُّتُ وَجُوهَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ لَا تُؤْتِيَنَّ رَحِمَكَ اللَّهُ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيَ بَنِي أُمِّيَّةَ عَلَى مَنبَرِهِ فَنَسَاءَ ذَلِكَ فَتَرَلْتُ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ يَا مُحَمَّدُ يَعْنِي نَهْمًا فِي الْجَنَّةِ وَتَرَلْتُ إِنَّا أَنْزَلْنَا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ يَمُرُّ بِهَا بَعْدُ بَنُو أُمِّيَّةَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ الْقَاسِمُ فَقَدْ نَهَاها فَإِذَا هِيَ أَلْفُ شَهْرٍ لَا تَزِيدُ يَوْمًا وَلَا تَنْقُصُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ وَقَدْ قِيلَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَازِنٍ وَالْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ الْحَدَّثَنَا ابْنُ هُوَيْثَةَ وَثَّقَهُ وَيْحِيُّ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَيُوْسُفُ بْنُ سَعْدٍ رَجُلٌ مَجْهُولٌ وَلَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ عَلَى اللَّفْظِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَأْيُ سَفْيَانَ عَنْ

عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ وَعَاصِمِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَبْرِ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَعْبٍ أَنَّ أَخَاكَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ

اے بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر۔

يُصِيبُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ يَغْفِرُ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ
الرَّحْمَنِ لَقَدْ عَلِمَ أَتَهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ
رَمَضَانَ وَأَتَهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَلَكِنَّهُ أَرَاهُ
وَأَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ ثُمَّ حَفَّتْ لَا يَسْتَتِنِي أَتَهَا
لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ قَالَ قُلْتُ لِمَا يَا بِي شَيْءٍ
تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْآيَةِ الَّتِي
أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ
بِالْعَلَامَةِ أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ
لَهَا هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ صَحِيحٍ.

سُورَةُ لَمْرِكُنْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ مُهْدِيٍّ نَاسِقِيَانُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ قُلْفُلٍ قَالَ
سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ قَالَ ذَلِكَ
إِبْرَاهِيمُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سُورَةُ إِذَا زُلْزِلَتْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ الْمُبَارَكِ نَاسِقِيَانُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى
بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا
قَالَ أَتَدْرُونَ مَا أَخْبَارُهَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ
أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا تَقُولُ عَمِلَ يَوْمَ كَذَا
كَذَا وَكَذَا فَهَذِهِ أَخْبَارُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَمِنْ سُورَةِ الْمَكَمِ التَّكَاثُرُ

لے اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔

بن کعب نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن کو بخشنے انہیں معلوم
تھا کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرہ میں سے اور تائیسویں
شب ہے لیکن ان کا مطلب یہ تھا کہ لوگ اسی پر بھروسہ
نہ کر لیں۔ پھر انہوں نے انشاء اللہ کے بغیر (یقینی) قسم کھائی۔
کہ وہ ستائیسویں شب ہی سے فرماتے ہیں میں نے کہا اے ابو منذر!
آپ کس دلیل سے فرماتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا اس نشانی
کے ساتھ جس کی نبی اکرم صلی علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی وہ یہ
کہ اس دن سورج کی شعاع نہیں ہوتی۔ یہ حدیث حسن

صحیح ہے

تفسیر سورہ لم یکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کو "خیر البریہ" (بہترین مخلوق) کہا تو آپ نے (تواضع کے
طور پر) فرمایا وہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورہ اذا زلزلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی "یومئذٍ تُحَدِّثُ
أَخْبَارَهَا" پھر فرمایا "جانتے ہو اس (زمین) کی خبریں کیا ہیں؟
صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔
آپ نے فرمایا اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر مرد و عورت پر اس
کے ان اعمال کی گواہی دے گی جو انہوں نے اس کی پیٹھ
پر کئے وہ کہے گی "اَسْ نَفْلًا فُلًا دُنْ فُلًا فُلًا عَمَلٍ
کَیَا" یہی اس کی خبریں ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب

تفسیر سورہ المکم التکاثر

حضرت مطرف بن عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ "الہاکم النکاث" پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا انسان کتنا ہے "میرا مال" حالانکہ تیرا تو صرف وہی مال ہے جو صدقہ کر دیا یا کھا کر ناکر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں "ہم ہمیشہ عذاب قبر میں شک کیا کرتے تھے حتیٰ کہ "سورۃ الہاکم النکاث" نازل ہوئی ابو کریم کبھی بواسطہ عمرو بن ابی قیس اور ابن ابی یعلیٰ منہال سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

.....

حضرت عبد اللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جب آیت کریمہ "ثُمَّ تَسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنْ النَّعِيمِ" نازل ہوئی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سے کس نعمت کے بارے میں سوال ہوگا ہمارے پاس ادو ہی تو نعمتیں ہیں کھجور اور پانی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب تمہارے پاس ہوں گی تھ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت نازل ہوئی "ثُمَّ تَسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنْ النَّعِيمِ" لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سے کس نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا ہمارے پاس تو صرف یہی دو چیزیں ہیں (کھجور اور پانی) ہیں دشمن حاضر ہے اور تمہاری ہمارے کا ندھوں پر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "عنقریب تمہیں ایسا ہوگا" ابن عیینہ کی روایت میرے نزدیک

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ حَرْبٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُفِنَ فِي الْهَيْكَلِ النَّكَثِ قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَا لِي مَالِي وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ أَوْ أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبَسْتَ فَأَبْلَيْتَ هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا حَكَّامُ بْنُ سَلَمَ الْبَارِزِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنِ الْحَجَّابِ عَنِ ابْنِ نَهْشَلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ عَنْ حَبِيشٍ عَنْ أَبِي قَالَ مَا لَنَا نَسَلُ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ حَتَّى نَزَلَتْ الْهَيْكَلِ النَّكَثِ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ مَرَّةً عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ أَبِي لَيْلَى عَنِ ابْنِ نَهْشَلٍ هَذَا أَحَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَالِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَيُّ النَّعِيمِ تُسْأَلُ عَنْهُ وَإِنَّمَا هُمَا الْأَسْوَدَانِ الثَّمَرُ وَالْمَاءُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ قَالَ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنْ أَيِّ النَّعِيمِ تُسْأَلُ وَإِنَّمَا هُمَا الْأَسْوَدَانِ وَالْعَرُّ وَحَاضِرٌ دَسِيْقٌ فَاذْأَعْلَى عَوَاتِقُنَا قَالَ إِنَّ ذَلِكَ سَيَكُونُ وَحَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ

ابن ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آئندہ پیش آنے والے واقعات پر نگاہ تھی (مترجم)

زیادہ صحیح ہے۔ ابو بکر بن عیاش سے سفیان بن عیینہ حفظ
ہیں اور ان کی روایات اصح ہیں۔

.....

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن بندہ
سے سب سے پہلے نعمت کے بارے میں سوال ہوگا۔
اس سے پوچھا جائے گا کیا ہم نے تمہیں جسمانی صحت
نزدی اور ٹھنڈے پانی سے سیراب نہ کیا
؟ یہ حدیث عزیز ہے۔ ضحاک، عبد الرحمن
بن عوزب کے بیٹے ہیں عسزم بھی کہا
جاتا ہے۔

تفسیر سورہ کوثر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے "انا اعطیناک الکوثر" کے
بارے میں مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یہ (کوثر) جنت میں ایک نہر ہے۔ راوی فرماتے ہیں حضور
نے مزید فرمایا میں نے جنت میں ایک نہر دیکھی جس کے دونوں
کنارے موتیوں کے قصبے ہیں۔ میں نے پوچھا اے جبرئیل!
یہ کیا ہے؟ حضرت جبرئیل نے عرض کیا یہ وہ کوثر ہے جو اللہ
تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں چلا
جا رہا تھا کہ اتنے میں ایک نہر سامنے آئی جس کے کنارے
موتیوں کے قصبے ہیں میں نے فرشتے سے پوچھا یہ کیا ہے؟
اس نے عرض کیا یہ وہ (حوض) کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے
آپ کو مرحمت فرمایا۔ پھر اس نے اس کی مٹی میں ہاتھ مارا
تو اس سے مشک نکلا اس کے بعد میرے لیے
سدرۃ المنتقی اٹھایا گیا تو میں نے اس کے پاس
ایک عظیم نور دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ أُصْحَمٍ مِنْ هَذَا سَفْيَانُ بْنُ
عُيَيْنَةَ أَحْفَظُ وَأَصَحُّ حَدِيثًا مِنْ أَبِي بَكْرٍ
بْنِ عِيَّاشٍ.

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَاشِبًا عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ عَرْنَمٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَعْنِي الْعَبْدُ مِنَ
التَّعْلِيمِ أَنْ يُقَالَ لَكَ أَنْ نَصَحْتَ لَكَ جِسْمَكَ وَ
نُورِيكَ مِنَ الْبَارِدِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالضَّحَّاكُ
هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَزْزٍ وَيُقَالُ عَرْنَمٌ.

وَمِنْ سُورَةِ الْكَوْثَرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ نَهْرٌ فِي
الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ
نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ قَبَابُ التُّلُوءِ قُلْتُ مَا هَذَا
يَا جِبْرِئِيلُ قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ اللَّهُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاشِرٌ بَنْ
الْعُمَانِ أَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذْ عُرِضَ لِي
نَهْرٌ حَافَتَاهُ قَبَابُ التُّلُوءِ قُلْتُ لِلْمَلِكِ مَا
هَذَا قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ اللَّهُ فَتَالَ
ثُمَّ ضَرَبَ يَمِينَهُ إِلَى طِينَةٍ فَاسْتَخَرَجَ مِسْكًا
ثُمَّ مَفَعَتْ لِي سِدْرَةٌ الْمُنْتَهَى فَرَأَيْتُ عِنْدَهَا
نُورًا عَظِيمًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَتَد

رَوَى مِنْ غَيْرٍ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ.

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے متقد و طرق سے مروی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوثر جنت کی ایک نہر ہے اس کے کنارے سونے کے ہیں اور وہ موتیوں اور یاقوت پر جلتی ہے اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورہ فتح

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کرام کے ساتھ ساتھ مجھ سے بھی مسائل پوچھا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ ان سے پوچھتے ہیں حالانکہ ان جیسے تو ہمارے (ڑکے ہیں)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ پوچھنا اس (فضیلت کی) وجہ سے ہے جس کا تمہیں علم ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ (حضرت ابن عباس) سے اس آیت کے بارے میں پوچھا "اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ" میں نے عرض کیا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتائی تھی۔ پھر آخر تک سورت پڑھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم اس کے متعلق میں بھی وہی ہوں جو تم جانتے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، ابوالشعر سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ البتہ انہوں نے کہا "حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ان سے پوچھتے ہیں حالانکہ ہمارے بھی ان جیسے ڑکے ہیں

تفسیر سورہ تبت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر تشریف لے گئے

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا هَذَا دَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ السَّكَّابِ عَنْ مَحَارِبِ بْنِ دَنَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْدَاهُ عَلَى الدَّرِّ وَالْيَأْقُوتُ تَرْتَبَةُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَمَاءُهُ أَحْلَى مِنَ الْعُسْلِيِّ وَأَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَمِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا سَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يُسَالُنِي مَعَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَسْأَلُكُمْ وَلَنَا بَنُونَ مِثْلَهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَأَلَهُ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَقُلْتُ إِنَّمَا هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمُ آيَاتَهُ وَقَدْ أُمِرْتُ إِلَى آخِرِهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُو هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَسْأَلُكُمْ وَلَنَا أَبْنَاؤُكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَمِنْ سُورَةِ تَبَّتْ

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا هَذَا دَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَرْبُوعٍ قَالَ دَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ

اور پکارا "یا صبا حاہ" قریش آپ کے پاس جمع ہو گئے آپ نے فرمایا میں تمہیں آنے والے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں بتاؤ تو سہی! اگر میں تمہیں خبر دے دوں کہ دشمن تم پر صبح یا شام کو حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری نصیحت کو رو گے؟ ابولہب نے کہا "تم نے ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا تمہارے لیے ہلاکت ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی "تبت یذا ابی لہب ونب" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورہ اخلاص

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہمیں اپنے رب کا نسب بتائیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی "قل ہو اللہ احد" "حمد" وہ ہے جو نہ خود جنے اور نہ کسی سے جنا گیا ہو کیونکہ ہر پیدا ہونے والے کے لیے موت ہے اور ہر مرنے والا اپنے وارث چھوڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے نہ موت ہے اور نہ ہی اس کا کوئی وارث ہے "لم یکن لکفوا" احد اس کا کوئی شبہ نہیں اور نہ ہی کوئی اس کے برابر ہے اور اس کی مثل کوئی چیز ہے۔

حضرت ابو مالیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے معبودان باطلہ کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا ہمیں اپنے رب کا نسب بتاؤ راوی فرماتے ہیں اس پر حضرت جبریل علیہ السلام یہ سورت لے کر اترے "قل ہو اللہ احد" اس کے بعد گزشتہ حدیث کے ہم معنی مذکور ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔ ابو سعد کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے ابو سعد کا نام محمد بن میسر ہے

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ صَعْدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَذَاتُ يَوْمٍ عَلَى الصَّفَا فَنَادَى يَا صَبَا حَاهُ فَاجْتَمَعَتِ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَقَالَ إِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ هَذَا بَشِيرٌ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّي أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ مُسَيِّكُكُمْ أَوْ مُصَيِّحُكُمْ الْكُتْمُ نَصْرًا قُرُونِي فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ إِنْ هَذَا اجْتَمَعْنَا تَبَالَكَ فَاَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تَبَّتْ يَدَايَ ابْنِ لَهَبٍ وَتَبَتْ هَذِهِ أَحَدِيَّتُ حَسَنٍ صَبِيرٍ.

وَمِنْ سُورَةِ الْإِخْلَاصِ

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو سَعِيدٍ هُوَ الصَّدْحَاقِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا لِلرَّسُولِ اللَّهُ صَدَقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلُنُسَبُ لَنَا رَبُّكَ فَاَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ فَالْقَصْدُ الَّذِي يُلِدُّ وَلَمْ يُؤْلَدْ لَا تَلَهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُؤْلَدُ إِلَّا سَيَمُوتُ وَلَيْسَ شَيْءٌ يَمُوتُ إِلَّا سَيُورَثُ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمُوتُ وَلَا يُولَدُ وَلَمْ يَكُنْ لَكَ كُفُوًا أَحَدٌ قَالَ لَوْ يَكُنْ لَهُ شَيْبَةٌ وَلَا عَدْلٌ وَلَا يَسْ كَمَثَلِهِ شَيْءٌ.

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَنَّ التَّبِيعِيَّ صَدَقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ إِلَهُتَهُمْ فَقَالُوا أَلُنُسَبُ لَنَا رَبُّكَ قَالَ فَاتَاهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهَذِهِ السُّورَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعْدٍ وَابْنِ سَعْدٍ رَأْسُهُ مُعْتَدَلٌ بَيْنَ مُيَسَّرٍ.

ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو جائیں اور وہ تباہ ہو ہی گیا تھے فرما دیجئے وہ اللہ ایک ہے۔

تفسیر سورۃ المعوذتین

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا "اے عائشہ! اس کی شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ یہی اندھیرا کرنے والا ہے جب چھپ جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

.....

حضرت عقبہ بن عامر جھنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر چند ایسی آیات نازل فرمائیں جن کی مثل نہیں دیکھی گئیں۔ یہ (دوسو تیس) قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

.....

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان میں روح پھونکی تو ان کو چھینک آئی انہوں نے "الحمد للہ" کہا اور اس کے حکم سے اس کی تعریف کی۔ ان کے رب نے فرمایا "رحمک اللہ" "اے آدم! تم ان فرشتوں کی طرف جاؤ وہاں فرشتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی۔ انہیں کہو "السلام علیکم" فرشتوں نے کہا "وعلیکم السلام" ورحمۃ اللہ پھر وہ اپنے رب کے پاس آئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "یہ تمہاری اور تمہاری اولاد کی نجات (سلام) ہے" مزید فرمایا ان میں جو چاہو اختیار کرو اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے دونوں ہاتھ بند کر رکھے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا میں نے رب تعالیٰ کا دامن ہاتھ اختیار کیا حالانکہ اس کے دونوں

وَمِنْ سُورَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَاعِبُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَأَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِذِي بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا فَإِنَّ هَذَا هُوَ الْغَاسِقُ إِذَا وَقَبَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِبُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ نَائِبِ قَيْسٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَاصِمٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ آيَاتٍ لَمْ يَرِ مِثْلُهُنَّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْمُنَادِرِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۳۸

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِبُ أَبِي عُبَيْدٍ نَائِبُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْقُبَيْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَنَفَعَهُ فِيهِ الرُّوحَ عَطَسَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَحَمِدَ اللَّهُ بِأَذْنِهِ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ يَا آدَمُ اذْهَبْ إِلَى أَوْلِيكَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى مَلَائِكَةٍ مِنْهُمْ جُلُوسٌ فَقُلْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالُوا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحِمَتُ اللَّهِ لَكَ رَجَعُ إِلَى رَبِّهِ قَالَ إِنَّ هَذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَيْنِكَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ اللَّهُ لَهُ وَيَدَا هُ مَقْبُوضَتَانِ اخْتَرَا أَيُّهُمَا نَشِئْتَ قَالَ اخْتَرْتُ يَمِينِي رَبِّي

ہاتھ دہانے اور بابرکت ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مٹھی کھولی تو اس میں حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد موجود تھی عرض کیا "اے رب! برکت ہے؟" اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تمہاری اولاد ہے۔ آپ نے دیکھا کہ تمام انسانوں کی آنکھوں کے درمیان اس کی عمر تحریر ہے۔ ان میں ایک شخص سب سے زیادہ روشن ہے۔ عرض کیا یا رب! یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرے بیٹے حضرت داؤد علیہ السلام ہیں۔ اور میں نے اس کی چالیس سال عمر لکھی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے اللہ! اس کی عمر بڑھا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کے لیے یہی عمر لکھی ہے عرض کیا اے میرے پروردگار! میں نے اپنی عمر سے ساٹھ سال نہیں دے دیئے۔ فرمایا تمہارا اور ان کا معاملہ ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ جنت میں رہے پھر وہاں سے اتارے گئے آپ اپنی عمر کو شمار کرتے تھے۔ حضور فرماتے ہیں پھر آپ کے پاس موت کا فرشتہ آیا آدم علیہ السلام نے فرمایا تم نے جلدی کی میری عمر ہزار سال مفتر ہے فرشتے نے عرض کیا ٹھیک لیکن آپ نے اس میں سے ساٹھ سال اپنے بیٹے حضرت داؤد علیہ السلام کو دے دیئے تھے۔ پس آدم نے انکار کیا اور ان کی اولاد نے بھی انکار کیا حضرت آدم سے بھول ہوئی اور آپ کی اولاد بھی بھولتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اسی دن سے لکھنے اور گواہوں کا حکم ہوا۔ یہ حدیث حسن

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

دَكَلْتُ يَدِي رَبِّي يَمِينٌ مُبَارَكَةٌ ثُمَّ بَسَطَهَا
فَإِذَا فِيهَا أَدَمٌ وَذُرِّيَّتُهُ فَقَالَ أَيُّ رَيْتَ مَا
هَؤُلَاءِ قَالَ هَؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَإِذَا كُلُّ الْإِنْسَانِ
مَكْتُوبٌ عُمُرُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَإِذَا فِيهِمْ رَجُلٌ
أَمْنُوا لَهُمْ أَوْ مِنْ أَمْنُوهُمْ قَالَ يَا رَبِّ مَنْ
هَذَا قَالَ هَذَا ابْنُكَ دَاوُدُ وَقَدْ كَتَبْتُ
لَهُ عُمُرَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ يَا رَبِّ زِدْهُ فِي
عُمُرِهِ قَالَ ذَاكَ الَّذِي كُتِبَ لَهُ فَقَالَ أَيُّ
رَيْتَ فَإِنِّي زِدُّ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمُرِي سِتِّينَ
سَنَةً قَالَ أَنْتَ ذَٰلِكَ قَالَ ثُمَّ أُسْكِنُ الْجَنَّةَ
مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَهْبِطُ مِنْهَا فَكَانَ أَدَمُ يَعُدُّ
لِنَفْسِهِ قَالَ فَإِنَّا كَامِدُكَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُ
أَدَمُ قَدْ عَجَلْتُ قَدْ كُنْتُ فِي الْعُمْرِ سَنَةً قَالَ
بَلَى وَلَكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوُدَ سِتِّينَ
سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَنَسِيَ
فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ قَالَ فَمَنْ يَوْمَئِذٍ أُمِرَ
بِالْكِتَابِ وَالشُّهُودِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

باب ۳۸۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے زمین پیدا
فرمائی تو وہ حرکت کرنے لگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پیدا کئے اور
انہیں زمین پر رکھ دیا چنانچہ وہ ٹھہر گئی۔ فرشتوں کو پہاڑوں کی
شدت اور قوت پر تعجب ہوا انہیں نے عرض کیا اے پروردگار! کیا
تیری مخلوق میں پہاڑوں سے بھی طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں
لوہا ہے انہوں نے عرض کیا یا رب! تیری مخلوق میں لوہا ہے
بھی زیادہ طاقت والی کوئی چیز ہے۔ فرمایا "ہاں آگ ہے" انہوں نے

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَزِيدُ بْنُ
هَارُونَ أَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ
بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ
جَعَلَتْ تَمِيدٌ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا
فَاسْتَمَرَّتْ فَعَجَبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ
الْجِبَالِ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَذَا مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ
أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ الْحَدِيدُ فَقَالُوا

يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنْ الْحَدِيدِ
 قَالَ نَعَمْ النَّارُ قَالُوا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ
 شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ الْمَاءُ قَالُوا يَا
 رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ
 قَالَ نَعَمْ الرِّيحُ قَالُوا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ
 شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيحِ قَالَ نَعَمْ ابْنُ الْإِمَامِ
 تَصَدَّقْ بِصَدَقَتِي بِمِثْلَيْهَا يُخَذِّفُهَا مِنْ شِمَالِهِ
 هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِضُكَ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ
 هَذَا الْوَجْهِ.

پھر پوچھا اے پروردگار! آگ سے بھی زیادہ طاقت والی
 کوئی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ہاں پانی ہے"
 پھر عرض کیا "اے رب! تیری مخلوق میں پانی سے
 بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا "
 ہاں ہوا ہے" پوچھا "ہوا سے بھی زیادہ سخت
 کوئی مخلوق ہے؟" وہ اپنے دامن ہاتھ سے
 صدقہ دیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پوشیدہ رکھتا ہے۔
 یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرفوعاً صرف اسی
 طریق سے جانتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب الدعوات

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضِيلَتُ دُعَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز
 بزرگ تر نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے
 صرف عمران قحطان کی روایت سے مرفوعاً جانتے
 ہیں۔ محمد بن بشار نے بواسطہ عبد الرحمن
 بن ہمدی، عمران قحطان سے اس کے
 ہم معنی حدیث روایت کی۔

عنوان بالاکادوسر باب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
 سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا "دُعا، عبادت کا مغز ہے۔"

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ
 ۱۲۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ
 أَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عِمْرَانَ الْقَطَّانَ
 عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْدَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ
 هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِضُكَ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ
 حَدِيثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 بَشَارٍ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ عِمْرَانَ
 الْقَطَّانِ بِخَوَرٍ.

بَابُ مِنْهُ

۱۲۹۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا وَلَيْدُ بْنُ
 مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ كَهِيلَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
 جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي بَنٍ صَالِحٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دعا ہی تو) عبادت ہے پھر پڑھا (ترجمہ) "اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا بے شک وہ لوگ جو میری عبادت (دعا) سے تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلت کے ساتھ جہنم میں داخل ہوں گے" یہ حدیث حسن صحیح ہے منصور اور عیسیٰ نے اسے حضرت ذر سے روایت کیا اور ہم اسے ذر ہی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

اسی عنوان کے ایک اور باب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی اللہ تعالیٰ سے سوال نہ کرے اس پر اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے وکیع نے بواسطہ متعدد افراد، ابوالملیح سے یہ حدیث روایت کی۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اسحاق بن منصور نے بواسطہ ابوعاصم، حمید ابوالملیح اور ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اسے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی۔

فضیلت ذکر

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! احکام اسلام مجھ پر غالب آگئے ہیں مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جسے میں انہماک سے کرتا رہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نیزی زبان ہر وقت ذکر اللہ سے تر رہنی چاہیے" یہ حدیث

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْعِبَادَةُ هَذَا أَحَدِيْثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهْيَعَةَ.

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاصِرُ بْنُ مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُسَيْبٍ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ ذَرٍّ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ذَرٍّ.

باب ۳۵۱ منہ

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَاحَاتٍ عَنْ ابْنِ إِسْعَاقَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ وَتَدْرَأُ رَوَى وَكِيعٌ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ هَذَا الْحَدِيثُ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّ أَبَا عَاصِمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

باب ۳۵۲ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الذِّكْرِ

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاصِرُ بْنُ مَعَاوِيَةَ عَنْ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ شَرَّ أَعْيُنِ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَكْتَسِبْتُ بِهِ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ

حَسَنٌ غَرِيبٌ بَابُ مَنْهُ

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ لِبَلِيْعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَحَدُ الْعِبَادِ أَفْضَلُ دَرَجَةٍ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ الذَّاكِرُونَ مِنَ اللَّهِ كَثِيرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمِنَ الْغَارِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ لَوْ صَاحَبَ سَيْفِهِمُ فِي الْكُفَّاءِ وَالنَّشْرِ كَيْنَ حَتَّى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَصِبَ وَمَا كَانَ الذَّاكِرُونَ اللَّهُ كَثِيرًا أَفْضَلُ دَرَجَةٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِتْمَانُهُ مِنْ حَدِيثِ دَرَّاجٍ

بَابُ مَنْهُ

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَرْبٍ أَنَا الْقُضْلِيُّ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ مَرْثُومٍ عَنْ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَحْرَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُتَّكَمُّ بِخَيْرٍ أَعْمَالِكُمْ وَأَرْكَهَاءُ عِنْدَ مَبْدِئِكُمْ وَأَرْفَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ رِئَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقُوا أَعْدَوكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ ذَكَرُوكَ اللَّهُ قَالَ مُعَاذُ اللَّهِ جَبَلٌ مَاشِيٌّ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذَكَرِ اللَّهَ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ مِثْلَ هَذَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَمَعْدَى بَعْضُهُمْ عَنْهُ فَأَرْسَلَهُ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُونَ فَيَذْكُرُونَ
اللَّهُ مَا لَكُمْ مِنَ الْفَضْلِ
۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِبُ الرَّحْمَنِ

حسن غریب ہے۔ کثرت ذکر

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن کس کا درجہ بڑا ہوگا آپ نے فرمایا کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کا ابوسعید فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی سے بھی؟ آپ نے فرمایا اگر وہ اپنی تلوار کفار و مشرکین پر چلائے یہاں تک کہ ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے تو پھر بھی اللہ تعالیٰ کو زیادہ یاد کرنے والوں کا درجہ بڑا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے درج کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

قبولیت ذکر

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے نزدیک اچھا اور پاکیزہ ہے تمہارے درجات میں سب سے بلند اور اللہ کی راہ میں سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہے۔ اور تمہارے لیے اس سے بھی بہتر ہے کہ تمہارا دشمن سے مقابلہ ہو تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں صحابہ کرام نے عرض کیا "یا رسول اللہ! ہاں ضرور بتائیے آپ نے وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔" حضرت ابودرداء فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر عذاب الہی سے بچنے والی کوئی چیز نہیں۔ بعض راوی نے اسے حضرت عبداللہ بن سعید سے اس کی مثل روایت کیا۔ اور بعض نے ان ہی سے مرسل روایت کیا ہے۔

فضیلت حلقہ ذکر

اغرابی سلم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت ابوبہرہ اور

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جماعت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں، رحمت ان پر سایہ نکلن ہوتی ہے، ان پر اطمینان قلب افزا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی مجلس (فرشتوں) میں انے کا ذکر کرتا ہے۔ یہ حدیث حسنہ صحیحہ ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف نکلے اور (حاضرین سے) پوچھا تم کیوں بیٹھے ہو انہوں نے کہا ہم اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں، فرمایا کیا اللہ کی قسم! اللہ کے ذکر ہی کے لیے بیٹھے ہو۔ انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم! ہم صرف اسی مقصد کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا سنو! میں نے کسی الزام یا نہت کے پیش نظر تم سے قسم نہیں لی اور باوجودیکہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب حاصل تھا، پھر بھی تم میں سے کوئی مجھ سے کم احادیث رکھنے والا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کی مجلس میں تشریف لائے اور فرمایا تمہیں کس چیز نے بٹھا رکھا ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہم اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی تعریف کرنے بیٹھے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور ہم پر احسان فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اللہ کی قسم! تم اسی خاطر بیٹھے ہو، عرض کیا اللہ کی قسم! ہم تو محض اس مقصد کے لیے بیٹھے ہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا میں نے تمہیں اس لیے قسم نہیں کہ تم پر کوئی تہمت یا الزام رکھنا مقصود ہے۔ میرے پاس جبریل آئے اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے باعث فرشتوں پر فخر فرماتا ہے۔ یہ حدیث حسنہ غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں ابو نعیم سعوی کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے۔ ابوشمان ہندی کا نام عبدالرحمن بن مل ہے۔

اللہ کے ذکر سے خالی مجلس

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم

ابن مہدی نَسَفَيَان عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَعْمَرِيِّ مُسْلِمٍ أَنَّهُ شَهِدَ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا أَحَقَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارِ نَا أَبُو نَعْمَانَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ مَعًا وَبِئَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قَالُوا اجْلِسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ قَالَ اللَّهُ مَا اجْلِسْكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا اجْلِسْنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي مَا اسْتَخْلَفْتُكُمْ تَهْنَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ يَمْنُرُ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ حَدِيثًا عِنْدَهُ مَتَى إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلَقَةٍ مِنْ أَحْصَاءِهِ فَقَالَ مَا اجْلِسْكُمْ قَالُوا اجْلِسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ لِمَا هَذَا نَالِ لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ عَلَيْنَا بِهِ فَقَالَ اللَّهُ مَا اجْلِسْكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا اللَّهُ مَا اجْلِسْنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ اسْتَخْلِفْكُمْ لَتَهْنَةٍ لَكُمْ أَنْتُمْ أَتَانِي جَبْرَائِيلُ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ يُبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو نَعْمَانَ السَّعْدِيُّ إِسْنَهُ عَمْرُو بْنُ عَيْسَى وَابْرَعُشَانُ التَّهْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مِلٍّ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُونَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس منعقدہ مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجا جائے وہ ان کے لیے نقصان دہ ہے اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے اور چاہے تو بخش دے یہ حدیث حسن ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

مسلمان کی دعا مقبول ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا فرماتا جو اس نے مانگی یا اس کی مانند کوئی برائی در کر دیتا ہے۔ جب تک کہ کسی گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ کرے اس بات میں حضرت ابوسعید اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ سختیوں اور مصائب میں اس کی دعا قبول فرمائے اسے صحت و کشادگی کی حالت میں کثرت سے دعا کرنی چاہیے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل ذکر ”لا الہ الا اللہ“ ہے اور افضل دعا ”الحمد للہ“ ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ علی بن مدینی اور کئی دوسرے حضرات نے موسیٰ بن ابراہیم سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

بْنُ مَهْزَبٍ نَاسُفِيَانُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى التَّوَّائِمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمًا مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تَذَرُّعٌ فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ مَوَّيَّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ.

باب ۳۹۱ أَنْ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي لَيْثَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو عَبْدًا عَاءً إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهُ مَا لَمْ يَدْعُ بِأَتَمِّ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ.

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ نَاعْبِيدُ بْنُ وَاقِدٍ نَاسِعِيدُ بْنُ عَطِيَّةَ اللَّيْثِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشِبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّكَ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الْمَشَدِّ أَيْدٍ وَالْكَرْبِ فَلْيَدْعُ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَرَبِيِّ نَاسِيٍّ عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خَرَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَقَدْ رَوَى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ

روایت کیا ہے

وَعَبْدُ وَاحِدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ هَذَا الْحَدِيثَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ذکر الہی میں مشغول رہتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن زکریا بنے ابی زائدہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ یہی کا نام عبد اللہ ہے

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ رَةِ الْمُحَارَبِيُّ قَالَا نَحْيِي بْنُ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي نَاصِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي نَاصِدَةَ وَالْبَهِيِّ إِسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ.

دعا اپنے آپ سے شروع کرنا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کا ذکر کرتے ہوئے اس کے لیے دعا مانگتے تو اپنے آپ سے ابتدا کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ ابو قطن کا نام عمرو بن شمیم ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الدَّاعِيَ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ ۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُوْفِيُّ نَا أَبُو قُطَيْبٍ عَنْ حَمْرَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا أَفَدَّ عَالًا بَدَأَ بِنَفْسِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَأَبُو قُطَيْبٍ إِسْمُهُ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ

دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تو اپنے چہرہ اقدس پر پھیرنے سے پہلے نیچے نہ جھوڑے محمد بن مشنی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں ”پھر سے پھر پھر سے پہلے واپس نہ لوٹاتے“۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف حماد بن عینی کی روایت سے پہچانتے ہیں وہ اس میں منفرد ہیں۔ وہ قلیل الحدیث ہیں ان سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الدُّعَاءِ ۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْجَهَنِّيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحْطِطْهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ لَمْ يَرُدَّهُمَا حَتَّى

خفظہ بنے ابے سفیانہ جمعی ثقہ
یہ - یحیی بنے سید قطانہ
نے اسے کہے توثیقہ کہ
ہے -

يَسْمَعُ بِهِمَا وَجْهَهُ هَذَا أَحَدُ يَتَّ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ
الْأَمِنْ حَدِيثُ حَمَادِ بْنِ عِيسَى قَدْ تَقَرَّرَ دِيمِ
وَهُوَ قَلِيلُ الْحَدِيثِ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ النَّاسُ
وَحَفْظُهُ بِنُ أَبِي سَفْيَانَ الْجُمُحِيُّ ثِقَةٌ وَثَقَّةٌ
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ.

دعا میں جلدی کرنا

حضرت ابو صریہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک
کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ
جلدی نہ کرے کہ کہے میں نے دعا مانگی اور وہ
قبول نہ ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو عبیدہ کا نام سعد ہے وہ عبد الرحمن
بن ازہر کے غلام ہیں انہیں مولیٰ عبد الرحمن بن عوف بھی کہا جاتا
ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے

صبح اور شام کی دعا

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے جو شخص روزانہ صبح و شام
تین تین مرتبہ یہ کلمات کہے اسے کوئی
چیز ضرر نہیں دے گی ”بسم اللہ الذی لا
یضر مع اسمہ شیء فی الارض و لا فی
السماء و هو السميع العليم“ اے حضرت
ابان پر ایک طرف فالج کا حملہ ہوا
ایک شخص ان کی طرف دیکھنے لگا تو انہوں
فرمایا کیا دیکھتے ہو؟ حدیث اسی طرح ہے
جس طرح میں نے تم سے بیان کی لیکن میں نے
اس دن نہیں پڑھی تھی تاکہ اللہ تعالیٰ

باب ۳۹۴ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَسْتَجِلُّ فِي دُعَائِهِ

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكُ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ
أَنُرْ هَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ
يَعْجَلْ يَقُولُ دَعْوَتُ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِي هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عُبَيْدٍ اسْمُهُ سَعْدٌ وَ
هُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَنُرْ هَرٍ وَيُقَالُ مَوْلَى
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ.

باب ۳۹۵ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ
هُوَ الطَّلِيلُ لِسَيِّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزَّنَادِ
عَنْ أَبِي رِيعٍ عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ
عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحٍ
كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءٍ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي
لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ
شَيْءٌ وَكَانَ أَبَانَ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفٌ فَلَمْ يَجْعَلِ
الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانَ مَا تَنْظُرُ أَمَا
أَنَّ الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَالْكَفَى لَمْ أَقْدَمْ

اے اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں دیتی اور وہی سننے جاننے والا ہے۔

محب پر اپنی تقدیر پوری کر دے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شام کے وقت کہے ”رضیت باللہ رباً بالاسلام دینا و محمد نبیاً“ اللہ (کے ذمہ کرم) پر اس کا حق ہے کہ وہ اس سے راضی ہو، یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شام کے وقت یہ کلمات کہتے ”امسینا و امسی الملک للہ سے ”و عذاب القبر“ تک لے اور صبح کرتے تو بھی یہی کلمات فرماتے لیکن امینا اور اسی کی جگہ صبحنا اور اصبح فرماتے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے اسی سند کے ساتھ ابن مسعود سے غیر مرفوع روایت کی ہے۔

.....

علی بن حجر، عبداللہ بن جعفر، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ والد۔ حضرت ابو صریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو تسلیم دیتے ہوئے فرماتے جب تم میں سے کوئی حج

لے میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر راضی ہوں لے اے اللہ ہماری صبح، شام، زندگی اور موت نیز ہے ہی لیے اور میری ہی طرف

ٹوٹنا ہے (مترجم)

يَوْمَئِذٍ لِيُخَيَّرَ اللَّهُ عَلَى قَدَرِكَ هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ۔

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيْدٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ عَقَبَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ سَعِيْدٍ الْمُرْزُبَانِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُمَسِّي رَضِيْتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرَضِّيَهُ هَذَا أَحَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ۔

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي وَكَيْعٍ نَاجِرِيُّ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ أَرَأَيْتُمْ قَالَ لَهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَ إِذَا أَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ مَّجِيْعٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ أَنَا سَهِيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ أَصْحَابَهُ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ

کرے تو یہ کہ ”اللهم بك اصبحنا“ الخ لہ اور شام کے وقت یہ کلمات کہ ”اللهم بك امسينا“ الخ یہ حدیث حسن ہے۔

عنوان کا دوسرا باب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسے کلمات بتلائیے جو میں صبح و شام پڑھا کروں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح و شام یہ کلمات پڑھا کرو اللہ عالم الغیب الخ ”اے اللہ! پوشیدہ دظاہر کو جاننے والے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے ہر چیز کے رب اور مالک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ نفس و شیطاں کی شر اور اس کی شرکت سے تیری پناہ چاہتا ہوں“ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح و شام اور سوتے وقت یہ کہا کرو یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سید استغفار

حضرت شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں ”سید الاستغفار“ نہ بتاؤں؟ (اوہ یہ ہے) ”اللهم انت ربی“ سے ”لا یغفر الذنوب الا انت“ تک ”یا اللہ! تو میرا رب ہے تو ہی معبود ہے تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں تیرے عہد و پیمان پر حق الامکان قائم ہوں۔ میں اپنے اعمال کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تیری نعمت کے ساتھ تیری طرف رجوع کرتا ہوں اپنے گناہ کا مغفرت ہوں میرے گناہ بخش دے تو ہی گناہوں کو بخشے والا ہے“ جو شخص شام کے وقت یہ کہے اور صبح ہونے سے پہلے اسے موت آجائے اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جو آدمی صبح کو یہ کلمات کہے اور شام سے پہلے اسے موت آجائے وہ بھی جنتی ہے اس باب

(ترمذی)

أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ وَإِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

باب ۳۹ منہ

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَتَانَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَاصِمٍ التَّمِيمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرَّ بِي شَيْءٌ أَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِلُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَعِيكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّ كُلِّ قُلُوبٍ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ وَإِذَا أَخَذْتُ مَضْجَعَكَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

باب ۳۹ منہ

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْرَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَارِثٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ رِبْعَةَ عَنْ سَدِّ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ أَكُ إِلَّا أَدُلْتُ عَلَى سَيِّدِ الْأَسْتِغْفَارِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَعُوذُ بِكَ بِبِعْضَتِكَ عَلَيَّ وَأَعْتَرِفُ بِذُنُوبِي فَإِنْ غُضِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ لَا يَقُولُهَا أَحَدٌ كَوَاحِبٍ يُمْسِي فَيَا قِيَّ عَلَيَّ قَدْ قَبِلَ أَنْ يُصْبِحَ إِلَّا وَبَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَلَا يَقُولُهَا أَحَدٌ يُمْسِي فَيَا قِيَّ عَلَيَّ قَدْ قَبِلَ أَنْ

۱۰۔ ہم نے اور پوری کائنات نے اللہ کے لیے شام کی تمام تعویذیں اللہ تعالیٰ کے لیے میں اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بارشائے ہے وہ لائق ستائش ہے وہ ہر چیز پر ہے اے اللہ! میں تجھ سے آج رات اور اس کے بعد کی ہر گھنٹہ میں اس رات اور بعد کی شرم سے پناہ چاہتا ہوں بنوئی اور تکبر کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب قبر اور عذاب جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں

میں حضرت ابوہریرہ، ابن عمر، ابن مسعود، ابن ابی بکر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے عزیز ہے۔ عبد العزیز بن حازم سے ابن ابی حازم زاہد مراد ہیں۔

يُسْقَى وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ أَبِي بَرْزَةَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَ
عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ هُوَ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ
الزَّاهِدُ.

بستر پر جاتے وقت کی دعا

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں کہ جب بستر پر جاؤ انہیں پڑھ لیا کرو۔ اگر اسی رات موت آجائے تو فطرت اسلام پر مرو گے۔ اور زندہ رہتے ہوئے صبح کرو تو بھلائی کے ساتھ صبح کرو گے۔ وہ کلمات یہ ہیں "اللهم اسلمت نفسي" سے "الذی ارسلت" تک۔ اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے حوالے کر دیا اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا رغبت و خوف کے ساتھ اپنے معاملہ تجھے سونپ دیا۔ اپنی پیٹھ کو تیری طرف پناہ دی تیرے سوا کہیں بھی پناہ اور نجات نہیں۔ میں تیری اتاری ہوئی کتاب پر ایمان لایا اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا۔" حضرت برادر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا "اور اس رسول پر جسے تو نے بھیجا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے میں ہاتھ مارا اور وہی کلمات کہے "وَبِكَ الذی ارسلت" یہ حدیث حسن صحیح عزیز ہے۔ اس باب میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ حضرت برادر رضی اللہ عنہ سے منفرد طریق سے مروی ہے۔ منصور بن معتمر نے بواسطہ سعد بن عبد اللہ حضرت برادر سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ البتہ

باب ماجاء فی الدعاء إذا أوى إلى فراشه .

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسِئَانُ بْنُ عَمِيَّةٍ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ
عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَهُ: إِلَّا أَعَلَيْكَ كَلِمَاتٌ تَقُولُهَا إِذَا أَوَيْتَ
إِلَى فِرَاشِكَ فَإِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلِكَ مِتَّ عَلَى
الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ وَقَدْ أَصْبَحْتَ
خَيْرًا نَقُولُ اللَّهُمَّ اسْكُنْ نَفْسِي إِلَيْكَ وَ
وَجْهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَقَوِّضْ أَمْرِي إِلَيْكَ
رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ وَالْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ لَا
مُلْجَاءَ وَلَا مَنَاجِيَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ
الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ
الْبَرَاءُ فَقُلْتُ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أُرْسَدْتُ قَالَ
فَطَمَنَ بَيْنَهُ فِي مَدْرَجِي ثُمَّ قَالَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي
أُرْسَلْتُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَفِي
الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ
وَجَرَّ عَنِ الْبَرَاءِ وَمَا وَكَانَ مَنْصُورُ بْنُ الْمُخْتَمَرِ عَنْ
سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ
وَأَنْتَ عَلَى وَضُوءٍ .

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِثُ مَارِ
بْنُ عُمَرَ أَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي
كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَخِي رَافِعِ بْنِ

نفسی الخ لہ اگر اسے رات موت
آئی تو جنت میں داخل ہوگا۔ یہ
حدیث حسنہ اس طریق یعنی
رافع بن خدیج کے روایت سے
غریب ہے۔

.....

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو یہ کلمات
کہتے ”الحمد للہ الذی اطعمنا الخ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس
نے ہمیں کھانا کھلایا یا پانی پلا یا ہماری کفایت فرمائی اور ہمیں پناہ دی کتنے
ہی ایسے بھی ہیں جن کے کئے کوئی کفایت کرنے والا اور پناہ دینے
والا نہیں۔ یہ حدیث حسنہ غریب صحیح ہے۔

عنوان بالاکا ایک اور باب

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بستر پر جاتے وقت
یہ کلمات ”استغفر اللہ الذی الخ اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا
ہوں جس کے سوا کوئی مسبود نہیں وہ زندہ قائم رکھنا
والا ہے میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں“ تین مرتبہ کہے
اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے اگرچہ سمندر کی جھلک
درختوں کے پتوں، باہم ملی جلی ریت (کے ذرات) اور
دنیا کے دنوں کے برابر ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم
اسے صرف اسی طریق عبید اللہ بن ولید وصافی کی روایت
سے پہچانتے ہیں۔

.....

ایک اور باب

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت

خَدِيجٌ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اضْطَجَعْتَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَنْبِهِ
الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَ
وَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَالْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ وَ
قَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ أَفُوضُ
بِكَتَابِكَ وَبِرَسُولِكَ فَإِنْ مَاتَ مِنْ لَيْلَةٍ دَخَلَ
الْجَنَّةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
مِنْ حَدِيثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ.

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَا عَقَّانُ بْنُ
مُسْلِمٍ نَاحِيًا دَعَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى
فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَ
كَفَانَا وَأَنَا فَتَكْمُ مِتُّنَ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُوَدِّي هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

باب ۳۹ منہ

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَافِلُ مَعَاوِيَةَ
عَنِ الْوَصَّافِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي
إِلَى فِرَاشِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ
اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ
وَلَوْ كَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ
نَمْلِ عَالِيَةٍ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْبُ فِرَاشًا مِنْ هَذَا
الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ السُّوَيْدِ
الْوَصَّافِيِّ.

باب ۴۰ منہ

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

۱۔ ترجمہ گذشتہ حدیث میں گزر چکا ہے (مترجم)

ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سونے کا ارادہ فرماتے
دست مبارک سرانور کے نیچے رکھ کر یہ دعا مانگتے
”اللهم قنی عذابك الخ اے اللہ مجھے اپنے
عذاب سے بچا جس دن تو بندوں کو جمع
کرے گا یا (قبروں سے) اٹھائے گا۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت
سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت دہانتے ہاتھ
کو تکیہ بناتے پھر دعا مانگتے ”رب قنی عذاب الخ
یہ حدیث حسن اس طلق سے غریب ہے۔ ثوری
نے یہ حدیث بواسطہ ابواسحق حضرت برادر رضی اللہ
عنہ سے روایت کی اور ان دونوں کے درمیان کوئی
واسطہ ذکر نہیں کیا۔ شعبہ، ابواسحاق، ابو عبیدہ
ایک اور راوی کے واسطے سے حضرت برادر
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اسرائیل
نے بواسطہ ابواسحاق اور عبد اللہ بن یزید، حضرت
برادر سے اور بواسطہ ابو عبیدہ، حضرت عبد اللہ رضی
اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت
کے۔

ایک اور باب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے کہ جب
تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جائے تو یہ کہے ”اللهم
رب السموات الخ اے اللہ! آسمانوں اور زمینوں کے
رب! ہر چیز کے رب دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے!
تورات، انجیل اور قرآن اتارنے والے میں ہر اس
شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے تو چوٹی سے پکڑنے

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَجِيٍّ بْنِ حِرَاشٍ
عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ارَادَ أَنْ يَنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ
رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ
تَجْمَعُ أَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ الْبَرَاءِ
بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَتَوَشَّهُ يَمِينَهُ عِنْدَ النَّمَامِ ثُمَّ يَقُولُ
رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَحِيدِ وَرَوَى
الشَّوْبَكِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
عَنِ الْبَرَاءِ لَمْ يَذْكُرْ بَيْنَهُمَا أَحَدًا وَرَوَاهُ
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَبِيدَةَ وَ
رَجُلٌ آخَرُ عَنِ الْبَرَاءِ وَرَوَاهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ
الْبَرَاءِ وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَبِيدَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

بابُ مِنْهُ

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا
عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَهْلٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا أَخَذْنَا
مَضْجَعَنَا أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَ
رَبَّ الْأَرْضَيْنِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَارِقِ
الْحَبَّ وَالْمَوْتَى وَمُنْزِلِ السَّوَابِ وَ

والا ہے تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے
کچھ نہیں۔ تو سب سے بعد ہے تیرے بعد کچھ نہیں تو ہی
ظاہر ہے (ظہور میں) تجھ سے اوپر کچھ نہیں۔ تو ہی باطن
ہے تجھ سے مخفی کوئی چیز نہیں۔ میری طرف سے قرضہ
پورا کر دے اور مجھے فقر سے بے نیاز کر دے یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

بستر پر دوبارہ جائے تو کیا کرے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی
اپنے بستر سے اٹھے اور پھر واپس جائے تو اسے اپنی
ازار کے پلو سے تین مرتبہ جھاڑے کیونکہ اسے یہ نہیں
کہ اس کے بعد اس (بستر) پر کیا چیز آئی۔ پھر بیٹھتے
وقت کہے "باسمک ربی" النعم اے رب میرے بستر کے
نام سے اپنا پہلو رکھا تیرے ہی نام سے اٹھاؤں گا۔ اگر
میری جان روک لے تو اس پر رحم فرما اور اگر اسے چھوڑے
تو اس کی حفاظت فرما جیسے تو اپنے نیک بندوں کی
حفاظت فرماتا ہے۔ "بیدار ہو تو کہے" الحمد للہ الذی عافانی
النعم اللہ تعالیٰ کے لیے سب تعریفیں ہیں جس نے میرے
جسم میں مجھے عافیت دی میری روح میری طرف لوٹائی اور مجھے
اپنے ذکر کی اجازت دی۔ اس باب میں حضرت جابر اور عائشہ رضی اللہ
عنہما سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث ابی ہریرہ حسن ہے۔

سوئے وقت قرآن پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بستر پر تشریف لے جاتے
تو دونوں ہتھیلیاں ملاتے اور "قل ہو اللہ" اور "معوذتیں"
پڑھ کر ان میں پھونکتے جہاں تک ہو سکتا
جسم پر ہاتھ پھیلتے سر انور چہرہ
مبارکہ اور جسم کے اگلے حصے سے

الْأَنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ ذِي شَرٍّ
أَنْتَ الْخَيْرُ بِمَا صَيَّرْتَهُ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ
شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَالظَّاهِرُ
فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَالْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ
أَقْصِرْ عَنِ الدَّيْنِ وَاعْتَنِئْ مِنَ الْفَقْرِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ مِنْهُ

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسِيفِيَانُ عَنْ
ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ عَنْ فِرَاشِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ
فَلْيَنْفُضْهُ بِصَفْصَفٍ أَوْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ
لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ بَعْدَهُ فَإِذَا اضْطَجَعَ
فَلْيَنْتَلِ بِأَسْمِكَ رَأْسَهُ وَضَعَتْ جَنِيَّتِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ
فَإِنْ أَمْسَكَتْ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا وَإِنْ
أَرْسَلَتْهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ
الصَّالِحِينَ فَإِذَا اسْتَبَقَطَ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي وَمَا دَعَانِي رُوحِي وَ
أَذِنَ لِي بِذِكْرِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَائِشَةَ
وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِيهِمْ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ عِنْدَ الْمَنَامِ

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْمِقْصَدِ بْنِ فَصَالَةَ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى
إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ
فِيهِمَا نَفْثَةً فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ
أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ

آغاز فرماتے تین مرتبہ اس طرح کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ هَذَا أَحَدُ نِثِّ حَسَنٍ غَرِيبٌ صَرِيحٌ .

بَابُ مَنْ

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ أُنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ فَرُوهَ بْنِ نُوْفَلٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلَى فِرَاشِي فَقَالَ إِفْسَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُ وَنَ فَاتَّهَا بَرَاءَةً مِنَ الشِّرْكِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْيَانًا يَقُولُ مَرَّةً وَ أَحْيَانًا لَا يَقُولُهَا .

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ فَرُوهَ بْنِ نُوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهَذَا أَصَحُّ وَرَوَى زُهَيْرٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ فَرُوهَ بْنِ نُوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهَذَا أَشْبَهُ وَأَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَقَدْ اِصْطَلَبَ أَصْحَابُ أَبِي إِسْحَاقَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ قَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ نُوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ أَخُو فَرُوهَ بْنِ نُوْفَلٍ .

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ الْكُوفِيُّ أَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ كَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ وَتَبَارَكَ وَهَكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ كَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

عنوان سے بالا کا دوسرا باب

حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسی چیز بتائی جسے میں بستر پر جانے وقت پڑھا کروں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل یا ایہا الکافرون پڑھا کرو یہ شرک سے برأت ہے۔ شعبہ کہتے ہیں ابواسحق کہیں ایک بار پڑھے گا کہنے اور کہیں نہ کہنے۔

موسے بن حزم نے بواسطہ یحییٰ بن آدم اسرائیل ابواسحاق اور فروہ بن نوفل، ان کے والد (نوفل) سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ حدیث شعبہ سے یہ اشبہ اور زیادہ صحیح ہے اصحاب اسحق نے اس حدیث میں اضطراب کیا ہے اس طریق کے علاوہ بھی یہ حدیث مروی ہے عبدالرحمن بن نوفل نے بھی بواسطہ اپنے والد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ عبدالرحمن فروہ بن نوفل کے بھائی ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ”تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ“ اور ”تَبَارَكَ الَّذِي“ پڑھے بغیر آرام فرما نہیں ہوتے تھے۔ ثوری اور کئی دوسرے رواۃ نے بواسطہ لیث، ابوزبیر اور جابر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث یونہی روایت کی ہے۔ زبیر نے

ابوزیر سے روایت کی اور کہا میں نے پوچھا آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے کہا میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا میں نے صفوان یاد کیا، ابن صفوان سے سنا ہے شبابہ نے بواسطہ مغیرہ بن مسلم اور ابوزیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث لیث کی مثل روایت کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تک سورہ زمر اور سورہ نبی اسرائیل نہ پڑھ لیتے آرام فرمانہ ہوتے۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں، مجھے امام بخاری نے بتایا کہ ان البوابہ کا نام مروان ہے عبدالرحمن بن زیاد کے غلام ہیں۔ انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع ہے حماد بن نید نے ان سے سنا ہے۔

حضرت عریاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مستحبات جن سورتوں کے شروع میں سج، بیسج، سبحان کے الفاظ ہیں) پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔ آپ فرماتے ان کے آخر میں ایک آیت ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

عنوان بالا ایک اور باب۔

بنو خنظلہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں حضرت شداد بن اوس کا ہمسفر ہوا انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ یہ چیز سکھاؤں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سکھایا کرتے تھے کہ ہم کہا کریں ”اللهم انی اسألك“ الخ اے اللہ میں تجھے سے ہر کام میں ثابت قدمی ہدایت میں یختگی، شکر، نعمت، حسن عبادت، سچی زبان اور قلب سلیم کا سوال کرتا ہوں۔ ہر اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔ اور ہر خیر کا طالب ہوں جو تیرے علم میں ہے

وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَمَا زُهِبَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِمَا سَمِعْتَهُ مِنْ جَابِرٍ قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ جَابِرٍ إِنَّمَا سَمِعْتُهُ مِنْ صَفْوَانَ أَوْ ابْنِ صَفْوَانَ وَقَدْ رَوَى شَبَابَةُ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَ حَدِيثِ لَيْثٍ.

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَاحَتَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الزُّمَرُ وَبَنِي إِسْرَائِيلَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَبُو لُبَابَةَ هَذَا اسْمُهُ مَرْوَانَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ وَسَمِعَهُ مِنْ عَائِشَةَ سَمِعَهُ مِنْهُ حَتَّادُ بْنُ زَيْدٍ.

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي يَلَالٍ عَنِ الْعُرْبَاخِ بْنِ سَابِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ السُّبْحَاتِ وَيَقُولُ فِيهَا آيَةً خَيْرٌ مِنَ الْفِ آيَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

بَابُ مَنَّهُ

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَاحَتَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ قَالَ قُلْتُ لِمَا سَمِعْتَهُ مِنْ جَابِرٍ قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ جَابِرٍ إِنَّمَا سَمِعْتُهُ مِنْ صَفْوَانَ أَوْ ابْنِ صَفْوَانَ وَقَدْ رَوَى شَبَابَةُ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَ حَدِيثِ لَيْثٍ.

ہر اس گناہ سے تیری بخشش چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔
تو غیبوں کو خوب جانتے والا ہے۔ حضرت شداد بن اوس
فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان
بستر پر لیٹے وقت قرآن کی کوئی سورت پڑھتا ہے۔ اللہ
تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے کہ بیدار ہونے تک
کوئی چیز ایذا نہیں پہنچاتی چاہے کسی وقت
بھی جاگے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق
سے جانتے ہیں۔ ابو علا کا نام یزید بن عبد اللہ
بن شخیر ہے۔

سوتے وقت تسبیح، تکبیر اور تحمید کہنا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا نے مجھ سے اپنے ہاتھوں کے آبلوں کی شکایت
کی جو چکی پیسنے کی وجہ سے پڑ گئے تھے میں نے کہا اگر
تم اپنے والد ماجد کے پاس جا کر غلام کا سوال کرو (تو اچھا
ہے) (وہ حاضر ہوئیں تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کیا تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لیے غلام سے
بہتر ہے۔ تم سوتے وقت تینتیس (۳۳) تینتیس (۳۳) بار
سبحان اللہ اور الحمد للہ اور چونتیس (۴۰) بار اللہ اکبر
کہا کرو۔

اس حدیث میں واقعہ ہے۔ یہ حدیث ابن عون کی
روایت سے غریب ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ
متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ
عنہا نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اپنے ہاتھوں
کے آبلوں کی شکایت کی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے انہیں تسبیح، تکبیر اور تحمید کا حکم
فرمایا۔

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْأَلُكَ مِنْ
خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ مَا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ
عَلَّامُ الْغُيُوبِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ
يَقْرَأُ سُورَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا وَكَّلَ اللَّهُ مَكَامًا
فَلَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ شَيْءٌ يُؤْذِيهِ حَتَّى يَهْبَ مَتَى هَبَتْ
هَذَا حَدِيثٌ إِنْ شَاءَ نَحْنُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
وَأَبُو الْعَلَاءِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الشَّخِيرِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ عِنْدَ الْمَنَامِ

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى
الْبَصْرِيُّ نَأَى عَنْهُ السَّمَانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ
ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شَكَتُ
إِلَى فَاطِمَةَ مَجْلَ يَدَيْهَا مِنَ الظَّحِينِ فَقُلْتُ
لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكَ فَنَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا
أَدُلُّكَمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنَ الْخَادِمِ
إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا تَقُولَانِ ثَلَاثًا وَ
ثَلَاثِينَ وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَارْبَعًا وَثَلَاثِينَ
مِنْ تَحْسِينٍ وَتَسْبِيحٍ وَتَكْبِيرٍ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ
عَوْنٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ
عَنْ عَلِيٍّ.

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَأَى عَنْهُ
السَّمَانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو مَجْلَ يَدَيْهَا فَآمَرَهَا
بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ.

بَابُ مِنْهُ

عنوانہ بالا کا ایک اور باب

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
عُلَيْتَةَ نَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيُهُمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ
إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَلَا وَهُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلْ
بِهِمَا قَلِيلٌ يُسَبِّحُ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا
وَيُحَمِّدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا قَالَ فَإِنَا رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ هَا
بِيَدِهِ قَالَ فَيَتْلُو خَمْسُونَ وَمِائَةً بِاللِّسَانِ
وَالْفُؤِّ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَإِذَا اخَذَتْ
مَضْجَعَكَ تُسَبِّحُهُ وَتُكَبِّرُهُ وَتُحَمِّدُهُ مِائَةً
فَيَتْلُو مِائَةً بِاللِّسَانِ وَالْفُؤِّ فِي الْمِيزَانِ فَأَتَيْكُمْ
فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ الْفَيْنِ وَخَمْسُ مِائَةٍ سَبِّحَةٍ
قَالُوا أَكَيْفَ لَا تُحْصِيَهَا قَالَ يَا قَوْمُ أَحَدُكُمْ
الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ فَيَقُولُ أَذْكَرُ كَذَا
أَذْكَرُ كَذَا حَتَّى يَنْتَفِلَ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَفْعَلَ
وَيَأْتِيَهُ وَهُوَ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ
حَتَّى يَمَامَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى
شُعْبَةُ وَالْخَوَرِزْمِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ هَذَا
الْحَدِيثُ وَرَوَى الْأَعْمَشُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ
عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ مُخْتَصَرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ
بْنِ ثَابِتٍ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ .

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ
نَا عِثَا مُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُ السَّبِّحِ
هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ حَسَنٍ غَرِيبٍ مِنْ حَدِيثِ
الْأَعْمَشِ .

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو
مسلمان ان کو حاصل کرے گا جنت میں داخل ہوگا ستوا وہ
نہایت آسان ہیں لیکن ان پر بہت کم لوگ عمل پیرا ہیں ہر
نماز کے بعد سبحان اللہ الحمد للہ دس دس بار کئے راوی
فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات
انگلیوں پر شمار کرتے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا یہ کلمات زبان پر ڈھیر سو ہیں لیکن میزان پر ڈھیر
ہزار ہیں۔ نیز فرمایا بستر پر جاؤ تو سو مرتبہ تسبیح تکبیر اور تحمید
کہو۔ پس یہ زبان پر تو ایک سو ہیں لیکن میزان پر ایک
ہزار ہیں۔ آپ نے فرمایا تم میں سے کون سے جو دن رات
میں اڑھائی ہزار برائیاں کرتا ہے انہوں نے عرض کیا ہم کیسے
ان کا خیال نہیں رکھیں گے جبکہ وہ اس قدر آسان ہیں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک نمازیں ہوتا
کہ اس کے پاس شیطان آتا ہے۔ وہ کہتا ہے فلاں بات
یاد کرو فلاں بات یاد کرو یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جاتا ہے۔
تو ہو جاتا ہے وہ ایسا نہ کرے جب آدمی اپنے بستر پر ہوتا تو شیطان
وہاں بھی آتا ہے۔ تو وہ اسے سلاتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ سو جاتا ہے
یہ حدیث حسن صحیح ہے شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے
یہ حدیث روایت کی۔ اعمش نے عطاء بن سائب سے مختصراً
روایت کی۔ اس باب میں حضرت زید بن ثابت، انس اور ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایات مروی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کو تسبیحات گنتے دیکھا ہے
یہ حدیث، اعمش کی روایت سے
حسن غریب ہے۔

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ
الْأَحْمَسِيُّ الْكُوفِيُّ أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَاعِمٌ وَبْنُ
قَيْسٍ الْمَلَائِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَتِيبَةَ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ جُرْجَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَعْقِبَاتُ لَا يُجِيبُ
قَائِلُهَا تَسْبِيحُ اللَّهِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَ
ثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُهُ
أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَمْرُو بْنُ
قَيْسٍ الْمَلَائِيُّ ثِقَةٌ حَافِظٌ وَمَا وَى شُعْبَةُ هَذَا
الْحَدِيثُ عَنِ الْحَكَمِ وَلَمْ يَرْفَعْهُمَا وَاسْوَاهُ مَنْصُورُ
بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الْحَكَمِ فَارْفَعَهُ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ
أَبِي رَمَةَ مَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَى
عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ ثَنَى جَنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ
قَالَ ثَنَى عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَاثَرَ مِنَ اللَّيْلِ
فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ شَرَّ
قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ شَرُّ دُعَاءٍ اسْتَجِيبَ
لَهُ فَإِنْ عَزَمَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى قَبِلَتْ صَلَاتُهُ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مَسْلَمَةُ بْنُ
عَمْرِو قَالَ كَانَ عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ يُصَلِّي كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ
سَجْدَةٍ وَبِئْسَتْ مِائَةُ أَلْفٍ تَسْبِيحَةٍ

حضرت کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
چند معقبات (پچھپے آنے والی) ہیں
جن کا کہنے والا کبھی نامراد نہیں ہوگا۔
ہر نماز کے بعد تین تین (۳۳، ۳۳) بار
سبحان اللہ اور الحمد للہ اور چونتیس (۳۴) بار
اللہ اکبر کہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عمرو
بن قیس ملائی ثقہ حافظ ہیں۔ شعبہ
نے یہ حدیث، حکم سے غیر مرفوع
روایت کی ہے۔ منصور بن معتمر نے مرفوع
روایت کی ہے۔

رات کو بیدار ہونے کی دعا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو رات کو بیدار ہوا اور اس نے
کہا لا الہ الا اللہ اللہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی
ہے وہ تعریف کے لائق ہے وہ ہر چیز پر
قادر ہے اللہ تعالیٰ پاک ہے تعریف کے
لائق ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ
بہت بڑا ہے نیکی کرنے برائی سے باز رہنے
کی قوت اسی کی عطا ہے ہے پھر کہے "رب
اغفر لی" اے اللہ مجھے بخش دے اور پھر دعا مانگے
قبول ہوگی۔ اور اگر ہمت کر کے وضو کرے اور نماز پڑھے اس کی
نماز قبول ہوگی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

مسلم بن عمرو کہتے ہیں عمیر بن ہانی ہر روز ایک ہزار
سجدہ (پرسشیں) نماز پڑھتے اور ایک لاکھ بار
تسبیح کرتے۔

باب ۱۳۴۲

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَرْصُورٍ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَأَبُو عَامِرٍ الْقَعْدِيُّ وَعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالُوا أَنَا هِشَامُ ابْنُ سُوَّائٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ كَعْبٍ الْأَسَدِيَّ قَالَتْ كُنْتُ أَبِيتُ عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطِيَهُ وَضُوءَهُ فَاسْمَعَهُ الْهُوَيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَأَسْمَعُهُ الْهُوَيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۱۳۴۳

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ وَبْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنُ مُجَالِدٍ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدِيُّ نَا أَبِي عَنْ عَبْدِ الْمَدِكِيِّ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حَدِيفَةَ بْنِ أَبِي مَانٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ اللَّهُمَّ يَا سَيِّدَ أُمُوتٍ وَ أَحْيِي وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَى نَفْسِي بَعْدَ مَا أَمَاتَهَا وَالْيَا بُشُورُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

إِلَى الصَّلَاةِ

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَحْنُ نَا مَا يَكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الثَّرِيدِ عَنْ طَاوُسٍ ابْنِ أَبِي مَانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں - میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کے پاس رات گزارتا تھا اور آپ کو وضو کے لیے پانی دیتا رات کے بقیض حصے میں آپ سے ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کی آواز سنا اور کچھ حصے میں ”الحمد للہ رب العالمین“ سنا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عنوان بالا کا ایک اور باب

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو کہتے ”اللهم باسمک“ الخ اے اللہ تیرے ہی نام سے سوتا ہوں اور اسی کے ساتھ بیدار ہوتا ہوں - بیدار ہوتے تو پڑھتے ”الحمد للہ الذی الخ“ تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے میرے نفس کو موت کے بعد زندگی بخش اور اسی کی طرف اٹھنا ہے - یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

رات کو نماز کے لیے اٹھتے تو کیا کہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے درمیان نماز کے لیے اٹھتے تو یہ کلمات کہتے ”اللهم لك الحمد الخ“ اے اللہ تیرے ہی لیے تعریف ہے - تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے تو ہی لائق ستائش ہے زمین و آسمان کو قائم رکھنے والا، تو تعریف کے لائق ہے - تو آسمانوں زمین اور جو کچھ ان

أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ
أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَ
الْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ
لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ
إِلَيْكَ أُنَبِّتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ
حَاكَمْتُ فَاعْظِمْنِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ
وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ
إِلَّا أَنْتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ
رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۲۲ مِنْهُ

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ ابْنِ أَبِي كَبِيلٍ قَالَ ثَنِي قَالَ
ثَنِي بْنُ أَبِي كَبِيلٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَمِيٍّ هُوَ ابْنُ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَيْلَةً جِئْتُ فَرَغْتُ مِنْ صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِي بِهَا قَلْبِي
وَتَجْمَعُ بِهَا أُمُورِي وَتَكْفُرُ بِهَا شَعْنِي وَتُصَلِّحُ
بِهَا عَارِيَّتِي وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِي وَتُزَكِّي بِهَا
عَمَلِي وَتُلْهِمُنِي بِهَا شِدْدِي وَتَوْدُّ بِهَا الْفَقْرِي
وَتُعْصِمُنِي بِهَا مِنْ كُلِّ سُوءٍ اللَّهُمَّ أَعْظِمْنِي إِيْمَانًا
وَيَقِينًا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ وَرَحْمَةً أَنْ أَلُ بِهَا شَرَفَ
كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
الْقُوَّةَ فِي الْقَضَاءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ
السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ اللَّهُمَّ إِنِّي
أُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِي وَإِنْ قَصُرَ رَأْيِي وَضَعُفَ
عَمَلِي افْتَقَرْتُ إِلَى سَاحَتِكَ فَاسْأَلُكَ يَا قَاضِيَ
الْأُمُورِ يَا مُنَا فِي الصُّدُورِ كَمَا تُجِيرُ بَيْنَ

میں ہے ، کارب ہے تو حق تیرا وعدہ حق تیری
ملاقات حق ، جنت حق ، جہنم حق اور قیامت
حق ہے ۔ اے اللہ! میں تیرے لیے مسلمان
ہوا تجھ پر ایمان لایا تجھ ہی پر بھروسہ کیا تیری
طرف رجوع کرتا ہوں تیری مدد سے لڑتا ہوں تیرے
دربار میں فیصلہ لے جاتا ہوں میرے اگلے پچھلے پوشیدہ
اور ظاہر گناہ معاف کر دے تو میرا معبود ہے تیرے
سوا کوئی معبود نہیں ۔ یہ حدیث حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے متعدد طرق سے مروی
ہے ۔

عنوان بالا کا ایک اور باب ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ،
فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ایک رات
آپ ناز سے فارغ ہوئے تو کہا "اللهم انی اسألك ان اے اللہ!
میں تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے میرے دل
کو ہدایت دے میرے کام جمع کر دے میری پراگندگی رفع فرما دے۔
میرے غائب کی اصلاح فرما دے اور میرے حاضر کو بلند کر دے
میرے اعمال پاک کر دے مجھے میری ہدایت کی تعلیم دے۔ میری
الفت لوٹا دے اور مجھے ہر برائی سے بچا دے اللہ! مجھے ایسا ایسا
یقین عطا فرما جس کے بعد کفر نہ ہو۔ ایسی رحمت جس کے ذریعے
مجھے دنیا اور آخرت میں شرافت و بزرگی حاصل ہو۔ یا اللہ!
میں تجھ سے قضاء میں کامیابی مرتبہ شہداء نیک بخوشی کی زندگی
اور دشمن پر فتح مانگتا ہوں یا اللہ! میں اپنی حاجت تیرے ہاں لایا ہوں
اگرچہ میری سمجھ کم اور عمل کمزور ہے میں تیری رحمت کا محتاج ہوں اے
ضروریات کو پورا کرنے والے! اسینوں کو شفا بخشے والے! میں
تجھ سے سوال کرتا ہوں جس طرح تو سمندروں کے درمیان پناہ
دیتا ہے مجھے جہنم کے عذاب ، ہلاکت کی پکار اور فتنہ قبر سے اسی
طرح پناہ دے۔ اے اللہ! جس بھلائی سے میری سمجھ قاصر ہے
نیت اور عمل کی وہان تک رسائی نہیں اور تو نے اپنی مخلوق سے

الْبَحُورُ أَنْ تَجِيرَنِي مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ وَ مِنْ
دَعْوَةِ الشُّبُورِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْقُبُورِ اللَّهُمَّ مَا
قَصُرَ عَنِّي رَأْيِي وَ لَمْ تَبْلُغْهُ يَتِّي وَ لَمْ تَبْلُغْهُ
مَسْئَلَتِي مِنْ خَيْرٍ وَ عَدَّتْهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ
أَوْ خَيْرٍ أَنْتَ مُعْطِيهِ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ
فَرَأَيْتُ أَرْغَبَ إِلَيْكَ فِيهِ وَ أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ
وَ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيدِ وَ
الْأَمْرِ الشَّدِيدِ أَسْأَلُكَ الْآمَنَ يَوْمَ الْوَعِيدِ
وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُودِ مَعَ الْمُقَرَّبِينَ الشُّهُودِ
الزَّكِيَّ السَّجُودِ السُّوفِيَّ بِالْعُقُودِ إِنَّكَ رَحِيمٌ
وَدُودٌ وَ ذُو نِكَ تَفْعَلُ مَا تَرِيدُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا
هَادِينَ مُهْتَدِينَ غَيْرَ ضَالِّينَ وَ لَا مُضِلِّينَ
سَلَامًا لَا وِلْيَا لَكَ وَ عَدُوًّا لَا عَدَا لَكَ نَحْبُ
بِحَبْلِكَ مَنْ أَحَبَّكَ وَ نَعَادِي بَعْدَ أَوْتِكَ مَنْ
خَالَفَكَ اللَّهُمَّ هَذَا الدُّعَاءُ وَ عَلَيْكَ الْإِحَابَةُ
وَهَذَا الْجُحْدُ وَ عَلَيْكَ التَّكْلَانُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ
لِي نُورًا فِي قَلْبِي وَ نُورًا فِي قَبْرِي وَ نُورًا مِنْ بَيْنِ
يَدَيَّ وَ نُورًا مِنْ خَلْفِي نُورًا عَنْ يَمِينِي وَ نُورًا
عَنْ شِمَالِي وَ نُورًا مِنْ فَوْقِي وَ نُورًا مِنْ تَحْتِي
وَ نُورًا فِي سَمْعِي وَ نُورًا فِي بَصَرِي وَ نُورًا فِي شَعْرِي
وَ نُورًا فِي بَشَرِي وَ نُورًا فِي لَحْمِي وَ نُورًا فِي دَهْنِي وَ
نُورًا فِي عَظَامِي اللَّهُمَّ اعْظِمْ لِي نُورًا وَ اعْظِمْ لِي
نُورًا وَ اجْعَلْ لِي نُورًا سُبْحَانَ الَّذِي تَعَطَّفَ
الْعِزُّ وَ قَالِ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَسُّ الْمَجْدُ وَ
تَكْتَمُ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَنْبَغِي التَّسْيِيحُ إِلَّا
لَهُ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَ النِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي
الْمَجْدِ وَ الْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَحْفِظُهُ مِثْلَ هَذَا مِنْ
حَدِيثِ ابْنِ أَبِي كَيْسٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

سے اس کی عطا کا وعدہ کر رکھا ہے، جو بھلائی اپنے کسی بندے
کو دینے والا ہے۔ میں اس کے لیے نیری طرف رغبت کرتا ہوں
اور تیری رحمت کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں اے تمام جہانوں
کے پالنے والا، اے اللہ مضبوط رسی والے! سیدھے اترے
میں تجھ سے وعدہ کے دن امن اور ہمیشگی کے دن ان مقربین کے
ساتھ جنت مانگتا ہوں جو ہر وقت حاضر رہتے، رکوع و سجود
کرنے والے اور اپنے وعدوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ بے شک
تو مہربان اور رحمت والا ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے ہمیں ہدایت یافتہ
ہدایت دینے والے بنا گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے والے نہ بنا تو ہمیں
اپنے دوستوں سے صلح کرنے والا اور دشمنوں کا دشمن بنا، تیری محبت
کے سبب ان سے محبت کریں جو میرے محب ہیں۔ اور تیرے
دشمنوں سے اس دشمنی کریں کہ وہ تیرے دشمن ہیں۔ یا اللہ! یہ دعا
ہے قبول کرنا نیز اکام ہے یہ کوشش ہے بھروسہ تجھ ہی پر ہے
اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرما میری قبر میں میرے آگے
چھپے، دائیں، بائیں، اور ادرنیچے، نور ہی نور پھیلا دے اے اللہ!
میرے کانوں، میری آنکھوں، میرے بالوں، میرے چہرے، میرے
گوشت، میرے خون اور میری ہڈیوں میں نور ہی نور بھر دے اے اللہ!
میرے لیے نور کو بڑا فرما۔ مجھے نور عطا فرما، اور میرے لیے نور بنا
دے۔ وہ ذات پاک جس نے عزت کی چادر اوڑھ لی اور اسے
بیان بھی کیا، وہ پاک ہے جس نے بزرگی اور کرامت کا لباس
پہنا۔ وہ ذات پاک ہے جس کے سوا کسی اور کے
کی تسبیح مناسب نہیں۔ وہ فضل و
نعمت والا پاک ہے۔ بزرگی و شرافت
والا پاک ہے۔ جلال و اکرام والا
پاک ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔
ہم اسے اس انداز میں ابنے ابی
سلی کی روایت سے صرف اسی
طریق سے پہنچاتے ہیں۔ شعبہ اور
سفیان ثوری نے بواسطہ سلمہ بن کھیل

اور کرب ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کا بعض حصہ روایت کیا پوری روایت نقل نہیں کی ۔

وَقَدْ رَأَى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ هَذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْهُ يَطْوِلُ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ بِاللَّيْلِ

۱۳۴۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَغَيْرُهُ وَاحِدٌ قَالُوا نَا عَمْرُ بْنُ يُونُسَ نَاعِمُ مَتُّ بْنُ عَمَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ ثَنَى أَبُو سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ رَبَّ جِبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِأَذْنِكَ إِنْكَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

بَابُ مِنْهُ

۱۳۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا يُونُسُ بْنُ الْمَاجِشُونِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ

رات کی نماز شروع کرتے وقت کی دعا

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھتے تو آغاز نماز کن کلمات سے فرماتے ؟ ام المومنین نے فرمایا آپ رات کو اٹھتے تو نماز سے پہلے یہ کلمات کہتے ۔ "اللهم رب جبرئیل و میکائیل" انم اے اللہ ! جبرئیل ، میکائیل اور اسرائیل کے رب ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے تو اپنے بندوں کے درمیان سے ان کے اختلاف کا فیصلہ فرمائے گا ۔ مجھے اپنے حکم سے اس حق کی ہدایت دے جس میں اختلاف کیا گیا ۔ بے شک تو سیدھے راستے پر رہتا ہے ۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوتے یہ کلمات پڑھتے "وجہت وجہی للذی فطر الخ" میں نے اپنا چہرہ خالصتاً اس کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور مشرکین سے میرا کوئی تعلق نہیں میری نماز میری قربانی ، میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ۔ اس کا کوئی شریک نہیں ۔ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا اور میرے مسلمانوں میں سے ہوں ۔ اے اللہ ! تو ہی بادشاہ ہے نیرے سوا کوئی معبود نہیں تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ

الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ
ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَاغْفِرْ لِي
ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ
وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا
إِلَّا أَنْتَ وَأَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي
سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ أَمَنْتُ بِكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ
أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ
لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسَلَمْتُ خَشَعْتُ
لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُتَحَنِّنِي وَعَظْمِي وَعَصَبِي
فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
مَلَأَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَيْنِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْأَ
مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ
سَجَدْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسَلَمْتُ سَجَدَ
وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ فَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ
وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ
يَكُونُ آخِرُ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالسَّلَامِ اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ
وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ
الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۳۴۸. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْخَلَّالِ نَا أَبُو
الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ
وَيُوسُفُ الْمَاجِشُونُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ مَشَيْتُ
عَنِّي وَقَالَ يُوسُفُ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ ثَنِي الْأَعْرَجُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي
طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِي
لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا
أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ

ہوں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا مجھے اپنے گناہوں کا اعتراف ہے۔
پس میرے تمام گناہ معاف فرما دے تیرے سوا کوئی بخشے والا نہیں۔
مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت دے اچھے اخلاق کی ہدایت صرف تو ہی
دے سکتا ہے۔ مجھ سے گناہوں کو دور کر دے اور گناہوں کو دور
کرنا بھی تیرا ہی کام ہے میں تجھ پر ایمان لایا تو بابرکت اور بلند وبالا
ہے میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں جب
آپ رکوع میں جاتے تو کہتے "اللهم لك ركعت انم اے اللہ!
میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا ہے تجھ پر ایمان لایا تیرا ہی فرمانبردار
ہوں، میرے کان، میری آنکھ، میرا دماغ، میری ہڈیاں اور میرے
اعصاب، تیرے ہی لیے جھکے۔ رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے
"اللهم ربنا لك الحمد" اے اللہ! اے میرے رب تیرے لیے
تقریب ہے اس قدر تو چاہے بھر جائے، سجدے میں جاتے تو
کہتے "اللهم لك سجدت" اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا
تجھ پر ہی ایمان لایا تیرا ہی فرمانبردار ہوں میرے چہرے نے اس
کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، صورت دی، اس کی
آنکھیں اور کان بنائے پس سب سے اچھا خالق برکت والا ہے
پھر آخر میں تشہد و سلام کے درمیان یہ کلمات کہتے "اللهم اغفر لي
الحم اے اللہ! میرے گزشتہ، آئندہ، پوشیدہ، ظاہر گناہ اور
جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، بخش دے تو ہی مقدم و مؤخر
ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے نبی اکرم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ناز کے لیے کھڑے
ہوتے تو یہ کلمات فرماتے
"وجہت وجهی للذی" الحم
اس میں "لبیک و سعیدک
والخیر کلہ فی یدیک"

وَمَا يَنْبَغِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ
يُذَكِّرُكَ أُمُوتُ وَأَنَا مِنْ أَوَّلِ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ
أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ
ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَاعْفُ عَنِّي
ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي
لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَ
اصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ
لَكَ بِكَ وَسَعْدُكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدِكَ وَ
الشَّرُّ لَيْسَ عَلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَ
تَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَارْزُقْهُمْ
قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعَتْ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ
أَسْلَمْتُ خَشَعْتُ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَعِظَامِي وَ
عَصَبِي وَإِذَا رَفَعُ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
وَمَلَأَ السَّمَاءَ وَمَلَأَ الْأَرْضَ وَمَلَأَ مَا بَيْنَهُمَا وَمَلَأَ
مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ
لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ
وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَ سَوْرَةَ وَشَقَّ سَعْدَ وَ
بَصَرَكَ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ يَقُولُ
مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ اللَّهُمَّ
اعْفُ عَنِّي مَا قَدْ مَتُّ وَمَا أَخْرَجْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ
وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ
بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا
أَنْتَ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَاحِبُهُ

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَاسِيَمَانُ
بْنُ دَاوُدَ الْهَارِثِيُّ نَاعِبُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ
عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ
إِبْنِ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْنِ طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ

اے اللہ! میں حاضر
ہوں بار بار حاضر ہوں
تمام جملات تیرے
ہی اختیار میں ہے
کا اضافہ ہے۔ رکوع
کرتے تو کہتے "اللهم لك
رکعت" الہم رکوع سے
سر اٹھاتے وقت یہ
کلمات کہتے "اللهم
ربنا لك الحمد" الہم
سجدہ میں جاتے
وقت یہ کلمات "اللهم
لك سجدت" پھر
تشہد و سلام کے
درمیان یہ کلمات
"اللهم اغفر لي"

یہ حدیث

حسن

صمیم

ہے

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں
کو کندھوں تک اٹھاتے قرأت کے اختتام
پر رکوع میں جاتے وقت بھی اسی طرح کرتے
رکوع سے سر اٹھاتے وقت بھی یوں کرتے لیکن

بیٹھ کر نماز پڑھتے تو نماز کے کسی حصہ میں ہاتھ نہ اٹھاتے دونوں سجدوں سے کھڑے ہوتے تو اسی طرح ہاتھ اٹھاتے اور تکبیر کہتے۔ نماز شروع کرتے وقت تکبیر کے بعد یہ کلمات کہتے "انی وجہت وجہی للذی" النہ اس دعا کے بعد قرأت فرماتے رکوع میں جاتے تو یہ پڑھتے "اللہم لك رکعت" النہ رکوع سے سر اٹھاتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر یہ دعا پڑھتے "اللہم ربنا لك الحمد" النہ سجدہ میں جاتے وقت یہ کلمات "اللہم لك سجدت" نماز سے فارغ ہوتے وقت یہ کلمات کہتے "اللہم اغفر لی" النہ یہ حدیث حسن صحیح ہے

امام شافعی اور ان کے بعض اصحاب کے نزدیک اس پر عمل ہے اہل کوفہ کے بعض علماء اور دوسرے اہل علم فرماتے ہیں یہ نوافل کے بارے میں ہے فرائض میں نہیں میرے نے ابو اسماعیل ترندی سے سنا وہ سلیمان بن داؤد حاشی کا قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ حدیث ذکر کی اور فرمایا یہ حدیث ہمارے نزدیک حدیث زہری کی مثل ہے ، جو بواسطہ

سالم ان

کے والد سے

إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوِ مَنْكَبَيْهِ وَيَصْنَعُ ذَلِكَ إِذَا قَضَى قِيَامَتَهُ وَإِذَا أَنْ يَرْكَعَهُ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي ثَنَى مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا قَامَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ فَكَبَّرَ وَيَقُولُ حِينَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بَعْدَ التَّكْبِيرِ وَجْهَهُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَعْتَرْتُ بِذُنُوبِي فَاعْفُ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَأَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبِّيكَ وَسَعْدَيْكَ وَأَنَا بِكَ وَالْإِلَيْكَ لَا مَنَاجِيَ مِنْكَ وَلَا مَلْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ثُمَّ يَقْرَأُ فَإِذَا رَكَعَ كَانَ كَلَامُهُ فِي رُكُوعِهِ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي خَشَعْتُ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَتَّبِعُهَا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلًّا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلًّا مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا سَجَدَ قَالَ فِي سُجُودِهِ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَنِي وَسَقَى سَعْدًا وَبَصَرَةً تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ وَ

مروی

ہے۔

يَقْرُلُ عِنْدَ انْصِرَافٍ مِنَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ لِنَقُولِ
مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا
أَعْلَنْتُ وَأَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ
عِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَبَعْضِ أَصْحَابِنَا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ
الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ يَقُولُ هَذَا فِي
صَلَاةِ التَّطَوُّعِ وَلَا يَقُولُهُ فِي الْمَكْتُوبَةِ سَمِعْتُ
أَبَا إِسْمَاعِيلَ يَعْنِي التِّرْمِذِي يَقُولُ سَمِعْتُ سَيِّمًا
بْنَ دَاوُدَ الْهَاشِمِي يَقُولُ وَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ
فَقَالَ هَذَا عِنْدَنَا مِثْلَ حَدِيثِ التِّرْمِذِيِّ عَنْ
سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ .

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ يَزِيدَ
بْنَ خُنَيْسٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ
بْنَ أَبِي يَزِيدَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي
عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ
كَأَنِّي أَصَلَّيْتُ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ
فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي فَسَمِعَتْهَا وَ
هِيَ تَقُولُ اللَّهُمَّ الْكَذِبُ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْدًا
وَصَنَمٌ عَنِّي بِهَا وَزُرًّا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَ ذُخْرًا
وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ
ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِي جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ
سَجَدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ
مِثْلُ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَحْنُ خَدَّاءُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

سجود قرآن میں کیا پڑھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ
ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آج رات
اپنے آپ کو خواب میں دیکھا گویا کہ میں ایک درخت
کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں میں نے سجدہ کیا تو میری
وجہ سے درخت نے بھی سجدہ کیا۔ میں نے اسے
یہ کہتے ہوئے سنا۔ ”اے اللہ! میرے
لیے اس کے بدلے اپنے ہاں ثواب لکھو۔
اس کے سبب مجھ سے میرا بوجھ اتار دے اور اسے
میرے لیے اپنے ہاں ذخیرہ بنا اور مجھ سے اس طرح
قبول فرمایا جس طرح تو نے اپنے بندہ داؤد علیہ
السلام سے قبول فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
فرماتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ تلاوت کی اور
سجدہ فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو وہی کلمات کہتے سنا جو اس شخص نے درخت سے
نقل کیے تھے یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے

ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بھی روایت منقول ہے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سجدہ تلاوت کرتے تو
یہ کلمات پڑھتے ”سجدو جہی للذی الخیر منی“ چہرے نے اس
ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی
قدرت اور طاقت سے اس کے کان اور آنکھیں بتائیں
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

گھر سے باہر نکلنے وقت کیا کہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گھر سے
باہر جاتے وقت یہ کلمات کہے ”بسم اللہ تو کلمت“ الخ
اللہ کے نام سے (باہر جاتا ہوں) میں نے اللہ تعالیٰ پر
بھروسہ کیا نیکی کرنے اور برائی سے باز رہنے کی قوت اسی کی
عطا ہے ہے ”ایسے آدمی کو کہا جاتا ہے تیرے کفایت
کی گئی تو (شر سے) بچایا گیا اور اس سے شیطان
دور رہتا ہے۔ یہ حدیث حسن عزیز ہے۔ ہم اسے
صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

عنوان سے بالا کا دوسرا باب

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لے جاتے
وقت یہ کلمات کہتے ”بسم اللہ تو کلمت“ الخ
کے نام سے (نکلنا ہوں) اللہ تعالیٰ پر میں نے بھروسہ
کیا اے اللہ! ہم، لغزش سے، گمراہ ہونے، ظلم کرنے
یا کئے جانے جاہل ہونے یا جاہل بنائے جانے سے
تیرا پناہ چاہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بازار جاتے وقت کیا پڑھے

سالم بن عبد اللہ بن عمر بواسطہ والد اپنے دادا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعَبِدُ الْوَهَّابِ
الشَّقِيقُ نَاخِلَهُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ سَجْدًا وَجْهِي
لِلَّذِي خَلَقَنِي وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَ
قُوَّتِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنْ

بَيْتِهِ

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
الْأَمَوِيُّ نَا ابْنَ جَرِيرٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ
يَعْنِي إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ
عَلَى اللَّهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يُعْتَالُ
لَهُ كُفَيْتَ وَوَقِيَتْ وَتَتَخَيَّ عَنْهُ الشَّيْطَانُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ
هَذَا الْوَجْهِ

بَابُ مِنْهُ

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا وَكِيعٌ
نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ
سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى
اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَبْرُلَ أَوْ نَضِلَّ
أَوْ نَظْلِمَ أَوْ نَظْلَمَ وَتَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
قَالَ نَا زُهْرُ بْنُ سَيَّانٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ

کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص۔
بازار میں داخل ہو تو یہ کلمات کہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے
دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اس سے دس لاکھ برائیاں مٹائی
جاتی ہیں اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کئے جاتے ہیں
وہ کلمات یہ ہیں ”لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لم“ الخ۔
اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں
اسی کے لیے بادشاہی ہے وہی لائق ستائش ہے۔ وہ
زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا اس کے قبضہ
میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے یہ حدیث غریب ہے۔
عمر بن دینار (اک زبیر کے وکیل) نے بواسطہ سالم بن عبد اللہ
سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا جو شخص بازار میں
یہ کلمات کہے ”لا الہ الا اللہ
وحدہ“ الخ اللہ تعالیٰ
اس کے لیے دس لاکھ
نیکیاں لکھتا ہے۔ اس
سے دس لاکھ گناہ
مٹتا اور اس کے لیے
جنت میں گھر بناتا ہے۔

بیمار کیا پڑھے

حضرت ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص کہے ”لا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ اللہ تعالیٰ اس
کی تصدیق کرتا ہے اور فرماتا میرے سوا کوئی معبود نہیں
اور میں سب سے بڑا ہوں جب کہتا ہے ”لا الہ الا اللہ وحدہ“

قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقَيْتَنِي أَخِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
دَخَلَ الشُّوقَ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي
وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ
هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ
حَسَنَةٍ وَمَعَافَاةً أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَهُ لَهُ
أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ
عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ قَهْرُ مَانَ إِلَى الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ هَذَا الْحَدِيثُ نَحْوُهُ.

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّنَيْتِيُّ
نَاحِدًا بِنُ زَيْدٍ وَالْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ لَا
نَافِعُ وَبْنُ دِينَارٍ وَهُوَ قَهْرُ مَانَ إِلَى الزُّبَيْرِ
عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ قَالَ فِي الشُّوقِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي
وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ
أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَعَافَاةً أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَبَنَى
لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

باب مَا جَاءَ مَا يَقُولُ الْعَبْدُ إِذَا مَرِضَ

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَاحِدًا بِنُ زَيْدٍ
بْنُ مُحْتَمِدٍ بِنِ حُجَّادَةَ نَاحِدًا بِنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ بِنِ
عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَعْزَمِيِّ أَبِي مُسْلِمٍ
قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا
شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”میرے سوا کوئی معبود نہیں میں ایک ہوں“ جب کہتا ہے ”لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میں ایک ہوں میرا کوئی شریک نہیں۔ جب بندہ کہتا ہے ”لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”تیرے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہی اور تعریف میرے لیے ہے“ جب بندہ کہتا ہے ”لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میری مدد کے بغیر کوئی قوت و طاقت نہیں“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے جو آدمی اپنی بیماری میں یہ کلمات کہے پھر مرجائے اسے آگ نہیں کھائے گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ نے بواسطہ ابواسحاق اور اعزابی مسلم، حضرت ابوسہرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کی

مصیبت زدہ کو دیکھ کر کیا کہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ کلمات کہے ”الحمد للہ الذی عافانی“ الخ ”تمام تعریفیں اس ذات کے لیے جس نے مجھے اس بیماری سے بچایا جس میں تجھے مبتلا کیا اور اپنی مخلوق میں سے بہت سے لوگوں پر مجھے فضیلت دی“۔ وہ شخص جب تک زندہ رہے گا اس مصیبت سے محفوظ رہے گا یہ حدیث ذریعہ ہے اس باب میں حضرت ابوسہرہ اور عمر بن دینار رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں قہرمان آل زبیر ابوی شیخ ہیں۔ اور حدیث میں قوی نہیں سالم بن عبد اللہ بن عمر سے روایات لینے میں وہ منفرد ہیں ابوجعفر محمد

قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ مَدَقَّةَ رُتْبَةٍ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا أَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا وَحْدِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ قَالَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي وَكَانَ يَقُولُ مَنْ قَالَهُ بَنِي مَرْصَبٍ ثَمَرَاتٍ لَمْ تَطْعَمُوا الثَّمَارُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْأَعْزَبِيِّ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنُ سَعِيدٍ نَحْوَهُ هَذَا الْحَدِيثُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بَنِي بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى مُبْتَلًى

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ فَأَعْبَدُ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى مَصَابِحَ بِلَاءٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ فَصَلَّتِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَقْضِيلًا إِلَّا عَوْفِي مِنْ ذَلِكَ الْبَلَاءِ كَأَيْسًا مَا كَانَ مَا عَاشَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعُمَرَ وَبَنِي دِينَارٍ قَهْرَمَانُ ابْنِ الزُّبَيْرِ هُوَ شَيْخٌ بَصَرِيٌّ وَكَيْسَرٌ بِالْقَوِي فِي الْحَدِيثِ

بن علی سے منقول ہے کہ جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھے پناہ مانگے اور یہ بات اپنے دل میں کہ مصیبت زدہ کو نہ سنائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مبتلائے مصیبت کو دیکھ کر کہا ”الحمد للہ الذی“ النج

وہ اس مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

مجلس سے کھڑا ہوتو کیا کہے،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجلس میں بیٹھا اور اس میں اس نے بہت سی لغو باتیں کہیں تو اسٹھنے سے پہلے یہ کلمات کہے ان لغو باتوں سے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ ”سبحانک اللہم“ یا اللہ! میں تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں“ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ حدیث سہیل سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

وَقَدْ تَفَرَّدَ بِأَحَادِيثٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عِيٍّ أَنَّهُ قَالَ إِذَا مَا أَيْ صَاحِبُ بَلَاءٍ يَتَعَوَّدُ يَقُولُ ذَلِكَ فِي نَفْسِهِ وَلَا يُسَمِّهِ صَاحِبَ الْبَلَاءِ.

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ السَّمْنَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا مَطَرٌ بْنُ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مُبْتَلًى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفَضُّلاً لَمْ يُصِبْهُ ذَلِكَ الْبَلَاءُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

يَا أَيُّهَا مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَبِي الشَّافِعِ الْكُوْنِيُّ وَاسْمُهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمْدَانِيُّ نَا الْحَبَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ فَكَثُرَ رَفِيءُ لَغَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ الْآخِيفُ لَكَ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا سو بار گنتی جاتی تھی ”رب اغفر لی وتب علی“ اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

پریشانی کے وقت کیا پڑھے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت کلمات پڑھتے تھے۔ ”لا الہ الا اللہ الحکیم الحکیم“ الہم ”اللہ تعالیٰ بردبار اور حکمت والے کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ تعالیٰ عرش عظیم کے سوا کوئی معبود نہیں آسمانوں اور زمین کے رب کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی عزت والے عرش کا رب ہے۔“

محمد بن بشار نے بواسطہ ابن ابی عدی، ہشام، قتادہ، ابوالعالیہ، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی معاملہ میں منگوم ہوتے تو سرانور آسمان کی طرف اٹھاتے اور یہ کلمات کہتے ”سبحان اللہ العظیم“ اور جب دعا میں زیادہ کوشش فرماتے تو کہتے ”یا حی یا قیوم“

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوْنِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ مُحْتَبِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ يُعَدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةً مَرَّةً مِنْ قَبْلِ أَنْ يَقُومَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

باب ۳۲۲ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ لِإِلَهِ إِلَّا اللَّهُ الْحَكِيمُ الْحَكِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ الْعَظِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ.

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ الْمُخَزُومِيُّ الْمَدِينِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا ابْنُ أَبِي قُدَيْكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُقَاتِلِ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَهَمَّهُ الْأَمْرُ فَذَرَاهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَإِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

باب ۴۳۲ مَا يَقُولُ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

۱۳۶۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَثِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشْجَعِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ الْحَكِيمِ السَّلِيمَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَصُرْ كَأَشْيٍ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثَ أَتَى بَلَّغَهُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْأَشْجَعِ فَذَكَرْنَاهُ هَذَا الْحَدِيثَ وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشْجَعِ وَيَقُولُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ خَوْلَةَ وَحَدِيثُ الْكَثِّ أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَجْلَانَ.

باب ۴۳۳ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا

۱۳۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْمُقَدَّمِيِّ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرِ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ قَالَ بِأَصْبَعِهِ وَمَدَّ شُعْبَةً أَصْبَعَهُ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ أَصْحَابَنَا بِصُحُوكَ وَآخِلَتُنَا بِذِمَّتِكَ اللَّهُمَّ اذْوَكَ الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا شُعْبَةُ

کسی مقام پر اترے تو کیا پڑھے

حضرت خولہ بنت حکیم سلیمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (سفر میں) کسی جگہ اترے تو یہ کلمات کہے۔ "اعوذ بکلمات اللہ" الخ اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ ہر مخلوق کی شر سے اس کی پناہ چاہتا ہوں" اس منزل سے کوچ کرنے تک اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی یہ حدیث حسن غریب ہے۔ مالک بن انس نے اسے یعقوب بن اشیم سے روایت کیا۔

ابن عجلان نے بھی یعقوب بن اشیم سے روایت کی اور سعید بن مسیب کے واسطے سے اسے خولہ تک پہنچایا حضرت لیث، ابن عجلان کی روایت سے اصح ہے۔

سفر میں جاتے وقت کیا کہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر تشریف لے جاتے تو اونٹنی پر سوار ہوتے اور انگلی سے اشارہ فرماتے (شعبہ نے بھی اشارے سے بتایا) اور یہ کلمات کہتے "اللهم انت صاحب الخ اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی اور گھر کا نگہبان ہے۔ ہم نے تیرے حکم کے ساتھ صبح کی اور تیرے ذمہ کو قبول کیا۔ اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لیٹ دے اور سفر آسان فرما۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت اور پریشان لوٹنے سے تیری پناہ

چاہتا ہوں۔ سوید بن نصر نے بواسطہ عبداللہ بن مبارک شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے ابن ابی عدی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسرج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر جاتے وقت یہ دعا مانگتے ”اللهم انت الماحب“ الخ اے اللہ تو ہی میرا سفر کا ساتھی اور میرے گھر والوں کا نگہبان ہے۔ الہی! سفر میں ہمارا رفیق اور گھر میں ہمارا نگہبان ہو۔ الہی! میں سفر کی مشقت اور پریشان کن واپسی اچھی حالت کے بعد بری حالت، مظلوم کی بددعا اور اہل و مال میں برے انجام سے تیری پناہ چاہتا ہوں، یہ حدیث حسن صحیح ہے ”المحور بعد الکون“ کے الفاظ بھی مروی ہیں۔ ہر ایک کی توجیہ ہے کہا جاتا ہے کہ اس سے ایمان سے کفر کی طرف، فرمانبرداری سے نافرمانی کی طرف اور ایک (اچھی) چیز سے کسی بری چیز کی طرف پھرنا مراد ہے۔

سفر سے واپسی پر کیا کہے

ربیع بن براہ بن عازب، اپنے والد حضرت براہ بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لیتے تو یہ کلمات فرماتے ”ابنونا“ الخ ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد و ثنا کرنے والے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ثوری نے اسے بواسطہ ابواسحاق حضرت براہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ربیع بن براہ کا واسطہ ذکر نہیں کیا شعبہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، انس اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِعَدَنَاهُ هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَحْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ -

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ الصَّحِيْحِ نَاحِيَةً مِنْ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَلْذَهَبُ اَصْحَابَنَا فِي سَفَرِنَا وَ اَحْلَقْنَا فِيْ اَهْلِنَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعَثَاءِ السَّفَرِ وَكَابَةِ الْمَنْقَلَبِ وَمِنْ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكُوْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسَوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوَى الْحَوْرُ بَعْدَ الْكُوْرِ اَيْضًا وَ مَعْنَى قَوْلِهِ الْحَوْرُ بَعْدَ الْكُوْرِ اَوْ الْكُوْرُ وَ كِلَاهُمَا لَوَجْهٌ وَيَقَالُ اِنْشَاءً هُوَ الرَّجُوْعُ مِنَ الْاِيْمَانِ اِلَى الْكُفْرِ اَوْ مِنَ الطَّاعَةِ اِلَى الْمَعْصِيَةِ اِنْشَاءً الرَّجُوْعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَى شَيْءٍ مِنَ الشَّرِّ -

باب ۳۵۵ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِهِ

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ ابْنُ الْبُؤْدَاوَدِ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّبَيْعَ بْنَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِرٍ يَحْدِثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ اَيُّوْنَ تَايُّوْنَ عَايِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَاوَى الثَّوْرِيَّ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَوْ يَذْكُرُ فِيهِ عَنِ الزُّبَيْعِ بْنِ الْبَرَاءِ وَرَوَى اَيُّ شُعْبَةَ أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُثْمَرَ وَ النَّسِ وَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

بَابُ ۲۲۶ مِنْهُ

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ أَنَا سَعِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَتَنَظَرَ إِلَى جُدْرَانِ الْمَدِينَةِ أَوْ ضَعَمَ رَاحِلَتَهُ وَإِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حَتَّى يَأْتِيَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

بَابُ ۲۲۷ مَا يَقُولُ إِذَا دَعَا النَّاسَ

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ السَّلَامِيُّ الْبَصَرِيَّ نَا أَبُو قَتَيْبَةَ سَلَّمَ عَنْ قَتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا رَجُلًا أَخَذَهُ بِيَدِهِ فَلَا يَدْعُهَا حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَدْعُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ اسْتَوْدِعْ اللَّهَ دِينَكَ وَآمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُوسَى الْفَرَارِيُّ نَا سَعِيدُ بْنُ حُثَيْمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَنْ أَدْنُو مَتْنِي أَوْ دَعَاكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُودِعُنَا فَيَقُولُ اسْتَوْدِعْ اللَّهَ دِينَكَ وَآمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.

بَابُ ۲۲۸ مِنْهُ

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نِيَّادٍ نَا

حَبِ مَدِينَةٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے جب مدینہ طیبہ کی دیواریں نظر آتیں تو اپنی اونٹنی کو اڑھ لگاتے اور اگر کسی اور جانور پر بھرتے تو اسے تیز کر دیتے یہ مدینہ کی محبت کے سبب سے ہوتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

رخصت کرتے وقت کیا کہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کو رخصت کرتے وقت اس کا ہاتھ پکڑتے اور جب تک وہ خود نہ چھوڑتا آپ اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے اور فرماتے "استودع اللہ" الخ ہم تیرے دین، امانت اور آخری عمل کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متعدد طریق سے مروی ہے۔

.....

حضرت سالم سے روایت ہے جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کسی آدمی کو رخصت کرتے تو فرماتے میرے قریب آدمی تمہیں رخصت کروں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں رخصت کیا کرتے تھے۔ پھر آپ وہی کلمات کہے "استودع اللہ الخ" یہ حدیث حسن صحیح اس طریق (یعنی) سالم بن عبد اللہ کی روایت سے غریب ہے،

.....

تراوراه

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص

سَيَارَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَزِدْنِي
قَالَ تَرَوْدَكَ اللَّهُ التَّقْوَى قَالَ زِدْنِي قَالَ وَغَفَرَ
ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِي يَا بَنِي أَنْتَ وَأُخِي قَالَ وَلَيْسَ لَكَ
الْخَيْرُ حَيْثُ مَا كُنْتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ.

بَابُ ۳۲۹ مِنْهُ

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ نَزِيدُ بْنُ حَبَابٍ أَخْبَرَنِي
أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ
أَنْ أُسَافِرَ فَأَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَ
التَّكْوِينِ عَلَى كُلِّ شَرٍّ فَلَمَّا أَنْ وَلَّى الرَّجُلُ
قَالَ اللَّهُمَّ اطْوِلْهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

بَابُ مَا ذَكَرَنِي دَعْوَةُ الْمُسَافِرِ

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ
نَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ
أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٍ
دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ
عَلَى وَلَدِهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ نَا يَحْيَى
بْنُ أَبِي كَثِيرٍ يُقَالُ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ الْمُؤَدِّبُ وَلَا
نَعْرِفُ اسْمَهُ.

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا رَكِبَ دَابَّةً

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي الْأَحْوَصِ

نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں سفر کرنا
چاہتا ہوں مجھے زاد راہ عنایت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اللہ
تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زاد راہ عطا فرمائے انس نے عرض
کیا حضور! زیادہ کیجئے۔ آپ نے فرمایا ”تیرے گناہ بخشے“
اس نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اور زیادہ کیجئے
آپ نے فرمایا تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے
سبائی کو آسان کر دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اسے باب کا عنوان نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں سفر پر
جانے کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے کچھ نصیحت فرمائیے
آپ نے فرمایا تقویٰ اختیار کرو ہر بلندی پر تکبر کہو، جب
وہ شخص واپس جانے لگا تو آپ نے فرمایا ”اے اللہ!
اس کی دوری کو مختصر کر دے اور اس لیے سفر کو آسان
فرمادے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

مسافر کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعائیں (بہت جلد قبول
ہوتی ہیں) مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور اولاد کے خلاف
باپ کی دعا۔ علی بن حجر نے بواسطہ اسماعیل بن ابراہیم اور
ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ
اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ اس میں یہ اضافہ ہے ”ان
کی قبولیت میں کوئی شک نہیں“ یہ حدیث حسن ہے۔ ابو جعفر
جن سے یحییٰ بن ابی کثیر روایت کرتے ہیں انہیں ابو جعفر مؤذن
کہا جاتا ہے ہمیں ان کا نام معلوم نہیں۔

چوپایہ پر سوار ہوتے وقت کیا پڑھے

حضرت علی بن ربیعہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ شَهِدْتُ
عَلِيًّا أَمْرِي يَدُ ابْنِهِ لَيْسَ كِبَهُمَا فَلَمَّا وَضَعَ رَجُلًا فِي
الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا
وَمَا كُنَّا لِمُقَرَّنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ
قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ إِنِّي قَدْ خَلَسْتُ
نَفْسِي فَأَغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ
ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مَنْ أَتَى شَيْءٌ ضَحِكْتَ يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مَنْ أَتَى
شَيْءٌ ضَحِكْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ رُبَّكَ لَيَعْجِبُ
مَنْ عَبْدُهُ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي أَتَمَّا لَا
يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرُكَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۵۵- حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي التَّرْبِيزِ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَارِقِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ
فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ كَبَّرَ ثَلَاثًا وَقَالَ سُبْحَانَ
الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لِمُقَرَّنِينَ وَإِنَّا
إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
فِي سَفَرِي هَذَا مِنَ الْبَرِّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ
مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا الْمَسِيرَ وَأَطْوِعْنَا بَعْدَ
الْأَرْضِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ
فِي الْإِهْلِ اللَّهُمَّ أَصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاجْعَلْنَا فِي أَهْلِنَا
وَكَانَ يَقُولُ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ ابْتُؤَنَ إِنْ شَاءَ
اللَّهُ تَابَتُؤَنَ عَائِدُونَ وَإِنَّا حَامِدُونَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے
پاس ایک سواری کے لیے چوپایہ لایا گیا۔ جب آپ نے اپنا
پاؤں رکاب مبارک میں رکھا تو فرمایا ”بسم اللہ“ اس کی پیٹھ پر
بیٹھ گئے تو فرمایا ”الحمد للہ“ پھر سبحان الذی الہم وہ ذات پاک ہے
جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کیا اور ہم تو اسے قابو نہیں کر سکتے
تھے اور ہم اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں پھر ”الحمد للہ“
اللہ اکبر“ تین تین بار کہا اور تین مرتبہ یہ دعا فرمائی ”سبحان اللہ انی
قد ظلمت نفسی الہم اے اللہ! تو پاک ہے میں نے اپنے
نفس پر ظلم کیا پس مجھے بخش دے گناہوں کو تیرے سوا کون بخشتا
ہے“ پھر آپ ہنس پڑے میں نے پوچھا اے المؤمنین! آپ کس بات
پر ہنسے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا آپ نے ایسا ہی کیا جیسا کہ میں نے کیا پھر آپ ہنس پڑے میں نے پوچھا
یا رسول اللہ! آپ نے کس بات پر ہنس فرمایا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تیرا رب بندے سے خوش ہوتا ہے جب وہ یہ کلمات کہتا
ہے ”رب اغفر لی ذنوبی“ الہم اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے ہوئے اپنی سواری پر سوار
ہوتے تو تین مرتبہ ”اللہ اکبر“ کہتے اور پھر فرماتے ”سبحان الذی
سخر لنا“ الہم پھر یہ دعا مانگتے ”اللہم انی اسئلك“ اے اللہ!
میں اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی، تقویٰ اور ہر
اس عمل کا سوال کرتا ہوں جو تجھے پسند ہو۔ اے
اللہ! ہمارا سفر آسان کر دے اور راستے کی دوری
(لمبائی) ہمارے لیے لپیٹ (کر مختصر کر) دے یا اللہ!
تو ہی سفر کا ساتھی اور گھر والوں کا نگہبان
ہے۔ سفر میں ہماری رفاقت اور گھر میں نگہبانی
فرما۔ جب واپس تشریف لاتے تو
فرماتے ”ابنوں سے تائبوں سے“ الہم یہ
حدیث حسن ہے۔

باب ۳۳۱ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا هَاجَتِ الرِّيحُ

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ الْبُؤْ
عَمْرُو الْبَصْرِيُّ نَامُ مُحَمَّدُ بْنُ رَيْبَعَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الرِّيحَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ
مَا أُرْسِلَتْ بِهِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ
مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ
أَبِي بَنْ كَيْبٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

باب ۳۳۲ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ
زِيَادٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةٍ عَنْ أَبِي مُطَرٍّ عَنْ
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا
سَمِعَ صَوْتَ رَعْدٍ وَالصَّوَاعِقُ قَالَ اللَّهُمَّ لَا
لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بَعْدَ إِلَيْكَ وَعَافِنَا
قَبْلَ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ
هَذَا الْوَجْهِ.

باب ۳۳۳ مَا يَقُولُ عِنْدَ مَوْتِهِ الْهَلَالِ

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْقَدِيدِيُّ
نَاسِيبُ بْنُ سَفْيَانَ الْمَدِينِيُّ قَالَ ثَنِي يَلَالُ بْنُ
يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عَبِيدٍ اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
طَلْحَةَ بْنِ عَبِيدٍ اللَّهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ قَالَ اللَّهُمَّ أَهْلِلْهُ عَلَيْنَا
بِالْيُسْرِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ
رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ.

آندھی کے وقت کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آندھی دیکھ کر یہ دعا مانگتے "اللهم انی اسألك
الحم الہی! میں تجھ سے اس کی بھلائی، جو کچھ اس میں ہے اور
جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں،
اس کی برائی جو کچھ اس میں ہے اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی اس
کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں" اس باب حضرت ابی بن کعب
رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے، یہ حدیث
حسن ہے۔

گرج کی آواز سن کر کیا کہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گرج اور کوک کی آواز سنتے
تو یہ دعا مانگتے "اللهم لا تقنننا" الحم یا اللہ! ہمیں اپنے
عذاب سے بھی ہلاک نہ کر ہمارے
سابقہ گناہ معاف فرما۔ یہ حدیث
غریب ہے ہم اسے صرف اسی
طریق سے پہچانتے ہیں۔

چاند دیکھ کر کیا دعا مانگے

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی عنہ
سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا مانگتے "اللهم
اهله الحم الہی! اس کا طلوع
مونا ہمارے لیے امن
ایمان، سلامتی اور اسلام کا
ذریعہ بنا۔ (اے چاند) میرا اور
میرا رب اللہ ہے،

بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْغَضَبِ

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَاقِبِيصَةَ نَاسُفِيَّانَ عَنِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اسْتَبْتَّ رَجُلًا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى عَرَفَ الْغَضَبَ فِي وَجْهِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ غَضَبُهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِبُ الرَّحْمَنِ عَنْ سَفِيَّانَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَمَاتَ مُعَاذٌ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقُتِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى غُلَامٌ ابْنُ سِتِّ سِنِينَ هَكَذَا رَوَى شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَرَأَاهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى يَكْتُمُ أَبَا عِيْسَى وَأَبُو لَيْلَى اسْمُهُ يَسَارٌ وَرَوَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ أَدْرَكْتُ عَشْرِينَ وَمِائَةً مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

غضب کے وقت کیا پڑھے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں نے آپس میں گالی گلوچ کیا یہاں تک کہ ان میں سے ایک کے چہرے پر غصے کا آثار ظاہر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے اگر شخص اسے کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا۔ وہ "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" ہے اس باب میں حضرت سلیمان بن صر در رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ عبد الرحمن سفیان سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی یہ حدیث مرسل ہے۔ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے خلافت فاروقی میں وصال فرمایا اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ چھ سال کے بچے تھے شعبہ نے بواسطہ حکم عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے یوں ہی بیان کیا ہے۔ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زیارت کی اور ان سے روایت کی ہے ان کی کنیت ابو عیسیٰ ہے۔ ابویسی کا نام یسار ہے۔ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے منقول ہے فرماتے ہیں میں ایک سو بیس (۱۳۷) صحابہ کرام کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔

بُرا خواب دیکھے تو کیا کرے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لہذا اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور جو کچھ دیکھا اسے بیان کرے۔ اور اگر ناپسندیدہ خواب

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَابِكُ بْنُ مَفْزُورٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ

دیکھتے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے لہذا اس کی شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور کسی سے بیان نہ کرے پس وہ اسے کچھ نقصان نہ دے گی۔ اس باب میں حضرت ابوقتاہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے ابن الہاد کا نام یزید بن عبد اللہ بن اسماء بن مدینی ہے۔ محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہیں۔ امام مالک اور دوسرے لوگوں نے اس سے روایت کی ہے۔

نیا پھل دیکھے تو کیا کہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگوں کی عادت تھی کہ نیا پھل دیکھتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لاتے آپ اسے ہاتھ میں پکڑ کر دعا مانگتے۔ ”اللہم باریک لنا فی ثمارنا“ الھم یا اللہ ہمارے پھلوں میں برکت فرما۔ ہمارے شہر کو ہمارے لیے بابرکت بنا۔ ہمارے صاع اور مہذاب کے دو پیانے، میں برکت فرما۔ یا اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ وسلم تیرے بندے، خلیل اور نبی ہیں۔ میں تیرا بندہ اور نبی ہوں۔ انہوں نے کہ مکہ مکرمہ کے لیے دعا مانگی میں مدینہ طیبہ کے لیے اسی قدر اور اس کی مثل مزید کی دعا مانگتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی چھوٹے بچے کو نظر آتا بلاتے اور وہ پھل اسے دے دیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

کھانا کھائے تو کیا کہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں اور خالد بن ولید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ام المؤمنین حضرت مہاجرہ رضی اللہ عنہما کے پاس گئے انہوں نے ہمیں دودھ کا ایک پیالہ دیا

يَمَّا رَأَىٰ وَإِذَا رَأَىٰ غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُهُمَا فَاَتَمَّاهِي مِنَ الشَّيْطَانِ فَلَيْسَتْ عِزُّ يَا لَلَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يُدْكَرُهَا لِأَحَدٍ فَاَتَمَّاهَا لَا تَضُرُّكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَابْنُ الْهَادِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ أَسَامَةَ بْنِ الْهَادِ الْمَدِينِيُّ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ رَوَى عَنْهُ مَالِكٌ وَالتَّاسِ.

باب ۳۸۱ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى الْبَاكُورَةَ مِنَ الثَّمَرِ

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ وَ نَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي يَسِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ إِذَا رَأَى أَوَّلَ الثَّمَرِ وَجَاءُوا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمِدْنَا اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَ نَبِيِّكَ وَإِنَّكَ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَإِنَّا أَدْعُوكَ لِمَدِينَتِنَا بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِمَكَّةَ وَمِثْلًا مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيَدِّيرَاهُ فَيُعْطِيهِ ذَلِكَ الثَّمَرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۳۸۲ مَا يَقُولُ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْبَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَلِيُّ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ هُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدُ

بْنُ الرَّسُولِ عَلَى مَيْمُونَتِهِ فَجَاءَ تَتَا يَا نَاءً مِنْ
لَبْنٍ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَخَالِدٌ عَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ لِي
الشَّرِبَةُ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ فَاتَرْتُ بِهَا خَالِدًا
فَقُلْتُ مَا كُنْتُ أَوْشِرُ عَلَى سُوءِ أَحَدٍ أَشَرَّ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
أَطْعَمَهُ اللَّهُ طَعَامًا فَيَقْلُ اللَّهُ هَمَّ بَارِكْ لَنَا
فِيهِ أَطْعَمَنَا خَيْرًا مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللَّهُ لَبْنًا
فَيَقْلُ اللَّهُ هَمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَنَادَانَا مِنْهُ وَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ
يَجْزِي مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرَ اللَّبَنِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا
الْحَدِيثَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ عَنْ عُمَرَ بْنِ
حَرْمَلَةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْهُ وَبْنُ حَرْمَلَةَ
وَلَا يَصِحُّ.

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ
۱۳۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِبِي بَنِي
سَعِيدٍ نَاثُورُ بْنُ يَزِيدَ نَاثُورُ بْنُ مُحَمَّدَانَ
عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ
يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا أَطْلَبُ مَا رَكَابِيهِ
غَيْرُ مَوْدِعٍ وَلَا مُسْتَفْنَى عَنْهُ رَبَّنَا هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ
غِيَاثٍ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ
أَرْطَاةَ عَنْ رَبَاحِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ حَفْصُ عَنْ
ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ وَقَالَ أَبُو خَالِدٍ عَنْ مَوْلَى
لِأَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ وَشَرِبَ قَالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا میں آپ
کی دائیں جانب تھا اور خالد بن ولید بائیں طرف تھے
حضور نے مجھ سے فرمایا پینے کی باری تمہاری ہے
لیکن اگر چاہو تو خالد کو ترجیح دو۔ فرماتے ہیں میں نے
عرض کیا میں آپ کے (بابرکت) چھوٹے پر کسی کو ترجیح
نہیں دوں گا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ جسے کھانا کھلائے اسے یہ دعا مانگنی چاہیے۔
”اللهم بارک لنا“ الخ یا اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور ہمیں
اس سے بہتر کھلا۔ اور جسے اللہ تعالیٰ دودھ
پلائے وہ کہے ”یا اللہ! ہمارے لیے اسے بابرکت
بنا اور ہمیں اس سے زیادہ عطا فرما۔ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کھانے اور پانی (درونوں) کی جگہ دودھ
کے سوا کوئی چیز کفایت نہیں کرتی۔ یہ حدیث حسن ہے
بعض راویوں نے یہ حدیث علی بن زید سے روایت کی اور کہا
”عمر بن حرمہ“ بعض نے ”عمر بن حرمہ“ کہا اور یہ صحیح نہیں۔
کھانے سے فراغت پر کیا کہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے دسترخوان
اٹھا یا جاتا۔ تو آپ یہ کلمات کہتے ”الحمد لله حمدًا کثیرًا“
اللہ تعالیٰ کے لیے بہت زیادہ تعریف ہے پاکیزہ اور
بابرکت تعریف۔ نہ وہ چھوڑی جاسکتی ہے اور نہ اس
سے بے نیازی ہو سکتی ہے اسے ہمارے رب! یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرماتے
یا پانی نوش فرماتے یہ کلمات کہتے۔
”الحمد لله الذی“

حمد و ستائش اس ذات کے لیے

جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔

.....

حضرت سہل بن معاذ بن انس اپنے والد حضرت معاذ بن انس (رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھانا کھا کر یہ کلمات کہے "الحمد لله الذي اطعمني" الخ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی ستائش کے لائق ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور کسی حرکت و قوت کے بغیر مجھے عطا فرمایا" اس شخص کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابو مرحوم کا نام عبد الرحیم بن

سبیون ہے۔
گدھے کی آواز سن کر کیا کہا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اگر گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تسبیح تکبیر تہلیل اور تحمید کی فضیلت

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل زمین سے جو کوئی یہ کلمات کہے "لا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله" تو اس کی خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ شعبہ نے ابویہ سے اسی سند کے ساتھ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي اطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ.

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْقُرَظِيِّ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ ثَنَا أَبُو مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ بْنِ النَّسِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي اطْعَمَنِي هَذَا وَشَرِبْتَنِي مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ غَيْرَ لِي مَا لَقَدْتُ مِنْ ذَنْبٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو مَرْحُومٍ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مَيْمُونٍ.

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ نَهْيَ الْجِمَارِ

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْتَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ الْجِمَارِ فَتَوَذَّعُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّحْمِيدِ

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نِيَّادٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ السَّهْمِيُّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ أَبِي بَلْبَعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ إِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ نَابِ

اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے ابو بلج کا نام بیجی بن ابی سلیم بھی کہا جاتا ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ ابن ابی عدی حاتم بن ابی صغیر، ابو بلج، عمرو بن میمون اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی مروی ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، ابو بلج سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ایک غزوہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ واپسی پر جب مدینہ طیبہ سامنے آیا تو لوگوں نے بلند آواز سے نعرہ تکبیر کہا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا رب نہ تو بہرہ ہے اور نہ ہی غائب، بلکہ وہ تمہارے اور تمہاری سواریوں کے سروں کے درمیان ہے۔ پھر فرمایا: ”اے عبداللہ بن قیس! کیا تمہیں جنت کے خزانوں میں ایک خزانہ نہ بتاؤں؟ وہ ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمن بن مل ہے۔ ابو قحافہ کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے۔ یہ قول کہ ”اللہ تعالیٰ تمہارا اور تمہارے سواریوں کے سروں کے درمیان ہے“ اس سے اس کا علم اور قدرت مراد ہے۔ جنت کے پودے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرب معراج میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی انہوں نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت

شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي بَلِجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَأَبُو بَلِجٍ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي سَلِيمٍ وَيُقَالُ ابْنُ سَلِيمٍ أَيْضًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنَ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ أَبِي بَلِجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَلِجٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارِ نَا أَبُو نَعَامَةَ السَّعْدِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَكَتَبَ النَّاسُ تَكْبِيرَةً وَرَفَعُوا بِهَا أَصْوَاتَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَصَمَّ وَلَا غَائِبٌ هُوَ يَنْتَكُمُ وَبَيْنَ رُؤُوسِ رِجَالِكُمْ ثَوْرٌ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنُ قَيْسٍ إِلَّا أَعْلَمُكَ كُنَّا مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مِلٍّ وَأَبُو نَعَامَةَ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ عَيْسَى وَمَعْنَى قَوْلِهِ هُوَ يَنْتَكُمُ وَبَيْنَ رُؤُوسِ مَا وَاحِدُكُمْ إِنَّمَا يَعْنِي عِلْمًا وَقُدْرَةً.

باب ۲۲

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا سَيِّدُنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْفَاسِمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

کو میرے طرف سے سلام کہنا اور بتا دینا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ اس کا پانی میٹھا اور وہ ہموار میدان ہے۔ اس کے پودے "سبحان اللہ" الحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" ہیں اس باب میں حضرت البواب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے حسن غریب ہے۔

حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے راوی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہم مجلس صحابہ کرام سے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے مجلس میں سے ایک شخص نے پوچھا ہم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کیسے کمائے؟ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سو مرتبہ "سبحان اللہ" کہے اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس سے ہزار گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جنت میں کھجور

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھا "سبحن اللہ العظیم و بجمده" اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے، ہم اسے صرف بواسطہ ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے "سبحن اللہ العظیم و بجمده" پڑھا اس کے لیے جنت میں کھجور کا درخت لگایا جاتا ہے۔ یہ حدیث

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَتْ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةً أُسْرَىٰ بِنِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقْرَبُ أُمَّتِكَ مِنِّي السَّلَامُ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَأَتْلَاهَا قِيعَانٌ وَأَنْتَ غَرَّاسُهَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَانَّهُ أَكْبَرُ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ۔

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ قَالَ ثَنَى مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبُجْلَسَائِهِمْ أَيْعِزُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَالَكَ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يَسْتَحِرُّ أَحَدُكُمْ مَا نَشَاءُ تَسْبِيحَةً تُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُحْطَ عَنْهُ أَلْفُ سَيِّئَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب ۴۳

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَارُ دُحْرُ بْنُ عَبَّادَةَ عَنْ حَجَّاجِ الصَّنَوَانِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَ يَحْمَدُهُ غُرَسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ۔

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا مُؤَمِّلٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَ يَحْمَدُهُ غُرَسَتْ

حسن غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے
”سبحان اللہ و بحمدہ“ کہا اس کے
گناہ معاف بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر
کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

.....

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا دو کلمے (ایسے) ہیں جو زبان پر
آسان، میزان پر بھاری اور رحمن کو پسند
ہیں۔ (وہ یہ ہیں) ”سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ
و بحمدہ“ یہ حدیث حسن صحیح
غریب ہے۔

.....

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص روزانہ سو مرتبہ ”لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ“
الغیر پڑھے اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا
ہے سونکیاں لکھی جاتی ہیں۔ سو گناہ مٹائے جاتے
ہیں۔ اور شام تک شیطان سے پناہ میں رہتا
ہے۔ اور کوئی دوسرا اس سے اچھا عمل نہیں
لاتا البتہ وہ جو اس سے زیادہ عمل کرے، اسی سند
کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے مروی ہے۔ جس نے سو مرتبہ ”سبحان
اللہ و بحمدہ“ کہا اس کے گناہ مٹا دیئے
جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے
جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔ یہ

لَا تَخْلَتْ فِي الْجَنَّةِ هَذَا أَحَدِيكَ حَسَنٌ غَرِيبٌ .
۱۳۹۳ . حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوْفِيُّ
نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سَيِّ عَنْ
أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ
الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةً مَرَّةً غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ
وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ هَذَا أَحَدِيكَ
حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۱۳۹۴ . حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى نَا مُحَمَّدُ
بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَمَارَةَ ابْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ تَقِيلَتَانِ
فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ
اللَّهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
غَرِيبٌ .

۱۳۹۵ . حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ
نَا مَعْنٍ نَا مَالِكٌ عَنْ سَيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَ
هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةً مَرَّةً
كَانَ لَهُ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ
حَسَنَةٍ وَمُحِيتَ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَ لَهُ
حِزْبٌ مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ
وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلٍ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا
أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةً مَرَّةً حُطَّتْ

حدیث حسن صحیح ہے۔

حَطَابَا هُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرُ مِنْ زَيْدِ الْبَحْرِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۲۴۴

بہترین عمل

حضرت ابو صریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو آدمی صبح و شام سو سو مرتبہ ”سبحان اللہ و بحمدہ“ کہے قیامت کے دن کوئی بھی اس سے بہتر عمل نہیں لائے گا البتہ وہ شخص جو یہ کلمات یا اس سے زیادہ کہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي
الشَّوَارِبِ نَاعِدُ الْغَزِيَّيْنِ بْنِ الدَّخْنِ رَعْنُ سُهَيْلِ
بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمَسِي سُبْحَانَ اللَّهِ
وَيَحْمَدُهُ مِائَةً مَرَّةً لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
بِأَفْضَلٍ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا
قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
غَرِيبٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا سو مرتبہ ”سبحان اللہ و بحمدہ“ کہو جس نے ایک مرتبہ کہا اس کے لیے دس نیکیاں ہیں جس نے دس مرتبہ کہا اس کے لیے سو نیکیاں ہیں جو سو مرتبہ کہے اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو زیادہ کرے اللہ تعالیٰ مزید عطا فرماتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگے بخش دیا جاتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى نَادَاؤُ
بْنُ الذَّبْرِ قَانِ عَنْ مَطَرِ الْوَرَّاقِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ لِاصْحَابِهِ قُولُوا سُبْحَانَ اللَّهِ وَ
يَحْمَدُهُ مِائَةً مَرَّةً مَنْ قَالَهَا مَرَّةً كُتِبَتْ لَهُ
مِائَةٌ وَمَنْ قَالَهَا مِائَةً كُتِبَتْ لَهُ أَلْفًا وَمَنْ
زَادَ زَادَهُ اللَّهُ وَمَنْ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ غَفْرًا لَمْ يَزَلْ
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

باب ۲۴۵

سوچ کا ثواب

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام کو ”سبحان اللہ“ کہے وہ سوچ کرنے والے کی مانند ہے۔ جو آدمی صبح و شام سو مرتبہ ”الحمد للہ“ کہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں سو مجاہدوں کو گھوڑوں پر سوار کیا (سواری دی) یا فرمایا سو غزوات لڑنے والے غازی کی طرح ہے۔ اور جو شخص صبح و شام سو

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الْوَاسِطِيُّ نَا
أَبُو سَفْيَانَ الْحَمِيرِيُّ عَنِ الصَّحَّاحِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ
عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ
اللَّهُ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشَاءِ كَانَ كَمَنْ
حَجَّ مِائَةً حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللَّهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ
وَمِائَةً بِالْعِشَاءِ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلَى مِائَةٍ
فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ قَالَ غَزَا مِائَةً

غَزْوَةٍ وَمَنْ هَلَّلَ اللَّهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشَاءِ كَانَ لَكُنْ أَعْتَقَ مِائَةً رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ مَنْ كَبَّرَ اللَّهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشَاءِ لَمْ يَأْتِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَحَدٌ بِأَكْثَرٍ مِمَّا أَتَى إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ نَادَى عَلَى مَا قَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ حَسَنٍ غَرِيبٍ.

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْعَجَلِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَائِبِي بَنِي الْأَمِّ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ تَسْبِيحَةٌ فِي رَمَضَانَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ تَسْبِيحَةٍ فِي غَيْرِهِ هـ.

بَابُ

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَالِثُ عَنِ الْخَلِيلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَزْهَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَيْمِمْ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْهَاءُ أَحَدًا أَحَدًا صَدًّا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَرْبَعِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ غَرِيبَةٍ لَا نَعْرِفُهَا إِلَّا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَالْخَلِيلُ بْنُ مُرَّةَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ هُوَ مُتَكَرِّرُ الْحَدِيثِ.

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَاعِنِي بَنِي مَعْبِدٍ نَاعِبِي اللَّهِ بْنِ عَمْرِو الرَّقِيقِيِّ عَنْ تَارِيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَهُوَ ثَانٍ رَجُلِيٍّ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

سو مرتبہ "لا الہ الا اللہ" کہے وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد سے سو غلام آزاد کئے۔ اور جس نے صبح و شام سو سو مرتبہ اللہ اکبر کہا تو اس کے دن اس سے اچھا عمل کسی نے نہیں کیا البتہ وہ شخص جو یہ کلمات یا اس سے زائد کہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ابو بشر سے روایت ہے امام زہری فرماتے ہیں رمضان شریف میں ایک مرتبہ تسبیح کہنا دوسرے دنوں میں ہزار مرتبہ کہنے سے بہتر ہے۔

چار کروڑ نیکیاں

حضرت تميم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ کلمات دس مرتبہ کہے "اشھدان لا الہ الا اللہ انہ" میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں وہ واحد معبود ہے۔ ایک ہے بے نیاز ہے۔ نہ اس کی ہوی ہے اور نہ اولاد اور اس کے برابر کا کوئی نہیں" ایسے آدمی کے لیے چار کروڑ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ خلیل بن مرہ، محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ محمد بن اسماعیل منکر الحدیث ہے

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی صبح کی غماز پڑھ کر اس حالت میں کہ اس نے پاؤں پھیر رکھے ہوں گفتگو کرنے سے پہلے دس مرتبہ یہ کلمات کہے "لا الہ الا اللہ" انہ اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اس سے دس گناہ مٹائے جاتے ہیں۔ اس کے دس درجے بلند کئے جاتے ہیں۔ اور وہ

پورا دن ناپسندیدہ باتوں اور شیطان سے
(اللہ تعالیٰ کی) امان میں رہتا
ہے ۔ اور اس دن اسے مشرک
کے سوا کسی گناہ پر پکڑ نہ ہوگی ۔

یہ حدیث

حسن صحیح

غریب ہے ۔

جامع دعائیں

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
آدمی کو یہ دعا مانگتے سنا ”اللهم انی اسألك الخ“ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے
قبضہ میں میری جان ہے اس نے اللہ تعالیٰ سے اس
کے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی کہ جس کے ساتھ
مانگی جانے والی دعا قبول کی جاتی ہے ۔ اور جب ان
کلمات کے ساتھ کچھ مانگا جائے دیا جاتا ہے زید کہتے
ہیں میں نے کئی سال بعد یہ بات زہیر بن معاویہ کو
بتائی تو انہوں نے کہا مجھ سے یہ بات ابواسحاق نے
مالک بن مغول سے روایت کرتے ہوئے بیان کی ۔
زید کہتے ہیں پھر میں نے حضرت سفیان سے ذکر کیا
تو انہوں نے بھی مالک بن مغول سے روایت کی ۔ یہ
حدیث حسن غریب ہے شریک نے اسے بواسطہ ابو
اسحاق اور ابن بریدہ ، بریدہ سے نقل کیا (حالانکہ صحیح یہ
ہے کہ) ابواسحاق ، مالک بن مغول سے نقل
کرتے ہیں ۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم
اعظم ، ان دو آیات میں ہے ”والکلم الہ واحد“ الخ

الْحَمْدُ لِلَّهِ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَتْ لِمَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِي عَنْهُ
عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لِمَا عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ
ذَلِكَ كُلُّهُ فِي جُزْءٍ مِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ وَحَرِّسَ مِنْ
الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَنْبَغِ لِدَنْبٍ أَنْ يَدْرِكَهُ فِي ذَلِكَ
الْيَوْمِ إِلَّا الشَّرُّكَ بِاللهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

غریب

بَابُ مَا جَاءَ فِي جَامِعِ الدَّعَوَاتِ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ الشَّيْبَانِ
أَنَّكَ فِي نَارٍ زَيْدُ بْنُ حَبَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْمُولٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ أَسْأَلُكَ عَنْ أَبِي
قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو
وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ
أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِي
لَا يُدُّ وَلَا يُؤَلَّدُ وَلَا يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ
قَالَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ
اللَّهُ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ
وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ قَالَ زَيْدٌ فَذَكَرْتُ لَهُ هَذِهِ
بَيْنَ مَعَاوِيَةَ بَعْدَ ذَلِكَ بِسَيْنٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي
أَبُو اسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْمُولٍ قَالَ زَيْدٌ
ثُمَّ ذَكَرْتُ لِسُفْيَانَ فَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ هَذَا
الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ
أَبِيهِ وَرَأَيْتُمَا أَخَذَهُ أَبُو اسْحَاقَ عَنْ مَالِكٍ
بَيْنَ مَعْمُولٍ .

۱۴۰۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَشْرِمٍ نَاعِيْسِيُّ بَرْ

يُوشَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحِ عَنْ
شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ

اور سورہ آل عمران کے شروع میں ”الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القيوم“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دعا مانگنے کا طریقہ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس دوران کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھ کر یہ دعا مانگی ”اللہم اغفر لی وارحمنی“ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نمازی! تو نے جلدی کی جب نماز پڑھ چکو تو بیٹھ جایا کرو پھر اللہ تعالیٰ کے شایان شان اس کی حمد و ثنا کرو مجھ پر درود شریف بھیجو اور پھر دعا مانگو۔ راوی فرماتے ہیں پھر ایک آدمی نے نماز پڑھی، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نمازی! (رب) دعا مانگو قبول ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ حیوہ بن شریح نے اسے ابو ہانی خولانی سے روایت کیا ابو ہانی کا نام حمید بن ہانی ہے اور ابو علی جنبی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگا کرو۔ اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل سے دعا قبول نہیں فرماتا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْمُرُ اللَّهَ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَالْهَكَمُ إِلَهُ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَفَاتِحَةِ آلِ عِمْرَانَ أَلَمْ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ رَشَدٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ عَنْ أَبِي هَانِيٍّ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي عَالِيٍّ الْجَنِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَلْتَ إِلَيْهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَى نَبِيِّكَ إِذْ قَالَ ثُمَّ صَلِّ رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي أَدْعُ تَجَبُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ حَيْوَةُ بْنُ شَرِيحٍ عَنْ أَبِي هَانِيٍّ الْخَوْلَانِيِّ وَابْنُ أَبِي هَانِيٍّ اسْمُهُ حَمِيدُ بْنُ هَانِيٍّ وَالْبُؤْعِيُّ الْجَنِيُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاوِيَةَ الْجُمُعِيُّ نَاصِبُ الْمَرْثَى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا اللَّهَ وَانْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ مَنْ قَلْبُ غَافِلٍ لَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَحْنُ فَمَنْ أَلَامَنَ هَذَا الرَّجُلَ

۱۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ الْمُقْرِئِيُّ نَاصِبُ هَذِهِ قَالَ شَيْخُ أَبِي هَانِيٍّ أَنَّ عَمْرُو بْنَ مَالِكٍ

نماز میں دعا مانگتے ہوئے سنا اور اس نے درود شریف نہیں پڑھا۔ آپ نے فرمایا اس نے جلدی کی پھر اسے بلایا اور اس سے یا کسی دوسرے آدمی سے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے اور (پھر) جو چاہے دعا مانگے یہ حدیث صحیح ہے

آنکھوں کے لیے دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اللھم عافنی فی جسدی الخ یا اللہ! میرے تمام جسم بالخصوص آنکھوں کو صحت و عافیت عطا فرما اور اسے میرے لیے باقی رکھ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بار بار کریم ہے بہت بڑے عرش کا رب پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کے رب کے لیے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں حبیب بن ابی ثابت نے حضرت عروہ بن زبیر سے کچھ نہیں سنا۔

پناہ مانگنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ عنہا بارگاہ نبوی میں غلام مانگنے حاضر ہوئیں۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کلمات کہو "اللھم رب السموات السبع والارضین" یہ حدیث حسن غریب ہے بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے اس کی نقل روایت کیا ہے بعض نے بواسطہ اعمش، ابو صالح سے بلا واسطہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسل روایت کیا ہے۔

الْجَنِّي أَخْبَرَهُ أَنَّ سَمِعَ فَضَالَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَلَ هَذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لَغَيْرِهِ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدَكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ اللَّهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدَ مَا شَاءَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ۴۲۹

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَافِعُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ حَمْرَةَ الزِّيَّاتِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي جَسَدِي وَعَافِنِي فِي بَصَرِي وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي لِإِلَهِ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَمْ يَسْمَعْ مُحَمَّدٌ يَقُولُ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ شَيْئًا

باب ۴۵۱

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَافِعُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا قُولِي اللَّهُمَّ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ الْخَذِرُ بِنَا صَبِيَّةٌ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ

لے ترجمہ پیچھے حدیث کے تحت ملاحظہ فرمائیں (ترجمہ)

الظَاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ
فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ أَقْضَىٰ عَنِّي الدِّينَ وَأَغْنَىٰ
مَنْ الْفَقْرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهَكَذَا رَوَى
بَعْضُ أَصْحَابِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ هَذَا
وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

کیا ہے

باب ۲۵۱

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَائِبِي بَنُ أَدَمَ عَنْ
أَبِي بَكْرٍ بَنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْأَمْرِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ مِنْ دُعَائِهِ لَا يَسْمَعُ وَمِنْ
نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ
هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا رُبُّكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ
وَأَبْنِ مَسْعُودٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرِيحٌ غَرِيبٌ
مِنْ هَذَا الْوَجْهِ .

باب ۲۵۲

۱۴۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِبُ ابْنِ أَبِي
عَنْ شَيْبٍ بَنِ شَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ
عَمْرِو بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ الْمَلَائِكَةَ
إِنِّي سَبَعَةٌ سَقَا فِي الْأَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ
قَالَ فَأَيُّهُمْ تَعْبُدُ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ وَتَالَ
النَّبِيُّ فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ أَمَّا أَنْتَ لَوْ أَسْمَتَ
عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسْلَمَ
حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمْتَنِي الْكَلِمَتَيْنِ
الَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَتَالَ قُلِ اللَّهُمَّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے ۔
"اللهم انی اعوذ بک" الخ یا اللہ! میں ، غیر مطمئن دل ،
نامقبول دعا نہ سیر ہونے والے نفس اور غیر نفع
بخش علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں ان چار
چیزوں سے تیری پناہ کا طالب ہوں ۔
اس باب میں حضرت جابر ، ابوہریرہ اور
ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی
روایات مذکور ہیں ۔ یہ حدیث حسن صمیم
اس طریق سے غریب ہے ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے
فرمایا "اے حصین! آج کل کتنے معبودوں کو پوجتے ہو؟ انہوں نے
عرض کیا چھ زمین میں اور ایک آسمان میں آپ نے پوچھا تمہاری
امید و خوف ان میں سے کس سے وابستہ ہیں؟ عرض کیا "آسمان
والے سے" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حصین! اگر تم سلام
لاتے تو میں تمہیں دو نفع بخش کلمے سکھاتا ۔ حضرت عمرانؓ
میں جب حضرت حصین ایمان لائے تو عرض کیا یا رسول اللہ!
مجھے وہ دو کلمے سکھائیے جن کا آپ نے وعدہ فرمایا تھا ۔ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو "اللهم الهمني" الخ "یا اللہ! مجھے میری

ہدایت دکھا اور نفس کی شر سے محفوظ رکھ" یہ حدیث حسن غریب ہے اور حضرت عمران بن حصین سے متقدروں سے مروی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اکثر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کلمات سے سنا کرتا تھا "اللهم انی اعوذ بک الهم" یا اللہ! میں، حزن و غم، عجز، سستی، بخل، غلبہ، تضرع اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ "اللهم انی اعوذ بک" یا اللہ! میں، کاہلی بڑھاپے، بزدلی، بخل، فقر و دجال اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ہاتھ سے تسبیح شمار کرنا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ سے تسبیح شمار کرتے دیکھا ہے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی بواسطہ اعمش، عطاء بن سائب کی روایت سے غریب ہے شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے طویل حدیث نقل کی۔ اس باب میں حضرت بسیرہ بنت یاسر رضی اللہ عنہا سے بھی روایت

الْهَيْئَةُ رَشِدِي وَاعْذُ فِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ إِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ .

باب ۳۵۲

۱۴۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ نَا أَبُو مُصْعَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو وَمَوْلَى الْمُظَلِّبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدِّينِ وَعَنْبَةِ الرَّجَالِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو .

۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إسماعيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ مَسِيحٍ وَعَذَابِ الْقَبْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

باب ۳۵۳ مَا جَاءَ فِي عَقْدِ التَّسْبِيحِ بِالْيَدِ

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا عَتَا مٌ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَرَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ بِطَوِيلٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُسَيْرَةَ

مذکور ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی بیدار پرسی
فرمائی جو لاغر ہو چکا تھا آپ نے پوچھا کیا تم اپنے
رب سے صحت و عافیت کی دعا نہیں مانگا کرتے
تھے۔ انہوں نے عرض کیا (یا رسول اللہ!) میں یہ کہا
کرتا تھا "یا اللہ! جو سزا تو نے مجھے آخرت میں دینی ہے
دنیا ہی میں دے دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا سبحان اللہ! تم میں اتنی طاعت
نہیں اور تم اسے برداشت نہیں کر سکتے۔ تم نے
یہ کیوں نہیں کہا "اللهم اتنا الخ" یا اللہ! مجھے دنیا
و آخرت میں بھلائی عطا فرما اور مجھے عذاب جہنم سے
بچا۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے،
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے متعدد طرق سے مروی
ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا
مانگا کرتے تھے "اللهم انی اسألك" یا اللہ!
میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، حرام سے
احتراز اور غنا کا سوال کرتا ہوں۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت
داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ
ہے۔ "اللهم انی اسألك حبك یا اللہ! میں تجھ
میں سے تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والوں

بِذَنِّ يَاسِرٍ
۱۴۱۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاسِهُلُ بْنُ
يُوسُفَ نَاحِيْبُ عَنْ ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا خَالِدُ بْنُ
الْحَارِثِ عَنْ حُسَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا قَدْ جَاهَدَ
حَتَّى صَارَ مِثْلَ فَرْخٍ فَقَالَ لَهُ أَمَا كُنْتَ تَدْعُو
مَا كُنْتَ تَسْأَلُ رَبَّكَ الْخَافِيَةَ قَالَ كُنْتُ أَقُولُ
اللَّهُمَّ مَا كُنْتُ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجَّلْهُ
لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّكَ لَا تُطِيقُهُ وَلَا تَسْتَطِيعُهُ
أَفَلَا كُنْتَ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ حَسَنٍ صَحِيحٍ غَرِيبٌ مِنْ
هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ
عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ

۱۴۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ
قَالَ أَنبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا الْأَحْوَسَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو اللَّهَ إِنْ
أَسْأَلَكَ الْهُدَى وَالتَّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ

۱۴۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ رَبِيعَةَ الدَّمَشَقِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَائِذَ اللَّهِ
أَبُو دُرَيْسَ الْخَوْلَاطِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی محبت، اور تیری محبت پیدا کرنے والے عمل کا سوال کرتا ہوں یا اللہ! اپنی محبت میرے لیے، میرے نفس، اولاد اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنادے۔ راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر کرتے اور آپ سے کوئی بات نقل کرتے وقت فرماتے وہ (اپنے درویش) سب سے زیادہ عبادت کرنے والے انسان تھے یہ حدیث حسن غریبہ

باب ۴۵

حضرت عبداللہ بن یزید خطمی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعائیں یہ کلمات کہا کرتے تھے۔ "اللہم ارزقنی" یا اللہ! مجھے اپنی محبت عطا فرما اور ہر اس شخص کی محبت مرحمت فرما، جس کی محبت تیرے نزدیک مجھے نفع دے یا اللہ! مجھے جو پسندیدہ چیز عطا فرمائے اسے اپنی محبت میں میری قوت و طاقت بنا اور جس پسندیدہ چیز کو مجھ سے روک رکھے تو مجھے اپنی محبوب چیزوں میں مصروف رکھ کر ان سے فارغ اہمال بنادے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو جعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن خماشہ ہے۔

كَانَ مِنْ دُعَائِهِ اَوْ دَقُّوْهُ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یَّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَ اَهْلِیْ مِنْ اَلْمَاءِ الْبَارِدِ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا ذَكَرَكَ اَوْ ذُكِرْتَ یَحْدِثُ عَنْہُ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الْبَشَرِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا اُسَیْبَانُ بْنُ وَكَيْعٍ نا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ الْخَطَمِیِّ عَنْ مُحَسَّنِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدٍ الْخَطَمِیِّ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنْتَا كَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُعَائِهِمُ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یَنْفَعُنِیْ حُبُّہُ عِنْدَكَ اللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِیْ مَتَاعًا جَعَلْتُمْ قُوَّةً لِّیْ فِیْہَا لِحُبِّ اللّٰهِمَّ وَمَا زَوَّیْتَ عَنِّیْ مَتَاعًا حَبُّ فَاجَعَلْتُمْ فَرَاغًا لِّیْ فِیْہَا لِحُبِّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَابُو جَعْفَرٍ الْخَطَمِیُّ اِسْمُہُ عُمَیْرُ بْنُ یَزِیْدِ بْنِ خُمَاشَہُ۔

باب ۴۶

حضرت ثعلب بن حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا "یا رسول اللہ! مجھے ایسی دعائیں جس کے ذریعے میں پناہ مانگا کروں۔ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہ کہو "اللہم اعوذ بک الخ یا اللہ! میں آنکھ زبان، دل اور شرمگاہ کی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔" یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہمیں اسے

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نا اَبُو اَحْمَدَ التِّرْمِذِیُّ قَالَ ثَنَّى سَعْدُ بْنُ اَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ یَحْیٰی الْعَلَسِیِّ عَنْ شَتِیْرِ بْنِ شَكْلِ عَنْ اَبِیْہِ شَكْلِ بْنِ حُسَیْدٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ تَعَوُّذًا اَتَعُوْذِیْمَ قَالَ فَآخَذَ بِکَفِّیْ فَقَالَ قُلْ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ

صرف اسی طریق یعنی سعد بن اوس کی روایت سے جانتے ہیں۔

شَرِّ مَنِيئِي بَعْنِي فَرَجَمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
لَا نَحْنُ فَرَجَمَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سَعْدِ
بْنِ أَوْسٍ عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي حَبِيٍّ .

باب ۲۵۹

اس باب کا عنوان ہے نہیں ہے،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام کو یہ دعا اس طرح سکھاتے جس طرح انہیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے ”اللهم انی اعوذ بک الخ یا اللہ! میں، عذاب جہنم، عذاب قبر فتنہ دجال اور زندگی و موت کے فتنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسنہ صحیحہ غریب ہے۔

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَامِعُنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ
أَبِي الزُّبَيْرِ السُّكِّيِّ عَنْ طَاوُسٍ الْأَيْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ الشُّرْعَةَ
مِنَ الْقُرْآنِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ
الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا
وَالْمَمَاتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
غَرِيبٌ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے ”اللهم انی اعوذ بک الخ یا اللہ! آگ کے فتنہ، عذاب جہنم، عذاب قبر، فتنہ دولت کی شر، فتنہ محتاجی کے شر اور مسیم دجال کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال اور خطاؤں سے میرے دل کو یوں پاک کر دے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل سے پاک کرتا ہے۔ مجھے گناہوں سے اتنا دور کر دے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے یا اللہ! میں سستی، بڑھاپے، گناہ اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں“ یہ حدیث حسنہ صحیحہ ہے۔

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهُمَدَانِيُّ
نَاعِبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ الْكَلِمَاتِ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ
النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ
فِتْنَةِ الْغَيِّ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ
الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ
بِمَاءِ التَّلَجِّ وَالْبَرْدِ وَأَنْتَ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا
أَنْقَيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ
بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْكُسْلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ نَاعِبْدَةَ عَنْ هِشَامِ
بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

کے وقت آپ سے یہ کلمات سنے "اللهم اغفر لی الخ یا اللہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما اور مجھے اعلیٰ دوست سے ملا دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۶

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَامِعُنُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ نَاقِضَةً إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَقَدْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَسْتُهُ فَوَقَعَ يَدِي عَلَى قَدَمِهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُولُ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمَعْفَاكَ مِنْ عِقَابِكَ أَنْتَ كَمَا أَتَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِكَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَنَافِيَةٌ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ.

باب ۳۷

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَامِعُنُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَجْنِبَ الْمَسَاكَةَ فَإِنَّكَ لَا مُكْرَهَ لَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۳۸

۱۴۲۴۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَامِعُنُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَبِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں میں رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں سوئی ہوئی تھی۔ میں نے آپ کو نہ پایا تو ہاتھ سے ٹولا میرا ہاتھ آپ کے قدموں پر جا لگا کیا دیکھتی ہوں کہ آپ حالت سجدہ میں ہیں اور یہ دعا پڑھ رہے ہیں "اعوذ برضاك الخ" یا اللہ! میں تیری رضا کے سبب تیری ناراضگی سے اور تیرے عفو کے سبب تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری تعریف اس طرح نہیں کر سکتا جیسے تو نے خود اپنی تعریف فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے متعدد طرق سے مروی ہے قتیبہ نے بواسطہ لیث، یحییٰ بن سعید سے اسی سند سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ اس پر اضافہ ہے "واعوذ بك منك لا احصى ثناء عليك۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اس طرح نہ کہے "یا اللہ! اگر چاہے تو مجھے بخش یا اللہ! اگر چاہے تو مجھ پر رحم فرما" بلکہ یقین کے ساتھ سوال کرنا چاہے کیونکہ اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت آسمان دنیا پر اترتی ہے تمہاری رات

باقی رہتی ہے تو اعلان فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے کہ تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تاکہ میں اسے عطا کروں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تاکہ اسے بخش دوں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عبد اللہ اعمر کا نام سلمان ہے اس باب میں حضرت علی، عبد اللہ بن مسعود، ابو سعید، جبر بن مطعم، رفاعہ جہنی، ابو درداء اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کونسی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد کی دعا۔ یہ حدیث حسن ہے حضرت ابو ذر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، رات کے آخری حصہ کی دعا افضل اور قبولیت کے زیادہ قریب ہوتی ہے۔ اور اس کی شکل (مذکور ہے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی صبح کے وقت یہ کلمات کہے ”اللهم اصبحنا الخ یا اللہ! ہم نے (اس حال میں) صبح کی (کہ) ہم تجھے گواہ بناتے ہیں اور ترے حاملین عرش، دیگر فرشتوں اور تمام مخلوق کو گواہ بناتے ہیں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور بے شک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے (خاص) بندے اور رسول ہیں“ اللہ تعالیٰ اس کے وہ تمام (صغیرہ) گناہ بخش دیتا ہے جن کا وہ اس دن مرتکب ہو۔ اور اگر شام کو یہ کلمات کہے تو رات کے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے

اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهِ الْأَعْمَرُ لَسَمِعَهُ سَلَمَانَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَرَفَاعَةَ الْجُهَنِيَّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ .

۱۴۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى التَّقِيفِيُّ الْمَرْوَزِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي جَرِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ وَدُبُرِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوباتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ الدُّعَاءُ فِيهِ أَفْضَلُ وَأَدْجَى وَتَحْوَهُ هَذَا .

باب ۳۶

۱۴۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا حَيَّوَةُ بْنُ شَرِيحٍ الْجَمْعِيُّ عَنْ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ أَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُكَ حَمَلَتَ عَمَلُكَ وَمَا لَمْ يَكُنْ خَلْقَكَ بِأَنَّكَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنْتَ مُحْتَرَأٌ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ الْأَعْمَرُ اللَّهُ لَهُ مَا أَصَابَ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ وَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا أَصَابَ فِي يَوْمِكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ .

باب ۲۶۲

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حُجْرٍ نَاعِبُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عُمَرَ الْهَلَالِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِيسَى الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُ دَعَاكَ اللَّيْلَةَ فَكَانَ الَّذِي وَصَلَ إِلَيَّ مِنْهُ أَتَكَ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَدَسِعْ لِي فِي رَأْيٍ وَبَارَكْ لِي فِيهِمَا رَزَقْتَنِي قَالَ فَهَلْ تَرَاهُنَّ تَرَكُنَّ شَيْئًا وَأَبُو السَّلِيلِ اسْمُهُ ضَرِيبُ بْنُ نُفَيْرٍ وَيُقَالُ لِنُفَيْرٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

باب ۲۶۵

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَائِجِيُّ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَاجِرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ لِأَصْحَابِهِ اللَّهُمَّ أَقْسِمُ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمَنْ طَعَنَكَ مَا تَبْلُغُنَا بِهِ جَنَّتِكَ وَمَنْ الْيَقِينِ مَا تَهْوُونَ بِهِ عَيْنًا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمْنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْنَا مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرُ هِمَمِنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تَسْلُطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ نَائِجٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۱۴۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَاعِثُ مَانَ الشَّخَامُ ثنا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي

حضرت ابو صریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا "یا رسول اللہ! میں نے آج رات آپ کی دعا سنی اس میں جو حصہ میں نے سنا وہ یہ تھا "اللهم اغفر ذنبي" انہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ اس میں سے کچھ چھوٹ گیا ہے؟ ابو سلیل کا نام خریب بن نفیر ہے نفیر بھی کہا جاتا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

اسے باب کا عنوان نہیں ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بہت کم ایسا ہوتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے لیے یہ دعا مانگے بغیر مجلس سے اٹھتے "اللهم قسم لنا انہم یا اللہ! ہم پر اپنا خوف غالب کر دے جو ہمارے اور گنہوں کے درمیان حائل ہو جائے۔ اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرما جس کے ذریعے ہمیں جنت میں داخل کروہ یقین عطا فرما جس کے باعث ہم پر مصائب دینا آسان ہو ہمیں زندگی بھر کانوں آنکھوں اور قوت سے نفع عطا کر اور اسے باقی رکھ بھرا غصہ ان لوگوں تک محدود رکھ جو ہم پر ظلم کریں دشمن پر ہماری مدد فرما ہمیں دینی مسائل میں غلطی طلب دنیا ہماری بڑی خواہش اور منہا علم نہ بنا۔ ہم پر بے رحم لوگوں کو مسلط نہ کرنا۔ یہ حدیث حسن ہے بعض محدثین نے اسے بواسطہ خالد بن ابی عمران اور نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔

مسلم بن ابی بکرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میرے والد نے مجھے یہ دعا مانگتے ہوئے

سنا، اللهم انی اعوذ بک الہ "تو فرمایا" اے بیٹے! تو نے یہ مدد دعا، کس سے سنی؟۔ میں نے کہا میں نے آپ کو کتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا اسے اپنے آپ پر لازم کرو کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات کہے سنا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اسے باب کا عنوان نہیں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں، جب تم انہیں کہو گے اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے گا اگرچہ تم پہلے سے یحشے ہوئے ہو۔ فرمایا یہ کہو "لا الہ الا اللہ الہ" علی بن خشرم نے بواسطہ علی بن حنین بن واقد اپنے والد سے اس کی مثل روایت کی البتہ آخر میں "الحمد للہ رب العالمین" کا اضافہ ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی ابواسحاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

اسے باب کا عنوان نہیں ہے

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں یہ کلمات کہے "لا الہ الا انت سبحانک الہ" تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے میں زیادتی کرنے والوں سے ہوں جو مسلمانان کلمات کے ساتھ کسی مقصد کے لیے دعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ محمد بن یوسف

بُكَرَةُ قَالَ سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا أَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَيْمِ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ يَا بُنَيَّ مَتَنٌ سَمِعْتُ هَذَا قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُولُهُنَّ قَالَ الزَّمَهُنَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُنَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

باب ۴۶۶

۱۴۳۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَإِنْ كُنْتَ مَغْفُورًا لَكَ قَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ بِمِثْلِ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهَا الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَيٍّ.

باب ۴۶۷

۱۴۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ نَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةٌ ذِي التَّوْبِ إِذَا دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْخُبِّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَإِنَّكَ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسِيءٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهَا وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ مَرَّةً عَنْ إِبْرَاهِيمَ

کبھی بواسطہ ابراہیم بن محمد بن سعد ، سعد سے روایت کرتے ہیں ۔ متعدد لوگوں نے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے ۔
محمد بن سعد کا واسطہ ذکر نہیں کیا ابن احمد زبیری نے اسے یونس سے محمد بن یوسف کی روایت کی مثل نقل کیا ۔

اسے باب کا عنوان نہیں ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے (۹۹) نام ہیں جس نے ان کو یاد کیا جنت میں داخل ہوگا ۔ یوسف کہتے ہیں ہم سے عبد الاعلیٰ نے بواسطہ ہشام بنہ حسن اور محمد بن سیرین ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی مثل مرفوعاً روایت کیا ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے ۔

اسے باب کا عنوان نہیں ہے ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو انہیں یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا ہوالذی لا الہ الا ہوالہم ، وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں رحمن ، رحیم ، بادشاہ ، برائیوں سے پاک ، بے عیب ، امن دینے والا ، محافظ ، غائب ، زبردست ، بڑائی والا ، پیدا کرنے والا ، جان ڈالنے والا ، صورت دینے والا ، درگزر فرمانے والا ، سب کو قابو میں رکھنے والا ، بہت عطا فرمانے والا ، بہت روزی دینے والا ، سب سے بڑا مشکل کشا ، بہت جاننے والا ، روزی تنگ کرنے والا ، روزی فراخ کرنے والا ، بہت کرنے ، بلند کرنے والا عزت دینے

بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِيهِ وَمَا رَوَى بَعْضُهُمْ وَهُوَ أَبُو أَحْمَدَ الرَّبِيعِيُّ عَنْ يُونُسَ فَقَالُوا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ نَحْوَ رِوَايَةِ مُحَمَّدٍ بْنِ يُونُسَ .

باب ۲۶۸

۱۴۳۴ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَتَّابٍ الْبَصْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ يُونُسُ وَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

باب ۲۶۹

۱۴۳۳ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ نَاصِرًا عَنْ بَنِي صَالِحٍ نَاصِرًا عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ نَاصِرًا عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ أَبِي الزَّيَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهِيبُ الْعَزِيزُ الْحَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْفَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ

الْعَظِيمُ الْقَائِمُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُحْزَنُ
الْمُنِذِرُ السَّيِّئُ الْمُبْصِرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيفُ
الْخَبِيرُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ الْغَفُورُ الشَّكُورُ الْعَلِيُّ
الْكَبِيرُ الْحَفِيفُ الْمُقَيِّدُ الْحَسِيبُ الْجَلِيلُ الْكَرِيمُ
الرَّقِيبُ الْمُجِيبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيمُ الْوَدُودُ الْحَمِيدُ
الْبَاقِعُ الشَّهِيدُ الْحَقُّ الْوَكِيلُ الْفَرُّقُ الْمَجِبُ
الْوَكِيلُ الْحَمِيدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِي الْمُعِيدُ الْمُجِيبُ
الْمُمِيتُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْوَاحِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ
الضَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُتَّقِدُ الْمُتَقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ
الْآخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الرَّائِي الْمُتَعَالِي السَّابِقُ
الْمُتَوَاتِبُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوفُ مَالِكُ الْمُلْكِ
ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُنْتَقِمُ
الْمَانِعُ الصَّارُ الْتَافِعُ التَّوَرُّ الْهَادِي الْمُبْدِي
الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيدُ الْمُصَوِّرُ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ.

۱۴۳۴ - حَدَّثَنَا بِغَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ صَفْوَانَ
بْنِ صَالِحٍ وَلَا نَعْرِفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَفْوَانَ بْنِ
صَالِحٍ وَهُوَ ثَقَفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى
هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ فِي كِبِيرِ
شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ ذَكَرَ الْأَسْمَاءُ إِلَّا فِي هَذَا
الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى أَدَمُ بْنُ أَبِي إِيَّاسٍ هَذَا
الْحَدِيثَ بِإِسْنَادٍ غَيْرِ هَذَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ فِيهِ الْأَسْمَاءُ
وَلَيْسَ لَهُ إِسْنَادٌ صَوِّحٌ.

۱۴۳۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَافِعِيَانُ عَنْ
أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَ
تِسْعِينَ اسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ

والا، ذلت دینے والا، سب کچھ سننے والا، دیکھنے والا، حاکم مطلق،
سرایا انصاف، لطف و کرم والا، بانجھ، بردبار، بڑا بزرگ، بہت
بخشنے والا، قدر دان، بہت بڑا، محافظ، قوت دینے والا، کفایت
کرنے والا، بڑے مرتبے والا، بہت کرم والا، بڑا انگھسان، دماغیں
قبول کرنے والا، وسعت والا، حکمتوں والا، محبت کرنے
والا، بڑا بزرگ، مردوں کو زندہ کرنے والا، حاضر و ناظر، برحق،
کار ساز، بہت بڑی قوت والا، شدید قوت والا، مددگار،
لائق تعریف، شمار میں رکھنے والا، پہلی بار پیدا کرنے والا،
دوبارہ پیدا کرنے والا، موت دینے والا، قائم رکھنے والا،
پانے والا، بزرگی والا، تنہا، بے نیاز، قادر، پوری طاقت
والا، آگے کرنے والا، پیچھے رکھنے والا، سب سے پہلے،
سب کے بعد، ظاہر، پوشیدہ، متصرف، بلند و بزر، اچھے سلوک
والا، بہت توبہ قبول کرنے والا، بدلہ لینے والا، بہت معاف
کرنے والا، بہت مشفق، ملکوں کا مالک، جلال و اکرام والا، مدد
کرنے والا، جمع کرنے والا، بے نیاز، غنی بنانے والا، روکنے والا،
متعدد رواۃ نے صفوان بن صالح سے نقل کیا ہم
اسے صرف صفوان کی روایت سے جانتے
ہیں۔ وہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ یہ
حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے متعدد طرق سے مروی ہے۔
لیکن ذکر اسماء ہمارے علم کے
مطابق صرف اسی روایت میں ہے۔ آدم ابن
ابی ایاس نے دوسری سند سے حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور اسماء کا ذکر بھی کیا
لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جس نے
ان کو یاد کیا جنت میں داخل ہوگا۔ اس حدیث

میں ناموں کا تفصیلی ذکر نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
ابو الیمان نے یواسطہ شعیب بن ابی حمزہ، ابو الزناد سے یہ
حدیث روایت کی لیکن ناموں کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم جنت کے باغوں سے گزرو تو چربیا کھو۔
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنت کے
باغ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا "مساجد" میں
نے عرض کیا یا رسول اللہ! چربیا کھانے سے کیا مراد
ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ
والحمد للہ الخ پڑھنا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جنت کے باغوں سے گزرو تو چربیا کھو صحابہ کرام
نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنت کے باغوں سے
کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا ذکر اللہ کے
حلقے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن
غریب ہے۔

مصیبت پہنچنے پر دعا۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی کو
کوئی مصیبت پہنچے تو کہے "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ" الخ
بے شک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف
لوٹنے والے ہیں۔ یا اللہ! میں اپنی مصیبت کا نتیجہ سے اجر
طلب کرتا ہوں مجھے اس کا ثواب عطا کر اور اس کا اچھا
بدل عطا فرما۔ جب حضرت ابوسلمہ کی وفات کا وقت آیا
تو انہوں نے عرض کیا الہی! میرے گھر والوں کو میرا اچھا

لَبَسَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ ذِكْرُ الْأَسْمَاءِ وَهُوَ حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي
حَمَزَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْأَسْمَاءَ۔

۱۴۳۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ نَا
زِيْدُ بْنُ حَبَابٍ أَنَّ حَمِيْدَ بْنَ الْمَكِّيِّ مَوْلَى ابْنِ
عَلْقَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَجَاحٍ حَدَّثَهُ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَرْتُمْ بِبَيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا بَيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ
الْمَسَاجِدُ قُلْتُ وَمَا الدَّرَجُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ
اللَّهُ أَكْبَرُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۱۴۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الْقَهْدِ
بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ شَيْخِي أَبِي قَالَ ثَنِي مُحَمَّدُ
بْنُ ثَابِتٍ هُوَ الْبُبَا فِي شَيْءٍ أَبِي عَنْ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا مَرَرْتُمْ بِبَيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا قَالَ وَمَا
بَيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حَتَّىٰ تَذْكُرُوا هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ
ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ۔

باب ۴۷

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ نَا
عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَدَّةٍ عَنْ ثَابِتٍ
عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ
فَلْيَقُلْ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ
عِنْدَكَ اِحْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَاجْرِ فِيْہَا وَ
اَبْدِلْنِي مِنْہَا خَيْرًا فَلَمَّا اُحْتَضِرَ أَبُو سَلَمَةَ

بدل عطا فرما جب حضرت ام سلمہ کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے عرض کیا اکی میرے گھر والوں کو میرا اچھا بدل عطا فرما۔ ان کا انتقال ہوا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون الخ۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ ابو سلمہ کا نام عبداللہ بن عبد الاسد ہے۔

افضل دعا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! کون سی دعا افضل ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی عافیت اور معافی طلب کیا کرو۔ اس آدمی نے دوسرے دن حاضر ہو کر پوچھا یا رسول اللہ! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ نے وہی جواب دیا۔ تیسرے دن حاضر ہوا۔ تو آپ نے پھر وہی ارشاد فرمایا نیز فرمایا جب تمہیں دنیا و آخرت میں عافیت دی گئی تو تم کامیاب ہوئے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے سلمہ بن وردان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بتائیے اگر مجھے شب قدر معلوم ہو جائے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں۔ آپ نے فرمایا کہو اللہم! انک عفو تحب العفو! یا اللہ! تو بہت معاف کرنے والا ہے، عفو و درگزر کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرما دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کچھ سکھائیے

قَالَ اللَّهُمَّ أَخْلِفْ فِي أَهْلِ خَيْرٍ مِنِّي فَلَمَّا قُبِضَ قَالَ أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ عِنْدَ اللَّهِ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَأَجِدُ فِي فِيْهَا هَذَا أَحَدِثُ حَسَنٍ غَرِيبٍ مِنْ هَذَا ۱۱ لَوْجِهٍ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا ۱۱ لَوْجِهٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو سَلَمَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْأَسَدِ۔

باب ۱۲

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيسَى نَا الْفَضْلُ بْنُ مُرْسَى نَا سَلَمَةَ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ قَالَ سَلِ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ اتَّاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ فَقَالَ لَكَ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ اتَّاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَكَ مِثْلُ ذَلِكَ قَالَ فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَأُعْطِيتَ فِي الْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ هَذَا أَحَدِثُ حَسَنٍ غَرِيبٍ مِنْ هَذَا ۱۱ لَوْجِهٍ ۱۱ نَحْنُ مِنْ حَدِيثِ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ۔

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصُّبُعِيُّ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَنَّ لَيْلَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيْهَا قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفْوٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي هَذَا أَحَدِثُ حَسَنٍ مَّحِيٍّ۔

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عِيْبَادَةُ بْنُ حُبَيْبٍ عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

جس کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کروں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو حضرت عباس فرماتے ہیں چند دن ٹھہر کر میں دوبارہ حاضر ہوا اور وہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا اے عباس! اے چچا! اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبد اللہ سے مراد ابن حارث بن نوفل ہیں انہوں نے حضرت عباس بن عبد المطلب سے سنا ہے۔

کام کے ارادہ پر دعا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کا ارادہ فرماتے تو کہتے ”اللهم ضری واخترنی“ یا اللہ! اسے میرے لئے بہتر و مختار فرما۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف زنفل کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں انہیں زنفل بن عبد اللہ عرفی کہا جاتا ہے اور وہ عرفات میں رہائش پذیر تھے اس حدیث میں منفرد ہیں اور ان کا کوئی مناجح نہیں۔

سبحان اللہ اور الحمد للہ کی فضیلت۔

حضرت ابو نائل اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو، ایمان کا حصہ ہے۔ الحمد للہ میزان کو بھر دے گی اور سبحان اللہ والحمد للہ ”ذہین و آسمان کے درمیانی حصہ کو بھر دیتے ہیں۔ نماز اور ہے صدقہ برہان، دلیل و راہنما ہے۔ صبر و شکی ہے اور قرآن تیرے موافق یا تیرے خلاف حجت ہے ہر شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اپنے نفس کو بیچتا ہے پس یا تو اسے آزاد کرتا ہے یا

بْنُ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي شَيْئًا أَسْأَلُكَ اللَّهُ قَالَ سَلِ اللَّهَ الْعَافِيَةَ فَلَبِثْتُ أَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي شَيْئًا أَسْأَلُكَ اللَّهُ فَقَالَ لِي يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ سَلِ اللَّهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَعَبْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ نُوْفَلٍ وَقَدْ سَمِعَ مِنَ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔

باب ۲۷

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنَاهُ بَنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْوَزِيرِ نَا زَنْفَلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ارَادَ امْرَأًا قَالَ اللَّهُمَّ خَرِّ لِي وَاخْتَرِ لِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَنْفَلٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَيُقَالُ كَمَا زَنْفَلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْغَرَفِيُّ وَكَانَ يَسْكُنُ عَرَفَاتٍ وَتَفَرَّدَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَا يَمَّا يَمَّ عَلَيْهِ۔

باب ۲۸

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا أَبَانُ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْأَعْطَارِ نَا يَحْيَى أَنَّ زَيْدَ بْنَ سَلَامٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَلَامٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصُوا بِشَطْرِ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُ أَوْتَمَلَاءُ مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْقَبْلَةُ نُورٌ وَالصَّدَاقَةُ بَدْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقَدْرَانُ مَجَّةٌ لَكَ أَوْ

ہلاک کر دیتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تسبیح (سبحان اللہ کہنا) نصف تراویح ہے۔ الحمد للہ اسے بھر دیتی ہے لا الہ الا اللہ اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں وہ اللہ تعالیٰ تک (سیدھا) پہنچتا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔

بنو سلیم کے ایک فرد سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو میرے ہاتھ میں یا اپنے ہاتھ میں گنا کہ تسبیح نصف تراویح ہے الحمد للہ اسے بھر دیتی ہے۔ تکبیر زین و آسمان کے درمیان کو بھر دیتی ہے۔ روزہ نصف صبر ہے اور طہارت نصف ایمان ہے۔ یہ حدیث حسن ہے شعبہ اور توری نے اسے ابوالسحاق سے روایت کیا ہے۔

موقف میں دعا

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی شام کو موقف میں اکثر یہ دعا مال کا کرتے اللہم لک الحمد یا اللہ تیرے ہی لئے حمد و ستائش ہے جیسا کہ تو خود فرمائے اور اس سے بہتر جو ہم کہیں۔ یا اللہ! میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور موت تیرے ہی لئے ہے میری واپسی بھی تیری ہی طرف ہے اور جو میں چھوڑ جاؤں وہ بھی تیرے ہی لئے ہے یا اللہ! میں غلاب قبر، دل کے وسوسوں اور کاموں کے بکھرنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یا اللہ! آندھی کی لائی ہوئی شے سے بھی تیری پناہ کا طالب ہوں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب

عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَعُدُّ وَفَبِأَنَّى نَفْسَهُ فَمُعْتَقَرُهَا أَوْ مُؤَبِّقُهَا هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ مَعْنَاهُ۔

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا سَمِيعُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُهُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَيْسَ لَهَا دُونَ اللَّهِ حِجَابٌ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَيْهِ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ غَرِيبٍ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جُرَيْجٍ النَّهْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُبَيْرٍ قَالَ عَدَّ هُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدَيَّ أَوْ فِي يَدَيْهِ التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُهُ وَالتَّكْبِيرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالتَّطَهُّورُ نِصْفُ الْإِيمَانِ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالتَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ۔

باب ۴۷

۱۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَاعِلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ ثَنِي قَيْسُ بْنُ الدَّبِيعِ وَكَانَ مِنْ بَنِي أَسَدٍ عَنِ الْأَعْرَبِيِّ الْقَتْبَانِيِّ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أَكْثَرُ مَا دَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فِي الْمَوْقِفِ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَأَنِّي تَقُولُ وَخَيْرٌ أَمَّا تَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَحُجَّيَّ وَمَمَاتِي وَإِلَيْكَ مَا فِي وَلَكَ رَبِّ تَدَاتِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَسُوسَةِ الشَّيْطَانِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجْنِي بِهِ الرَّيْحُ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ غَرِيبٍ مِنْ

هَذَا الْوَجْهَ وَكَیْسَ إِسْنَادَهُ بِالْقَوِيَّ -

ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔

جامع دعا۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی دعائیں مانگیں جن
میں سے ہمیں کچھ بھی یاد نہ رہا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ!
آپ نے بہت سی دعائیں مانگیں جن میں سے ہمیں کچھ بھی
یاد نہیں رہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں
تمہیں تمام دعاؤں کی جامع دعا بتاؤں تم یوں کہو اللہم
انا نسألك ان یا اللہ! ہم تجھ سے اس بہتر چیز کا سوال
کرتے ہیں جو تجھ سے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی۔
اور اُس جُڑی چیز سے پناہ چاہتے ہیں جس سے تیرے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی۔ تجھ ہی سے
مدد طلب کی جاتی ہے۔ تجھ ہی پر پہنچنا ہے
اور گناہوں سے یا نہ رہنے اور نیکی کرنے کی

قوت بھی تیری طرف سے ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اکثر دعا مانگتے

حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے فرماتے
ہیں میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا اے
ام المومنین! جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس
ہوتے تو اکثر کونسی دعا پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا
آپ اکثر یہ دعا پڑھتے تھے: یا مقلب القلوب! اے
دلوں کے پھرنے والے میرا دل ایمان پر قائم رکھ۔ فرماتی
ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اکثر یہ دعا مانگتے
ہیں آپ نے فرمایا ام سلمہ! ہر انسان کا دل اللہ تعالیٰ
کی دو انگلیوں کے درمیان (یعنی قبضہ میں) ہے اس نے
جس کو چاہا سیدھا رکھا اور جس کو چاہا پیڑھا کر دیا پھر
اپنے یہ آیت تلاوت فرمائی: ربنا لا تنزع قلوبنا ان یا اللہ!
ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو پیڑھا نہ کر اس باب میں
حضرت عائشہ، نو اس بن سمعان، انس، جابر، عبد اللہ

باب ۴۷

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدَّبُ
نَاعِمًا رُبَّنْ مُحَمَّدُ بْنُ أُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ
نَايِثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
سَابِطٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْيَادٍ كَثِيرَةٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ
شَيْئًا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعَوْتَ بِأَعْيَادٍ كَثِيرٍ
لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ إِلَّا أَذُنُكُمْ عَلَى مَا يَجْمَعُ
ذَلِكَ كُلَّهُ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأُكَ مِنْ خَيْرِ
مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ
نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ
الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَالْأَحْوَالُ وَالْأَقْوَةُ إِلَّا
بِاللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

باب ۴۸

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا
مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ صَاحِبِ الْحَرِيرِ
قَالَ ثَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ تَلَمَّزْتُ لِأَمِّ سَكَمَةَ
يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَكَ
قَالَتْ كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِهِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ
ثَبَّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَا لَكَ أَكْثَرَ دُعَائِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ
ثَبَّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ قَالَ يَا أُمَّ سَكَمَةَ
أَنَّهُ كَيْسٌ أَدْمِيٌّ إِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ أَصْبَعَيْنِ مَعَ
أَصَابِعِ اللَّهِ فَمَنْ شَاءَ أَقَامَ وَمَنْ شَاءَ أَمَّا غَ
فَتَلَا مُعَاذُ رَبَّنَا لَا تَنْزِعْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا
وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالتَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَ

بن عمر و ادہ نعیم بن حمار رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بے خوابی کا علاج

سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولیدؓ حضرمی نے بارگاہ نبوی میں یہ نحوابی کی شکایت کرنے ہوئے کہا یا رسول اللہ! میں ذات کو سو نہیں سکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو یہ کلمات کہو: اللھم رب السموات السبع! یا اللہ! سات آسمانوں اور جن پردہ سایہ افکن ہیں، کے رب ساتوں زمینوں اور جو کچھ انہوں نے اٹھایا، شیطان اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا، کے رب! اپنی تمام مخلوق کی شر سے مجھے نجات دے کہ ان میں سے کوئی مجھ پر زیادتی یا ظلم نہ کرے۔ تیری پناہ میں آیا ہوا غالب ہے اور تیری نعمت بہت عظیم ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ بعض محدثین نے حکم بن ظہیر کی حدیث کو چھوڑ دیا ہے۔ یہ حدیث دوسرے طرق سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل مروی ہے۔

عمر بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند کی حالت
میں ڈر جائے تو یہ کلمات کہے۔ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ اِنَّ فِي اللّٰهِ تَعَالٰی كَمَلٌ
وَتَمَامٌ کَلِمَاتِ كَے ذریعہ اس کے غضب و عذاب بند رہے۔ نشانہ ثانی وہ سو سو
اور ان کے آمو جو دہونے سے برباد چاہتا ہوں۔ یہ خواب اس شخص
کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ
عنه اپنی بالغ اولاد کو یہ کلمات سکھانے اور نابالغ بچوں
کے لئے کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں ڈالتے تھے۔ یہ حدیث
حسن غریب ہے۔

شکر و بدعت کہتا گرا ہی اور جہالت کی علامت ہے ۱۲ (مترجم)

باب ۴۷

۱۴۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قُلْتُ لَكَ أَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ إِنَّكَ قَالَ لَا أَحَدًا غَيْرَ مِنَ اللَّهِ وَلِذَا يَكُ حَرَمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدَاحُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَا يَكُ مَدَاحُ نَفْسِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب ۴۸

۱۴۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي جَبِيٍّ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفُ عَنِّي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثٌ لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَأَبُو الْخَيْرِ اسْمُهُ مَرْثَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَزْزِيُّ۔

باب ۴۹

۱۴۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ نَا أَبُو بَكْرٍ شَيْخًا عَنْ أُوْلَيْدٍ عَنْ الرَّحْبِيلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ أَخِي لُحَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَرَّبَهُ أَمْرٌ قَالَ يَا حَتَّى يَا قِيَوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ وَبِأَسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ايْطَوُّا بِبِأَذَا الْجَلَالِ إِلَّا كَدَامَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَنَسٍ مِنْ

اللہ تعالیٰ کی تعریف

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی مغیرت مند نہیں، اسی لئے اس نے ہر ظاہر و باطن بے حیائی کو حرام کیا۔ اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اپنی تعریف کو پسند کرنے والا بھی کوئی نہیں اسی لئے اس نے اپنی تعریف کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دعائے مغفرت۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسی دعا سکھائیں جسے میں اپنی نمازیں مانگا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہو اللہم انی ظلمت الخ یا اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کئے اور گناہوں کو بخشے والا تیرے سوا کوئی نہیں پس مجھے اپنی خاص مغفرت کے ساتھ بخش دے اور مجھ پر رحم فرما بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابوالخیر کا نام مرثد بن عبداللہ بن زنی ہے۔

دعائے حاجت۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی حاجت سے بے چین ہوتے تو یہ دعا مانگتے یا حی یا قیوم الخ اے زندہ اور قائم رکھنے والے میں تیری رحمت کے ساتھ مدد طلب کرتا ہوں۔ اسی سند سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یا اذ الجلال والاكرام کو لازم پکڑو۔ یہ حدیث غریب ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے

غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ -

بھی مروی ہے -

۱۴۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا
مُؤَمَّلٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ
أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْطُّوَابِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ وَلَيْسَ بِمَحْفُوظٍ وَإِنَّمَا يَرُودُ هَذَا عَنْ
حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَصَحُّ
الْمَوْمَلِ غَلَطَ فِيهِ فَقَالَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَنَسٍ وَ
لَا يَتَابَعُ فِيهِ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا ذا الجلال
والا کرام کو لازم پکڑو۔ یہ حدیث غریب غیر محفوظ
ہے بواسطہ حماد بن سلمہ، حمید اور حسن بصری،
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے یہ زیادہ
صحیح ہے۔ مؤمل نے اس میں خطا کی اور حمید
نے انس سے روایت کیا اس میں کوئی متنازع
موجود نہیں۔

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكَيْعٌ
نَاسُفِيَانُ عَنِ الْجَدِيرِيِّ عَنْ أَبِي أُوَيْسٍ عَنِ الْجَلَّاجِ
عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَجُلًا يَدْعُو يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعَمَةِ
فَقَالَ إِنِّي شَيْءٌ تَمَامُ النِّعَمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ
بِهَا أَرْجُو بِهَا الْخَيْرَ قَالَ فَإِنْ مِنْ تَمَامِ النِّعَمَةِ
دُخُولُ الْجَنَّةِ وَالْفُورُ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا
وَهُوَ يَقُولُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ
قَدْ اسْتَجِيبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ قَالَ سَأَلْتَ اللَّهَ الْبَلَاءَ فَاسْأَلْهُ
الْعَافِيَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجَدِيرِيِّ هَذَا الْأَسْلَانُ نَحْوَهُ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ -

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ
کہتے ہوئے سنا اے اللہم انی اسألك التمام فی النعمان میں تجھ
سے پوری نعمت کا سوال کرتا ہوں آپ نے فرمایا پوری
نعمت کو نہی ہے؛ اس نے عرض کیا میں نے اس دعا کے
ساتھ بہتری کا ارادہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا پوری نعمت، جنت کا داخلہ اور جہنم سے نجات ہے
آپ نے ایک اور آدمی کو یا ذا الجلال والا کرام کہتے
ہوئے سنا تو فرمایا تیری دعا یقیناً قبول ہوگی لہذا مانگ
ایک اور آدمی سے یہ کلمات سنئے یا اللہ میں تجھ سے صبر
کا طالب ہوں آپ نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ سے مصیبت
مانگی ہے لہذا اس سے عافیت بھی طلب کر۔ احمد بن منیع نے
بواسطہ اسمعیل بن ابراہیم، جدیری سے اسی سند کے ساتھ
اسکے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

با وضو ہو کر ذکر الہی کرتے ہوئے سونا۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
با وضو ہو کر اپنے بستر پر لیٹے اور نیند آنے
تک ذکر الہی میں مشغول رہے وہ رات کی جس

۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
بَنِ عَبَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبِي حَبِيبٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ
أَبَا هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگے
اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے۔ بواسطہ شہر بن حوشب، ابو طلحہ
اور عمر بن عیسیٰ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے مروی ہے۔

صبح و شام کی دعا۔

ابو لا شہر جبرانی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت
عمر بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ
عرض کیا مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث
سنائیں۔ انہوں نے مجھے ایک صحیفہ دکھایا اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ لکھ کر دیا ہے۔ فرماتے
ہیں میں نے اس کو دیکھا تو اس میں لکھا تھا: حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی دعا
بنائیں جسے میں صبح و شام پڑھا کروں آپ نے فرمایا
اے ابو بکر! یہ کہا کرو: اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِنِّیْ
اَسْأَلُكَ سَمٰوٰتِیْ وَاَرْضِیْ وَاَنْفُسِیْ وَاَنْفُسَیْ وَاَنْفُسَیْ
وَاَنْفُسَیْ وَاَنْفُسَیْ وَاَنْفُسَیْ وَاَنْفُسَیْ وَاَنْفُسَیْ
پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے تو ہی
معبود ہے ہر چیز کا رب اور مالک میں
نفس و شیطاں کی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں نیز گناہ کے
انکاب یا کسی مسلمان کی طرف مغلوب کرنے سے تیری پناہ چاہتا
ہوں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک خشک پتوں والے
درخت کے پاس سے گزرے آپ نے اس پر اپنی لاکھی
مبارک ماری تو پتے بھڑتے لگے۔ آپ نے فرمایا الحمد للہ
سبحان اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر بندہ کے گناہ
اسی طرح بھاڑ دیتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے بھڑتے ہیں۔

وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَوَى إِلَى فِرَاسِهِ طَاهِرًا
يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى يَذْكُرَهُ النَّعَاسُ كَوْثَرُ قَلْبٍ
سَاعَتِهِ مِنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللَّهُ نَبِيًّا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ إِلَّا عَطَاهُ اللَّهُ إِيَّاكَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا أَيْضًا عَنْ شَهْرِ بْنِ
حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۲۸

۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَدْرِقَةَ نَاسِمْ
بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي مَاسِدٍ
الْحَبَرَانِيِّ قَالَ أَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ
الْعَاصِ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْنَا مِنْ مَا سَمِعْتَ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَنِي إِلَى
صَحِيفَةٍ فَقَالَ هَذَا مَا كَتَبَ لِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَفَطَرْتُ فِيهَا قَاذًا
فِيهَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي مَا
أَقُولُ إِذَا صَلَّيْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ يَا بَا بَكْرٍ
قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَوْلَايَ
أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ النَّاسِ طَائِفَةٍ
يَشْرِكُكَ وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجْرَهُ
إِلَى مُسْلِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ
هَذَا الْوَجْهِ

۱۴۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ الدَّرَازِيُّ
نَافِلُ بْنُ مُوسَى عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ
بِشَجَرَةٍ يَأْبَسَةُ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاشَرَ
الْوَرَقُ فَقَالَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَتَسَاقُطُ مِنْ ذُنُوبِ

یہ حدیث غریب ہے۔ ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
اعمش کا سماع معلوم نہیں البتہ انہوں نے حضرت
انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔

حضرت عمارہ بن شبیب سیبانی رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص نماز مغرب کے بعد دس مرتبہ یہ
کلمات کہے لا الہ الا اللہ الحمد للہ تعالیٰ اس کے
لئے فرشتوں کی فوج بھیجتا ہے جو صبح تک شیطان
سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اس کے لئے جنت
لازم کرنے والی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس
مہلک گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ اور اسے دس مومن
غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جاتا ہے۔ یہ
حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف لیث
بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے عمارہ بن شبیب
کا سماع ہمیں معلوم نہیں۔

توبہ، استغفار اور رحمت پروردگار

حضرت ترمذی بن حنیس سے روایت ہے فرماتے ہیں
میں حضرت صفوان بن عسال مرادی کے پاس مودوں
پر مسح کے بارے میں دریافت کرتے آیا تو انہوں نے
پوچھا اے ذہ! کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا تلاش علم
میں حضرت صفوان نے فرمایا فرشتے طالب علم کے مقصد
پر رہنا مندی کی وجہ سے اس کے لئے اپنے پر پہنچاتے
ہیں۔ میں نے عرض کیا پانچاں اور پیشاب کرنے کے بعد
مودوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرے دل میں
شہبہ پڑ گیا ہے۔ اور (چونکہ) آپ صحابی رسول ہیں۔

الْعَبْدُ كَمَا تَسَاقَطَ وَرَقُ الشَّجَرَةِ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِلْأَعْمَشِ سَمَاعًا مِنْ أَنَسٍ إِلَّا
أَنَّهُ قَدَرَاكَ وَنَظَرَ إِلَيْهِ۔

۱۴۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِثِ عَنْ
الْحَلَّاجِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَبِّي
عَنْ عُمَارَةَ بْنِ شَيْبٍ السَّيِّئِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ كَلَّمَ الْمَلَكُ
وَلَهُ الْحَدُّ يُجِيبِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلَى أَثَرِ الْمَغْرِبِ بَعَثَ
اللَّهُ لَهُ مَلَائِكَةً يَحْفَظُونَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ
حَتَّى يُصْبِحَ وَكُتِبَ لَهُ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ مُوجِبَاتٍ
وَحُجِّي عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ مُؤَبَّقَاتٍ وَكَانَتْ لَهُ
بَعْدَ عَشْرِ رَبَّاتٍ مُؤَمِّنَاتٍ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ لَيْثِ
بْنِ سَعْدٍ وَلَا نَعْرِفُ لِعُمَارَةَ بْنِ شَيْبٍ سَمَاعًا
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّوْبَةِ وَ
إِلَّا سَتَغْفَارَ وَمَا ذَكَرَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ

لِعِبَادِهِ

۱۴۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِيَانُ عَنْ
عَاصِمِ بْنِ أَبِي الْجُودِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْشٍ قَالَ
أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَالٍ الْمَدَائِيَّ أَسْأَلُهُ عَنِ
الْمَسْئَلَةِ عَلَى الْخَفِيِّ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا زَيْدُ فَقُلْتُ
أَتَغْفَرُ الْعِلْمُ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْصَحُ أَجْنَحَتَهُمَا
بِطَالِبِ الْعِلْمِ رَضًا بِمَا يُطَلِّبُ قُلْتُ أَنَّهُ حَاقٌ
فِي مَدَائِي الْمَسْئَلَةِ عَلَى الْخَفِيِّ بَعْدَ الْغَايِطِ وَ
الْيَوْلِ وَكُنْتُ أَمْرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَسْأَلُكَ هَلْ سَمِعْتَ بِذِكْرِ

اس لئے میں آپ کو بھیجے آیا ہوں کیا اپنے حضور اکرم سے اس کے متعلق میں کچھ سنا ہے! انہوں نے فرمایا ہاں آپ ہمیں فرمایا کرتے تھے کہ جب ہم حالت سفر میں ہوں یا (فرمایا) مسافر ہوں تو جنابت کے علاوہ تین دن رات تک پیشاب یا خلع یا عینہ کی وجہ سے مرنے والے تین ہیں حضرت زہرا فرماتے ہیں میں نے پوچھا کیا آپ نے محبت کے واسطے میں بھی نبی اکرم سے کچھ سنا انہوں نے فرمایا ہاں ہم ایک سفر میں آنحضرت کے ہمراہ تھے اس دوران ہم آپ کے پاس موجود تھے ایک اعرابی نے آپ کو بلند آواز سے پکارا یا محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) نبی اکرم نے اسے اسی انداز میں بلند آواز سے جواب دیا۔ میں یہاں ہوں ہم نے اس اعرابی سے کہا تم پر افسوس ہے اپنی آواز پست کرو کیونکہ تم نبی اکرم کے پاس ہو۔ اور اس (بلند آواز) سے منع کیا جا چکا ہے اس نے کہا خدا کی قسم میں اپنی آواز پست نہیں کروں گا۔ پھر اس اعرابی نے نبی اکرم سے عرض کیا ایک آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے اور ابھی تک وہ ان سے نہیں ملا۔ آنحضرت نے فرمایا قیامت کے دن ہر شخص اپنے محبوب کے ساتھ ہو گا۔ تین حبش فرماتے ہیں حضرت صفوان ان ہم سے حدیث بیان کرتے تھے یہاں تک کہ انہوں نے مغرب کی جانب ایک دروازے کا ذکر کیا جسکی چوڑائی چالیس یا ستر سال کی مسافت ہے یا فرمایا اسکی چوڑائی میں ایک سو اسی چالیس یا ستر سال کی چلتا رہے۔ سفیان فرماتے ہیں وہ شام کی طرف ہے اسے اللہ تعالیٰ نے اس دن پیدا کیا جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا وہ سورج کے مغرب کی طرف سے طلوع تک کھلا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت زہرا بن حبیش فرماتے ہیں حضرت صفوان بن عسال مرادی کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ میں نے کہا علم کی تلاش میں انہوں نے فرمایا مجھے پتہ چلا ہے کہ فرشتے طالب علم کے عمل سے راضی ہوتے ہوئے اس کے لئے پتہ بچھاتے ہیں حضرت زہرا فرماتے ہیں میں نے عرض کیا موزوں پر مسح کے بارے میں میرے دل میں شبہ پیدا ہو گیا ہے کیا آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں کچھ یاد ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں ہم سفر میں ہوتے یا (فرمایا) ہم مسافر ہوتے تو ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم جنابت کے سوا پیشاب یا پاخانے سے

فِي ذَلِكَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كَانَ يَا مَرْثَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَوْ مُسَافِرِينَ أَنْ لَا نَزْعَ خِفَافًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلِيَا يَمِينِ الْإِمَامِ جَنَابَةٍ لَكِنْ مِنْ غَايِطٍ بُولٍ وَتَوَمُّرٍ قَالَ فَقُلْتُ هَذَا سَمِعْتَهُ يَدُ كُرْفِي الْهُدَى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ نَادَاهُ أَغْدَابِي يَصُوتُ لِي جَهْوَرِي يَا مُحَمَّدًا فَاجَابَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَحْوِ مَنْ صَوْتِهِ هَذَا ثُمَّ فَقُلْتُ لَمْ وَيَحْكُ أَغْضَضُ مِنْ صَوْتِكَ فَإِذَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ هُبَّتْ عَنْ هَذَا أَفْعَالٍ وَاللَّهِ لَا أَغْضَضُ قَالَ الْأَعْدَاءُ الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّْا يَدْحَقْ بِهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَا زَالَ يَحْدِثُنَا حَتَّى ذَكَرَ بَابًا مِنْ قَبْلِ الْمَغْرِبِ مَسِيرَةَ عَرْضِهِ أَوْ سَبْعِينَ الدَّائِرَةِ فِي عَرْضِهِ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ عَامًا قَالَ سُبْحَانَ قَبْلِ الْأَشْهُامِ خَلَقَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مَفْتُوحًا يَعْنِي لِلتَّوْبَةِ لَا يُعْلَقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ حَيْثُ -

۱۴۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّبِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عاصِمٍ عَنْ زَارِ بْنِ حَبِيشٍ قَالَ أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ لِي مَا جَاءَ بِكَ قُلْتُ ابْتِغَاءُ الْعِلْمِ قَالَ بَلَّغْنِي أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَصْعَدُ جَنَاحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَمْ أَتَهُ حَالٌ أَوْ حَالٌ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْمُسْمِيَةِ عَلَى الْخَفِيِّينَ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَوْ مُسَافِرِينَ

أَمَرْنَا أَنْ لَا تَخْلَعُ خِفَاءً ثَلَاثًا إِلَّا مِنْ جَنَابَةِ
وَلَكِنْ مِنْ غَايِطٍ وَبُولٍ وَنَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ فَمَهَلٌ
حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْهُوَى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ فَنَادَاهُ
رَجُلٌ كَانَ فِي آخِرِ الْقَوْمِ بِصَوْتٍ جَهْوَرِيٍّ أَعْرَانِي
جَلْتُ جَائِتٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ لَمَّا
الْقَوْمُ مِنْهُ إِنَّكَ قَدْ نَهَيْتَ عَنْ هَذَا فَاجَابَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَحْوِ مَنْ
صَوْتِهِ هَؤُلَاءِ فَقَالَ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا
يَلْحَقُ بِهِمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مِمَّنْ أَحَبَّ قَالَ زَيْدٌ فَمَا بَرِحَ
يُحَدِّثُنِي حَتَّى حَدَّثَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ
بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهُ مِائَةُ سَبْعِينَ عَامًا
لِلتَّوْبَةِ لَا يَغْلِقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ
وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ يَأْتِي
بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا الْآيَةَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يَحْتَجُّ.

باب ۲۸

۱۴۶۲. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْقُوبَ نَا
عَمِّي ابْنُ عَيَّاشٍ الْحَمَاصِيُّ نَاعْبِدُ الرَّحْمَنَ بْنَ
ثَابِتٍ بْنَ ثَوْبَانَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جَبْرِ بْنِ
نُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ
يُغْرَعِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ بَشَّارٍ أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ ثَابِتٍ بْنَ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ
جَبْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

تین دن تک مونے نہ اتنا دس حضرت زدر فرماتے ہیں میں نے پوچھا
آپ کو نبی کریم سے محبت کے بارے میں بھی کچھ یاد ہے۔ فرمایا ہاں
ہم ایک سفر میں رسول اللہ کے ہمراہ تھے تو مجلس کے آخر سے
ایک بے سمجھ سخت اعرانی نے بلند آواز سے پکارا اے محمد!
اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) صحابہ کرام نے کہا چپ کر اس طرح
پکارنا منع ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر متوجہ ہو کر
فرمایا ہاں آؤ اس نے کہا ایک آدمی کسی قوم سے محبت
کرتا ہے لیکن ابھی تک ان سے مل نہیں سکا۔ راوی
فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رقیامت کے
دن ہر شخص اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ دنیا میں محبت
کرتا ہوگا۔ حضرت زدر فرماتے ہیں حضرت زدر نے باتیں کرتے
ہوئے یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مغرب کی جانب توبہ کا دروازہ
بنایا جس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت ہے یہ بند نہ ہوگا
جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے اللہ تعالیٰ
کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے یوم یاتی بعض آیات
ربک الخ جس دن تیرے رب کی بعض نشانیاں ظاہر ہوں گی تو
کسی نفس کو اس کا ایمان نفع نہیں دے گا۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

توبہ کب تک قبول ہوتی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس
وقت تک بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے جب تک
اس کی روح حلق تک نہ پہنچے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے
محمد بن بشار نے بواسطہ ابو عامر عقیدی، عبد الرحمن بن ثابت
بن ثوبان، ثابت بن ثوبان، مکحول اور جبیر بن
نفیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس
کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔

باب ۲۸۵

۱۴۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَخْلُوفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الدَّادِ عَنْ الْأَعْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَفْزَحَ بِتُوبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ أَحَدِكُمْ بِضَائِلِهِ إِذَا وَجَدَهَا وَفِي الْمَبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَالنَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَآلِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُتَّحَمٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

باب ۲۸۶

۱۴۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَخْلُوفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الدَّادِ عَنْ الْأَعْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ قَالَ جِئْتُ حَضْرَتَهُ الْوَفَاةَ قَدْ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنَا لَكُمُ تَذَنُّبُونَ لَخَلَقَ اللَّهُ خَلْقًا يَذَنُّبُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الدَّجَالِ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى عُفْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقَدَرِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

باب ۲۸۷

۱۴۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَوْهَرِيُّ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَايِدٍ نَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدَنِيَّ يَقُولُ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي

اللہ تعالیٰ توبہ کو پسند فرماتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نعم میں سے کسی ایک کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی اپنی گم شدہ اونٹنی پا کر خوش ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، لقمان بن بشیر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

رحمت خداوندی۔

حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے وقت وصال فرمایا میں نے ایک بات جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی، تم سے چھپا رکھی تھی۔ میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایک اور مخلوق پیدا کرتا وہ گناہ کرنے اور اللہ تعالیٰ انہیں بخش دیتا یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابواسطہ محمد بن کعب، حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوعاً مروی ہے قتیبہ نے ابواسطہ عبد الرحمن بن ابی رحال، عمر موی غفرہ اور محمد بن قرقی، حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے ہمیں اس کی خبر دی۔

دعا کی اہمیت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے انسان! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا اور امید رکھتا رہیگا میں تیرے گناہ بخشتا رہوں گا چاہے تجھ میں کتنے ہی گناہ ہوں مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے انسان! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا مجھے کوئی پرواہ

۱۔ اس کا مطلب (مساؤ اللہ) یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ گناہوں کو پسند فرماتا ہے بلکہ یہ اس کی وسیع رحمت کی طرف اشارہ ہے ۲ (مترجم)

نہیں اسے انسان! اگر تو زمین بھر گناہ بھی سے
کرمیرے پاس آئے لیکن تو نے شرک نہ
کیا ہو تو میں تجھے اس کے برابر بخش دوں
گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف
اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أَبَايَ
يَا أَبْنَا أَدَمَ تَوَلَّيْتُ ذُنُوبَكَ عَنَّا أَلَسَمَاءُ تُشَوِّ
أَسْتَخْفِرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أَبَايَ يَا أَبْنَا أَدَمَ إِنَّكَ
لَوَأْتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ مِنْ خَطَايَا شَعَرَ بِقِيَّتَنِي لَا
تُشْرِكُ فِي شَيْءٍ لَا تَلِيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا
أَوَجُّهُ۔

باب ۲۸۸

۱۴۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ
مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ مَا تَرَى رَحْمَةً فَوَضَعَ رَحْمَةً
وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ يَتَرَاخَمُونَ بِهَا وَعِنْدَ اللَّهِ
تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ رَحْمَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ
وَجُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجِيئٌ۔

باب ۲۸۹

۱۴۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ
مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ تَوَلَّيْتُ الْيَوْمَ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ
الْعُقُوبَةِ مَا ظَنَنْتُ فِي الْجَنَّةِ أَحَدًا وَكَوَيْعَا
الْكَافِرِ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا ظَنَنْتُ مِنَ
الْجَنَّةِ أَحَدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا
مِنْ حَدِيثِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

باب ۲۹۰

۱۴۶۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي
عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

رحمت الہی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
نے سو رحمتیں پیدا کیں ایک رحمت اپنی مخلوق
کے درمیان رکھی جس سے وہ ایک دوسرے
پر رحم کرتے ہیں جبکہ ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ
کے پاس ہیں۔ اس باب میں حضرت سلمان اور
جندب بن عبد اللہ بن سفیان بھی رضی اللہ عنہما سے
بھی روایات مذکور ہیں۔

رحمت و عذاب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مسلمان
کو معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس قدر سزا ہے
تو کوئی بھی جنت کی امید نہ رکھتا اور اگر کافر کو معلوم
ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس قدر رحمت ہے تو کوئی
(کافر) بھی جنت سے ناامید نہ ہوتا۔ یہ حدیث حسن
ہے ہم اسے صرف علاء بن عبد الرحمن کی روایت
سے پہچانتے ہیں۔

وسیع رحمت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو

مخلوق کو پیدا فرمایا تو اپنے دست قدرت سے اپنی ذات کے لئے لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ ایک آدمی نماز پڑھ کر یہ دعا مانگ رہا تھا "اللهم لا اله الا انت" الحمد للہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بہت احسان فرماتے والا آسمانوں اور زمین کو کسی سابقہ نمونہ کے بغیر پیدا کرنے والا ہزدگی اور عزت والا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو اس نے کس چیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی؟ اس نے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی کہ جس کے ساتھ مانگی جانے والی دعا شرف قبولیت حاصل کرتی ہے اور اس کے ساتھ کچھ مانگا جائے تو دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

درود شریف نہ پڑھنے کی برائی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو کہ جو رمضان شریف کو پائے اور گناہوں سے بخشش حاصل نہ کر سکے یہاں تک کہ رمضان شریف ختم ہو جائے۔ اس شخص کی ناک بھی خاک آلود ہو کہ جس کے سامنے اس کے والدین کو بڑھا پائے اور وہ ان کے ذریعے جنت میں داخل نہ ہو سکے۔ عبد الرحمن کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا ان میں سے ایک کو بڑھا پائے۔ اس باب میں حضرت جابر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ربیع بن ابراہیم

مَنْ لِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حِينَ خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلَى نَفْسِهِ أَنْ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۴۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي ثَلِيحٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَغْدَادَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَاحِبُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَاسِعِيْدُ بْنُ زُرَّارٍ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ وَثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَرَأَى جُلًّا قَدْ صَلَّى وَهُوَ يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْإِمَّاَنُ بِيَدَيْهِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ دُرُّونَ بِمَا دَعَا اللَّهُ دَعَا اللَّهُ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطِيَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَنَسٍ۔

باب ۲۹

۱۴۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْمَتِيُّ نَارُبِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اسْتَحْيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْقُمْطَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عَنْْدَكَ فَكَوَّ يَصِلُ عَلَى وَرَغِمَ أَنْفِ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانٌ ثُمَّ اسْلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَكَ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عَنْْدَكَ أَبْوَاهُ الْكِبَرِ فَلَمْ يَدْخُلْهُ الْجَنَّةَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَآخِئْتُهُ قَالَ أَوْ أَحَدًا هُمَا وَفِي آيَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَبِيعُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ هُوَ أَخُو سَمِيعِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ هُوَ وَهُوَ ثِقَةٌ وَهُوَ

اسمعیل بن ابراہیم کے بھائی ہیں اور علیہ کے بیٹے ہیں۔
 اہل علم سے مروی ہے کہ جب تک آدمی کسی ایک مجلس میں رہے ایک مرتبہ درود شریف پڑھے
 حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
 سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا وہ آدمی بخیل ہے جس کے
 سامنے میرا ذکر کیا جائے اور مجھ پر درود شریف
 نہ پڑھے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح

ابْنُ عَدِيٍّ وَبُرْوَى عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْوَحْلِ قَالَ
 إِذَا صَلَّى الدَّجْلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَرَّةً فِي الْمَجْلِسِ أَجْزَأَ عَنْهُ مَا كَانَ فِي ذَلِكَ
 ۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو عَامِرٍ
 ۱۴۷۲۔ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ
 عَزِيَّةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ
 عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ
 عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَخِيلُ الَّذِي مَنَّ بِهِ
 ذَكَرْتُ عَنْكَ فَكُلُّ يَمِينٍ عَلَى هَذَا حَدِيثٍ

باب ۲۹

ایک دعا -
 حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے
 روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے
 تھے یا اللہ! میرے دل کو برکت، ادبوں اور ٹھنڈے
 پانی سے ٹھنڈا کر دے یا اللہ! میرے دل کو گناہوں
 سے اس طرح پاک صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے
 کو میل سے صاف کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن
 صحیح غریب ہے۔

۱۴۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّدَوِيُّ
 نَا عُمَرَ بْنَ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ نَا أَبِي عَنِ الْحَسَنِ بْنِ
 عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ بَرِّدْ قَلْبِي بِاتِّشَاءِ الْبَرِّ
 وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اللَّهُمَّ نَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا
 نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ هَذَا

باب ۳۰

اہمیت دعا
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس کے
 لئے دعا کا دروازہ کھولا گیا اس کے لئے رحمت کا دروازہ
 کھولا گیا اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں سے
 اسے عافیت (کا سوال) زیادہ پسند ہے۔ رسول اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا دعا اس مصیبت کے
 لئے بھی نافع ہے جو اتر چکی اور اس کے لئے بھی جو ابھی
 تک نہیں اتری پس اسے اللہ کے بندو دعا کو لازم پکڑ رہے حدیث
 غریب ہے ہم اسے صرف عبد الرحمن بن ابی بکر قرظی کی روایت
 سے سچاتے ہیں۔ وہ کئی مجلس میں اور حدیث میں ضعیف ہیں بعض

۱۴۷۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَدَفَةَ نَا يَزِيدُ
 بْنُ هَارُونَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرِ الْقُدْرِيِّ
 عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمرَ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
 فَتَحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَ
 مَا سَأَلَ اللَّهُ شَيْئًا يُعْطَى أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ
 وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزَلْ
 فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِالدُّعَاءِ هَذَا
 حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ

محدثین نے انکے حفظ میں کلام کیا ہے اسرائیل نے بوا سطرہ
عبدالرحمن بن ابی بکر، موسیٰ بن عقبہ اور نافع، حضرت ابن عمر
رضی اللہ عنہما سے روایت کیا رسول اکرمؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے
نزدیک عافیت طلب کرنے سے زیادہ کوئی سوال محبوب
نہیں، ہم سے یہ روایت فاکم بن دینار کوئی نے بوا سطرہ اسحاق
بن منصور کوئی، اسرائیل سے نقل کرتے ہوئے بیان کی۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْقُرَشِيُّ وَهُوَ الْمَكِّيُّ
الْمَكِّيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ قَدْ تَكَلَّفَ فِيهِ
بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَقَدْ
رَوَى إِسْرَائِيلُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ مَا سَأَلَ اللَّهُ
شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَافِيَةِ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ
الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَاسِحًا قُتُبُ مَنْصُورٍ
الْكُوفِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ بِهَذَا ۱۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرمؐ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو (عبادت کے لئے) کھڑا
ہونا اپنے اوپر لازم کر لو یہ تم سے پہلے کے نبیوں کا رواجوں
کا طریقہ ہے۔ قرب الہی کا ذریعہ، گناہوں سے رکاوٹ
برائیوں کا کفارہ اور جسمانی بیماریوں کا دافع ہے۔ یہ
حدیث حسن غریب ہے ہم اسے حدیث بلال سے صرف
اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ سند کے اعتبار سے یہ صحیح
نہیں۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ علیہ سے
سنا فرماتے ہیں محمد قرشی سے محمد بن سعید
شامی مراد ہیں۔ وہ ابو قیس کے بیٹے ہیں۔ یہ محمد
بن حسان ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ علیہ نے
ان کی حدیث کو ترک کیا۔ معاویہ بن صالح
نے بوا سطرہ ربیعہ بن بزید، ابو ادريس خولانی
اور ابو امامہ، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ
حدیث روایت کی۔

۱۴۷۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاسِحًا أَبُو النَّضْرِ
نَاسِحًا عَنْ خُبَيْشٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ
بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ بِلَالٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّ دَابَّ الصَّالِحِينَ
قَبْلَكُمْ وَإِنَّ قِيَامَ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ إِلَى اللَّهِ وَمِنْهَا
عَنْ الْإِسْمَاعِيلِيِّ لِلْسَّيِّئَاتِ وَمُطَرِدَةٌ
لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ هَذَا أَحَدُ يَثَّ حَسَنٌ غَرِيبٌ
لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ بِلَالٍ إِلَّا مِنْ هَذَا
الْوَجْهِ وَلَا يَجُوزُ مِنْ قَبْلِ إِسْنَادِهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ
بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ مُحَمَّدُ الْقُرَشِيُّ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ
سَعِيدٍ الشَّامِيِّ وَهُوَ ابْنُ أَبِي قَيْسٍ وَهُوَ مُحَمَّدُ
بْنُ حَسَّانٍ وَقَدْ تَرَكْتُ حَدِيثَهُ وَقَدْ رَوَى هَذَا
الْحَدِيثَ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ
يَزِيدٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کا
قیام لازم پکڑو وہ تم سے پہلے کے نبیوں کا
کا طریقہ ہے، قرب خداوندی، برائیوں کا کفارہ

۱۴۷۵۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَاسِحًا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ شَيْءٌ مُعَاوِيَةَ بْنُ صَالِحٍ عَنْ
رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ
أَبِي أَمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور گناہوں سے رکاوٹ ہے۔ یہ روایت، بلال کی روایت سے اصح ہے۔

أَنَّهُ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَابُّ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قَرَبٌ إِلَى رَبِّكُمْ وَ مَكْفَرَةٌ لِلْسَّيِّئَاتِ وَمِنْهَا كَلَّا لَكُمْ وَ هَذَا أَحَدُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ بِلَالٍ -

باب ۴۹۲

۱۴۷۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيَّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السَّبْعِينَ إِلَى السَّبْعِينَ وَأَقْلَهُهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا أَلَوْجُهُ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ هَذَا أَلَوْجُهُ -

باب ۴۹۵

۱۴۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ قَبِيصٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو يَقُولُ رَبِّ ائْتِنِي وَلَا تُكْرِ عَلَىَّ وَأَنْصُرْنِي وَلَا تُنْصِرْ عَلَيَّ وَأَمْكُرْنِي وَلَا تُمَكِّرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَبَيِّرْ لِي الْهُدَى وَأَنْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَا عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَارًا لَكَ ذَكَرًا لَكَ رَهَابًا لَكَ مَطْوَأًا لَكَ مَخْبِتًا إِلَيْكَ أَوْ هَاهَا مَتِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ خَوْبَتِي وَاجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ مُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاهْدِ قَلْبِي وَاسْلُكْ سَخِيمَةَ صَدْرِي قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الثَّوْرِيُّ هَذَا الْإِسْنَادُ

اس امت کی عمریں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی عمریں ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہیں بہت کم لوگ اس سے آگے بڑھیں گے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے

ایک جامع دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے رَبِّ ائْتِنِي اَلْخَيْرَ مِثْرَے پروردگار! میری مدد فرما میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر۔ مجھے کامیاب فرما اور میرے خلاف کسی کو کامیابی نہ دے، میرے حق میں تدبیر فرما اور میرے خلاف کسی کی تدبیر کا ذکر نہ ہو۔ مجھے ہدایت دے اور اسے میرے لئے آسان فرما۔ مجھے یہم نہ یاد دینی کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما۔ اے میرے پالنے والا! تو مجھے اپنا کثرت سے ذکر کرنے والا شکر گزار بہت ڈرنے والا نہایت فرمانبردار خوب اطاعت کرنے والا، بہت عاجزی کرنے والا بہت گریہ و زاری کرنے والا اور تیری ہی جانب رجوع کرنے والا بنا دے میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہوں کو دھو ڈال میری دعا قبول فرما اور میری دلیل کو قائم رکھ میری زبان کو درست رکھ میرے دل کو ہدایت پر قائم رکھ اور میرے سینے کی کھوپٹ نکال دے، محمود بن غیلان کہتے ہیں ہم سے محمد بن بشیر عبدی نے

نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ۴۹۶

۱۴۸۸۔ حَدَّثَنَا هَذَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ فَقَدْ أَنْصَرَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي حَمْزَةَ وَ قَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْبُخَارَى أَبِي حَمْزَةَ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَهُوَ مِمَّنْ الْأَعْوَرُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاحِيَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّوَّاسِيُّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

باب ۴۹۷

۱۴۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ نَازِيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ وَ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي كَيْلٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ أَلُمْتُكَ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَتْ لَهُ عِدَّةٌ أَرْبَعٌ رِقَابٍ مِنْ وَلَدٍ إِبْرَاهِيمَ وَ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ مُوَقُّفًا

باب ۴۹۸

۱۴۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَرِثِ نَاحِيَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ تَنَاكَرْنَا مَوْلَى صَفِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ صَفِيَّةَ تَقُولُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْ أَرْبَعَةِ أَلْفِ نَوَافٍ أَسْبَحَ بِهَا قَالَ لَقَدْ سَبَّحْتَ بِهَذِهِ إِلَّا أَعْلَمُكَ

سفیان ثوری سے اسی کیساتھ اسکی مثل حدیث بیان کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مظلوم کی فریاد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظالم کے خلاف مظلوم کی بددعا سنی جاتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابو حمزہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے ابو حمزہ کے حفظ میں کلام کیا ہے۔ ان سے میمون اعور مراد ہیں۔ قتیبہ نے بواسطہ حمید بن عبد الرحمن روایت کی اور ابو الاحوص، ابو حمزہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

ایک اہم وظیفہ

حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے لا الہ الا اللہ الخ اس کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ادلاؤ سے چار غلام آزاد کر لئے کا ثواب ہے۔ حضرت ابویوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث مرفوعاً بھی مروی ہے۔

مختصر مگر جامع وظیفہ

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت میرے سامنے چاندنیز گٹھلیاں پڑی ہوئی تھیں میں ان سے تسبیح شمار کر رہی تھی۔ آپ نے فرمایا یقیناً تم نے ان سے تسبیح پڑھی ہے کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتاؤں جن کے ذریعے اس سے زیادہ تسبیح پڑھ سکو فرماتی ہیں میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں آپ نے فرمایا کہ سبحان اللہ عدد معلقہ

بَاكَثَرِمَا سَبَّحْتَ بِهِ فَقُلْتُ بَلَىٰ عَلَيَّ فَقَالَ
قَوْلِي سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ صَفِيَّةَ الْأَمِينِ
هَذَا الْوَجْهَ مِنْ حَدِيثِ هَاشِمِ بْنِ سَعِيدٍ
الْكُوفِيِّ وَكَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمَعْدُونٍ وَفِي الْبَابِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ -

۱۴۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الدَّحْمَنِ
قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ
جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِمَا وَهِيَ فِي مَسْجِدٍ هَاشِمٍ
مَرَّةً لَتَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِيمًا مِنْ
نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ لَهَا مَا زِلْتِ عَلَىٰ حَالِكِ
قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ أَلَا أَعْلَمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُولِينَهَا
سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ
سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَىٰ نَفْسِهِ
سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَىٰ نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَىٰ نَفْسِهِ
سُبْحَانَ اللَّهِ زُتَّةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زُتَّةَ عَرْشِهِ
سُبْحَانَ اللَّهِ زُتَّةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مَدَادَ
كَلِمَاتِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مَدَادَ كَلِمَاتِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ
مَدَادَ كَلِمَاتِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُّجْتَمِعٌ وَمُحَمَّدُ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ مَوْلَىٰ آلِ طَلْحَةَ وَهُوَ شَيْخُ
مَدْيَنِيٍّ ثِقَةٍ وَقَدْ رَوَىٰ عَنْهُ الْمَسْعُودِيُّ وَ
الْبُخَارِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ -

باب ۳۹۹

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ
أَبِي عَدَى قَالَ ۲ نَبَا جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُونٍ صَاحِبُ
الْأَسَاطِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ التَّهْمَنِيِّ عَنْ سَلْمَانَ
الْفَارِسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے برابر اس کی تسبیح
بیان کرتا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے
حدیث صغیرہ سے صرف اسی طریق سے پہچانتے
ہیں اس کی سند معروف نہیں اس باب
میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے وہ مصلیٰ پر بیٹھیں کہ رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے دوپہر
کے وقت دوبارہ تشریف لائے تو فرمایا
اس وقت سے برابر اپنی حالت پر ہموار عرض
کیا ہاں (یا رسول اللہ!) آپ نے فرمایا کیا
میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں (جنہیں تم پڑھا
کرو (وہ یہ ہیں) سبحان اللہ عدد خلقہ اللہ تعالیٰ
کی پاکیزگی اس کی مخلوق کے برابر اللہ تعالیٰ
کی پاکیزگی اس کی مرضی کے مطابق اللہ تعالیٰ
کی پاکیزگی اس کے عرش کے برابر اللہ تعالیٰ
کی پاکیزگی اس کے کلمات کی سیما ہی کے برابر
بیان کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، محمد بن
عبد الرحمن آل طلحہ کے غلام ہیں شیخ مدینی ہیں
اور ثقہ ہیں۔ مسعودی اور ثوری نے ان
سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

قبولیت دعا

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
جیاد کریم ہے وہ اس بات سے جیا فرماتا
ہے کہ کوئی شخص اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے

قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَيٌّ كَرِيهُ يَسْتَعِي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَدَّهَمَا مُنْعَدًا خَائِبَتَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَدَى بَعْضُهُمْ دَلَّوْا يَنْفَعُهُ

تو وہ اسے خالی اور نامراد واپس کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض محدثین نے اسے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

۱۴۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنِ الْقُقْعَاءِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُو بِأَمْبِغِيَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ أَخَذَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ ۱۲۱۴ شَارَ الرَّجُلُ بِأَمْبِغِيَةٍ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الشَّهَادَةِ لَا يُشِيرُ إِلَّا بِأَمْبِغِيَةٍ وَاحِدَةٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص اپنی دو انگلیوں کے ساتھ دعا (اشارہ) کر رہا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سے کرو، ایک سے کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی دعا مانگتے ہوئے شہادت کے وقت صرف ایک انگلی سے اشارہ کرے۔

أَحَادِيثُ شَتَّى مِنْ أَبْوَابِ الدَّعَوَاتِ

۱۴۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَاهِيذٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَقِيلٍ أَنَّ مَعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ الْعَدَنِيُّ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْأَوَّلِ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ سَلُوا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ

حضرت معاذ بن رفاعہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے تو روپڑے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) پہلے سال منبر پر تشریف فرما ہو کر وئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ سے عفو و عافیت مانگو کیونکہ کسی شخص کو یقین (ایمان) کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں دی گئی۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

۱۴۸۵۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو يَحْيَى الْجُبَّارِيُّ نَا عُثْمَانُ بْنُ وَقْدٍ عَنْ أَبِي نُصَيْرَةَ عَنْ مَوْلَى لَاحِيٍّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصْرَمَنِي اسْتَغْفَرَ وَلَوْ فَعَلْتُ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سختش مانگنے والا گناہ پر مصر نہیں کہلاتا اگرچہ دن میں ستر مرتبہ (نادانستہ طور پر) گناہ کرے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابو نصیرہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اس کی سند قوی نہیں۔

أَبِي نُصَيْرَةَ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيّ -

۱۴۸۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ الْمُعَنَّى وَاحِدًا قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا الْأَصْبَحُ بْنُ زَيْدٍ نَا أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ لَيْسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَاتَّجَمَلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَيْسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَاتَّجَمَلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ عَمَدًا إِلَى الثُّوبِ الَّذِي أَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِي كَتِفِ اللَّهِ وَفِي حِفْظِ اللَّهِ وَفِي سِتْرِ اللَّهِ حَيًّا وَمَيِّتًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي الْيُوبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَحِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ -

۱۴۸۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قَبْلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا غَنَائِمَ كَثِيرَةً وَأَسْرَعُوا الدَّرَجَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ لَمْ يَخْرُجْ مَا رَأَيْنَا بَعْثًا أَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا أَفْضَلَ غَنِيمَةً مِنْ هَذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَذْكَرُكُمْ عَلَى تَوَمُّ أَفْضَلُ غَنِيمَةٍ وَأَسْرَعَ رَجْعَةً تَوَمُّ شَهْدًا وَصَلَاةً الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوا يَذْكُرُونَ اللَّهَ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأُولَئِكَ أَسْرَعَ رَجْعَةً وَأَفْضَلُ غَنِيمَةً هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَحَمَّادُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ وَ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نیا لباس زیب تن فرمایا تو اس طرح اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کیا الحمد للہ الذی الہم اللہ تعالیٰ لائق ستائش ہے جس نے مجھے لباس پہنایا کہ میں اس سے اپنا ستر ڈھانپتا ہوں اور زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔ پھر فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص نیا لباس پہن کر یہ (مذکورہ بالا) دعائیں مانگے اور پرانے کپڑے صدقہ کر دے وہ زندگی بھر اور مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی حمایت، حفاظت اور پمدہ میں رہے گا۔ یہ حدیث غریب ہے، یحییٰ بن الیوب نے یہ حدیث بواسطہ عبید اللہ بن زحر علی بن یزید اور قاسم، حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف لشکر بھیجا، انہوں نے بہت سا مال غنیمت حاصل کیا اور بہت جلد واپس آ گئے جو لوگ اس لشکر میں نہیں گئے تھے ان میں سے ایک نے کہا ہم نے اس لشکر سے زیادہ کسی لشکر کو اتنی جلدی واپس آنے اور اتنا مال غنیمت لاتے نہیں دیکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی قوم بتاؤں جو مال غنیمت حاصل کرنے میں اس سے بہتر اور واپسی کے لحاظ سے اس سے تیز ہے یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں پھر طلوع آفتاب تک بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ لوگ بہت جلد واپس ہونے والے اور بہتر غنیمت حاصل کرنے والے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ حماد بن ابی حمید سے، محمد بن

هُوَ أَبُو بَرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيُّ الْمَدِيْنِيُّ وَهُوَ
ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيْثِ -

۱۴۸۸۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا اَبِي عَن
سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِحِ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ اسْتَاذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحُرَّةِ فَقَالَ اَيُّ اَخِي
اَشْرَكَكَ فِي دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا هَذَا حَدِيْثٌ
حَسَنٌ مَّيْكَنٌ -

۱۴۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
اَنَا بِحَبِيْ حَسَّانَ اَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ اَبِي وَاثِلٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ
مُكَاتِبًا جَاءَهُ فَقَالَ اِنِّي قَدْ تَجَدَّدْتُ عَنْ كِتَابَتِي
فَاعِثِي قَالَ اَلَا اَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَيْهِنَّ رَسُوْلُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ
جَبَلٍ مُبْدِيٍّ دِيْنًا اَدَّاهُ اللَّهُ عَنْكَ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ
اَكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِي بِفَضْلِكَ
عَمَّنْ سِوَاكَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ -

۱۴۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَلْمُنْثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ اَنَا شَعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَدَّنِي رَسُوْلُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ اَللَّهُمَّ حَرِّ اِنْ
كَانَ اَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَارْحَنِي وَاِنْ كَانَ مَتًا حَرِّ اِنْ
فَارْفَعْنِي وَاِنْ كَانَ بَلَاءٌ فَصَدِّقْنِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ فَاَعَادَ عَلَيْهِ
مَا قَالَ قَالَ فَضْرَبَهُ بِرُجْلِهِ وَقَالَ اَللَّهُمَّ عَافِنِي
اَوْ اَشْفِنِي شَعْبَةُ اَلشَّاذُ قَالَ فَمَا اسْتَكَيْتُ وَجَعِي
بَعْدَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ مَّيْكَنٌ -

۱۴۹۱۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا بِحَبِيْ بَنْ
اَدَمَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِي اِسْمَاعِيْلَ عَنِ اَلْحَارِثِ

ابی حمید ابو البراہیم انصاری مدینہ مراد ہیں اور وہ
حدیث میں ضعیف ہیں ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
عمرہ کرنے کی اجازت مانگی آپ نے فرمایا
اے بھائی! ہمیں بھی اپنی دعا میں یاد رکھنا اور
نہ بھولنا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مکاتبت
ان کے پاس اگر عرض کی کہ میں اپنی کتابت ادا کرنے سے عاجز
ہوں میری مدد فرمائیے آپ نے فرمایا میں تجھے چند کلمات
نہ سکھاؤں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے
سکھائے ہیں۔ اگر تجھے پریشانی ہو جتنا قرض ہو گا تو اللہ تع
نیری طرف سے ادا کر دیگا۔ یوں کہا کرو اللھم اکفنی انی یا اللہ!
مجھے حلال رزق عطا فرما کہ حرام سے بچاؤ اور اپنے
فضل و کرم سے اپنے ماسوا سے بے نیاز کر دے۔ یہ
حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے
ہیں میں بیمار تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے
گزرے تو میں کہہ رہا تھا اللھم ان کان اجلی انی یا اللہ! اگر
میری موت آچکی ہے تو مجھے راحت بخش اگر کچھ تاخیر ہے تو مجھے
اٹھالے اگر آگے مانتش ہے تو مجھے صبر عطا فرما رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا تم نے کیا کہا؟ فرماتے ہیں میں نے دوبارہ وہی کلمات
کہے۔ تو آنحضرت نے انہیں اپنا پاؤں مبارک مار کر فرمایا یا اللہ!
اسے عافیت دے یا فرمایا شفاء دے شعبہ کو شک ہے۔
حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں اس کے بعد مجھے کبھی درد
کی شکایت نہیں ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت
ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کی عیادت کرتے وقت

یوں فرماتے "اذہب الباس" اے لوگوں کے رب! بیماری کی شدت دور فرما دے۔ شفا دے (کیونکہ) تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے بغیر کوئی شفا دینے والا نہیں ایسی شفا جو بیماری کو نہ چھوڑے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و تروں میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ "اللهم انی اعوذ بک الخ یا اللہ! میں تیری رضا کے سبب تیری ناراضگی سے اور تیرے عفو و درگزر کے ذریعے تیری سزا سے پناہ چاہتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری رحمت میں پناہ ڈھونڈتا ہوں میں تیری تعریف کا حق ادا نہیں کر سکتا تو ایسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی۔

نماز کے بعد دعا و تَعَوُّذ

حضرت مصعب بن سعد اور عمرو بن مہمون سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں کو یہ کلمات اس طرح سکھائے تھے جس طرح معلم اپنے شاگردوں کو تعلیم دیتا ہے۔ اور فرماتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے پناہ مانگا کرتے تھے۔ "اللهم انی اعوذ بک الخ یا اللہ! میں، ہزدلی، بخل، عمر کے ناکارہ حصے، ہر دنیوی فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ عبد اللہ کہتے ہیں ابو اسحاق ہمدانی اس حدیث میں مضطرب ہیں۔ کبھی بوا اسطہ حضرت عمرو بن مہمون، عمر سے اور کبھی ان کے غیر سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح ہے۔

عَنْ عِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا قَالَ أَذْهَبَ الْبَاسُ رَبِّ الْمَاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَائِكَ شِفَاءً لَا يَغَادِرُ سَقَمًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

۱۴۹۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِبُ زَيْدِ ابْنِ هَارُونَ نَاحِدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرِو الْفَزَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي وَتَرِهِ أَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِعَافَاتِكَ مِنْ عَقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ۔

بَابُ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعَوُّذِهِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ۔

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَازْكِرِيُّ ابْنُ عَبْدِ نَاصِبٍ عَبْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ عَمْرِو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَا كَانَ سَعْدٌ يُحَلِّمُ بَنِيهِ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُحَلِّمُ الْمَكْتَبُ الْخِلْمَانِ وَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَ دُبُرَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَبُو اسْحَقٍ الْهَمْدَانِيُّ يَضْطَرِبُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَمْرِو وَيَقُولُ عَنْ غَيْرِهِ وَيَضْطَرِبُ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجِيءٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا إِبْنُ أَبِي خَالِدٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ بَنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ خُزَيْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوَاقِدُ أَوْ قَالَ حَصَاةٌ تَسْمِيهَا فَقَالَ لَا أُخْبِرُكَ بِمَا هُوَ إِلَّا سِرُّ عَلَيْكَ مِنْ هَذَا أَوْ أَفْضَلَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَتَسْبِيحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَتَسْبِيحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ وَتَسْبِيحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سَعِيدٍ -

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَكِيمٍ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَبَاحٍ يَصْبِرُ الْعَبْدُ إِلَّا مَنَادِيًا دَى سَبَّحُوا لَكَ الْقُدُّوسَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

۱۴۹۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّمِمْيُّ أَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَعِكْرِمَةَ مَوْلَى بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ عَنِّي ابْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ يَا بِي أَنْتَ وَأُمِّي تَفَلَّتْ هَذَا الْبُقْدَانُ مِنْ مَدَارِي فَمَا أَجَدُنِي أَفْدِرَعِيهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک عورت کے ہاں تشریف لے گئے اس کے سامنے گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں اور وہ ان پر تسبیح گن رہی تھی آپ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں اس سے بھی آسان یا افضل نہ بتا دوں (وہ یہ ہے) سبحان اللہ عدد ما خلق اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کی آسمانی مخلوق کے برابر اللہ تعالیٰ کے لئے پاکیزگی اس کی ارضی مخلوق کے برابر اللہ تعالیٰ کے لئے پاکیزگی اس کے برابر جو اس کے درمیان ہے اور تمام مخلوقات الہی کی تعداد کے برابر۔ اتنی ہی مرتبہ اللہ اکبر اتنی ہی مرتبہ الحمد للہ اتنی ہی مرتبہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ یہ حدیث سعد کی روایت سے حسن غریب ہے۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صبح ایک منادی آواز دیتا ہے (عجوب سے) پاک بادشاہ کی پاکیزگی بیان کر دے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں اس دوران کہ ہم بارگاہ نبوی میں حاضر تھے حضرت علی تشریف لائے اور عرض کیا آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں یہ قرآن میرے سینے سے نکل گیا ہے اور مجھے اس (کے یاد رکھنے) کی طاقت نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے ابوالحسن! میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں جو تمہیں اور ان لوگوں کو جنہیں تم سکھاؤ، نفع دے اور جو کچھ آپ سیکھیں اسے سینے میں محفوظ رکھے، عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! مجھے سکھائیے نبی اکرم نے فرمایا۔ جمعہ کی رات کو اگر

وَسَلَامًا يَا أَحْسَنَ أَفَلَا أَعْتَبَكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ
 اللَّهُ بِهِنَّ وَيَنْفَعُ بِهِنَّ مَنْ عَمِلَتْهُ وَيَنْتَبِتُ مَا
 تَعَمَلْتَ فِي مَدَارِكَ قَالَ أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 فَعَلِمَنِي قَالَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ
 أَنْ تَقُومَ فِي ثَلَاثِ اللَّيْلِ الْأَخِيرِ فَاهْأَسَاعَةً
 مَشْهُودَةً وَاللَّعَاءُ فِيهَا مُسْتَجَابٌ وَقَدْ قَالَ
 أَخِي يَعْقُوبُ لِبَنِيهِ سَوْتَ اسْتَغْفَرَ لَكُمْ مَا يَنْ
 يَقُولُ حَتَّى تَأْتِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنْ كُنْتَ تَسْتَطِيعُ
 فَقُمْ فِي دَسْطِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَسْتَطِيعُ فَقُمْ فِي أَوَّلِهَا
 فَصَلِّ أَرْبَعَ مَرَكَّاتٍ تَقْدُرُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى
 بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةِ يَسٍ وَفِي الرُّكْعَةِ
 الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحِجَّةِ الدُّخَانِ وَ
 فِي الرُّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالْحَمْدِ
 تَنْزِيلِ السَّجْدَةِ وَفِي الرُّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ
 الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ الْمُفْصَلُ فَإِذَا قَرَعْتَ مِنَ
 التَّشْرِيدِ فَاحْمَدِ اللَّهَ وَأَحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَى اللَّهِ
 وَصَلِّ عَلَى وَاحِشٍ وَعَلَى سَائِرِ النَّبِيِّينَ وَاسْتَغْفِرْ
 لِمُؤْمِنِينَ وَلِمُؤْمِنَاتٍ وَلِإِخْوَانِكَ الَّذِينَ
 سَبَقُواكَ بِالْإِيمَانِ ثُمَّ قُلْ فِي آخِرِ ذَلِكَ اللَّهُمَّ
 ارْحَمْنِي بِتَرَدُّكَ إِلَيَّ أَيْدًا مَا أَبْقَيْتَنِي وَ
 ارْحَمْنِي أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْينُنِي وَأَرْزُقْنِي حَسَنَ
 النَّظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي اللَّهُمَّ بَدِّيعَ السَّمَوَاتِ
 وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي
 لَا تَدَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ بِجَلَالِكَ وَ
 نُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُنْزِمَ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا
 عَمَلْتَنِي وَأَرْزُقْنِي أَنْ أَتْلُوهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي
 يُرْضِيكَ عَنِّي اللَّهُمَّ بَدِّيعَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
 ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تَدَامُ
 أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ

ہو سکے تو اخیر تہائی میں اٹھو کیونکہ اس گھڑی فرشتے حاضر ہوتے ہیں
 اور دعا قبول ہوتی ہے اور میرے بھائی حضرت یعقوب علیہ السلام
 نے اپنے بیٹوں سے فرمایا تھا عنقریب میں تمہارے لئے اپنے رب
 سے طلب مغفرت کرونگا، یعنی جمعہ کی رات آنے پر۔ اور اگر تم
 سے نہ ہو سکے تو نصف شب اٹھو اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اول
 رات میں کھڑے ہو جاؤ چار رکعت (اس طرح) پڑھو کہ پہلی رکعت
 میں فاتحہ اور سورہ یسین، دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد
 حم الدعاء، تیسری رکعت میں فاتحہ اور اہم تنزیل السجدۃ اور چوتھی
 رکعت میں فاتحہ اور تبارک الملک پڑھو، شہد سے فراغت پر اللہ تعالیٰ
 کی نہایت عمدہ حمد و ثناء کرو اور نہایت اچھے طریقہ سے
 میرے لئے، دیگر انبیاء، مومن مردوں اور عورتوں اور
 ان مومنین کے لئے جو گزر چکے، دعائے رحمت کرو (درد و شریف
 پڑھو) پھر آخر میں یہ دعا مانگو اللہم ارحمنی بترك المعاصي اني يا الله
 جب تک مجھے زندہ رکھے ہمیشہ گناہوں کو چھوڑنے کی توفیق دے
 کہ مجھ پر رحم فرما، فضول باتوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما کہ
 مجھ پر رحم فرما۔ اپنے پسندیدہ امور میں اچھی بصیرت نصیب
 فرما، اے اللہ! اسمانوں اور زمینوں کو ایجا د کرنے والے
 عظمت و جلال اور غیر منصوص عزت کے مالک اے اللہ! اے رحمن!
 تیری عظمت و ذات کے نور کا واسطہ دے کہ سوال کرتا ہوں کہ
 جس طرح تو نے مجھے اپنی کتاب کا علم دیا اسی طرح میرے دل کو
 اپنی کتاب کے حفظ کرنے کا پابند بھی بنا دے جو تجھ کو مجھ سے
 راضی کر دے یا اللہ! اسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے
 اے عظمت و جلال اور بالائے تصور عزت کے مالک اے رحمن!
 تیری عظمت اور تیری ذات کے نور کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں کہ
 اپنی کتاب کے نور سے میری نگاہ روشن کر دے اور اسے میری
 زبان پر جاری کر دے اس سے میرے دل کی گھٹن دور کر دے
 اس کے لئے میرا سینہ کھول دے اور اس کے نور سے میرا بدن
 دھو ڈال کیونکہ حق تک پہنچنے کے لئے نیرے سوا میرا کوئی
 مددگار نہیں تو ہی عطا فرمانے والا ہے تمام کی تمام فوت و

أَنْ تُؤَدِّبَكُنَا بِأَبْصَرِي وَأَنْ تُطَلِّقَ بِهِ لِسَانِي
وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَنْ قَلْبِي وَأَنْ تُشْرَحَ بِهِ صَدْرِي
وَأَنْ تُغْسِلَ بِهِ بَنَانِي فَإِنَّهُ لَا يُعِينُنِي عَلَى الْحَقِّ
غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيهِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللَّهِ أَلَعَلِّي أَعْطِيَنَّ أَبَا الْحَسَنِ فَأَفْعَلَ ذَلِكَ
ثَلَاثَ جُمُعٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا تُحِبُّ بِأَذْنِ اللَّهِ
وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأُ مُؤَمِّنًا قَطُّ قَالَ
۲ بَنُ عَبَّاسٍ فَوَدَّ اللَّهُ مَا لَيْتَ عَلَيَّ إِلَّا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا
حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي مِثْلِ ذَلِكَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي كُنْتُ فِيمَا خَلَا لَا أَخْذُ إِلَّا أَرْبَعَ آيَاتٍ وَنَحْوُ
هِيَ فَإِذَا قَرَأْتُهَا عَلَى نَفْسِي تَفَلَّتَنَ وَأَنَا تَعْلَمُ
الْيَوْمَ أَرْبَعِينَ آيَةً وَنَحْوَهَا فَإِذَا قَرَأْتُهَا عَلَى
نَفْسِي فَكَأَنَّمَا كَتَبَ اللَّهُ بَيْنَ عَيْنِي وَلَقَدْ
كُنْتُ أَسْمَعُ الْحَدِيثَ فَإِذَا رَدَّدْتُهُ تَفَلَّتْتُ وَأَنَا
الْيَوْمَ أَسْمَعُ الْأَحَادِيثَ فَإِذَا تُحَدَّثْتُ بِهَا كَرُمُ
أَخْرَجْتُهَا حَرْفًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ مُؤَمِّنٌ وَرَبُّ الْكُفَّةِ
أَبَا الْحَسَنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ
إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ

۱۴۹۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَعَاذٍ الْعُقَدِيُّ
الْبَصْرِيُّ نَحْنُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ وَقِيدٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ
يُسْأَلَ وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ أَنْ تَنْتَظِرَ الْفَرَجَ لِهَكَذَا
رَوَى حَمَّادُ بْنُ وَقِيدٍ هَذَا الْحَدِيثَ وَحَمَّادُ
بْنُ وَقِيدٍ كَيْسٌ بِالْحَافِظِ وَرَوَى أَبُو نُعَيْمٍ هَذَا
الْحَدِيثَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ عَنْ

طاقت اللہ بزرگ و بڑ تر ہی کی (مدد سے) ہے۔ اسے
ابو الحسن ابن، پانچ یا سات جمعہ یہ عمل کرو اللہ تعالیٰ
کے حکم سے تمہاری دعا قبول ہوگی اس ذات کی قسم
جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا اس نے کسی مومن
سے خطا نہیں کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
فرماتے ہیں اللہ کی قسم! پانچ یا سات ہفتے نہ گزرے
تھے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اسی قسم کی ایک
مجلس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ!
میں اس سے پہلے تقریباً چار آیات بھی یاد نہیں کر سکتا
تھا۔ اور وہ بھی بھول جاتی تھیں۔ اور آج میں تقریباً
چالیس آیات یاد کر سکتا ہوں جب میں انہیں پڑھتا ہوں
تو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میری
آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور اس سے پہلے جب میں
حدیث سنتا تھا تو دہراتے وقت یاد نہ رہتی
تھی لیکن آج احادیث سن کر جب بیان کرنے
لگتا ہوں تو ایک حرف بھی نہیں چھوڑتا اس
پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو الحسن!
رب کعبہ کی قسم! تم مومن ہو۔ یہ حدیث عزیز
ہے۔ ہم اسے صرف ولید بن مسلم کی روایت
سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ اللہ تعالیٰ
کو پسند ہے کہ اس سے مانگا جائے اور بہترین عبادت
(ممبر کے ساتھ) فراخی کا انتظار ہے حماد بن واقد
حافظ نہیں۔ ابو نعیم نے یہ حدیث اسرائیل،
حلیم بن جبیر اور ایک دوسرے شخص کے واسطے
سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی۔ ابو نعیم کی روایت اصح ہونے کے زیادہ

مشابہ ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے ”اللهم انی اعوذ بک ان یموت یا اللہ! میں، سستی، عجز اور بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اسی سند کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ بہت بڑھاپے اور عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین پر ہائش پذیر کوئی مسلمان جب دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور وہ چیز عطا کرتا ہے یا اس سے اس کی مثل برائی دو کر دیتا ہے جب تک گناہ یا قطع رحم (رشتہ داری ختم کرنے) کی دعا نہ کی ہو۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اب تو ہم بہت مانگیں گے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ عطا فرمائیگا (الہ) ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے ابن ثوبان سے عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان عابد شامی مراد ہیں۔

حضرت برادر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سونے لگو نماز کے وضو جیسا وضو کرو پھر دائیں پہلو پر لیٹے ہوئے یہ کلمات پڑھو اللھم سلمت و جی! ان یموت! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف منوجہ کر دیا اپنا کام تیرے حوالے کر دیا امید و خوف کے ساتھ تجھے پہنچا ہوا ہے کی تیری پکڑ سے بچنے کا تیری رحمت کے سوا کوئی ٹھکانہ اور جائے پناہ نہیں تیری بھیجی ہوئی کتاب اور بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لایا (فرمایا) اگر اسی رات مرجھے تو فطرت اسلام پر مرے گا۔ حضرت برادر فرماتے ہیں میں نے یاد کرنے کے لئے یہ الفاظ دہرائے

رَجُلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ أَبِي نَعِيمٍ اشْبَهَ أَنْ يَكُونَ أَحَدًا.

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مَعَاوِيَةَ نَاعَا حِمُّ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَهَذَا السَّادِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي تُوبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جَبْرِ بْنِ نَفِيرٍ أَنَّ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُو اللَّهَ تَعَالَى بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهَا أَوْ حَرَفَ عَنْهُ مِنَ الشَّيْءِ مِثْلَهَا مَا كَرِهَ يَدْعُو بِمَا شَاءَ أَوْ قَطِيعَةً رَحِمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِذَا كُنْتُ قَدْ قَالَ اللَّهُ أَكْثَرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبْنُ ثَوْبَانَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ الْعَابِدِ الشَّامِيُّ.

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا جَدِيدٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَمَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شَفْقِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ اسَلِّمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَاجْتَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَنَاجَاءَ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ

اور کہا (یا اللہ) میں تیرے بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لایا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو میں تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت براء سے متعدد طرق سے مروی ہے ہمیں وضو کا ذکر صرف اسی روایت سے معلوم ہوا۔

حضرت معاذ بن عبد اللہ بن حبیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک بارانی اور سخت اندھیری رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں چنانچہ میں نے آپ کو پایا حضور نے فرمایا کہو میں نے کچھ نہ کہا۔ پھر فرمایا کہو میں نے کچھ نہ کہا پھر فرمایا کہو میں نے پوچھا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا صبح و شام تین تین مرتبہ سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھا کرو تمہیں ہر چیز (کے شر) سے کافی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ ابو سعید براء کا نام اسید بن ابی اسید ہے۔

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپ کے سامنے کھانا پیش کیا۔ آپ نے تناول فرمایا پھر کھجوریں لائی گئیں آپ کھاتے جاتے اور شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی سے گٹھلیاں نیچے ڈالتے۔ پھر پینے کے لئے لایا گیا آپ نے نوش فرمایا اور اپنے دائیں طرف والے آدمی کو دیدیا۔ حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں پھر میرے والد نے آپ کی سوالی کی لگام پکڑ کر عرض کیا ہمارے لئے دعا فرمائیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگی۔ ”اللہم بارک لہم“ الحمد للہ! ان کے رزق میں برکت دے، انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما۔

مَتَّ فِي لَيْلَتِكَ مَتَّ عَلَى الْفَطْرَةِ قَالَ فَرَدُّ دُثْرُهُنَّ لَا سَتَدُ كَرَّةً فَقُلْتُ اَمَنْتُ بِرَسُولِكَ الَّذِي ارْسَلْتَ فَقَالَ قُلْ اَمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِي ارْسَلْتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَا نَعْلَمُ فِي شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ ذَكَرَ الْوُضُوءَ إِلَّا فِي هَذَا الْحَدِيثِ۔

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ نَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْبَرَاءِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ وَظُلُمَتْ شَدِيدًا بَدَا نَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ لَنَا قَالَ قَدْ رَكِبَتْهُ فَقَالَ قُلْ قُلُوا قُلْ شَيْئًا تَحْتَ تَالٍ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا أَقُولُ تَالٍ قُلْ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدًا وَالْمَعُودَ تَيْنِ حِينَ تَمْسِي وَ تَضِيحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَ أَبُو سَعِيدٍ الْبَرَاءُ هُوَ اسِيدُ بْنُ أَبِي اسِيدٍ۔

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْتَنِي نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي فَقَالَ فَقَدْ بَنَّا إِلَيْهِ طَعَامًا فَالْكَ مِنْهُ شَرَّاقِي بِتَمْرِ فَكَانَ يَأْكُلُ وَيُلْقِي النَّوَى بِأَصْبَعَيْهِ جَمَعَ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ ظَنِّي فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَالْقَى النَّوَى بَيْنَ إصْبَعَيْنِ شَرَّاقِي بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَا وَلَهُ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ قَالَ فَقَالَ أَبِي وَ أَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ ادْعُ لَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَ اغْفِرْ لَهُمْ وَ

ارحمهم هذا حديث حسن صحيح

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص یہ کلمات کہے ”استغفر اللہ الذی“ الخ اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے اگرچہ وہ میدان جہاد سے بھاگا ہو۔

١٥٠٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا
مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الشَّيْ
ثِيُّ أَبِي عُمَرَ مَرَّةً قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ
بِسَارٍ بْنَ زَيْدٍ ثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي سَمِعَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَنَالَ اسْتَغْفَرَ
اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاتَّوَبَ
إِلَيْهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَإِنْ كَانَ فَرَسَيْنِ الذَّحَفِ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَأَكْثَرُفَهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ -

٥٠٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَاعُثْمَانُ
 بْنُ عُمَرَ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ
 بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْفٍ
 أَنَّ رَجُلًا ضَرِبَ الْبَصَرَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَنِي قَالَ
 إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتُ
 فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَاذْعُهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ
 فَيُحْسِنَ وُضُوئَهُ وَيَدْعُو هَذَا الدُّعَاءَ اللَّهُمَّ
 إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ
 الرَّحْمَةِ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ
 لَتَقْضَى لِي اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِي هَذَا أَحَدَيْتُكَ حَسَنٌ صَلَاحٌ
 غَرِيبٌ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي
 جَعْفَرٍ وَهُوَ غَيْرُ الْحَظِيصِيِّ

٥٠٥. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ شَيْئًا مَعَهُ شَيْءٌ مِمَّا وَدَّ
بْنُ صَالِحٍ عَنْ خَمْرَةَ بِنْتِ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا أَمَامَةَ يَقُولُ شَيْءٌ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ أَنَّ
سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اقْرُبْ

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک نابینا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے شفاء عطا فرمائے آپ نے فرمایا چاہو تو دعا مانگوں اور اگر چاہو تو صبر کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اچھی طرح سے وضو کر کے یہ دعا مانگو ”اللهم انی اسألك التوجه الیک“ یا اللہ! میں تیرے نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے تیری طرف توجہ کرنا ہوں یا رسول اللہ! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوں تاکہ وہ پوری ہو جائے یا اللہ! تو میرے واسطے میں حضور کی شفاعت قبول فرما یہ حدیث حسن صحیح غریبہ ہم اسے اسی طریق یعنی ابو جعفرؑ کی روایت سے جانتے ہیں۔

حضرت عمر و عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اللہ تعالیٰ رات کے آخری حصے میں بندے کے زیادہ قریب ہوتا ہے پس اگر تو اس گھڑی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں

۱۷۔ اس دعا میں مطلب و سبیل کی تعلیم ہے کہ محبوبانِ بارگاہِ الہی خصوصاً آنحضرتؐ کے وسیلہ جلیلہ سے دعا مانگی جائے تو یقیناً توبہ و قبولیت سے آراستہ ہوتی ہے نیز رسولِ کرم کو حرفِ "ند" یا سے بکارنا بھی اس دعا کی مدد سے تعلیم نہوی ہے جس طرح دیگر کتبِ حدیث مثلاً مستدام، احمد بن حنبل، ابن ماجہ وغیرہ نیز حسن حبیب

میں یا محمدؐ کے الفاظ مذکور ہیں اس روایت میں صرف تداً مفقود ہے اس پر مبنی تو بھت کہ کے الفاظ شامل عدل میں ۱۳ (مترجم)

سے ہو سکتا ہے تو ہو جا۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق غریب ہے۔

مَا يَكُونُ الدَّعْوَى مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ
الْخَرَفَانِ اسْتَطَعَتْ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ
اللَّهُ فِي يَدِكَ السَّاعَةِ تَكُنْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

حضرت عمارہ بن زکمرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا
میرا کامل بندہ وہ ہے جو اپنے مد مقابل
سے جنگ کرتے وقت بھی مجھے یاد کرے۔
یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق
سے جانتے ہیں اس کی سند قوی نہیں۔

۱۵۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ نَا
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ شَيْ عَفِيدُ بْنُ مَعْدَانَ أَنَّهُ
سَمِعَ أَبَا دُوَيْسٍ الْحَصْبِيَّ يَحْدِثُ عَنْ أَبِي عَائِدٍ
الْحَصْبِيِّ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ زَعَكَةَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ عَبْدِي كُلَّ عَبْدِي الَّذِي
يَذْكُرُنِي وَهُوَ مُلَاقٍ قَرَنَ يَبْنِي عِنْدَ الْقِتَالِ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا
الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي۔

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ (رضی اللہ عنہما) سے
روایت ہے کہ میرے والد نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے سپرد کیا تاکہ میں آپ کی خدمت کروں۔ ایک مرتبہ میں
نماز پڑھ رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے
پاس سے گزرے آپ نے مجھے اپنے پاؤں مبارک سے
مٹھو کر مار کر فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں
میں سے ایک دروازہ نہ بناؤں؟ میں نے عرض کیا مدہاں
کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ
یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى
نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ شَيْ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مَنصُورًا
بْنَ زَاذَانَ يَحْدِثُ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ
عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عِبَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ دَفَعَهُ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدُمُهُ قَالَ
فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّيْتُ
فَضَرَبَنِي بِرَجْلِهِ وَقَالَ إِلَّا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ
أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
بِاللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ
مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

حضرت بسیرہ رضی اللہ عنہما (یہ مہاجرہ ہیں) سے
روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا
سبحان اللہ لا الہ الا اللہ کہتا اور اللہ تعالیٰ
کی پاکیزگی بیان کرنا لازم پکڑو۔ اور انگلیوں پر
گنا کر دو۔ کیونکہ ان سے پوچھا جائے گا اور یہ بولیں
گی، غافل نہ ہو کہیں رحمت سے بھلائی نہ جاؤ۔ اس

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَدَّاهُ وَعَبْدُ بَن
حُبَيْبٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ
قَالَ سَمِعْتُ هَارِثَ بْنَ عُثْمَانَ عَنْ أُمِّهِ حَبِيبَةَ
بِنْتِ يَاسِرٍ عَنْ جَدِّهَا يُسَيْرَةَ وَكَأَنَّكَ مِنْ
الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنُكُمْ بِالنَّسَبِ وَالْهَيْلِ

حدیث کو ہم ہانی بن عثمان کی روایت سے پہچانتے ہیں محمد بن ربیعہ (رضی اللہ عنہ) نے بھی ان سے روایت کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے وقت یہ کلمات فرماتے "اللهم انت عضدی" یا اللہ تو میرا سہارا اور مددگار ہے اور تیرے ہی نام سے لڑتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین دعا یوم عرفہ کی دعا ہے۔ میں اور مجھ سے پہلے پیغمبروں نے جو کچھ کہا اس میں سے بہترین بات یہ ہے لا الہ الا اللہ وحدہ" ائمہ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے، حماد بن ابی حمید، محمد بن ابی حمید ہیں، اور وہ ابوالبراء ایم انصاری مدینی ہیں۔ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہیں۔

حضرت عمرو بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا سکھائی "اللهم اجعل سریرتی" یا اللہ! میرے ظاہر کی نسبت میرے باطن کو بہتر بنا اور میرے ظاہر کو بھی اچھا کر دے یا اللہ! میں تجھ سے اس اچھے مال، اہل اور اولاد کا سوال کرتا ہوں جو

وَالْتَقْدِيسِ وَأَعْقَدَانِ بِالْأَنَامِلِ فَاتْرَهَتْ
مَسْوَلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَخْفُلَنَّ قَتْنَسِينَ
الرَّحْمَةِ هَذَا حَدِيثٌ لَنَا خَعْرَفَهُ مِنْ
حَدِيثِ هَانِي بْنِ عُثْمَانَ وَقَدْ سَأَوَاهُ مُحَمَّدُ
بْنُ رَيْبَعَةَ عَنْ هَانِي بْنِ عُثْمَانَ۔

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا خَصْرَبْنُ عَمِّي الْجَهْضِيُّ قَالَ
أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ الْمَثْنِيِّ بْنِ سَجِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا غَزَى قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضْدِي وَأَنْتَ
نَصِيرِي وَبِكَ أَقَاتِلُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ۔

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو وَمُسْلِمُ بْنُ عَمْرِو
الْحَدَّادُ الْمَدَائِنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ نَافِعٍ
عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَ
خَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَحَمَّادُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ وَهُوَ مُحَمَّدُ
بْنُ أَبِي حَبِيبٍ وَهُوَ أَبُو بَدَا هِيَ الْأَنْصَارِيُّ
الْمَدَائِنِيُّ وَلَيْسَ هُوَ بِالقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ۔

باب

۱۵۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ نَا عَلِيُّ بْنُ
أَبِي بَكْرٍ عَنِ الْجَدَّاحِ بْنِ الصَّخَالِ الْكِنْدِيِّ عَنْ
أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَكِيمٍ عَنْ عَمْرِو
بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ سَرِيرَتِي خَيْرًا
مِنْ عَلَانِيَتِي وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِي صَالِحَةً اللَّهُمَّ

تو لوگوں کو عطا فرماتا ہے وہ نہ تو گمراہ ہیں اور نہ ہی گمراہ کن۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اس کی سند قوی نہیں۔

عاصم بن کلیب جرمی بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ اپنے داہنا ہاتھ دائیں لان اور بائیں ہاتھ بائیں لان پر رکھا ہوا تھا۔ انگلیاں بندھیں اور شہادت کی انگلی پھیلائی ہوئی تھی۔ آپ یہ دعا مانگ رہے تھے اللھم یا مقلب القلوب الخ اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو ایمان پر ثابت رکھ۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

محمد بن سالم سے روایت ہے حضرت ثابت بنانی نے ان سے فرمایا اے محمد! جب تمہیں درد کی شکایت ہو تو مقام درد پر ہاتھ رکھو اور کہو بسم اللہ الخ اللہ تعالیٰ کے نام سے اللہ تعالیٰ کی عزت اور قدرت کے سبب اس درد کی شر سے پناہ چاہتا ہوں۔ پھر ہاتھ اٹھاؤ اور پھر رکھو طاق مرتبہ یوں کرو پھر فرمایا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ بتایا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ دعا سکھائی اللھم ہذا الخ یا اللہ! یہ تیری رات کے آنے اور دن کے جانے، موزوں کی اذالوں اور نمازوں کی حاضری کا وقت ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے بخش دے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق

۱۵۱۱۔ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِی الْبَاشَرَ مِنَ الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ هَذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَكَيْسٌ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِیِّ۔

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنَا عَقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ نَا سَجِیدُ بْنُ سُفْیَانَ الْحَجْدَرِیُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدَانَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَامِرُ بْنُ كُلَیْبٍ الْجَرَفِیُّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ وَقَدْ وَضَعَ یَدَہُ الْیُسْرٰی عَلَی فِخْذِہُ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلَی فِخْذِہُ الْیُمْنٰی وَقَبَضَ اصْبَاحَہُ وَبَسَطَ السَّبَابِیْہَ وَهُوَ یَقُوْلُ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلَی دِیْنِکَ هَذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ثَنِّیْ اَبِیْ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِحٍ ثَنَا ثَابِتُ الْبَنَانِیُّ قَالَ قَالَ لِیْ یَا مُحَمَّدُ اِذَا اَسْتَشِیْتُ فَضَعْ یَدَکَ حِیْثُ تَشْتَبِیْ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِحِزِّہِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِہِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ وَجْحِیْ هَذَا شَرٌّ اَرَفَعُ یَدَکَ شَرًّا عِندَ ذٰلِکَ وَتَدْرَا فَاِنَّ اَنْسَ بْنَ مَالِکٍ حَدَّثَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَہُ بِذٰلِکَ هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْاَسْوَدِ اَبْغَدَاوِیُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِیْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْہَا اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَہُ قَالَتْ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالِ قَوْلِیْ اللّٰهُمَّ هَذَا اِسْتِقْبَالُ لِبَلِّکَ وَاسْتِدْبَارُ نَهَارِکَ وَاصْوَاتُ دُعَاۃِکَ وَحُضُوْرُ صَلَواتِکَ اَسْأَلُکَ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ

هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا
الْوَجْهِ وَحَفْصَةُ بِنْتُ أَبِي كَثِيرٍ لَا نَعْرِفُهَا وَ
لَا آبَاَهَا۔

سے پہچانتے ہیں۔ حفصہ بنت ابی کثیر اور ان
کے والد کو ہم نہیں جانتے۔

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ يَزِيدَ
الضُّدِّيُّ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَطُّ مُخْلِصًا
إِلَّا فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتَّى تَنْفُضِيَ إِلَى الْعَرْشِ
مَا اجْتَنَبَ الْكِبَايِرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
بندہ خلوص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہتا ہے
اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول
دیئے جلتے ہیں یہاں تک وہ عرش تک پہنچ جاتا
ہے۔ بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَحْمَدَ
بْنُ بَشِيرٍ وَأَبُو سَامَةَ عَنْ مُسْعِرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ
عَلَاةٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ
الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ وَعَمْرُؤُ زِيَادِ بْنِ عَلَاةٍ هُوَ قُطَيْبَةُ بْنُ
مَالِكٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

زیاد بن علاقہ اپنے والد سے راوی ہیں رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے ”اللهم
اعوذ بك“ الخ یا اللہ! میں برے اخلاق برے اعمال
اور بری خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔
یہ حدیث حسن غریب ہے زیاد بن علاقہ کے چچا
قطیبہ بن مالک رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا
إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ نَا الْحَجَّاجَ بْنَ أَبِي عُثْمَانَ
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ
اللَّهُ أَكْبَرُ كِبَرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ
اللَّهِ بُكْرَةً وَأَمِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَائِلِ كَذَاوَكْذَا فَقَالَ رَجُلٌ
مِنَ الْقَوْمِ إِنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجِيتُ لَهَا
فَتَمَّتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا تَرَكْتُهُنَّ
مُنْذُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

مغرب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز
پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے کہا ”اللہ اکبر کبیرا“ الخ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ الفاظ کون
کہہ رہا تھا۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ!
میں تھا۔ آپ نے فرمایا مجھے اس پر تعجب ہوا کیونکہ ان
الفاظ کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے
گئے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں اس کے بعد کہ میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی
انہیں کبھی نہیں چھوڑا۔ یہ حدیث اس طریق سے
غریب حسن صحیح ہے۔ حجاج بن ابی عثمان سے

حجاج بن یسرہ صواف مراد ہیں۔ ان کی کنیت ابو صلت ہے یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا
الْوَجْهِ وَحَاجُّ بْنُ أَبِي عُمَانَ هُوَ حَاجُّ بْنُ مَيْسَرَةَ
الصَّوْفِ وَيَكْنَى أَبُو الصَّلْتِ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ
الْحَدِيثِ۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی عبادت
فرمائی یا انہوں نے حضور اکرم کی عبادت کی۔ تو
(اس موقع پر) عرض کیا یا رسول اللہ! میرے
ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ تعالیٰ کے
نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کو نسا کلام
ہے؟ آپ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں
کے لئے پسند فرمایا (وہ یہ ہے) سحان ربی و بحمدہ الخ
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ اللَّادِرِيُّ
نَا سَمْعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْجَدِيدِيُّ
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجُسْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَهُ أَوَّاتَ أَبَا ذَرٍّ عَادَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْكَلَامِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ فَقَالَ مَا
أَصْطَفَاهُ اللَّهُ لِكَلَامِكَ سُبْحَانَ رَبِّي وَبِحَمْدِهِ
سُبْحَانَ رَبِّي وَبِحَمْدِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان
واقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں ہوتی صحابہ کرام
نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کیا دعا مانگا کریں؟
آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں
عافیت مانگو۔ یہ حدیث حسن ہے یحییٰ بن یمان نے
اس حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا،
”قَالُوا فَمَاذَا نَقُولُ“ الخ

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّقَائِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ
يَزِيدَ الْكُوْفِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ أَيْمَانَ نَا سَفِيَانُ عَنْ
زَيْدِ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي أَيَّاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ لَا يُؤَدَّبُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ
قَالُوا فَمَاذَا نَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سَلُوا اللَّهَ
الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
وَقَدْ زَادَ يَحْيَى بْنُ أَيْمَانَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ هَذَا
الْمُحَرَّفُ قَالُوا فَمَاذَا نَقُولُ قَالَ سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اذان واقامت
کے درمیان کی دعا رد نہیں ہوتی۔ ابواسحاق
ہمدانی نے بواسطہ بریدہ بن ابی مریم کوئی،
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ
وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو أَحْمَدَ وَأَبُو نَعِيمٍ عَنْ
سَفِيَانَ عَنْ زَيْدِ الْجُعْفِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الدُّعَاءُ لَا يُدْءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ وَهَكَذَا
رَوَى أَبُو سَحَابٍ الْهَمْدَانِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ یہ صحیح ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ أَبِي مُرَيْمٍ الْكُوفِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا وَهَذَا أَصَحُّ

باب ۵

ذکر الہی میں مستغرق لوگ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مفردون (ایکے) سب سے آگے بڑھ گئے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! مفردون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا ذکر الہی سے مستغرق لوگ۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے ان کے بوجھ اتار دیئے ہیں وہ قیامت کے دن ہلکے پھلکے آئیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَعْلَاءٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَ الْمُفْرِدُونَ قَانُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْمُفْرِدُونَ قَالَ الْمُسْتَهْفَرُونَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ بِضَعِّ الذِّكْرِ عَنْهُمْ أَثْقَالُهُمْ فَيَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِفَافًا هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ الخ کہنا میرے لئے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ مَجِيذٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی روزہ دار جب کہ افطار کرے عادل حکمران اور مظلوم کی دعا اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں سے بھی اوپر اٹھاتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت کی قسم میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو یہ حدیث حسن ہے سعدان قمی سے سعدان بن بشر مراد ہیں عیسیٰ بن یونس ابو عامر اور کئی دوسرے اکابر محدثین نے ان سے روایت کی ہے ابو مجاہد سے سعدانی مراد ہے۔ ابو مدلہ

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعْدَانَ الْقَتَبِيِّ عَنْ أَبِي مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَدْلَيْتٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِرُ حِينَ يُغْطَرُ وَالْمَا مُرُّ الْعَادِلِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الدُّبُّ وَعِزَّتِي لَا أَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعَدَ حِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَسَعْدَانُ الْقَتَبِيُّ هُوَ سَعْدَانُ بْنُ بَشِيرٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ عَيْسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو عَاصِمٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ كِبَارِ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَأَبُو مُجَاهِدٍ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ہیں ہم ان کو اسی حدیث سے پہچانتے ہیں۔ ان سے یہ روایات اس سے زیادہ طویل اور مکمل مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی اللھم النفعی یا اللہ! یا اللہ! تو نے جو علم عطا فرمایا اس سے مجھے نفع دے اور (مزید) نفع بخش علم عطا فرما میرے علم میں اضافہ فرما ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور میں حالت عذاب (کفر وغیرہ) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے جو اعمال لکھنے والوں کے علاوہ ہیں زمین میں بھرتے رہتے ہیں جب کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مقصود کی طرف آؤ چنانچہ وہ آتے ہیں اولیٰ مجلس کو بچلے آسمان تک ڈھانک لیتے ہیں اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں میرے بندو نکو کس حالت میں چھوڑ کر آئے ہو وہ عرض کرتے ہیں ہم نے تیرے بندو نکو اس حال میں چھوڑا کہ تیری حمد اور پاکیزگی بیان کرتے اور تیرا ذکر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حالت ہوتی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں (یا اللہ!) اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو (پہلے سے) کہیں زیادہ حمید، تمجید اور ذکر کریں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے؟ وہ کیا کہتے ہیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں جنت مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ استغفار فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں نہیں! ارشاد ہوتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا کیفیت ہوتی؟ عرض کرتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اسکی شدید طلب و حرص کرتے۔ حضور فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں (جہنم کی) آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں نہیں! فرماتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے جواب

هُوَ سَعْدُ الطَّائِفِ وَأَبُو مَدَاكَةٍ هُوَ مَوْلَى أَقَدِ
لِلْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ وَنَمَّا نَعْرِفُهُ هَذَا الْحَدِيثُ
وَيُرْوَى عَنْهُ هَذَا الْحَدِيثُ أَطْوَلَ مِنْ هَذَا
أَتَمَّ

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ
نُسَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
ثَابِتٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا
عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا الْحَمْدُ
لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ
النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاعِبُ مُحَمَّدِ بْنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ
فِي الْأَرْضِ فَضَّلَا عَنْ كُتَابِ النَّاسِ فَإِذَا وَجَدُوا
أَقْوَامًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ نَادَوْا هَكُنُوا إِلَى
بُعْثَتِكُمْ فَيُحْيَوْنَ قِيَمُحُونَ بِهِمْ إِلَى اسْتِمَاءِ
الدُّنْيَا فَيَقُولُ اللَّهُ عَلَى أَيْ شَيْءٍ تَرَكْتُمْ عِبَادِي
يَصْنَعُونَ فَيَقُولُونَ تَرَكْنَا هُمْ يَحْمَدُونَ وَنَدَى
وَيُحْمَدُونَكَ وَيَذْكُرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ هَلْ
رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ
لَوْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْنَا لَكُنَا أَشَدَّ
تَحْمِيدًا أَوْ أَشَدَّ تَسْبِيحًا أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا
قَالَ فَيَقُولُ وَآيَ شَيْءٍ يَطْلُبُونَ قَالَ فَيَقُولُونَ
يَطْلُبُونَ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَقُولُ فَهَلْ رَأَوْنَا قَالَ
فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنَا قَالَ
فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْنَا لَكُنَا أَشَدَّ لَهَا طَلَبًا أَوْ أَشَدَّ
عِلْمًا حَذِّصًا قَالَ فَيَقُولُ فَمِنْ أَيْ شَيْءٍ يَتَعَوَّدُونَ

قَالُوا يَتَعَوَّدُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَقُولُ وَهَلْ سَأَوْهَا
فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ نُسَآءُهَا فَيَقُولُونَ
نُسَآءُهَا لَكَأَنَّا سَأَلْنَا مِنْهَا هَدًى وَاسْتَدْنَا مِنْهَا
خَوْفًا وَاسْتَدْنَا مِنْهَا تَعَوُّدًا قَالَ فَيَقُولُ فَإِنِّي أَشْهَدُكُمْ
أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُولُونَ إِنَّا فِيهِمْ فَلَنَّا
الْخَطَاءَ لَوْ يُرِيدُهُمْ إِنَّمَا جَاءَهُمْ لِحَاجَةٍ
فَيَقُولُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى لَهُمْ جَلِيسٌ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ -

۱۵۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو خَالِدٍ
الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَزَاةِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مِنْ قَوْلٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللَّهِ فَأَرَاهَا مِنْ كُنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُولٌ
فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا مَنَجَاءَ
مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ كَشَفَ عَنْهُ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ
النَّارِ أَذْنَاهُنَّ الْفَقْرُ هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ
بِمُتَّصِلٍ مَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -

۱۵۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مَعَاوِيَةَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُلُّ
نَبِيٌّ دَعْوَةَ مُسْتَجَابَةٍ وَإِنِّي أَخْتَبَاتُ دَعْوَتِي
شَفَاعَةً لَأَمْتِي وَهِيَ نَائِلَةٌ لِأَنْشَاءِ اللَّهِ مَنْ
مَاتَ مِنْهُمْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ مَجِيحٌ -

۱۵۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مَعَاوِيَةَ
وَأَبْنُ نُبَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي

دیتے ہیں رب العالمین اگر وہ اسے دیکھ لیتے۔ اس سے زیادہ بھاگنے
بہت ڈرتے اور پناہ مانگتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
پھر اللہ تعالیٰ فرماتا فرشتو! گواہ رہو میں نے انہیں بخش دیا
وہ عرض کرتے ہیں (اے الہی!) ان میں فلاں آدمی بہت بڑا
گناہ گار ہے وہ ذکر سننے کے لئے نہیں بلکہ کسی کام
کے لئے آیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ وہ لوگ ہیں
جن کا ہمیشہ بھی محروم و بد بخت نہ ہو گا۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
ارشاد فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کثرت سے
پڑھا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانہ میں سے ہے۔
مکحول فرماتے ہیں جو شخص یہ کہے لا حول ولا قوۃ الا
باللہ ولا متجاء من اللہ الا الیہ اس سے مصیبت
کے ستر دروازوں کا رخ بدل دیا جاتا ہے جن میں ادنیٰ
فقر و فاقہ کا دروازہ ہے۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں
مکحول کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہر نبی کے لئے ایک مقبول دعا
ہوتی ہے میں نے اپنی امت کی شفاعت
کے لئے یہ دعا چھپا رکھی ہے اور انشاء اللہ
یہ ان میں سے ہر شخص کو پہنچے گی جو شکر پر نہ مرا۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بندے کے
گمان کے پاس ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس
کے ساتھ ہوتا ہوں اگر مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے

بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں اگر میری طرف ایک بالشت آتا ہے تو میری رحمت اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتی ہے اگر وہ ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میری رحمت پورا ہاتھ اس کی جانب بڑھتی ہے اگر چل کر آتا ہے تو میری رحمت نیز دوڑتے ہوئے اس کے قریب ہوتی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس حدیث کی تشریح میں اعمش سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قرب سے رحمت اور مغفرت کے ساتھ قرب مراد ہے۔ بعض علماء نے اس حدیث کی تفسیر کی ہے کہ جب بندہ اطاعت اور میرے حکم کی بجا آوری کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا ہے تو میری رحمت و مغفرت اس کی طرف تیزی سے بڑھتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو عذاب قبر سے، فتنہ دجال سے اور زندگی و موت کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

زہر سے حفاظت کا وظیفہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شام کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے "اعوذ بکلمات اللہ التامات" اللہ اسے اس رات زہر نقصان نہیں دے گا۔ سہیل فرماتے ہیں ہمارے گھر والوں نے یہ دعا سیکھی اور وہ ہر رات اسے پڑھا کرتے تھے۔ (پس ایک روز) ان میں سے ایک لڑکی کو زچھو وغیرہ نے) ڈسا تو اسے کوئی درد محسوس نہ ہوا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ مالک بن انس نے

بِي وَانَامَ حِينَ يَذْكُرُنِي فَكَانَ ذِكْرِي فِي نَفْسِهِ ذِكْرَتَهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَّرَنِي فِي مَلَأِي ذِكْرَتِي فِي مُلَاحِظٍ مِنْهُ وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شَبْرًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْسِي أَتَيْتُهُ هَرُولَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى عَنِ الْأَعْمَشِ فِي تَفْسِيرِهِ هَذَا الْحَدِيثُ مَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شَبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا يَعْنِي بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ وَهَكَذَا أَفْسَرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثَ قَالُوا لَسَامِعًا يَقُولُ إِذَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ الْعَبْدُ بِطَاعَتِي وَبِمَا أَمَرْتُ تَسَارِعُ إِلَيْهِ مَغْفِرَتِي وَرَحْمَتِي۔

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْنُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ اسْتَغْنُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اسْتَغْنُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَاسْتَغْنُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب ۳۰

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُمَسِّي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَوْ يَصْرُكُ جُمُةً تِلْكَ اللَّيْلَةُ قَالَ سَهِيلٌ فَكَانَ أَهْلُنَا تَعَلَّمُوهَا فَكَانُوا يَقُولُونَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ فَلَدَغَتْ جَارِيَةً مِنْهُمْ فَكَوَتْ جَدًّا لَهَا وَجَعًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هَذَا

اسے بواسطہ سہیل بن ابی صالح اور ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ عبید اللہ بن عمرو وغیرہ نے اسے حضرت سہیل سے روایت کیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر

نہیں کیا۔
تکلمات شکر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دعا سیکھی جسے میں کبھی نہیں چھوڑتا، اللہ جلّیٰ اعظم شکرک "اے اللہ! میں تیرا بہت بڑا شکر ادا کرتا ہوں۔ تیرے حکم کا تابع ہوں، اور وصیت کو یاد رکھتا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

قبولیت دعا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ بھی اپنے رب سے دعا مانگتا ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو اسے بعجلت دنیا میں ہی دے دی جاتی ہے یا آخرت کے لئے ذخیرہ بنا دیا جاتا ہے یا دعا کے مطابق اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں بشرطیکہ گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ ہو اور جلدی نہ کرے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! جلدی کیسے کرے گا۔ آپ نے فرمایا یہ کہنا کہ یا اللہ میں نے دعا مانگی تو نے قبول ہی نہیں فرمائی۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے یہاں تک اس کی بغل ظاہر ہو جائے تو جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے

الْحَدِيثُ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ سَهِيلٍ وَلَوْ يَذْكُرُونَ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -

باب ۵

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَاوَكِيْعٌ نَا أَبُو فُضَالَةَ الْفَرَجِيُّ بْنُ فُضَالَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُبَرِّقِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ دُعَاءُ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَدْعُهُ إِلَّا اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ أَكْثَرَ شُكْرَكَ وَأَكْثَرَ ذِكْرَكَ وَاتَّبِعْ نَصِيحَتَكَ وَاحْفَظْ شُكْرَكَ وَصِيَّتَكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

باب ۵

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو مَعَاوِيَةَ نَا اللَّيْثُ هُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ زَيْدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو اللَّهَ بِدُعَاءٍ إِلَّا أُسْتَجِيبَ لَهُ فَإِمَّا أَنْ يَجْعَلَ لَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِمَّا أَنْ يَدْخُلَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ وَإِمَّا أَنْ يَكْفُرَ عَنْهُ مِنْ ذُنُوبِهِ بِقَدَرِ مَا دَعَا مَا كُتِبَ لَهُ بِإِثْرِهِ أَوْ قَطِيعَةٍ رَجَحَ أَوْ يَسْتَعْجِلَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ يَسْتَعْجِلُ قَالَ يَقُولُ دَعَوْتُ رَبِّي فَمَا اسْتَجَابَ لِي هَذَا أَحَدٌ حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ -

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى نَا يَعْلَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَدْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدَأَ بِطَلَبِهِ

يَسْأَلُ اللَّهُ مَسْأَلَةً إِلَّا تَاهَا إِيَّاكَ مَا لَمْ يَجْعَلْ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ عَجَلْتَهُ قَالَ يَقُولُ قَدْ
سَأَلْتُ وَسَأَلْتُ فَأَمْرُ أُعْطِيَ شَيْئًا وَرَوَى هَذَا
الْحَدِيثَ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ مَوْلَى أَبِي
أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَتْ جَابِلٌ أَحَدُكُمْ مَا لَمْ يَجْعَلْ
يَقُولُ دَعْوَتٌ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِيْ-

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو دَاوُدَ
نَا صَدَاقَةُ ابْنِ مُوسَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ
سَمَائِرِ بْنِ زُهَيْرٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
حَسَنَ الظَّنِّ بِاللَّهِ مِنْ حَسَنِ عِبَادَةِ اللَّهِ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ-

باب ۵

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَمْرُو بْنُ
عَوْنٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيَنْظُرَنَّ أَحَدُكُمْ مَا الَّذِي يَتَمَنَّى فَرَاتَهُ
لَا يَدْرِي مَا يَكْتُبُ كَذَا مِنْ أَمْنِيَّتِهِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ-

باب ۵

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا جَابِرُ
بْنِ نُوَيْمٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فَيَقُولُ اللَّهُمَّ مَتِّعْنِي
بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي
وَاصْنُرْنِي عَلَى مَنْ يَظْلِمُنِي وَخُذْ مِنْهُ بِثَارِي
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا
الْوَجْهِ-

وہ عطا فرماتا ہے جب تک کہ جلدی نہ کرے۔ صحابہ کرام
نے عرض کیا یا رسول اللہ! جلدی سے کیا مراد ہے؟
آپ نے فرمایا یوں کہ میں نے مانگا میں نے مانگا
اور کچھ نہ دیا گیا۔ زہری سے یہ حدیث ابو اسطر ابو عبید
مولی ابن ازہر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی کہ نبی کریم نے فرمایا تمہاری دعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ
جلدی نہ کرو یعنی اس طرح نہ کہو کہ میں دعا مانگی قبول نہ ہوئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان
حسن عبادت سے ہے۔ یہ حدیث اس
طریق سے غریب ہے۔

ابھی آرزو

حضرت عمر بن ابی سلمہ اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تم میں سے ایک کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کیا آرزو کرتا ہے
کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی آرزوں میں
سے اس کے لئے کیا لکھ لیا جاتا ہے۔ یہ
حدیث حسن ہے۔

اعضا سے حصول تفع کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا
کرتے تھے اللہم متعنی الخ یا اللہ! مجھے میرے
کالوں اور آنکھوں سے تفع دے اور انہیں
میرا وارث بنا (صحیح سلامت رکھ) جو شخص مجھ پر ظلم
کرے مقابلہ میں میری مدد فرما اور اس سے
میرا بدلہ لے۔ یہ حدیث اس طریق سے
حسن غریب ہے۔

باب ۵۰

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ
الْأَشْعَثِ السَّجْدِيُّ ثَنَا قُطُنُ الْبَصْرِيُّ ثَنَا
جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ
أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتَّى يَسْأَلَ
شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا نَقَطَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ جَعْفَرِ
بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَدْرِكُوا فِيهِ عَنْ أَنَسٍ -

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا جَعْفَرُ
بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبَنَانِيِّ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسْأَلُ
أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ حَتَّى يَسْأَلَ الْبِلْعَ وَحَتَّى
يَسْأَلَ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا نَقَطَ وَهَذَا أَصَحُّ
مِنْ حَدِيثِ قُطُنٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ -

ابواب المناقب

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ أَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ
نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَصْعَبٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي عَمْرٍَا
عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْنَعِمِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ أَصْطَفَى مِنْ وَلَدِ
إِبْرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلَ وَأَصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ
بَنِي كِنَانَةَ وَأَصْطَفَى مِنْ بَنِي كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَ

اللہ تعالیٰ سے مانگنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے
ہر ایک کو تمام حاجات اپنے رب سے مانگنی چاہئیں
یہاں تک کہ جوئی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اس
سے مانگے یہ حدیث غریب ہے۔ متعدد افراد
نے اسے بواسطہ جعفر بن سلیمان اور ثابت
بنانی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت
کیا۔

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے
ہر ایک کو اللہ تعالیٰ ہی سے اپنے ضروریات مانگنی
چاہئیں۔ یہاں تک کہ نمک اور جوئے کا تسمہ گر ٹوٹ
جائے۔ تو وہ بھی اسی سے مانگے۔ قطن کی روایت
سے یہ اصح ہے۔

ابواب المناقب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے فضائل

حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی کریم رؤف ورحیم علیہ التجیۃ والتسلیم
نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام
کی اولاد سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو منتخب
فرمایا۔ اولاد اسماعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو،
بنی کنانہ سے قریش کو، قریش سے بنی ہاشم کو، اور

اسے مراد یہ ہے کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے لیکن اسکی عطا کے حصول کے لئے دنیوی اسباب و وسائل کا استعمال شرعی حکم ہے ان سے صرف نظر ناممکن ہے ۱۳ متر

بنی ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قریش نے ایک مجلس میں اپنے حسب و نسب کا ذکر ہوئے آپ کی مثال کھجور کے اس درخت سے دی جو کسی ٹیلہ پر ہو۔ اس پر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان کی بہترین جماعت میں رکھا۔ اور دونوں فریقوں کو بہتر بنایا۔ پھر تمام قبائل کو پسندیدہ بنایا اور مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا۔ پھر اس نے گھرانے منتخب فرمائے تو مجھے ان میں سے بہتر گھرانے میں رکھا۔ پس میں ان میں سے بہترین فرد اور بہترین خاندان والا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عبد اللہ بن حارث سے ابن نوفل مراد ہیں۔

حضرت مطلب بن وداعہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے گویا کہ انہوں نے کوئی بات سنی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا میں کون ہوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آپ پر سلام ہو۔ آپ نے فرمایا میں محمد بن عبد اللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان میں سے بہترین رکھا۔ پھر ان کے دو گروہ بنائے تو مجھے اچھے گروہ میں رکھا۔ پھر قبائل بنائے تو مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا۔ پھر ان کے خاندان بنائے تو مجھے ان میں سے اچھے خاندان میں رکھا۔ اور سب سے اچھی شخصیت بنایا۔

أَصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَأَصْطَفَا فِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ صَحِيحٌ۔

۱۵۴۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سَمْعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ النَّعْبَاسِ بْنِ عَبْدِ الْمَطْلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قُرَيْشًا جَلَسُوا فَتَذَاكَرُوا أَحْسَابَهُمْ بَيْنَهُمْ فَجَعَلُوا مِثْلَكَ مِثْلَ نَخْلَةٍ فِي كِبْوَةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ فِرْقَتِهِمْ وَخَيْرِ الْقَرِيقَيْنِ ثُمَّ خَيْرَ الْقَبَائِلِ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ الْقَبِيلَةِ ثُمَّ خَيْرَ الْبُيُوتِ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ بُيُوتِهِمْ فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ هُوَ ابْنُ نَوْفَلٍ۔

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمَطْلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ جَاءَ النَّعْبَاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ مَنْ أَنَا فَقَالُوا أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمَطْلِبِ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِ فِرْقَتِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَفْسًا هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ وَقَدْ رَوَى عَنْ سُفْيَانَ

یہ حدیث حسن ہے۔ سفیان ثوری سے بھی
حدیث اسماعیل بن ابی خالد رضی اللہ عنہ کی
مثل منقول ہے۔

الثَّوْرِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ نَحْوَ حَدِيثِ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ -

حضرت داؤد بن اسفیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل
(علیہ السلام) سے کنانہ کو، کنانہ سے قریش
کو، قریش سے ہاشم کو اور ہاشم سے مجھے
منتخب فرمایا۔ یہ حدیث حسن غریب
صحیح ہے۔

۱۵۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا
سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّامِغِيَّ نَا الْوَلِيدُ
بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْأَدْرَاغِيَّ نَا شَدَّادُ أَبُو عَمَّارٍ شَيْ
وَإِثْلَهُ بِنُ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى كَنَانَةَ مِنْ
وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كَنَانَةَ وَ
اصْطَفَى هَاشِمًا مِنْ قُرَيْشٍ وَاصْطَفَى فِي مِنْ بَنِي
هَاشِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔
یا رسول اللہ! آپ کے لئے نبوت کب
واجب ہوئی؟ آپ نے فرمایا اس وقت
جب کہ حضرت آدم علیہ السلام روح اولہ
جسم کے درمیان تھے۔ یہ حدیث حسن
صحیح حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے ہم اسے صرف
اسی طریق سے جانتے ہیں۔

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ ابْنُ شُبَّاعٍ
بْنِ الْوَلِيدِ ابْنُ خَدَّادٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ
عَنِ الْأَدْرَاغِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى وَجِبَتْ لَكَ النَّبُوءَةُ قَالَ
وَأَدْمُ بَيْنَ الدُّوْحِ وَالْجَسَدِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ
لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ -

باب ۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے قیامت کے دن سب سے پہلے
میں ہی اٹھنے والا ہوں۔ جب لوگ وفد میں کر
جائیں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا وہ
نا امید ہوں گے تو میں ہی ان کو خوشخبری سناتے
والا ہوں گا اس دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور
میں اپنے رب کے ہاں اولاد آدم میں سب سے زیادہ مکرم ہوں گا
اور اس پر مجھے فخر نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ
ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ كَيْثٍ عَنِ الرَّبِيعِ
بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أَوَّلُ النَّاسِ
خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا وَإِنَّا خِطِيبُهُمْ إِذَا وَقَدُوا وَ
إِنَّا مَبْشَرُهُمْ إِذَا يَشُورُوا وَتَوَاءلُوا الْحَسَدُ يَوْمَئِذٍ
بَيْنِي وَإِنَّا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رِجْلِي وَلَا أَخْذَرُ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے
پہلے مجھ پر زین شوق ہوگی۔ اور مجھے جنت کے جوڑوں
میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر میں عرش کی
دائیں جانب کھڑا ہوں گا۔ اس مقام پر مخلوقات
میں سے میرے سوا کوئی نہیں کھڑا ہوگا۔ یہ
حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

طلب وسیلہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
سے میرے لئے وسیلہ مانگو صحابہ کرام نے عرض کیا
یا رسول اللہ! وسیلہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جنت
کا اعلیٰ درجہ جسے صرف ایک شخص پائے گا۔
مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔ یہ حدیث غریب
ہے کعب معروف نہیں ہیں۔ ان سے لیث بن
ابی سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کسی نے
روایت نہیں کی۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
انبیاء کرام میں میری مثال ایسے ہے جیسے کسی
آدمی نے گھر بنایا اور اسے نہایت خوبصورت مکمل
اور اچھا بنایا البتہ ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔
لوگ اس عمارت کے ارد گرد چکر لگانے
اور اسے دیکھ کر متعجب ہونے لگے اور کہنے
لگے۔ کاش اس ایک اینٹ کی جگہ بھی پوری
ہو جاتی۔ انبیاء کرام میں میں ہی وہ اینٹ
کی جگہ ہوں۔ اسی سند سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے مروی ہے۔ قیامت کے دن انبیاء کا

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ نَاعِبًا سَلَّمَ
بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ
عَمْرِو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا
أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى الْحُلَّةَ مِنْ
حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ
أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُومُ ذِيكَ الْمَقَامَ غَيْرِي
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ۔

باب

۱۵۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَبُو عَاصِمٍ
نَاسِئَانُ وَهُوَ الثَّوْرِيُّ عَنْ كَيْثٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي
سُلَيْمٍ قَالَ ثَنَى كَعْبٌ ثَنَى أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللَّهَ
لِيَ الْوَسِيلَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْوَسِيلَةُ
قَالَ أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَبَالُغُهَا إِلَّا رَجُلٌ
وَاحِدٌ أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ وَكَعْبٌ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا
رَوَى عَنْهُ غَيْرُ كَيْثٍ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ۔

۱۵۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَبُو عَاصِمٍ
الْعَقَدِيُّ نَازِهُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطَّفِيلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَثَلِي فِي النَّبِيِّينَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا
فَاحْسَنَهَا وَأَكْمَلَهَا وَأَجْمَلَهَا وَتَرَكَ مِنْهَا مَوْضِعَ
لَبَنَةٍ فَبَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِالْبِنَاءِ وَيُحِبُّونَ
مِنْهُ وَيَقُولُونَ لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ بَيْتِكَ الْبَيْتَةِ
وَأَنَا فِي النَّبِيِّينَ مَوْضِعَ قِدْكَ الْبَيْتَةِ وَهَذَا
الْإِسْنَادُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ

امام خطیب اور شفیع ہوں گا اور اس پر (مجھے) فخر نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں، قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور کوئی فخر نہیں میرے ہاتھ میں تعریف کا جھنڈا ہوگا اور کوئی فخر نہیں۔ آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ تمام انبیاء اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ مجھ پر ہی سب سے پہلے زمین شق ہوگی اور کوئی فخر نہیں۔ اس حدیث میں واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا جب مؤذن سے اذان سنو تو وہی کلمات تم بھی کہو پھر مجھ پر درود شریف بھیجو۔ اس لئے کہ جو شخص مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔ پھر میرے لئے وسیلہ مانگو بیشک وہ جنت کا ایک درجہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کے لئے ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔ اور جو آدمی میرے لئے وسیلہ مانگے اس کے لئے میری شفاعت ضروری ہوگئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ یہ عبدالرحمن بن جابر قرظی مصری ہیں اور عبداللہ بن جابر نفیر شامی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے چند صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں آپ تشریف لائے جب قریب پہنچے تو انہیں کچھ گفتگو کرتے ہوئے سنا (اپنے سنا کہ) ان میں سے بعض نے کہا تعجب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے

وَخَطِيبُهُمْ وَمَصَاحِبُ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَسَفِيَانُ عَنْ ابْنِ جَدْعَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ دُلْدِ أَدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فُخْرَ بِيَدِي يَوْمَ الْحَمْدِ وَلَا فُخْرَ دَمًا مِنْ بَنِي يَوْمَئِذٍ أَدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ يَوَائِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فُخْرَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْبَرِيُّ نَا حَيُّوَةَ أَنَا كَعْبُ بْنُ عُلْقَمَةَ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جَبْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مِنْ صَلَّيَ عَلَى صَلَاةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا ثُمَّ سَلُّوا إِلَى الْوَسِيلَةِ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَارْجُوا أَنِ أَكُونَ أَنَا هُوَ وَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ مُحَمَّدُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَبْرِ هَذَا قَدْ شِئْتُ وَهُوَ مِصْرِي وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَبْرِ بْنُ نَفِيرٍ شَامِي۔

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ النَّعْبِيَّ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجُبَيْدِ نَا نَاعِمَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُونَهُ قَالَ لَخَذَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَكَّرُونَ فَسَمِعَ حَدِيثَهُمْ

فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَجَبًا إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيلًا اتَّخَذَ أَبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَقَالَ آخِرُ مَا ذَا يَا عَجَبٌ مِنْ كَلَامِ مُوسَى كَلِمَةً تَكْلِيمًا وَقَالَ آخِرُ مَا ذَا فَعَيْسَى كَلِمَةً اللَّهُ وَرُوحَهُ وَقَالَ آخِرُ مَا ذَا صُطَفَاهُ اللَّهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَكَّرَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبُكُمْ أَنَّ أَبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَمُوسَى نَبِيُّ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَعَيْسَى رُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذَلِكَ وَآدَمُ صُطَفَاهُ اللَّهُ وَهُوَ كَذَلِكَ الْآدَمُ أَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَلَا تَخْزُوا أَنَا حَامِلُ يَوْمِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا تَخْزُوا أَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشْفِعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا تَخْزُوا أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ جِلْقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللَّهُ لِي فِيهِ خَلِيلَهَا وَمَعِيَ فَقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا تَخْزُوا أَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَلَا تَخْزُوا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمٍ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ تَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ سَلَوُ بْنُ قَتَيْبَةَ قَالَ شَيْءٌ أَبُو مَوْدُودٍ الْمَدَنِيُّ نَاعُثْمَانُ بْنُ الصَّحَّاحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ صَفَةُ مُحَمَّدٍ وَعَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ فَإِنَّ مَعَهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو مَوْدُودٍ قَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ هَكَذَا قَالَ عُثْمَانُ بْنُ الصَّحَّاحِ وَالْمَعْرُوفُ الصَّحَّاحُ بْنُ عُثْمَانَ الْمَدَائِنِيُّ.

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصَّوَوِيُّ الْبَصْرِيُّ نَاجِعُ بْنُ سَلَمَانَ الصَّبْعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاِذْنِ دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونے زیادہ تعجب خیز تو نہیں۔ ایک نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور روح ہیں کسی نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چن لیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے سلام کیا اور فرمایا میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا تعجب کرنا سنا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں بلاشبہ وہی ایسے ہی ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی اللہ ہیں بیشک وہ اسی طرح ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمہ اللہ ہیں واقعی وہ اسی طرح ہیں آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا وہ بھی یقیناً ایسے ہی ہیں بنو اہل اللہ کا حبیب ہوں اور کوئی فخر نہیں۔ میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں وہ کوئی فخر نہیں قیامت کے دن سب سے پہلا شفیع بھی میں ہی ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائیگی اور کوئی فخر نہیں سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی میں ہوں اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے کھولے گا اور مجھے داخل کرے گا میرے ساتھ فقیر و غریب مومن ہونگے اور کوئی فخر نہیں اولین و آخرین میں سب سے زیادہ مکرم ہوں لیکن کوئی فخر نہیں۔ یہ حدیث غریبہ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ تو رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف مذکور رہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے سامنے مدفون ہوں گے۔ راوی فرماتے ہیں ابو مودود کہتے ہیں روئے مبارکہ میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حضرت عثمان بن صفحاک نے یوں ہی کہا اور وہ حضرت عثمان بن صفحاک مدنی مشہور ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مدینہ طیبہ کی ہر چیز روشن ہو گئی اور جس دن آپ کا وصال ہوا اس

دن مدینہ طیبہ کی ہر چیز تاریک ہو گئی ہم نے
ابھی اپنے ہاتھ بھی نہ جھاڑے تھے اور ابھی
تدفین میں مصروف تھے کہ ہم نے اپنے دلوں
کو اجنبی پایا ۔

الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الَّذِي
مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَقَضْنَا
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيْدِي
وَأَتَا الْغِيَّ دَفْنِهِ حَتَّى أَنْكَرَتَا قُلُوبَنَا هَذَا
حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ ۔

باب ما جاء في ميلاد النبي صلى الله عليه وسلم

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ
نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ
إِسْحَاقَ يَحْدِثُ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ قَيْسٍ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ وَلِدْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيلِ قَالَ وَسَالَ عُثْمَانُ بْنُ
عَفَّانٍ قُبَاثَ بْنَ أَشْيَمٍ أَخَا بَنِي يَعْزَرَ بْنِ
لَيْثٍ أَنْتَ أَكْبَرُ أَمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَكْبَرُ مِنِّي وَأَنَا أَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيلَادِ قَالَ وَ
رَأَيْتُ خَدَّكَ الطَّيْرَ أَخْضَرَ مُجِيدًا هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ
بْنِ إِسْحَاقَ ۔

باب ما جاء في بدء نبوة النبي صلى الله عليه وسلم

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو
الْعَبَّاسِ الْأَعْرَجِيُّ الْأَعْدَاوِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ غَزْوَانَ نَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ
بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ أَبُو
طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُدَيْشٍ فَلَمَّا اسْتَرْفَوْا عَلَى
الرَّاهِبِ هَبَطَ فَخَوَّاهُ سَاحًا لَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ

ولادت باسعادت

مطلب بواسطہ والد اپنے دادا قیس بن مخزوم
سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ، میں
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل
میں پیدا ہوئے ۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ
عنه نے بنی یعمر بن لبث کے بھائی قباث بن اشیم
سے پوچھا تمہاری عمر زیادہ ہے یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی ؟ انہوں نے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بڑے ہیں اور
میری ولادت پہلے ہے اور میں نے (ابرہہ
کے) ہاتھی کی لید سبز رنگ میں بدلی ہوئی دیکھی
ہے ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ، ہم اسے
صرف محمد بن اسحاق رضی اللہ عنہ کی روایت
سے پہچانتے ہیں ۔

آغاز نبوت

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
ابو طالب رسول قریش کے چچا شام کی طرف چلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی
آپ کے ساتھ تھے جب راہب کے پاس پہنچے تو ابو طالب نے لوگوں سے
بھی اپنے کجاوے کھول دیئے راہب انکی طرف نکلا حالانکہ اس سے پہلے
وہ اسکے پاس سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ انکے پاس نہیں آتا تھا اور نہ
ہی انکی طرف متوجہ ہوتا ۔ حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں لوگ ابھی کجاوے
کھول ہی رہے تھے کہ وہ انکے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ

الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ يَمْدُونَهُ فَلَا
يُخْرِجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُلْتَفَتُ قَالَ فَهَمُّ يَحْكُونُ
رَجَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتَّى جَاءَ
فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ هَذَا رَسُولُ رَبِّ
الْعَالَمِينَ يَبْعَثُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَقَالَ
لَهُ أَشْيَاخُ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عَلَيْكَ فَقَالَ إِنَّمَا حِينَ
أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقْبَةِ كُنْتُمْ حَجْدٌ وَلَا شَجَرٌ
إِلَّا أَخَذَ سَاجِدًا أَوْ لَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِيَتَّبِعِي وَإِنِّي أَعْرِفُهُ
بِحَاشِيَةِ النَّبِيِّ اسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفٍ كَتِفِهِ
مِثْلَ التَّقَاحُثِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا
فَلَمَّا أَفَاهُمْ بِهِ فَكَانَ هُوَ فِي رَعِيَّةِ الْأَبِلِ
فَقَالَ ارْشُدُوا إِلَيْهِ فَأُتِيَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ تُظِلُّهُ
فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوهُ
إِلَى فِي الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فِي الشَّجَرَةِ
عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوا إِلَيَّ فِي الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ
قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يَتَنَبَّهُ هُمْ
أَنْ لَا يَذُ هُبُورًا إِلَى الدُّومِ فَإِنَّ الدُّومَ رَأَوْهُ
عَرَفُوهُ بِالصِّفَةِ فَيَقْتُلُونَ فَالْتَفَتَ فَإِذَا
بِسَبْعَةٍ قَدْ أَقْبَلُوا مِنَ الدُّومِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ
فَقَالَ مَا جَاءَ بِكُمْ قَالُوا جِئْنَا أَنْ هَذَا النَّبِيُّ
خَارِجٌ فِي هَذَا الشَّهْرِ فَكُنَّا بِبَيْتِ طَرِيقٍ إِلَّا بَعَثَ
إِلَيْهِ بِنَاسٍ وَنَا قَدْ أَخْبَرْنَا خَبْرَكَ بُعِثْنَا
إِلَى طَرِيقِكَ هَذَا فَقَالَ هَلْ خَلَفَكُمْ أَحَدٌ
هُوَ خَيْرٌ مِنْكُمْ قَالُوا إِنَّمَا أَخْبَرْنَا خَبْرَكَ
بِطَرِيقِكَ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ أَمْرًا أَرَادَ اللَّهُ
أَنْ يَقْضِيَهُ هَلْ يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ
رَدَّه قَالُوا لَا قَالَ فَبَايَعُوهُ وَأَقَامُوا مَعَهُ قَالَ
أَسْتَدْكُمُ بِاللَّهِ أَتِيكُمْ وَلِيَّتْكُمْ قَالُوا أَبُو طَالِبٍ

۲ حضرت علیؑ کے قریب پہنچا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہا یہ
تمام جہانوں کا سردار اور رب العالمین کا رسول ہے اس نے انہیں
تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے روسائے قریش نے اس سے
پوچھا نہیں کس نے بتایا یہ اس نے کہا جب تم لوگ عقبہ سے چلے تو کوئی
پتھر اور درخت سجدہ کے بغیر نہ رہا۔ اور وہ صرف نبی کو سجدہ کرتے ہیں
بیزیں انکو مہربوت سے بھی پہچانتا ہوں جو انکے کاندھے کی ہڈی کے
نیچے سبب کی مثل ہے پھر وہ واپس چلا گیا اور اس نے ان لوگوں
کے لئے کھانا تیار کیا۔ جب وہ کھانا لے کر آیا تو آپ اور انہوں
کو حیران رہے تھے۔ راہب نے کہا ان کو بلاؤ آپ تشریف لائے تو
سراوڑ پر بادل سایہ نکلن تھا۔ قوم کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ تمام
لوگ درخت کے سایہ میں پہنچ چکے ہیں لیکن جب آپ تشریف فرما
ہوئے تو سایہ آپ کی طرف جھک گیا۔ راہب نے کہا درخت کے
سائے کو دیکھو وہ آپ پر جھک گیا ہے راوی فرماتے ہیں راہب انکے
پاس کھڑا انہیں قسمیں دے رہا تھا کہ انہیں روم کی طرف نہ جاؤ
کیونکہ رومیوں نے انہیں دیکھ لیا تو انکی صفات کے ساتھ پہچان
لیں گے اور قتل کر دیں گے۔ اچانک اس نے مڑ کر دیکھا تو سات
آدمی روم کی طرف سے آ رہے تھے۔ راہب نے ان کا استقبال
کیا اور پوچھا کیسے آئے ہو انہوں نے کہا ہمیں معلوم ہوا ہے
کہ یہ نبی اس پہیے میں باہر (گھر سے باہر) نکلنے والے ہیں اس
لئے ہر راستے پر کچھ لوگ بٹھائے گئے ہیں اور ہمیں انکی خبر ملی تو
ہمیں اس راستے کی طرف بھیجا گیا۔ راہب نے پوچھا کیا تمہارے
پیچھے تم سے کوئی بہتر آدمی بھی ہے۔ انہوں نے کہا ہمیں آپ کے
اس راستے کی خبر دی گئی ہے اس نے کہا بتاؤ تو سہی اگر اللہ تعالیٰ
کسی کام کا ارادہ فرمائے تو اسے کوئی روک سکتا ہے۔ انہوں نے
کہا نہیں۔ چنانچہ انہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور
آپ کے ساتھ مقیم رہے۔ پھر راہب نے کہا میں تمہیں قسم دیکر
پوچھتا ہوں کیا سر بیعت کون ہے؟ انہوں نے کہا ابو طالب۔ چنانچہ
وہ ابو طالب کو مسلسل قسم دیتا رہا یہاں تک کہ ابو طالب نے آپ کو
واپس کر دیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہمراہ حضرت

بالا رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور راہب نے آپ کو زاد راہ کے طور پر روٹیاں اور زیتون دیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بعثت نبوی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نزول قرآن کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک چالیس برس تھی۔ اس کے بعد آپ مکہ مکرمہ میں تیرہ سال اور مدینہ طیبہ میں دس سال رہے تریسٹھ (۶۳) سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک پینسٹھ (۶۵) سال کی عمر مبارک میں ہوا۔ محمد بن بشار نے ہم سے یونہی بیان کیا۔ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان سے اسی طرح روایت کیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت دراز تھے اور نہ ہی آپ کا قد بہت پست تھا رنگ مبارک نہ بالکل سفید تھا اور نہ بالکل گندم گوں، بال مبارک نہ بالکل گھٹکھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا اس کے بعد آپ دس سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال مدینہ طیبہ میں رہے ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔ اس وقت آپ کے سر النور اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی

فَلَوْ يَدُلُّ يَنَاشِدُهُ حَتَّى رَدَّهٗ أَبُو طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الدَّاهِبَ مِنْ الْكَعْكِ وَالذَّيْبِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوُجْهِ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبْنُ كَثْرٍ كَانَ حِينَ بُعِثَ

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُنْذِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَتَوَفَّى وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً هَكَذَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَرَوَى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ مِثْلَ ذَلِكَ .

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كُنَّا نَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّطْرِيلِ النَّبَّانِ وَلَا بِالنَّقْصِيرِ وَلَا بِالنَّبِضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِكَادِمٍ وَكَيْسٍ بِالنَّجْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبَطِ بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى سِتِّينَ سَنَةً وَكَيْسٍ فِي سِتِّينَ سَنَةٍ وَلِحَدِيثِهِ عَشْرُونَ

سفید نہ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۱۲

علامات نبوت اور آپ کی خصوصیات

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ مکرمہ میں ایک پتھر ہے جو مجھے بعثت کی راتوں میں سلام کیا کرتا تھا میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک پیالے میں صبح سے شام تک کھایا کرتے تھے دس آدمی (کھاکہ) اٹھتے اور دس بیٹھ جاتے۔ ابو العلاء کہتے ہیں ہم نے پوچھا وہ کھانا کیسے بڑھ جاتا تھا؟ حضرت سمرہ نے فرمایا تمہیں کس بات سے تعجب ہے ادھر سے بڑھتا تھا (یہ کہہ کر) انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو العلاء کا نام یزید بن عبد اللہ بن شحیر ہے۔

پتھروں و درختوں کا آپ کو سلام کرتا

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ ہم بعض اطراف کی چلے تو جو پہاڑ اور پتھر آپ کے سامنے آتا... السلام علیک یا رسول اللہ کہتا یہ حدیث حسن غریب ہے۔ متعدد لوگوں نے اسے ولید بن ثور سے روایت کیا۔ فروہ بن ابی المغیراء بھی ان ہی راویوں میں

شَعْرَةً بَبْضَاءَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔
بَابُ مَا جَاءَ فِي آيَاتِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدْ
خَصَّهُ اللَّهُ بِهِ

۱۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَحُمُودُ بْنُ غِبْلَانَ قَالَا نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا سُلَيْمَانَ بْنَ مُعَاذٍ الصَّبَّيُّ عَنْ سَمَاءِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِمَكَّةَ حَجْرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِيَ بُعِثْتُ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سُرَّةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوُلُ مِنْ قِصْعَةٍ مِنْ عُدَاوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ يَقُومُ عَشْرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشْرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ آتَى شَيْءٌ تَعَجَّبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ إِلَّا مِنْ هَهُنَا وَآشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الْعَلَاءِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ الشَّخِيرِ۔

باب

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَحْقُوبَ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو يَزِيدَ ابْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنِ السَّيِّدِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاجِيزِهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ثَوْرٍ وَقَالُوا

سے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ مِنْهُمْ فَرَوَهُ أَبُو الْمَخْرَاءِ۔

باب ۱۵۶

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَاعِمَرُ بْنُ يُونُسَ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمْرِو عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ إِلَى يَزِيدِ بْنِ جَنْدَعٍ وَاتَّخَذُوا الْكُفْرَ مِنْبَرًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ فَحَنَّ الْجَزَعُ حَيْنَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّهُ فَسَكَتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي وَجَّاهٍ وَابْنِ عُمَرَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَمْرٍ سَكَنَتْ حَدِيثُ أَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ نَا شَرِيكَ عَنْ سَمَاعٍ عَنْ أَبِي ظَلَيْمَاتٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَ أَغْرِفُ إِنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ إِنْ دَعَوْتُ هَذَا لَأُؤَدِّقَ مِنْ هَذِهِ الْخَلَّةِ تَشْهَدُ أَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ الْخَلَّةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أُرَاجِعُ فَعَادَ فَاسْأَلُوا الْأَعْرَابِيَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مَحِيحٌ۔

باب ۱۵۶

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ نَا عُدْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ نَا عَلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ نَا زَيْدُ بْنُ أَخْطَبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کھجور کے تنے کا رونا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک تنے کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ پھر صحابہ کرام نے آپ کے لئے منبر بنوایا جب آپ نے اس پر تشریف فرما کر خطبہ دیا، تو وہ تنہ اس طرح رونے لگا جس طرح اونٹنی اپنے بچے کے پیچھے روتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے اور اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ اس باب میں حضرت ابی، جابر، ابن عمر، سہیل بن سعد، ابن عباس اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا مجھے کیسے معلوم ہو کہ آپ نبی ہیں؟ آپ نے فرمایا اگر میں کھجور کے اس درخت کے اس گچھے کو بلاؤں تو وہ گواہی دیگا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، پھر آپ نے اسے بلایا تو وہ درخت سے اترنے لگا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگرا پھر آپ نے فرمایا واپس ہو جاوے واپس ہو گیا اور اس اعرابی نے اسلام قبول کیا

دست مبارک کی برکت

حضرت ابو زید الخطیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے چہرے پر پھیرا اور میرے لئے دعا فرمائی، عز رہ

راوی کہتے ہیں ابو زید ایک سو بیس سال زندہ رہے اور ان کے سر میں صرف چند بال سفید تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو زید کا نام عمرو بن الخطب ہے۔

کھانے میں برکت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے (اپنی زوجہ) ام سلیم سے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کمزور آواز سنی تھی اس میں بھوک کا اثر معلوم ہوتا ہے کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ ام سلیم نے عرض کیا ہاں، چنانچہ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنا دوپٹہ لیا اور اس کی ایک طرف وہ روٹیاں لپیٹ کر میری بغل کے نیچے پھپھایا اور دوسرا حصہ مجھے اور اٹھا دیا۔ پھر مجھے آنحضرت کی خدمت میں بھیج دیا۔ حضرت انس فرماتے ہیں میں اسے لئے ہوئے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دیکھا آپ اس وقت مسجد میں تشریف فرما ہیں اور آپ کے ہمراہ صحابہ کرام بھی ہیں فرماتے ہیں میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا کھانا دے کر؟ میں نے عرض کیا جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہم مجلسوں سے فرمایا اٹھو حضرت انس فرماتے ہیں وہ چل پڑے اور میں بھی ان کے آگے آگے چلنے لگا یہاں تک کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آکر اطلاع دی۔ حضرت ابو طلحہ نے فرمایا ام سلیم! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے ہمراہ تشریف لارہے ہیں اور ہمارے پاس تو ان کے کھانے کے لئے کچھ نہیں۔ ام سلیم نے فرمایا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں۔ حضرت ابو طلحہ باہر آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی پھر حضور آگے بڑھے ابو طلحہ بھی ساتھ تھے یہاں تک کہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ عَلَى وَجْهِهِ وَدَعَا لِي قَالَ عَزْرَةُ إِنَّهُ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِينَ سَنَةً وَكَيْسٌ فِي رَأْسِهِ إِلَّا شُعَيْرَاتٍ بَيْضٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو زَيْدٍ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ الْخُطَبِ۔

باب ۱۵۶

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَاعِمٌ قَالَ عَرَضْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مَالِكَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سَلِيمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ مَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا عَرَفْتُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجْتُ أَقْرَأَهَا مِنْ شَعِيرَتِهِ أَخْرَجْتُ خَمَارًا لَهَا فَلَقَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ فِي بَيْدِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأَلَّى فَذُكِرَتْ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ قَالَ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ يَطْعَامٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قَوْمُوا قَالَ فَاذْطَلِقُوا فَاذْطَلَفْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمِّ سَلِيمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَكَيْسٌ عِنْدَنَا مَا نَطْعُمُهُمْ قَالَتْ أُمِّ سَلِيمٍ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَاذْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ طَلْحَةَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمَّ يَا أُمِّ سَلِيمٍ مَا عِنْدَكَ

فَاتَتْهُ بِذَلِكَ الْخَبْرَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَعَتْ وَعَصَرَتْ أَمْسَيْنِوْ بِعَكَّتَا لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ أُنْذَنْ بِعَشْرَةٍ فَإِنْ لَهَرُوا كُلُّوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ أُنْذَنْ بِعَشْرَةٍ فَإِنْ لَهَرُوا كُلُّوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ أُنْذَنْ بِعَشْرَةٍ فَإِنْ لَهَرُوا كُلُّوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا فَكُلُوا لِقَوْمِكُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبِعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُجْتَمِعٌ

باب ۵۲

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَاعَمَنُ نَامَايَا بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَوةُ الْخَصْرِ وَانْتَمَسَ النَّاسُ الْوُضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوا فِي مَا سَأَلُوا اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوُضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤْا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُثُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّأَ مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ مُجْتَمِعٌ

باب ۵۳

۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَابُؤُسُ بْنُ مَكِّيْرُنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الدَّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ

نَے فرمایا اُم سلیم! انہارے پاس جو کچھ ہے لاؤ۔ اُم سلیم وہی روٹیاں لائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان کو توڑا گیا اور اُم سلیم نے گھی کا گپا بچھڑ کر اسے ترکیبا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چاہا اس پر پڑھا اور اذان بعد از شاد فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ انہیں بلایا گیا پس انہوں نے خوب سیر ہو کر کھایا اور باہر چلے گئے پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ وہ بلائے گئے انہوں نے سیر ہو کر کھایا اور باہر نکلے پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ انہیں بلایا گیا انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا اور باہر چلے گئے اس طرح تمام افراد نے شکم سیر ہو کر کھایا اور یہ ستر یا اسی آدمی تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

پانی میں برکت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز عصر کا وقت ہو چکا تھا لوگوں نے وضو کے لئے پانی تلاش کیا لیکن نہ پایا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وضو کے لئے پانی لایا گیا آپ نے دست مبارک اس برتن میں رکھا اور لوگوں کو اس سے وضو کرنے کا حکم دیا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا آپ کے مبارک انگلیوں کے نیچے سے پانی کا فوارہ جاری تھا۔ لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین، ابن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث انس صحیح ہے۔

آغاز نبوت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت اور آپ کے وسیلہ جلیلہ سے لوگوں پر رحمت کا

لے کھانے پر کلام الہی کا پڑھنا باعث برکت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے آج بھی ملت اسلامیہ اس طریقہ حسنہ کو اپنائے ہوئے ہے ۱۲ (مترجم)

ارادہ فرمایا تو اس کی ابتدا یوں ہوئی کہ آپ کا ہر خواب روز بروز روشن کی طرح واضح اور سچا ہوتا۔ جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ اس حالت پر رہے اور آپ کے لئے خلوت محبوب کر دی گئی چنانچہ آپ کو کوئی چیز تنہائی سے زیادہ پسند نہ تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

معجزات کی برکت

حضرت علقمہ سے روایت ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم لوگ معجزات کو عذاب سمجھتے ہو ہم عہد رسالت میں انہیں باعث برکت سمجھا کرتے تھے۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کھانا کھا رہے ہوتے تو کھانے سے تسبیح کی آواز سنتے تھے (ایک مرتبہ) آپ کے پاس پانی کا ایک برتن لایا گیا آپ نے اس میں دست مبارک رکھا تو آپ کی انگلیوں سے پانی پھوٹ پھوٹ کر نکلنے لگا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کے مبارک پانی اور آسمانی برکت کی طرف آؤ یہاں تک کہ ہم سب نے وضو کر لیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

کیفیت نزول وحی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ پر وحی کیسے اترتی تھی؟ آپ نے فرمایا کبھی تو گھٹہ بجھنے کی آواز کی طرح آتی اور یہ مجھ پر سب سے زیادہ سخت ہوتی تھی کبھی فرشتہ انسانی شکل میں میرے پاس آتا وہ مجھ سے گفتگو کرتا وہ جو کچھ کہتا میں یاد رکھتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پر نہایت

أَوَّلُ مَا ابْتَدَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النُّبُوَّةِ حِينَ ارَادَ اللَّهُ كَرَامَتَهُ وَرَحْمَةً الْعِبَادِ بِهِ أَنْ لَا يَرَى شَيْئًا إِلَّا جَاءَتْ كَفْلَقِ النَّصْبِ فَمَكَثَ عَلَى ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَمُكِّثَ وَحُبِّبَ إِلَيْهِ الْخُلُوةَ فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَخْلُوَ هَذَا أَحَدٌ بِحَسَنٍ مِجْمَعٍ غَرِيبٍ۔

باب ۵۲۲

۱۵۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الذُّبَيْرِيُّ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُكُمْ تَعْتَدُونَ الْآيَاتِ عَذَابًا وَرَأَيْتُمْ كُنَّا نَعْتَدُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَتًا لَقَدْ كُنَّا نَأْكُلُ الطَّعَامَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ قَالَ وَاقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّا نَرَى فَوْضَعَ يَدَهُ فِيهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَّ عَلَى التَّوَضُّؤِ الْمُبَارَكِ وَابْتَدَأَ مِنَ السَّمَاءِ حَتَّى تَوَضَّأْنَا كُلُّنَا هَذَا أَحَدٌ بِحَسَنٍ مِجْمَعٍ۔

باب ۵۲۳ مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَ يَنْزِلُ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ هُوَ ابْنُ عَيْسَى نَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِنْ دَاخِلِ الْمَجْدِسِ وَهُوَ شَدِيدٌ عَلَيَّ وَأَحْيَانًا يَتِمَثَّلُ لِي الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ
الْوَحْيُ فِي أَيَّامِ الشَّيْبِ الْبَرِّ فَيَقْضُو عَنْهُ
وَارَ جَبِيَّتَهُ لِيَتَفَقَّدَ عَرَفًا هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ
صَحِيحِهِ

باب ۵۲۵ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِبْلَانَ وَكَيْخَرُ بْنُ
سُفْيَانَ عَنْ أَبِي رَسْحَانَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ
مَنْ ذِي لَيْلَةٍ فِي حُلَّةٍ حُمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا شَعَرَ بِضَرْبِ
مَنْكَبَيْهِ بَعِيدًا مَا بَيْنَ السَّنَكَبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيرِ
وَلَا بِالطَّوِيلِ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ صَحِيحِهِ

باب ۵۲۵

۱۵۷۰- حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا حَبِيبُ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا زُهَيْرُ عَنْ أَبِي رَسْحَانَ قَالَ
سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ أَكَانَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا مِثْلَ
الْقَمَرِ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ صَحِيحِهِ

باب ۵۲۶

۱۵۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبُو نَجِيمٍ
نَا الْمُسْعُودِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ هُرْمَزٍ عَنْ
نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَنِّي قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ
شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ صَخْرُ الْكَرَادِيْسِ
طَوِيلُ الْمُسْرَبَةِ إِذَا مَشَا تَكَفُّوا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ
مِنْ صَبَبٍ لَوْ أَرَقَبْتَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ صَحِيحِهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنِ الْمُسْعُودِيِّ هَذَا
الْإِسْنَادُ نَحْوَهُ

ٹھنڈے دلوں میں وحی ہوتی اور جب ختم ہوتی تو
آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ بہہ رہا ہوتا۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حلیہ مبارکہ

حضرت برادر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں
میں نے سرخ لباس میں لمبے بالوں والے کسی شخص کو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا، آپ کے
بال مبارک کندھوں پر پڑے ہوتے دولوں شانوں
کے درمیان کافی فاصلہ تھا آپ نہ بہت پست قد تھے
اور نہ ہی زیادہ دراز قد۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

چاند جیسا چہرہ

حضرت ابواسحاق سے روایت ہے ایک شخص نے
حضرت برادر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا چہرہ نور تلوار کی طرح تھا؟ آپ نے فرمایا
نہیں بلکہ چاند کی مثل تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے

بے مثل رسول

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کویم
صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے قد والے تھے اور نہ ہی
پست قد کے تھے ہتھیلیاں اور قدم پر گوشت تھے۔
سر مبارک بڑا، ہڈیوں کے جوڑ بڑے تھے سینے اور نات
کے درمیان بالوں کی لمبی سی لیکر تھی۔ آپ چلتے تو آگے
کی طرف جھکاؤ ہوتا گویا کہ بلندی سے اتر رہے ہوں
میں نے آپ سے پہلے اور بعد آپ جیسا کوئی
نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان
بن وکیع نے ابواسطہ والد مسعودی سے اسی سند
کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

باب ۵۲

۱۵۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ
 بْنُ أَبِي حِلْمَةَ مِنْ قَصْرِ الْأَحْزَفِ وَأَحْصَدُ بْنُ
 عَبْدِ الصَّيِّ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا نَا عِيسَى بْنُ
 يُونُسَ نَاعِمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى غَفَرَةَ شَيْ
 إِبْدَاهِيحُ بْنُ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
 قَالَ كَانَ عَلِيٌّ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بِالنَّطْوِيلِ الْمَمْقُطِ وَلَا بِالنَّصِيرِ
 الْمُرْدِدِ وَكَانَ رُبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ وَكَرِيحُكُمْ
 بِالْجَعْدِ الْقَطُطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا سَرِجًا
 وَلَوْ يَكُنُّ بِالْمَطْهَرِ وَلَا بِالْمَكْلُوثِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ
 تَذْوِيرًا بَيْضُ مُشَرَّبٍ أَدْعِمُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ
 الْأَشْفَا جَلِيلُ الْمَشَاشِ وَالْكُتْدُ أَجْرِدُ وَمُسَابَّةُ
 شَتْنُ الْكَفَيْنِ وَالْقَدَامَيْنِ إِذَا مَشَى تَقَلَّمَ كَأَنَّمَا
 يَمْشِي فِي مَسْبَبٍ وَإِذَا التَفَتَ التَفَتَ مَعَابِينِ
 كَتِفَيْهِ خَاتِمُ النَّبَوَّةِ وَهُوَ خَاتِمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدُ
 النَّاسِ صَدْرًا وَآمِدًا النَّاسِ بِهَجَةٍ وَأَلْيَنَهُمْ
 عَرِيكَةً وَكَرْمُهُمْ عَشِيرَةً مَنْ سَأَلَهُ بِدِيرَةٍ
 هَابَةٍ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعَتُهُ
 لَمْ أَرَقَبْلَهُ وَلَا بَعْدَكَ مِثْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ
 قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ سَمِعْتُ الْأَصَمِّيَّ يَقُولُ فِي تَفْسِيرِ
 صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَمْقُطُ
 الَّذِي هَبَّ طَرْلًا قَالَ وَسَمِعْتُ أَعْدَاءَ بِيَا يَقُولُ
 فِي كَلَامِهِ تَبْخَطُهُ فِي نُسَابَتِهِ أَيْ مَدَّهَا مَدًّا
 شَدِيدًا وَأَمَّا الْمُرْدِدُ فَالَّذِي إِذَا خَلَّ بَعْضُهُ فِي
 بَعْضٍ قَمَرًا وَأَمَّا الْقَطُطُ فَالشَّيْءُ إِذَا لُجِجَ
 وَاتْرَجُلُ الَّذِي فِي شَعْرِهِ حُجُونَةٌ أَيْ يَنْجِيئُ
 قَلِيلًا وَأَمَّا الْمُطَهَّرُ فَالْبَادِنُ الْكَثِيرُ اللَّحْمِ

حضرت ابراہیم بن محمد جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی
 اولاد سے ہیں فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے ہوئے فرماتے۔ آپ
 نہ تو بہت لمبے قد کے تھے اور نہ ہی بہت پست تھے
 بلکہ درمیانہ قد تھا۔ آپ کے بال مبارک نہ تو بالکل
 گھنگھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے بلکہ کچھ
 گھنگھریالے تھے۔ چہرہ مبارک نہ تو بالکل پر گوشت تھا
 اور نہ ہی مکمل طور پر گول تھا بلکہ کچھ گولائی تھی رنگ
 سرخی مائل سفید تھا۔ آنکھیں سیاہ، پلکیں دراز،
 جوڑوں کی ہڈیاں موٹی تھیں، مونڈھوں کے سرے
 اور درمیان کی جگہ بھی پر گوشت تھی۔ بدن مبارک
 پر معمول سے زیادہ بال نہ تھے سینہ مبارک سے
 ناف تک بالوں کی لکیر تھی۔ ہتھیلیاں اور دونوں
 پاؤں پر گوشت تھے چلتے وقت قوت کے ساتھ چلتے
 گویا کہ ڈھلوان جگہ میں چل رہے ہوں کسی طرف
 متوجہ ہوتے تو نظر بھر کر توجہ فرماتے دونوں کندھوں
 کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ خاتم النبیین تھے۔
 سب سے زیادہ سخی دل اور سب سے زیادہ سچ
 بولنے والے تھے۔ سب سے زیادہ نرم طبیعت۔
 اور سب سے زیادہ شریف گھرانے والے تھے۔
 آپ کو اچانک دیکھنے والا مرعوب ہو جاتا۔ اور
 آپ کے ساتھ معاشرت رکھنے والا مالوس ہو کر فدا
 ہو جاتا کرتا۔ آپ کا وصف بیان کرنے والا کہتا ہے
 میں نے آپ سے پہلے اور آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔
 اس حدیث کی سند متصل نہیں ابو جعفر کہتے ہیں میں
 نے اصمعی سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
 صفت کے بارے میں کہتے تھے "مخط" کے معنی دراز قد
 کے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے ایک اعرابی سے سنا

وَأَمَّا الْمَكْلُومُ الْمَدَاوِرُ أَوَّجَهُ وَأَمَّا الْمَشْرَبُ
فَهُوَ الَّذِي فِي بَيَاضِهِ حَمْرَةٌ وَالْأَدْعَجُ الشَّدِيدُ
سَوَادُ الْعَيْنِ وَالْأَهْدَبُ الطَّوِيلُ الْأَشْفَارُ
وَالْكَتَدُ مُجْتَمِعُ الْكَتِفَيْنِ وَهُوَ الْكَاهِلُ وَ
الْمُسْرَبَةُ هُوَ الشَّعْرُ الدَّقِيقُ الَّذِي كَانَتْ
قَضِيبَتُهُ مِنَ الصَّدْرِ إِلَى السَّرَّةِ وَالشَّثْنُ
الْغَلِظُ الْأَصَابِعُ مِنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَامَيْنِ
وَالْتَقْلَعُ أَنْ يَمْشِيَ بِقُوَّةٍ وَالصَّبَبُ الْحُدُورُ
تَقُولُ أَنْحَدَرْنَا مِنْ صُبُوبٍ وَصَبَبٍ وَقَوْلُهُ
جَلِيلُ الْمَشَاشِ يُرِيدُ رُؤُسَ الْمَنَاقِبِ وَ
الْعَشْرَةُ الصَّبِيَّةُ وَالْعَشِيرَةُ الصَّاحِبُ وَالْبِدْبَعَةُ
الْمُفَاجَاةُ يَقُولُ بَدَأْتُ بِأَمْرٍ أَيْ جَاءَتْ

باب ۵۲۸

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَاحِيْدُ
بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هَذَا
وَلَكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيْنَهُ فَضْلٌ يَحْفَظُهُ
مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ
إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَقَدْ سَأَوَاهُ يُونُسُ بْنُ
زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

باب ۵۲۹

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَاحِيْدُ بْنُ
سَلَمَةَ عَنْ نَتِيبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنْثَرِ عَنْ
ثَمَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِيَتَعَقَلَ
عَنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّا نَعْرِفُهُ
مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنْثَرِ.

اپنی گفتگو میں کہہ رہا تھا تم غلط نشا بنو، اس نے بہت لمبا
کھینچا، متردّد“ اسے کہتے ہیں جس کے پست قد کی وجہ سے
اس کے جسم کے اعضاء ایک دوسرے میں گھسے ہوئے ہوں۔
قطط بہت گھٹکھریالے بال رُحل“ ہلکے گھٹکھریالے بالوں
والا مطمّم بھاری بدن کثیر گوشت والا مکلم“ گول بھرے
والا مشرب“ سرخی مائل گورے رنگ والا الادعج“ نہایت
سیاہ آنکھوں والا الابدب“ لمبی پلکوں والا کتد“ مضبوط
کندھوں والا اور اسے کاہل بھی کہتے ہیں، المسربة“
سینے سے ناف تک بالوں کی باریک لکیر الشثن“ ہاتھوں
اور پاؤں کی پر گوشت انگلیوں والا التقلع“ مضبوطی سے
چلنا الصبب“ پستی میں ترنا جیسے اُخذنا من صوب وصبب“ جلیل
المشاش“ کاندھوں کے سرے مضبوط العشرة“ صحبت و مجلس العشرة“
ساختی ہم مجلس البدبیتہ“ اچانک۔

کلام رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تنہاری طرح جلدی جلدی
گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ آپ نہایت واضح اور
تفصیلی گفتگو فرماتے۔ پاس بیٹھنے والا اسے یاد کر لیتا۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف نہ ہری کی
روایت سے پہچانتے ہیں۔ یونس بن یزید نے
بھی اسے نہ ہری سے روایت کیا ہے۔

انداز بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک
بات تین بار دہراتے تاکہ آپ سے اچھی طرح
سمجھی جاسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔
ہم اسے حضرت عبد اللہ بن منثری کی روایت سے
پہچانتے ہیں۔

باب ۳۵

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي لَهْيَةَ عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ الْغُبَرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ
ابْنِ جُذَعٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جُذَعٍ مِثْلُ هَذَا ۱۵۷۶۔

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ خَالِدٍ
الْمُخَلَّلُ نَائِبِي بَنِي إِسْحَاقَ نَائِبِي بَنِي سَعْدٍ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْحَارِثِ بْنِ جُذَعٍ قَالَ مَا كَانَ خَلْفَكَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا تَبَسَّمَ هَذَا
حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُ مِنْ حَدِيثِ
بَنِي سَعْدٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ ۱۵۷۷۔

باب ۳۶ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ النَّبُوَّةِ

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ خَاتَمِ بْنِ
إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْجُعْدِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ
سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى
خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجَعَ فَسَمِعَ يَدَايَ
وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وُضُوئِهِ
فَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ
كَتِفَيْهِ فَإِذَا هُوَ مِثْلُ زُرٍّ أُنْحَجَلَةٍ وَفِي الْبَابِ
عَنْ سَلْمَانَ وَقَرَّةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَذَنِيِّ وَجَابِرِ بْنِ
سَمُرَةَ وَأَبِي رَمْثَةَ وَبُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ
بْنِ سَرْمَسٍ وَعَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ وَأَبِي سَعِيدٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ ۱۵۷۸۔

۱۵۷۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الطَّائِفِيُّ
نَا يُؤُوبَ بْنَ جَابِرٍ عَنْ سَمَاءَ بْنِ حَذَبٍ عَنْ جَابِرِ

عَادَتِ تَبَسُّمُ

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزد رضی اللہ
عنه سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکراتے والا
کوئی نہیں دیکھا۔ یہ حدیث غریب ہے
یزید بن ابی حبیب سے بھی اس کی مثل
مذکور ہے۔

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنه
سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کا ہنسنا صرف تبسم ہوتا تھا۔ یہ
حدیث صحیح غریب ہے۔ لیث بن سعد کی
کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق
سے پہچانتے ہیں۔

مہر نبوت

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے
ہیں میری خالہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لیکر گئیں۔
عرض کیا یا رسول اللہ! میرا بھائی بھائی چنا تجھ آپ نے
میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا فرمائی پھر وضو
کیا تو میں نے آپ کے وضو کا سچا ہوا پانی پیا۔ پھر میں آپ
کی پشت مبارک کے پیچھے کھڑا ہوا اور دونوں
کاندھوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا تو وہ چھپر کھٹ
کی گھنڈی کی طرح تھی۔ اس باب میں حضرت سلمان
قرہ بن ایاس مزنی، جابر بن سمرہ، ابو رُمثہ، بریدہ اسلمی،
عبداللہ بن سرجن، عمرو بن الخطاب اور ابو سعید
رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث
حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ خَاتِمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ الْكَذِبُ بَيْنَ كَتْفَيْهِ غُدَّةً حَمْدًا مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ مَنِجِّمٍ -

باب ۵۳۲

۱۵۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِجِّمٍ نَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَنَا الْحَجَّاجُ هُوَ ابْنُ أَرْطَاةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِي سَاقِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا وَكَانَتْ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكُلُّ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْلٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ مَنِجِّمٍ غَرِيبٌ -

باب ۵۳۳

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِجِّمٍ نَا أَبُو قَطِينٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيلُ الْفَقْرِ أَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ مِنْهُوْشُ الْعَقِبِ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ مَنِجِّمٍ -

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيلُ الْفَقْرِ أَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ مِنْهُوْشُ الْعَقِبِ فَتَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لِسِمَاكِ مَا ضَلِيلُ الْفَقْرِ قَالَ وَاسِعُ الْفَقْرِ قُلْتُ مَا أَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ قَالَ طَوِيلُ شِقِّ الْعَيْنِ قُلْتُ مَا مِنْهُوْشُ الْعَقِبِ فَتَالَ قَلِيلُ اللَّحْمِ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ مَنِجِّمٍ -

باب ۵۳۴

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي كَثِيْعَةَ

دو نون کندھوں کے درمیان مہر تہمت کہو تری کے انڈے کی طرح گوشت کی سرخ گھٹی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سرملین آنکھیں

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں مبارک پتلی تھیں، ہنسی صرف مسکراہٹ ہوتی تھی اور جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو کہتا آپ کی آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا ہے حالانکہ ایسی بات نہ تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

کشادہ رو

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذہن مبارک کشادہ آنکھوں کے کنارے لمبے اور ایڑیوں میں گوشت کم تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ رو تھے آنکھوں کے کنارے لمبے اور ایڑیوں میں گوشت کم تھا۔ شعبہ فرماتے ہیں میں نے سماک سے پوچھا ضلیع الفم کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا کشادہ ذہن میں نے پوچھا اشکل العینین سے کیا مراد ہے؟ فرمایا آنکھوں کے کنارے لمبے میں نے پوچھا منہووش العقب کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا کم گوشت والا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حسن بے مثال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الشَّمْسُ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ تَمَامُ الْأَرْضِ مَنْ تَطَوَّى كَمَا إِنَّا لَنُجْهِدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرَبٍ هَذَا أَحَدٌ غَرِيبٌ.

باب ۳۵

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِلٍ عَنْ أَبِي الذَّبْيَرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسَى ضَرْبُ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ فَإِذَا أَقْرَبُ النَّاسِ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةَ بْنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا حَتَّى جِئْتُ نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرِيلَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا وَحِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَحْكَمٌ غَرِيبٌ.

باب ۳۶ مَا جَاءَ فِي سِتِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبْنُ كَرَّكَانَ حِينَ مَاتَ.

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالْدَّوْقِيُّ قَالُوا نَا سَمْعِيلُ بْنُ عُثَيْبَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ قَالَ ثَنَى عَمَّارُ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ.

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ نَا عَمَّارُ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ نَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَفَّى وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ هَذَا أَحَدٌ

ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین کوئی چیز نہیں دیکھی گویا کہ چہرہ النور میں سورج چلتا تھا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تیز چلنے والا بھی کوئی نہیں دیکھا گویا کہ آپ کے لئے زمین لپیٹ دی جاتی تھی ہم رچلتے وقت اپنے رب کی مشقت میں ڈالتے تھے اور آپ بلا تکلف چلتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء کرام میرے سامنے پیش کئے گئے تو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہلکا پھلکا قبیلہ شنورہ کے مردوں جیسا پایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو میں نے ان سے زیادہ مشابہ حضرت عروہ بن مسعود کو پایا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو انہیں تمہارے ساتھی (یعنی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کے زیادہ مشابہ پایا حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا تو حضرت وحیہ رضی اللہ عنہ کو ان سے زیادہ مشابہ دیکھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

عمر شریف

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ پینسٹھ سال کی عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال پینسٹھ (۶۵) سال کی عمر میں ہوا۔ یہ حدیث حسن الاسناد صحیح ہے۔

حَسَنُ الْإِسْنَادِ مَجِيحٌ

باب ۵۳

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَادَوْحُ
بْنُ عُبَادَةَ نَاذِرُ بْنُ إِسْحَاقَ نَاعْمَرُ بْنُ
دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ يَوْمًا
إِلَيْهِ وَتُرُفِي وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَفِي الْبَابِ
عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَّ ابْنَ مَالِكٍ وَدَغْفَلَ بْنِ
حَنْظَلَةَ وَلَا يُجِزُّ لِدَغْفَلَ سَمَاعٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ

باب ۵۴

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ نَا سُبْحَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَامِرِ بْنِ
سَعْدٍ عَنْ جَرِيدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ
أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ يَخْطُبُ يَقُولُ مَا تَرَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ
سِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَ
سِتِّينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجِيحٌ

باب ۵۵

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْخُبَرِيُّ وَالْحُسَيْنُ
بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ
ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرْتُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ
الزَّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ الْحُسَيْنُ
بْنُ مَهْدِيٍّ فِي حَدِيثِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزَّهْرِيِّ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ أَخِي الزَّهْرِيِّ
عَنِ الزَّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ هَذَا

ایک اور باب -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعثت کے بعد تیرہ سال مکہ مکرمہ
میں رہے اور تریسٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا
اس باب میں حضرت عائشہ، انس بن مالک اور دغفل
بن حنظلہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول
ہیں۔ دغفل بن حنظلہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے سماع نہیں، حضرت ابن عباس، عمرو
بن دینار رضی اللہ عنہم کی روایت سے حسن
غریب ہے۔

عنوان بالا کا ایک اور باب -

جریج سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ
بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو خطبہ میں فرماتے
ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
تریسٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور
حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ
عنہما کا وصال بھی تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا۔
اور میں بھی تریسٹھ سال کا ہوں۔ یہ حدیث حسن

ایک اور باب -

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے تریسٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت زہری کے
بھتیجے نے بواسطہ زہری اور عروہ حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کی مثل
روایت کیا ہے۔

مناقب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کا نام عبداللہ بن عثمان اور لقب عتیق ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہر خلیل کی دوستی سے آزاد ہوں اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل (دوست) بناتا تو ابو قحافہ کے بیٹے کو بناتا اور تمہارا ساتھی تو اللہ کا دوست ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار، ہم میں سب سے بہتر اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سب سے زیادہ محبوب تھے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس صحابی سے سب سے زیادہ محبت تھی؟ ام المومنین نے فرمایا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے۔ فرماتے ہیں میں نے کہا پھر کس سے؟ فرمایا حضرت عمرؓ سے میں نے کہا اگلے بعد کون زیادہ محبوب تھا؟ ام المومنین نے فرمایا عبد بن جراحؓ پوچھا کون؟ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعلیٰ درجات والوں کو سچے درجے والے ایسے دیکھیں گے جیسے تم افق میں طلوع ہونے والے ستاروں کو دیکھتے ہو۔

مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَأَسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ وَلَقَبُهُ عَتِيقٌ -
۱۵۸۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَاعِبُهُ الدَّرَاقِ
قَالَ التَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خَلَّتْ وَلَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِيلًا
لَا تَخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا وَإِنْ صَاحِبُكُمْ
لَخَلِيلُ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ
وَأَبْنِ الزُّبَيْرِ -

۱۵۹۰ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ
نَاسِمِعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَكْلَبٍ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا
أَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا
حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ -

۱۵۹۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ
نَاسِمِعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْمُجْدِرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَيْ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحَبَّ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ
ثُمَّ مَنْ قَالَتْ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثَمْرُ أَبُو
عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ
فَسَكَتَتْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

۱۵۹۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْبَبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قُضَيْلٍ
عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ وَالْأَعْمَشِ وَعَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَهْبَانَ وَابْنِ أَبِي لَيْلَى وَكَثِيرُ النَّوَّاسِ كُلُّهُمْ عَنْ
عَاطِيَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْأَعْلَى

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہم بھی ان ہی میں سے ہیں اور نہایت اچھے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ عطیہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

باب ۵۴

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي الشَّوَّازِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الْمَعْلَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ إِنَّ رَجُلًا خَيْرَ رَجُلٍ بَيْنَ أَنْ يَعْيشَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَعْيشَ وَيَأْكُلَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ وَيَبْنِي لِقَاءَ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ قَالَ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْبُونَ مِنْ هَذَا الشَّيْءِ إِذْ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا خَيْرَ رَجُلٍ بَيْنَ أَنْ يَعْيشَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَعْيشَ وَيَأْكُلَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ وَيَبْنِي لِقَاءَ رَبِّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلْ نَفَّذَ يَدَكَ يَا أَبَا بَتٍّ وَأَمْوَالِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ النَّاسِ أَحَدٍ آمَنَ إِلَيْنَا فِي مَحَبَّتِهِ وَذَاتِ يَدِهِ مِنْ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا وَلَكِنْ دُورَ خَاءِ إِيْمَانٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَإِنَّ مَا جَعَلَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِإِسْنَادٍ غَيْرِ هَذَا أَوْ مَعْنَى قَوْلِهِ آمَنَ إِلَيْنَا يَعْنِي آمَنَ عَلَيْنَا۔

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللَّهِ

حضرت ابن ابی معلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم نے ایک دن عطیہ دیا تو فرمایا اللہ تم نے ایک شخص کو اختیار دیا کہ جنگ چاہے نیاس رہ کر جو چاہے کھائے یا اپنے رکے پاس جائے۔ تو اسے رب جاننے کو پسند کیا۔ (پھر انہوں نے حضرت ابو بکر صدیق سے صحابہ کرام نے) ایک دوسرے سے کہا تمہیں اس شیخ پر تعجب نہیں ہوتا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نیک آدمی کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا میں رہنے یا اپنے رب سے ملاقات کرنے کا اختیار دیا تو اس نے رب کی ملاقات کو ترجیح دی۔ راوی فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ چنانچہ انہوں نے عرض کیا (یا رسول اللہ!) ہمارے ماں باپ اور مال آپ پر قدامتوں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پر جان و مال کے ذریعہ ابو قحافہ کے بیٹے سے زیادہ کسی نے احسان نہیں کیا اگر میں کسی کو اپنا خلیل بنانا تو انہیں قحافہ کو بنانا لیکن مجھے ان سے محبت اور اخوت ایسا ہی ہے۔ آپ نے یہ بات دو یا تین مرتبہ فرمائی اور تمہارا ساتھ تھی تو اللہ تعالیٰ کا خلیل ہے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے دوسری سند کے ساتھ بواسطہ ابو عوانہ عبدالملک بن عمیر سے بھی مروی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

منبر پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا ہے کہ یا تو اسے دنیا کی آرائش سے جو چاہے لے یا جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ حاصل کرے۔ تو اس بیکہ نے اسے پسند کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے (پسند کرنا) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ راوی فرماتے ہیں ہمیں تعجب ہوا تو لوگوں نے ایک دوسرے سے کہا اس شیخ کی طرف دیکھو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو کسی بندے کے متعلق فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا کی آرائش یا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، اس میں سے ایک کے حصول کا اختیار دیا اور یہ فرما رہے ہیں ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ لیکن درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی اختیار دیا گیا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بات کو ہم سے زیادہ جانتے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے صحبت و مال کے لحاظ سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بنانا لیکن ان کے اور میرے (میان) اسلامی بھائی چارہ ہے۔ اور مسجد کی طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی

بْنِ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ النِّسِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمَذْبَرِ فَقَالَ إِنَّ عَبْدًا اخْتَارَهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهِ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَيَبْنِ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَدَيْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَابَنَا وَأُمَّهَاتِنَا قَالَ فَعَجَبْنَا فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ خَيْرَ اللَّهِ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهِ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَيَبْنِ مَا عِنْدَهُ اللَّهُ وَهُوَ يَقُولُ فَدَيْنَاكَ يَا بَابَنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخْتَارُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمُنَا بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ عَلَى فِئِ حُبِّيهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ أَخُوهُ الْإِسْلَامُ لَا تَبْقَيْنِي فِي الْمَسْجِدِ خَوْفًا إِلَّا خَوْفَ أَبِي بَكْرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ۵۴

۱۵۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكُوفِيُّ نَا مَحْبُوبُ بْنُ مُحَرَّرٍ الْقَوَارِيرِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ الْأَوْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِي أَحَدٌ عِنْدَنَا يَدُ الْإِثْمِ كَأَفِيئَةٍ مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ لِي عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِيهِ اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَا نَفَعَنِي هَالِكٌ أَحَدٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالٌ أَبِي بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا إِلَّا وَرَأَيْتُ مَا جَبَلَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

حضرت ابوبکر برہ رضى اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے ابوبکر کے سوا سب کے احسان کا بدلہ دے دیا۔ ان کے احسان کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دے گا کسی کے مال نے مجھے اتنا نفع نہیں دیا جتنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے دیا۔ اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو حضرت ابوبکر کو بنانا سنا! تمہارا ساتھی (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم) تو خدا کا خلیل ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد والوں (یعنی) حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی پیروی کرو اس باب میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن ہے۔ سفیان ثوری نے اسے بواسطہ عبد الملک بن عمیر، موثق ربیع، ربیع اور حذیفہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہم سے احمد بن منیع اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، عبد الملک بن عمیر سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ سفیان بن عیینہ اس حدیث میں تدریس کرتے ہیں۔ بعض اوقات زائدہ کا واسطہ کا ذکر کرتے ہیں اور بعض اوقات نہیں۔ ابراہیم بن سعد نے یہ حدیث بواسطہ سفیان ثوری، عبد الملک بن عمیر، حلال موثق ربیع، ربیع اور حذیفہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

یہ حدیث بواسطہ ربیع حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا میں (اپنے آپ) نہیں جانتا کہ کتنی مدت تمہارے درمیان رہوں گا میرے بعد والوں کی پیروی کرنا یہ فرما کر، آپ نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ فرمایا،

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اتنے میں حضرت ابوبکر و عمر رضی

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَاسُفِيَانُ بْنُ عَمِيْنَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعٍ هُوَ ابْنُ حَرَّاشٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي أَيْ بِكَرٍ وَعُمَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى سَفِيَانُ الثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلَى لِرَبِيعٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حَذِيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَاسُفِيَانُ بْنُ عَمِيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ نَحْوَهُ وَكَانَ سَفِيَانُ بْنُ عَمِيْنَةَ يُدَلِّسُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَرَبَّمَا ذَكَرَهُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ وَرَبَّمَا لَمْ يَذْكُرْ فَبِهِ عَنْ زَائِدَةَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَفِيَانِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ هَلَالٍ مَوْلَى رَبِيعٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حَذِيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ أَيْضًا عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حَذِيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۹۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَوْحِيُّ نَاوَكِيْعٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ الْعَزَّازِ الْمَرَّادِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرَمٍ عَنْ رَبِيعٍ بْنِ حَرَّاشٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَدْرِي مَا بَقَايُ فِيكُمْ فَاقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ.

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَقَّبِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

اللہ عنہما آگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولین و آخرین میں سے جتنے جنتی ہیں، ان میں سے انبیاء و مرسلین کے علاوہ تمام ادھیڑ عمر والوں کے یہ دونوں سردار ہیں۔ اے علی! ان دونوں کو نہ بتانا، یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ ولید بن موقری، حدیث میں ضعیف ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے۔ اس باب میں حضرت انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے علاوہ اولین و آخرین میں سے تمام بوڑھے جنتیوں کے سردار ہیں۔ اے علی! ان دونوں کو نہ بتانا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما انبیاء و مرسلین کے علاوہ اولین و آخرین میں سے تمام بوڑھے جنتیوں کے سردار ہیں۔ اے علی! ان دونوں کو نہ بتانا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں اس بات کا لوگوں میں سے سب سے زیادہ حقدار نہیں ہوں؟ کیا میں سب سے پہلے اسلام لانے والا نہیں؟ کیا میں ایسا نہیں؟ کیا میں ایسا نہیں؟ بعض راویوں نے اسے بواسطہ شعبہ اور جریری، ابونضرہ سے روایت کیا یہ اصح ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا ابْنُ سَيِّدَا كَهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا التَّيَّيْنِ وَالْمُسْلِمِينَ يَا عَلِيُّ لَا تُخْبِرُهُمَا هَذَا حَدِيثُ غَرِيبٍ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَقَّرِيُّ يُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ وَفَدَّ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَلِيٍّ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَرَزَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَكِّرُ وَعُمَرُ هَذَا ابْنُ سَيِّدَا كَهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا التَّيَّيْنِ وَالْمُسْلِمِينَ لَا تُخْبِرُهُمَا يَا عَلِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ نَاسِطُ بْنُ عَيْنَةَ قَالَ ذَكَرَ دَاوُدُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كَهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ مَا خَلَا التَّيَّيْنِ وَالْمُسْلِمِينَ لَا تُخْبِرُهُمَا يَا عَلِيُّ.

باب ۵۳۲

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ نَاعِقَةُ بْنُ خَالِدٍ نَاشِئَةُ عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَلَسْتُ أَحَقُّ النَّاسِ بِهَا أَلَسْتُ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا هَذَا حَدِيثٌ قَدَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَهَذَا أَصَحُّ

محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمن بن مہدی، شعبہ اور جریری اور ابو نصرہ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی ذکر کیا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِدُ الرَّحْمَنِ
بُنْ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ
قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَذَكَرْنَا حَوْهَ بِمَعْنَاهُ وَلَعَمْ يَذْكُرُ
رَفِيْدًا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَهَذَا أَصَحُّ.

باب ۵۳۳

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین و انصار صحابہ کرام کے مجلس میں تشریف لائے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان میں ہوتے لیکن ان دو حضرات کے علاوہ کوئی بھی آنکھ اٹھا کر نہ دیکھتا حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما، حضور کی طرف اور حضور ان کی طرف دیکھتے اور مسکراتے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حکم بن عطیہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض محدثین نے حکم بن عطیہ کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو ذَاوَدَنَا
الْحَكَمُ بْنُ عَظِيْمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرِجُ عَلَى أَصْحَابِهِ
مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوسٌ وَفِيهِمْ
أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَا يُدْفَعُ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ بَصَرَةً
إِلَّا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ إِلَيْهِ وَ
يَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَيَتَبَشَّمانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَشَّمُ إِلَيْهِمَا
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ
الْحَكَمِ بْنِ عَظِيْمَةَ وَقَدْ تَكَلَّمُ بَعْضُهُمْ فِي الْحَكَمِ
بْنِ عَظِيْمَةَ.

باب ۵۳۴

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ اقدس سے مسجد میں تشریف لائے حضرت ابو بکر و عمر آپ کے دائیں بائیں تھے اور آپ نے ان دونوں کے ہاتھ پکڑ رکھے تھے حضور نے فرمایا ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے سعید بن مسلمہ، محدثین کے نزدیک قوی نہیں یہ حدیث بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُ مُجَالِدٍ
بْنِ سَعِيدٍ ثنا سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ
بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَدَخَلَ
الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ
وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ اخِذٌ بِأَيْدِيهِمَا وَقَالَ
هَكَذَا أُنَبِّئُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
وَسَعِيدُ بْنُ مُسْلِمَةَ لَيْسَ عَنْدهُمْ بِالْقَوِي وَقَدْ
رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ
الْبَغْدَادِيُّ نَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ
أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ ثَنَى كَثِيرًا أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَمِيعِ بْنِ عُمَرَ النَّخَعِيِّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ
عنہما سے روایت ہے رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم میرے
حوض اور غار کے ساتھی ہو یہ حدیث حسن
غریب صحیح ہے۔

باب ۵۳۵

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا بَأْسَ بِكَ أَنْتَ صَاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ وَصَاحِبِي
فِي الْغَارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

حضرت عبداللہ بن خطاب رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر
عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھ کر فرمایا (مسلمانوں میں) یہ کان اور
آنکھ (کی طرح) ہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن
عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث
مرسل ہے۔ عبداللہ بن خطاب نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کو نہیں پایا۔

نائب رسول

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز
پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا،
یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ
کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو نہ سنا
سکیں گے۔ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیجئے کہ
وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ آپ نے پھر فرمایا ابوبکر کو
کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
فرماتی ہیں میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا آپ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کریں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ
کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگوں کو کچھ نہ سناسکیں
گے۔ لہذا آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز
پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے ایسا ہی آیا تو رسول کریم نے فرمایا تم تو
یوسف وایاں ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت
حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں پائی۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود ابو موسیٰ
ابن عباس اور سالم بن عبدید رضی عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۶۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عُمَرَ أَنَّ ابْنَ أَبِي قَدَيْكٍ عَنْ
عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ هَذَا ابْنُ السَّمْعِ
وَالْبَصَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ وَهَذَا
حَدِيثٌ مُرْسَلٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَنْطَبٍ لَمْ يُدْرِكْ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۵۳۶

۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى
الْأَنْصَارِيُّ نَاعَمَنَ هُوَ ابْنُ عِيْسَى نَا مَالِكُ بْنُ
النَّسِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ
فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ
مِنَ الْبُكَاءِ فَا مَرُّعَمَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ
فَقَالَ مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهَا إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي
مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَا مَرُّعَمَ
فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ففَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ تَكُنْ لَا تَنْتُقِ صَوَاحِبِ
يُوسُفَ مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ
حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ إِلَّا صَبَبٌ مِنْكَ خَيْرًا
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ مُوسَى وَابْنِ عَبَّاسٍ
وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ

باب ۵۴

۱۶۰۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوْفِيُّ
نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ مَيْمُونٍ الْأَنْصَارِيِّ
عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَتْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ
فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يُؤْمَهُمْ غَيْرُهُ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ.

باب ۵۵

۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ
نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا
خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ
بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ
مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ
دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ
الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
يَا بَنِي أَنْتَ وَأُخْتِي مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ هَذِهِ الْأَبْوَابِ
مِنْ ضُرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ
كَلِمَةً قَالَ نَعَمْ وَارْجُوا أَنْ تَكُونُ مِنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّبْرَاذِيُّ
الْبَغْدَادِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ نَا هِشَامُ بْنُ
سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ
عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ أَمَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَنْصَدَّقَ وَدَافَقَ ذَلِكَ
عِنْدِي مَا لَا فَقُلْتُ الْيَوْمَ أَشْبِقُ أَبَا بَكْرٍ
إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنَصِيفِ مَالِي فَقَالَ

امامتِ صدیق -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قوم میں
ابو بکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں کسی دوسرے کو
امامت کرانا مناسب نہیں - یہ حدیث
غریب ہے -

جنت کے تمام دروازوں سے گزرنے والا -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے
میں ایک جو خرچ کیا اسے جنت میں آواز دی جائے گی اے اللہ
کے بندے! یہ بہتر ہے - جو نمازی ہوگا اسے نماز کے دروازے
سے بلایا جائے گا - جو مجاہدین سے ہوگا اسے باب جہاد
سے بلایا جائے گا جو صدقہ دینے والوں میں سے ہوگا اس
کو صدقہ کے دروازے سے پکارا جائے گا - جو روزہ داروں
سے ہوگا - اسے باب ریآن سے بلایا جائے گا - حضرت
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! میرے ماں
باپ آپ پر خدا ہوں اگرچہ سب دروازوں سے بلایا جانا
مزدوری نہیں لیکن کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جسے سب دروازوں
سے بلایا جائے گا - آپ نے فرمایا "ہاں" اور
مجھے امید ہے کہ تم ان میں سے ہو گے -
یہ حدیث حسن صحیح ہے -

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے
ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا
اتفاق سے اس وقت میرے پاس مال تھا - میں نے کہا اگر میں
حضرت صدیق اکبر سے کسی دن سبقت لے جا سکتا ہوں تو آج
لے جاؤں گا فرماتے ہیں پھر میں نصف مال لے کر حاضر ہوا رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھر والوں کے لیے کیا پھوڑا
ہے؟ میں نے عرض کیا اس کے برابر اتنے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

سارا مال لے کر حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ انہوں نے عرض کیا ان کے لیے رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے (دل میں) کہا میں ان سے کسی بات میں آگے نہیں بڑھ سکوں گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۳۹

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَازِئِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ أَبَاهُ جَبْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ أَجِدْكَ قَالَ إِنْ لَمْ تَجِدْ يَنِي فَأَتِي أَبَا بَكْرٍ هَذَا أَحَدُ يَتِّحُ صَحِيحٌ.

باب ۵۴۰

۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَازِئِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَاسِيٍّ عَنِ الدَّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ لَيْسَةَ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ وَفِي الْأَبْوَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هَذَا أَحَدُ يَتِّحُ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا التَّوَجِّدِ.

باب ۵۴۱

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَازِئِي عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ إِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ عَتِيقُ اللَّهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيقًا هَذَا أَحَدُ يَتِّحُ غَرِيبٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَعْنٍ وَقَالَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

حضرت جبر بن مسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک خاتون، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کسی معاملے میں گفتگو کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کسی بات کا حکم فرمایا پھر اس نے کہا یا رسول اللہ! بتائیے اگر میں آپ کو نہ پاؤں (تو کیا کروں؟) آپ نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس چلی جانا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازہ کے سوا تمام دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تم آگ سے اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہو۔ پس اس دن سے آپ کا نام عتیق ہو گیا یہ حدیث غریب ہے۔ بعض رواۃ نے اسے معن سے روایت کیا ہے حضرت موسیٰ بن طلحہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا۔

باب ۵۲

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ فِي الْأَشْعَثِ مَا تَلَيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الْحَجَّافِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَلَهُ وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِئِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَابُوبَكْرٍ وَعُمَرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو الْحَجَّافِ اسْمُهُ دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ وَيُرْوَى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ نَأَى أَبُو الْحَجَّافِ وَكَانَ مَرْضِيًّا.

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَأَى أَبُو دَاوُدَ أَنبَا نَا شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ بَقَرَةً إِذْ قَالَتْ لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَنْتُ بِذَلِكَ أَنَا وَابُوبَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَ مَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَأَى مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَأَى شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

مُنَاقِبُ أَبِي حَفْصِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَأَى أَبُو عَامِرٍ الْقَعْدِيُّ نَأَى حَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعِزُّكَ إِلَّا سَلَامًا يَا حَبِيبَ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ يَا أَبِي جَهْلٍ أَوْ يُعَمَّرَ ابْنُ الْخَطَّابِ قَالَ وَكَانَ أَحَبَّهُمَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے دو وزیر آسمان والوں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ پس میرے آسمانی وزیر حضرت جبرئیل و میکائیل علیہما السلام ہیں۔ اور زمین والے وزیر حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابوجحان کا نام داؤد بن ابی عوف ہے۔ سفیان ثوری سے منقول ہے۔ فرماتے ہیں ہم سے حجاف نے حدیث بیان کی اور وہ پسندیدہ تھے۔

حضرت ابوسہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص بیل پر سوار تھا کہ بیل نے کہا مجھے اس کام کے لیے پیدا نہیں کیا گیا۔ بلکہ میں کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہوں۔ رسول اکرم نے فرمایا میں، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اس بات پر ایمان لائے۔ حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں وہ دونوں حضرات اس وقت لوگوں میں موجود نہیں تھے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر شعبہ سے اس سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ! ان دو آدمیوں ابو جہل یا عمر بن خطاب میں سے جو تجھے زیادہ محبوب ہے اس کے ذریعے اسلام کو غلبہ عطا فرما۔ راوی فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ زیادہ محبوب تھے۔ یہ حدیث حسن

صحیح، ابن عمر کی روایت سے غریب ہے

إِلَيْهِ عُمَرُ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ
بَابُ ۵۵

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا ہے، حضرت ابن عمر فرماتے ہیں جب کبھی لوگوں کو کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو لوگ کبھی اپنی رائے پیش کرتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اپنی رائے دیتے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق قرآن نازل ہوتا۔ اس باب میں حضرت فضل بن عباس البوزر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ هُوَ الْعُقَدِيُّ نَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ قَلْبِهِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا نَزَلَ يَا ثَنَاسِ أَمْرٌ كَقَطِّ قَفَّالٍ فِيهِ وَقَالَ فِيهِ عُمَرُ أَوْ قَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيهِ شَكٌّ خَارِجَةٌ إِلَّا تَرَلَّ فِيهِ الْقُرْآنُ عَلَى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ دَائِي ذِي وَائِي هَمَزَةٌ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ -

بَابُ ۵۵

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ! ابو جہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا فرما چنانچہ حضرت عمر نے دوسری صبح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے نضر ابو عمر کے بارے میں بعض محدثین نے کلام کیا ہے۔ وہ منکر روایات، روایت کرتا ہے۔

۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ النَّضْرِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ مَتَّعِينَ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ يَا بَنِي جَهْلٍ بَيْنَ هِشَامٍ أَوْ يَعْمَرَ بَيْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فَأَصَابَهُمْ فَغَدَا عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْلَمَ هَذَا أَحَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِي النَّضْرِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ يَرْوِي مَنَاكِيرَ.

بَابُ ۵۵

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یوں مخاطب کیا اے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر انسان حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آپ نے تو یہ بات کہی لیکن میں نے رسول اللہ

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ الْوَاسِطِيُّ أَبُو مُحَمَّدٍ ثَنِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِي يَا بَكْرُ يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سورج ،
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر انسان پر طلوع نہیں
ہوا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے
پہچانتے ہیں۔ اس کی سند قائم نہیں اس باب میں حضرت
ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں میرے
خیال میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما
کی تنقیص کرنے والا نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم سے محبت نہیں رکھتا یہ حدیث غریب
حسن ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمر بن خطاب
ہوتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم
اسے صرف مشرح بن ہامان کی روایت سے
پہچانتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا
کہ میرے پاس دو دھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس سے پیا
اور جو باقی بچا حضرت عمر بن خطاب کو دے دیا۔ صحابہ
کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اس کی
کیا تعبیر فرمائی؟ حضور نے فرمایا ”علم“ یہ حدیث حسن
صمیم غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا
تو وہاں سونے کا ایک محل دیکھا میں نے پوچھا یہ محل
کس کا ہے؟ کہنے لگے قریش کے ایک نوجوان کا

وَسَلَّمَ فَقَالَ ابُوبَكْرٍ مَا اِنَّكَ اِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَلَقَدْ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَكِنَّ
اسْتِئْذَانَهُ بِذَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ .

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَاعِبِدُ اللَّهِ بْنِ
دَاوُدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ سِيرِينَ قَالَ مَا اَظُنُّ رَجُلًا يَنْتَقِصُ اَبَا بَكْرٍ
وَعُمَرَ يُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ .

باب ۵۵۱

۱۶۲۰۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ نَا الْمُقْرِئُ
عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو عَنْ مَشْرِجِ
بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا
نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَشْرِحِ بْنِ هَاعَانَ .

باب ۵۵۲

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ
الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمَّزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَأَيْتُ كَأَنِّي أُتِيتُ بِقَدَحٍ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ
مِنْهُ فَأَعْطَيْتُ فَضَلِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا
أَوْلَتْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
جَعْفَرٍ عَنْ حُسَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرِ
مَنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِشَايِ

ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے لگان ہوا کہ وہ میں ہی ہوں میں نے پوچھا وہ کون ہے؟ تو انہوں نے (افرشتوں نے) فرمایا "عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ" یہ حدیث حسن صحیح ہے

مَنْ قَرَيْشٍ فَظَنَنْتُ اَنِّي اَنَا هُوَ فَقُلْتُ وَمَنْ هُوَ فَقَالُوا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

باب

۱۶۳۳۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ الْمُرَوِّزِيُّ نَا عَلَى بْنِ الْحُسَيْنِ ابْنِ وَاقِدٍ قَالَ ثَنِي اَبِي قَالَ ثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ ثَنِي اَبِي بُرَيْدَةَ قَالَ اصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَعَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَالُ بِمِ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ اِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَّا مِ دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَّا مِ فَا تَبْتُ عَلَى قَصْرِ مُرَبَّعٍ مُشَرَّافٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ اَنَا عَرَبِيٌّ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ اَنَا قُرَيْشِيٌّ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ اُمَّةٍ مُحْتَدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ بِلَالُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا اَذْنْتُ قَطُّ اِلَّا اَمْسَيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا اَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ اِلَّا تَرَضَّعْتُ عِنْدَهَا وَرَأَيْتُ اَنَّ يَدِي عَلَى رَكْعَتَيْنِ فَحَقَّ اَل رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَمُعَاذٍ وَالنَّسِ وَابْنِ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْجَنَّةِ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ اَنِّي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ يَعْنِي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ هَكَذَا مَا وَى فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دن صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلا کر پوچھا اے بلال! تم کس وجہ سے جنت میں مجھ سے پہلے پہنچ گئے ہیں جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے آگے تمہاری آہٹ سنی گذشتہ شب میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے تمہارے قدموں کی آواز سنی پھر میں ایک مربع محل کے پاس آیا جو سونے کا تھا میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا یہ ایک عربی شخص کا ہے میں نے کہا عربی تو میں بھی ہوں یہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا قریش کے ایک آل کا میں نے کہا میں بھی تو قریش ہوں یہ کس قریشی کا ہے؟ انہوں نے کہا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی کا۔ میں نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں یہ محل کس شخص کا ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جب بھی اذان پڑھتا ہوں اس کے بعد دو رکعتیں ادا کرتا ہوں اور جب بھی بے وضو ہوتا ہوں فوراً وضو کرتا ہوں میں نے جان رکھا تھا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو رکعتیں لازمی ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دو رکعتوں کے سبب تمہیں یہ مقام ملا۔ اس باب میں حضرت جابر، معاذ، انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں سونے کا محل دیکھا میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ کہا گیا یہ حضرت عمر بن خطاب کا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث میں جو یہ فرمایا کہ میں گذشتہ رات جنت میں داخل ہوا اس سے مل رہا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں بعض احادیث میں یونہی مروی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

سے منقول ہے کہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے۔

وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ

باب

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ شَيْءٍ أَرَانِي قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ بُرَيْدًا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللَّهُ سَالِمًا أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّوِّ وَاتَّخِذْتُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتُ نَذَرْتُ فَاضْرِبِي دَاخِلًا فَلَا فَجَعَلْتُ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَالْقَتِ الدُّوَّ تَحْتَ اسْتِهَاتُمْ قَعَدْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لِيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ إِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتُ أَنْتَ يَا عُمَرُ الْفَتَّ الدُّوَّ هَذَا حَدِيثُكَ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَيْرُ بَبٍ مِنْ حَدِيثِ بُرَيْدٍ لَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَائِشَةَ .

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الصَّبَّاحُ الْبَزْازُ نَا بُرَيْدُ بْنُ الْخَبَّابِ عَنْ حَارِجَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلِيمَانَ بْنِ زَيْدٍ بِنِ ثَابِتٍ قَالَ أَنَا يَزِيدُ بْنُ مَرْوَانَ عَنْ عُمَرَ وَهِيَ عَائِشَةُ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغْطًا وَصَوْتَ صَبِيَانٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ میں تشریف لے گئے واپسی پر ایک سیاہ رنگ کی لڑکی حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح سلامت واپس لائے تو آپ کے سامنے دف بجائوں گی۔ اور گانا گاؤں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو نے نذر مانی ہے تو بجاور نہ نہیں چنانچہ اس نے بجانا شروع کیا اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے وہ بدستور بجاتی رہی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے وہ پھر بھی بجاتی رہی۔ ازاں بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو وہ پھر بجاتی ہی رہی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو اس نے دف سرین کے نیچے رکھا اور اس پر بیٹھ گئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! تم سے شیطان لے رہی (دھبی) ڈرتا ہے۔ میں بیٹھا ہوا تھا تو یہ دف بجاتی رہی حضرت ابوبکر آئے بجاتی رہی حضرت علی آئے پھر بھی دف بجاتی رہی پھر حضرت عثمان آئے تو بھی بجاتی رہی لیکن اے عمر! جب تم داخل ہوئے اس نے دف چھوڑ دیا یہ حدیث حسن صحیح بریدہ کی روایت سے غریب ہے اس باب میں حضرت عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ، فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ہم نے ایک شور سنا اور بچوں کی آواز بھی سنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے تو کیا دیکھا کہ ایک حبشہ عورت رقص کر رہی ہے اور اس کے ارد گرد بچے جمع ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عائشہ! آؤ

اور دیکھو! میں آئی اور اپنی ٹھوڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاندھے پر رکھ کر آپ کے کندھے اور سر کے درمیان سے اس کا ناشہ دیکھنے لگی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سیر نہیں ہوئیں؟ کیا تم سیر نہیں ہوئیں میں نے کہا نہیں تاکہ میں حضور کے نزدیک اپنا مقام و مرتبہ دیکھوں۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ شریف لائے آپ کا آنا تھا کہ لوگ اس عورت سے منتشر ہو گئے حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ جن و انس کے شیطان، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے ام المومنین فرماتی ہیں پھر میں واپس آگئی یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے میری قبر شقی ہوگی پھر حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی قبریں شقی ہوں گی۔ پھر میں جنت البقیع والوں کے پاس آؤں گا تو وہ میرے پاس جمع ہوں گے۔ پھر میں اہل مکہ کی انتظار کروں گا تو حرمین طیبین کے درمیان ان سے آملوں گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عاصم بن عمر عمری محدثین کے نزدیک حافظ نہیں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی امتوں میں وحش ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مجھے بعض اصحاب سفیان عیینہ نے خبر دی کہ ابن عیینہ فرماتے ہیں۔ محدثوں سے وہ لوگ سزا دیں جن کو دین کی سمجھ عطا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَحْبَبْتَهُ تَزْفِنُ وَ الصَّبِيَّاتُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالِي خَا نَظُرِي فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لِحَيِّي عَلَى مَنْكِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ فَقَالَ لِي أَمَا شِيعْتِ أَمَا شِيعْتِ قَالَتْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لَا لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِي عِنْدَكَ إِذْ طَلَعَ عَمْرُ قَالَتْ فَإِنْ فَضَّرَ النَّاسُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ تَنْظُرِي إِلَى شَيْطَانَيْنِ الْحَيْنِ وَالْأُنْثَى قَدْ فَرَّوْا مِنْ عَمْرٍ قَالَتْ فَرَجَعْتُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

باب ۵۶

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ نَاعَبُدُ اللَّهَ بِنُ نَافِعِ الصَّائِعِ نَاعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ أَتَى أَهْلَ الْبُقَيْعِ فَيَحْشُرُونَ مَعِيَ ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ حَتَّى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ كَيْسٌ بِالْحَافِظِ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

باب ۵۷

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْأَمِيرِ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَعَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَآخَرُ فِي بَعْضِ أَصْحَابِ ابْنِ عِيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَتَالَ

کی گئی۔

مُحَمَّدٌ ثَوْنٌ يَعْنِي مَعَهُمْ

بَابُ ۵۶۲

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّائِزِيُّ نَاعَبِدُ
اللَّهِ بَنُ عَبْدِ الْقَتَّةِ وَبِزْنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَرَ بْنِ
مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ التَّمَّازِيِّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَطْلُمُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
فَاظْلَمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطْلُمُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ
مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاظْلَمَ عُمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ
أَبِي مُوسَى وَجَابِرٍ هَذَا أَحَدُ ثَوْنَيْنِ مِنْ
حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ .

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَابِرُودَاوَدَ
الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَرْتَحِلُ غَمَلًا إِذْ جَاءَ
الدِّثْبُ فَآخَذَ شَاةً فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَاتَّزَعَمَا
مِنْهُ فَقَالَ الدِّثْبُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهِ يَوْمَ السَّبْعِ
يَوْمَ لَا رَأْيَ لَهَا غَيْرِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاْمَنْتُ بِذَلِكَ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ
وَعُمَرُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِي الْقَوْمِ
يَوْمَئِذٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعَبِدُ
جَعْفَرُ نَاعَبِدُ عَنْ سَعْدِ رَحْوَةَ هَذَا أَحَدُ ثَوْنَيْنِ
حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۱۶۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعَبِدُ
سَعِيدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ
النَّسْرَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أَحَدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ
عُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَبْتُ أَحَدًا فَاِشْتَمَاعِيكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس
ایک جنتی آ رہا ہے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
تشریف لائے پھر فرمایا تمہارے پاس ایک جنتی آ رہا
ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ اس
باب میں حضرت موسیٰ اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی
روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث، حضرت عبداللہ
ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب

ہے۔
حضرت ابوسہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چرواہا بکریاں چرا
رہا تھا کہ بھیڑیے نے اگر ایک بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے
اس سے بکری چھین لی بھیڑیا کہنے لگا جس دن درندوں کی
بادشاہی ہوگی اور میرے سوا کوئی چرواہا نہ ہوگا، اس دن
کیا کرو گے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں بھی اس پر ایمان لایا اور حضرت ابوبکر و عمر
رضی اللہ عنہما بھی اس پر ایمان لائے۔

ابوسلمہ فرماتے ہیں۔ یہ دونوں حضرات اس
دن وہاں لوگوں میں موجود نہ تھے۔ محمد
بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ،
سعد سے اس کی مثل روایت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، عمر اور
عثمان رضی اللہ عنہم احد پہاڑ پر پہنچے تو وہ حرکت
کرنے لگا حضور نے فرمایا اُحد! ٹھہر جا
تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور
دو شہید ہیں۔ یہ حدیث حسن

وَشَهِيدًا إِنَّ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

صحیح ہے۔

مناقب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آپ کی دو
کنیتیں تھیں ابو عمر و ابو عبد اللہ۔

مُنَاقِبُ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ وَلَهُ
كُنَيَتَانِ يُقَالُ أَبُو عُمَرَ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر، عمر، عثمان، علی
طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم حرام پر تشریف فرما تھے پہاڑ نے
حرکت کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ٹھہر جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے
سوا کوئی نہیں اس باب میں حضرت عثمان، سعد
بن زید، ابن عباس سہل بن سعد انس بن
مالک اور بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہم سے بھی
روایات مذکور ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ
عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى
جِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ
وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ
أَوْ شَهِيدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ
وَأَبْنِ عَتَّيَّاسٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَالنَّسَبِ
بِ بْنِ مَالِكٍ وَبُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ هَذَا أَحَدِيثٌ صَحِيحٌ.

باب ۵۶۳

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّقَّاعِيُّ نَائِبُ حَيْثُ
بْنُ أَلِيْمَانَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي زَهْرَةَ عَنِ الْحَارِثِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ
عُبَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ وَفِيٍّ وَرَفِيقٍ يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ
عُثْمَانُ هَذَا أَحَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ
بِالْقَوِيٍّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ.

باب ۵۶۴

۱۶۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقَّاعِيُّ نَائِبُ حَيْثُ أَنَّ اللَّهَ بْنَ عُمَرَ عَنْ
زَيْدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي أَلَيْسَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ
السُّكِّيِّ قَالَ لَمَّا حَضَرَ عُثْمَانُ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَوْقَ دَارِهِ
ثُمَّ قَالَ أَذْكُرُكُمْ يَا اللَّهُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ جِرَاءَ حِينَ

اسے باب کا عنوان نہیں ہے
حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور جنت میں میرے
رفیق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں یہ حدیث
غریب ہے اس کی سند قوی نہیں
اور یہ منقطع حدیث ہے۔

حضرت ابو عبد الرحمن سلمی رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ
کیا گیا تو آپ مکان کے اوپر سے لوگوں کی طرف منوجہ
ہوئے اور فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلاتا ہوں
کیا تم جانتے ہو کہ جب حرام پہاڑ حرکت کرنے لگا تو رسول

اَنْتَقَصَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَثْبُتْ جَدَاءُ فَلَئِنْ عَلَيَّ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيقٌ
اَوْ شَهِيدٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اُذْكُرْكُمْ يَا اللَّهُ هَلْ
تَحْمِلُونَ اَثَرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ مَنْ يُنْفِقْ نَفَقَةً مَقْبِلَةً
وَالنَّاسُ مُجْهَدُونَ مُعْسِرُونَ فَجَاهَدَتْ ذَالِكِ
الْجَيْشِ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اُذْكُرْكُمْ يَا اللَّهُ هَلْ
تَعْلَمُونَ اَنْتَ بِمِرْرُومَةٍ لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ مِنْهَا
اَحَدٌ اِلَّا يَشْمَنُ فَاَبْتَعْتُهَا فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَ
الْفَقِيرِ وَابْنِ السَّبِيلِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ وَاشْيَاءُ
عَدَّهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ
هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ التُّمَيْكِيِّ
عَنْ عُثْمَانَ

۱۶۳۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ
نَا السُّكْنُ بْنُ الْمَغِيرَةِ وَبِكُنْيَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَوْلَى
لِأَبِي عُثْمَانَ قَالَ اَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي هِشَامٍ عَنْ
فَرْقَدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَبَابٍ
قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
هُوَ يَحُفُّ عَلَى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ
عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيَّ مِائَتَةٌ بَعِيرٍ
بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ حَصَّ
عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
عَلَيَّ مِائَتَةٌ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي
سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ حَصَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ
فَقَالَ عَلَيَّ ثَلَاثُ مِائَةٍ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَ
أَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَلَى الْمَنَابِرِ
وَهُوَ يَقُولُ مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ
مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ هَذَا أَحَدٌ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہزار! پھر جا تجھ پر نبی، صدیق اور
شہید کے سوا کوئی نہیں۔ معاصرین نے کہا "ہاں" آپ نے
فرمایا تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلاتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حبش عسرت (غزوہ تبوک) کے
موقع پر فرمایا کون ہے جو مقبول نفقہ خرچ کرے اس وقت
لوگ مشقت و تنگدستی میں مبتلا تھے۔ تو میں نے لشکر کی تیاری
میں بھرپور حصہ لیا۔ انہوں نے کہا "ہاں" آپ نے فرمایا
میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلاتا ہوں کیا تم
جانتے ہو کہ ہر رومہ سے کوئی شخص بلا قیمت پانی
نہیں پی سکتا تھا۔ تو میں نے اسے خرید کر
مالدار محتاج اور مسافروں سب کے لیے وقف کر دیا
معاصرین نے کہا "ہاں" آپ نے اور بھی کئی باتیں یاد دلائیں۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے اسل طریق یعنی ابو عبد الرحمن سلمی کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرماتے ہیں۔ میں بارگاہ نبوی میں حاضر تھا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم عسرت کے متعلق لوگوں کو ترغیب دے
دے رہے تھے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
نے اٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کے راستہ میں
سوا اونٹ مع پالان میرے ذمہ ہیں۔ حضور نے پھر ترغیب
دلائی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پھر اٹھے اور عرض کیا
یا رسول اللہ! اللہ کے راستے میں دو سوا اونٹ مع پالان
میرے ذمہ ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ ترغیب
دلائی تو حضرت عثمان پھر اٹھے اور عرض کیا میرے ذمہ
اللہ کے راستے میں پالانوں سمیت تین سوا اونٹ ہیں۔
حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے آپ
فرما رہے تھے اس کے بعد حضرت عثمان جو عمل بھی
کریں، ان پر کوئی حرج نہیں۔ (دوسرے فرمایا) یہ
حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اس باب میں حضرت

عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک ہزار دینار لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبش عسرت کی تیاری کر رہے تھے۔ آپ نے وہ رقم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مبارک میں ڈال دی۔ حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ انہیں اپنی گود میں الٹ پلٹ رہے ہیں اور فرماتے ہیں آج کے بعد عثمان جو عمل بھی کریں انہیں نقصان نہیں دے گا۔ دومتبہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ حسن بن واقع ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں یہ رقم حضرت عثمان کی آستین میں تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کا حکم فرمایا اس وقت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کی حیثیت سے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تھے۔ لوگوں نے بیعت کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور اس کے رسول کے کام میں ہیں یہ فرماتے ہوئے۔ آپ نے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک لوگوں کے اپنے ہاتھوں سے اچھا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ثمامہ بن حزن قشیری فرماتے ہیں میں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دولت کدہ کے پاس آیا اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مگر کے اوپر سے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرما رہے تھے اپنے دوستوں کو

غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ .

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِعٍ التَّمِيمِيُّ نَا ضَمَّةَ عَنْ ابْنِ شَوْذِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ كَثِيرِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفِ دِينَارٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ وَفِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ كِتَابِي فِي كُتُبِهِ حِينَ جَهَرَ جَيْشُ الْعُسْرَةِ فَتَرَهَا فِي حُجْرَةٍ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا فِي حُجْرَةٍ وَيَقُولُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ .

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُدُعَةَ نَا الْحَسَنُ بْنُ يَشْرِ نَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ نَبَايِعَ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ عُثْمَانُ فِي حَاجَةِ اللَّهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ فَضَرَبَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْآخَرَى فَكَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيهِمْ لَا تَنْسَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ عُبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَاهِرٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَا سَعِيدُ بْنُ عَاهِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ الْمُفَرِّجِ

عَنْ أَبِي سَعْدٍ الْجَدِّي عَنْ ثَمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ
الْقَشِيرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِينَ أَشْرَفَ عَلَيْكُمْ
عُثْمَانُ فَقَالَ ائْتُونِي بِصَاحِبَيْكُمْ الَّذِينَ ابْتَاكُمْ
عَنِّي قَالَ فَنَحْنُ بِهِمَا كَأَقْرَبِ جَمَلَانِ وَأَوْحَمَارِ
قَالَ فَأَشْرَفَ عَلَيْكُمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أَلَسْتُمْ كُمْ يَا اللَّهُ
وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ بِهِمَا مَاءٌ يَسْتَعْدَبُ
غَيْرَ بَيْرٍ وَمَتَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ يَشْتَرِي بِبَيْرٍ وَمَتَّ فَيَجْعَلُ دَلْوَةً مَعَهُ دَلَاءً
الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَمْ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا
مِنْ صُلْبٍ مَالِي فَادْتَمْتُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونِي أَنْ أَشْرَبَ
مِنْهَا حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَحْمَدُكَ
فَقَالَ أَلَسْتُمْ كُمْ يَا اللَّهُ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ
أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي بَقْعَةً أَلٍ فُلَانٍ
فَيَزِيدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَمْ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ
فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبٍ مَالِي وَادْتَمْتُ الْيَوْمَ
تَمْنَعُونِي أَنْ أُصَلِّيَ فِيهَا رُكْعَتَيْنِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَحْمَدُكَ
قَالَ أَلَسْتُمْ كُمْ يَا اللَّهُ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ
إِنِّي جَهِزْتُ جَيْشَ الْحُسَيْنِ مِنْ مَالِي قَالُوا اللَّهُمَّ
نَحْمَدُكَ قَالَ أَلَسْتُمْ كُمْ يَا اللَّهُ وَالْإِسْلَامَ هَلْ
تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ عَلَى نَبِيرٍ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا
فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتَّى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْخَيْضِ
قَالَ فَرَكَضْنَا بِرَجْلَيْهِ فَقَالَ اسْكُنْ نَبِيرُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ
نَبِيٌّ وَصِدِّيُّ وَشَهِيدَانِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَحْمَدُكَ قَالَ اللَّهُ
أَكْبَرُ شَهِدُوا إِلَى وَرَيْتِ الْكُتَيْبَةِ إِنِّي شَهِيدٌ ثَلَاثًا
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَحَدَّثَنَا مِنْ غَيْرِ وَحَبَرِ
عَنْ عُثْمَانَ.

کو بلاؤ جنہوں نے تمہیں میرے خلاف جمع کیا۔ راوی فرماتے
ہیں ان دونوں کو لایا گیا گو یا کہ دو اونٹ یادو گدھے ہیں (پھر)
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اوپر سے حجاب تک کر فرمایا میں تمہیں
اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہاں بیرومہ کے
سوا اور کہیں سیٹھا پانی نہیں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کون ہے جو بیرومہ کو خرید کر اپنا ڈول مسلمانوں
کے ڈول سے ملا دے (وقف کر دے) اس کے بدلے جنت
میں اس سے بہتر چیز ملے گی۔ پس میں نے اسے اپنے ذاتی مال
سے خریدا اور آج تم مجھے اس سے پانی پینے نہیں دیتے یہاں
تک کہ میں سندر کا پانی پیتا ہوں۔ معاصرین نے کہا "بارخدا یا ہاں"
آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے
ہو کہ نمازیوں کے لیے مسجد نبوی تنگ ہو گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کون ہے جو فلاں خاندان کی زمین خرید کر مسجد کو وسیع کر دے جنت
میں اسے اس سے بہتر چیز ملے گی تو میں نے وہ زمین اپنے ذاتی مال سے
خریدی اور آج تم نے مجھے اس میں دو رکعتیں پڑھنے سے روک رکھا
ہے۔ انہوں نے کہا "ہاں" پھر فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم
دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے مال سے حبشہ
عسرت کے لیے سامان مہیا کیا۔ انہوں نے کہا "بارخدا یا ہاں" پھر
فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے
ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فقیر مکہ پر تھے اور آپ کے ساتھ
حضرت ابوبکر عمر اور میں (رضی اللہ عنہم) بھی تھا۔ پہاڑ متحرک
ہوا یہاں تک کہ اس کے پتھر نیچے گرنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے پاؤں کی ٹھوکر مار کر فرمایا بخیر! ٹھہر جا کیونکہ میرے اوپر ایک
نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ معاصرین نے کہا "ہاں"
(ٹھیک ہے) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ اکبر!
ان لوگوں نے میرے حق میں گواہی دی۔ رب کعبہ کی قسم میں شہید ہوں
تین مرتبہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔

حضرت ابو الاشعث صنعانی سے روایت ہے کہ چند خطباء شام میں کھڑے تھے ان میں کئی صحابی بھی تھے۔ آخر میں حضرت مرہ بن کعب کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث نہ سنی ہوتی تو کھڑا نہ ہوتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا ذکر کیا اور ان کا قریب ہونا بیان فرمایا اتنے میں ایک شخص گزرا اس نے کپڑے سے اپنا سر لپیٹا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا اس (فتنہ و فساد کے) دن یہ شخص ہدایت پر ہوگا حضرت مرہ فرماتے ہیں میں نے اٹھ کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا ”یہ شخص؟“ آپ نے فرمایا۔ ”ہاں“ (یہی یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن حوالہ اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّهْمَنِ التَّمِيمِيُّ نَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ أَنَّ خُطْبَاءَ قَامَتْ بِالْقَادِمِ وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَّ إِخْرَهُمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مُرَّةٌ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ لَوْلَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ وَذَكَرْتُ الْفِتَنَ فَقَرَّبَ إِلَيَّ رَجُلٌ مُقْتَنٌّ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ هَذَا يَوْمٌ مَيِّدٌ عَلَى الْهَدَى فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِرَجُلِهِمْ فَقُلْتُ هَذَا قَالَ نَعَمْ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ وَكَعْبِ بْنِ جُرَجَةَ.

باب ۵۶۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان بن عفیر تجھے اللہ تعالیٰ ایک قمیص پہنائے اگر لوگ اسے اتارنا چاہیں تو تم مت اتارنا۔ اس حدیث میں طویل واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا حُجَبَةُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ أَمَّا لَعَلَّ اللَّهُ يُقَيِّمُ صُكَّ قَمِيصًا فَإِنْ أَرَادُوكَ عُلُوَّ خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ وَهَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

باب ۵۶۶

اسے باب کا عنوان ہے نہیں ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ظاہری زندگی سے) بقیہ حیات تھے کہ ہم کہا کرتے ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق یعنی عبید اللہ بن عمر کی روایت سے غریب ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعَطَّارِ نَا الْحَارِثُ بْنُ عَمِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيُّ الْبُؤْبُورِ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ يُسْتَعْرَبُ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ مَرَّ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَحَبْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کرتے
ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا
یہ اس میں مظلوم (شہید) ہوں گے۔ یہ حدیث حسنہ اس طریق سے
غریب ہے۔

باب ۵۶

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ
نَا شَاذَانَ الْأَسَدُ بْنُ عَاهِرٍ عَنْ يُسَانَ بْنِ هَارُونَ
عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ عَمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ
هَذَا فِيهَا مَظْلُومًا لِعُثْمَانَ هَذَا أَحَدِيكَ حَسَنٌ
غَيْرِيكَ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ.

باب ۵۶

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا الْبُرْعَوَانَةَ
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ رَجُلًا
مِنْ أَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتِ فَدَايَ قَوْمًا جَلُوسًا
فَقَالَ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالُوا قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنْ هَذَا
الشَّيْخُ قَالُوا ابْنُ عَمَرَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنِّي سَأَيْلُكَ
عَنْ شَيْءٍ حَدَّثَنِي أَنَّهُ لَكَ بِحَرَمِكَ هَذَا الْبَيْتِ
أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ
أَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ أَذْكَرُ
يَشْهَدُهَا قَالَ نَعَمْ أَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ تَغَيَّبَ يَوْمَ بَدْرٍ
فَلَوْ يَشْهَدُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ
لَهُ ابْنُ عَمَرَ تَعَالَى حَتَّى أُبَيِّنَ لَكَ مَا سَأَلْتَ
عَنْهُ أَمَا فَرَأَيْتَ يَوْمَ أُحُدٍ فَاشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ
عَفَا عَنْهُ وَعَفَرَ لَهُ وَأَمَا تَغَيَّبَ يَوْمَ بَدْرٍ فَإِنَّهُ
كَانَتْ عِنْدَهُ أَوْ تَحْتَهُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ أَجْرٌ جَلِيلٌ شَرِهُدَ بَدْرًا أَوْ سَهْمًا
وَأَمَا تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ
بِطَرْنٍ مَكَتًا مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَ عُثْمَانَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ
بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ

عثمان بن عبد اللہ بن مویہ سے ایک مصری
آدمی نے حج کیا پھر اس نے کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھ
کر پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے کہا یہ قریش ہیں۔ اس
نے پوچھا یہ بزرگ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ ابن عمر رضی
اللہ عنہما ہیں چنانچہ وہ آپ کے پاس آیا اور کہا میں آپ
سے ایک بات پوچھتا ہوں مجھے بتائیے اس گھر کی حرمت
کی قسم کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت عثمان جنگ احد کے
دن بھاگ گئے تھے۔ آپ نے فرمایا "ہاں" اس نے پوچھا
کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بیعت رضوان سے غائب تھے
اس میں موجود نہ تھے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا "ہاں" اس
شخص نے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بدر کے دن بھی غائب
تھے۔ آپ نے فرمایا "ہاں" اس نے کہا "اللہ اکبر! حضرت عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا! میں تجھے یہ امور وضاحت
سے بتاؤں جن کے بارے میں تو نے پوچھا ہے۔ جنگ احد
میں آپ کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف
کر دیا اور بخش دیا۔ جنگ بدر سے غائب رہنے کی وجہ یہ تھی کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان کی زوجیت میں تھیں
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا میرے لیے اس شخص
جنتا ثواب اور مال غنیمت سے حصہ ہے جو بدر میں شریک ہوا۔
رہا بیعت رضوان سے آپ کا غائب ہونا تو اگر ہادی کہ میں کوئی شخص
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ معزز ہوتا تو رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم اسے حضرت عثمان کی جگہ بھیجتے لیکن اپنے حضرت عثمان کو بھیجا اور آپ کے مکرمہ جانے کے بعد بیعت رضوان ہوئی رسول اکرم نے اپنے واسطے ہاتھ کے بلے میں فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے پھر سے دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا عثمان کے لیے ہے اس کے بعد حضرت ابن عمر نے اس شخص سے فرمایا اب ان باتوں

یہ حدیث حسن صحیحہ

باب ۵

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْبَغْدَاذِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عُمَانُ بْنُ نُفَرْنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أُمِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَانَةٍ رَجُلٍ لِيَصِيَّيَ فَلَمْ يَصِلْ عَلَيْهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْتَكَ تَرَكْتَ الصَّلَاةَ عَلَى أَحَدٍ قَبْلَ هَذَا قَالَ إِنَّمَا كَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ فَأَبْغَضَهُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ هَذَا هُوَ صَاحِبُ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ جَدًّا وَمُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ زِيَادٌ صَاحِبُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ بَصَرِيُّ ثِقَةٌ وَيُكْنَى أَبُو الْحَارِثِ وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ إِلَّا لَهَا فِي صَاحِبِ أَبِي أُمَامَةَ ثِقَةٌ شَامِي يُكْنَى أَبُو سَفْيَانَ.

باب ۵

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الضَّيِّيُّ نَاحِدًا عَنْ نَعِيدٍ عَنْ الْيُؤَبِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ التَّهْدِي عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا خَلَّ حَائِطَ الْأَنْصَارِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَقَالَ لِي يَا أَبَا مُوسَى أَمْلِكْ عَلَيَّ الْبَابَ فَلَا يَدْخُلَنَّ عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَّا بِإِذْنِي فَجَاءَ رَجُلٌ فَضْرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ قَالَ أَتَذُنُ لِمَا وَبَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ

حضرت جابر بنی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپ اس پر نماز جنازہ پڑھیں لیکن آپ نے نماز جنازہ نہ پڑھی عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اس سے پہلے ہم نے آپ کو کسی کی نماز جنازہ چھوڑنے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا یہ شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ کا مسغوفہ ہوا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ یہ محمد بن زیاد صاحب مسمیون بن مهران میں حدیث میں بہت ضعیف ہیں۔ محمد بن زید صاحب ابی ہریرہ بصری میں اور ثقہ ہیں ان کی کنیت ابو الحارث ہے محمد بن زیاد الہامی صاحب ابی امامہ ثقہ ہیں شامی ہیں ان کی کنیت ابو سفیان ہے۔

اسے باب کا عنوان نہیں ہے

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلا آپ انصار کے ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ قضائے حاجت فرمائی اور پھر مجھے فرمایا اے ابو موسیٰ! دروازے پر رہو۔ میرے پاس بلا اجازت کوئی نہ آئے۔ اس کے بعد ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون؟ کہا میں ابو بکر ہوں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ابو بکر رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا انہیں اندر آنے کی اجازت دو اور جنت کی خوشخبری بھی دو۔ چنانچہ وہ اندر داخل ہوئے پھر

فَدَخَلَ وَجَاءَ رَجُلٌ، آخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ
مَنْ هَذَا فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا
عُمَرُ يَسْتَاذِنُ قَالَ أَفَتَحُّ لَنَا وَنَبَشِّرُهُ بِالْجَنَّةِ
فَفَتَحْتُ وَدَخَلَ بَشَّرَنَا بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ رَجُلٌ
آخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ
عُثْمَانُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا عُثْمَانُ يَسْتَاذِنُ
قَالَ أَفَتَحُّ لَنَا وَنَبَشِّرُهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ
هَذَا أَحَدُ دِيْنِ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ
وَجَبْرٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ التَّهْدِي فِي الْبَابِ عَنْ
جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ.

۱۶۳۵- حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي وَكِيعٍ
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ
بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَاهَدَ
إِلَى عَهْدٍ فَإِنَّا صَابِرٌ عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي
خَالِدٍ.

مَنْاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُقَالُ
وَلَا كُنَيْتَانِ أَبُو تَرَابٍ وَأَبُو الْحَسَنِ
۱۶۳۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ
سُلَيْمَانَ الصُّبَيْعِيُّ عَنْ يَزِيدَ الرَّشْدِيِّ عَنْ مُطَرِّفِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَعَثَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا وَ
اسْتَحْمَلَ عَلَيْهِمُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَمَضَى فِي
الشَّرَاطِيقِ فَأَصَابَ جَارِيَةً وَأُنْكَرُوا عَلَيْهِ
وَتَعَاقَدَ أَرْبَعَةً مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَاتَلُوا إِذَا
لَقِينَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دوسرے شخص نے اگر دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون ہے؟ آنے والے
نے کہا میں عمر ہوں۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت عمر رضی
اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت مانگتے ہیں، آپ نے فرمایا ان کے لیے دروازہ کھول
دو اور اس جنت کی خوشخبری دو۔ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا اور انہیں جنت
کی خوشخبری دی وہ اندر نشتر لیں گے آئے پھر ایک اور آدمی آیا اس نے دروازہ
کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون ہے؟ اس نے کہا عثمان ہوں میں نے عرض
کیا یا رسول اللہ! حضرت عثمان اجازت مانگتے ہیں حضور نے فرمایا ان کے
لیے دروازہ کھول دو اور انہیں اس پر جس کا وہ شکار ہوں گے، جنت کی خوشخبری
دو یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو عثمان ہندی سے منفرد طرق سے مروی ہے۔

اس باب میں حضرت جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔
حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ نے معاصرہ کے دن مجھ سے فرمایا
مجھ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عہد
لیا اور میں اس پر صابر ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے
میں اسے صرف اسماعیل بن ابی خالد
کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

مناقب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
آپ کی کنیت - ابو تراب اور ابو الحسن،
حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شکر بھیجا اور حضرت علی
بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر فرمایا آپ شکر کے
ساتھ نشتر لے گئے اور ایک لونڈی سے جماع کیا لوگوں نے
اسے برا جانایا چار صحابہ کرام نے معاہدہ کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم سے ملاقات کے وقت آپ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ
بتائیں گے۔ مسلمانوں کی عادت تھی کہ سفر سے واپسی پر سب سے
پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے سلام کرتے اور
پھر گھر کو جاتے۔ جب یہ شکر واپس آیا تو انہوں نے نبی اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا ان چار آدمیوں میں سے ایک نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ حضرت علی نے ایسا کیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر دوسرا اٹھا اس نے بھی یہی کہا حضور نے اس سے بھی رخ پھیر لیا۔ پھر تیسرے نے اٹھ کر یہی کہا آپ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا۔ پھر چوتھے نے اٹھ کر وہ بات کہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے آپ کے چہرہ نور سے غصہ ظاہر ہو رہا تھا آپ نے فرمایا تم علی سے کیا چاہتے ہو تین مرتبہ فرمایا پھر فرمایا علی مجھے ہیں اور میں علی سے ہوں۔ اور وہ میرے بعد ہر مومن کے ولی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابو سرحہ یا حضرت زید بن ارقم دشعبہ کو شک ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس کا میں مولی ہوں حضرت علی بھی اس کے مولی ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ سمیون ابو عبد اللہ اور زید بن ارقم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت کی۔ ابو سرحہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حذیفہ بن اسید مراد ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ، حضرت ابوبکر پر رحم فرمائے انہوں نے اپنی صاحبزادی میرے نکاح میں دی ہجرت کے وقت

اَخْبَرَنَا هُوَ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ اِذَا رَجَعُوا مِنْ سَفَرٍ بَدُّوا اِيْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوا اِلَى رِحَالِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوا عَلَي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اَحَدُ الْارْبَعَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَوْا عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِي فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوْا فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ مَا تُرِيدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ اَنْ عَلِيًّا مَتَّى وَاَنَا مِمَّنْ وَهُوَ وَلِيٌّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِي هَذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ.

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الطُّفَيْلِ يَحْدِثُ عَنْ اَبِي سَرِيْحَةَ اَوْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمٍ شَكَ شُعْبَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَمَوْلى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَيْمُوْنَ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَاَبُو سَرِيْحَةَ هُوَ حَذِيْفَةُ بْنُ اُسَيْدٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ نَا اَبُو عَتَايَةَ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ نَا الْخُثَمِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ

مجھے اپنی اذنی پر سوار کیا اور اپنے مال سے حضرت بلال کو آزاد کیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت عمر پر رحم فرمائے وہ حق کہتے ہیں اگرچہ کڑوا ہو حق بات نے ان کی یہ حالت کر دی کہ اب ان کا کوئی دوست نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ حضرت عثمان پر رحم فرمائے ان سے فرشتے بھی جیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت علی پر رحم فرمائے یا اللہ! حضرت علی جدھر سرخ کریں حق کا رخ بھی اوس پر ٹو جائے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

ربیع بن خراش سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہم سے مقام رجب میں ارشاد فرمایا صلح حدیبیہ کے دن مشرکین کے کچھ لوگ جن میں سہیل بن عمرو اور کئی دوسرے دشمنائے قریش تھے، ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ کے پاس ہمارے بیٹوں، بھائیوں اور غلاموں میں سے کچھ لوگ آئے ہیں جنہیں دین کی سمجھ نہیں، وہ تو بعض ہمارے مال اور جائیداد سے فرار ہو کر آئے ہیں۔ پس آپ ان کو ہمیں واپس کر دیں اگر انہیں دین کی سمجھ نہیں تو ہم انہیں سبھا دیں گے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے کروہ قریش! تم باز آ جاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسے شخص کو بھیجے گا جو دین کی خاطر تمہارے سے تمہاری گز میں ارٹا دے گا اللہ تعالیٰ ایمان پران کے دلوں کی آزمائش کر چکا ہے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ لوگ کون ہیں؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ حضرت عمر نے بھی یہی سوال کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمہارے میں پیوند لگانے والا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اپنی غیل میں مبارک مہمت کے لیے دی تھیں۔ حضرت ربیع بن خراش فرماتے ہیں پھر حضرت علی میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی مجھ پر چھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنانا چاہیے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق ربیع بن خراش کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ وَرَجِيئُ ابْنَتِهِ وَحَمَلَتِي إِلَى دَارِ الْهَجْرَةِ وَاعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ رَحِمَهُ اللَّهُ عُمَرُ يَقُولُ الْحَقُّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكْتُ الْحَقَّ وَمَالَهُ صَدِيقُ رَحِمَهُ اللَّهُ عُثْمَانُ تَسْتَحْيِيهِ الْمَلَائِكَةُ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلِيٌّ اللَّهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَحْنُ فُتَاهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ . ۱۶۴۹- حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَدْنٍ شَرِيكٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رُبَيْعِ بْنِ خَرَّاشٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِالرَّحْبَةِ فَقَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحُدَيْبِيَةِ خَرَجَ إِلَيْنَا نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَنَاسٌ مِنْ رُؤَسَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ خَرَجَ إِلَيْكَ نَاسٌ مِنْ آبَائِنَا وَآخَوَانِنَا وَارِقَاتِنَا وَكَيْسُ لَهُمْ فِقْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا خَرَجُوا مِنْ أَمْوَالِنَا وَضِيَاعِنَا فَارُدُّهُمْ إِلَيْنَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِقْهُ فِي الدِّينِ سَنَفْقَهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَتَنَّتْ هَذِهِ أَوَّلِيَّعَتٌ اللَّهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَى الدِّينِ فَتَدَامَتْحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ عَلَى الْإِيمَانِ قَالُوا مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَمَّا أَبُوبَكْرٍ مِنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ عُمَرُ مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هُوَ خَاصِفُ التَّعْلِ وَكَانَ أَعْطَى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا قَالَ ثُمَّ التَّقَتِ إِلَيْنَا عَلِيٌّ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَّبَ عَلَى مُتَعَبِدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَحْنُ فُتَاهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ رُبَيْعٍ عَنْ عَلِيٍّ .

باب ۵

۱۶۵۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ

بغض علی، منافقت کہ علامت ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

فرماتے ہیں ہم جماعت انصار، منافقین کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے شعبہ نے ابو ہارون عبدی کے بارے میں کلام کیا ہے۔ بواسطہ اعمش اور ابوصالم بھی حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ إِنَّا كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِينَ نَحْنُ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلَيَّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ هَذَا أَحَدِيَّتُكَ غَرِيبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِي أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَبْدِيِّ وَحَدَّثَ مَرَّةً هَذَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

باب

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے کسی منافق کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں ہو سکتی اور کوئی مومن آپ سے بغض نہیں رکھتا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

۱۶۵۱. حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْمُسَاوِيرِ الْجُمَيْرِيِّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يَبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

باب

حضرت ابن بربہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چار آدمیوں سے محبت کا حکم فرمایا اور بتایا کہ میں بھی ان چار سے محبت کرتا ہوں۔ عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں ان کے نام بتائیے۔ آپ نے فرمایا حضرت علی بھی ان میں سے ہیں، تین مرتبہ فرمایا (علاوہ ازیں) حضرت ابوذر، مقداد اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہم ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے محبت رکھنے کا حکم دیا اور بتلایا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) بھی ان کو محبوب رکھتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف

۱۶۵۲. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَرَّارِيُّ ابْنُ بَنِي السُّدِيِّ نَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ بَرْدِةٍ عَنْ أَبِي بَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِّهُمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِنْهُمْ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانَ وَأَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ.

باب

حضرت حبشی بن جنادہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور میری طرف سے میرے اور علی کے سوا کوئی دوسرا ادا نہیں کر سکتا یہ حدیث

۱۶۵۳. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى نَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَبِشَةَ بِنْتِ جَنَادَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ مَتْنِي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ هَذَا حَدِيثٌ

حسن غریب صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس حالت میں حاضر ہوئے کہ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اگر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے صحابہ کرام کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس باب میں زبیر بن ابی اوفی سے بھی روایت مذکور ہے۔

باب ۵

۱۶۵۵۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَاعِبُ اللَّهِ عَنْ مُوسَى عَنْ عِيسَى بْنِ عَمْرٍاءَ عَنِ الشَّيْخِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرًا فَقَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَا كُلُّ مَعِيَ هَذَا الطَّيْرِ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ هَذَا أَحَدِيثُ غَرِيبٌ لَا نَحْنُ مِنْ حَدِيثِ الشَّيْخِ إِلَّا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَقَدْ رَوَى هَذَا أَحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجَدَ عَنْ أَنَسٍ وَالشَّيْخِ إِسْمَاعِيلَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَدْ أَدْرَكَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَمَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (پکا ہوا) ایک پرندہ رکھا تھا۔ آپ نے دعا مانگی یا اللہ! مخلوق سے اپنے محبوب ترین شخص کو میرے پاس لائے تاکہ وہ میرے ساتھ پرندہ کھائے اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور انہوں نے حضور کے ساتھ وہ پرندہ کھایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ حدیث سدی سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے متعدد طریق سے مروی ہے۔ سدی کا نام اسماعیل بن عبدالرحمن ہے انہوں نے حضرت انس بن مالک کو پایا اور حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو بھی دیکھا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن ہند جلی سے روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جب میں کچھ مانگتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرماتے اور اگر میں خاموش رہتا تو حضور مجھ سے ابتداء فرماتے یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ أَسَدٍ الْبَعْدَاوِيُّ نَاعِبُ النَّظَرِ بْنِ شَيْلٍ أَنَا عَرَفْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي وَإِذَا سَكَتُ ابْتَدَأَنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمِنْ هَذَا الرَّجُلِ.

باب ۵۵

۱۶۵۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى نَا مُحْتَمِدُ بْنُ عُمَرَ التُّرُومِيُّ نَا شَرِيكُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنِ الصَّنَائِحِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا ذَا رُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مُتَّكَرٌ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ شَرِيكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا أَفِيهِ عَنِ الصَّنَائِحِيِّ وَلَا نَعَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الثَّقَاتِ غَيْرَ شَرِيكٍ وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

۱۶۵۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِعُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مَسَارٍ عَنْ عَاهِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَمَّا وَيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَمَّا تُرَابٍ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتُ فَلَا ثَأَنَ قَالَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ أَسُبَّهُمَا لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةً مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُبِّ التَّعَمُّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ وَخَلْفَهُ فِي بَعْضِ مَغَارِيهِ فَقَالَ لَنَا عَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَخْلِفُنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبُوَّةَ بَعْدِي وَسَمِعْتُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَا عِطَاطَ الرَّائِيَةِ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَتَنَّاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا قَالَ فَاتَاهُ وَبِهِ رَمَدٌ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَدَفَعَهُ الرَّائِيَةُ إِلَيْهِ فَفَتَحَهُ اللَّهُ وَأَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ تَدْعُو أَبْنَاءَ نَاو. أَبْنَاءَ كُمْ وَنِسَاءَ كُمْ الْآيَةُ دَعَا رَسُولُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حکمت کا گھر ہوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے دروازہ ہیں۔ یہ حدیث غریب منکر ہے۔ بعض لوگوں نے اسے شریک سے روایت کیا اور صنایحی کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ ہم اس روایت کو شریک کے سوا کسی اور ثقہ سے نہیں جانتے اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان نے انہیں حکم دیا اور پوچھا کہ تم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا نہیں کہنے اس کی کیا وجہ ہے انہوں نے فرمایا مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تین باتیں یاد ہیں اس لیے میں ہرگز ان کو برا بھلا نہیں کہوں گا۔ مجھے ان تین باتوں میں سے ایک کا سبھی حصول سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گفتگو فرماتے تھے اس وقت آپ نے انہیں کسی غزوہ کے موقعہ اپنا نائب مقرر کیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے غزوتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے نزدیک تمہارا مرتبہ وہ مقام وہی ہو جو حضرت موسیٰ کے نزدیک حضرت ہارون کا تھا اور علیہا السلام البتہ یہ کہ میرے بعد نبوت نہیں۔ حضرت سعد فرماتے ہیں میں نے خیبر کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ و رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ و رسول اس کو محبوب رکھتے ہیں۔ بلاوی فرماتے ہیں ہم سب اس بات کے منتظر رہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلاؤ راوی فرماتے ہیں وہ حاضر ہوئے اس وقت ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اپنا عاب مبارک ان کی آنکھوں میں لگایا اور جھنڈا عنایت فرمایا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں خیر فتح فرمایا۔ نیز یہ آیت نازل ہوئی ”نذع ابنا دنا و ابناکم“ اتم تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ، ۳

حضرت اسحق بن برادر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شکر بھیجے ایک کا امیر حضرت علی بن ابی طالب کو مقرر فرمایا جبکہ دوسرے شکر کے امیر حضرت خالد بن ولید مقرر فرمائے۔ اور فرمایا جنگ کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں شکروں کے امیر ہوں گے۔ راوی فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک قلعہ فتح کیا اور اس سے ایک نوٹری حاصل کی۔ اس پر حضرت خالد بن ولید نے ان کی بھیلی میں ایک خط نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھا اور مجھے دے کر بھیجا میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا حضور نے خط پڑھا تو دغصہ سے آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا۔ پھر فرمایا تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے اور اللہ و رسول کو وہ محبوب ہے راوی فرماتے ہیں میں نے کہا میں اللہ تعالیٰ کی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے پناہ چاہتا ہوں میں تو محض قاصد ہوں اس پر انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف؟

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کوبلایا اور ان سے سرگوشی کی۔ تو لوگوں نے کہا اپنے بچا زاد بھائی کے ساتھ حضور کی سرگوشی طویل ہو گئی۔ رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ان سے سرگوشی تمہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے سرگوشی فرمائی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اجہم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابن فضیل کے غیر نے بھی اسے اجہم سے روایت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سرگوشی کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان سے سرگوشی کی۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدِّيًّا وَقَاطِمَةً وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ هُوَ لَا يَأْهُلِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ حَقِيقٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ .

باب ۵۶

۱۶۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا الْأَحْوَصُ بْنُ جَدَّابٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَيْنِ وَأَمَرَ عَلَى إْحْدَهُمَا عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَلَى الْآخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَقَالَ إِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلَيَّْ قَالَ فَا فَتَحَّ عَلَى حَصَنًا فَأَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِيَ خَالِدٌ كِتَابًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْشُرُ بِهِ قَالَ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ ثُمَّ قَالَ مَا تَرَى فِي رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ قُلْتُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَمِنْ غَضَبِ رَسُولِهِ وَإِنَّمَا أَنَا رَسُولُ فَكَتَبَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَحْنُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ .

باب ۵۷

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْأَحْلَحِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَأَتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَحْوَاهُ مَعَ ابْنِ عِمَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُنْتَجَيْتُهُ وَلَكِنَّ اللَّهَ اُنْتَجَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْأَحْلَحِ وَقَدْ سَأَوَاهُ غَيْرُ ابْنِ فَضِيلٍ عَنِ الْأَحْلَحِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَلَكِنَّ اللَّهَ اُنْتَجَاهُ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ اُنْتَجِي مِنْهُ .

باب ۵

۱۶۶۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ بِأَنَّ ابْنَ قُصَيْبٍ
عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِحَدِيثٍ أَنْ يَجْنِبَ
فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرِكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ
الْمُنْذِرِ قُلْتُ لِمَ ابْنُ صَرْدٍ مَا مَعْنَى هَذَا
الْحَدِيثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِحَدِيثٍ يَسْتَطِرُّهُ جَنْبًا
غَيْرِي وَغَيْرِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا
نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ
إِسْمَاعِيلَ مَتَى هَذَا الْحَدِيثُ وَاسْتَعْرَبَهُ.

باب ۵

۱۶۶۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى نَا عَلِيٍّ
بْنُ عَائِشٍ عَنْ مُسْلِمِ الْمَلَائِكِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ بَحِثْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ
وَصَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الْاِثْنَاءِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُسْلِمِ الْأَعْوَرِ وَ مُسْلِمِ
الْأَعْوَرِ لَيْسَ عَنْهُمْ بِذَلِكَ الْقَوِيُّ وَقَدْ
رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ حَيْثَ عَنْ
عَلِيٍّ نَحْوُ هَذَا.

۱۶۶۳- حَدَّثَنَا التَّائِسُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ
نَا أَبُو نَعِيمٍ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَذِيبٍ عَنْ
يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ
سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ وَمَنْ يَمْنُلُكَ هَارُونَ
مِنْ مُوسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ
رَوَى مِنْ غَيْرٍ وَجَدَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْرَبْتُ هَذَا الْحَدِيثَ
مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ.

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ
سے فرمایا اے علی! میرے اور میرے سوا کسی کو
اس مسجد میں جنبی ہونا جائز نہیں علی بن منذر کہتے
ہیں میں نے ضرار بن مرد سے اس حدیث کا
مطلب پوچھا تو انہوں نے فرمایا گزرنا مراد ہے۔ یہ
حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق
سے پہچانتے ہیں۔

امام بخاری نے مجھ سے یہ حدیث سنی اور
اسے غریب کہا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سووار کے دن مبعوث ہوئے اور منگل
کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نماز پڑھی۔ یہ حدیث
غریب ہے ہم اسے صرف مسلم اعور کی روایت سے
پہچانتے ہیں۔ مسلم اعور متنبین کے نزدیک کچھ قوی
نہیں بواسطہ مسلم اور جبہ حضرت علی رضی
اللہ عنہ سے بھی اس کے ہم معنی
مردی ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہیں مجھ
سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام
کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق
مردی ہے اور یحییٰ بن سعید انصاری کی
روایت سے غریب ہے۔

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَفِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ وَابْنِ أَرْقَمَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَأَوْسَلَمَةَ.

باب ۵۸

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّائِزِيُّ نَا بُرَاهِيْمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَلَدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ لَيْسَةَ الْأَبْوَابِ إِلَّا بِأَبِ عَلِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْنَاهُ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَخِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنِ وَحُسَيْنٍ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِيَ فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْنَاهُ مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

باب ۵۹

۱۶۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا بُرَاهِيْمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَلَدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَوَّلُ مَنْ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہیں مجھ سے وہی تعلق ہے، جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اس باب میں حضرت سعد، زید بن ارقم، ابو سہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازہ کے سوا تمام، دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے اس سند کے ساتھ شعبہ سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جو شخص مجھ سے ان دونوں سے اور ان کے ماں باپ سے محبت کرے وہ قیامت کے دن میرے درجہ میں میرے ساتھ ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے جعفر بن محمد کی روایت سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے بواسطہ

صَلَّى عَلَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لِأَنَّهُ
مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَلْبَرٍ الْأَمْنِيِّ حَدِيثُ مُحَمَّدِ
بْنِ حُمَيْدٍ وَابْنِ أَبِي بَلْبَرٍ رَأْسُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُبَيْمٍ وَقَالَ
بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ
أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فَاسْلَمَ عَلَى وَهُوَ غُلَامٌ أُمَّتُ
ثَمَانَ سِنِينَ وَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ
خَدِيجَةُ .

١٦٦٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ
 الْمُثَنَّى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو
 بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ
 عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَنِي
 قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ
 التَّخِيعِيِّ فَأَنكَرَهُ وَقَالَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ
 الصِّدِّيقُ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو حَمَةَ
 إِسْمُهُ طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ .

باب ۵۸۲

١٦٩. حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي
يَحْيَى بْنُ عِيسَى الرَّمْلِيُّ نَاحِييَ بْنَ عِيسَى الرَّمْلِيُّ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَقَدْ عَهِدَ إِلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا الْمُؤْمِنُ وَلَا
يُبْغِضُكَ إِلَّا الْمُنَافِقُ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَنَا مِنَ
الْقَرَنِ الَّذِينَ دَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

١٦٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ
أَبِي الْجَدَّاحِ قَالَ جَابِرُ بْنُ صَبِيحٍ قَالَ حَدَّثَنِي
أُمُّ شَرَّاحِيلَ قَالَتْ حَدَّثَنِي أُمُّ عَطِيَّةَ
قَالَتْ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شعبہ البولج کی روایت سے ہم اسے محمد بن حمید کی حدیث سے پہچانتے ہیں۔ البولج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے بعض علماء نے فرمایا مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے، حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اسلام لاتے وقت آٹھ برس کے تھے اور عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اسلام لائیں۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام لائے
عمر بن مرہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم نخعی سے اس
کا ذکر کیا تو انہوں نے اس کو صحیح
نہ سمجھا اور فرمایا سب سے پہلے
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اسلام
لائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو حمزہ کا نام
طلحہ بن زید ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد
فرمایا کہ تجھ سے مومن ہی محبت رکھے گا اور
تجھ سے بغض رکھنے والا منافق ہی ہوگا۔ حضرت
عدی بن ثابت فرماتے ہیں میں اس دور
(کے لوگوں) میں ہوں جن کے لیے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی اس میں تھے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھائے دعا مانگتے ہوئے سنا یا اللہ! اس

وقت تک میرا وصال نہ ہو جب تک تو مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نہ دکھا دے۔ یہ حدیث غریب حسن ہے ہم اسے اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

مناقب حضرت ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جنگ احد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہیں تھیں آپ نے چٹان پر چڑھنا چاہا تو نہ چڑھ سکے چنانچہ آپ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھا کر اوپر چڑھے یہاں تک کہ چٹان پر تشریف فرما ہوئے۔ راوی فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا طلحہ نے (اپنے لیے جنت) واجب کر لی یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زمین پر چلتا پھرتا شہید دیکھ کر خوش ہونا چاہے وہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو دیکھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف صلت بن دینار کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے صلت بن دینار کے بارے میں کلام کیا اور ضعیف قرار دیا۔ محدثین نے صالح بن موسیٰ کے بارے میں بھی کلام کیا ہے

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرے کانوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے سنا آپ نے فرمایا طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما جنت میں میرے

جِئْنَا فِيهِمْ عَلَى قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَايِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَا تُمِتَّنِي حَتَّى تُرِيَنِي عَلَيَّاهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ إِثْمَانَعْرِفْنَا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ .

مناقب ابی محمد طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَائِبُ نُسْرُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دَرْعَانِ فَهَمَّ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ فَصَعِدَ إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجَبَ طَلْحَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

۱۶۷۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَالِحٍ عَنْ مُوسَى بْنِ الصَّلْتِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَهِيدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الصَّلْتِ بْنِ دِينَارٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الصَّلْتِ بْنِ دِينَارٍ وَضَعْفًا وَتَكَلَّمُوا فِي سَالِحِ بْنِ مُوسَى .

۱۶۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَائِبُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَتُورٍ الْعَنْزِيُّ عَنْ عُقَيْبَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ الْبَيْشَكِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أُذُنِي مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ

مناقب حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے دن میرے لیے اپنے والدین کو جمع فرمایا آپ نے فرمایا اے زبیر! میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرے حواری (مددگار) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرے حواری حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ابو نعیم نے اس میں اتنا اضافہ کیا کہ غزوہ احزاب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے پاس دشمن قوم کی خبر کون لائے گا؟ تین مرتبہ پوچھا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں یہ حدیث حسن صحیح ہے

حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کی صبح اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو وصیت کے دوران فرمایا میرا کوئی عضو ایسا نہیں جو نبی کریم صلی علیہ وسلم کے ہمراہ رخصی نہ ہوا ہو یہاں تک کہ زخم شرمگاہ تک پہنچ گیا۔

مناقب الزبیر بن العوام رضی اللہ عنہ

۱۶۷۶۔ حَدَّثَنَا هُشَامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ هُشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ جَمَعَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُويَّ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَقَالَ لَا يَأْتِي وَأُرْقَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۵۸۳

۱۶۷۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مَعًا وَيَّةُ بْنُ عَمْرِو نَا زَائِدًا عَنْ عَصِيحٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَ الزُّبَيْرِ بَنُ الْعَوَامِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُقَالُ الْحَوَارِيُّ النَّاصِبُ.

باب ۵۸۴

۱۶۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَضْرَتِيُّ وَابُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْكَدِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيُّ الزُّبَيْرِ وَنَا أَبُو نُعَيْمٍ فِيهِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ وَقَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَيْرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا قَالَهُ ثَلَاثًا قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ۵۸۵

۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ هُشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَوْصَى الزُّبَيْرُ إِلَى ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَبِيحَةَ الْجَبَلِ فَقَالَ مَا مَنَنْتُ بِعُضْوٍ إِلَّا وَقَدْ جُرِحَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى

یہ حدیث حماد بن زید کی روایت سے حسن غریب ہے۔

ذَلِكَ إِلَى فَرْجِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ.

مناقب حضرت عبدالرحمن بن عوف

مَنَاقِبُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

عَوْفُ الزَّهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۶۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ

مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ

وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي

الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ

وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ

أَبِي وَقَاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي

الْجَنَّةِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَدْرَاحِ فِي الْجَنَّةِ

أَخْبَرَنَا أَبُو مُصْعَبٍ قَرَأَهُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ

مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَحْوَهُ وَلَعَزِيدٌ كُرْفِيذٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ

عَوْفٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا وَهَذَا

أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ.

۱۶۸۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مَسْمَارٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ

أَبْنِ أَبِي قَتَيْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عُمَرَ

بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ

أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا فِي لَيْلٍ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ

أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ

وَعُثْمَانُ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرُ

زہری رضی اللہ عنہ
حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، حضرت ابوبکر جنت میں، عمر جنت میں، علی جنت میں، طلحہ جنت میں، زبیر جنت میں، عبدالرحمن بن عوف جنت میں، سعد بن ابی وقاص جنت میں، سعید بن زید جنت میں اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم جنت میں (جائیں گے)

ابو مصعب نے بواسطہ عبدالعزیز بن محمد، عبدالرحمن بن حمید، حمید اور سعید بن زید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ لیکن اس میں عبدالرحمن بن عوف کا ذکر نہیں۔ یہ پہلی حدیث سے اصم ہے۔

عبدالرحمن بن حمید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید نے ایک مجلس میں ان سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آدمی جنت میں (جائیں گے) حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت عبدالرحمن، حضرت ابوعبیدہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم۔ راوی فرماتے ہیں حضرت سعید بن زید نو آدمیوں کا نام گن کر دسویں

سے خاموش ہو گئے۔ لوگوں نے کہا ابو اعمور! ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتے ہیں (بتائیے) دسواں کون ہے انہوں نے فرمایا تم نے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دی ہے۔ ابو اعمور جنتی ہیں۔ یعنی میں خود دسواں آدمی ہوں۔ ابو الاعمور، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں یہ حدیث پہلی روایت سے اہم ہے۔

عُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاحٍ قَالَ فَعَدَّ هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ نَشَدُكَ اللَّهُ يَا أَبَا الْأَعْوَرِ مِنَ الْعَاشِرِ قَالَ نَشَدُ تَمُونِي يَا اللَّهُ أَبُو الْأَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ قَالَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَسَمِعْتُ مُحْتَدًا يَقُولُ هَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَوَائِثِ الْأُولَى.

بَابُ ٥٨

١٢٨٢ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ مُمْصَرَعٍ عَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِنْ أَمَرْتُكُمْ لِمَا يُهَيِّئُ بَعْدِي وَلَنْ يَصِيرَ عَلَيْكُمْ إِلَّا الصَّابِرُونَ قَالَ ثُمَّ تَقُولُ عَائِشَةُ فَشَفَى اللَّهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسِيلِ الْجَنَّةِ تُرِيدُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ كَانَ وَصَلَ أَرْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ يَبِيعُ يَارُبْعِينَ أَلْفًا هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

١٢٨٣ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ بَيْنَ الشَّهِيدِ الْبَصَرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَا قَامَ قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أَوْصَى بِحَدِيثَةٍ لِأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ يَبِيعُ يَارُبْعَ مِائَةِ أَلْفٍ هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ غَرِيبٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ازواج مطہرات کو مخاطب کر کے) فرمایا تمہارا معاملہ ان باتوں میں سے ہے جو میرے لیے اپنے بعد کے بارے میں پریشان کن ہے۔ اور تم پر صرف صبر کرنے والے ہی صبر کر سکیں گے۔ راوی فرماتے ہیں پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا (ابو سلمہ) اللہ تعالیٰ تمہارے والد عبد الرحمن بن عوف کو جنت کی سلسیل سے پلائے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو اس قدر بھجایا جو چالیس ہزار میں فروخت ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے امہات المؤمنین کے لیے ایک باغ کی وصیت فرمائی جو چار لاکھ میں فروخت ہوا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مناقب حضرت ابواسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ

آپ کے والد ابو وقاص کا نام مالک بن وہیب ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بارگاہ الہی میں) عرض کیا یا اللہ! حضرت سعد

مَنَاقِبُ أَبِي إِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَسْأَلُ أَبِي وَقَّاحٍ مَالِكُ بْنُ مُهَيَّبٍ ١٢٨٤ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَدَوِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْفٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعْدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ
وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
قَبِيصِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اللَّهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ -

باب ۵۸۵

۱۶۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ
الْأَشَجُّ قَالَا نَا أَبُو سَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَخِي فَلْيُرِنِي
أَمْرًا وَخَالَكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ
إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُجَالِدٍ وَكَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِي
زُهْرَةَ وَكَانَتْ أُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ بَنِي زُهْرَةَ لِذَاكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَذَا أَخِي -

باب ۵۸۶

۱۶۸۶- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ
نَاسِفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ وَيَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ سَمَاعًا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ عَلِيُّ
مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَمَّا يَوْمَ أُحُدٍ
إِذَا فِي الدَّائِي وَأُخِي إِذَا فِيهَا الْخَلَامُ الْخَذُورُ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُجْتَمِعٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ
وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ يَحْيَى
بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ -

۱۶۸۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَثِيرِ عَنْ سَعْدٍ
وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ
قَالَ جَمَعَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبَوِيهِ يَوْمَ أُحُدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرے ماموں ہیں کوئی شخص
مجھے (ان جیسا) اپنا ماموں دکھائے یہ حدیث حسن غریب
ہے ہم اسے صرف مجالد کی روایت پہچانتے ہیں حضرت سعد
کا تعلق زہرہ سے تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی والدہ ماجدہ بھی قبیلہ بنی زہرہ سے تھیں اسی
لئے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ
میرے ماموں ہیں -

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد کے علاوہ کسی کے لئے
اپنے والدین کو جمع نہیں فرمایا غزوہ احد کے دن ان
کے لئے فرمایا اے نوجوانوں! تم پر میرے ماں باپ
قربان ہوں انیر بھینگو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس
باب میں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی
روایت ہے متعدد افراد نے یہ حدیث بواسطہ
یحییٰ بن سعید حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ
سے روایت کی -

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے احد کے دن میرے لئے اپنے
والدین کرمین کو جمع فرمایا یہ حدیث صحیح ہے
بواسطہ عبد اللہ بن شداد بن ہاد، حضرت علی رضی

اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سعد کے علاوہ کسی کے لئے اپنے والدین کو جمع فرماتے نہیں سنا جنگ احد کے دن میں نے سنا آپ نے فرمایا اے سعد! میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں تیرے پھینکو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

صالح مرد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ایک رات بیدار رہے اس موقع پر آپ نے فرمایا کاش کوئی صالح مرد آج رات میری پاسبانی کرنا ام المؤمنین فرماتی ہیں اسی دوران ہم نے ہتھیاروں کی جھنکار سنی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے؟ عرض کیا سعد بن ابی وقاص ہوں آپ نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ حضرت سعد نے عرض کیا میرے دل میں آپ کے بارے میں کچھ فکر ہوا تو میں پاسبانی کی خاطر حاضر ہوا ہوں، (یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعا دی اور آرام فرما ہو گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مناقب حضرت ابوالاعور سعید بن زید

بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نو (۹) آدمیوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر وہ سو برس آدمی کے بارے میں بھی گواہی دوں تو گناہ گار نہ ہوں گا

رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ۱۶۸۸. حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَوَكِيْعُ نَاسُفِيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْهِدُنِي أَحَدًا أَبَوِيَّ إِلَّا لِسَعْدٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَوْمَ أَحَدٍ يَقُولُ إِنْ مَرَّ سَعْدٌ فِدَاكَ أَبِي وَآمِي هَذَا أَحَدٌ يَنْتَ صَحِيْحٌ.

باب ۵۹

۱۶۸۹. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَثِيْبِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رِبْعَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَرَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامَ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السَّلَاحِ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُ أَحْرُسَهُ فَدَاعَا لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

مَنَاقِبُ أَبِي الْأَعْوَرِ وَلَا سُمِّيَ سَعِيدًا بَنُ زَيْدٍ بَنِ عَمْرٍو بَنِ نَفِيْلٍ رَافِي اللَّهِ عَنْهُ.

۱۶۹۰. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمُ اَنَا حُصَيْنٌ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ بَنِ عَمْرٍو بَنِ نَفِيْلٍ أَنَّهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى التَّسْعَةِ أَهْلَهُمْ

پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمایا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کوہ جرا پر تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حراء ٹھہر جا کیونکہ تجھ پر نبی صدیق اور شہید ہی تو ہیں۔ پوچھا گیا وہ کون تھے؟ حضرت سعد نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم پوچھا گیا دسواں کون تھا؟ حضرت سعد نے فرمایا میں تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بواسطہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

احمد بن منیع نے بواسطہ حجاج بن محمد، شعبہ، حرب بن صبیح، عبدالرحمن بن احنس اور سعید بن زید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے اہم معنی روایت نقل کی۔

مناقب حضرت ابو عبیدہ بن عامر بن جراح رضی اللہ عنہ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عیسائی سردار اداس کانائب، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے ساتھ اپنا امین بھیجئے۔ آپ نے فرمایا میں عنقریب تمہارے ساتھ (ایسا) امین بھیجوں گا جو واقعی امین ہوگا۔ اس پر لوگ اس کے خواہشمند (اور عریض) ہوئے لیکن نبی کریم نے حضرت ابو عبیدہ کو بھیجا۔ ابواسحاق جب صلہ بن زفر سے یہ حدیث روایت کرتے تو فرماتے ہیں تے یہ روایت صلہ سے ساٹھ سال سے سن رکھی ہے، یہ حدیث حسن صحیح ہے، حضرت ابن عمر اور حضرت انس سے روایت ہے نبی اکرم نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں محمد بن بشیر بواسطہ سلم بن قتیبہ و ابو داؤد، شعبہ اور ابواسحاق، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ كَرَأْسُ أَخِي قِيلَ وَكَيْفَ ذَلِكَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِجَاءٍ فَقَالَ أَتُبْتُ حِجَاءَ قَاتٍ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قِيلَ وَمَنْ هُوَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قِيلَ فَمَنْ الْعَاشِرُ قَالَ أَنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاجِيًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ الْحَرِثِ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

مناقب ابی عبیدہ بن عامر بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ تَأْوِيلُهُ نَاسُفِيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صَلَّةِ بْنِ سَافِدٍ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا أَيْعَثُ مَعَنَا أَمِينًا قَالَ فَإِنِّي سَابَعْتُ مَعَكُمْ أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَأَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عَبِيدَةَ قَالَ وَكَانَ أَبُو إِسْحَاقَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ صَلَّةٍ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْذُ سِتِّينَ سَنَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عَبِيدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

امام ترمذی فرماتے ہیں، میں کہتا ہوں صلہ بن زفر سونے کا ہے (یعنی نہایت عمدہ راوی ہیں)

بُنْ بِشَارٍ نَاسِلُوْهُنَّ قُتَيْبَةَ وَابُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي قُلْتُ صَلَّةُ بَنٍ زَكَرْمٍ ذَهَبٌ -

حضرت عبداللہ بن شفیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا نبی اکرم کے نزدیک کون صحابی زیادہ محبوب تھے، ام المومنین نے فرمایا حضرت ابوبکرؓ میں نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا حضرت عمرؓ پوچھا پھر کون؟ ام المومنین نے فرمایا حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ حضرت فرماتے ہیں میں نے پوچھا پھر کون زیادہ محبوب تھا اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔

۱۶۹۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ الدَّوْرَقِيُّ تَابِعُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَفِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَيْ أَحَبَّ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ فَسَكَتَتْ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکرؓ کیا ہی اچھے آدمی ہیں۔ عمرؓ کیا ہی اچھے انسان ہیں اور حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کیا ہی اچھے آدمی ہیں (رضی اللہ عنہم) یہ حدیث حسن ہے ہم اسے حدیث سمیع رضی اللہ عنہ سے پہچانتے ہیں۔

۱۶۹۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ تَابِعُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعَمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ نِعَمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعَمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سَهِيلٍ -

مناقب حضرت ابو الفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ۔

مَنَاقِبُ أَبِي الْفَضْلِ عَمْرِو النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ حالت غصہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے میں اس وقت آپ کے پاس موجود تھا حضور اکرم نے پوچھا آپ کو غصہ کیوں آیا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے باپے ہیں قریش کی عجیب حالت ہے جب باہم ملتے ہیں تو خوشی خوشی ملتے ہیں لیکن جب ہم سے ملاقات کرتے ہیں تو حالت ہی غیر ہوتی ہے۔ راوی فرماتے ہیں (یسنکر) نبی اکرم غصہ میں آگئے یہاں تک کہ چہرہ الود سرخ ہو گیا پھر فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہ

۱۶۹۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ تَابِعُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ ثَنَى عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَغْضَبًا وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا أَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كُنَّا وَلِقَرَشٍ إِذَا تَلَقَّوْا بَيْنَهُمْ تَلَقَّوْا بِوُجُوهِهِ مُبْشَرَةً وَإِذَا تَلَقَّوْا لَقَّوْنَا بِخَيْرٍ ذَلِكَ قَالَ فَخْضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْمَرَ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي

ہوگا جب تک وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر تم سے محبت نہ رکھے۔ پھر فرمایا اسے لوگو! جس نے میرے چچا کو ازیت پہنچائی، اس نے مجھے تکلیف دی۔ بے شک آدمی کا چچا، باپ کی مثل ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۹۱

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّدَوِيُّ عَنْ نَاشِبَةَ قَاوَدَاءَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبَّاسُ عَمَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صُنُو أَبِيهِ هَذَا أَحَدَايْتُ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

باب ۵۹۲

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّدَوِيُّ عَنْ نَاشِبَةَ بْنِ جَوَيْرِثَ عَنْ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْعَبَّاسِ إِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صُنُو أَبِيهِ وَكَانَ عَمْرُكَ لَمْ يَكُنْ فِي صَدَاقَتِهِ هَذَا أَحَدَايْتُ حَسَنٌ۔

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ عَنْ نَاصِبَةَ ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ إِذَا كَانَ غَدَاةَ الْاِثْنَيْنِ فَأَتَيْتَنِي أَنْتَ وَدَوْلَاكَ حَتَّى أَدْعُوكَ لَهْوٍ بَدْعَةٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا وَوَلَدَاكَ فَخَدَاوَعَدَاوَنَا مَعَهُ فَأَلْبَسَنَا كِسَاءً شَوْ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِمْ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تَعَادِرُ ذُنُوبًا اللَّهُمَّ احْفَظْ فِي وَلَدِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عباس رضی اللہ عنہ، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ اور آدمی کا چچا باپ کی مثل ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حدیث ابو الزناد سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا آدمی کا چچا باپ کی مثل ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ان کی زکوٰۃ کے بارے میں پوچھا تھا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب پیر کی صبح ہو تو خود بھی میرے پاس آنا اور اپنے صاحبزادوں کو بھی لانا تاکہ میں ایسی دعا مانگوں جو آپ کے لئے اور آپ کی اولاد کے لئے نفع بخش ہو۔ حضرت عباس ہمیں لے کر پیر کی صبح حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک چادر اوڑھ کر دعا مانگی یا اللہ! حضرت عباس اور ان کی اولاد کی ظاہری و باطنی مغفرت فرما۔ جو ایک گناہ بھی نہ چھوڑے یا اللہ! تو ان کو ان کی اولاد میں معزز

رکھ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

مناقب حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو جنت میں فرشتوں کے ہمراہ اڑتے دیکھا ہے۔ یہ حدیث ابوہریرہ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبداللہ بن جعفر کی روایت سے پہچانتے ہیں: یحییٰ بن معین وغیرہ نے عبداللہ بن جعفر کو ضعیف کہا ہے۔ یہ علی بن مدینی کے والد ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت جعفر سے بہتر نہ کسی نے جو نبیاں پہنیں، نہ اونٹنی پر سوار ہوا اور نہ ہی گھوڑے کی زین پر سوار ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم صویرت و سیرت میں میرے مشابہ ہو۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں باوجود زیادہ علم رکھنے کے صحابہ کرام سے قرآنی آیات کے بارے میں صرف اس لئے پوچھ کرنا تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلا دیں۔ میں جب حضرت جعفر بن

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

مناقب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَاعَبُ اللّٰهُ بَنْتُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَقَدْ ضَعَّفَ يَحْيَى بْنُ مُعِينٍ وَغَيْرُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَهُوَ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعَبُ اللّٰهُ الْوَهَّابُ الشَّعْفِيُّ نَاخَالِدُ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا احْتَدَى النَّعَالُ وَلَا اِنْتَعَلَ وَلَا رَكِبَ الْمَطَايَا وَلَا رَكِبَ الْكُومَ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ جَعْفَرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ نَاعَبُ اللّٰهُ بَنْتُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَفِي الْحَدِيثِ فِصَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَّجِيدٌ۔

۱۷۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَاعَبُ اللّٰهُ بَنْتُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو يَحْيَى التَّمِيمِيُّ نَا إِبْرَاهِيمَ أَبُو إِسْحَاقَ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَسْأَلَ الرَّجُلَ

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْآيَاتِ
مَنْ الْقُرْآنِ أَنَا أَعْلَمُ بِهَا مِنْهُ مَا سَأَلْتُ إِلَّا لِيُطْعِمَنِي
شَيْئًا فَكُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ جَعَفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَمْ يُجِبْنِي
حَتَّى يَذْهَبَ بِي إِلَى مَنْزِلَتِي فَيَقُولُ لِإِمْرَأَتِهِ يَا
أَسْمَاءُ اطْعِمِينِي فَإِذَا اطْعَمْتَنِي أَجَابَنِي وَكَانَ جَعْفَرُ
يُحِبُّ الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ
وَيُحَدِّثُونَهُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُكَنِّيهِ بِأَبِي الْمَسَاكِينِ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ وَأَبُو اسْحَاتِ الْمَخْزُومِيُّ هُوَ ابْنُ إِدْرِيسَ بْنِ
الْفَضْلِ الْمَدِينِيِّ وَقَدْ تَكَلَّفَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ
الْحَدِيثِ مِنْ قَبْلِ حَفْظِهِ.

مَنَاقِبُ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ
بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

۱۷۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ
الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ
ابْنِ أَبِي نَعْرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا
شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ
نَا جَرِيرٌ وَابْنُ فَضِيلٍ عَنْ يَزِيدَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ
صَحِيحٌ حَسَنٌ وَابْنُ أَبِي نَعْرِ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي
نَعْرِ الْبَجَلِيُّ الْكُوفِيُّ.

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ وَعَبْدُ بْنُ
حُمَيْدٍ قَالَا نَا خَالِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ
الْمَدْفَعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ زَيْدٍ بْنِ
الْمُهَاجِرِ قَالَ أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ
النَّبَالِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ

ابی طالب سے پوچھنا تو وہ جواب نہ دیتے یہاں
تک کہ مجھے اپنے گھر لے جاتے اور اپنی زد و
جہ سے فرماتے اے اسماء! ہمیں کھانا کھلاؤ جب وہ
ہمیں کھانا کھلا کر فارغ ہوتیں۔ تو حضرت جعفر مجھے
جواب دیتے۔ حضرت جعفر مساکین سے محبت رکھتے
ان کے ساتھ بیٹھتے اور ان سے گفتگو کرتے، نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ابوالمساکین کی کنیت سے
پکارتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابو مخزومی سے
ابو ابراہیم بن فضل مدینی مراد ہیں، بعض محدثین نے
ان کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

مناقب حضرت امام حسن و امام حسین
رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت حسن اور
حضرت حسین رضی اللہ عنہما جنتی تو جوانوں کے سردار ہیں
سفیان بن وکیع نے بواسطہ جریر اور ابن فضیل، یزید سے
اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ یہ حدیث صحیح حسن
ہے۔ ابن ابی نعیم سے مراد عبد الرحمن بن ابی نعیم
بجلی کوفی ہیں۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرماتے ہیں میں ایک لڑکی کسی کام کے لئے نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حضور باہر تشریف
لائے آپ کے پاس کچھ لیٹا ہوا تھا۔ مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ
وہ کیا چیز ہے۔ میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا تو پوچھا
آپ نے کیا چیز لیٹ رکھی ہے۔ آپ نے کپڑا ہٹایا تو
دیکھا کہ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما دونوں آپ کی

راؤں پر ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ یا اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی انہیں محبوب رکھ اور انہیں بھی جو ان سے محبت رکھیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

عبدالرحمن بن ابی نعم سے روایت ہے کہ ایک عراقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کپڑے پر مجھ پر کاخون لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا اس کی طرف دیکھو مجھ کے خون کا مسئلہ پوچھنا ہے حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے (نواسے) کو شہید کیا۔ اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما میرے دنیا کے بھول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ شعبہ نے اسے محمد بن ابی یعقوب سے روایت کیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ ابن ابی نعم سے عبدالرحمن بن ابی نعم بھی مراد ہیں۔

حضرت سلمیٰ سے روایت ہے فرماتی ہیں میں حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ رو رہی تھیں میں نے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں۔ انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ کی داڑھی مبارک اور سر اٹھ کر د آلود تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا میں ابھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت میں شریک ہوا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اہل بیت میں سے آپ کو کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا حسن

الْحَاجَّةُ فَخَدَجَ لَنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَلٍ عَلَى شَيْءٍ لَّا أَدْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَّتِي قُلْتُ مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَلٍ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَى وَرَكَيْهِ فَقَالَ هَذَا ابْنُ ابْنَائِي وَابْنَا ابْنَتِي اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَاجِبْهُمَا وَاجِبْ مَنْ يُحِبُّهُمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا عَقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَصْرِيُّ الْأَعْمَى نَاوَهْبُ بْنُ جَرِيدٍ بْنِ حَازِمٍ نَاوَهْبُ بْنُ أَبِي عُمَرَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُجْرَانَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ يُصِيبُ الثَّوبَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ انْظُرُوا إِلَى هَذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِيَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رِجَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ وَقَدْ رَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا وَابْنُ أَبِي نُجْرَانَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُجْرَانَ بَعْلِيٌّ۔

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَاوَهْبُ بْنُ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ نَاوَهْبُ بْنُ قَالَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي فِي الْمَنَامِ وَعَلَى رَأْسِهِ وَلِيَحْبَتِهِ الثَّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَالِ شَهَدَاتُ قَتَلَ الْحُسَيْنِ أَنْفًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَاوَهْبُ بْنُ خَالِدٍ شَيْخُ يُونُسَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ هِيَ رَأَتْهُ سَمِعَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ أَهْلَ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ
الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُولُ يَغَاظِمَةُ أَدْعَى
لِي ابْنِي فَيَشْتَرِيهِمَا وَيَضْمَهُمَا إِلَيَّ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ أَنَسٍ -

باب ۵۹

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ نَا الْأَشْعَثُ هُوَ ابْنُ
عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَتَالَ
صَعْدًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنْبَرُ
فَقَالَ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ يُصَلِّمُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ
بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يَحْكُمُ قَالَ يَعْنِي
الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ -

باب ۵۹

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَلِيُّ
بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ثَنِي أَبِي ثَنِي عَبْدِ اللَّهِ
بْنُ بَرِيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بَرِيْدَةَ يَقُولُ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا
إِذَا جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَبِيصَانِ
أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتُرَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُنْبَرِ فَمَلَهُمَا
وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَدَنِي اللَّهُ
إِنَّمَا أَمْرُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ إِلَى
هَذَيْنِ الصَّيْدِيَيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتُرَانِ فَكُرُّ
أَصْبَرُ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ
الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ -

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَدْرِفَةَ نَا إِبْرَاهِيمُ
ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حُثَيْبٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَعْقَى بْنِ مَرْثَةَ قَالَ قَالَ

اور حسین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
سے فرمایا کرتے میرے دونوں بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ پھر
آپ ان کو سونگھتے اور اپنے ساتھ چپٹاتے یہ حدیث
حضرت انس کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے
گئے اور فرمایا میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ تعالیٰ اس
کے ہاتھوں دو جماعتوں کے درمیان صلح کر لے
گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ راوی فرماتے ہیں، بیٹے
سے مراد امام حسن رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت ابوبریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔
اتنے میں حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما تشریف لائے
انہوں نے لال رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور وہ
گرتے پڑتے آ رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے
نیچے تشریف لائے اور دونوں کو اٹھایا اور سامنے بٹھالیا
پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد سچ ہے انما امواکم واولادکم
فتنہ (بے شک تمہارے مال اور اولاد آزمائش ہے)
میں نے ان بچوں کو دیکھا کہ وہ گرتے پڑتے آ رہے ہیں تو میں
صبر نہ کر سکا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر ان کو
اٹھایا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حسین بن واقد
کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت یحییٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسین رضی اللہ عنہ
مجھ سے ہیں اور میں حسین رضی اللہ عنہ سے ہوں اللہ تعالیٰ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُنَا مِنَ اللَّهِ
مِنْ حُسَيْنٍ أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سَبَطَ
مِنَ الْأَسْبَاطِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ -

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَاعَبِدُ الدَّرِمَاقِي
عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الدُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
لَوْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَشْبَهَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ مَجِيئٌ -

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعَبِدُ بْنُ
سَعِيدٍ نَاعَبِدُ بْنُ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ
قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشَبِّهُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجِيئٌ وَ
فِي أَكْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرِ الصَّدِيقِ وَابْنِ عَبَّاسٍ
وَابْنِ الزُّبَيْرِ -

۱۷۱۳۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ أَسْلَمٍ أُنْبَخْدَا دِثِي
نَا النَّظْرُ بْنُ شَيْبَةَ تَاهِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ حَفْصَةَ
بِنْتِ سَيْدِيٍّ قَالَتْ ثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ
كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زَيْدٍ فَنَجَّيْتُ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ
يَقُولُ يَقْضِيْبِ فِي أَنْفِهِ وَيَقُولُ مَا سَأَلْتُ
مِثْلَ هَذَا أَحْسَنًا لَوْ يَدُكَ قَالَ قُلْتُ أَمَا أَنْتَ
كَانَ مِنْ شَهْرِهِمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجِيئٌ غَرِيبٌ -

۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الدَّرْحَمَنِ
أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنْ هَافِي بْنِ هَافِي عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْحُسَيْنُ
أَشْبَهُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ
الْقُدْرَةِ إِلَى الدَّائِرَةِ وَالْحُسَيْنِ أَشْبَهُ بِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ أَشَقْلَ مِنْ
ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

اس شخص کو محبوب رکھتا ہے جو حضرت حسین رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت رکھے امام حسین اولاد میں
سے ایک فرزند ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے، فرماتے ہیں حضرت حسن
رضی اللہ عنہ سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے مشابہ کوئی نہ تھا۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حضرت
حسن بن علی رضی اللہ عنہما، آپ کے زیادہ مشابہ تھے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق
ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے بھی
روایات مذکور ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں میں ابن زیاد کے پاس موجود تھا حضرت امام حسین
رضی اللہ عنہ کا سر اتور لایا گیا تو وہ ایک جھڑی سے آپ کی
ناک پر مارنے لگا اور کہیں سے ان جیسا حسن نہیں دیکھا
تو پھر ان کا امام حسن رضی اللہ عنہ کا ذکر کیوں ہوتا ہے
حضرت انس فرماتے ہیں نے کہا وہ ان لوگوں میں سے تھے جو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سینہ سے سر
تک اور امام حسین رضی اللہ عنہ سینہ سے نیچے
آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سب
سے زیادہ مشابہ تھے۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے۔

۱۷۱۵۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا
أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمَارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ
قَالَ لَمَّا جِيءَ بِدَاوُسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ وَاصْحَابِهِ
نُصِدَتْ فِي الْمَسْجِدِ فِي الرَّجَّةِ فَأَنْتَهَيْتُ إِلَيْهِمْ
وَهُمْ يَقُولُونَ قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَذَا حَيَّةٌ
قَدْ جَاءَتْ تَخْلُلُ الدُّوَسَ حَتَّى دَخَلَتْ فِي مُنْخَرِي
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ فَمَكَثَتْ هُنَا ثُمَّ خَرَجَتْ
فَذَاهَبَتْ حَتَّى تَغِيَّبَتْ ثُمَّ لَوْ قَدْ جَاءَتْ
قَدْ جَاءَتْ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب ۵۹

۱۷۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
وَأَسْمَاءُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ
عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ
الْمُهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ
حَدِيقَةَ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ مَتَّى عَنْهُ لَكَ تَعْنِي
بِالْتَّبَعِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا لِي بِهِ
عَهْدًا مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَتَأْتِي مَتَّى فَقُلْتُ
لَهَا دَعِينِي أَرَى التَّبَعِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَصَلَّى مَعَهُ الْمُخْرِبَ وَاسْأَلَهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي
وَلَكِ فَاتَيْتُ التَّبَعِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمُخْرِبَ فَصَلَّى حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ
ثُمَّ انْفَلَدَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِي فَقَالَ مَنْ هَذَا
حَدِيقَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللَّهُ
لَكَ وَالْأَمْرُ هَذَا أَمَّا لَكَ لَوْ يَنْزِلُ الْأَمْرُ فَقط
قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبِّهِ أَنْ يَسْأَلَ
عَلَى وَيُبَشِّرَ فِي بَابِ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا النَّوْجِ

عمارہ بن عمیر سے روایت ہے جب عبید اللہ
ابن زیاد اور اس کے ساتھیوں کے سر لاکر مسجد کے
صحن میں ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر رکھے گئے۔
تو ان کے پاس گیا لوگ کہہ رہے تھے آگیا آگیا۔
اچانک دیکھا کہ ایک سانپ آیا وہ ان سروں کے
درمیان سے نکلتا ہوا ابن زیاد کے نقصانوں میں داخل
ہو گیا۔ حضورؐ کی دیر طہر کر چلا گیا یہاں تک کہ غائب
ہو گیا۔ لوگوں نے پھر کہا آگیا آگیا، دو یا تین مرتبہ
اس نے اس طرح کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے
میری والدہ نے مجھ سے پوچھا تم نے کب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے ملاقات کی۔ میں نے کہا اتنی مدت سے میں حضورؐ سے
نہیں مل سکا۔ یہ سن کر وہ رنجیدہ ہوئیں۔ تو میں نے عرض کیا
مجھے اجازت دیجئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
مغرب کی نماز پڑھوں اور تمہارے اور اپنے لئے
دعائے مغفرت کراؤں، پس میں حضورؐ کی خدمت میں
حاضر ہوا آپ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی یہاں تک
کہ آپ نے عشاء کی نماز پڑھی پھر چل پڑے میں بھی آپ
کے پیچھے ہو گیا میری آہٹ سن کر فرمایا کون ہے یہ حذیفہ
ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا تجھے کیا کام ہے،
اللہ تعالیٰ تجھے اور تیری ماں کو بخش دے یہ ایک فرشتہ ہے جو آج
رات سے پہلے کبھی نہیں اترتا اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی
کہ مجھے سلام کرنے اور یہ خوشخبری دینے حاضر ہوا کہ حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور امام حسن و حسین رضی
اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں، یہ حدیث
اس طریق سے غریب ہے ہم اسے صرف
اسرائیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ.

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِبْلَانَ نَا أَبُو سَامَةَ عَنْ فَصِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْهُمَا فَاحِبَهُمَا هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ حَسَنٍ مَجِيدٍ.

۱۷۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهَّامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ فَقَالَ رَجُلٌ نَعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتُ يَا غَلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْمَ التَّرَاكِبُ هُوَ هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ غَرِيبٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَدْ ضَعَفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

۱۷۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصِعَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ ارْزُقْ أَجِبَّهُ فَاجِبَهُ هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ مَجِيدٍ.

مَنَاقِبُ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۲۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يُخْطِبُ فَمَعْتَهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مِنْ أَنْ أَخَذْتُمْ

حضرت برادر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین کربین رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو فرمایا، یا اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی انہیں محبوب رکھ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے کہا اے لڑکے! تو کتنی اچھی سواری پر سوار ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواری بھی تو کیا ہی اچھا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں زمرہ بن صالح کو بعض علماء نے حفظ کے اعتبار سے ضعیف کہا ہے۔

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کندھے پر اٹھائے یہ دعا مانگ رہے تھے۔ یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مناقب اہل بیت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ کے دن اپنی اونٹنی قصوۃ پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا میں نے سنا آپ نے فرمایا۔ اے لوگو! میں نے تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑی کہ اگر تم اسے پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ اللہ کی کتاب،

اور میرے گھر والے اہل بیتؑ اس باب میں حضرت ابوذرؓ ابو سعیدؓ زید بن ارقمؓ اور حذیفہ بن اسیدؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب حسن ہے زید بن حسنؓ سے سعید بن سلیمانؓ اور کئی دوسرے اہل علم نے روایت کیا ہے۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ پروردہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آیت کریمہ ”انما یرید لیزہرب عنکم الذین اہل البیت و یطہرکم تطہیرا“ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دولت کردہ میں نازل ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ حضرت حسنؓ اور حسینؓ رضی اللہ عنہم کو بلا کر چادر اور ڈھائی حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ آپ کے پیچھے تھے۔ انہیں بھی چادر اور ڈھائی، پھر دعا مانگی یا اللہ ایہ میرے اہل بیت ہیں ان سے گندگی دور رکھ اور انہیں خوب پاک و صاف بنادے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ آپ نے فرمایا تم اپنی جگہ پر ہو اور خیر کی جانب ہو، اس باب میں حضرت ام سلمہ معقل بن یسارؓ ابو حمزہؓ اور انس بن مالکؓ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت زید بن ارقمؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں ایسی دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم نے ان کو مضبوطی سے پکڑے رکھا تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے اور میری عزت یعنی اہل بیت اور یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گی۔ پس دیکھو کہ تم

بِمَ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابُ اللَّهِ وَ عِزَّتِي أَهْلُ بَيْتِي وَ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَ أَبِي سَعِيدٍ وَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ وَ حَذِيفَةَ بْنِ أَسِيدٍ هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَ زَيْدُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَدْ رَوَى عَنْهُ سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَصْبَهَانِي عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَأَلُوا نِسَاءَ يَدِ اللَّهِ لِيَذْهَبَ عَنْكُمْ الذِّجْسُ أَهْلُ الْبَيْتِ وَ يَطْهَرَكُمْ تَطْهِيرًا فِي بَيْتٍ أَمْرًا سَمِعْتَهُ قَدَّعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهْتَمَّتْ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا فَجَلَّاهُمْ بِكِسَاءٍ وَ عَلَى خَلْفِ تَطْهِرَهُمْ فَجَلَّاهُمْ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَادْهَبْ عَنْهُمْ الذِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَ أَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنْتِ عَلَى مَكَانِكَ وَ أَنْتِ إِلَى خَيْرٍ وَ فِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَ أَبِي الْحَمْدَاءِ وَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

۱۷۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَ الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي شَابِيتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاقِي تَارِكٍ فَيَكْرِمَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِمَ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَحَدٌ هُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخِرِ كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَ عِزَّتِي أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَى

الْحَوْضُ مَنْ فَاظْطَرُّوا كَيْفَ تَخْلُقُو فِي فِيْهِمَا هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَسَفِيَانُ عَنْ
كَثِيرِ النَّوَّاعِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ حَبَّةَ
قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ أُعْطِيَ سَبْعَةَ نَجَبَاءَ
رَفَقَاءَ أَوْ قَالَ رُقَبَاءَ وَأُعْطِيتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ
قُلْنَا مَنْ هُوَ قَالَ أَنَا وَابْنَا وَجَعْفَرٌ وَحَمْرَةُ وَ
أَبُو بَكْرٌ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَ
سَلْمَانَ وَعَمَارٌ وَالْقَدَادُ وَحَذِيفَةُ وَعَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ مَسْعُودٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوفًا۔

۱۷۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَسَلِمَانُ بْنُ الْأَشْعَثِ
نَا يَحْيَى بْنُ مَحْمُودٍ نَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلِمَانَ التَّوْقَلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَحَبُّوا اللَّهَ لِمَا يَخْذُ وَكُفُّوا عَنْ نِعَمِهِ وَ
أَحَبُّوا نِعَمَ اللَّهِ وَأَحَبُّوا أَهْلَ بَيْتِي بِحَبِيٍّ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ
هَذَا الْوَجْهِ۔

مَنْ قَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَزَيْدِ
بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ وَأَبِي
عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ

۱۷۲۵۔ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا حَمِيدُ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ دَاوُدَ الْعَطَّارِ عَنْ مَعْمَرٍ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْحَمُ أُمَّتِي يَا مَتَّى
أَبُو بَكْرٍ وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللَّهِ عُمَرُ وَأَصَدُّهُمْ

میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کو سات
نجیب و رفیق یا فرمایا رقیب عطا کئے گئے اور مجھے
چودہ دیئے گئے، مسیب بن نجبه فرماتے ہیں ہم نے
عرض کیا وہ کون ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں،
میرے دونوں بیٹے، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن
عمیر، بلال، سلمان، عمار، مقداد، حذیفہ اور عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث اس طریق
سے غریب ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
موقوفاً بھی مروی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی
ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ سے محبت کرو کہ وہ تمہیں نعمتوں سے
غذا عطا فرماتا ہے مجھ سے اللہ تعالیٰ کی خاطر
محبت کرو اور میرے اہل بیت سے میرے سبب
محبت کرو۔ یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف
اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

مناقب حضرت معاذ بن جبل، زید بن ثابت،
ابی بن کعب اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری
امت پر سب سے زیادہ ہر ان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
ہیں، احکام الہی میں سب سے زیادہ سخت حضرت عمر رضی
اللہ عنہ، شرم و حیا میں سب سے زیادہ سچے حضرت

حَبَاءُ عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ
مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ
أَقْرَبُهُمْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ أَمِينٌ هَذِهِ
الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَدَّاحِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
وَقَدْ رَوَاهُ أَبُو قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

۱۷۲۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَبْدُ الْمُوَهَّابِ
ابْنُ عَبْدِ الْجَبِيدِ الشَّقَفِيُّ نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ
أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَنْ كَعْبٍ أَنَّ
اللَّهُ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَوْ كُنْتَ الْكَافِرِينَ
كَفَرُوا وَقَالَ وَسَمَانِي قَالَ نَعَمْ فَبَكَى هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ مَحِيظٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۲۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أَبُو بَنْ كَعْبٍ
وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ قَالَ
قُلْتُ لِأَنَسٍ مَنْ أَبُو زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عُمُوْمَتِي هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ مَحِيظٌ

۱۷۲۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
مُحَمَّدٍ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي مَرْيَمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَعَمْ الدَّجَلُ أَبُو بَكْرٍ نَعَمْ الدَّجَلُ عُمَرُ
نَعَمْ الدَّجَلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَدَّاحِ نَعَمْ الدَّجَلُ
أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نَعَمْ الدَّجَلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ
بْنِ شَمَّاسٍ نَعَمْ الدَّجَلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نَعَمْ الدَّجَلُ

عثمان بن عفان، حلال کو حرام کو سب سے زیادہ جانتے والے
معاذ بن جبل، علم فرائض کے سب سے زیادہ عالم زید بن
ثابت اور سب سے اچھے قاری حضرت ابی بن کعب ہیں
(رضی اللہ عنہم) ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین
حضرت ابو عبیدہ بن جراح ہیں یہ حدیث غریب ہے حضرت قتادہ کی
روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں، ابو قلابة نے بواسطہ
حضرت انس بن مالک سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی
اللہ عنہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں تمہیں لم یکن
الذین کفروا پڑھ کر سناؤں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
نے پوچھا حضور اللہ تعالیٰ نے میرا نام بلیہ ہے؟ آپ نے فرمایا
ہاں حضرت ابی بن کعب نے (یہ سن کر) رو پڑے۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں چار
صحابہ کرام نے قرآن پاک جمع کیا یہ چاروں انصاری تھے۔
حضرت ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور
ابو زید رضی اللہ عنہم راوی فرماتے ہیں میں نے حضرت انس
بن مالک سے پوچھا کون سے ابو زید؟ انہوں نے فرمایا
میرے ایک چچا ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا حضرت ابو بکر، عمر، ابو عبیدہ بن جراح
اسید بن حضیر، ثابت بن قیس بن شماس،
معاذ بن جبل اور معاذ بن عمرو بن الجموح (یہ
سب) کیا ہی اچھے انسان ہیں۔ یہ حدیث
حسن ہے ہم اسے حدیث سہیل سے

جانتے ہیں۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عیسائی سردار اور اس کا نائب، نبی اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے ساتھ اپنا امین بھیجئے، آپ نے فرمایا عنقریب میں تمہارے پاس ایسا امین بھیجوں گا جو واقعی امین ہے لوگ سکی طمع و حرص کرنے لگے پھر آپ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا لاوی فرماتے ہیں ابوالحق صلہ بن زفر سے یہ حدیث بیان کرتے وقت فرماتے ہیں ان سے یہ حدیث ساٹھ سال سے سن رکھی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عمر والنس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔

مناقب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے، حضرت علی، حضرت عمار اور سلمان رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حسن بن صالح کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

مناقب حضرت ابو ایقظان عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا انہیں اجازت دو۔

مَعَاذُ بَنٍ عَمْرٍو بْنِ الْجَمُوحِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سَهِيلٍ۔

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ تَادِيَةً نَا سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِدَّةِ بْنِ زُفَرَ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا بَعَثْ مَعَنَا أَمِينًا قَالَ فَإِنِّي سَابَعْتُ مَعَكُمْ أَمِينًا حَتَّى أَمِينٍ فَأَشْرَكَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ أَبُو إِسْحَاقَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ صِدَّةٍ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ سِتِينَ سَنَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ عُمَرَ وَانْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَدْرِ۔

مناقب سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا إِسْحَاقَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ الْأَيَادِيِّ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ إِلَى ثَلَاثَةٍ عَلِيٍّ وَعَمَارٍ وَسَلْمَانَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ۔

مناقب عمار بن یاسر وکبیرہ ابو ایقظان رضی اللہ عنہ

۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِبُ الدَّحْمَنِ عَنْ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَارِثِ بْنِ هَارِثٍ قَالَ جَاءَ عَمَارُ بْنُ يَاسِرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوا لَكُمْ۔

پاک اور پاک کئے گئے کا آنا مبارک ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عمار بن یاسر کو جب بھی دو باتوں میں سے ایک کا اختیار دیا گیا انہوں نے زیادہ صحیح کو اختیار کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف اسی طریق یعنی عبدالعزیز بن سبیاہ کی روایت سے پہچانتے ہیں وہ کوئی شیخ ہیں۔ لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کے ایک بیٹے ہیں جن کا نام یزید بن عبدالعزیز ہے وہ ثقہ ہیں یحییٰ بن آدم ان سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ تمہارے پاس کتنی مدت رہوں گا۔ میرے بعد والوں کی پیروی کرنا۔ آپ نے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ فرمایا (نیز فرمایا) حضرت عمار بن یاسر کے طریقہ پر چلنا اور عبداللہ بن مسعود جو کچھ بیان کریں اس کی تصدیق کرنا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابوالہیثم بن سعد نے اسے بواسطہ سفیان ثوری، عبدالملک بن عمیر، ہلال مولیٰ ربیع اور ربیع حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ سالم مرادی کوئی نے بواسطہ عمر بن ہزیم اور ربیع بن حراش، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار انھو شخیری ہوتے ہیں باغی جماعت

مَدْحَبًا يَأْتِيهِ الطَّبِيبُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۷۳۲۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ ثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سَبِيَّاهُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَيْرَ عَمَلٍ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَمْرًا سَنَدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سَبِيَّاهُ وَهُوَ شَيْخٌ كُوفِيٌّ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ النَّاسُ وَلَكِنْ ابْنُ يُقَالَ لَمْ يَزِدْ بِنْتُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ثِقَةً رَوَى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ أَدَمَ

۱۷۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ غِيْلَانَ نَاوَكِيمٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلَى رُبَيْعٍ عَنْ رُبَيْعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأَدْرِي مَا قَدَرْتُ بَقَائِي فِيكُمْ فَأَقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَيَّ أَبِي بَكْرٌ وَعُمَرُ وَاهْتَدَا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَ مَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدَّقُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى أَبُو هَيْبٍ عَنْ سَعْدِ هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ هِلَالٍ مَوْلَى رُبَيْعٍ عَنْ رُبَيْعٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخُوَّةٌ وَقَدْ رَوَى سَالِمُ الْمُرَادِيُّ الْكُوفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ رُبَيْعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدَائِنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

قتل کیے گئے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ، عبداللہ بن عمرو، ابویسر اور عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح علامہ ابن عبدالرحمن کی روایت سے غریب ہے

مناقب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے زیادہ سچے آدمی پر نہ آسمان نے سایہ کیا اور نہ ہی زمین نے اس کو اٹھایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس میں فرمایا ابوذر سے زیادہ سچے لہجے والے اور بڑھ کر فادار پر نہ آسمان نے سایہ کیا اور نہ زمین نے اٹھایا۔ وہ حضرت عیسیٰ بن مریم کے مشابہ ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رشک کرنے والے کی طرح عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ ان کی یوں تعریف کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، تم بھی ان کی تعریف کرو۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے بعض محدثین نے یہ حدیث بیان کی اور فرمایا حضرت ابوذر زمین پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زہد سے چلتے ہیں۔

مناقب حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن سلام کے بیٹے عبدالملک بن عمر سے روایت ہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشَرِيَا عَمَّارًا تَقْتُلُكَ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَكَنَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو أَبِي الْيُسْرِ وَحَدَّثَ يَفْهَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ فَيَحْتَجُّ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

مناقب ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا ۲۰ بَنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ هُوَ أَبُو الْيَقْطَانِ عَنْ أَبِي حَذَبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ اللَّيْثِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَظَلَّتِ الْخَضِرَاءُ وَلَا أَظَلَّتِ الْغُبَرَاءُ أَصْدَقِي مِنْ أَبِي ذَرٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي ذَرٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ۱۷۳۶۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا ۲۰ لَدَضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَاعِدُكُمْ مَّا بَنُ عَمْرِو ثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظَلَّتِ الْخَضِرَاءُ وَلَا أَظَلَّتِ الْغُبَرَاءُ مِنْ ذِي لِهَبَجَةٍ أَصْدَقِي وَلَا أَوْفَى مِنْ أَبِي ذَرٍّ شَيْءٌ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَأَنِّي بِسَيِّدِ رَسُولِ اللَّهِ أَفْتَعْرِقُ ذَلِكَ لَمْ قَالَ نَعَمْ فَأَعْرِفُوهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ يَمْشِي فِي الْأَمْصِلِ بِزُهْدِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ.

مناقب عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكُنْدِيُّ نَا أَبُو حَيَّاهُ يَحْيَى بْنُ يَعْنَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

عُمَيْرُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا
أُرِيدَ قَتْلُ عُثْمَانَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ
لَهُ عُثْمَانُ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِي نَصْرِكَ
قَالَ أَخْرِجْ إِلَى النَّاسِ فَأُطْرِدْهُمْ عَنِّي فَإِنَّكَ
خَارِجٌ خَائِبٌ لِي مِنْكَ دَاخِلًا فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ
إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ كَانَ إِسْمِي فِي
الْجَاهِلِيَّةِ فَلَنْ فَسَّاءِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ وَنَزَلَتْ فِي آيَاتٍ مِنْ
كِتَابِ اللَّهِ نَزَلَتْ فِي وَشَرِّهَا شَاهِدًا مِنْ بَنِي
إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَأَمَنَ وَاسْتَكْبَرَتْ نِسْرَانِ
اللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَنَزَلَ قَدْ كَفَى
بِاللَّهِ شَرِيهًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ
الْكِتَابِ إِنَّ إِلَهَهُ سَيَفْصَحُ عَنْكُمْ وَأَنَّ
الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَزَتْكُمْ فِي بَدْءِ كَوْمِ هَذَا الَّذِي
نَزَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْتَلَمَ
اللَّهُ فِي هَذَا الدَّجَلِ أَنْ تَقْتُلُوهُ فَوَاللَّهِ لَإِنْ
قَتَلْتُمُوهُ لَتَطْرُدُنَّ جِبْرَانَكُمْ الْمَلَائِكَةَ وَلَتَسْتَنَّ
سَيْفُ اللَّهِ الْغَمُودَ عَنْكُمْ فَلَا يَغْمِدُ إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ قَالُوا أَقْتُلُوا يَهُودِيٍّ وَقَتَلُوا عُثْمَانَ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقَدْ رَوَى شُعَيْبُ بْنُ
صَفْوَانَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ
فَقَالَ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ
جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ

۳۸ ۱۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ مَعَاذِ بْنِ
بُنٍ مَالٍ عَنْ رِبْعَةَ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ
الْخَوْلَافِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ مَعَاذُ
بُنٍ جَبَلِ الْمَوْتِ قِيلَ لَهَا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ حَلِّينِ
أَوْصِنَا قَالَ أَجْلِسُونِي فَقَالَ إِنَّ الْوَلَدَ وَالْإِيمَانَ

کو شہید کرنے کا ارادہ کیا گیا تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ
عنه تشریف لائے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیسے
آئے؟ فرمایا آپ کی مدد کے لئے حاضر ہوا ہوں حضرت عثمان
نے فرمایا باہر جا کر لوگوں کو مجھ سے ہٹائیں آپ کا (اسوقت)
باہر جانا میرے لئے تمہارے اندر رہنے سے بہتر ہے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ باہر تشریف
لے گئے اور فرمایا لوگو! جاہلیت کے دور میں میرا فلاں نام تھا۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبداللہ رکھا۔ اور
میرے بارے میں قرآن پاک کی کئی آیات نازل ہوئیں، دشمن
شہداء اور نفل کفی باللہ! میرے بارے میں نازل ہوئیں۔
اس کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ کی ایک تلواریں جو ابھی تک
نم سے میاں میں ہے۔ فرشتے اس شہر میں تمہارے پڑوسی
ہیں۔ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔
لہذا اس شخص کو شہید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔

اور اگر تم انہیں شہید کرو گے تو تم فرشتوں کو ہٹا دو گے
اور اللہ تعالیٰ کی تلواریں میان سے باہر لے آؤ گے جو ابھی
تک میان میں ہے پھر وہ قیامت تک میان میں نہیں
جائے گی محاصرین نے کہا اس یہودی کو بھی قتل کرو اور
عثمان (رضی اللہ عنہ) کو بھی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے
عبدالملک بن عمیر کی روایت سے پہچانتے ہیں شعیب بن
صفوان نے اسے عبدالملک بن عمیر سے روایت
کیا اور کہا بواسطہ عمر بن محمد بن سلام بواسطہ ان کے
دادا حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(سے مروی ہے)

حضرت یزید بن عمر سے مروی ہے کہ جب حضرت
معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا
تو کہا گیا ابو عبد الرحمن! ہمیں کچھ نصیحت فرمائیں۔ انہوں
نے فرمایا مجھے بھٹا دو۔ پھر فرمایا علم اور ایمان اپنی جگہ پر
ہے جو انہیں تلاش کرے گا پاسے گا۔ یہ بات تین مرتبہ فرمائی

پھر فرمایا چار آدمیوں کے پاس علم و صوفیہ و عوہمرا، ابو درداء
سلمان فارسی، عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن سلام
جو پہلے یہودی تھا پھر اسلام لائے۔ (رضی اللہ عنہم) میں نے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ دس
جنتیوں میں سے دسویں ہیں۔ اس باب میں حضرت سعد
رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث
حسن غریب ہے۔

مناقب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد میرے
صحابہ کرام حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی
پیروی کرنا۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا طریقہ اختیار
کرنا۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے عہد کو
لازم پکڑنا۔ یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف
یحییٰ بن سلمہ بن کھیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔
اور یحییٰ بن سلمہ حدیث میں ضعیف ہیں۔ ابو زعراء کا
نام عبداللہ بن ہانی ہے۔ ابو زعراء جن سے شعبہ
نوری اور ابن عیینہ روایت کرتے ہیں ان کا نام عمرو بن
عمرو ہے وہ ابوالاحوص کے بھتیجے اور حضرت عبداللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں
اور میرا بھائی یمن سے آئے ایک مدت تک ہم
یہی سمجھتے رہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے ہیں
کیونکہ ہم انہیں اور ان کی والدہ کو نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آنے جاتے دیکھتے تھے۔ یہ حدیث

مَكَاهِمَا مِنْ ابْتِغَاهُمَا وَجَدَ هُمَا يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثُ
مَرَّاتٍ وَالْيَمْسُو الْجُلُوعَيْنَا اَرْبَعَةً رَهْطٍ عِنْدَ
عُمَيْرِ بْنِ الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَ
عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
سَلَامٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا فَاسْأَلُوهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ
عَاشِرُ عَشْرَةٍ فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

مناقب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ
يَحْيَى ابْنُ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ ثَنَى ابْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ ابْنِ الزُّعْرَاءِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَدُوا
بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي مِنْ اصْحَابِي ابْنِ بَكْرٍ وَعُمَرُ
وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَارٍ وَتَسَكُّوا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُودٍ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ
ابْنِ مَسْعُودٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ
سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ وَيَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ يُضَعَّفُ فِي
الْحَدِيثِ وَابْنُ الزُّعْرَاءِ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
هَافِيٍّ وَابْنُ الزُّعْرَاءِ الَّذِي رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَ
الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عَيِّنَةَ اسْمُهُ عَمْرٌ وَهُوَ ابْنُ أَخِي
ابْنِ الْاَحْوَصِ صَاحِبُ ابْنِ مَسْعُودٍ۔

۱۷۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ
يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مُوسَى يَقُولُ
لَقَدْ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ وَمَا نَدَرِي
حِينَئِذَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ
أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نَدَرِي

حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری نے اسے ابواسحاق سے روایت کیا ہے۔

مَنْ دُخِلَ وَدُخِلَ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَحِيٍّ وَقَدْ رَوَاهُ سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ -

حضرت عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور عرض کیا ہمیں وہ شخص بتائیں جو ہدایت اور حسن سیرت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریب ہوتا کہ ہم اس سے کچھ حاصل کریں اور حدیث کتبیں انہوں نے فرمایا ہدایت، طور طریقہ اور سیرت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے یہاں تک کہ وہ گھر تشریف لے جاتے اور ہم سے مخفی ہو جاتے۔ (یعنی ظاہری کیفیت تو یہ تھی باطن خدا جانے) صحابہ کرام میں سے زندہ حضرات جانتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ان لوگوں میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ مقرب ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِبُ الدَّحْلِيِّ بْنِ مَهْدِيٍّ نَا إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَتَيْتُ حَدِيثَ فَقُلْنَا حَدَّثَنَا بِأَقْدَبِ النَّاسِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا يَدُلُّ قَدْ أَخَذَ عَنْهُ وَنَسَمَ مِنْهُ قَالَ كَانَ أَقْدَبِ النَّاسِ هَذَا يَدُلُّ وَسَمَّاهُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ مَسْعُودٍ حَتَّى يَتَوَارَى مِنِّي بَيْتِهِ وَلَقَدْ عَلِمَ الْمُحْفَظُونَ مِنَ الْمُحَابِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ هُوَ مِنْ أَقْدَبِهِمْ إِلَى اللَّهِ زِلْفًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَحِيٍّ -

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں بلا مشورہ کسی کو امیر بناتا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بناتا۔ اس حدیث کو ہم ابواسطہ حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۷۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَاعِبُ الْحَرَّافِيِّ نَا زُهَيْرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَكُّتٌ مُؤَمَّرًا أَحَدًا مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَأَمَرْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ -

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو بغیر مشورہ کے امیر بناتا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بناتا۔

۱۷۴۳ - حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنْ سَفْيَانَ الثَّوْرِيَّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَكُّتٌ مُؤَمَّرًا أَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَأَمَرْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ -

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چار آدمیوں، حضرت عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب، معاذ بن جبل

۱۷۴۴ - حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيبِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہم سے قرآن حاصل کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جلیثمہ بن ابی سبرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ آیا تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ وہ مجھے اچھا ہمنشین عطا فرمائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مجلس عطا فرمائی۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اچھے ہمنشین کا سوال کیا تھا سو مجھے آپ مل گئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کہاں کے رہنے والے ہو میں نے کہا اہل کوفہ سے ہوں طلب علم کے لئے آیا ہوں حضرت ابو ہریرہ نے پوچھا کیا تمہارا سر یاں سعد بن مالک نہیں جن کی دعا قبول ہوئی ہے، میری پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا سامان طہارت اور نعلین پاک اٹھانے والے حضرت عبداللہ بن مسعود نہیں ہیں۔ رسول اللہ کے راز دار حضرت حذیفہ نہیں ہیں حضرت عمار جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان پر شیطان سے پناہ دی اور دو کتابوں والے سلمان جیسے لوگ نہیں ہیں۔ قتادہ فرماتے ہیں دو کتابوں سے مراد انجیل اور قرآن ہیں یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ جلیثمہ، عبدالرحمن بن ابی سبرہ کے فرزند ہیں اور دادا کی طرف منسوب ہیں۔

مناقب حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ اپنا خلیفہ مقرر فرماتے تو کیا اچھا ہوتا آپ نے فرمایا اگر میں کسی کو خلیفہ مقرر کرتا پھر تم اسکی نافرمانی کرتے تو عذاب میں مبتلا ہوتے لیکن جو کچھ حذیفہ تم سے بیان کریں اس کی تصدیق کرو حضرت عبداللہ جو کچھ پڑھائیں اسے پڑھو عبداللہ بن عبدالرحمن راوی فرماتے ہیں میں نے اسحق بن عیسیٰ سے کہا لوگ کہتے ہیں یہ حدیث ابو داؤد سے مروی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا الْقُدَانَ مِنْ أَرْبَعَةِ مِنْ أِبْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي بَنٍ كَعْبٍ وَمَعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى ابْنِ حُذَيْفَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۷۴۵۔ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَصْرِيُّ نَامِعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَبِثَةَ بِنِ ابْنِ سَبْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُبَيِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِي آيَا هُدًى فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَكَ إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُبَيِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَوَقَّعَ لِي فَقَالَ مِنْ أَيْنَ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ جِئْتُ أَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَأَطِيبُ فَقَالَ أَلَيْسَ فِيمَكُمُ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابِبُ الدَّعْوَةِ وَأَبْنُ مَسْعُودٍ صَاحِبُ طَهُورٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلِيلُهُ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارُ الْغَدِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ وَسَلْمَانَ صَاحِبِ الْكِتَابَيْنِ قَالَ الْقَتَادَةُ وَالْكِتَابَانِ الْإِنْجِيلُ وَالْقُرْآنُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَخَبِثَةُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ نُسِبَ إِلَى جَدِّهِ۔

مناقب حذیفہ ابن الیمان رَفِی اللہ عنہ

۱۷۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى عَنْ شَرِيكَ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ زَادَانَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ إِنْ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَخَصِيصَةٌ عَذَابِكُمْ وَلَكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدَّقُوهُ وَمَا أَقْدَرَكُمْ عَبْدُ اللَّهِ فَاقْدُرُوهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقُلْتُ لِإِسْحَاقَ بْنِ عِيسَى يَقُولُونَ هَذَا عَنْ أَبِي

ہے انہوں نے کہا نہیں بلکہ نذا فان سے۔ انشاء اللہ۔ یہ حدیث یعنی روایت شریک حسن ہے۔

مناقب حضرت زید بن حارثہ
رضی اللہ عنہ

حضرت اسلم سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا وظیفہ سائے تین ہزار اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا وظیفہ تین ہزار مقرر فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنے والد سے پوچھا آپ نے حضرت اسامہ کو مجھ پر کیوں فضیلت دی؟ وہ کسی جنگ میں مجھ پر سبقت نہیں لے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت زید تمہارے باپ سے اور حضرت اسامہ تم سے زیادہ محبوب تھے۔ تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر ترجیح دی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ام حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد کہہ کر پکارتے۔ یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی ”ادعواہم لا باسکم“ الخ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت جبکہ بن حارثہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ساتھ میرے بھائی زید کو بھیج دیجئے۔ آپ نے فرمایا وہ یہ ہیں اگر تمہارے ساتھ جائیں تو میں منع نہیں کروں گا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم میں آپ پر کسی کو ترجیح نہیں

وَإِلَّ قَالَ لَا عَنْ رَأَا أَنْ اِنْشَاءَ اَللّٰهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ حَدِيثٌ شَرِيكٌ۔

مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۴۷۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ فَرَضَ لِاَسَامَةَ فِي ثَلَاثَةِ اَلْفٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي ثَلَاثَةِ اَلْفٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَا بِيَّهِ لَوْ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ وَاللّٰهُ مَا سَبَقَنِي اِلَى مَشْهَدٍ قَالَ لِأَنَّ زَيْدًا كَانَ أَحَبَّ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيكَ وَكَانَ اُسَامَةُ أَحَبَّ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاتَرْتُ حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ حَبِّي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۱۷۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَذَلَّ اَدْعُوهُمْ لِاَبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيْحٌ۔

۱۷۴۹۔ حَدَّثَنَا الْجَدَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الدُّوْمِيِّ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ اَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَبَلَةُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْعَثْ مَعِيَ اَخِيْ نَا قَالَ هُوَ ذَا فَاِنْ اُنْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ

دوں گا۔ جبکہ فرماتے ہیں میں نے اپنی داسے سے بھائی کی داسے بہتر دیکھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے بواسطہ ابن الرومی، علی بن مسہر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر مقرر کیا۔ لوگوں نے ان کی امارت پر اعتراض کیا۔ تو آپ نے فرمایا اگر تم نے آج ان کی سرداری پر اعتراض کیا ہے تو اس سے پہلے تم ان کے والد کی امارت پر بھی اعتراض کر چکے ہو۔ اللہ کی قسم! وہ امارت کا اہل تھا اور لوگوں میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا۔ اور ان کے بعد یہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علی بن حجر نے بواسطہ اسماعیل بن جعفر اور عبد اللہ بن دینار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت مالک بن انس کی روایت کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔

مناقب حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض میں شدت آگئی تو میں بھی اور دوسرے لوگ مدینہ شریف اترے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ خاموش ہو چکے تھے اس لئے گفتگو نہ فرمائی، لیکن اپنے دونوں ہاتھ مجھ پر رکھ دیئے اور پھر اٹھائے میں سمجھ گیا کہ میرے لئے دعا فرما رہے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

فَالْزَيْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَا اخْتَارَ عَلَيْكَ أَحَدًا قَالَ فَدَأَيْتُ رَأْيِي أَخِي أَفْضَلَ مِنْ رَأْيِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ الدُّوَيْجِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْهِرٍ۔

۱۷۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَاعَبِدُ اللَّهَ عَنْ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ إِنْ تَطَعْنَا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطَعُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَابْنُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنْ هَذَا مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَأْسًا عَمِلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ۔

مناقب اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔

۱۷۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَابُؤُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَمَا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ أَصْمَتٌ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَعَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَحُ يَدَايَهُ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَأَعْرَضَ أَنَّهُ يَدْعُوَنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۱۷۵۲۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ

بْنُ مُوسَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ
طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَسَاءَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْجِي مُحَاطَ أَسَامَةَ
قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَنِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَفْعَلُ
قَالَ يَا عَائِشَةُ أَحَبِّهِ فَإِنَّ أُحِبَّهُ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ

۱۷۵۳۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَامُوسَى
بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ
بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِذْ
جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاذِنَانِ فَقَالَ يَا أَسَامَةُ
امْتَاذِنْ لَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاذِنَانِ
قَالَ أَتَدْرِي مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا فَقَالَ الْكِتَابُ
أَدْرِي إِذْ نَزَلَ لَهَا فَمَا خَلَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَيَّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ
فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ
عَنْ أَهْلِكَ قَالَ أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ
ثُمَّ مَن قَالَ ثُمَّ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ قَالَ إِنَّ
عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهَجَرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ
كَانَ شُعْبَةُ يَضَعُفُ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ

مَنَاقِبُ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَامُوسَى
بْنُ عَمْرِو الْأَزْدِيُّ نَا زَيْدَةُ عَنْ بَيَانَ عَنْ
قَبَسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ مَا حَجَّبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید
رضی اللہ عنہ کی ناک صاف کرنے کا ارادہ فرمایا تو
میں نے عرض کیا آپ جھوڑ دیں میں صاف کرتی ہوں
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے عائشہ! ان سے
محبت کرو کیونکہ میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں۔ یہ
حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے
ہیں میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی اور عباس تشریف لائے انہوں نے
کہا اسامہ! ہمارے لئے رسول اکرم سے اندر آنے کی اجازت
مانگو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت
عباس اجازت مانگتے ہیں! آپ فرمایا جاتے ہو وہ کیوں گئے
ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، فرمایا میں جانتا ہوں انہیں آنے
دور چنا نچہ دونوں حضرات اندر داخل ہوئے اور عرض کیا
یا رسول اللہ! ہم یہ بات پوچھنے حاضر ہوئے ہیں کہ اہل بیت میں سے
آپ کو کون زیادہ محبوب ہے۔ آپ نے فرمایا فاطمہ بنت محمد (صلی
اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہما) انہوں نے عرض کیا ہم محض گھروالوں
کی بابت پوچھنے نہیں آئے حضور اکرم نے فرمایا میرے اہل بیت میں
سے وہ زیادہ محبوب ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا اور میں نے
بھی انعام کیا وہ اسامہ بن زید ہیں۔ انہوں نے عرض کیا پھر کون؟
آپ نے فرمایا علی بن ابی طالب! حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول
اللہ! آپ نے اپنے چچا کو آخر میں رکھا آپ نے فرمایا وہ
آپ سے ہجرت میں سابق ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے شعیبہ
عمر بن ابی سلمہ کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

مناقب جریر بن عبد اللہ البجلی رضی
اللہ عنہ

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے فرماتے ہیں میں جب سے اسلام لایا ہوں
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پاس آنے
سے کبھی نہیں روکا، اور آپ جب بھی مجھے دیکھتے

نَدَا اسْمَتٌ وَلَا رَأَى إِلَّا ضِحْكَ هَذَا أَحَدٌ مِنْ
سَنِّ مَعِيٍّ

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنِي مَعَاوِيَةَ
نَعْمِرُوثِي زَائِدًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي
الدُّنَّ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيدٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ
لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ اسْمَتٌ وَلَا
أَنِّي إِلَّا تَبَسَّ هَذَا أَحَدٌ مِنْ سَنِّ مَعِيٍّ

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

۱۷۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَحُمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ
أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي جَهْظٍ
مَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَأَى جَبْرِئِيلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَاكَ
لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ هَذَا أَحَدٌ مِنْ
مُرْسَلِ أَبِي جَهْظٍ لَوْ يَدْرِكُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ
إِسْمَهُ مُوسَى بْنُ سَالِحٍ

۱۷۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدَّبُ
نَاقِسُ ابْنِ مَالِكٍ الْمُرِّي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
دَعَا لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يُؤْتِيَنِي اللَّهُ الْحُكْمَ مَرَّتَيْنِ هَذَا أَحَدٌ مِنْ سَنِّ
غَرِيبٍ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءٍ وَ
قَدْ رَوَاهُ عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

۱۷۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عُبَادَةُ
الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدُ الْأَحْدَاثُ عَنْ عِكْرَمَةَ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَمَمَتِي إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَلِّمَهُ الْحِكْمَةَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَعِيٍّ

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

مسکراتے ہوئے دیکھتے۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں جب سے میں مسلمان ہوا ہوں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پاس حاضر ہونے سے کسی
وقت نہیں روکا اور آپ نے جب بھی مجھے دیکھا ہنسنے
ہوئے دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مناقب حضرت عبداللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ انہوں نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دو مرتبہ دیکھا
اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دو مرتبہ
دعا فرمائی یہ حدیث مرسل ہے۔ ابو جہم نے حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا ان کا نام موسیٰ
بن سالم ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے
لئے دو مرتبہ یہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے علم و حکمت
عطا فرمائے۔ یہ حدیث حسن اس طریق پر یعنی
عطاء کی روایت سے غریب ہے۔ مگر سہ نے
بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسے
روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے مجھے گلے لگایا اور فرمایا یا اللہ انہیں
حکمت سکھا دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مناقب حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
فرماتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میرے ہاتھ میں
دیشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے جب اس سے جنت کے کسی
حصے کی طرف اشارہ کرتا ہوں تو مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا
ہے میں نے یہ واقعہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنایا حضرت
حفصہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے
فرمایا تیرا بھائی نیک شخص ہے۔ یا فرمایا حضرت عبداللہ
صالح مرد ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مناقب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ
کے گھر چراغ دیکھا تو فرمایا اے عائشہ! میرا خیال ہے
حضرت اسماء کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے، تم اس وقت تک
نام نہ رکھنا جب تک میں نہ رکھوں، چنانچہ آپ
نے اس بچے کا نام حضرت عبداللہ رکھا اور تحنیک
کی (کھجور چبا کر تیرا ان کے نالوں میں لگائی) یہ
حدیث حسن غریب ہے۔

مناقب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گندے تو میری والدہ نے
آواز سن کر عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ
آپ پر فدا ہوں یہ انیس ہے حضرت انس فرماتے ہیں
پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے تین
دعائیں فرمائیں۔ ان میں سے دو کو تو میں دنیا میں
دیکھ چکا ہوں اور تیسری کی آخرت میں امید
ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب
ہے۔ یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

۱۷۵۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سَمِعِلْدُ
بْنُ إِدْرَاهِيْمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّمَا يَبْدُو قِطْعَةُ سُتْرَتِي
وَلَا أُشِيرُ بِهَا إِلَى مَوْضِعٍ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ
بِي إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَصَتْهَا حَفْصَةُ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخَاكَ
رَجُلٌ صَالِحٌ أَوَّانَ عَبْدُ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

مناقب عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ

۱۷۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ
نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ
ابْنِ أَبِي مَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ
مُصْبَحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أَرَى أَسْمَاءَ إِلَّا
قَدْ نَفِسَتْ فَلَا تَسْمُوهُ حَتَّى أَسْمِيَهُ فَسَمَّاهُ
عَبْدَ اللَّهِ وَحَنَكُهُ بِتَمْرَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ۔

مناقب انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ ابْنُ سُلَيْمَانَ
عَنِ الْجَعْدِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ مَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَمِعْتُ أُقْبِلُ أَمْسِكِي صَوْتَهُ فَقَالَتْ يَا بِي
وَأُقْبِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَيْسُ قَالَ فَدَعَا لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ
دُعَايَاتٍ قَدْ رَأَيْتُ مِنْهُنَّ اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا
وَأَنَا أَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْآخِرَةِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى

دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! انس بن مالک آپ کے خادم ہیں اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے دعا کیجئے۔ آپ نے دعا مانگی یا اللہ! ان کے مال، اولاد اور جو کچھ ان کو عطا فرمائے اس میں برکت عطا فرما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت بقلہ رکھی تھی اور مجھے یہ پسند تھی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابو نصر سے غنیمہ بن ابی غنیمہ بصری مراد ہیں وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کئی احادیث روایت کرتے ہیں۔

ثابت بنانی سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا اے ثابت! مجھ سے (کچھ) لے لو کیونکہ مجھ سے زیادہ معتبر سے نہیں لے سکو گے میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاصل کیا، آپ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے اور انہوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے لیا ہے۔

ابو کریب نے بواسطہ زید بن حباب، میمون ابی عبد اللہ اور ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یعقوب کی روایت کے ہم معنی حدیث روایت کی، لیکن یہ مذکور نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے لیا۔ یہ حدیث

هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ خَادِمُكَ أَدْعُ اللَّهَ لَكَ قَالَ اللَّهُمَّ اكْثِرْهُمَا لَكَ وَوَلَدًا وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمٍ الطَّائِيُّ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَتَبَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَلْبِي كُنْتُ أَجْتَنِبُهَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي نَصْرٍ وَابْنِ نَصْرٍ هُوَ خِثْمَةُ بْنُ أَبِي خِثْمَةَ الْبَصْرِيُّ رَوَى عَنْ أَنَسٍ أَحَادِيثٌ.

۱۷۶۴۔ حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ نَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ نَا مَيْمُونُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ نَا ثَابِتُ الْبَنَانِيُّ قَالَ قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَا ثَابِتُ خُذْ عَنِّي فَإِنَّكَ لَنْ تَأْخُذَ عَنْ أَحَدٍ أَوْثَقَ مِنِّي إِنِّي أَخَذْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرِئِيلَ وَأَخَذَهُ جِبْرِئِيلُ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۷۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ مَيْمُونِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِ إِبرَاهِيمَ بْنِ يَعْقُوبَ وَلَوْ يَذْكُرُ فِيهِ وَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرِئِيلَ هَذَا حَدِيثٌ

غَدِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ حَبَابٍ۔

غریب ہے ہم اسے صرف زید بن حباب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۷۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو أُسَامَةَ مَنْ شَرَفِك عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رُبَّمَا قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ يَعْنِي يَمَازِحَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَدِيبٌ مَجِيئٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اُسے دو کانوں والے! کہہ کر پکارتے ابو اسامہ کتنے حضورؐ مزاحیوں فرماتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي خُلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْعَلَاءِ سَمِعَ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِينَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَتَحَدَّلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةِ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيهَا رِيحَانٌ يَبْجِي هِنَهُ رَحْمَةُ الْمِسْكِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَدِيبٌ وَابُو خُلْدَةَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَدْ أَدْرَكَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَرَوَى عَنْهُ۔

ابو خلدہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ابو العالیہ سے پوچھا کیا حضرت انس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل ہے؟ ابو العالیہ نے کہا انہوں نے دس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور حضورؐ نے دعا فرمائی حضرت انس کا ایک باغ تھا جس میں سال میں دو مرتبہ پھل لگتا تھا۔ اور اس میں گل رہبان کا ایک پودا تھا جس سے مشک کی بو آتی تھی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو پایا اور ان سے روایت بھی کی۔

مَنَاقِبُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمَثْنِيِّ نَا عَثْمَانُ بْنُ عَمْرٍَا ابْنُ أَبِي ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْمِعْ مِنْكَ أَشْيَاءَ فَلَا أَحْفَظُهَا قَالَ أُبْطِرُ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُ فَحَدَّثْتُ حَدِيثًا كَثِيرًا فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا حَتَّى بَلَغَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجِيئٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ سے جو کچھ سنتا ہوں یاد نہیں رہتا آپ نے فرمایا چادر بچھاؤ میں نے چادر بچھائی اور آپ نے کچھ پڑھ کر دم فرمایا پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث سنیں لیکن ان میں سے ایک بھی نہ بھولا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍَا ابْنُ أَبِي الْمَقْدَمِ

ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے اپنا کپڑا بچھایا حضور اکرم نے اس کو لے کر میرے دل پر اکٹھا کر دیا اس کے بعد میں کچھ نہیں بولا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا ابو ہریرہ! ہم میں سے تم سب سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھتے اور سب سے زیادہ حدیثیں یاد رکھتے تھے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت مالک بن ابی عامر سے روایت ہے ایک شخص حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا اے ابو محمد! بتائیے تم میں سے کوئی اس یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جاننے والا ہے۔ ہم ان سے وہ باتیں سنتے ہیں جو تم سے نہیں سنتے۔ یا وہ حضور کی طرف سے وہ باتیں کہتے ہیں جو تم نہیں کہتے۔ حضرت طلحہ نے جواب دیا انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ احادیث سنی ہیں جو ہم نے نہیں سنی ہیں۔ کیونکہ وہ مسکین تھے ان کے پاس کچھ نہ تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان تھے ان کا ساتھ رسول اللہ کے ساتھ تھا۔ اور ہم گھر بار والے اور مالدار تھے اس لئے ہم رسول اکرم کی خدمت میں صبح و شام حاضر ہوتے تھے۔ یقیناً انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنی حدیثیں سنی اتنی ہم نے نہیں سنی اور تم کسی خیر والے کو ایسا نہیں پاؤ گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وہ بات کہے جو آپ نے نہیں فرمائی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن اسحاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یونس بن کبیر وغیرہ نے اسے

نَا بَنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَمَاءَ عَنْ أَبِي التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطْتُ ثَوْبِي عِنْدَهُ ثُمَّ أَخَذَهُ فَجَمَعَهُ عَلَى قَلْبِي قَالَ فَمَا نَسِيتُ بَعْدَهُ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهُشِيرُ نَاعِلِيُّ بْنُ عَطَاءٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لِرَبِيِّ هُرَيْرَةَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْتَ كُنْتَ الزَّمَنَ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْفَظْنَا لِحَدِيثِهِ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْحَرَّانِيُّ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَرَأَيْتَ هَذَا الْيَمَانِيَّ يَبْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ أَهْوَأَ عَلَيَّ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ نَسَمُهُ مِنْهُ مَا لَا نَسَمُهُ مِنْكُمْ أَوْ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَوْ يَقُولُ قَالَ أَمَا أَنْ يَكُونَ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَوْ نَسَمَهُ عَنْهُ وَذَلِكَ أَنَّ كَانَ مُسْكِينًا لَا شَيْءَ لَدَا ضَيْغًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُهُ مَعَ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نَحْنُ أَهْلُ بَيْتَاتٍ وَغِيٍّ وَكُنَّا نَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نَحْنُ أَهْلُ لَدَا شَيْءٍ إِلَّا أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَوْ نَسَمَهُ وَلَا تَجِدُ أَحَدًا فِيهِ خَيْرًا يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَوْ يَقُولُ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ

اسے محمد بن اسحاق سے روایت کیا ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَقَدْ رَوَاهُ يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا، تم کس خاندان سے ہو، میں نے عرض کیا قبیلہ دوس سے ہوں۔ آپ نے فرمایا میں نہیں سمجھتا تھا کہ قبیلہ دوس میں کوئی صاحب خیر بھی ہے۔ یہ حدیث غریب صحیح ہے۔ ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار اور ابو العالیہ کا نام رفیع ہے۔

۱۷۷۲ - حَدَّثَنَا يَشْرَبُ بْنُ أَدَمَ بْنِ ابْنَةِ أَزْهَرَ السَّمَانِ نَاعْبُدُ الصَّمَدَ بْنَ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ أَبِي خَدَّادَةَ نَا أَبُو الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ فِي دَوْسٍ أَحَدًا إِفِيهِ خَيْرٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَأَبُو خَدَّادَةَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ وَأَبُو الْعَالِيَةِ اسْمُهُ رَفِيعٌ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ کھجوریں لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس میں برکت کی دعا کیجئے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اکٹھا فرمایا اور دعائے برکت فرمائی، پھر مجھے فرمایا انہیں لے لو اور اپنے اس توشہ دان میں رکھ دو۔ اور جب اس کو لینا چاہو تو اپنا ہاتھ ڈال کر لیا کرو اور ان کو بکھیرا نہ کرو۔ پس میں نے ان میں سے اتنے اتنے دستی کھجوریں اللہ کے راستے میں خرچ کیں ہم خود اس سے کھاتے اور دو سرفوں کو بھی کھلاتے (بکھیر بھی) وہ توشہ دان میری مکر سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو وہ بھی ٹوٹ گیا یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دو طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۷۷۳ - حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَدَنِيُّ شَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ نَا الْمُهَاجِرُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الدِّيَّانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ آتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ فِيهِمْ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهِنَّ ثُمَّ دَعَانِي فِيهِمْ بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ لِي خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِي مَزْوَدِكَ هَذَا أَوْ فِي هَذَا الْمَزْوَدِ كُلَّمَا ارْتَدَّتْ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَادْخُلْ يَدَكَ فِيهِ فَخُذْهُ وَلَا تَنْشُرْهُ نَشْرًا فَقَدْ حَدَّثْتُ مِنْ ذَلِكَ النَّبِيَّ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنَطْعُمُ وَكَانَ لَا يَفَارِقُ حَقْوِي حَتَّى كَانَ يَوْمَ قَتْلِ عُثْمَانَ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -

حضرت عبداللہ بن رفیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ سے پوچھا آپ کی کنیت ابو ہریرہ کیسے پڑ گئی انہوں نے فرمایا تم مجھ سے ڈرنے نہیں، میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں، اللہ کی قسم! بیشک آپ سے ڈرتا ہوں۔ فرمایا میں اپنے گھروالوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا اور میرے پاس ایک چھوٹی ٹسیلی

۱۷۷۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَدَائِنِيُّ نَا دَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ لِمَ كُنِيَْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَا تَفْقَهُ مِمَّا قُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ إِنْ لَأَهَابَكَ قَالَ كُنْتُ أَدْعِي غَنَمَ أَهْلِي وَكَانَتْ

تھی میں اسے رات کو ایک درخت پر لکھ دیتا جب دن ہوتا تو اسے ساتھ لے جاتا اور اس کے ساتھ کھیلتا اس لئے لوگوں نے مجھ ابو ہریرہ کی کنیت سے پکارنا شروع کر دیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی دوسرے شخص کے پاس مجھ سے زیادہ احادیث نہیں حضرت عبداللہ بن عمر کو لکھ لیا کرتے تھے اور میں لکھنا نہیں تھا۔

مناقب حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ

حضرت عبدالرحمن بن عمرہ (صحابی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ دعا مانگی یا اللہ! انہیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے اور ان کے ذریعے (لوگوں کو) ہدایت دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابو ادريس ثمالی سے روایت ہے جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حمص بن عمار بن سعد کو معزول کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو والی بنایا تو لوگوں نے کہا آپ نے عمار کو معزول کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا اس پر عمار نے کہا حضرت معاویہ کا ذکر خیر سے ہی کیا کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا یا اللہ! ان کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔

مناقب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت

بِأُحْدَيْهِ صَغِيرَةً فَكُنْتُ أَضْعُهَا بِاللَّيْلِ فِي شَجَرَةٍ فَإِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبَتْ بِهَا مَعِيَ فَلَجْتُ بِهَا فَكُنْتُ فِي أَبَاهُ هَدِيرَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔ ۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَقِيانٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ مُنْبَهٍ عَنْ أَخِيهِ هَمَامِ بْنِ مُنْبَهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَيْسَ أَحَدًا أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي إِلَّا عَبْدًا لِلَّهِ بْنُ عَمْرِو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ

مناقب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ

۱۷۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا أَبُو مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَيْحَةَ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَمْعَاوِيَةُ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا وَهَادِيًا هَدِيًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّفِيلِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ دَاوُدَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جَلِيسٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَيْرَ بْنَ سَعِيدٍ عَنْ حِصَصٍ وَلِيَّ مَعَاوِيَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَيْرًا وَوَلَّى مَعَاوِيَةَ فَقَالَ عُمَيْرٌ لَا تُدَاكِرُوا مَعَاوِيَةَ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اهْدِهِ هَدِيًا۔

مناقب عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَقِيانٍ عَنْ لَهَيْعَةَ عَنْ

ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے سب سے زیادہ مضبوط مسلمان اور مومن حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے بواسطہ ابن ابیہ، مخرج کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اس کی سند قوی نہیں۔

حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ عمرو بن عاص، قریش کے صالح لوگوں میں سے ہیں۔ اس حدیث کو ہم تافع بن عمر جمحی کی روایت سے پہچانتے ہیں، تافع ثقہ ہیں اور ان کی سند متصل نہیں۔ ابن ابی ملیکہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں پایا۔

مناقب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک مقام پر اترے لوگ وہاں سے گزرنے لگے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دریافت فرماتے، ابو ہریرہ! یہ کون ہے؟ میں عرض کرتا یہ فلاں ہے، آپ فرماتے اللہ تعالیٰ کا یہ بندہ کتنا اچھا ہے پھر پوچھتے یہ کون ہے؟ میں عرض کرتا یہ فلاں ہے۔ فرماتے اللہ کا یہ بندہ کتنا برا ہے یہاں تک کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ گزرے آپ نے پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا خالد بن ولید ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خالد بن ولید اللہ کا کتنا اچھا بندہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے یہ حدیث غریب ہے، ہمیں حضرت ابو ہریرہ سے زید بن اسلم کا سماع معلوم نہیں۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ اس باب میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

مُشَرِّحُ بْنُ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمَ النَّاسُ وَأَمَّنْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَتَاةٍ عَنْ مُشَرِّحٍ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيّ.

۱۷۷۹. حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا أَبُو سَامَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ الْجُمَحِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِي قُرَيْشٍ هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ الْجُمَحِيِّ وَنَافِعٌ ثِقَةٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ كَمْ يَذُرُّ طَلْحَةُ.

مناقب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

۱۷۸۰. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِثِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّونَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَأَقُولُ فَلَانٌ فَيَقُولُ نَعَمْ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا وَيَقُولُ مَنْ هَذَا فَأَقُولُ فَلَانٌ فَيَقُولُ بَشَرٌ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا حَتَّى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ نَعَمْ عَبْدُ اللَّهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ سِبْغٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ سَمَاعًا مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ حَدِيثٌ مُرْسَلٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

مَنَاقِبُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ تَأَوَّكِبُ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَ حَدِيدٍ فَجَعَلُوا يَجْبُسُونَ مِنْ يَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَجِبُونَ مِنْ هَذَا أَهْلًا نَادِلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُجْتَمِعٌ۔

۱۷۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ تَأَوَّكِبُ الدَّرَاقِ أَنَا ابْنُ جَدِيرٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ أَبْدَانِهِمَا هَذَا لَكَ عَرْشُ الرَّحْلَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَرُمَيْثَةَ هَذَا حَدِيثٌ مُجْتَمِعٌ۔

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الدَّرَاقِ نَاعِمُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمَتَافِقُونَ مَا أَحَقَّ جَنَازَتُكَ بِذَلِكَ لِحُكْمِهِ فِي بَيْتِي قَدِيطَةً فَلَمَّ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ هَذَا حَدِيثٌ مُجْتَمِعٌ غَرِيبٌ۔

مَنَاقِبُ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۷۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ ثَنَى أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَتِ صَاحِبِ الشَّرْطِ مِنَ الْأَهِيرِ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَعْنِي مَتَابِعِي

مَنَاقِبُ حَضْرَتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دشمنی کپڑا بطور ہدیہ پیش کیا گیا لوگ اس کی نرمی پر تعجب کرنے لگے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس پر متعجب ہوتے ہو حالانکہ حضرت سعد بن سعد کے جنتی رومال اس سے بھی اچھے ہوں گے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت سعد بن سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ دکھا ہوا تھا اولہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے ان کے لئے رگن کا عرش بھی مقرر ہو گا۔ اس باب میں حضرت اسید بن حضیر، ابو سعید اور ہمیشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضرت سعد بن سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقین نے کہا کس قدر ہلکا جنازہ ہے اور یہ بات انہوں نے اس لئے کہی کہ آپ نے بنو قریظہ کے متعلق فیصلہ فرمایا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو آپ نے فرمایا فرشتے ان کا جنازہ اٹھائے ہوئے تھے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

مَنَاقِبُ حَضْرَتِ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ اس حیثیت سے تھے جس طرح کسی امیر کا سپاہی ہوتا ہے، انصاری (راوی) فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہوں میں وہ سپاہی کی طرح تھے، یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف انصاری کی

روایت سے پہچانتے ہیں۔ محمد بن یحییٰ نے انصاری سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ لیکن اس میں انصاری کا قول مذکور نہیں۔

مِنْ أُمُورِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَحْنُ
إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
يَحْيَى نَا الْأَنْصَارِيَّ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ قَوْلَ
الْأَنْصَارِيِّ.

مناقب حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں خجریا گھوڑے پر سوار نہیں (بلکہ پیدل) تشریف لائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مناقب جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ
بْنَ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَنِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَاكِبٍ بَغْلٍ وَلَا
يُذَوِّنَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ البعیر میں میرے لئے پچیس مرتبہ دعا فرمائی یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اور لیلۃ البعیر کا مطلب جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منعہ و طرق سے مروی ہے یہ ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ انہوں نے اپنا اونٹ حصہ بہرہ فروخت کیا لیکن مدینہ تک سواری کی شرط لگائی۔ تو مطلب یہ ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں جس رات میں آپ پر اونٹ بیجا اس رات آپ نے میرے لئے پچیس مرتبہ دعا فرمائی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد حضرت عبد اللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ احد کے دن شہید ہوئے اولاد انہوں نے اپنے پیچھے کئی بیٹیاں چھوڑیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ان کی نگرانی فرماتے ماودان کے اخراجات برداشت کرتے اس لئے نبی اکرم ان کے ساتھ اچھا سلوک فرماتے اور ان کے لئے دعائے رحمت فرماتے۔ ایک حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ
عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ
اسْتَغْفِرُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْلَةَ الْبُعَيْرِ خَمْسًا وَعَشْرِينَ مَرَّةً هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى لَيْلَةِ الْبُعَيْرِ مَا رَوَى مِنْ
غَيْرِ وَجْهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَاءَ بِعِيرِهِ مِنَ النَّبِيِّ
مَنْكَرٌ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى
الْمَدِينَةِ يَقُولُ جَابِرٌ لَيْلَةَ بَعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُعَيْرَ اسْتَغْفِرُ لِي خَمْسًا وَ
عَشْرِينَ مَرَّةً كَانَ جَابِرٌ قَدْ قَتَلَ أَبَاهُ عَبْدُ اللَّهِ
بْنَ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَدْرَكَ بَنَاتِ
فَكَانَ جَابِرٌ يَحُولُهُنَّ وَيُنْفِقُ عَلَيْهِنَ فَكَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكُ جَابِرًا وَيَرْحَمُهُ بِسَبَبِ
ذَلِكَ هَكَذَا رَوَى فِي حَدِيثٍ عَنْ جَابِرٍ نَحْوُ
هَذَا.

مناقب حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

مناقب مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے رضائے الہی کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کی۔ پس ہمارا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوا۔ ہم میں سے بعض اپنے اجر میں کچھ پائے بغیر انتقال کر گئے اور بعض کے لئے پھل پک گئے اور وہ توڑ رہے ہیں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا اور آپ نے صرٹ ایک کپڑا بھڑا اگر سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور پاؤں ڈھانکے جاتے تو سر کی طرف کھسک جاتا۔ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا سر ڈھانک دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہناد نے بواسطہ ابن ادریس، اعمش اور ابوالاثل، حضرت خباب بن ارت سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

مناقب حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتنے ہی بکھرے بالوں والے، غبار آلودہ، پھٹے پرانے کپڑوں والے جنہیں لوگ بنظر حقارت دیکھتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ پر قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں اس میں سچا کر دے حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ بھی انہی میں سے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مناقب حضرت ابو موسیٰ اشعرری رضی اللہ عنہ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا ابو موسیٰ! تمہیں حضرت داؤد علیہ السلام کی خوش الحانی میں سے خوش آوازی عطا کی گئی۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہ، حضرت ابو ہریرہ اور

۱۷۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَنِي وَجْهَ اللَّهِ فَرَقَهُ أَجْدُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِمَّا مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا وَمِمَّا أَيْدَعَتْ لَهُ شِرْكُهُ فَهُوَ يَهْدِي بِهَا وَأَنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَاتَ وَلَمْ يَتْرِكْ إِلَّا ثَوْبًا كَانُوا إِذَا غَطَّوْا بِهِ رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّوْا بِهِ رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ إِذَا خَرَجَ حَدِيثٌ حَسَنٌ يَخْلُفُ حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَابِ بْنِ الْأَدْرِتِ نَحْوَهُ۔

مناقب البراء بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۷۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا سَيَّارُنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا ثَابِتٌ وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرُمٌ مِنْ أَشْعَثِ الْأَعْبَرِ ذِي طَمَرَيْنِ لَا يُؤَبَّ لَهُ كَرَا قَسَوَعِي اللَّهُ لَا بَرَّةَ مِنْهُمْ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

مناقب ابی موسیٰ اشعرری رضی اللہ عنہ

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ نَا أَبُو بَكْرٍ الْحَرَّانِيُّ عَنْ بَرِيدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا أَبَا مُوسَى لَقَدْ أُعْطِيتَ مِنْ مَارَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

مِنْ مَّا مِيرَالِ دَاوُدَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ.

مناقب حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

مناقب سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ خندق کھود رہے تھے اور ہم مٹی اٹھا رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرتے تو پڑھتے ”اللهم عيش الا عيش الاخرة فاغفر للانصار والمهاجرة“ یا اللہ! زندگی تو آخرت ہی کی ہے۔ انصار و مہاجرین کو بخش دے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ ابو حازم کا نام سلمہ بن دینار اعرج زاہد ہے۔

۱۷۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيحٍ نَا الْقُضَيْلُ بْنُ سَيِّمَانَ نَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ فَيَمُرُّ بِنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا عِيشَ إِلَّا عِيشُ الْآخِرَةِ فَاعْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ أَبُو حَازِمٍ مِنْ أَشْهُمَ سَلَمَةُ بْنُ دِينَارٍ الْأَعْرَجُ الزَّاهِدُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے ”اللهم لا عيش الا عيش الاخرة“ یا اللہ! زندگی تو آخرت ہی کی ہے انصار و مہاجرین کو عزت بخش۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

۱۷۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَا عِيشَ إِلَّا عِيشُ الْآخِرَةِ نَا كَرِيمُ الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَنَسٍ.

فضائل صحابہ کرام

باب ما جاء في فضل من رآني النبي صلى الله عليه وسلم وصحبته

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا اس کو (جہنم کی) آگ نہیں بھجوائے گی۔ حضرت طلحہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا حضرت موسیٰ فرماتے ہیں میں نے حضرت طلحہ کو دیکھا، یحییٰ بن حبیب کہتے ہیں حضرت موسیٰ نے مجھ سے فرمایا تم نے

۱۷۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ حَبِيبٍ عَدَنِي الْبَصْرِيُّ نَا مُوسَى ابْنُ إِدْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خُرَاشٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَمُسُّ النَّارَ مُسَلِّمًا رَأَيْتُ أَوْ رَأَى مَنْ رَأَى قَالَ طَلْحَةُ فَقَدْ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ مُوسَى وَقَدْ

مجھے دیکھا۔ اور ہم سب اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم انصاری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ علی بن مدینی اور کئی دوسرے محدثین نے یہ حدیث موسیٰ بن ابراہیم سے روایت کی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے زمانے کے لوگ (سب سے) بہترین ہیں۔ پھر ان سے ملے ہوئے اور پھر ان سے متصل۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں کہ ان کی گواہیاں ان کی قسموں سے آگے بڑھ جائیں گی اور ان کی قسمیں گواہوں سے آگے بڑھ جائیں گی۔ اس باب میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شرکاء بیعت رضوان کی فضیلت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے کوئی بھی آگ میں داخل نہیں ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

صحابہ کرام کو سب و شتم کرنے والے کی مذمت۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کرام کو گالی نہ دو کہ تم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی ایک اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو صحابہ کرام کے ایک مدیا آدھے مد کے برابر بھی نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حسین بن علی نے بواسطہ ابو معاویہ، اعش اور ابو صالح حضرت ابو سعید

رَأَيْتَ حَلْجَةَ قَالَ يَحْيَى وَقَالَ لِي مُوسَى وَقَدْ رَأَيْتَنِي وَنَحْنُ نَرْجُوا اللَّهَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَحْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْإِنْصَارِيِّ وَلَوْ عَلَى بَنِي الْمَدِينَةِ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ عَنْ مُوسَى هَذَا الْحَدِيثُ۔

۱۷۹۳۔ حَدَّثَنَا هَذَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ هُوَ سَلَّمَ فِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ قَدَرِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمٌ بَعْدَ ذَلِكَ نَسِيَتْ أَيْمَانَهُمْ شَهَادَاتِهِمْ أَوْ شَهَادَتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعُمَرَ بْنِ حَصْبِينَ وَبَدِيدَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔

۱۷۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

فِي مَنْ يَسُبُّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ ذُكْرَانَ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ نَوَآنَ أَحَدُكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أَحَدِ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُتَدَا أَحَدَهُمْ وَلَا نَصِيفَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ

خدری رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔

نَصِيْفَةً يَحْيَى نَصَفَ مَدَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ نَا عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي رَاطَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوا وَهْمًا بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَيَحِبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَيَبْغِضْنِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ أَذَاهُمْ فَقَدْ أَذَانِي وَمَنْ أَذَانِي فَقَدْ أَذَى اللَّهِ وَمَنْ أَذَى اللَّهِ يُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَزْهَدُ الْمَسَرَّانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ خَدَاشٍ عَنْ أَبِي الذَّبْيَرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَبِثْتُ خَلَّتْ الْجَنَّةُ مَنْ بَايَعَتْ تَحْتَ الشَّجَرَةِ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الذَّبْيَرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْحَاطِبِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَبِثْتُ خَلَّتْ حَاطِبُ النَّارِ فَقَالَ كَذَبْتُ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّ شَهْدًا بَدَأَ أَوَّلَ الْحَدِيثِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَبِيبٌ.

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ نَاجِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَبِي طَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کرام کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو میرے بعد انہیں اپنی کلام کا نشانہ نہ بنایا۔ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری خاطر ان سے محبت کی۔ اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ایسا کیا جس نے انہیں اذیت پہنچائی اس نے مجھے تکلیف دی۔ اور جس نے مجھ کو اذیت پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی (نا لا ضل کیا) اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی قریب سے کہ اللہ تعالیٰ اسے پکڑے یہ حدیث غریبہ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی جنت میں جائیں گے لیکن سرخ اونٹ والا۔ (نہیں جائے گا) یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حاطب کی شکایت کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! حاطب ضرور جہنم میں داخل ہو گا آپ نے فرمایا تو نے بھوٹ کہا وہ بدراور حدیبیہ میں شریک ہوئے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا کوئی صحابی کسی خطہ زمین میں انتقال کر جائے وہ قیامت

لہ جہنم میں منافی اپنی اونٹنی کے پہلو سے چپٹ کر لوگوں سے چھپا پھر تا نکلا اور بیعت میں شریک نہ ہوا۔ (کتب سیرت) مترجم۔

کے دن ان لوگوں کا قاتل اور روشنی بنا کر اٹھایا جائے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور بواسطہ عبد اللہ بن مسلم، ابو طیبہ اور ابن بریدہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل مروی ہے۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام کو برا بھلا کہتے ہیں تو کہو تمہاری شہرہ خدا تعالیٰ کی لعنت ہو یہ حدیث منکر ہے ہم اسے عبید اللہ بن عمر کی روایت سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

فضیلت حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرائے ہوئے سنا کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنی لڑکی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیں۔ میں انہیں اجازت نہیں دینا پھر میں انہیں اجازت نہیں دینا مگر یہ کہ علی بن ابی طالب میری صاحبزادی کو طلاق دیکر انکی لڑکی سے نکاح کریں۔ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہیں اسکی تکلیف میری تکلیف ہے جو چیز اسے اذیت دے میرے لئے بھی اذیت ناک ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں میں سے سب سے زیادہ محبت حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا سے تھی اور مردوں میں سے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ محبوب تھے۔ اور ابیم کہتے ہیں یعنی اہل بیت میں سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ مِّنْ أَصْحَابِي يَمُوتُ بِأَرْضٍ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا أَوْ نَوَّارًا الْهُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَبِي طَيْبَةَ عَنْ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَهَذَا الصَّحِيحُ

۱۸۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ نَا التَّضَرُّبِيُّ حَدَّادٌ نَاسِيفُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسْتَوْنَ أَصْحَابِي فَقُولُوا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى شَرِّكُمْ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

باب ۹۵ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

۱۸۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ أَنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُخَايَرَةِ اسْتَأْذَنُونِي فِي أَنْ يَنْكَحُوا ابْنَتَهُمْ عَلَى بَنِي أَبِي كَالِبٍ فَلَا أَدْنُ شَوْكًا أَدْنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي كَالِبٍ أَنْ يُطْلِقَ ابْنَتِي وَ يَنْكَحَ ابْنَتَهُمْ فَأَنَا بَضْعَةٌ مَتَّى يَرِيدُنِي مَا أَلَا بِهَا وَ يُؤْذِينِي مَا أَذَاهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۸۰۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ جَعْفَرِ الْأَحْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ وَمِنْ الرِّجَالِ عَلِيٌّ قَالَ إِبْرَاهِيمُ يَجْنِي مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ هَذَا حَدِيثٌ

سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ابو جہل کی بیٹی کا ذکر کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو فرمایا فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہیں مجھے وہ بات تکلیف دیتی ہے جو اس کے لئے تکلیف کا باعث ہو اور جو بات اسے دکھ پہنچائے میرے لئے بھی پریشان کن ہے یونہی بواسطہ ابن ابی ملیکہ حضرت ابن زبیر سے اسی طرح روایت کیا کئی دوسرے روات نے بواسطہ ابن ابی ملیکہ مسور بن مخرمہ سے روایت کیا ہو سکتا ہے ابن ابی ملیکہ نے دونوں سے روایت کیا ہو۔ عمرو بن دینار نے بھی بواسطہ ابن ابی ملیکہ مسور بن مخرمہ سے حدیث لیٹ کی طرح روایت کیا۔

حضرت زبیر بن العقیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا جن سے تم لڑو گے میں بھی اس سے لڑوں گا اور جس سے تمہاری صلح اس سے میری بھی صلح۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ صحیح مولیٰ ام سلمہ معروف نہیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن امام حسین، علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہم کو ایک چادر میں لے کر فرمایا یا اللہ! یہ میرے اہل بیت اور مقرب ہیں ان سے ناپاکی دور رکھ اور انہیں خوب ستھر کر دے۔ حضرت ام سلمہ نے پوچھا یا رسول اللہ! میں بھی ان میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا تم بہتری پر ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں مروی روایات میں بہترین روایت ہے۔ اس باب میں حضرت انس، عمر بن ابی سلمہ اور ابوالمہر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَحْرُفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

۱۸۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سَمِيعُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُيَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ بَنَاتِ جَهْلٍ قَبْلَهُ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مَنِيَّ يُوْذِيْنِي مَا إِذَا هَا وَيُصْبِي مَا أَنْصَبَهَا هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ فَخِمْ هَكَذَا قَالَ أَيُّوبُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُيَيْكَةَ عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُيَيْكَةَ عَنْ الْمُسَوْرِبِ بْنِ خُزَيْمٍ وَجَيْلٍ أَنَّ يَكُوْنَ ابْنُ أَبِي مُيَيْكَةَ رَوَى عَنْهُمَا جَمِيعًا وَقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ مُيَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوْرِبِ بْنِ خُزَيْمٍ تَحْدِيْثُ اللَّيْثِ۔

۱۸۰۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ قَادِرٍ نَا سَبَاطُ بْنُ نَصْرِ الرَّهْمَدَانِيُّ عَنِ السَّوْدِيِّ عَنْ صَبِيحٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالحُسَيْنِ وَالحَسَنِ أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ وَسَكُونٌ لِمَنْ سَامَكُمُ هَذَا حَدِيْثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَحْرُفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَصَبِيحٌ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ لَيْسَ بِمَعْدُوْدٍ۔

۱۸۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ شَهْرِ بْنِ حَوْشِبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَلَ عَلَى الْحُسَيْنِ وَالحَسَنِ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ كِسَاءً ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هُوَ لِأَهْلِ بَيْتِي وَحَامَتِي إِذْ هَبْ عَنْهُمُ الدَّرَجِيسَ وَطَهِّرْهُمُ تَطْهِيرًا فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ فَخِمْ وَهُوَ أَحْسَنُ شَيْءٍ رَوَى فِي هَذَا الْبَابِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَابْنِ الْحَرَاءِ ۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَثْمَانُ

بْنُ عَمْرٍَا إِسْرَائِيلَ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ
الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ
عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا
أَشْبَهَ سَمَاءً وَذَلَّ وَهَدًى بِرَسُولِ اللَّهِ فِي
قِيَامِهَا وَقُعُودِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا
وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ
فِي مَجْلِسِهَا فَلَمَّا مَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَخَلَتْ فَاطِمَةُ فَكَبَّتْ عَلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ ثُمَّ رَفَعَتْ
رَأْسَهَا فَبَكَتُ ثُمَّ أَكْبَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا
فَضَحِكْتُ فَقُلْتُ إِنْ كُنْتُ لَأُظَنَّ أَنَّ هَذَا مِنْ
أَعْقَلِ نِسَاءِنَا فَإِذَا هِيَ مِنَ النِّسَاءِ فَلَمَّا تَوَقَّى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهَا أَمَّا بَيْتٌ حِينَ
أَكْبَيْتِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعْتِ
رَأْسَكَ فَبَكَيتِ ثُمَّ أَكْبَيْتِ فَدَفَعْتِ رَأْسَكَ
فَضَحِكْتِ مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَتْ إِنْ لَمْ
يَكُنْ لَوْ أَنَّ خَبَرَنِي أَنَّهُ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهِ هَذَا
فَبَكَيتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي أَسْرَعُ أَهْلِهِ لِحُوقَائِهِ قَدْ أَلَكُ
حِينَ ضَحِكْتُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا
الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ
عَنْ عَائِشَةَ -

۱۸۰۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ زَيْدٍ الْكُوفِيُّ عَنْ
عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَذَبٍ عَنْ أَبِي الْحَجَّافِ عَنْ
جُمَيْجِ بْنِ عُمَيْرٍ النَّبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى
عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ أَيْ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ
فَقَبَّلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ رَوْجُهَا إِنْ كَانَ مَا عَمِلْتُ

ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
صاحبزادی سے بڑھ کر کسی کو عادات احسن سیرت اور
وقار نیز اٹھنے بیٹھنے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
مشابہ نہیں دیکھا۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں جب حضرت
خاتونِ جنت تشریف لائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کھڑے ہو جاتے انہیں چومتے اور اپنی جگہ بٹھاتے اور
جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے
جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں، حضور کو چومیں اور اپنی جگہ
بٹھاتیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عدیل ہوئے تو حضرت فاطمہ
حاضر ہوئیں آپ پر جھک گئیں، آپ کا بوسہ لیا پھر سر
اٹھایا اور رو پڑیں، دوبارہ جھکیں اور سر اٹھایا تو
ہنس رہی تھیں۔ میں نے (دل میں) کہا میں تو حضرت فاطمہ
کو عورتوں میں سے زیادہ عقلمند سمجھتی تھی لیکن آج معلوم
ہوا کہ یہ بھی عام عورتوں کی طرح ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کا وصال ہوا تو میں نے ان سے کہا بتاؤ تو سہی کہ جب
آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکیں اور پھر سر اٹھایا تو رو
رہی تھیں۔ پھر دوبارہ جھک کر سر اٹھایا تو ہنس پڑیں اس کی
کیا وجہ تھی؟ خاتونِ جنت نے فرمایا لو میں اب راز فاش
کئے دیتی ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ اسی
مرض سے میرا وصال ہو گا تو میں رو پڑی پھر بتایا کہ اہل بیت
میں سے سب سے پہلے تم مجھے ملو گی یہ سن کر میں ہنس پڑی۔ یہ
حدیث اس طریق سے حسنِ غریب ہے اور حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

حضرت جمیع بن عمر تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی
خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کو کون زیادہ محبوب تھا۔ ام المؤمنین نے فرمایا فاطمہ عرض کیا
مردوں میں سے کون؟ فرمایا ان کے شوہر جہاں تک میں جانتی ہوں
وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور ملائوں کو عبادت کے

صَوَّأَمَّا قَدْ رَأَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
مِنْ فَضْلِ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

لئے بہت کھڑے ہونے والے تھے۔
فضیلت حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ نَاحِيًا
بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُونَ بِهَذَا يَأْهُرُ
يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ فَا جُتِمَ صَوَّاجِبَاتِي
إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِنَّ النَّاسَ
يَتَحَدَّثُونَ بِهَذَا يَأْهُرُ يَوْمَ عَائِشَةَ وَإِنَّا نُرِيدُ
الْخَيْرَ كَمَا نُرِيدُ عَائِشَةَ فَقُولِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَرْءُ النَّاسِ يَهْدُونَ إِلَيْهِ ابْنُ
مَا كَانَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ فَأَعْرَضَ عَنْهَا
ثُمَّ عَادَ إِلَيْهَا فَأَعَادَتْ الْكَلَامَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّ صَوَّاجِبَاتِي قَدْ ذَكَرْنَ أَنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ
بِهَذَا يَأْهُرُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَمِرَ النَّاسَ يَهْدُونَ
إِلَيْنَا مَا كُنْتَ فَلَمَّا كَانَتْ الثَّالِثَةُ قَالَتْ ذَلِكَ
قَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ
مَا أُنْزِلَ عَلَى الْوَحْيِ وَإِنَّا فِي لِحَابِ امْرَأَةٍ مِّنْكَ
غَيْرَ هَذَا قَدْ رَأَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ
حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْسَلًا هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ هِشَامِ بْنِ
عُرْوَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ
عَنْ رُمَيْثَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ شَيْئًا مِّنْ هَذَا وَ
هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
فِيهِ عَلَى رَوَايَاتٍ مُّخْتَلِفَةٍ وَقَدْ رَوَى سُلَيْمَانُ
بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ نَحْوَ حَدِيثِ
حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی
ہیں جس دن میری بادی ہوئی لوگ اہتمام سے اپنے تختا ٹف
بھیجتے۔ ایک روز میری سونکین حضرت ام سلمہ کے گھر جمع
ہوئیں اور کہا ام سلمہ! حضرت عائشہ کے بادی پر لوگ خاص
طور پر تختا ٹف بھیجتے ہیں اور ہم بھی اسی طرح بھلائی چاہتی
ہیں جس طرح حضرت عائشہ چاہتی ہیں۔ آپ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم سے عرض کریں کہ آپ لوگوں کو ہدایت فرمائیں کہ میں
جہاں ہوا کروں وہاں ہی تختا ٹف بھیجا کرو حضرت ام سلمہ
نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے
درخ پھیر لیا پھر جب ادھر دیکھا تو انہوں نے دوبارہ عرض کیا
یا رسول اللہ! میری کمچولیاں کتنی ہیں لوگ تختا ٹف بھیجنے کے لئے
حضرت عائشہ کی باری کے منتظر رہتے ہیں لہذا آپ لوگوں
سے فرمادیں کہ آپ جہاں بھی ہوں وہیں تختا ٹف بھیجا کریں۔
جب تیسری مرتبہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا ام سلمہ! عائشہ کے
بارے میں مجھے اذیت نہ پہنچانا کیونکہ عائشہ کے علاوہ کسی
دوسری کے بستر میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔ محدثین نے
یہ حدیث بواسطہ حماد بن زید، ہشام بن عروہ اور
عروہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت
کی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بواسطہ ہشام بن عروہ،
عوف بن حارث اور رمیثہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا
سے بھی اس کا کچھ حصہ مروی ہے۔ ہشام بن عروہ
سے اس بارے میں مختلف روایات ہیں۔ سلیمان
بن بلال نے ہشام بن عروہ سے حدیث حماد بن
زید کی مثل نقل کیا۔

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَاعِبُ الدَّرَّاجِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ الْمَلَكِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جَبْرِئِيلَ جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خُدْقَةِ خَدِيرٍ خَضِرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ هَذَا الْأُسْتَاذُ مُرْسَلًا وَلَوْ يَدُ كُرْفَيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَقَدْ رَوَى أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ هَذَا۔

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَامِعُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هَذَا جَبْرِئِيلُ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا تَرَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ نَاذِرُ بْنُ يَعْنِ الشَّعْبِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْ جَبْرِئِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَارِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ نَاخَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ الْأَمْخَرُومِيُّ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَا أَشْكَلُ عَلَيْكَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرماتی ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام سبز ربوئی کپڑے میں میری تصویر لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا یہ دنیا و آخرت میں آپ کی زوجہ ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے عبد اللہ بن عمرو بن علقمہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ عبد الرحمن بن ہمدی نے یہ حدیث عبد اللہ بن عمرو بن علقمہ سے سند مذکور کے ساتھ مرسل روایت کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں۔ ابو اسامہ نے بواسطہ ہشام بن عروہ، عروہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کچھ روایت کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! یہ جبرئیل ہیں تمہیں سلام کہتے ہیں، فرماتی ہیں میں نے کہا ان پر بھی سلام، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکت ہو۔ (یا رسول اللہ!) آپ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! جبرئیل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا ان پر بھی سلام و رحمت ہو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب بھی ہم صحابہ کرام کو کسی حدیث کے بارے میں مشکل پیش آتی ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھتے تو ان

حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ قَالَ سَأَلْنَا عَائِشَةَ الْأَدَجِدَانَا عَنْهَا هَذَا مِنْهُ عِلْمًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا مُعَاوِيَةَ بْنَ عَمْرِو عَنْ زَايِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَخَصَمَ مِنْ عَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ وَبُنْدَارٌ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُخْتَارِ نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي عُمَانَ التَّهْدِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْلَمَ عَلَى جَيْشٍ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاتَّيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُو هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَمَوِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قَالِ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُو هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ.

۱۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَحْمَرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَّلْتُ عَائِشَةَ عَلَى النَّسَاءِ كَفَضَّلْتُ الثَّرِيدَ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي مُوسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَحْمَرٍ هَذَا أَبُو طَالِبَةَ

کے پاس اس کے متعلق علم پاتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو فصیح نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنگ ذات السلاسل کے لشکر کا سردار مقرر فرمایا فرماتے ہیں میں نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو لوگوں میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا عائشہ عرض کیا مردوں میں سے؟ فرمایا ان کے والد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کو کس سے زیادہ محبت ہے؟ آپ نے فرمایا عائشہ سے پوچھا مردوں میں سے؟ فرمایا ان کے والد سے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی بواسطہ اسماعیل، قیس کی روایت سے حسن غریب ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عائشہ کو عورتوں پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی نرید کو باقی کھانوں پر۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن معمر سے مراد ابو طوالہ انصاری مدینی ہیں اور

الْأَنْصَارِيُّ مَدِينَتِي وَهَوْتِيقَتِي۔

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ ثَنَا سَقِيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ أَنَّ رَجُلًا ذَالَ مِنْ عَائِشَةَ عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ أَعَزُّبُ مَقْبُوحًا مَنُوبًا أَتَوَدَّى حَبِيبَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَقُولُ هِيَ زَوْجَتُهُ فِي النَّبَا وَالْآخِرَةِ يَعْنِي عَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّصَبِيُّ نَا الْمُحْتَمِرُ بْنُ سَيْمَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَحَبَّ النَّاسَ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قِيلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُو هَاشِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔ فَضَّلْ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا۔

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ الرَّفَاعِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُدْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا عَزَّتْ عَلَيَّ أَحَدٌ مِّنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَزَّتْ عَلَيَّ خَدِيجَةُ وَمَا بِي أَنْ أَكُونَ أَدْرَكْتُهَا وَمَا ذَلِكَ إِلَّا بِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَإِنْ كَانَ لِيَذَابُ السَّيِّئَاتِ فَيَنْتَبِهُ بِهَا مَدَامًا يُقَى خَدِيجَةُ فِيمَهْدِيهَا لَهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَدِيثٍ نَا

وہ ثقہ ہیں۔

عمر بن غالب سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے سامنے ناشائستہ الفاظ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا بد بخت مردود۔ دور ہو۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب زوجہ کو ایذا دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دنیا و آخرت میں زوجہ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! آپ کو سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عرض کیا گیا مردوں میں سے کون فرمایا ان کے والد ماجد۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

فضیلت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں مجھے جتنا رشک حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر ہوا اتنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی دوسری زوجہ پر نہیں ہوا۔ حالانکہ میں نے ان کو نہیں پایا اس رشک کی وجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انہیں کثرت سے یاد کرنا ہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بکری ذبح کرتے تو حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی سہیلیوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر گوشت کا ہدیہ بھیجتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

فرماتی ہیں مجھے جس قدر رشک حضرت خدیجہ پر آتا اتنا کتنی دوسری عورت پر نہیں آتا حالانکہ ان کے وصال کے بعد حضور نے مجھ سے نکاح کیا یہ اس لئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنت میں ایسے گھر کی نمود شجرہ دی جو جملہ اہل زہرہ کا ہوگا اور وہاں نشوونما اور رنج و ملال نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ (اپنے دور میں) حضرت خدیجہ بنت خویلد سب سے اچھی عورت ہیں اور حضرت مریم بنت عمران (اپنے دور کی) عورتوں میں سب سے اچھی ہیں۔ اس باب میں حضرت انس اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام جہان کی عورتوں میں سے مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی آسیہ (کی فضیلت جتنا کافی ہے) یہ حدیث صحیح ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے فضائل

حضرت عکرمہ سے روایت ہے صبح کی نماز کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فلاں زوجہ کا انتقال ہو گیا۔ تو آپ نے سجدہ کیا پوچھا گیا آپ اس وقت سجدہ کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ جب کوئی

نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا حَسَدْتُ امْرَأَةً مَا حَسَدْتُ خَدِيجَةَ وَمَا تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَعْدَ مَا مَاتَتْ وَ ذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا مَحْتَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۲۲۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَاعْبَدُهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي حَالِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَاءِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَ خَيْرُ نِسَاءِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجَوَيْهَ ثنا عَبْدُ الدَّرَاقِ نَاعْمَرُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَ أَسِيَّةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۲۴۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْأَنْبَرِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْأَنْبَرِيُّ أَبُو غَسَّانَ نَا سَلَمَةُ بْنُ جَعْفَرٍ كَانَ ثَقَّةً عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ مَا تَمَّتْ فَلَانَةٌ لِبَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ قِيلَ لَهُ أَتَسْجُدُ هَذِهِ سَاعَةً فَقَالَ

الْبَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا رَأَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوا فَإِنَّ آيَةَ الْعَظَمِ
مِنْ ذَهَابِ الْأَوْجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ
هَذَا الْوَجْهِ -

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ
نَاهَا شَمْرُ بْنُ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ نَاكَ نَهْ قَالَ
حَدَّثَنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حَبِيبٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَلَغَنِي
عَنْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ كَلَامٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ
لَهُ قَالَ أَلَا قَدْ تَكُونَانِ خَيْرًا مِنِّي
وَزَوْجِي مُحَمَّدًا وَآبِي هَارُونَ وَعَيِّي مَرْسِي وَ
كَأَنَّ الَّذِي بَلَغَهَا أَنَّهُمْ قَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا وَ
قَالُوا نَحْنُ الْأَوْجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبَنَاتُ عَمِّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَذَا شَمْرِ
الْكُوفِيِّ وَكَيْسٍ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ -

۱۸۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ
بْنُ حَبِيبٍ قَالَا نَاعَبُدُ الدَّرَاقِي أَنَا مَعْمَرُ عَنْ
ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةُ أَنَّ حَفْصَةَ
قَالَتْ بِنْتُ يَهُودِيٍّ تَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ
مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ قَالَتْ لِي حَفْصَةُ ابْنَةُ
يَهُودِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَإِنَّكَ لَا بَنَةَ نَبِيٍّ وَإِنَّ عَلَيْكَ لَنَبِيٍّ وَإِنِّي
لَتَحْتَ نَبِيٍّ ففِيمَا تَفَخَّرُ عَلَيْكَ ثَوَاتُ قَالَ إِنِّي
اللَّهُ يَا حَفْصَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
مِنْ هَذَا الْوَجْهِ -

نشانی دیکھو تو سجدہ کرو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کی ازواج مطہرات کے اٹھ جانے سے
بڑھ کر کوئی نشانی ہوگی۔ یہ حدیث حسن غریب
ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت صفیہ بنت حبیب رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس
تشریف لائے مجھے حضرت حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما
کی طرف سے ایک بات پہنچی تھی۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ
وسلم سے ذکر کیا۔ تو آپ نے فرمایا تم نے یہ نہیں کہا کہ تم
دو لوگوں مجھ سے کیسے بہتر ہو سکتی ہو میرے شوہر حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ حضرت ہارون
اور چچا حضرت موسیٰ ہیں (علیہما السلام) حضرت صفیہ کو
یہ بات پہنچی تھی کہ انہوں نے کہا ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے نزدیک ان سے زیادہ معزز ہیں ہم رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کی بیویاں اور چچا زاد ہیں اس بات میں حضرت انس
سے بھی روایت مذکور ہے، یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ہاتھ کوئی
کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اسکی سند کچھ خاص نہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت
صفیہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے
انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ وہ روپڑیں لٹنے میں ان کے ہاں
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ وہ روپڑی لٹیں
آپ نے پوچھا کیوں رو رہی ہو، عرض کیا حضرت حفصہ نے
مجھے یہودی کی بیٹی کہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم نبی کی بیٹی ہو تمہارے چچا نبی ہیں اور نبی کی بیوی ہو
پس وہ کس بات میں تم پر فخر کرتی ہیں۔ پھر فرمایا
حفصہ! اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ یہ حدیث حسن صحیح
اس طریق سے غریب ہے۔

۱۸۲۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ ثَنَى مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ التَّمَمِيُّ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ وَهَبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَا طِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَذَّتْهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَلَمَّا تَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهَا عَنْ بُكَاءِهَا وَضَحِكِهَا قَالَتْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَمُوتُ فَبَكَتْ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةٌ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرِيحًا بَنَتْ عُمَرَانُ فَضَحِكَتْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ -

۱۸۲۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ نَا سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَا عُوهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى هَذَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ -

۱۸۲۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْوَلِيدِ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُنِي أَحَدٌ مِّنْ أَحَدٍ مِّنْ أَصْحَابِي شَيْئًا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخْرِجَ إِلَيْهِمْ وَأَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَالٍ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَيْتُ إِلَى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ وَهُمَا يَقُولَانِ وَاللَّهِ مَا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال حضرت خاتونِ جنت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کو بلایا اور سرگوشی کی وہ رو پڑیں پھر کچھ فرمایا تو وہ ہنس پڑیں حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد میں نے حضرت فاطمہ سے رونے اور ہنسنے کا سبب پوچھا انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ عنقریب آپ ۲ وصال ہوگا اس پر میں رو پڑی پھر فرمایا تم مریم بنت عمران کے علاوہ تمام جنتی خواتین کی سردار ہو یہ سنکر میں ہنس پڑی۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے اچھا ہو اور وہ میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے اچھا ہوں اور جب تمہارے ساتھی کا وصال ہو تو اسے بھوڑ دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہشام بن عروہ نے بواسطہ اپنے والد عروہ، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص کسی صحابی کے بارے میں مجھ سے شکایت نہ کرے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ ان کی طرف صاف دل نکلوں حضرت عبداللہ فرماتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال لایا گیا آپ نے اسے تقسیم فرمایا اس کے بعد میں دو آدمیوں کے پاس گیا وہ بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے اللہ کی قسم! محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تقسیم سے اللہ کی رضا اور آخرت کا ارادہ نہیں کیا میں نے سنتے ہی یہ بات مشہور

کر دی پھر میں نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا تو آپ کا چہرہ افسوس سرخ ہو گیا اور فرمایا مجھے پھوڑ دو، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس سے زیادہ اذیت پہنچانی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اس سند میں ایک شخص (داوی) کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔

محمد بن اسماعیل نے بواسطہ عبد اللہ بن محمد عبد اللہ بن موسیٰ (اور حسین بن محمد) اسرائیل، سدی، ولید بن ابی ہشام اور ترید بن زائدہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے اس طریق کے علاوہ بھی کچھ مرفوعاً روایت کیا ہے

فضیلت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں پھر آپ سے پڑھاؤ لیکن الذین کفروا اور اسی میں پڑھاؤ الذین عند اللہ الخفیة المسلمة الخ نیز یہ بھی پڑھاؤ ان لابن آدم الخ۔ اگر انسان کے لئے مال کی ایک داوی ہو تو وہ دوسری ڈھونڈے اگر دوسری ہو تو تیسری تلاش کرے ابن آدم کے پیٹ کو مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی نعیم نے بواسطہ والد، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں، حضرت قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم نے حضرت ابی بن

أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِقِسْمَتِهِ الَّتِي قَسَمَهَا وَجَّهَ اللَّهُ وَلَا الدَّارَ الْآخِرَةَ فَتَثَبَّتْ حِينَ سَمِعَهَا فَانْتَبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرَتْهُ فَأَحْمَرَتْ وَجْهَهُ وَقَالَ دَعْنِي عَنْكَ فَقَدْ أُودِيَ مُوسَى بِأَكْثَرِ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ زِيدَ فِي هَذَا الْأُسْتَدْرَاجُ.

۱۸۳۰۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَاعِبُهُ اللَّهُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ هَذَا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

فضلُ أبي بن كعبٍ رضي الله عنه

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ أَبُو دَاوُدَ نَاسِئُهُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ جُبَيْشٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ فَقَدْ أَعْلَيْهِ لَوْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقَدْ أَفْرَأَ فِيهَا إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ اللَّهِ الْخَفِيَّةُ الْمُسْلِمَةُ لَا إِلَهَ هُودِيَّةٌ وَلَا النَّصْرَانِيَّةُ وَلَا الْجُوسِيَّةُ مَنْ يَعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يَكْفُرَهُ وَقَدْ أَعْلَيْهِ لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ وَادِيًا مِنْ مَالٍ لَا بُتْنِي إِلَيْهِ ثَانِيًا وَكَوْ كَانَ لَهُ ثَانِيًا لَا بُتْنِي إِلَيْهِ ثَالِثًا وَلَا يَمْلِكُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التَّوْبُ وَيَكُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ

سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے
مجھے حکم دیا کہ تمہارے سامنے
فسان پڑھوں۔

.....

انصار و قریش کی فضیلت

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا اگر ہجرت نہ ہوئی تو میں انصار سے
ہوتا۔ اسی سند سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا اگر انصار
کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار
کے ساتھ ہوں یہ حدیث حسن ہے۔

.....

حضرت براہ بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمانے سنا یا حضور نے
انصار کے بارے میں فرمایا ان سے مومن ہی محبت رکھتا
ہے اور منافق ہی بغض رکھتا ہے۔ جو ان سے محبت کرے اللہ
تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے عداوت رکھے
وہ اللہ تعالیٰ کا مغضوب ہے۔ راوی کہتے ہیں ہم نے عدی
بن ثابت سے پوچھا کیا آپ نے حضرت براہ سے سنا فرمایا
انہوں نے مجھ ہی سے تو بیان کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے کچھ انصار کو جمع کیا پھر فرمایا قریب آؤ کیا
تم میں کوئی اور شخص بھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا اور تو کوئی نہیں
البتہ ہمارا ایک بھانجا ہے۔ آپ نے فرمایا قوم کا بھانجا ان میں
ہی ہوتا ہے پھر فرمایا قریش نے دور جاہلیت اور مصیبت سے
ابھی ابھی چھٹکارا پایا میں چاہتا ہوں کہ ان کے گزشتہ کی تلافی
کروں اور ان کی تالیف قلوب کروں کیا تم راضی نہیں کہ لوگ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَنْ
كَعْبٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ
وَقَدْ دَرَيْتَ تَدَاةً عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَنْ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَمَرَنِي أَنْ
أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ۔

فَضْلُ الْقُرَيْشِ وَالْأَنْصَارِ

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَرْزَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ
الطَّعْنِيِّ بْنِ أَبِي بَنْ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوَلَا الْهِجْرَةَ
لَكُنْتُ إِمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ سَلَكَ الْأَنْصَارُ
وَادِيًا أَوْ شَعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْأَنْصَارِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ۔

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
جَعْفَرٍ نَاشِئَةٍ عَنْ عِدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ
عَازِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْأَنْصَارِ وَلَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا الْمُؤْمِنُ وَلَا يُبْغِضُهُمْ
إِلَّا الْمُنَافِقُ مَنْ أَحَبَّهُمْ فَاجَبَهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ
فَأَبْغَضَهُ اللَّهُ فَقُلْنَا لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنَ الْبَرَاءِ
فَقَالَ إِيَّاي حَدَّثَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
جَعْفَرٍ نَاشِئَةٍ قَالَ سَمِعْتُ تَدَاةً عَنْ أَنَسٍ
قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ
مِنْ غَيْرِكُمْ فَقَالُوا لَا إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا فَقَالَ ابْنُ
أُخْتٍ الْقَوْمِ مِنْهُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ قَدْ يَسَّاحَدَيْتُ
عَهْدَهُمْ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ وَإِنِّي أَرَادْتُ

دنیا لے کر لوٹیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹو۔ انہوں نے عرض کیا "ہاں کیوں نہیں؟" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دوسرے لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت انس بن مالک کو یوم حرم میں شہید ہونے والے ان کے خاندان اور چچا زاد بھائیوں کی تعزیت میں لکھا میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دیتا ہوں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: "یا اللہ انصار ان کی اولاد اور ان کی اولاد کی اولاد کو بخش دے یہ حدیث حسن صحیح ہے قتادہ نے بواسطہ نصر بن انس، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کیا۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا اپنی قوم کو کہو میرے معلومات کے مطابق یہ لوگ پاکدامن اور صبر کرنے والے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن لو! میرا جامہ دان جس سے میں آرام پاتا ہوں میرے اہل بیت ہیں اور میری جماعت انصار ہیں۔ ان کے بروں کو معاف کر دو اور نیکو کاروں سے قبول کرو۔ یہ حدیث حسن ہے اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

أَنْ أَجْبِرَهُمْ وَأَنَا تَفْهَمُ أَمَا تَذُنُونَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالذَّنْبِ وَأَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْوتِكُمْ قَالُوا بَلَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَسَّلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا وَسَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَكَتُ وَادِي الْأَنْصَارُ وَشِعْبَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْبُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَدَّانَ نَا النَّصْرُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُعَذِّبُهُ فِيمَنْ أُصِيبَ مِنْ أَهْلِهِ وَبَنِي عَمِّهِ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنَا أَبَشِّرُكَ بِبَشْرَى مِنْ اللَّهِ إِنْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِذُرِّيهِمْ وَالْأَنْصَارُ وَلِذُرِّيهِمْ ذُرِّيَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ سَأَوَاهُ قَتَادَةُ عَنِ النَّصْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ.

۱۸۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَدَّاعِيِّ ابْنُ أَبِي نَافْعَةَ وَدَوْعَبْدُ الْقَمْدَقَا لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْبَنَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هِلَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِقْرَأْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَإِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ أَعَفَّ صَدْرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَبَيْنِي وَبَيْنَهُمَا أَهْلُ بَيْتِي وَإِنَّ كَذِبِي الْأَنْصَارُ فَاغْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ وَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ.

۱۸۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ

روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار میرا ہیں لوگ زیادہ ہو جائیں گے اور یہ کم ہوں گے۔ پس ان میں سے نیکو کار سے قبول کرو اور برے سے درگزر کرو یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قریش کو ذلیل کرنا چاہے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عبد بن حمید نے بواسطہ یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابراہیم بن سعد اور صالح بن کيسان، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھنے والا ہے وہ انصار سے بغض نہیں رکھے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ! تو نے پہلے واے قریش کو رنج و الم چکھایا اب بعد واے قریش کو عطیات کا مزہ چکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

عبدالوہاب رزاق نے بواسطہ یحییٰ بن سعید اموی، اعمش سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

جَعْفِرُ نَا سَمِعْتُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ كَرْدَشِي وَعَيْبَتِي وَارْتِ النَّاسِ سَيَكْثُرُونَ وَيَقْتُلُونَ فَأَقْبِلُوا مِنْ مَحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَسِيلَانُ بْنُ دَاوُدَ الْأَشْمُوعِيُّ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ نَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَعْتَمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا يَحْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ بِهَذَا السَّانِدِ نَحْوَهُ۔

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا بِشَرُّ بْنُ السَّرِيِّ وَابْنُ مَوْهَلٍ قَالَا نَا سَفْيَانُ عَنْ جَبْرِ عَنْ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي لَا يَبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيَوْمِ الْآخِرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو يَحْيَى الْجَمَّالِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَذَقْتَ أَهْلَ قُرَيْشٍ نِكَالًا فَإِذَا ذُنُوبُهُمْ تَوَلَّى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

۱۸۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ۔

۱۸۴۳۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ! انصار کو، ان کے بیٹوں، بیٹیوں کے بیٹوں اور ان کی عورتوں کو بخش دے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

انصار کے کون سے گھروں میں خیر ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں انصار کے بہترین گھریاں (فرمایا) بہترین انصار کی خبر نہ دوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا بنو نجار پھر ان سے متصل بنو عبد اشہل پھر ان سے ملحق بنو حارث بن خزرج پھر ان سے متصل بنو ساعدہ۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کیا کہ انہیں بند کیا پھر کھولا مضطرب کوئی ہاتھ سے کچھ پھینکتا ہے فرمایا انصار کے تمام گھروں میں خیر ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور انس سے بواسطہ ابواسید ساعدی، مرفوعاً مروی ہے۔

حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے بہترین گھر بنی نجار کے گھر میں پھر بنی عبد اشہل کے گھر پھر بنی حارث بن خزرج پھر بنی ساعدہ اور انصار کے تمام گھروں میں خیر ہے حضرت سعد نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر دوسروں کو فضیلت دی ہے۔ کہا گیا "تم لوگوں کو بھی کو دوسروں پر زیادہ فضیلت دی گئی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابواسید ساعدی کا نام مالک بن ربیعہ ہے۔

.....

نَا اسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ جَعْفَرِ الْأَحْمَرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْأَنْبَاءِ الْأَنْصَارِ وَالْأَنْبَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِبَنَاتِ الْأَنْصَارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

۱۸۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَثَبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ أَوْ بِخَيْرِ الْأَنْصَارِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَنُو نَجَّارٍ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِيِّ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بَيْدَهُ فَقَبِضَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ سَطَّهِنَّ كَالدَّامِجِ بَيْدَ بِهِ قَالَ وَفِي دُورِ الْأَنْصَارِ كَلَهَا خَيْرٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجْمُوعٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۸۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ دُورُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دُورُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِيِّ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورٍ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَيَقِيلُ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجْمُوعٌ وَأَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ

اسْمُهُ مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ -

۱۸۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ سَلَوْتُ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ سَلَوَانَ أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دِيَارِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَارِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

۱۸۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ نَاحِدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَنْصَارِ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

باب ۵۹۵ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَدِينَةِ - ۱۸۲۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَاحِدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْكُبَيْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرِو عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ بِحَرِّ الشَّوْبَاءِ إِنِّي كَأَنِّي لَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمْتُ فِي بَوْضُو فَتَوَفَّاءَ شَوْقَامَ فَاسْتَقْبَلُ الْقِبْلَةَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَاهِيمَ كَانَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَدَعَا لِأَهْلِ مَكَّةَ بِالْبَرَكَةِ وَأَنَا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَدْعُوكَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنْ تَبَارِكَ لَهُمْ فِي مَدِينِهِمْ وَمَا عَنْهُمْ مِثْلِي مَا بَارَكْتَ لِأَهْلِ مَكَّةَ مَعَ الْبَرَكَةِ بِذِكْرَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

۱۸۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ نَاحِدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَحْيَى بْنِ نُبَاتَةَ نَاحِدُ بْنُ

.....

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے بہترین گھر بنو نجار کے گھر ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

.....

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین انصار بنو عبد الاشہل ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

.....

فضیلتِ مدینہ طیبہ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ باہر نکلے یہاں تک سفیا کی سنگلاخ زمین میں پہنچے یہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی ملکیت تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لیے وضو کا پانی لاؤ آپ نے وضو فرمایا اور پھر قبیلہ روہو کر کھڑے ہوئے اور یہ دعا مانگی یا اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور خلیل تھے۔ انہوں نے اہل مکہ کے لیے برکت کی دعا کی میں تیرا بندہ اور رسول ہوں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ ان (اہل مدینہ) کے مملہ اور صاع میں اس سے دو گنی برکت عطا فرما جو تو نے اہل مکہ کو عطا فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عائشہ، عبد اللہ بن زید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت علی بن ابی طالب اور ابو ہریرہ رضی اللہ

عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا میرے دولت کردہ اور
منبر کے درمیان جنت کے
باغوں میں سے ایک باغ ہے یہ
حدیث اس طریق سے حسن غریب
ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے
خانہ اقدس اور منبر شریف کے درمیان جنت
کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اسی اسناد
سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے فرمایا
مسجد حرام کے علاوہ دیگر تمام مسجدوں میں
ایک ہزار نمازوں سے میری مسجد میں ایک
نماز بہتر ہے یہ حدیث صحیح ہے حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مرفوعاً مروی
ہے۔

.....

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو
مدینہ طیبہ میں موت آ سکے تو اسے یہاں ہی
مرا جائیے کیونکہ میں یہاں مرنے والوں کی (خاص
طور پر) شفاعت کروں گا۔ اس باب میں حضرت
سبیح بنت حارث اسمیہ رضی اللہ عنہا سے بھی
روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی ایوب کی روایت
سے حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ ان کی لڑکھائی ان کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا مجھ
پر زمانہ سخت ہو چکا ہے اس لیے میں عراق جانا
چاہتی ہوں آپ نے فرمایا شام کیوں نہیں چلی جاتی ہو
وہ زمین محشر ہے۔ بوقوف! صبر کرو۔ میں نے

بُنْ وَرَدَان عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ أَبِي الْمَعْلَى عَنْ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي
رَوْضَةٌ مِّنْ رَّيَاضِ الْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
حَسَنٌ مِّنْ هَذَا التَّوَجُّهِ۔

۱۸۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْمَدَنِيُّ
نَاعِبُ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ الذَّاهِدِ عَنْ كَثِيرِ
بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ
بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رَّيَاضِ الْجَنَّةِ
وَهَذَا الْإِسْنَادُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ صَلَوةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ
صَلَوةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ
الْحَدَامَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِّنْ
غَيْرِ وَجْهِ۔

۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ مَعَاذٍ عَنْ هِشَامِ
ثَنِي أَبِي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ
أَنْ يَمُوتَ بِأَمَدٍ يَنْتَهِي فَيَمُتْ هَا فَاتِي أَشْفَعُ
لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سُبَيْعَةَ بِنْتِ
الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا التَّوَجُّهِ مِّنْ حَدِيثِ أَيُّوبَ
الْمَسْتَحْتَبِ فِي۔

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا
الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ مَوْلَاةً لَهُ
أَتَتْهُ فَقَالَتْ اِسْتَدَّ عَلِيٌّ الدِّمَانَ وَارْتَى
أُرَيْدُ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الْحِرَاقِ قَالَ فَهَلَّا إِلَى الشَّامِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخصو (مدینہ طیبہ) کی سختی اور بھوک پر صبر کرے میں قیامت کے دن اس کا گواہ یا (فرمایا) شفیع ہوں گا۔ اس باب میں حضرت ابو سعید، سفیان بن ابی زہیر اور سبیبہ سلمی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلامی شہروں میں سب سے آخر میں ویران ہونے والا شہر مدینہ طیبہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف جنادہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ کی اس روایت پر تعجب ظاہر کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دست اقدس پر بیعت اسلام کی۔ پھر مدینہ طیبہ میں اسے بخار ہو گیا وہ چلا گیا پھر آیا وہی بات دہرائی آپ نے انکار فرمایا وہ پھر چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ طیبہ ایک بھٹی کی مثل ہے جو میل کچیل دور کر دیتی ہے۔ اور طیب کو خالص کر دیتی ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

یہ حدیث حسن

صحیح ہے

.....

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں اگر میں مدینہ طیبہ میں مہینوں کو چرتے دیکھوں تو انہیں خوف زدہ نہ کروں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ طیبہ کے سنگلاخوں کا درمیان حرم ہے۔ اس باب میں حضرت سعد،

أَرْضِ الْمُنَشَّرِ وَاصْبِرْ لِكَاثِمٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَبَرَ عَلَى شِدَّتِهَا وَلَا دَأَمَهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَ سَفْيَانَ بْنِ أَبِي زَهَيْرٍ وَ سُبَيْعَةَ الْأَسَدِيَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ -

۱۸۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ ثَنَا أَبِي جُنَادَةُ بْنُ سَلَمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُدْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذْتُ مِنْ قُرَى الْإِسْلَامِ خَدَابًا الْمَدِينَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا حَدِيثٍ جُنَادَةَ عَنْ هِشَامٍ - قَالَ يُعَبِّئُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

۱۸۵۴- حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَ ثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بَابِ يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاصَابَهُ وَعْدٌ بِالْمَدِينَةِ فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْلِنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْلِنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكَبْرِ تَنْفِي خَبَثُهَا وَتَنْصَعُ طَبِهَا وَ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

۱۸۵۵- حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَ ثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُدْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَوْ رَأَيْتَ الْخَبَاءَ تَرْتَحُ بِالْمَدِينَةِ مَا ذَعَرْتُمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن زید ، انس ، ابوالیوب ، زید بن ثابت ، رافع بن خدیج ، جابر اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم سے اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے ۔ حدیث ابی صریرہ حسن صحیح ہے ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احد پہاڑ نظر آیا تو آپ نے فرمایا یہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اسے محبوب رکھتے ہیں ۔ یا اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ شریف کو حرم بنایا اور میں اس (مدینہ طیبہ) کے سنگلاخوں کے درمیانی حصہ کو حرم بنانا ہوں یہ حدیث حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی کہ ان تین مقامات میں سے جہاں بھی اتریں وہی آپ کا مقام ہجرت ہے ۔ مدینہ طیبہ ، بحرین اور قنسرین (شام) کا ایک شہر) یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف فضل بن موسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں اس روایت کے ساتھ ابو عامر منفرد ہیں ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مدینہ طیبہ کی سختی اور بھوک پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کا شفیع یا (فرمایا) گواہ ہوں گا ۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے ۔ صالح بن ابی صالح سہیل بن ابی صالح کے بھائی ہیں ۔

.....
فضیلت مکہ مکرمہ

أَلْ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا حَرَامٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَنَارِيذٍ ثَابِتٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَجَابِرٍ وَسَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ نَحْوَهُ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ يَجُوزُ ۔

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ وَثَنُ الْأَنْصَارِيِّ أَمْعَنُ نَامَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ أَحَدًا فَقَالَ هَذَا أَجَبَلُ بَيْعَتَنَا وَنُحِبُّهُ لِلَّهِمْ إِبْرَاهِيمَ حَرَمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أَحَدُ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يَجُوزُ ۔

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَامِرِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَدِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَيْ هُوَ كَلَّمَ الْمَلَائِكَةَ نَزَلَتْ فِي دَارِ هَجْرَتِكَ الْمَدِينَةُ أَوِ الْبَحْرَيْنِ أَوْ قَنْسَرِينَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو عَامِرٍ ۔

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى نَا هِشَامُ بْنُ عَدَوَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلَى لَوَاءِ الْمَدِينَةِ وَبَشَاتِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ كَمَا شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا أَوْجَرَهُ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ أَخُو سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ۔
بَابُ فِي فَضْلِ مَكَّةَ ۔

حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام حزورہ پرکھڑے دیکھا آپ نے فرمایا خدا کی قسم! بے شک تو اللہ تعالیٰ کی بہترین زمین ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام زمین سے زیادہ محبوب ہے۔ اگر مجھے تجھ سے جانے پر مجبور نہ کیا جاتا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے یونس نے زہری سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ محمد بن عمرو نے اسے بواسطہ ابوسلمہ اور حضرت ابوسہریرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا حدیث زہری میرے (امام ترمذی) کے نزدیک اہم ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مکہ! تو کس قدر پاکیزہ اور مجھے محبوب شہر ہے۔ اگر مجھے اپنی قوم (کی شرارت) کے باعث تجھ سے نہ جانا پڑتا تو میں تیرے سوا اور کہیں نہ ٹھہرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

فضیلت عرب

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے سلمان! مجھ سے بغض و عداوت نہ رکھنا ورنہ دین سے جدا ہو جائے گا۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے کیسے عداوت رکھ سکتا ہوں جبکہ آپ کے وسیلہ جلیلہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت بخش حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرب سے بغض رکھو گے تو گویا کہ مجھ سے بغض رکھا یہ حدیث حسن غریب ہے

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ذَهْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفًا عَلَى الْحُزُورَةِ فَقَالَ اللَّهُ إِنْكَ لَخَيْرُ رِضَى اللَّهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللَّهِ إِلَيَّ اللَّهُ وَتَوَلَّاهُ إِنْ أُخْرِجْتُ مِنْكَ مَا خَرَجْتُ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ فَحَسْبُكَ وَقَدْ رَوَاهُ يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمْرَاءَ عِنْدِي ۲ صَحِيحٌ

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خَتِيبٍ نَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَأَبُو الطَّيْفِيدِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ مَا أَطْيَبُكَ مِنْ بَدْيَا وَأَحَبُّكَ إِلَيَّ وَتَوَلَّاهُ أَنْ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكَ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكَ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ فَحَسْبُكَ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا أَوْجَهُ

باب فی فضل العرب

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَسَدِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو بَدْرٍ شَيْعَامُ بْنُ أَوَّلِيدٍ عَنْ قَابُوسِ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَلْمَانُ لَا تَبْغُضْنِي فَتَفَارِقَ دِينَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَلْغُضُكَ وَبِكَ هَذَا إِنْ لَمْ يَنْبَغُ لِي لَعَرَبَ فَتَبْغُضْنِي هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ

ہم اسے صرف ابوذر شجاع بن ولید کی روایت سے پہچانتے ہیں۔
حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے
عرب سے دھوکہ کیا وہ میری شفاعت میں داخل نہیں
ہوگا اور نہ ہی اسے میری محبت نصیب ہوگی۔ یہ
حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حصین بن عمر
احسی کی روایت سے پہچانتے ہیں
حصین بن عمر، محدثین کے نزدیک
زیادہ قوی نہیں۔

❖ ❖ ❖

حضرت محمد بن ابی رزین اپنی والدہ سے روایت کرتے
ہیں کہ جب عرب میں سے کوئی انتقال کر جاتا تو ام حریر رضی
اللہ عنہا کو سخت دکھ ہوتا۔ پوچھا گیا ہم دیکھتے ہیں کہ کسی عربی
کے فوت ہونے پر آپ کو سخت صدمہ ہوتا ہے
انہوں نے فرمایا میں نے اپنے آزاد کردہ غلام سے
سنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
عرب کی ہلاکت، قرب قیامت کی علامت ہے۔
محمد بن ابی رزین کہتے ہیں ان کے غلام طلحہ بن مالک تھے۔
یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف سلیمان بن حرب کی
روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگ دجال سے
بھاگیں گے یہاں تک کہ پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔
ام شریک فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس
دن عرب داغے کہاں ہوں گے؟
آپ نے فرمایا وہ کم ہوں گے۔ یہ
حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

❖ ❖ ❖

الْأَمِينُ حَدِيثُ أَبِي بَدْرٍ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيدِ -
۱۸۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
بَشِيرٍ الْعَبْدِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْأَسْوَدِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَرْهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ
عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شَفَاعَتِي وَكَلِمَةُ
تَنَلُّهُ مَوْدَّتِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ
إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ الْأَحْمَسِيِّ عَنْ
مُحَارِقٍ وَلَيْسَ حُصَيْنٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِذَاكَ
الْقَوِيِّ -

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا سَلِمَانَ
ابْنُ حَرْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَرِيحٍ عَنْ أُمِّهِ
قَالَتْ كَانَتْ أُمُّ الْعَدْبِ إِذَا مَاتَ أَحَدٌ مِنَ
الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْهَا فَقِيلَ لَهَا إِيَّاكَ إِذَا
مَاتَ الرَّجُلُ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْكَ قَالَتْ
سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَقْتَرَابِ السَّاعَةِ
هَلَاكَ الْعَرَبِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَرِيحٍ وَ
مَوْلَاهَا طَلْحَةُ بْنُ مَالِكٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَلِمَانَ بْنِ حَرْبٍ -

۱۸۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ نَا
حُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو
الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ حَدَّثَنِي
أُمُّ شَرِيكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَيَغَيِّرَنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَالِ حَتَّى يَنْحَقُوا
بِالْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ
إِنَّ الْعَرَبَ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُوَ قَائِلٌ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ -

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند) شام، عرب کے باپ ہیں۔ یافتہ رہیوں کے اور حام، حبشہ والوں کے یہ حدیث حسن ہے۔ یافتہ کو یافتہ اور یافتہ بھی کہا جاتا ہے۔

فضیلت اہل عجم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عجمیوں کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا مجھے ان سب پر یا فرمایا ان میں بعض پر تم سب یا فرمایا تم میں سے بعض کی نسبت زیادہ اعتماد ہے۔ یہ حدیث عزیز ہے ہم اسے صرف ابوہریرہ عیاش کی روایت سے پہچانتے ہیں صائم سے ابن مہران مولیٰ عمر بن حریث مراد ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ سورہ جمعہ نازل ہوئی آپ نے اسے تلاوت فرمایا جب اس آیت پر پہنچے "وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ" (ان میں سے کچھ دوسرے ہیں جو ابھی تک ان سے نہیں ملے) ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جو ابھی تک ہم سے نہیں ملے۔ آپ نے کچھ جواب نہ دیا۔ راوی فرماتے ہیں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہم میں موجود تھے رسول اکرم نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان پر رکھ کر فرمایا ان کی قسم جس کے فضیلت میری جان ہے اگر ایمان فریاد کے پاس بھی ہوتا تو ان سے کچھ لوگ اسے حاصل کر لیتے۔ یہ حدیث حسن ہے حضرت ابوہریرہ

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَدُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامُ أَبُو الْعَرَبِ وَيَافَةُ أَبُو الدُّوْمِ وَحَامُ أَبُو الْحَبْشِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَيُقَالُ يَافَةُ وَيَافَةُ يَفَتْ.

باب فی فضل العجم

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عِيَّاشٍ نَا صَالِحُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ ذُكِرَتْ الْأَعْجَمُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْخُذُوا بِهِمْ أَوْ يَبْعُضُهُمْ أَوْ تُقَاتِلُوا بِهِمْ مَتَى يَكُونُ أَوْ يَبْعُضُهُمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عِيَّاشٍ وَصَالِحُ بْنُ هُرَيْرَةَ مَهْرَانٌ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ.

۱۸۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنِي ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الدَّيْلِيُّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوْجِبْنَا أَنْزَلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاَهَا فَلَمَّا بَلَغَ وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ لَوْ يَلْحَقُوا بِكَ فَلَمْ يَكَلِّمْهُ قَالَ وَسَلِّمَانُ الْفَارِسِيُّ فِينَا قَالَ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ بِالشَّرِّ لَتَنَا وَلَكِنَّ رَجُلًا مِنْ هَؤُلَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۲۰۳ فی فضل الیمن

۱۸۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَرِيَادٍ وَ
غَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَاعِمَرَانُ
الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قَبْلَ الْيَمَنِ
فَقَالَ اللَّهُمَّ اقْبَلْ بِقُلُوبِهِمْ حُجُوبًا لَنَا فِي
صَاعِنَا وَمَدِّ نَاهَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ
حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ
عَمْرَانَ الْقَطَّانِ -

۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَدَنِيُّ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ الْيَمَنِ هُمْ أَصْنَعَتْ قُلُوبًا
وَأَرَقَى أُنُودَةً الْإِيمَانُ يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ
وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ مَجْمُوعٌ -

۱۸۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا زَيْدُ بْنُ
حُبَّابٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ نَا أَبُو مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيُّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُلْكُ فِي قَرَشٍ وَالْقَضَاءُ فِي
الْأَنْصَارِ وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْإِمَانَةُ فِي
الْأَزْدِ يَحْيَى الْيَمَنِ -

۱۸۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ
الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَكَوَيْفُفُهُ وَ
هَذَا أَحْكَمُ مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ حُبَّابٍ -

۱۸۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْعَطَّارِيُّ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ الْكَبِيرِ بْنِ شُعَيْبٍ
شَيْخِ عَمِّي عَبْدًا سَلَامَ بْنَ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

اہل یمن کی فضیلت

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے یمن کی طرف دیکھ کر دعا فرمائی۔
”یا اللہ! تو ان کے دلوں کو متوجہ کر
دے اور ہمارے صاع اور مد میں
برکت عطا فرما۔ یہ حدیث حسن، زید
بن ثابت کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف عمران
القطان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
”تمہارے پاس اہل یمن آئے وہ بہت کمزور دل
اور نرم طبیعت والے ہیں۔ ایمان بھی یعنی ہے اور
حکمت بھی یعنی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن
عباس اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ”حکومت قریش میں، فیصلہ
النصار میں، اذان حبشہ میں اور امانت
ازد یعنی یمن میں ہے۔“

.....

محمد بن بشار نے بواسطہ عبد الرحمن بن ہمدانی معاویہ
بن صالح اور ابو مریم النصار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی۔ زید
بن حباب کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل ازد
(یعنی لوگ) زمین میں اللہ تعالیٰ کے (دین کے) مددگار

ہیں۔ لوگ انہیں پست کرنا چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ انہیں بلند کرنا چاہتا ہے لوگوں پر ضرور ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی کئے گا کاش میرا باپ بیٹا ہوتا کاش میری ماں اہل بین سے ہوتی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اسی سند سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے اور وہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ اگر ہم ازدیوں (بہمن والوں) سے نہ ہوتے تو انسانوں میں سے ہی نہ ہوتے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص آیا میرا خیال ہے وہ قیس میں سے تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ قبیلہ حمیر پر لعنت بھیجئے۔ آپ نے رخ پھیر لیا وہ دوسری جانب سے آیا آپ نے پھر رخ پھیر لیا پھر دوسری طرف سے آیا آپ نے پھر رخ پھیر لیا۔ اس کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ قبیلہ حمیر پر رحم فرمائے ان کے چہرے سلام، ہاتھ طعام اور وہ خود اہل امن ایمان ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی عبدالرزاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میناء سے منکر احادیث مروی ہیں۔

أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا زِدُكُمْ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ يُرِيدُ النَّاسُ أَنْ يَضَعُوهُمْ دِيَارِي اللَّهِ إِلَّا أَنْ يَرْفَعَهُمْ وَلَيَاتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُولُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ أَبِي كَانَ أَزْدِيًّا يَا لَيْتَ أُمِّي كَانَتْ أَزْدِيَّةً هَذَا أَحَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَمُرْوِي عَنْ أَنَسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَوْقُوفًا وَهُوَ عِنْدَنَا أَصَحُّ

۱۸۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ثَنِي غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنْ كُوتُكُنْ مِنَ الْأَزْدِ فَلَسْنَا مِنَ النَّاسِ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

۱۸۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجَوِيَّةَ نَا عَبْدُ الدَّرَّاقِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مَيْمَنَاءَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ أَحْسَبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْغَنُ حَمِيْرًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشَّقِ الْأَخِيرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشَّقِ الْأَخِيرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِعْ اللَّهُ حَمِيْرًا أَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَآيِدُهُمْ هُمُ طَعَامٌ وَهُمْ أَهْلٌ آمِنٌ وَإِيْمَانٌ هَذَا أَحَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الدَّرَّاقِ وَيُرْوَى عَنْ مَيْمَنَاءَ أَحَدِيثٌ مَنَّا كَثِيرٌ

باب ۲۰۴ فی غفار واسلم و جہینہ و مزینہ

۱۸۷۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِزِيَّةُ بْنُ هَارُونَ نَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ مَزِينَةٌ وَجَهِينَةٌ وَأَشْجَعٌ وَغِفَارٌ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ مَوَالِي لَيْسَ لَهُمْ مَوَلَى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ مَوْلَاهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ۲۰۵ فی ثقیف و بنی حنیفہ

۱۸۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ التَّقِيفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الدَّبِيرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ نَا رَسُولُ اللَّهِ أَخَذْتُ نَابِلَ ثَقِيفٍ فَأَدْعُمُ اللَّهَ عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ ثَقِيفًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

۱۸۷۷۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْذَرٍ الطَّائِيُّ نَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنِ شُعَيْبٍ نَاهِشَامُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْدُرُ ثَلَاثَةَ أَهْيَافٍ ثَقِيفًا وَبَنِي حَنِيفَةَ وَبَنِي أُمَيَّةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

۱۸۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ شَرِيذٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَصَمٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَقِيفٍ كَذَابٌ وَبُيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ وَاقِدٍ نَا شَرِيذٌ هَذَا الْإِسْنَادُ نَحْوُهُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَصَمٍ يُكْنَى أَبَا عَلْوَانَ

قبیلہ غفار، اسلم، جہینہ اور مزینہ کی فضیلت

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار، مزینہ، جہینہ، اشجع، غفار اور وہ لوگ جو بنو عبد الدار سے ہیں، ایک دوسرے کے مددگار ہیں اللہ کے سوا ان کا کوئی مددگار نہیں اللہ اور اس کا رسول ان کے مددگار ہیں

ثقیف اور بنو حنیفہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ثقیف کے تیروں نے ہمیں حلا دیا ان کے لیے بد دیا فرمائیں۔ آپ نے دعا مانگی "اے اللہ! ثقیف کو ہدایت دے" یہ حدیث حسن صمیم غریب ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تا دم وصال تین قبائل کو برا جانتے رہے ثقیف، بنو حنیفہ اور بنو امیہ۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثقیف میں ایک کذاب اور ایک فساد کی ہوگا۔ عبد الرحمن بن واقد نے اسی سند کے ساتھ شریک سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ عبد اللہ بن عاصم کی کنیت ابو علوان ہے۔ اور وہ کوئی ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔ شریک، عبد اللہ بن عاصم کہتے ہیں اور اسرائیل عبد اللہ بن عاصم کہتے ہیں۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اونٹ کا بچہ تحفہ کے طور پر پیش کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اونٹنیاں عطا فرمائیں۔ اس نے اسے ناپسند کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی۔ پھر فرمایا فلاں شخص نے مجھے اونٹنی کا تحفہ دیا میں نے اسے اس کے بدلے چھ اونٹنیاں دیں لیکن وہ ناراض ہو گیا۔ اب میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ قرشی، انصاری، ثقفی یا دوسی کے سوا کسی دوسرے سے تحفہ قبول نہیں کروں گا۔ اس حدیث میں اس سے بھی زیادہ کلام ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔ یزید بن ہارون، ایوب ابو علاء سے روایت کرتے ہیں۔ یہ ایوب بن مسکین ہیں ابن ابی مسکین بھی کہا جاتا ہے۔ شاید اس میں جو بواسطہ ایوب، سعید مقبری سے مروی ہے یہی ایوب ابو العلا ہیں۔

.....

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بنو فزارہ کے ایک شخص نے اپنے ان اونٹوں میں سے جو انہیں غابہ میں ملے تھے، ایک اونٹ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ بھیجا۔ حضور نے اس کا کچھ بدلہ عطا فرمایا اور وہ ناراض ہو گیا۔ تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے سنا کہ عرب کے بعض لوگ ہدیہ دیتے ہیں میں اس کا اس انداز سے سے کچھ بدلہ دیتا ہوں جو میرے

وَهُوَ كُوفِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَحْرُجُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكَ وَشَرِيكَ يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَصَمٍ وَاسْرَائِيلُ يَرْوِي عَنْ هَذَا الشَّيْخِ وَ يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَصَمَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ۔

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرَةً فَحَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَهَا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَّرَ اللَّهُ وَأَشْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ فَلَانًا أَهْدَى إِلَيَّ نَاقَةً فَحَوَّضْتُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ يَرْوِي عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ وَهُوَ أَيُّوبُ بْنُ مَسْكِينٍ وَيُقَالُ ابْنُ أَبِي مَسْكِينٍ وَلَعَلَّ هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي رَوَى عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ هُوَ أَيُّوبُ أَبُو الْعَلَاءِ وَهُوَ أَيُّوبُ بْنُ مَسْكِينٍ وَيُقَالُ ابْنُ أَبِي مَسْكِينٍ۔

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْحَمَّصِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً مِنْ إِبِلِهِ الَّتِي كَانُوا أَصَابُوا بِالْغَابَةِ فَحَوَّضَهُ مِنْهَا بَعْضُ الْعَوَظِ فَتَسَخَّطَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنَّ

پاس ہے۔ وہ اس کو ناپسند کرتا ہے اور اس کی وجہ سے مجھ پر ناراض ہوتا ہے۔ خدا کی قسم! اس کے بعد میں قرشی، انصاری، ثقفی اور دوسری کے علاوہ کسی دوسرے سے ہدیہ قبول نہیں کروں گا۔ یزید بن ہارون کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

حضرت ابو عامر اشعری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ بنی اسد کیا ہی اچھا ہے، اشعری کیا ہی اچھے ہیں۔ نہ وہ جہاد سے بھاگتے ہیں اور نہ خیانت کرتے ہیں۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ راوی کہتے ہیں میں نے یہ حدیث حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں نہیں فرمایا بلکہ فرمایا وہ مجھ سے ہیں اور میری طرف ہیں۔ ابو عامر کہتے ہیں میں نے کہا میرے والد نے مجھ سے اس طرح بیان نہیں کیا بلکہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے باپ کی روایت کو زیادہ جانتے ہو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف وہب بن جریر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ کہا جاتا ہے قبیلہ اسد، ازہلی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اور قبیلہ غفار کو اللہ تعالیٰ بخش دے اس باب میں حضرت ابوذر، ابوہریرہ، ابوہریرہ، ابوہریرہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

.....

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

رَجَا لَأَمِّنَ الْعَدَبِ يَهْدِي أَحَدُهُمُ الْهَدْيَةَ فَأَعْوَضَهُ مِنْهَا بِقَدَرٍ مَا عِنْدِي ثُمَّ يَتَسَخَّطُهُ فَيُظِلُّ يَتَسَخَّطُ فِيهِ عَلَى وَآيُومِ اللَّهِ لَا أَقْبَلُ بَعْدَ مَقَامِي هَذَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَدَبِ هَدْيَةً إِلَّا مِنْ قَرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ۔

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَنَا ابْنِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ خَلَّادٍ يُحَدِّثُ عَنْ نُسَيْرِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَسْرُوحٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعَمَ أَلْحَى الْأَسَدُ وَالْأَشْعَرُونَ لَا يَفِرُّونَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَخْلُونُ هُمُ مِثِّي وَأَنَا مِنْهُمْ قَالَ تَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَيْسَ هَكَذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُمُ مِثِّي وَإِلَيَّ فَقُلْتُ لَيْسَ هَكَذَا شَيْءٌ ابْنِي وَلَكِنَّهُ شَيْءٌ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هُمُ مِثِّي وَأَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَأَنْتَ أَعْلَمُ بِحَدِيثِ أَبِيكَ هَذَا حَدِيثُ غَرِيبٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ وَيُقَالُ الْأَسَدُ هُمُ الْأَسَدُ۔

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْكُرُ سَائِمَهَا اللَّهُ وَغَفَّارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي بَدْرَةَ الْأَسَدِيِّ وَبَدِيدَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ سالم کو اللہ تعالیٰ محفوظ و مامون رکھے قبیلہ غفار کو بخش دے اور عصبہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ مؤمل اور سفیان، عبد اللہ بن دینار سے حدیث شعبہ کے ہم معنی روایت نقل کی اس میں یہ اضافہ ہے عصبہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ غفار، اسلم مزینہ، جو لوگ جہینہ سے ہیں یا (فرمایا) جہینہ اور جو لوگ قبیلہ مزینہ سے ہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک، اسد، طی اور عطفان سے بہتر ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنو تمیم کے کچھ لوگ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنو تمیم! تمہیں خوشخبری ہو۔ انہوں نے عرض کیا حضور! آپ نے خوشخبری دی تو کچھ عطا بھی فرمائیے۔ راوی فرماتے ہیں۔ (یہ سن کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ (پھر) یمن والوں کی ایک جماعت آئی آپ نے فرمایا خوشخبری قبول کرو، بنو تمیم نے تو قبول نہیں کی۔ انہوں نے عرض کیا ہم نے اسے قبول کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو بکرہ اپنے والد سے راوی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم، غفار اور مزینہ تمیم، اسد، عطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے

بُنْ جَعْفَر عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمَ سَالِمُهَا اللَّهُ وَغِفَارُ غَفَرِ اللَّهُ لَهَا وَعَصْبَةُ عَصَتْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُوَمَّلٌ نَاسُفِيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَنَافِذٍ فِيهِ وَعَصْبَةُ عَصَتْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْمُنِيرَةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الزَّكَادِ عَنِ الْأَعْدَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَغِفَارُ وَأَسْلَمُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جَهِينَةَ أَوْ قَالَ جَهِينَةَ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَطَيٍّ وَغُطْفَانٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَرْهَدٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ نَعْدٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْشِرُوا يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا بَشِّرْنَا فَأَعْطَانَا قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ نَعْدٌ مِنَ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ أَقْبِلُوا الْبُشْرَى فَكَلِمَةً يَقْبَلُهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ

اچھے ہیں آپ نے ان کلمات کے ساتھ اپنی آواز کو کھینچا (یہ سن کر) لوگوں نے کہا وہ نامراد ہوئے اور خسارے میں رہے۔ آپ نے فرمایا بہر حال وہ ان سے بہتر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شام اور یمن کی فضیلت۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمَ وَغَفَارٌ وَمَرْيَنَةُ خَيْرٌ مِنْ تَيْمِيزٍ وَأَسَدٍ وَغُطَفَانَ وَبَنِي عَامِرِ بْنِ مَعْصُوعَةَ يَمْدُ بِهَا صَوْتَهُ فَقَالَ الْقَوْمُ فَنَدَّ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ فَهُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ فِي فَضْلِ الشَّامِ وَالْيَمَنِ

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ أَدَمَ بْنِ ابْنَةِ أَزْهَرَ السَّيِّدَانِ ثَنِي جَدِّي أَزْهَرَ السَّيِّدَانِ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِئِنَا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِئِنَا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ هَذَا لَكَ الذَّلَازِلُ وَالْفِتْنُ وَبِهَا أَدَّكَ مِنْهَا يَخْرِجُ قَدْرُ الشَّيْطَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ! ہمارے لیے ہمارے شام میں برکت عطا فرما یا اللہ! ہمارے لیے ہمارے یمن کو بابرکت بنادے (کچھ لوگوں (نجدیوں) نے کہا "اور ہمارے نجد میں بھی" حضور نے پھر وہی دعا فرمائی۔ یا اللہ! ہمارے شام میں برکت نازل فرما الہی! ہمارے یمن کو بابرکت بنادے، ان لوگوں نے (پھر) کہا "اور ہمارے نجد میں بھی" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سنگ نکلے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق یعنی ابن عون کی روایت سے غریب ہے۔ یہ حدیث سالم بن عبد اللہ بن عمر کے واسطے سے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعہ ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے چمڑے کے ٹکڑوں سے قرآن جمع کر رہے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام کے لیے بھلائی ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ

۱۔ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق تیرہویں صدی کی ابتداء میں سرزمین نجد سے محمد ابن عبدالوہاب نجدی کا ظہور ہوا یہ شخص خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ کا حامل تھا اس لیے اس نے اہل سنت و جماعت سے قتل و قتال کیا اور کتاب التوحید کے نام سے ایک کتاب لکھ کر ملت اسلامیہ کے ہر شخص کو تکفیر کا نشانہ بنایا جو اس کا ہم خیال متخاصم تہمتی سے سرزمین ہندوپاک میں مولوی اسماعیل دہلوی اور سید احمد بریلوی نے اس کا سختی تیاریت ادا کرتے ہوئے "تقویتہ الایمان" اور "صراط مستقیم" نام کی دو کتابیں لکھ کر مسلمانوں پر شرک و بدعت کا فتویٰ جڑا اور اس طرح سرزمین نجد سے اٹھنے والے فتنہ نے ملت اسلامیہ کا شیرازہ بکھیر دیا (نور اللامعین شریعت) (ترجمہ)

کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا اس لیے کہ رحمن کے فرشتے ان پر اپنے پر پھیلانے ہوئے ہیں۔ یہ حدیث حسن عزیز ہے۔ ہم اسے یحییٰ بن ایوب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

.....

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ جو اپنے فوت شدہ باب دادا پر فخر کرتے ہیں انہیں اس بات سے باز آنا چاہیے وہ دوزخ کا کوئلہ ہو چکے ہیں۔ ورنہ گوبر کے اس کپڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہوں گے جو اپنی ناک سے گندگی کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ تم سے جاہلیت کا غرور اور باپ دادا پر تفاخر دور کر دیا۔ اب یا تو مومن نیکوکار ہو گا یا بدکار بد بخت۔ تمام لوگ، حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور حضرت آدم مٹی سے پیدا کئے گئے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ تم سے جاہلیت کا غرور اور خاندانی فخر لے گیا۔ اب یا تو مومن متقی ہو گا یا بدکار بد بخت لوگ اولاد آدم ہیں اور آدم، مٹی سے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ حضرت سمید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور بواسطہ والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بہت سی احادیث روایات کہیں۔ سفیان ثوری اور کئی دوسرے لوگوں نے بواسطہ ہشام بن سعد اور سمید

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَتْ الْقُرْآنَ مِنَ الرِّفَاعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَى لِلشَّامِ فَقُلْتُ لِأَيِّ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِأَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمَنِ بَاسِطَةً أَجْنَحَتَهَا عَلَيْهَا هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ غَرِيبٍ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعُقَدِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَرِهِنَّ أَقْوَامٌ يَفْتَخِرُونَ بِآبَائِهِمُ الَّذِينَ مَا تَوَاتَرُوا إِلَّا هُمْ فَحَمَرُ جَهَنَّمَ أَوْ لَيَكُونَنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الْجَعَلِ الَّذِي يَدَّ هِدَاهُ الْخِزَاءُ بِأَنْفِهِ أَنَّ اللَّهَ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عِبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخَرَهَا بِالْإِبَاءِ إِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ النَّاسُ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ خُلِقَ مِنَ التُّرَابِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ الْفَرَوِيُّ الْمَدِينِيُّ قَالَ شَرِّ أَبِي عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنْكُمْ عِبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخَرَهَا بِالْإِبَاءِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ وَالنَّاسُ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ سَعِيدُ الْمُقْبَرِيِّ قَدْ سَمِعَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَيَرْوِي عَنْ أَبِيهِ أَشْيَاءَ كَثِيرَةً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَى سَفِيَانُ

التَّوَّابِ وَغَيْرِ وَاحِدًا هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ
هَاشِمِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي عَامِرٍ عَنْ هَاشِمِ بْنِ سَعْدٍ ۝

مقبوری ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے یہ حدیث ، ابو عامر کی
روایت کے ہم معنی نقل کی ۔ جو ہشام بن سعد
سے راوی ہیں ۔

اٰخِرُ الْمُسْنَدِ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَوْتُهُ
وَسَلَامُهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَ
آلِهِ الطَّاهِرِينَ ۝

مسند ختم ہوئی

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کو سزاوار ہیں
رحمت کاملہ اور سلام ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی پاکیزہ اہل پر نازل ہو۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْعِلَلِ

کِتَابُ الْعِلَلِ

أَخْبَرَنَا الْكَوْثِيُّ نَا الْقَاضِي أَبُو عَامِرٍ الْأَزْدِيُّ
وَالشَّيْخُ أَبُو بَكْرٍ الْخَوْجِيُّ وَأَبُو الْمَطْفَرِ الدَّهَّانُ
قَالُوا أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَدْرِيُّ نَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْمُجَوِّي
أَنَا أَبُو عَيْسَى التِّرْمِذِيُّ قَالَ جَمِيعُ مَا فِي هَذَا
الْكِتَابِ مِنَ الْحَدِيثِ هُوَ مَحْمُولٌ بِهِ وَبِهِ
أَخَذَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَا خَلَا حَدِيثَيْنِ حَدِيثُ
أَبْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالْمَدِينَةِ وَالْمَغْرِبِ
وَالْعِشَاءِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ وَلَا مَطَرٍ وَحَدِيثُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا شَرِبَ
الْخَمْرَ فَاجِدُدْهُ فَإِنَّ عَادِي الرَّابِعَةِ فَاتَتْهُ وَ
قَدْ بَيَّنَّا عِلَّةَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا فِي الْكِتَابِ
وَمَا ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْكِتَابِ مِنْ اخْتِيَارِ
الْفُقَهَاءِ فَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ
فَأَكْثَرُهُ مَا حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْكُوفِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ وَمِنْهُ مَا
حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو الْفَضْلِ مَكْتُومُ بْنُ الْعَبَّاسِ
التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْفَرَّجِيُّ
عَنْ سُفْيَانَ وَمَا كَانَ مِنْ قَوْلِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ

امام ترمذی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس کتاب کی تمام احادیث پر
عمل ہے۔ بعض علماء نے اس کو اپنا یا البتہ دو حدیثیں ایک حدیث
ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
مدینہ طیبہ میں کسی خوف، سفر اور بارش کے بغیر ظہر و عصر اور مغرب
عشاء کی نمازیں جمع کیے پڑھیں۔ دوسری حدیث یہ کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی آدمی شراب پیئے اسے کوڑے مارو
اگر چوہنقی مرتبہ یہ حرکت کرے تو قتل کر دو۔ (یہ معمول بہ نہیں)
اور ہم (امام ترمذی) ان دو حدیثوں کی علت کتاب میں بیان کر
چکے ہیں۔ اس کتاب میں ہمارے اختیار کردہ اقوال فقہاء میں سے
سفیان ثوری کے اکثر اقوال ہم سے محمد بن عثمان کوفی نے بواسطہ
عبید اللہ بن موسیٰ، حضرت سفیان ثوری سے نقل کئے۔ کچھ حصہ
ابو الفضل مکتوم بن عباس ترمذی نے بواسطہ محمد بن یوسف فریابی
حضرت سفیان سے نقل کیا۔ امام مالک رحمہ اللہ کے اقوال کا اکثر
حصہ اسحاق بن موسیٰ انصاری نے بواسطہ معن بن عیسیٰ فزارہ
امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ابواب صوم میں
مصعب مدینی، امام مالک سے نقل کرتے ہیں۔ امام مالک کا بعض کلام
موسیٰ بن حزام بواسطہ عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی، امام مالک سے نقل
کرتے ہیں۔ ابن مبارک رحمۃ اللہ کے اقوال احمد بن عبدہ املی،
ابن مبارک کے شاگردوں کے واسطہ سے نقل کرتے ہیں۔

بعض اقوال ابو وہب نے ابن مبارک سے نقل کئے، کچھ اقوال علی بن حسن نے اور بعض اقوال عبدان نے سفیان بن عبد الملک کے واسطہ سے حضرت عبداللہ بن مبارک سے نقل کئے۔
 حبان بن موسیٰ، وہب بن زعمہ بواسطہ فضالہ نسوی اور کچھ دوسرے لوگ بھی ابن مبارک کے اقوال نقل کرتے ہیں۔ امام شافعی کے اکثر اقوال حسن بن محمد زعفرانی نے نقل کئے۔ وضو اور نماز سے متعلقہ اقوال شافعی ابو ولید کی سے منقول ہیں۔ ابو اسماعیل نے بواسطہ یوسف بن یحییٰ قرشی بویطی اور ربیع امام شافعی سے کچھ اقوال نقل کئے۔ ابو اسماعیل کہتے ہیں ربیع نے ہمیں ان کی تحریری اجازت دی۔

امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کے اقوال اسحاق بن منصور نے نقل کئے البتہ ابواب حج، دیت اور حدود سے متعلقہ اقوال ہمیں محمد بن موسیٰ اہم کے واسطہ سے اسحاق بن منصور سے معلوم ہوئے بعض کلام اسحاق کی خبر محمد بن فہیم نے دی ہم نے ان تمام مسانید کو اپنی کتاب الوقوف میں بیان کیا۔ میں نے اس کتاب میں علل حدیث، رجال اور تاریخ کا ذکر امام بخاری کی کتاب التاريخ سے استخراج کیا اکثر حصہ وہ ہے جس پر میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے بحث مباحثہ کیا بعض مسائل میں عبداللہ بن عبد الرحمن اور ابو زرعمہ سے بھی گفتگو ہوئی۔ لیکن ان سے مباحثہ کم ہوا زیادہ بحث امام بخاری سے ہوئی۔

اس کتاب میں اقوال فقہا اور علل احادیث کو بیان کرنے کا باعث یہ ہے کہ ہم سے اس بارے میں پوچھا گیا ایک عرصہ

فَاكْثَرَهُ مَا حَدَّثَنَا بِهِ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيِّ
 نَامِعُنُ بْنُ عَيْسَى الْغَزَارِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَمَا
 كَانَ فِيهِ مِنْ أَبْوَابِ الصَّوْمِ فَاخْبَرَنَا بِهِ أَبُو
 مُصْعَبٍ الْمَدْيَنِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَبَعْضُ
 كَلَامِ مَالِكٍ مَا أَخْبَرَنَا بِهِ مُوسَى بْنُ حِزَامٍ
 أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ
 مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ
 الْمُبَارَكِ فَهُوَ مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ
 الْأَعْلَى عَنْ أَصْحَابِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْهُ مِنْهُ
 مَا رَوَى عَنْ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ
 مَا رَوَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ
 بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رَوَى
 عَنْ حَبَاتِ بْنِ مُوسَى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رَوَى
 عَنْ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ فَضَالَةَ النَّسَوِيِّ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَلَهُ رَجَالٌ مَشْهُورُونَ سَوَى
 مِنْ ذِكْرِنَا عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ
 قَوْلِ الشَّافِعِيِّ فَاكْثَرَهُ مَا أَخْبَرَنِي بِهِ الْحَسَنُ
 بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَمَا كَانَ
 مِنْ التَّوَصُّعِ وَالصَّلَاةِ حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو الْوَلِيدِ
 الْمَكِّيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَمِنْهُ مَا حَدَّثَنَا أَبُو سَمْعِيْلٍ
 نَائِيُوسَفْتُ بْنُ يَحْيَى الْقُرَشِيُّ الْبُؤَيْطِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ
 وَذَكَرْنَاهُ أَشْيَاءَ عَنِ الرَّبِيعِ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَ
 قَدْ أَجَازَنَا الرَّبِيعُ ذَلِكَ وَكَتَبَ بِهِ الْيَبْتُاءُ
 مَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَإِسْحَاقَ
 بْنِ إِبْرَاهِيمَ فَهُوَ مَا أَخْبَرَنَا بِهِ إِسْحَاقُ بْنُ
 مَنْصُورٍ عَنْ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ الْأَمَانِيِّ أَبْوَابِ
 الْحَجِّ وَالذِّيَّاتِ وَالْحُمْدِ رَدِّ قَاتِي كَرَأْسُوعِهِ
 مِنْ إِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنِي بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ

مُوسَى الْأَحْمَرُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مَصُورٍ عَنْ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَبَعْضَ كَلَامِ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ فُكَيْهِ عَنْ إِسْحَاقَ وَقَدْ بَيَّنَّا هَذَا أَعْلَى وَجْهِهِ فِي الْكِتَابِ الَّذِي فِيهِ الْمَوْثُوقُ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ ذِكْرِ الْعِلَلِ فِي الْأَحَادِيثِ وَالرِّجَالِ وَالتَّارِيخِ فَهُوَ مَا اسْتَخْرَجْتَهُ مِنْ كِتَابِ التَّارِيخِ وَكَثُرَ ذَلِكَ مَا نَاظَرْتُ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمِنْهُ مَا نَاظَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الدَّحْطَنِ وَأَبَا زُرْعَةَ وَكَثُرَ ذَلِكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأَقْدَلُ شَيْءٍ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَآبِي زُرْعَةَ وَإِنَّمَا هَمَلْنَا عَلَى مَا بَيَّنَّا فِي هَذَا الْكِتَابِ مِنْ قَوْلِ الْفُقَهَاءِ وَعِلَلِ الْحَدِيثِ لِأَنَّا سَأَلْنَا عَنْ هَذَا أَفَلَا تَفْعَلُهُ نَرَاهُ نَا تَعْمَلُنَاهُ لِمَا رَجَوْنَا فِيهِ مِنْ مَنَافِعِ النَّاسِ لِأَنَّا قَدْ وَجَدْنَا غَيْرَ وَاحِدٍ مِنَ الْأَيْمَةِ تَكَلَّفُوا مِنَ الْمُصَنِّيفِ مَا لَوْ يُسَبِّقُوا إِلَيْهِ مِنْهُمْ هَشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ جَرَّجٍ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَيَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَيَكِيحُ بْنُ الْجَدَّاحِ وَعَبْدُ الدَّحْطَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُمْ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ صَنَفُوا فَجَعَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ مَنَافِعَ كَثِيرَةً وَلَهُمْ بِذَلِكَ الثَّوَابُ الْجَزِيلُ عِنْدَ اللَّهِ لِمَا نَفَعَ اللَّهُ الْمُسْلِمِينَ بِهِ فَبِهِمُ الْقُدَاوَةُ فِيمَا صَنَفُوا وَقَدْ عَابَ بَعْضُ مَنْ لَا يَفْهَمُ عَلَى أَهْلِ الْحَدِيثِ الْكَلَامَ فِي الرِّجَالِ وَقَدْ وَجَدْنَا غَيْرَ وَاحِدٍ مِنَ الْأَيْمَةِ مِنَ التَّابِعِينَ قَدْ تَكَلَّمُوا فِي الرِّجَالِ مِنْهُمْ أَحْسَنُ الْبَهْرِيِّ وَحَاوَسَ تَكَلَّمَ فِي مَعْبَدِ الْجَهَنِيِّ وَتَكَلَّمَ سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ فِي طَلْحِ بْنِ حَبِيبٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ أَبَدَاهِيهِمُ النَّخَعِيُّ وَنَعَامُ الشَّعْبِيُّ فِي الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ وَهَكَذَا رَوَى عَنْ أَيُّوبَ السُّخْتِيَانِيَّ وَ

تک تو ہم نے یہ کام نہ کیا پھر لوگوں کی منفعت کے پیش نظر یہ طریقہ اختیار کیا کیونکہ ہم نے بہت سے ائمہ کو دیکھا کہ انہوں نے تصانیف میں اس قدر مشقت اٹھائی جس میں ان سے کوئی سابق نہیں ان میں ہشام بن حبان، عبد الملک بن عبد العزیز بن حبیب، سعید بن ابی عروبہ، مالک بن انس، حماد بن سلمہ، عبد اللہ بن مبارک یحییٰ بن زکریا بن زائدہ، وکیع بن جراح اور عبد الرحمن بن ہمدی وغیرہم، (رحمہم اللہ) جیسے اصحاب علم و فضل شامل ہیں۔ انہوں نے تصانیف کیں جن سے اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ نے بہت فائدہ پہنچایا اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا ثواب ہے کیونکہ ان کی تصانیف کے ذریعے ملت اسلامیہ کو فائدہ پہنچا۔ نیز ان کی تصانیف ہمارے لیے مشعل راہ ہیں بعض کم فہم لوگوں نے محدثین پر نقد و جرح کو اچھا نہیں سمجھا لیکن ہم نے متعدد تابعین کو دیکھا کہ انہوں نے راویوں کے بارے میں گفتگو کی۔ ان میں حضرت حسن بصری اور طاؤس بھی ہیں ان دونوں نے معبد حبشی کے بارے میں کلام کیا۔ سعید بن جبیر نے طلح بن حبیب کے بارے میں، ابراہیم نخعی اور عامر شعبی نے حارث اعور کے بارے میں کلام کیا۔ اسی طرح ایوب سختیانی، عبد اللہ بن عون، سلیمان بنی شیبہ بن حجاج، سفیان ثوری، مالک بن انس، اوزاعی، عبد اللہ بن مبارک، یحییٰ بن سعید قطان، وکیع بن جراح، عبد الرحمن بن ہمدی اور کئی دوسرے اہل علم نے رجال (راویوں) کے بارے میں گفتگو کی اور انہیں ضعیف قرار دیا۔ ہمارے نزدیک اس کا باعث مسلمانوں کی خیر خواہی سے، واللہ اعلم۔ یہ گمان مناسب نہیں کہ ان اہل علم حضرات نے

طعن و تشنیع یا عقیدت کا ارادہ کیا بلکہ انہوں نے ان کا ضعف اس لیے بیان کیا کہ حدیث میں ان کی پہچان ہو سکے کیونکہ ان ضعفاء میں سے بعض اصحاب بدعت تھے۔ بعض متہم تھے، اور بعض اصحاب غفلت اور خطا کار تھے۔ پس ان ائمہ نے دین پر شفقت اور تثبت کے طور پر ان لوگوں کے حالات بیان کئے (اور نقد و جرح کی) کیونکہ اموال اور حقوق کی شہادت کی نسبت دینی شہادت کا تثبت زیادہ

ضروری ہے

ہے

✦

✦

✦

✦

.....

محمد بن اسماعیل (بخاری) نے بواسطہ محمد بن یحییٰ بن سعید قطلان ان کے والد سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے سفیان ثوری، شعبہ مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ رحمہم اللہ سے پوچھا کہ اگر کسی شخص میں ضعف ہو یا وہ متہم ہو تو میں اسے بیان کروں یا خاموش رہوں انہوں نے فرمایا بیان کرو۔

محمد بن رافع نیشاپوری نے یحییٰ بن آدم سے نقل کیا ابو بکر بن عیاش سے کہا گیا کہ بعض لوگ (علمی مسند پر) بیٹھ جاتے ہیں پھر دوسرے لوگ ان کے پاس آکر بیٹھتے ہیں حالانکہ وہ ان کے اہل نہیں ہوتے (تو کیا یہ جائز ہے؟) ابو بکر بن عیاش نے کہا جو کوئی بھی بیٹھے گا لوگ اس کے پاس آکر بیٹھیں گے۔ اگر وہ صاحب سنت ہو گا تو اس کے مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اس کا محمد بن علی بن حسین شقیق نے بواسطہ نصر بن عبد اللہ اصم، اسماعیل بن زکریا اور عاصم، ابن سیرین سے نقل کیا

دَعَبُ اللَّهِ بْنِ عَوْنٍ وَسَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَشُعْبَةَ ابْنِ الْحَجَّاجِ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكَ بْنِ أَنَسٍ وَالْأَوْرَاعِيَّ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ وَيَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقُطَّانَ وَوَكَيْعَ بْنَ الْجَدَّاحِ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ مَهْدِيٍّ وَغَيْرِهِمْ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ تَكَلَّمُوا فِي الرِّجَالِ وَضَعَفُوا فَإِنَّمَا حَمَلَهُمْ عَلَى ذَلِكَ عُنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ النَّصِيحَةَ لِلْمُسْلِمِينَ لَا يُبْطَلُ بِهِمْ أَنَّهُمْ أَرَادُوا الطَّعْنَ عَلَى النَّاسِ وَالْغَيْبَةَ إِنَّمَا أَرَادُوا عِنْدَنَا أَنْ يَبَيِّنُوا ضَعْفَ هَؤُلَاءِ لِكَيْ يُعْرِفُوا لِأَنَّ بَعْضَ الَّذِينَ ضَعَفُوا كَانَ صَاحِبَ بَدْعَةٍ وَبَعْضُهُمْ كَانَ مُتَرَبِّعًا فِي الْحَدِيثِ وَبَعْضُهُمْ كَانُوا أَصْحَابَ غَفْلَةٍ وَكَثَرَةُ خَطَايَا فَأَرَادَ هَؤُلَاءِ الْأَيْمَةَ أَنْ يَبَيِّنُوا أَحْوَالَ هَؤُلَاءِ شَنْقَةً عَلَى الَّذِينَ وَتَثَبَّتْ لِأَنَّ الشَّهَادَةَ فِي السَّيِّئِ أَحَقُّ أَنْ يَتَثَبَّتَ فِيهَا مِنَ الشَّهَادَةِ فِي الْحَقِّقِ وَالْأَمْوَالِ -

۱۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقُطَّانُ ثَنَى أَبِي قَالَ سَأَلْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ وَشُعْبَةَ وَمَالِكَ بْنَ أَنَسٍ وَسُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ فِيهِ تَرْهَمَةٌ أَوْ ضَعْفٌ أَسَكْتُ أَوْ أَبَيَّنْتُ قَالُوا بَيَّنْ -

۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُورِيُّ وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ قِيلَ لِأَبِي بَكْرٍ بْنِ عِيَّاشٍ إِنَّ النَّاسَ يَجْلِسُونَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمُ النَّاسُ وَلَا يَسْتَأْهِلُونَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ كُلُّ مَنْ جَلَسَ جَلَسَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَصَاحِبُ السُّئَةِ إِذَا مَاتَ أَحْيَى اللَّهُ ذِكْرَهُ وَالْمُبْتَدِعُ لَا يُدَكَّرُ -

۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِلِيِّ بْنِ أَحْسَنَ بْنِ شَقِيقٍ نَا النَّصْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَصَمِّ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

وہ فرماتے ہیں پہلے زمانے میں اسناد کے متعلق نہیں پوچھا جاتا تھا جب فتنہ بپا ہونے لگا تو لوگوں نے سند کے بارے میں سوال شروع کیا۔ تاکہ اہل سنت کی حدیث سے ایس اور اہل بدعت کی روایت ترک کر دیں۔

محمد بن علی بن حسن فرماتے ہیں میں نے عبدان سے سنا کہ حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک سند دین سے ہے اگر سند نہ ہو تو جس کا جودل چاہے کئے اور جب اس سے پوچھا جائے تجھ سے کس نے بیان کیا تو وہ خاموش رہے۔ محمد بن علی نے حبان بن موسیٰ سے خبر دی کہ عبد اللہ بن مبارک کے سامنے ایک حدیث بیان کی گئی آپ نے فرمایا اس کے لیے مضبوط اینٹوں کے ستون کی ضرورت ہے یعنی انہوں نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا۔

احمد بن عبدہ نے بواسطہ وہیب بن زمعہ عبد اللہ بن مبارک سے نقل کیا کہ انہوں نے ان رواۃ کی روایات چھوڑ دی خنیس، حسن بن عمارہ، حسن بن دینار، ابراہیم بن محمد اسلمی، مقاتل بن سلیمان، عثمان بن روح بن مسافر، البوشیہ واسطی، عمرو بن ثابت، ایوب بن خوط، ایوب بن سوید، نصر بن علف (ابن جزم حکم) اور حبیب حکم ابن مبارک نے کتاب الرقاق میں حبیب سے ایک حدیث روایت کیا پھر اسے چھوڑ دیا۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) میں حبیب کو نہیں جانتا۔ احمد بن عبدہ، عبدان سے نقل کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مبارک نے بکر بن خنیس کی روایات پڑھی ہیں لیکن آخری عمر میں جب وہ ان احادیث پر پہنچے تو ان سے اعراض کر جاتے اور ان (بکر بن خنیس) کا ذکر نہ کرتے۔ احمد، ابو وہیب سے نقل کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مبارک کے سامنے ایک آدمی کا نام لیا گیا جو حدیث میں وہم (خطا) کرتا تھا۔ تو ابن مبارک نے فرمایا میرے نزدیک اس کی روایات لینے سے سفر کرنا بہتر ہے مویٰ بن حزام فرماتے ہیں میں نے یزید بن ہارون کو فرماتے سنا کہ سلیمان بن عمرو غنمی کوئی سے روایات لینا کسی کے لیے جائز نہیں۔ احمد بن حسین فرماتے ہیں ہم حضرت

ذکر یہاں عن عاصم عن ابن سیرین قال قال كان في الزمن الاول لا يسألون عن الاسناد فلما وقعت الفتنة سألوا عن الاسناد يعني ياخذوا حديث اهل السنة ويبدعوا حديث اهل البدع۔

۴۔ حدثنا محمد بن علي بن الحسن قال سمعت عبدان يقول قال عبد الله بن المبارك الاسناد عندي من الدين لو لا اسناد لقال من شاء ما شاء فاذا قيل له من حدثك بقى۔

۵۔ حدثنا محمد بن علي انا حبان بن موسى قال ذكر لي عبد الله بن المبارك حديث فقال يحتاج لهذا اركان من اجر يعني انه ضعف اسنادہ۔

۶۔ حدثنا احمد بن عبد بن عبد بن ناوہب بن زمعہ عن عبد الله بن المبارك انه ترك حديث الحسن بن عمارہ والحسن بن دينار وبراہیم بن محمد الاسلمی ومقاتل بن سلیمان وعثمان البری وروح بن مسافر وابی شیبہ والواسطی وعمرو بن ثابت وایوب بن خوط وایوب بن سوید ونصر بن علف ابی جزمی والحکوم وحبیب الحکوم روى كما حديثنا في كتاب الرقاق ثم تركه وحبیب لا أدري قال احمد بن عبد بن عبد بن عبد سمعت عبدان قال كان عبد الله بن المبارك قد احاديت بكر بن خنيس وكان اخيرا اذا اتى عليها اعرض عنها وكان لا يذكره قال احمد وحدثنا ابو وهيب قال سمعنا عبد الله بن المبارك رجلا يهمل في الحديث فقال لان اقطع الطريقي احب الي ان احداث عنه فحدثني موسى بن حزام قال سمعت يزيدا بن هارون يقول لا يحل لاحد ان يدري عن

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس گئے کہ حاضر بننے ان لوگوں کا ذکر کیا جن پر جمعہ واجب ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں نے بعض اہل علم تابعین وغیرہ کے اقوال نقل کئے لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پیش کی۔ امام احمد بن حنبل نے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے؟ میں نے عرض کیا ”جی ہاں“۔

(میں نے کہا، حجاج بن نصیر نے بواسطہ معمارک بن عباد، عبداللہ بن سعید مفسری اور سعید مفسری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ اس پر واجب ہے جس کو رات ٹھکانہ دے (یعنی رات کو گھر واپس لوٹ سکے)۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں یہ سن کر حضرت امام احمد بن حنبل کو غصہ آگیا چنانچہ آپ نے دو مرتبہ فرمایا ”اپنے رب سے بخش مانگ، امام احمد بن حنبل نے یہ انداز اس لیے اختیار فرمایا کہ انہوں نے ضعف سند کے باعث حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تصدیق نہیں کی۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ غیر معروف ہے۔ اور حجاج بن نصیر حدیث میں نہایت ضعیف قرار دیا۔ لہذا جو شخص جھوٹ کے ساتھ منہم ہے یا غفلت اور کثرتِ خطا کے باعث ضعیف سمجھا گیا، اس سے مروی حدیث اگر کسی دوسرے راوی سے معروف نہ ہو تو وہ قابلِ استدلال نہیں۔ متعدد آئمہ نے ضعیف راویوں سے روایت لی لیکن لوگوں کے سامنے ان کا ضعف بھی بیان کیا۔

ابراہیم بن عبداللہ بن منذر باہلی بواسطہ یحییٰ بن عباد، سفیان ثوری سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا، کلبی سے سچو عرض کیا گیا آپ ان سے روایت کرتے ہیں سفیان نے جواب دیا میں ان کے صدق و کذب میں تمیز کر لیتا ہوں محمد بن اسماعیل نے بواسطہ یحییٰ بن سعید اور عثمان، ابو عوانہ سے خبر دی کہ جب حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا استساق ہوا تو مجھے ان کی روایات (جمع کرنے) کا شوق ہوا چنانچہ میں نے ان کے شاگردوں سے اس حدیث جمع کیں۔ سچا نہیں ہے کہ ابراہیم بن

سُلَیْمَانُ ابْنُ عَمْرٍو لَتَجْعَلُ الْكَرْفِي وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَذَكَرُوا مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ فَذَكَرُوا فِيهِ عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ فَقُلْتُ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَحْوُ

۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نَصِيرٍ نَا الْمُعَارِضُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُتَقَبِّرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ آوَاهُ الْبَيْتُ قَالَ فَغَضِبَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَقَالَ اسْتَغْفِرُ رَبِّكَ مَرَّتَيْنِ وَإِنَّمَا فَعَلَ هَذَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لِأَنَّهُ تَوَيْصَدَاتُ هَذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِضَعْفِ إِسْنَادِهِ لِأَنَّهُ لَمْ يَجْرِفْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَجَّاجُ بْنُ نَصِيرٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمُتَقَبِّرِيُّ ضَعْفُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْفُطَّانُ جَدًّا فِي الْحَدِيثِ فَكُلُّ مَنْ رَوَى عَنْهُ حَدِيثٌ مِمَّنْ يَهْمُ أَوْ يُضَعَّفُ يَغْفَلُ بِهِ وَكَثَرَةُ خَطَايَاهُ وَلَا يَعْرِفُ ذَلِكَ الْحَدِيثُ إِلَّا مِنَ حَدِيثِهِ فَلَا يَحْتَجُّ بِهِ وَقَدْ رَوَى غَيْرُهُ وَاحِدٌ مِنَ الْأُئِمَّةِ عَنِ الضُّعَفَاءِ وَبَيَّنُّوا أَحْوَالَهُمْ لِلنَّاسِ

۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْأَبَاهِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ لَا تَقُولُوا الْكَلْبِيُّ فَقِيلَ لَهُ فَإِنَّكَ تَدْرِي عَنْهُ قَالَ أَنَا أَعْرِفُ صِدْقَهُ مِنْ كَذِبِهِ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ ثَنِي عَفَّانُ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ لَنَا مَاتَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ إِشْتَهَيْتُ كَلَامَهُ فَتَتَبَعْتُ عَنْ أَصْحَابِ الْحَسَنِ فَأَتَيْتُ بِهِ أَبَانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ فَقَرَأَ عَلَيَّ كَلِمَةً عَنِ الْحَسَنِ فَمَا

اَسْتَحِلَّ اَنْ اَرُوِي عَنْهُ شَيْئًا وَقَدْ رَوَى عَنْ اَبَانَ
 بْنِ اَبِي عِيَّاشٍ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنَ الْاَيْمَةِ وَانْ كَانَ
 فِيْهِ مِنَ الضَّعْفِ وَالْغَفْلَةِ مَا وَصَفْنَاهُ اَبُو عَمْرٍو
 وَغَيْرُهُ فَلَا يَخْتَرُ بِرِوَايَةِ الثَّقَاتِ عَنْ النَّاسِ
 لِاَنَّهُ يَدْرِي عَنْ ابْنِ سِيرِينَ اَنَّهُ قَالَ اَنَّ الذَّجَلَ
 لِيَحْدِثَنِي فَمَا اَتَرَهُمْ وَلَكِنْ اَتَرَهُمْ مِنْ فَوْقَهُ وَ
 قَدْ رَوَى غَيْرَ وَاحِدٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ
 عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي وَتَرِهِ قَبْلَ الدُّكُوعِ وَ
 رَوَى اَبَانُ بْنُ اَبِي عِيَّاشٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ
 عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي وَتَرِهِ قَبْلَ الدُّكُوعِ
 هَكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِي
 عِيَّاشٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِي عِيَّاشٍ
 بِهَذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ اَوْ زَادَ فِيْهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ مَسْعُودٍ اَخْبَرَنِي اُمِّي اَنَّهَا بَاتَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَارَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ فِي وَتَرِهِ قَبْلَ الدُّكُوعِ وَابَانُ بْنُ اَبِي
 عِيَّاشٍ وَاِنْ كَانَ قَدْ وَصَفَ بِاِعْبَادَةٍ وَالْاِجْتِهَادِ
 فَهَذَا اَحَالَهُ فِي الْحَدِيثِ وَالْقَوْمُ كَانُوا اَصْحَابَ
 حِفْظٍ قَدْ رُبَّ رَجُلٍ وَاِنْ كَانَ مَالِحًا لَا يُقْبِلُ
 الشَّهَادَةَ وَلَا يَحْفَظُهَا فَكُلُّ مَنْ كَانَ مِنْهُمَا فِي الْحَدِيثِ
 فِي الْكِذِّ اَوْ كَانَ مُعْظَمًا يَخْطِئُ الْكَثِيرَةَ فَالَّذِي
 اخْتَارَهُ اَكْثَرُ اَهْلِ الْحَدِيثِ مِنَ الْاَيْمَةِ اَنْ لَا
 يَشْتَغَلَ الرَّوَايَةَ عَنْهُ اَلَا تَدْرِي اَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
 الْمُبَارَكِ حَدَّثَ عَنْ قَوْمٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَلَمَّا
 تَبَيَّنَ لَهُ اَمْرُهُمْ تَرَكَ الرَّوَايَةَ عَنْهُمْ وَقَدْ تَكَلَّمَ
 بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيثِ فِي قَوْمٍ مِنْ اَجَلَةِ اَهْلِ
 الْعِلْمِ وَضَعُفُوهُمْ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِمْ وَوَقْفِهِمْ

ابی عیاش کے پاس گیا تو انہوں نے وہ تمام احادیث مجھے
 حضرت حسن بصری سے سنا لیں لیکن میں نے ان سے کچھ
 روایت کرنا جائز نہ سمجھا۔ ابان ابن ابی عیاش سے متعدد دائرہ
 نے احادیث روایت کیں اگرچہ ان میں ضعف اور غفلت
 ہے جیسا کہ ابوعمرانہ نے ان کے متعلق بیان کیا۔ لہذا ثقات
 کی روایت سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے کیونکہ ابن سیرین سے
 منقول ہے کہ کوئی شخص مجھے حدیث کرتا ہے تو میں اسے متہم
 نہیں کرتا بلکہ اس سے اوپر والے راوی کو متہم کرتا ہوں متعدد
 لوگوں نے بواسطہ ابراہیم نخعی اور علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود
 رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فزول
 میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ سفیان ثوری
 نے ابان ابن ابی عیاش سے اسی طرح روایت کیا کئی دوسرے
 لوگوں نے بھی ابان سے اسی سند سے اس کے ہم معنی نقل کیا
 لیکن اس میں یہ اضافہ ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
 نے فرمایا مجھے میری والدہ نے بتایا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ہاں رات گزاری تو آپ کو فزول میں رکوع سے
 پہلے قنوت پڑھنے دیکھا اگرچہ عبادت اور اجتہاد میں ابان ابن
 ابی عیاش کی تعریف کی گئی لیکن حدیث میں ان کا یہ حال ہے۔ اس
 کے لوگ اگرچہ قوی حافظہ کے مالک تھے لیکن بہت سے لوگ
 نیکو کار ہونے کے باوجود شہادت قائم نہیں رکھ سکتے تھے اور
 نہ ہی اس کی حفاظت کر سکتے۔ پس جس شخص کا یہ حال ہو کہ
 وہ حدیث میں متہم بالکذب ہو یا غافل اور زیادہ خطا کرنے
 والا ہو تو اکثر ائمہ حدیث کا مختاریہ ہے کہ اس سے روایت
 نہ لی جائے دیکھو تو سہی کہ عبداللہ بن مبارک نے بعض
 اہل علم سے حدیث روایت کی لیکن جب ان پر ان کا حال
 ظاہر ہوا تو ان سے روایت لینا ترک کر دیا۔ بعض محدثین
 نے اجلہ علماء کے بارے میں کلام کیا اور حفظ کے
 اعتبار سے انہیں ضعیف قرار دیا۔ جبکہ بعض دوسرے ائمہ
 حدیث نے انہیں ان کی جلالت علمی اور صداقت کے

باعث ثقہ قرار دیا اگرچہ ان سے بعض مرویات میں خطا ہوئی۔ یحییٰ بن سعید قطان نے محمد بن عمرو کے بارے میں کلام کیا پھر ان سے روایت لی۔

.....

ابوبکر عبدالقدوس بن محمد عطار رصبری نے علی بن مدینی سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے محمد بن عمرو بن علقمہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا عفو کا ارادہ ہے بات شد دکا؟ میں نے عرض کیا تشدد کا۔ فرمایا وہ ایسا نہیں جیسے تم چاہتے ہو۔ وہ کتنا عطا میرے شیوخ ابوسلمہ اور یحییٰ بن عبدالرحمن ابن حاطب ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں میں نے مالک بن انس سے محمد بن عمرو کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس کے بارے میں وہی کچھ کہا جو میں نے کہا۔ علی یحییٰ سے نقل کرتے ہیں کہ محمد بن عمر، سہیل بن ابی صالح سے اعلیٰ ہیں۔ اور میرے نزدیک عبدالرحمن بن حرمہ سے بھی بلند ہیں۔ علی کہتے ہیں میں نے یحییٰ سے عبدالرحمن بن حرمہ کے بارے میں ان کی رائے پوچھی تو یحییٰ نے کہا اگر میں اسکو کوئی بات سکھانا چاہوں تو سکھلا سکتا ہوں۔ علی نے کہا کیا اسے سکھایا جاتا ہے کہا ”ہاں“ علی کہتے ہیں یحییٰ نے شریک، ابوبکر بن عباس، ربیع بن صبیح، اور مبارک بن فضالہ سے روایت نہیں کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یحییٰ بن سعید نے ان حضرات سے ان کے متہم بالکذب ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے حفظ کی بنا پر روایت ترک کی۔ یحییٰ بن سعید سے منقول ہے کہ جب وہ کسی شخص کو دیکھتے کہ وہ اپنے حفظ سے کبھی کچھ روایت کرتا ہے اور کبھی کچھ تو آپ اس سے روایت نہ لیتے۔ جن حضرات کو یحییٰ بن سعید قطان نے چھوڑا ہے ان سے عبداللہ بن مبارک، وکیع بن خراج اور عبدالرحمن بن مہدی وغیرہ انہوں نے روایات لی ہیں۔ اسی طرح بعض محدثین نے سہیل بن ابی صالح، محمد بن اسحاق، حماد بن سلمہ،

آخرون من الائمة بجلالتهم وصداقهم و
ان كانوا قد دهموا في بعض ما رويوا قد
تكلو يحيى بن سعيد القطان في محمد بن عمرو
ثوروى عنه۔

۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ الْقُدَّاسِ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ نَاعِلِيُّ بْنُ الْمَدَائِنِيِّ قَالَ سَأَلْتُ
يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُلْفَمَةَ
فَقَالَ تَرِيدُ الْعَفْوَ وَتَشْتَدُّ لَأَبْلُ أَسْتَدُّ
فَقَالَ لَيْسَ هُوَ مِمَّنْ تَرِيدُ كَانَ يَقُولُ أَشْيَاخُنَا
أَبُو سَلَمَةَ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ
يَحْيَى وَسَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو
فَقَالَ قَبْلَهُ نَحْوَمَا قُلْتُ قَالَ عَلِيُّ قَالَ يَحْيَى وَحُمَدُ
بْنُ عَمْرٍو أَعْلَى مِنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ وَهُوَ عِنْدِي
فَوْقَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ عَلِيُّ فَقُلْتُ
لِيَحْيَى مَا رَأَيْتَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ
لَوْ شِئْتُ أَنْ أَلْقِيَهُ لَفَعَلْتُ قَالَ كَانَ يُلْقِنُ قَالَ
نَعَمْ قَالَ عَلِيُّ وَلَمْ يَرِدْ يَحْيَى عَنْ شَرِيكِ وَلَا عَنِ
أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَيَّاشٍ وَلَا عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ وَلَا عَنِ
الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَإِنْ كَانَ يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ قَدْ تَدْرَكَ الرَّوَايَةَ عَنْ هَذَا فَلَمْ يَتْرِكْ
الرَّوَايَةَ عَنْهُمْ أَنَّهُ اتَّهَمَهُمْ بِالْكَذِبِ وَلَكِنَّهُ
تَدْرَكَهُمْ لِحَالِ حِفْظِهِمْ وَذَكَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَأَى الرَّجُلَ يَحْدِثُ عَنْ حِفْظِهِ
مَرَّةً هَكَذَا وَمَرَّةً هَكَذَا لَا يَثْبُتُ عَلَى رَوَايَةٍ
وَاحِدَةٍ تَدْرَكَ قَدْ حَدَّثَ عَنْ هَذَا الْكَذِبِ
تَدْرَكَهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ
الْمُبَارَكِ وَوَكَيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْأَيْمَةِ وَهَكَذَا تَكَلَّمَ
بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ

وَحَمَّادُ بْنُ إِسْحَاقَ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ بْنُ عَجَلَانَ وَأَشْبَاهَهُ هَؤُلَاءِ مِنَ الْأَيْمَةِ إِنَّمَا تَكَلَّمُوا فِيهِمْ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِمْ فِي بَعْضِ مَا رَوَوْا قَدْ حَدَّثَ عَنْهُمْ الْأَيْمَةُ -

۱۰. حَدَّثَنَا أَحْمَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَلَوِيُّ نَا عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كُنَّا نَحْذَرُ سَمْعِيلَ بْنَ أَبِي صَالِحٍ ثَبَتًا فِي الْحَدِيثِ -
۱۱. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ ثَقَّةً مَأْمُونًا فِي الْحَدِيثِ وَإِنَّمَا تَكَلَّمَ بِحِجِّي بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ عِنْدَنَا فِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ -

۱۲. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ أَحَادِيثُ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ بَعْضُهَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَبَعْضُهَا سَعِيدٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَاخْتَلَطَتْ عَلَى فَصَّيْرُهَا عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا تَكَلَّمَ بِحِجِّي بْنِ سَعِيدٍ عِنْدَنَا فِي ابْنِ عَجَلَانَ لِهَذَا وَقَدْ رَوَى يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ الْكَثِيرَ وَهَكَذَا مَنْ تَكَلَّمَ فِي ابْنِ أَبِي لَيْلَى إِنَّمَا تَكَلَّمَ فِيهِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ قَالَ عَلِيُّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَحَبِّهِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَطَاسِ قَالَ يَحْيَى ثُمَّ رَفَعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى ثُمَّ عَنْ أَحَبِّهِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَيُرَوَّى عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى نَحْوُ هَذَا غَيْرُ شَيْءٍ كَانَ يَرَوِي الشَّيْءَ مَرَّةً هَكَذَا وَمَرَّةً هَكَذَا ابْيَعِيرُ الْأَسْنَادَ وَإِنَّمَا جَاءَ

محمد بن عجلان اور ان جیسے دوسرے ائمہ کے بارے میں کلام کیا البتہ یہ کلام مرویات میں حفظ کے اعتبار سے کیا ہے ورنہ ان سے ائمہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

حسن بن علی حلوانی بواسطہ علی بن مدینی، سفیان بن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم سہیل بن ابوصالح کو حدیث میں ثبت سمجھتے تھے۔

ابن ابی عمر فرماتے ہیں سفیان بن عیینہ نے فرمایا محمد بن عجلان حدیث میں ثقہ اور مامون تھے ہمارے نزدیک یحییٰ بن سعید قطان نے محمد بن عجلان کی سعید مقبری سے روایت میں کلام کیا ہے۔

ابو بکر نے بواسطہ علی بن عبد اللہ اور یحییٰ بن سعید، محمد بن عجلان کا قول نقل کیا کہ سعید مقبری کی بعض روایات بواسطہ سعید حضرت ابو ہریرہ سے اور بعض ایک اور شخص کے واسطہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں جب یہ روایات مجھ پر خلط ملط ہو گئیں تو میں نے سب کو بواسطہ سعید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کر دیا۔ ہمارے نزدیک ابن عجلان نے یحییٰ بن سعید کے بارے میں اسی لیے کلام کیا ہے۔ یحییٰ، ابن عجلان کثیر سے بھی روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح جن لوگوں نے ابن ابی لیلیٰ کے بارے میں کلام کیا تو وہ بھی حفظ کے اعتبار سے ہے علی، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں شعبہ نے بواسطہ ابن ابی لیلیٰ، ان کے بھائی عیسیٰ، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ اور ابوبکر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جھینک کے بارے میں روایت نقل کی۔ یحییٰ کہتے ہیں پھر میں ابن ابی لیلیٰ سے ملا تو انہوں نے بواسطہ عیسیٰ، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن ابی لیلیٰ سے اس کے علاوہ اس

قسم کی روایات مروی ہیں وہ سند میں رد و بدل کرتے ہوئے کبھی کبھی بیان کرتے ہیں اور کبھی کبھی ۔ اور یہ حفظ کی وجہ سے ہوا۔ کیونکہ اکثر علماء لکھتے نہ تھے۔ اور جو لکھتے ہیں اور وہ بھی سننے کے بعد لکھتے۔ میں نے احمد بن حسن سے سنا وہ امام احمد بن حنبل کا قول نقل کرتے ہیں کہ ابن ابی سیلی کی روایات قابل استدلال نہیں۔ جن علماء نے مجاہد بن سعید، عبداللہ بن لمیعہ وغیرہما کے بارے میں کلام کیا تو وہ بھی حفظ اور کثرت خطا کے سبب سے سے لکھائے ان سے روایات لی ہیں۔ جب ان پر سے کوئی حدیث میں منفر ہو اور اس کا کوئی متابع نہ ہو تو اس کی روایات سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ جس طرح امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ ابن ابی سیلی کی روایات سے استدلال نہیں کیا جاسکتا تو اس سے بھی یہی مراد ہے کہ جب وہ اپنی روایت میں منفر ہوں۔ اور سب سے سخت بات تو یہ ہے کہ جب سند یاد نہ ہو تو اس میں کمی زیادتی کی جائے یا بدل دی جائے یا متن میں ایسے الفاظ لائے جائیں جن سے معنی بدل جائے جو شخص سند قائم اور یاد رکھے اور الفاظ بدل دے تو اس کے بارے میں محدثین کے نزدیک وسعت ہے جب تک معنی نہ بدلیں۔

محمد بن بشر بواسطہ عبدالرحمن بن ہمدی، معاویہ بن صام، علاء بن حارث اور مکحول، واثلہ بن اسقع سے نقل کرتے ہیں کہ جب ہم تم سے روایت بالمعنی بیان کریں تو یہ تمہیں کافی ہے۔

یحییٰ بن موسیٰ بواسطہ عبدالرزاق، معمر اور ایوب، محمد بن سیرین سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں دس آدمیوں سے حدیث سننا خطا الفاظ مختلف ہوتے اور معنی ایک ۔

احمد بن منیع نے بواسطہ محمد بن عبداللہ انصاری، ابن عون سے نقل کیا کہ ابراہیم نخعی، حسن اور شعیب حدیث بالمعنی روایت کرتے ہیں جبکہ قاسم بن محمد، محمد بن سیرین اور رجاء بن حیوہ، الفاظ حدیث دہراتے تھے

هَذَا مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ لِأَنَّ أَكْثَرَ مَنْ مَضَى مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ كَانُوا لَا يَكْتُبُونَ وَمَنْ كَتَبَ مِنْهُمْ إِنَّمَا كَانَ يَكْتُبُ لَهُمْ بَعْدَ السَّمْعِ وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ ابْنُ أَبِي يَسَلَى لَا يُخْتَبَرُ بِهِ وَكَذَلِكَ مَنْ تَكَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ لَمِيعَةَ وَغَيْرِهِمَا إِنَّمَا تَكَلَّمُوا فِيهِمْ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِمْ وَكَثْرَةِ خَطَايَاهُمْ وَقَدْ رَأَى عَنْهُمْ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَثَمَةِ فَإِذَا تَفَرَّدَ أَحَدٌ مِنْ هَؤُلَاءِ بِحَدِيثٍ وَلَمْ يَتَابِعْ عَلَيْهِ لَوْ يُخْتَبَرُ بِهِ كَمَا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ابْنُ أَبِي يَسَلَى لَا يُخْتَبَرُ بِهِ إِنَّمَا عَنِيَ إِذَا تَفَرَّدَ بِأَلْشَيْءٍ وَاشْتَدَّ مَا يَكُونُ هَذَا إِذَا لَمْ يَحْفَظِ الْإِسْنَادَ فَرَادَى فِي الْإِسْنَادِ أَوْ نَقَصَ أَوْ غَيَّرَ الْإِسْنَادَ أَوْ جَاءَ بِمَا يَتَغَيَّرُ فِيهِ الْمَعْنَى فَأَمَّا مَنْ أَقَامَ الْإِسْنَادَ وَحَفِظَهُ وَغَيَّرَ اللَّفْظَ فَإِنَّ هَذَا وَاسِعٌ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا لَمْ يَتَغَيَّرِ الْمَعْنَى

۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَابِعَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَامِعًا وَبِئْسَ صَاحِبٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ إِذَا حَدَّثْنَا كَرِهَ عَلَى الْمَعْنَى فَحَسْبُكُمْ

۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى تَابِعَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَامِعًا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ كُنْتُ أَسْمَعُ الْحَدِيثَ مِنْ عَشْرَةِ اللَّفْظِ مُخْتَلِفٍ وَالْمَعْنَى وَاحِدًا

۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ تَابِعَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَالْحَسَنُ وَالشَّعْبِيُّ يَأْتُونَ بِالْحَدِيثِ عَلَى الْمَعْنَى وَكَانَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ وَرَجَاءُ بْنُ حَيَوَةَ يُعِيدُونَ الْحَدِيثَ

عَلَىٰ حَدُوفِهِ

١٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَحْفُصُ بْنُ غِيَاثٍ
عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عُمَانَ ۖ لِمَ هَدَيْتَ
إِلَيْكَ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَدَّادِ ۖ ثُمَّ تَحَدَّيْتَهُ عَلَى غَيْرِ
مَا حَدَّثْتَنَا قَالَ عَلَيْكَ بِالسَّمَاعِ الْأَوَّلِ -

١٧. حَدَّثَنَا الْجَارُودُ نَاوِكِيْعٌ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ إِذَا أَصَبْتَ الْمَعْنَى أَجْزَلُكَ
١٨. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَاوِكِيْعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبْدَلِ
عَنْ سَيْفِ هَوَاجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا
يَقُولُ أَنْقُصْ مِنَ الْحَدِيثِ إِنْ شِئْتَ وَلَا تَزِدْ
فِيهِ.

٩٠. حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّاْرٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَازِدٌ
بْنُ خُبَابٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا سَفِيكٌ التَّوْرِيُّ
فَقَالَ إِنَّ قُلْتَ لَكُمْ إِنِّي أَحَدًا شَكْرُكُمْ كَمَا سَمِعْتُ
فَلَا تَصَدِّقُونِي إِنَّمَا هُوَ الْمُعْنَى -

٢٠. حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُدَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ
وَكَيْعًا يَقُولُ إِنَّ لَوَيْكُنَّ الْمَعْنَى وَاسِعًا فَقَدْ هَدَاكَ
النَّاسُ وَإِنَّمَا تَفَاضَلْ أَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحِفْظِ وَالِاتِّقَانِ
وَالْتَنَبُّ عِنْدَ السَّمَاعِ مَعَ أَنَّهُ كَمُ يُسَلِّمُ مِنَ
الْخَطَايَا وَالْغُلَطِ كَثِيرٍ أَحَدٍ مِنَ الْإِيْمَةِ مَعَ حِفْظِهِمْ.

٢١. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُسَيْدٍ الدَّارِيُّ نَاجِدٌ
عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُقَعَاءِ قَالَ قَالَ لِي إِدْرَاهِيْمُ
الْكُفَيْيُّ إِذَا حَدَّثْتَنِي حَدَّثْتُ عَنْ أَبِي رُرْعَةَ بْنِ
عَمْرِو بْنِ جَدْرِفَانَةَ حَدَّثَنِي مَرَّةً بِحَدِيثٍ ثُمَّ
سَأَلْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِسَنَيْنِ فَمَا أَخَذَ مِنْهُ حَدَّثَنَا.

٢٢. حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَائِبِي
 بَنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ
 قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ مَا سَأَلَ بَنُ أَبِي الْجَعْدِ أَتَرَ
 حَدِيثًا مِنْكَ قَالَ لَا نَهْ كَانَ يَكْتُبُ .

علی بن خشرم نے بواسطہ حفص بن غیاث، عاصم بن احول سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے ابو عثمان نہدی سے پوچھا آپ ہم سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں پھر اس کے علاوہ بیان کرتے ہیں انہوں نے فرمایا پہلے سماع کو لازم بلکہ دو۔

جباردوبواسطہ وکیع اور ریع بن صمیم، حسن سے نقل کرتے ہیں کہ جب تم نے معنی صمیم رکھا تو یہ کافی ہے۔

علی بن حجر بواسطہ عبداللہ بن مبارک، سیف ابن
سلیمان سے نقل کرتے ہیں میں نے مجاہد سے سنا کہ چاہو
تو الفاظ حدیث کم کر لو لیکن زیادتی نہ کرو۔

ابوعمار حسین بن حریشؓ نے بواسطہ زید بن حباب ایک نامعلوم شخص سے نقل کیا کہ سفیان ثوری ہمارے طرف تشریف لائے اور فرمایا اگر میں تم سے کہوں کہ میں نے جیسے سنا ویسے ہی تم سے بیان کرتا ہوں تو میری تصدیق نہ کرنا بلکہ میں بالعمی روایت کرتا ہوں۔ حسین بن حریشؓ فرماتے ہیں میں نے دکیع کو فرماتے سنا کہ اگر معنی میں وسعت نہ ہوتی لوگ ہلاک ہو جاتے۔ علماء کو ایک دوسرے پر فضیلت، حفظ، اتقان اور سماع کے وقت ثبوت کی وجہ سے ہے اس کے باوجود آئمہ کرام، خطاء اور غلطی سے محفوظ نہیں ہیں۔

محمد بن حمید رازی بواسطہ جریر، عمارہ بن قعقاع سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ابراہیم نخعی نے مجھ سے فرمایا جب مجھ سے حدیث بیان کرو تو ابو زاعمہ بن عمرو بن جریر سے نقل کرو کیونکہ انہوں نے ایک مرتبہ مجھ سے حدیث بیان کی پھر کئی سال بعد میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے اس سے ایک ابو حفص عمرو بن علی بواسطہ یحییٰ بن سعید قطان (اور سفیان) منصور سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ابراہیم نخعی سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ سالم بن ابی جعد، آپ سے پوری حدیث لڑا کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا اس لیے کہ وہ لکھ لیا کرتے تھے۔

۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ اَلْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ نَاسُفِيَانُ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ اِنِّي لَأَحَدُ ثَلَاثٍ بِالْحَدِيثِ فَمَا اَدُمُّ مِنْهُ حَرْفًا۔

۲۴۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ اَلْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ مَا سَمِعْتُ اَذْنًا ي شَيْءًا قَطُّ اِلَّا وَعَاهُ قَلْبِي۔

۲۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُخْذُومِيُّ نَاسُفِيَانُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ احَدًا اَنْصَلَ لِلْحَدِيثِ مِنَ الزُّهْرِيِّ۔

۲۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ اَلْجَوْهَرِيُّ نَاسُفِيَانُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ اَبُو بَكْرِ السَّخْتِيَانِيُّ مَا عَلِمْتُ احَدًا كَانَ اَعْلَمُ بِحَدِيثِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ الزُّهْرِيِّ مِنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ نَاسِطَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كَانَ اَبْنُ عَوْنٍ يُحَدِّثُ فَاِذَا حَدَّثْتُ عَنْ اَبُو بَكْرٍ بِخَلْفِهِ تَذَكَّرْتُ فَاَقُولُ قَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ اِنَّ اَبُو بَكْرٍ كَانَ اَعْلَمَنَا بِحَدِيثِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَيْرٍ۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَدْتُ لِيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ اَبَاهُمَا اَنْتَبَتْ هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ اَوْ مِسْعَرٌ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مِسْعَرٍ كَانَ مِسْعَرٌ مِنْ اَنْتَبَتْ النَّاسِ۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ الْقَدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَحَدَّثَنِي اَبُو الْوَلِيدُ قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ يَقُولُ مَا خَالَفَنِي شُعْبَةُ فِي شَيْءٍ اِلَّا تَرَكْتُهُ قَالَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ وَحَدَّثَنِي اَبُو الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ لِي حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اِنْ ارَدْتُ الْحَدِيثَ فَعَلَيْكَ بِشُعْبَةَ۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا اَبُو دَاوُدَ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ مَا رَوَيْتُ عَنْ رَجُلٍ حَدِيثًا وَاَحَدًا

عبد الجبار علاء بن عبد الجبار، سفیان سے ناقل ہیں کہ عبد الملک بن عمیر نے فرمایا میں حدیث بیان کرتا ہوں تو ایک حرف نہیں چھوڑتا۔

حسین بن، مہدی بصری بواسطہ عبد الرزاق اور معمر، حضرت قتادہ سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں میرے کانوں نے جو کچھ سنا اسے قلب نے محفوظ کر لیا۔

سعید بن عبد الرحمن مخرومی بواسطہ سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔ میں نے زہری سے بڑھ کر کسی کو حدیث پر نص کرنے والا نہیں دیکھا۔

ابراہیم بن سعد جوہری بواسطہ سفیان بن عیینہ، ایوب سختیانی کا قول نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو اہل مدینہ کی احادیث زہری کے بعد، یحیی بن ابی کثیر سے زیادہ جانتا ہو۔

محمد بن اسماعیل بواسطہ سلیمان بن حرب، حماد بن زید سے نقل کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عون کوئی حدیث بیان کرتے پھر میں ایوب سے اس کے خلاف بیان کرتا تو وہ اپنی روایت چھوڑ دیتے۔ میں عرض کرتا میں نے تو ان سے سنا۔ ہے تو فرماتے ایوب، محمد بن سیر کی روایات ہم سے زیادہ جانتے تھے۔

ابو بکر بن علی عبد اللہ فرماتے ہیں میں نے یحیی بن ابی سعید سے پوچھا ہشام دستوائی اور مسعر میں سے کون زیادہ ثابت ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے مسعر جیسا کوئی نہیں دیکھا وہ سب سے انتہت تھے۔

ابو بکر قدوس بن محمد بواسطہ ابوالید، حماد بن زید سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں شعبہ نے جس بات میں میری مخالفت کی میں نے اسے چھوڑ دیا، امام ترمذی فرماتے ہیں ابو بکر اور ابوالید دونوں بیان کرتے ہیں کہ حماد بن سلمہ نے فرمایا اگرچہ حدیث چاہتے ہو تو شعبہ کے مجلس کو لازم کیڑو۔

عبد بن حمید بواسطہ ابوداؤد شعبہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے جس سے ایک حدیث روایت کی اس کے پاس

ایک سے زیادہ بار آیا۔ جس سے دس احادیث روایت کیں
اس کے پاس دس بار سے زیادہ حاضر ہوا جس سے پچاس احادیث
روایت کیں اس کے پاس پچاس بار سے زیادہ آیا۔ اور جس سے
سوا احادیث روایت کیں۔ اس کے پاس سو بار سے زیادہ آیا۔
البتہ حبان کو فی باری سے میں نے احادیث سنیں اور جب دوبارہ
حاضر ہوا تو وہ انتقال کر چکے تھے۔

.....

محمد بن اسماعیل نے بواسطہ عبد اللہ بن ابی اسود،
ابن ہدی سے نقل کیا کہ سفیان فرماتے ہیں۔ شعبہ
(رحمہ اللہ) حدیث میں امیر المومنین ہیں۔

.....

ابو بکر، علی بن عبد اللہ سے نقل کرتے ہیں یحییٰ بن سعید
نے فرمایا۔ مجھے کوئی شخص شعبہ سے زیادہ محبوب نہیں اور
میرے نزدیک کوئی ان کے برابر کانیں لیکن جب سفیان ان کی
مخالفت کرتے ہیں تو میں سفیان کا قول لینا ہوں۔ علی فرماتے
ہیں میں نے یحییٰ سے پوچھا سفیان اور شعبہ میں سے کسے
طویل احادیث زیادہ یاد تھیں۔ انہوں نے فرمایا شعبہ، اس
اعتبار سے زیادہ قوی تھے۔ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں، شعبہ
اسما رجال کے زیادہ عالم تھے اور سفیان صاحب الجواب
(فقیہ) تھے۔

ابو عمار حسین بن حریش، فرماتے ہیں۔ میں نے وکیع سے
سنا کہ شعبہ فرماتے ہیں سفیان مجھ سے زیادہ حافظ ہیں۔ مجھ سے سفیان
نے جس شیخ سے بھی حدیث بیان کی تو میں نے ویسے ہی پایا جیسے قول
نے بیان فرمایا میں (امام ترمذی) نے اسحاق بن موسیٰ انصاری سے
سنا وہ فرماتے ہیں میں نے معن بن عیسیٰ سے سنا کہ مالک بن انس
حدیث رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بہت سختی برتتے تھے حتیٰ کہ
یاد اور زناد کا بھی خیال رکھتے۔

ابو موسیٰ، ابراہیم بن عبد اللہ بن قویم انصاری (قاضی
مدینہ) سے نقل کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) امام مالک بن انس

إِلَّا أَتَيْتُهُ أَكْثَرُ مِنْ مَرَّةٍ وَالَّذِي رَوَيْتُ عَنْهُ عَشْرَةَ
أَحَادِيثَ أَتَيْتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَشْرَةٍ وَالَّذِي رَوَيْتُ
عَنْ خَمْسِينَ حَدِيثًا أَتَيْتُهُ أَكْثَرُ مِنْ خَمْسِينَ مَرَّةً
وَالَّذِي رَوَيْتُ عَنْهُ مِائَةَ أَتَيْتُهُ أَكْثَرُ مِنْ مِائَةِ
مَرَّةٍ الْأَمَّانَ الْكُوفِيَّ الْبَارِقِيَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ مِنْهُ
هَذِهِ الْأَحَادِيثَ ثُمَّ عُدْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ
قَدْ مَاتَ.

۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ تَابِعًا لِعَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ
سُفْيَانَ يَقُولُ شُعْبَةُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي
الْحَدِيثِ.

۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ
أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ شُعْبَةَ وَلَا يَحْدِلُهُ أَحَدٌ عِنْدِي وَ
إِذَا خَالَفَهُ سُفْيَانٌ أَخَذْتُ يَقُولُ سُفْيَانٌ قَالَ
عَلَى قُلْتُ لِيَحْيَى أَيُّهُمَا كَانَ أَحْفَظَ لِلْأَحَادِيثِ
الطَّرَالِ سُفْيَانٌ أَوْ شُعْبَةُ قَالَ كَانَ شُعْبَةُ أَمَرَ
فِيمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَكَانَ شُعْبَةُ أَعْلَمُ
بِالرِّجَالِ فَلَانٌ عَنْ فَلَانٍ وَكَانَ سُفْيَانٌ صَاحِبَ
الْأَجْوَابِ.

۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حَرْبٍ قَالَ
سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ قَالَ شُعْبَةُ سُفْيَانٌ أَحْفَظُ مِثِّي
مَا حَدَّثَ شَيْءُ سُفْيَانَ عَنْ شَيْءٍ بِشَيْءٍ فَسَأَلْتُهُ إِلَّا وَجَدْتُهُ
كَمَا حَدَّثَ لِي سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ مُوسَى الْأَنْصَارِيَّ
قَالَ سَمِعْتُ مَعْنَ بْنَ عِيْسَى يَقُولُ كَانَ مَالِكُ بْنُ
أَنْسٍ يُسَيِّدُ فِي حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَاءِ وَالسَّاءِ وَنَحْوِ هَذَا.

۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى شَيْخُ ابْنِ أَبِي هَيْثَمٍ ابْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَدِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَاتِلِي الْمَدِينَةِ

ابوحازم کے پاس سے گزرے وہ بیٹھے حدیث بیان کر رہے تھے۔ امام مالک گزر گئے۔ آپ سے نہ بیٹھنے کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا میں نے بیٹھنے کے لیے جگہ نہ پائی اور کھڑے ہو کر حدیث رسول سنا مجھے اچھا معلوم نہ ہوا۔

ابوبکر، ابواسطہ علی بن عبد اللہ یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا مجھے سعید بن مسیب سے مالک بن انس کی روایات کی نسبت ابراہیم نخعی سے سفیان ثوری کی روایات زیادہ پسند ہیں۔ یحییٰ فرماتے ہیں لوگوں میں مالک بن انس سے زیادہ صحیح حدیث والا کوئی نہیں امام مالک حدیث میں امام تھے۔ احمد بن حسن امام احمد بن حنبل کا قول نقل کرتے ہیں کہ میری آنکھوں نے یحییٰ بن سعید قطان کی مثل کوئی نہیں دیکھا امام احمد بن حنبل سے وکیع اور عبد الرحمن بن ہمدی کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا وکیع دل کے بڑے ہیں اور عبد الرحمن امام ہیں میں (امام ترمذی) نے محمد بن عمرو بن بہان بن صفوان ثقفی بصری سے سنا وہ علی بن مدینی کا قول نقل کرتے ہیں کہ اگر مجھے رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان قسم دی جائے۔ تو میں قسم کھالوں گا کہ میں نے عبد الرحمن بن ہمدی سے زیادہ علم والا کوئی نہیں دیکھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس بارے میں علماء کے بہت سے اقوال منقول ہیں۔ ہم نے اختصار سے کام لیا تاکہ اس کے ذریعہ علماء کے مراتب اور حفظ و اتقان میں ایک دوسرے پر برتری پر استدلال کیا جاسکے۔ اس بارے میں علماء کی طویل گفتگو بے مقصد ہے، عالم کو حدیث پڑھ کر سنانا جبکہ اسے وہ یاد ہو جو اس کے سامنے پڑھا جائے اور اگر یاد نہ ہو تو وہ محض اس کا مفہوم ذہن نشین کرے تو محدثین کے نزدیک یہ بھی سماع کی طرح صحیح ہے۔

حسین بن ہمدی بصری نے ابواسطہ عبد الرزاق، ابن حریج سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے عطاء بن ابی رباح کو احادیث پڑھ کر سنا میں تو میں نے پوچھا کیسے کہوں؟ انہوں نے فرمایا کہو "حدیثنا" (ہم سے فلاں نے حدیث بیان کی)

قَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَلَى أَبِي حَازِمٍ وَهُوَ جَالِسٌ فَجَازَهُ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَجِدْ مَوْضِعًا أَجْلِسُ فِيهِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَخَذَ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَائِمٌ۔

۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ يَحْيَى مَا فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ أَصَحَّ حَدِيثًا مِنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ كَانَ مَالِكٌ إِذَا مَا فِي الْحَدِيثِ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ بِعَيْنِي مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ قَالَ وَسُئِلَ أَحْمَدُ عَنْ وَكِيعٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ فَقَالَ أَحْمَدُ وَكِيعٌ أَكْبَرُنِي الْقَلْبَ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ إِذَا مَا سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ نُبَيْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الثَّقَفِيِّ الْبَصْرِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ يَقُولُ لَوْ حَلَفْتُ بَيْنَ الرَّكْنَيْنِ وَالْمَقَامِ لَحَلَفْتُ إِنِّي لَمْ أَرَأِ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَالْكَلَامُ فِي هَذَا وَالذَّوْيَةُ عَنْ أَهْلِ الْعِلْمِ تَكَثَّرُوا إِنَّمَا بَيْتٌ شَيْئًا مِنْهُ عَلَى الْإِخْتِصَارِ لِيَسْتَدِلَّ بِهِ عَلَى مَنْ زَلَّ أَهْلُ الْعِلْمِ وَتَفَاضَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْحِفْظِ وَالْإِتْقَانِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَشَى تَكَلَّمَ فِيهِ وَالْفَرَادَةُ عَلَى الْعَالِمِ إِذَا كَانَ يَحْفَظُ مَا يَقْرَأُ عَلَيْهِ أَوْ يَمْسِكُ أَصْلَهُ فِيمَا يَقْرَأُ عَلَيْهِ إِذَا لَمْ يَحْفَظْهُ هُوَ يَحْفَظُهُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِثْلَ الْإِسْمَاعِيلِ۔

۳۶۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ نَا ابْنَ جَدِّهِ قَالَ قَدَرْتُ عَلَى عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِيَاحٍ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ أَقُولُ فَقَالَ قُلْ حَدَّثَنَا۔

سوید ابن نصر نے بواسطہ علی بن حسین بن واقد، ابو صمہ اور یزید نخوی، حضرت عکرمہ سے نقل کیا کہ اہل طائف کے چند آدمی اپنی کتاب لے کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس کو آگے پیچھے سے پڑھنے لگے پھر فرمایا میں مصیبت سے تنگ آگیا ہوں تم مجھ پر پڑھو بے شک میری تصدیق پڑھنے کے مترادف ہے۔

سوید نے بواسطہ علی بن حسین بن واقد اور حسین بن واقد، منصور بن معتمر سے نقل کیا کہ جب کوئی شخص اپنی کتاب کسی دوسرے کو دے کر کہے تم میری طرف سے روایت کرو تو اس کے لیے اس کا روایت کرنا جائز ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے ابوامام نبیل سے حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا مجھ پر پڑھو۔ میں چاہتا تھا کہ وہ پڑھ کر سنائیں اس پر انہوں نے فرمایا تم پڑھنا جائز نہیں سمجھتے۔ سفیان ثوری اور مالک بن انس اسے صحیح

احمد بن حسن بواسطہ یحییٰ بن سلیمان جعفی مصری، عبد اللہ بن وہب سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں جب میں کہوں "حدیثنا" تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اکیسے حدیث سنی۔ "اخبرنا" کہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی عالم کے سامنے حدیث پڑھی گئی اور میں بھی وہاں حاضر تھا اور اگر میں "اخبرنی" کہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے تنہا یہ حدیث کسی عالم کو پڑھ کر سنائی۔ ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے سنا کہ "حدیثنا" اور "اخبرنا" دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہم ابو مصعب مدینی کے پاس تھے ان کے سامنے ان کی بعض احادیث پڑھی گئیں تو میں نے پوچھا ہم کیسے روایت کریں؟ فرمایا تم یوں کہو "ہم سے ابو مصعب نے بیان کیا۔" امام ترمذی فرماتے ہیں بعض علماء نے اجازت دینے کو جائز رکھا ہے جب کوئی عالم کسی کو اپنی احادیث روایت کرنے کی اجازت دے تو وہ روایت

۳۷۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي عَصَمَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ أَنَّ نَفَرًا قَدِمُوا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ بِكِتَابٍ مِنْ كُتُبِهِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ عَلَيْهِمْ فَيُقَدِّمُ وَيُؤَخِّرُ فَقَالَ إِنِّي بَكَيْتُ لِهَذِهِ الْمُصَيِّبَةِ فَأَقْرَأُوا عَلَيَّ فَإِنِّي أَقْرَأُ بِكُمْ كَقَدَاءِ فِي عَيْنِكُمْ۔

۳۸۔ حَدَّثَنَا سُورِيدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ إِذَا نَاقَلَ الرَّجُلُ كِتَابَهُ أَخْرَفَقَالَ أَرَوْهُ هَذَا مَتَى فَذَلِكَ أَنِّي يَرَوِيهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ سَأَلْتُ أَبَا عَاصِمٍ النَّبِيلَ عَنْ حَدِيثٍ فَقَالَ اقْرَأْ عَلَيَّ فَأَجَبْتَنِي أَنِّي يَقْرَأُ هُوَ فَقَالَ إِنِّي لَا تُجِيزُ الْقِرَاءَةَ وَقَدْ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ يُجِيزَانِ الْقِرَاءَةَ۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَائِبِي بَنِي سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيِّ الْمِصْرِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ مَا قُلْتُ حَدَّثَنَا فَهُوَ مَا سَمِعْتُ مَعَ النَّاسِ وَمَا قُلْتُ حَدَّثَنِي فَهُوَ مَا سَمِعْتُ وَحْدِي وَمَا قُلْتُ أَخْبَرَنَا فَهُوَ مَا قَرَأَ عَلَى الْعَالِمِ وَأَنَا شَاهِدٌ وَمَا قُلْتُ أَخْبَرَنِي فَهُوَ مَا قَرَأْتُ عَلَى الْعَالِمِ يَخْبُرُنِي وَأَنَا وَحْدِي وَسَمِعْتُ أَبَا مُوسَى مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنَّى يَقُولُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ يَقُولُ حَدَّثَنَا وَ أَخْبَرَنَا وَاحِدًا قَالَ أَبُو عِيْسَى وَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُصْعَبٍ الْمَدَائِنِيِّ فَقَرَأَ عَلَيْهِ بَعْضَ حَدِيثِهِ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ تَقُولُ فَقَالَ قُلْتُ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَقَدْ أَجَازَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْإِجَازَةَ إِذَا أَجَازَ الْعَالِمُ أَنِّي يَرَوِي عَنْهُ لِأَحَدٍ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ أَنِّي يَرَوِي عَنْهُ۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع، عمران بن حدیر اور ابو مجلز، بشیر بن نہیک سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے (احادیث کی) ایک کتاب لکھی اور پوچھا کیا آپ روایت کروں؟ فرمایا ”ہاں“ روایت کرو۔

محمد بن اسماعیل واسطی بواسطہ محمد بن حسن، عوف اعرجی سے ناقل ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ علیہ سے عرض کیا میرے پاس آپ کی بعض روایات ہیں کیا آپ کی طرف سے روایت کروں؟ فرمایا ”ہاں“ امام ترمذی فرماتے ہیں محمد بن حسن، محبوب بن حسن کے نام سے معروف ہیں اور ان سے متعدد ائمہ نے احادیث روا کی ہیں۔

حارود بن معاذ بواسطہ انس بن عیاض، عبید اللہ بن عمر سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں میں، امام زہری کے پاس ایک کتاب لایا اور عرض کیا یہ آپ کی روایات ہیں آپ سے روایت کروں فرمایا ”ہاں“

ابو کبر بواسطہ علی بن عبد اللہ، یحییٰ بن سعید سے ناقل ہیں ابن جریر، ہشام بن عروہ کے پاس ایک کتاب لے کر آئے۔ اور عرض کیا یہ آپ کی احادیث ہیں آپ کی طرف سے روایت کروں؟ انہوں نے فرمایا ”ہاں“ یحییٰ فرماتے ہیں میں نے دل میں کہا معلوم نہیں ان دونوں (قرأت اور اجازت) میں سے کون سی زیادہ پسندیدہ ہے علی بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے ابن جریر کی اس روایت کے بارے میں پوچھا جو انہوں نے عطاء خراسانی سے روایت کی انہوں نے کہا وہ ضعیف ہے میں نے کہا وہ کہتے ہیں ”آخری“ انہوں نے کہا کچھ نہیں وہ تو ایک کتاب بخاری جو انہوں نے اس کے سپرد کی تھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث مرسل اکثر محدثین کے نزدیک صحیح نہیں بعض نے اسے ضعیف قرار دیا ہے علی بن حجر بواسطہ بقیع بن ولید، عقبہ بن ابی حکیم سے نقل کرتے ہیں کہ زہری نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ کو کہتے ہوئے سنا ”قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ زہری نے فرمایا ”ابن ابی فروہ! اللہ تعالیٰ تمہیں غارت کرے ہمارے پاس

۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاوَكِيْعٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَدِيرٍ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهَيْكٍ قَالَ كَتَبْتُ كِتَابًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ ارْوِيهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ۔

۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَوْفٍ الْأَعْرَجِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِحُسَيْنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ بَعْضِ حَدِيثِكَ ارْوِيهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ إِنَّمَا يَعْرِفُ بِمُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَيْمَةِ۔

۴۲۔ حَدَّثَنَا الْحَارُودُ بْنُ مُعَاذٍ نَاوَكِيْعٌ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبِيدَةَ النَّخَعِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْمَذْهَرِيِّ يَكْتُابُ فَقُلْتُ لَهُ هَذَا مِنْ حَدِيثِكَ ارْوِيهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ۔

۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ ابْنُ جُرَيْجٍ لِحُشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِكِتَابٍ فَقَالَ هَذَا حَدِيثُكَ ارْوِيهِ عَنْكَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ يَحْيَى فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَا أَدْرِي إِيْهِمَا أَحَبُّ أَمْذَا قَالَ عَلِيٌّ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَّاسَانِيِّ فَقَالَ ضَعِيفٌ فَقُلْتُ أَنْتَهُ يَقُولُ أَخْبَرَنِي قَالَ لَا شَيْءَ إِنَّمَا هُوَ كِتَابٌ دَفَعَهُ إِلَيْهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَالحَدِيثُ إِذَا كَانَ مُرْسَلًا فَإِنَّهُ لَا يَصِحُّ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْحَدِيثِ قَدْ ضَعَّفَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَابِقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ سَمِعَ الْمَذْهَرِيَّ إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرُوَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمَذْهَرِيُّ قَاتَلَكَ اللَّهُ

بے مہار و بے لگام احادیث لاتے ہو۔

.....

ابوبکر، علی بن عبداللہ سے ناقل ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے فرمایا مجاہد کی مرسل روایات میرے نزدیک عطار بن ابی رباح کی مرسل روایات سے بہت زیادہ پسندیدہ ہیں۔ عطار ہر قسم کے راوی سے روایت کرتے تھے علی، یحییٰ کا قول نقل کرتے ہیں سعید بن جبیر کی مرسل روایات، عطار کی مرسلات سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔ میں نے یحییٰ سے پوچھا آپ کو مرسلات مجاہد زیادہ پسند ہیں یا مرسلات طاؤس؟ فرمایا وہ دونوں قریب قریب ہیں۔ علی کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا فرماتے ہیں میرے نزدیک ابواسحاق کی مرسل روایات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اعمش، قسیمی اور یحییٰ بن ابی نذیر کی روایات بھی اسی طرح ہیں۔ ابن عیینہ کی مرسلات ہوا کے مشابہ ہیں، قابل اعتماد نہیں، پھر فرمایا ہاں خدا کی قسم سفیان بن سعید کی مرسلات بھی اسی طرح ہیں۔ میں نے یحییٰ سے پوچھا مرسلات مالک کبھی ہیں؟ فرمایا میں انہیں پسند کرتا ہوں پھر یحییٰ نے فرمایا لوگوں میں مالک سے زیادہ صحیح راوی کوئی نہیں۔

سوار بن عبداللہ غبری کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے سنا فرماتے ہیں حسن بصری نے اپنی جن احادیث میں فرمایا "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" تو ایک دو حدیثوں کے سوا ہمیں ان سب کی اصن معلوم ہو گئی امام ترمذی فرماتے ہیں، جس کسی نے مرسل روایت کو ضعیف کہا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ان ائمہ نے ثقہ و غیر ثقہ سب سے روایات لی ہیں لہذا جب کوئی مرسل حدیث روایت کرتا ہے تو شاید اس نے غیر ثقہ سے لی ہو۔ حضرت حسن بصری نے معبد جہنی کے بارے میں کلام کیا اور پھر ان سے روایت بھی لی۔

.....

بشر بن معاذ بصری بواسطہ مرحوم بن عبد العزیز عطار ان کے والد اور چچا حضرت بصری سے ناقل ہیں کہ معبد جہنی سے بچتے رہو وہ خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔

يَا بَنِي أَبِي فَرَوَةَ تَجِبُكُنَا بِأَحَادِيثَ لَيْسَ لَهَا خَطَرٌ وَلَا أَرْمَهُ.

۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مُرْسَلَاتُ مُجَاهِدٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مُرْسَلَاتِ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ بِكَثِيرٍ كَانَ عَطَاءٌ يَأْخُذُ عَنْ كُلِّ ضَرْبٍ قَالَ عَلِيُّ قَالَ يَحْيَى مُرْسَلَاتُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مُرْسَلَاتِ عَطَاءٍ قُلْتُ لِيَحْيَى مُرْسَلَاتُ مُجَاهِدٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ مُرْسَلَاتُ طَاوُسٍ قَالَ مَا أَقْرَبُهَا قَالَ عَلِيُّ وَسَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ مُرْسَلَاتُ أَبِي إِسْحَاقَ عِنْدِي شِبْهُ لَاشْتَى وَالْأَعْمَشِ وَالْتِمِّي وَيَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَمُرْسَلَاتُ ابْنِ حُيَيْنَةَ شِبْهُ الرِّجْلِ ثُمَّ قَالَ أَيْ وَاللَّهِ وَسُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ قُلْتُ لِيَحْيَى مُرْسَلَاتُ مَالِكٍ قَالَ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَحْيَى لَيْسَ فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ أَصَحُّ حَدِيثًا مِنْ مَالِكٍ.

۴۶۔ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَنْزَلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ يَقُولُ مَا قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدَ نَالَ أَهْلًا إِلَّا حَدِيثًا أَوْ حَدِيثَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَمَنْ ضَعَّفَ الْمُرْسَلَةَ فَإِنَّهُ ضَعَّفَ مِنْ نَبَلِ أَنْ هُوَ لَدَى الْأَيْتَةِ قَدْ حَدَّثُوا عَنِ الثَّقَاتِ وَغَيْرِ الثَّقَاتِ فَإِذَا رَوَى أَحَدًا هُوَ حَدِيثٌ وَأَرْسَلَهُ لَعَلَّهُ أَخَذَهُ عَنْ غَيْرِ تَعَفٍّ قَدْ تَكَلَّمَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ فِي مَعْبَدِ الْجُهَنِيِّ ثُمَّ رَوَى عَنْهُ.

۴۷۔ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ مَعَاذٍ الْبَصْرِيُّ نَا مَرْحُومِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَطَاءُ حَدَّثَنِي أَبِي وَعَيْتِي قَالَ سَمِعْنَا الْحَسَنَ يَقُولُ أَيُّكُمْ وَمَعْبَدُ الْجُهَنِيِّ فَإِنَّهُ

امام ترمذی فرماتے ہیں شعبی سے منقول ہے فرماتے ہیں ہم سے
حارث انصاری نے حدیث بیان کی اور وہ کذاب تھا محمد بن بشار،
عبد الرحمن بن ہمدی سے نقل کرتے ہیں وہ فرمایا کرتے تھے
کیا تم سفیان عینیہ سے تعجب نہیں کرتے کہ میں نے ان کے
کتنے پر جابر جعفی کی ایک ہزار سے زائد احادیث چھوڑ دیں پھر
وہ خود ان سے روایت کرتا ہے۔ محمد بن بشار کہتے عبد الرحمن
بن ہمدی نے جابر جعفی کی احادیث چھوڑ دی تھیں۔ بعض
علماء نے مرسل احادیث سے بھی استدلال کیا ہے۔

.....

ابو عبیدہ ابن ابی سفیر کوفی بواسطہ سعید بن عامر اور
شعبہ سلیمان اعمش سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے
ابراہیم نخعی سے کہا مجھے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
سے مسند اخیر دیجئے۔ ابراہیم نے فرمایا جب میں عبد اللہ
سے حدیث بیان کروں تو یہ وہی ہے جو میں نے سنا اور جب
میں کہوں حضرت عبد اللہ نے فرمایا تو سمجھ لو کہ متعدد راویوں نے
ان سے روایت نقل کی۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) اہل علم ائمہ نے
راوی کی تضعیف میں اسی طرح اختلاف کیا جس طرح دیگر
علوم میں ان کا اختلاف منقول ہے۔ شعبہ سے مذکور ہے
کہ انہوں نے ابو زبیر مکی، عبد الملک بن ابی سلیمان اور حکیم
بن جبر کو ضعیف کہا اور ان سے روایات لینا چھوڑ دیا۔
پھر شعبہ نے ان لوگوں سے روایت کی جو حفظ و عدالت
میں ان سے کم ہیں۔ شعبہ نے جابر جعفی، ابراہیم بن مسلم
ہجری، محمد بن عبید اللہ عزمی اور کئی دوسرے راویوں سے
روایت کی جن کو ضعیف قرار دیا گیا۔

محمد بن عمرو بن نہماں بن صفوان بصری نے امیر بن خالد
سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے شعبہ سے کہا آپ عبد الملک
بن ابی سلیمان کو چھوڑتے ہیں اور محمد بن عبید اللہ عزمی سے
حدیث نقل کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا ”ہاں“ امام ترمذی
فرماتے ہیں شعبہ نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے حدیث

ضَالٌ مُّضِلٌّ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ وَيُرْوَى عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ
نَا الْحَارِثُ الْأَعْوَرُ وَكَانَ كَذَابًا وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ
بَشَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ
أَلَا تَجِبُونَ مِنْ سَفِيَّانِ بْنِ عَيَيْنَةَ فَقَدْ تَرَكْتُ
لِجَابِرِ الْجُعْفِيِّ بِقَوْلِهِ لَمَّا حُكِيَ عَنْهُ أَكْثَرُ مِنَ أَلْفِ
حَدِيثٍ تَرَاهُو يَحْدِّثُ عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ
وَتَرَكْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ حَدِيثَ جَابِرِ
الْجُعْفِيِّ وَقَدْ أَحْبَبْتُ بَعْضَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْمَرْسَلِ
أَيْضًا۔

۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ الْكُوفِيُّ
نَا سَعِيدَ بْنَ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْمَشِيِّ
قَالَ قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَسْنَدِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ فَهُوَ الَّذِي سَمِعْتُ وَإِذَا قُلْتُ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ فَهُوَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَقَدْ
اِخْتَلَفَ الْأُئِمَّةُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَضْعِيفِ
الرِّجَالِ كَمَا اِخْتَلَفُوا فِيمَا سَرَى ذَلِكَ مِنَ الْعِلْمِ
ذَكَرَ عَنْ شُعْبَةَ أَنَّهُ فَتَقَّ أَبَا الدَّرْبِ الْمَكِّيَّ وَعَبْدُ
الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَحَكِيمَ بْنَ جَبْرِ وَتَرَكَ
الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ ثُمَّ حَدَّثَتْ شُعْبَةُ عَنْ هُودُونَ
هُوَ لَا عِي فِي الْحِفْظِ الْعَدَا لَهَا حَدَّثَتْ عَنْ جَابِرِ
الْجُعْفِيِّ وَإِبْرَاهِيمَ بْنَ مُسْلِمٍ الْهَجَرِيِّ وَمُحَمَّدَ
بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعَدَزِيِّ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِمَّنْ
يُضَعَّفُونَ فِي الْحَدِيثِ۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ نَهْمَانَ بْنِ
صَفْوَانَ الْبَصْرِيُّ نَا أُمِّيَّةَ بْنَ خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ
لِشُعْبَةَ تَدْعُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ وَ
تُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعَدَزِيِّ قَالَ
نَعُو قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ وَقَدْ كَانَ شُعْبَةُ حَدَّثَ عَنْ

روایت کی لیکن بعد میں اس سے روایت لینا چھوڑ دیا۔ کہا کہ وجہ ترک یہ ہے کہ وہ بواسطہ عطاء بن ابی رباح اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کے نقل کرنے میں منفرد ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی شفعہ کا زیادہ حقدار ہے اس کی انتظار کی جائے اگرچہ وہ غائب ہو جبکہ ان دونوں کا راستہ ایک ہو۔ متعدد ائمہ کرام نے ان محدثین البوزیر، عبد الملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کی ثبت کی اور ان سے روایات لی ہیں۔

احمد بن منیع نے بواسطہ ہشیم، حجاج اور ابن ابی لیلیٰ عطاء بن ابی رباح سے نقل کیا فرماتے ہیں جب ہم حضرت جابر بن عبد اللہ کے پاس سے نکلتے تو ان کی احادیث کا تذکرہ کرتے اور البوزیر حدیث میں ہم سے زیادہ حافظ تھے

محمد بن یحییٰ بن ابی عمر مکی بواسطہ سفیان بن عیینہ البوزیری سے نقل کرتے ہیں کہ عطاء مجھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں آگے بڑھاتے تاکہ میں ان کے یہ حدیث یاد کروں۔

ابن ابی عمر، سفیان سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ایوب سختیانی کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ سے البوزیر حدیث بیان کی، البوزیر نے البوزیر نے۔ سفیان نے ہاتھ کو بند کر کے اشارہ کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس سے اتفاق اور حافظہ کی عمدگی کی طرف اشارہ ہے عبد اللہ بن مبارک سے منقول ہے سفیان ثوری فرماتے تھے عبد الملک بن سلیمان علم کی میزان تھے۔

ابو بکر علی بن عبد اللہ سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے حکیم بن جبیر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا شعبہ نے انہیں اس حدیث کی وجہ سے چھوڑ دیا جو انہوں نے صدقہ کے بارے میں روایت کی یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم

عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سَلِيمَانَ ثُمَّ تَرَكَهُ وَيَقَالُ لَمَّا تَرَكَهُ كَمَا تَقَرَّرَ دِيَا لِحَدِيثِ الَّذِي سَأَوِي عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَلُ أَحَقُّ بِشَفْعَتِهِ بِتَنْظُرِيهِ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ كَلْرِيقَهُمَا وَاحِدًا وَقَدْ ثَبَتَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ اللَّائِيَةِ وَحَدَّثُوا عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سَلِيمَانَ وَحَكِيمِ بْنِ جَبْرِ

۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهُشِيمُ نَاهُ حَجَّارٍ وَابْنُ أَبِي لَبِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ قَالَ كُنَّا إِذَا خَدَجْنَا مِنْ عِنْدِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نَذْكُرُ نَحْدِيثَهُ وَكَانَ أَبُو الزُّبَيْرِ أَحْفَظَنَا لِلْحَدِيثِ

۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمَرَ الْأَمَكِيُّ وَنَاسُفِيَانُ بْنُ عَمِيْنَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ كَانَ عَطَاءٌ يُعَدُّ مَنِيَّ إِلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَحْفَظُ لَهُمُ الْحَدِيثَ

۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسُفِيَانُ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ وَأَبُو الزُّبَيْرِ وَأَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَفِيَانُ بِيَدِهِ يَقْبِضُهَا قَالَ أَبُو عِيْسَى إِنَّمَا يَعْنِي بِذَلِكَ الْأَتْقَانَ وَالْحِفْظَ وَيُرْوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ كَانَ سَفِيَانُ الثَّوْرِيُّ يَقُولُ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سَلِيمَانَ مِيزَانًا فِي الْعِلْمِ

۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ قَالَ تَرَكْنَا شُعْبَةَ مِنْ أَجْلِ هَذَا الْحَدِيثِ الَّذِي رَوَاهُ فِي الصَّدَاقَةِ يَعْنِي حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يَغْنِيهِ
كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَمُوشًا فِي وَجْهِهِ قِيلَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ وَمَا يَغْنِيهِ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا
أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ قَالَ عَلِيُّ قَالَ يَحْيَى وَ
قَدْ حَدَّثَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ سُفْيَانُ
الثَّوْرِيُّ وَزَائِدَةُ قَالَ عَلِيُّ وَلَمْ يَحْيَى بِحَدِيثِهِ
بِأَسَا.

۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ تَابَ يَحْيَى
بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ
جُبَيْرٍ بِحَدِيثِ الصَّدَقَةِ قَالَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ صَاحِبُ شُعْبَةَ
لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ لَوْ غَيْرَ حَكِيمٍ حَدَّثَ هَذَا
فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ وَمَا لِحَكِيمٍ لَا يَحْدِثُ عَنْهُ
شُعْبَةُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ سَمِعْتُ
زُبَيْدًا يَحْدِثُ هَذَا عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَمَا ذَكَرْنَا فِي هَذَا
الْكِتَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ قَاتِمًا أَرَدْنَا حَسَنًا
إِسْنَادَهُ عِنْدَنَا كُلِّ حَدِيثٍ يُدْرَى لَا يَكُونُ
فِي إِسْنَادِهِ مَنْ يَتَقَرَّبُ بِالْكَذِبِ وَلَا يَكُونُ
الْحَدِيثُ شَاذًا يُدْرَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ نَحْوِ
ذَلِكَ فَهَلْ عِنْدَنَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمَا ذَكَرْنَا
فِي هَذَا الْكِتَابِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ فَإِنَّ أَهْلَ
الْحَدِيثِ يَسْتَفْرِغُونَ الْحَدِيثَ لِمَعَارِنِ رَبِّ
حَدِيثٍ يَكُونُ غَرِيبًا لَا يَرَوِيهِ إِلَّا مِنْ وَجْهِ
وَاحِدٍ مِثْلَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ
أَبِي الْعَشْرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَمَا تَكُونُ الزَّكَاةُ إِلَّا فِي الْخَلْقِ وَالْأَنْبِيَاءِ
فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَنَدَها أَجْزَأَ عِنْدَكَ فَهَذَا
حَدِيثٌ تَقَرَّدَ بِهِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعَشْرَاءِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں سے سوال کرے حالانکہ اس کے پاس اتنا مال ہے جو اس کو غنی کر دے وہ قیامت کے دن بچے ہوئے چہرے کے ساتھ آئے گا۔ عرض کیا یا رسول اللہ! کتنا مال غنی کر دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا پچاس درہم یا ان کی قیمت کے برابر سونا۔ علی، یحییٰ کا قول نقل کرتے ہیں کہ حکیم بن جبیر سے سفیان ثوری اور زائدہ نے حدیث روایت کی۔ یحییٰ نے ان کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ یحییٰ بن آدم اور سفیان ثوری، حکیم بن جبیر سے حدیث صدقہ بیان کی۔ یحییٰ بن آدم کہتے ہیں عبد اللہ بن عثمان تمسید شعبہ نے سفیان ثوری سے کہا کاش یہ حدیث حکیم بن جبیر کے علاوہ کوئی اور روایت کرتا سفیان نے ان سے پوچھا حکیم کو کیا ہے؟ کیا شعبہ ان سے راوی نہیں، عبد اللہ نے کہا ہاں ہیں۔ اس پر سفیان ثوری نے فرمایا میں نے یہ حدیث زبیدہ سے بھی سنی وہ محمد بن عبد الرحمن بن یزید سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہم نے اس کتاب میں جو لکھا کہ یہ حدیث حسن ہے تو اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ اس کی سند حسن ہے ہر وہ مروی حدیث جس کی سند میں کوئی متہم بالکذب نہ ہو، وہ حدیث شاذ نہ ہو اور متعدد طرق سے مروی ہو وہ ہمارے نزدیک حسن ہے اور جس حدیث کو ہم نے غریب کہا تو محدثین مختلف وجوہات کی بنا پر اسے غریب کہتے ہیں۔ چنانچہ بہت سی احادیث صرف ایک طریق سے مذکور ہونے کی وجہ سے غریب کہلاتی ہیں۔ جیسا کہ حماد بن سلمہ کی روایت ہے جو بواسطہ ابوالعشراء ان کے والد سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا صرف خلق اور لبہ (سینہ کا بالائی حصہ) کے علاوہ اور کسی جگہ سے جانور ذبح نہیں ہو سکتا؟ آپ نے فرمایا اگر تم نے اس کی زبان میں ملا تو یہ بھی کافی ہے حماد بن سلمہ، ابوالعشراء سے اس حدیث میں منفرد ہیں۔ ابوالعشراء سے بھی ہی صرف حدیث

وَلَا يُعَدُّ لَأَبِي الْعَشْرَاءِ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثُ
وَأَنَّ كَانَ هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ
مَشْهُورًا فَإِنَّمَا اشْتَرَكُوا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ
سَلَمَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ يَعْنِي وَدَّ بَ
دَجَلٍ مِنْ الْأَيْمَةِ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ لَا يُعَدُّ
إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ فَبَشَّرَهُ الْحَدِيثُ بِكَثْرَةٍ مِنْ
رَوَى عَنْهُ مِثْلَ مَا رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهَيْبَتِهِ لَا يُعَدُّ إِلَّا مِنْ
حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ رَوَاهُ عَنْهُ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عُمَرَ وَشُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ
أَنَسٍ وَبْنُ عَمِيَّةٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَيْمَةِ وَ
رَوَى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
فَوَهْمٌ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ وَالصَّحِيحُ هُوَ عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ هَكَذَا رَوَى عَبْدُ الرَّهْمَنِ النَّفْقِيُّ
وَعَبْدُ اللَّهِ (بْنُ نَسِيرٍ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى
الْمَوْمِلُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ شُعْبَةَ فَقَالَ
شُعْبَةُ لَوْ دِدْتُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ (بْنَ دِينَارٍ) إِذَا
أَذِنَ لِي حَتَّى كُنْتُ أَقُولُ إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ مَا أَسْأَلُ
قَالَ أَبُو عِيسَى وَدَّ بَ حَدِيثِ إِنَّمَا يَسْتَحْرِبُ
بِزِيَادَةٍ تَكُونُ فِي الْحَدِيثِ وَإِنَّمَا يَصَحُّ
إِذَا كَانَتْ الزِّيَادَةُ مِمَّنْ يَحْتَمِدُ عَلَى حِفْظِهِ
مِثْلَ مَا رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى كُلِّ حُرٍّ
أَوْ عَبْدٍ أَذْكُرُ وَأُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ صَاعًا مِنْ

معروف ہے۔ اگرچہ علماء کے نزدیک یہ حدیث مشہور ہے لیکن یہ
صرف حماد بن سلمہ سے مشہور ہوئی ہم اسے صرف حماد سے ہی
پہچانتے ہیں۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کوئی امام ایک حدیث ترا
کتا ہے جو صرف اسی سے پہچانی جاتی ہے لیکن چونکہ اس سے
بہت سے راوی روایت کرتے ہیں اس لیے مشہور ہو جاتی ہے۔
جس طرح عبد اللہ بن دینار حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت
کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حق و لاہ کی خرید و فروخت
اور اس کے بہرے سے منع فرمایا یہ صرف عبد اللہ بن دینار سے
معروف ہے اور ان سے عبید اللہ بن عمرو، شعبہ، سفیان ثوری
اور مالک بن انس وغیرہم ائمہ اکرام رحمہم اللہ روایت کرتے
ہیں۔ یحییٰ بن سلیم نے اس حدیث کو بواسطہ عبید اللہ بن عمر اور
نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور اس میں
خطا کی۔ صحیح یہ ہے کہ وہ بواسطہ عبید اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن
دینار، حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں اسی طرح عبد اللہ بن
ثقفی اور عبد اللہ بن نمیر نے بواسطہ عبید اللہ بن عمر اور عبد اللہ
بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ یحییٰ بن
نافع نے یہ حدیث، شعبہ سے روایت کی۔ شعبہ نے فرمایا میں
جانتا ہوں کہ عبد اللہ بن دینار مجھے اجازت دیں تو میں اٹھ کر
ان کے سر کو بوسہ دوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ بہت
سی احادیث کچھ الفاظ کی زیادتی کے باعث غریب سمجھی
جاتی ہیں۔ اگر زیادتی اس شخص کی طرف سے ہو جس کا حافظہ
قابل اعتماد ہے تو یہ صحیح ہے جیسے مالک بن انس بواسطہ
نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا صدقہ
فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جوہر مسلمان آزاد، غلام، ہر
اور عورت پر واجب کیا امام مالک نے اس روایت میں ”من
المسلمین“ کا لفظ زیادہ کیا۔ ایوب سختیانی، عبید اللہ بن عمر
اور کئی دوسرے ائمہ یہ حدیث بواسطہ نافع، حضرت ابن
عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں اس میں ”من المسلمین“

کے الفاظ نہیں۔ بعض افراد نے نافع سے مالک کی روایت کی طرح روایت کی لیکن ان کی حافظہ پر اعتماد نہیں۔ متعدد ائمہ نے حدیث مالک کو لیا اور اس سے استدلال کیا۔ ان میں امام شافعی اور امام احمد بن حنبل بھی شامل ہیں۔ وہ دونوں فرماتے ہیں جب کسی شخص کے غیر مسلم غلام ہوں تو ان کی طرف سے حدیث نقل کرے ان دونوں نے حدیث مالک سے دلیل پکڑی۔ بہر حال اگر ایسا راوی جس کے حافظہ پر اعتماد کیا جاسکے، کچھ الفاظ کا اضافہ کرے تو اس سے یہ اضافہ قبول کیا جائے گا بہت سی احادیث متعدد طرق سے مروی ہوتی ہیں لیکن

وہ سند کی وجہ

سے غریب

سمجھی جاتی

ہیں

ابو کریب، ابو ہشام رفاعی، ابوسائب اور حسین بن اسود بواسطہ ابواسامہ، برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ اور حضرت مولیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافرسات آنتوں میں کھاتا ہے جبکہ مومن صرف ایک آنت میں کھاتا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے سند کے اعتبار سے غریب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ حدیث ابی موسیٰ سے غریب سمجھی گئی ہے۔ میں (امام ترمذی) نے محمود بن غیلان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ ابو کریب کی روایت ہے وہ ابواسامہ سے راوی ہیں ہم اسے صرف ابو کریب سے پہچانتے ہیں میں نے عرض کیا یہ حدیث متعدد افراد نے ابواسامہ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کی۔ امام بخاری نے اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا میں نہیں جانتا۔ امام بخاری نے مزید فرمایا ہمارا خیال ہے ابو کریب نے ابواسامہ

تَمَرًا وَصَاعًا مِنْ شَعِيرٍ قَالَ وَنَادَى مَالِكٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَوَى أَبُو بَرْدَةَ السَّخْتِيَانِي وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأُئِمَّةِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَكُوَيْدٍ كُذِّبَ عَنْهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَدْ رَأَى بَعْضُهُمْ عَنْ نَافِعٍ مِثْلَ رِوَايَةِ مَالِكٍ مِمَّنْ لَا يُعْتَمَدُ عَلَى حِفْظِهِ وَقَدْ أَخَذَ عَيْدٌ وَاحِدٌ مِنَ الْأُئِمَّةِ بِحَدِيثِ مَالِكٍ وَاحْتِجَّوْا بِهِ مِنْهُمْ الشَّافِعِيُّ وَاحِدٌ مِنْ حَنَبِلٍ تَالِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَيْدٌ غَيْرُ مُسْلِمِينَ كَمَا يُؤَدِّ عَنْهُمْ صَدَقَةُ الْفِطْرِ وَاحْتِجَّ بِحَدِيثِ مَالِكٍ فَإِذَا سَرَّادٌ حَافِظٌ مِمَّنْ يُعْتَمَدُ عَلَى حِفْظِهِ قَبْلَ ذَلِكَ عَنْهُ وَدَبَّ حَدِيثٌ يُرْوَى مِنْ أَوْجِهٍ كَثِيرَةٍ وَإِنَّمَا يَسْتَنْخَرُ بِإِحَالِ الْأُسْنَادِ -

۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ وَأَبُو السَّائِبِ وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالُوا نَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرِيدَةَ بِنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَاءٍ وَاحِدٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْأَوْجِهٍ مِنْ قَبْلِ اسْنَادِهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا يَسْتَنْخَرُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى سَأَلْتُ مَحْمُودَ بْنَ غِيلَانَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَذَا حَدِيثُ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي أَسَامَةَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَذَا حَدِيثُ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي أَسَامَةَ وَلَوْ نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي كُرَيْبٍ فَقُلْتُ لَهُ حَدَّثَنَا عَيْدٌ

یہ حدیث مذکورہ
کے دوران
کی ہے

وَاحِدًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ بِهَذَا فَجَعَلَ يَتَعَجَّبُ وَقَالَ
مَا عِلْتُ أَنَّ أَحَدًا حَدَّثَ بِهَذَا غَيْرَ أَبِي كُرَيْبٍ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَكُنَّا نَرَى أَنَّ أَبَا كُرَيْبٍ أَخَذَ هَذَا
الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ فِي الْمَدَائِكَةِ -

۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي تَرِيَادٍ وَغَيْرُ
وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا شُبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ
بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَ
الْمُرْقَاتِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ قَبْلِ
إِسْنَادِهِ لِأَنَّهُمْ أَحَدًا حَدَّثَ بِهِ عَنْ شُعْبَةَ
غَيْرِ شُبَابَةَ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ أَوْجِهٍ كَثِيرَةٍ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُتَبَذَّرَ فِي
الدُّبَاءِ وَالْمُرْقَاتِ وَحَدِيثُ شُبَابَةَ إِنَّمَا
يُسْتَعْرَبُ لِأَنَّهُ تَفَرَّدَ بِهِ عَنْ شُعْبَةَ وَقَدْ رَوَى
شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هَذَا الْإِسْنَادَ عَنْ
بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْحَبَّةُ
عَرَفَةٌ فَهَذَا الْحَدِيثُ الْمَعْدُوفُ أَصَحُّ عِنْدَ
أَهْلِ الْحَدِيثِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ -

۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ
هَشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبُو مَرْحُوحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ
جَنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى
يَقْضَى قَضَاؤُهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ قَالُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ
أَحَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا
مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَامٍ

عبداللہ بن زیادہ اور کئی دوسرے حضرات فرماتے
ہیں شبابہ نے بواسطہ سوار، شعبہ اور بکیر بن عطاء،
عبدالرحمن بن یعمر سے روایت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے دباء اور رال کے برتن سے منع فرمایا۔ یہ حدیث
سند کے اعتبار سے غریب ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ
حدیث شعبہ سے شبابہ کے علاوہ کسی اور نے روایت کی
ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے مروی
ہے کہ آپ نے دباء اور رال کے برتن سے منع فرمایا۔ حدیث
شبابہ اس لیے غریب ہے کہ شعبہ سے روایت کرنے میں
وہ منفرد ہیں۔ ورنہ شعبہ اور سفیان نے اسی سند کے ساتھ
بواسطہ بکیر بن عطاء اور عبدالرحمن بن یعمر، نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا حج، عرفہ ہے۔
یہ مشہور حدیث، محدثین کے نزدیک اسی سند کے ساتھ
اصح ہے۔

محمد بن بشار بواسطہ معاذ بن ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر
اور ابو مزاحم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی جنازہ کے پیچھے
جائے اور جنازہ پڑھے اس کے لیے ایک قیراط ہے اور
جو اس کے پیچھے جائے اور دفن کرنے تک ٹھہرے اس
کے لیے دو قیراط ہیں، عرض کیا یا رسول اللہ! دو قیراط کیا ہیں
آپ نے فرمایا ان میں سے چھوٹا احد پڑ جتنا ہے۔
عبداللہ بن عبدالرحمن بواسطہ مروان بن محمد، معاویہ بن سلام،
یحییٰ بن ابی کثیر اور ابو مزاحم، حضرت ابو ہریرہ سے روایت

کردو گواہی دے کر یہ کہ جو برتن بنایا جاتا ہے اسے دباء کہتے ہیں (مترجم)

سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازہ کے پیچھے جائے اس کے لیے ایک قیڑا ہے الم اس کے ہم معنی مذکور ہے۔ عبد اللہ بواسطہ مروان، معاویہ بن سلام، یحییٰ، ابو سعید موسیٰ مہری، حمزہ بن سفینہ سائب اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اس کے ہم معنی مذکور ہے۔ میں (امام ترمذی) نے ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن سے پوچھا عراق میں آپ کی کون سی روایت غریب سمجھی گئی۔ انہوں نے فرمایا حدیث سائب جو بواسطہ عائشہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ پھر انہوں نے یہی حدیث بیان کی۔ میں نے امام بخاری سے سنا وہ اس حدیث کو عبد اللہ بن عبد الرحمن سے روایت کرتے ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول طریق سے مروی ہے اسے سائب کی روایت سے باعتبار سند غریب سمجھا گیا۔

ابو حفص عمرو بن علی بواسطہ یحییٰ بن سعید قطان، مغیرہ بن ابی قرہ سدوسی سے نقل کرتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! (اونٹ) باندھ کر توکل کروں یا کھلا چھوڑ کر بھروسہ کروں۔ عمرو بن علی یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ حدیث منکر ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ حدیث انس سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ بواسطہ عمرو بن امیہ ضمیری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ نَا أَبُو مُزَاهِرٍ سَمِعَ أَبَاهُ بِرَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تِمَعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيْرَاطٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَانَا مُدَوِّانٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمُهَرَّبِيِّ عَنْ حَبْرَةَ بْنِ سَفِينَةَ عَنِ السَّائِبِ سَمِعَ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قُلْتُ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا الَّذِي اسْتُغْرِبُوا مِنْ حَدِيثِكَ بِالْجِدَارِ فَقَالَ حَدِيثُ السَّائِبِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا يُسْتُغْرَبُ هَذَا الْحَدِيثُ لِحَالِ إِسْنَادِهِ لِدَوَائِيهِ السَّائِبِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۸. حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَا الْمَغِيرَةُ بْنُ أَبِي قُرَّةٍ السَّدُوسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْقِلْهَا وَاتَّوَكَّلْ أَوْ أَطْلِقْهَا وَاتَّوَكَّلْ قَالَ أَعْقِلْهَا وَتَذَكَّرْتُ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ هَذَا عِنْدِي حَدِيثٌ مُنْكَرٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَحْرُفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَمْرُو بْنِ أُمَيَّةَ الصَّمَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا وَقَدْ وَضَعْنَا

اس کے ہم معنی مروی ہے۔
ہم (امام ترمذی) نے یہ
یہ کتاب، امید منفعت
کے پیش نظر، مختصر لکھی۔

اللہ تعالیٰ سے سوال ہے
کہ اس کے مندرجات سے
لوگوں کو نفع پہنچائے اپنی رحمت
سے اسے ہمارے لیے دلیل درہ نسا
بنائے۔ اور اپنی رحمت (کاملہ) سے
اسے ہمارے لیے وہاں نہ
بنائے۔

هَذَا الْكِتَابُ عَلَى الْإِخْتِصَارِ بِمَا رَجَوْنَا فِيهِ
مِنَ الْمُنْعَةِ نَسْتَلُ اللَّهَ التَّنْعَ بِمَا فِيهِ وَأَنْ
يَجْعَلَهُ لَنَا حِجَّةً بِرَحْمَتِهِ وَأَنْ لَا يَجْعَلَهُ عَلَيْنَا
بِرَحْمَتِهِ۔

اِحْمَدُ الْكِتَابَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ عَلَى
إِنْعَامِهِ وَأَفْضَالِهِ وَصَلَاتُ وَسَلَامُهُ عَلَى
سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ الْاُمِّيَّ وَصَحْبِهِ وَآلِهِ وَحَبِيبَتِنَا
اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَلَهُ الْحَمْدُ عَلَى التَّامِّ وَعَلَى النَّبِيِّ
وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَأَزْكَى السَّلَامِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

(کتاب ختم ہوئی)
تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

شمائل ترمذی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى
قَالَ الشَّيْخُ الْحَافِظُ أَبُو عِيْسَى مُحَمَّدُ بْنُ
عِيْسَى ابْنِ سُوْرَةَ التِّرْمِذِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ.

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔
تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اس کے برگزیدہ بندوں
پر سلام ہو۔ استاذ حافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ابن سورہ ترمذی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔ ف

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَلْقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالْأَيْمَنِ
الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْأَدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا
بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ
سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشَرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ
عَشَرَ سِنِينَ فَتَوَفَّاهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَأْسِ
سِتِّينَ سَنَةً وَ لَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَ لِحْيَتِهِ
عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارکہ کے بیان میں
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ چھوٹے قد کے بلکہ
درمیانہ قد لمبائی کی طرف مائل تھے اور آپ نہ تو بہت سفید تھے
اور نہ ہی زیادہ گندم گول آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے
تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر
میں اعلان نبوت کا حکم دیا (اس کے بعد) آپ دس سال مکہ مکرمہ میں اور دس
سال (مکہ) مدینہ طیبہ میں رہے۔ ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا
اور اس وقت آپ کے سر اور دائرہ ہی میں بیس بال بھی سفید نہ
تھے۔ ف۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَبْعَةً وَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ حَسَنَ
الْجِسْمِ وَ كَانَ شَعْرُهُ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَلَا سَبِطٍ
أَسْمَرَ اللَّوْنِ إِذَا مَشَى يَتَكَفَّأُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو دراز قد تھے اور نہ ہی چھوٹے قد کے بلکہ
آپ کا قد مبارک درمیانہ تھا اور آپ خوبصورت جسم والے تھے۔
آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل
سیدھے۔ آپ گندمی رنگ کے تھے اور جب چلتے تو قدرے آگے کی طرف
حضرت ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت
برابر بن نازب رضی اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درمیانہ قد کے تھے اور آپ کے

میں سے

عَنْ أَبِي اسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ
عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوعًا بَعِيدًا

ف۔ زیادہ سفید رنگ جس میں سرخی نہ ہو اور زیادہ گندم گول جو مائل برسیاہی ہو، خوبصورت نہیں ہے اور آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حسین تھے (ترمذی)
مہر اہم روایات کے مطابق آپ کی عمر مبارک تیرہ سو سال ہے غالباً یہاں عربوں کے رواج کے مطابق کمر کو چھوڑ کر صرف ساٹھ سال کا ذکر کیا گیا ہے (جمع الوسائل فی شرح شمائل جلد ۱) اسی طرح

دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا یعنی سینہ مبارک کٹا ہوا تھا (آپ کے بال گھنے اور کانوں تک پہنچتے تھے۔ آپ پر سرخ (دھاری دار) چادر تھی، میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔

حضرت براہ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی زلفوں والا سرخ (دھاری دار) سرخ جوڑے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا آپ کے بال مبارک کندھوں تک پہنچتے تھے اور آپ نہ توڑے تھے اور نہ ہی آپ کا قد مبارک زیادہ لمبا تھا۔ حضرت علی ابن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ ہی آپ پست قد تھے آپ کی ہتھیلیاں اور پاؤں گوشت سے پر تھے مبارک اور کندھوں کے جوڑے مبارک اور مضبوط تھے اور سینہ مبارک سے ناف مبارک تک بانوں کی ایک باریک (زمبی) لکیر تھی۔ جب آپ چلتے تو آگے کی جانب جھکاؤ ہوتا گویا بلندی سے (نشیباً) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پوتے محمد بن ابراہیم رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرتے ہوئے فرماتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے قد کے تھے اور نہ ہی زیادہ چھوٹے قد کے بلکہ میانہ قد تھے اور آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ بل دار سیدھے تھے۔

آپ کا جسم گوشت سے پر نہیں تھا اور چہرہ مبارک بالکل گول نہیں تھا بلکہ چہرہ مبارک میں کسی قدر گولائی تھی۔ آپ کا رنگ سرخی مائل سفید تھا، آنکھیں خوب سیاہ سرگین اور پلکیں گھٹی اور لمبی تھیں جوڑے اور کندھوں کے درمیان کی جگہ مضبوط تھی۔ عام بدن بالوں سے خالی تھا البتہ سینے سے ناف تک بانوں کی ایک باریک اور لمبی لکیر تھی۔ آپ کی ہتھیلیاں اور قدم پر گوشت تھے جب آپ چلتے تو زور سے پاؤں اٹھاتے گویا بلندی سے اترے رہے ہیں۔ جب کسی کی طرف دیکھتے تو پوری طرح دیکھنے آپ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ آخری

مَا بَيْنَ الْمُنْكَبَيْنِ عَظِيمٌ الْجُمَّةُ إِلَى شَحْمَةِ
أَذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ
أَحْسَنَ مِنْهُ.

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءُ أَحْسَنَ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ
يَضْرِبُ مَنْكَبَيْهِ بَعِيدًا مَا بَيْنَ الْمُنْكَبَيْنِ لَمْ يَكُنْ
بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ شَتْرُ
الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمُ النَّاسِ ضَخْمُ
الْكِرَادِ يَسُّ طَوِيلِ الْمَسْرَبَةِ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ
تَكَفَّأً كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرِ قَبْلَهُ
وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عَلِيٍّ
بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عَلِيٌّ إِذَا
وَصَفَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالطَّوِيلِ الْمُنْعَطِّ وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ
رُبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا
بِالْمُسَبِّطِ كَانَ جَعْدًا رَجُلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمَطْهَمِ
وَلَا بِالْمُكَلَّثِمِ وَكَانَ فِي وَجْهِهِ تَدْوِيرٌ أَبْيَضُ
مُشَرَّبٌ أَدْبَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَا بِجَلِيلِ
الْمُشَاشِ وَالْكِتْدِ أَجْرَدُ ذُو مَسْرَبَةٍ شَتْرُ
الْكَفَّيْنِ الْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ
فِي صَبَبٍ وَإِذَا التَفَتَ التَفَتَ مَعَابِيْنُ
كَتْفَيْهِ خَاتَمُ الثَّبُوءِ وَهُوَ خَاتَمُ الثَّبِيْنِ
أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَمْدَقُ النَّاسِ
لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَتَةً وَأَكْرَمُهُمْ عَشِيرَةً

مَنْ رَأَى بَعْدَ يَهَّ هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً
أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعَتْهُ لَمَّا أَرَقْبَلَهُ وَلَا بَعْدَهُ
مِثْلَهُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ سَأَلْتُ خَالِيَّ هِنْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ وَكَانَ
وَصَافًا عَنْ حَلِيَّةٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَنَا اسْتَهَيْتُ أَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا
أَتَعَلَّقُ بِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَحْطًا مُفْخَمًا يَتَلَاوُ وَجْهَهُ تَلَاوُ
الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ أَطْوَلَ مِنَ الْمَاءِ بُوْعَرٍ وَاقْصَرَ
مِنَ الْمُشْتَدِّ بِ عَظِيمِ الْهَامَةِ رَجُلِ الشَّعْرِ
إِنْ انْفَرَقَتْ عَقِيقَتُهُ فَرَقَ وَإِلَّا فَلَا يَجَاوِزُ
شَعْرُهُ شَحْمَةً أَذُنَيْهِ إِذَا هُوَ وَفَرَهُ أَزْهَرَ
الْوَنِّ وَاسِعَ الْجَبِينِ أَمَّا نَجْمُ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغُ
مِنْ غَيْرِ قَرْنٍ بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدِيرُهُ الْغَضَبُ
أَقْنَى الْعَرْنَيْنِ لَهُ نُورٌ يَعْلُوهُ يَحْسِبُهُ مَنْ
لَمْ يَتَأَمَّلْهُ أَشَمَّ كَثَّ اللَّحْيَةِ سَهْلُ الْخَدَّيْنِ
ضَلِيلُ الْغَنَمِ مُقَلَّبُ الْأَسْنَانِ دَقِيقُ الْمُسْرِبَةِ
كَانَ عُنُقُهُ حَيْدُ دُمِيَّةٍ فِي صَفَاءِ الْقُصَّةِ
مُعْتَدِلُ الْحَلْقِ بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ سَوَاءٌ
الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ عَرِضُ الصَّدْرِ بِاعْيَدٍ مَا
بَيْنَ مَنَكِبَيْنِ ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ الْفَرَارُ الْمُتَجِدِّ
مَوْصُولُ مَا بَيْنَ اللَّبَتَةِ وَالشَّرَّةِ بِشَعْرِ يَجْرِي
كَالْخَطِّ عَادِي الشَّدْيَيْنِ وَالْبَطْنِ مَتَاسِيَا
ذَلِكَ أَشْعَرُ الدَّرَاعَيْنِ وَالْمَنَكِبَيْنِ وَأَعَالَى
الصَّدْرِ طَوِيلُ الزَّمْدَيْنِ رَجَبُ الرَّاحَةِ
شَتْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ شَائِلُ الْأَطْرَافِ
أَوْ قَالَ سَائِلُ الْأَطْرَافِ خُمْصَانُ الْأَخْمَصَيْنِ
مَسِيحُ الْقَدَمَيْنِ يَنْبُو عَنْهُمَا الْمَاءُ إِذَا زَالَ

نہی ہے۔ آپ دل کے بڑے سخی، زبان کے نہایت سچے نہایت نرم
طبیعت اور شریف ترین گھرانے والے تھے جو آپ کو یکدم دیکھنا اس پر
میدیت طاری ہو جاتی اور جو آپ کو جان پہچان سے دیکھتا، محبت
حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے
ماموں ہند بن ابی ہالہ سے، جو حضور علیہ الصلوٰۃ کے حلیہ مبارک سے
زیادہ واقف تھے، آپ کے حلیہ مبارک کے بارے میں سوال کیا۔ اور
سیری خواہش تھی کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف مجھے سے
بیان کریں تاکہ میں انہیں یاد رکھ سکوں۔ تو انہوں (ہند بن ہالہ)
نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی شان، معزز تھے آپ کا
چہرہ النور چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔ آپ میانہ
قد آدمی سے قدرے لمبے اور زیادہ دراز قد سے قدرے پست
تھے۔ آپ کا سر مبارک بڑا تھا اور بال مبارک قدرے بل کھلے
ہوئے تھے۔ اگر سر کی مانگ خود بخود نکلتی تو سر ہمتے دیتے ورہ
نہیں (یعنی خود نہ نکالتے) جب آپ بالوں کو برہاتے تو کانوں
کی لو سے تجاوز کر جاتے آپ چمکدار رنگ والے اور کشادہ پیشانی
والے تھے اور مبارک خم دار، باریک، گھٹے اور جدا جدا تھے۔
اُردوں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصے کے وقت سرخ ہو
جاتی۔ آپ کا ناک مبارک بلندی مائل نہایت خوبصورت اور
روشن تھا غور سے نہ دیکھنے والا آپ کو بلند بینی خیال کرتا۔ آپ
کی داڑھی مبارک گھنی اور خسار مبارک نرم اور ہموار تھے دہن
مبارک کشادہ تھا اور دانتوں میں بھی فراخی تھی، سینے
اور ناف کے درمیان بالوں کی باریک لکیر تھی۔ آپ کی گردن گویا کہ
مورٹ کی گردن تھی اور چاندی کی طرح صاف تھی۔ آپ کے اعضا
مبارک پر گوشت اور کسے ہوئے تھے۔ پیٹ مبارک اور سینہ ہلکا
تھا۔ سینہ مبارک کشادہ اور دونوں کندھوں کے درمیان
فاصلہ تھا۔ آپ مضبوط جوڑوں والے تھے۔ بدن کا کھلا رہنے
والا حصہ بھی روشن تھا۔ سینہ سے ناف تک بالوں نے ایک
باریک حلق بنا یا ہوا تھا۔ اس لکیر کے سوا دونوں چھانیاں اور
پیٹ بالوں سے خالی تھے البتہ دونوں کلائیوں، کندھوں اور سینہ

زَالَقَلْعًا يَحْطُو أَتَكْفِيًا وَيَبْشِي هَوْنًا ذَرِيعَ
الْمَشْيَةِ إِذْ أَمَشَى كَأَنَّمَا يَنْحُطُّ مِنْ صَبَبٍ
وَإِذَا التَّفَتِ التَّفَتَ جَمِيعًا خَافِضَ الطَّرْفِ
نَظْرُهُ إِلَى الْأَرْضِ أَكْثَرَ مِنْ نَظَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ
جُلُّ نَظَرِهِ الْمَلَا حَظَّةُ يَسُوقُ أَصْحَابَهُ
يَبْدَأُ مَنْ لَقِيَ بِالسَّلَامِ -

عَنْ سَمَاءَ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ضَلِيلَ الْفَحْرِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مِنْهُوسٍ
الْعَقَبِ -

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ أَضْجِيَانٍ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حُمْرٌ أَوْ
فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِلَى الْقَمَرِ فَكَهُوَ عِنْدِي
أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ -

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَكَانَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلُ الْقَمَرِ -
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبْيَضَ كَأَنَّمَا صَيَّغَ مِنْ فِضَّةٍ رَجَدَ الشَّعَرُ -

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ عَرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسَى عَلَيْهِ
السَّلَامُ ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ
شَنْوَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عَرَوَةً بُو

کے بالائی حصے پر قدم سے بال غصے کا لایاں دراز تھیلی فرخ تھی تھیلیاں اور قدم پر
گوشت تھے، ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں مناسب طور پر لمبی تھیں، پاؤں کے لمبے
قدم گہرے تھے قدم ہموار اور ان پر باقی نہیں ٹھہرتا تھا، جب چلتے تو قوت سے
چلتے، جھک کر پاؤں اٹھاتے اور ربے پاؤں کشادہ قدم چلتے، جب چلتے تو یوں
معلوم ہوتا گویا بلندی سے اتر رہے ہیں جب کسی کی طرف دیکھتے تو پوری طرح متوجہ
ہو کر دیکھتے آپ نیچی نگاہ والے تھے اور آسمان کی بجائے زمین کی طرف زیادہ م
سماک بن عرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت
جابر بن سمہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک کشادہ، آنکھیں فراخ اور
سرخ مائل اور ایڑیاں مبارک دہلی پستلی
تھیں -

حضرت جابر بن سمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چودھویں رات
میں دھاری دار سرخ مینی جوڑا پہنے ہوئے دیکھا میں (کبھی) آپ کی
طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے
نزدیک چاند سے یقیناً زیادہ حسین - تھے -

حضرت ابواسحاق رضی اللہ عنہ روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص
نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا؟ انہوں نے کہا نہیں بلکہ چاند کی
طرح تھا - (یعنی چہرہ مبارک لمبا نہیں تھا بلکہ قدرے گول تھا)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگ تھے گویا کہ چاند کی ڈھالی گئی ہو اور
آپ کے بال کسی قدر سیدھے گھٹکڑیا لے تھے -

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے انبیاء کرام دکھلائے
گئے جب میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو وہ
دہ میاتہ قد قبیلہ شَنْوَةُ کے مردوں سے معلوم ہونے
تھے - اور میں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو دیکھا تو
میرے دیکھے ہوئے افراد میں سے تو ان سے زیادہ مشابہ

عزہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو وہ تمہارے صاحب انبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہہ تھے۔ اور میں نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا تو جن کو میں نے دیکھا ہے ان میں سے وہ حضرت وحید رضی اللہ عنہ سے زیادہ مشابہہ تھے۔

حضرت سعید جبریری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا انہوں نے (حضرت ابو طفیل) نے فرمایا کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ کو دیکھا اور میرے سوا زمین پر دوسرا کوئی شخص ایسا نہیں رہا جس نے آپ کو دیکھا ہو۔ میں (سعید جبریری) نے کہا مجھ سے حضور کی صفت بیان حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک کشادہ تھے۔ جب آپ گفتگو فرماتے تو ان سے نور نکلتا ہوا دکھائی دیتا۔

مہر نبوت

حضرت جعد بن عبد الرحمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے (سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو) میری غار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا بھانجا بیمار ہے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے سر پر دست مبارک بھرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی پھر آپ نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو مبارک کا بچا ہوا پانی پیا پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ کے پیچھے کھڑے ہو کر مہر نبوت کو دیکھا جو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی۔ تودہ مسہری کی گھنٹی کی طرح تھی۔

حضرت حابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان کبوتری کے انڈے کی طرح سرخ غدود

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبَكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ الْكَرِيمَةَ وَرَأَيْتُ جِبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا وَحْيَةً رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ. عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْجُرَيْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْتُفَيْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا بَقِيَ عَلَى وَجْهِهِ إِلَّا رَجُلٌ أَحَدٌ رَأَاهُ غَيْرِي قُلْتُ صِفْهُ لِي قَالَ وَكَانَ أَبْيَضَ مِلْحًا مُقَصِّدًا. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ الثَّانِيَتَيْنِ إِذَا تَكَلَّمَ سَمِعَ كَالْتَّوَسِّ يَخْدُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَائِيَاهُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ النَّبَوَةِ

عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ ذَهَبْتُ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسِي وَدَعَانِي بِالْبَرَكَاتِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ وَكُنْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ الَّذِي بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَإِذَا هُوَ مِثْلُ زَيْتِ الْحَجَلَةِ.

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ الْخَاتَمَ بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدًا حَمَاءً مِثْلَ بَيْضَاتِ

الْحَمَامَةِ۔

دیکھی۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ
جَدِّهِ رُمَيْثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَشَاءُ
أَنْ أُقْبَلَ الْخَاتَمَ الَّذِي بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِنْ قُرْبِهِ
لَفَعَلْتُ يَقُولُ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
يَوْمَ مَاتَ أَهْتَزِلُهُ عَمَّ شِ الرَّحْمَنِ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عِيَ
بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عَلِيٌّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا وَصَفَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ وَ
قَالَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ التَّبَوُّةِ وَهُوَ خَاتَمُ
النَّبِيِّينَ۔

عَنْ عُمَرَ وَبْنِ أَحْطَبِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا زَيْدٍ أَدْنُ مِنِّي فَامْسَحْ
ظَهْرِي فَمَسَحْتُ ظَهْرَهُ فَرَقَعَتْ أَصَابِعِي
عَلَى الْخَاتَمِ قُلْتُ وَمَا الْخَاتَمُ قَالَ شِعْرَاتُ
مُجْتَمِعَاتٍ۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ جَاءَ سَلْمَانَ
الْفَارِسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ بِمَا رَدَّ
عَلَيْهَا رُطْبٌ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَلْمَانُ مَا هَذَا
فَقَالَ صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلَى أَصْحَابِكَ فَقَالَ
أَرْفَعُهَا خَاتَمًا لَنَا كُلُّ الصَّدَقَةِ قَالَ فَرَفَعَهَا
فَجَاءَ الْخَدَّ بِمِثْلِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہم اپنی دادی حضرت رُمَیثہ
رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت رُمَیثہ سے سنا
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا درحالائیکہ میں حضور کے اتنے قریب
تھی کہ اگر چاہتی تو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کو بوسہ دے دیتا
آپ نے سعد بن معاذ کے بارے میں فرمایا (جس دن ان کا انتقال ہوا) ان
حضرت سعد کے لیے اللہ تعالیٰ کا عرش حرکت میں آگیا (خوشی سے جھوم اٹھا)
حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ عنہما حضرت علی بن ابی طالب
کرم اللہ وجہہ کے پوتے فرماتے ہیں جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ،
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے تھے پھر حضرت ابراہیم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوری حدیث بیان کی اور فرمایا آپ کے دونوں
کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
آخری نبی ہیں

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابو زید! میرے
قریب ہوا دوسری پشت پر ہاتھ بھیر۔ میں نے آپ کی پشت مبارک
پر ہاتھ بھیرا تو میری انگلیاں مہر نبوت پر جا لگیں۔ میں (عمرو بن
اخطب کے شاگرد) نے پوچھا مہر نبوت کیا ہے تو فرمایا کچھ کھٹے
بال تھے۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
میں نے اپنے والد کرم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے
سنا کہ جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ آئے تو
بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ آپ کے پاس تازہ کھجوروں کا
دستر خوان تھا جو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔
آپ نے فرمایا اے سلمان! یہ کیا ہے؟ عرض کیا آپ کے لیے اور
آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے صدقہ ہے۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اٹھا لو ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے۔
راوی کہتے ہیں آپ نے (حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے)
خوان اٹھایا دوسرے دن پھر اسی طرح کی کھجوریں لاکر بارگاہ

بے کس پناہ میں پیش کیں تو آپ نے فرمایا اے سلمان! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یہ آپ کے لیے تحفہ ہے، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا ہاتھ بڑھاؤ! یعنی کھاؤ پھر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے آپ کی پشت مبارک پر مہر نبوت کو دیکھا اور آپ پر ایمان لائے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ایک یہودی کے غلام تھے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کچھ درہموں سے اس شرط پر خرید لیا کہ آپ ان کے لیے (یہودیوں کے لیے) کھجور کے درخت لگائیں اور ان کے پھلدار ہونے تک حفاظت کرتے رہیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام درخت اپنے دست مبارک سے لگائے

، صرف ایک درخت حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لگایا۔ اس ایک کھجور کے علاوہ باقی تمام درخت اسی سال پھل لائے اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس درخت کو کیا ہوا؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ درخت میں نے لگایا ہے اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ پودا اکھڑا اور خور لیا تو وہ اسی سال! حضرت ابو نضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہربوت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ کی پشت مبارک پر ابھرا ہوا گوشت تھا۔

پھل دار کھجور

حضرت عبداللہ بن مسرج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ صحابہ کرام میں تشریف فرما تھے۔ میں آپ کے پیچھے گھوما تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری مراد سمجھ گئے اور چادر مبارک اپنی پشت سے ہٹائی۔ میں نے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہربوت دیکھی جو مٹھی کی طرح تھی جس کے گردن ہوں گویا کروہ مسے ہیں (پستان کا سرا) پھر میں نے مہربوت کو بوسہ دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ آپ کی مغفرت فرمائے۔ آپ نے

مَا هَذَا يَا سَلْمَانَ فَقَالَ هَدِيَّةٌ لَّكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ ابْسُطُوا أَيْدِيَكُمْ نَظَرُوا إِلَى الْخَاتَمِ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَامْتَنَعُوا مِنْ يَدِهِمْ وَكَانَ لِلْيَهُودِ فَاشْتَرَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا وَكَذَا إِدْرَهُمَا عَلَى أَنْ يُغْرِسَ لَهُمْ نَخِيلًا فَيَعْمَلُ سَلْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِيهِ حَتَّى تُطْعِمَ فَرَسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّخْلُ إِلَّا نَخْلَةً وَاحِدَةً غَرَسَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَمَلَتْ النَّخْلُ مِنْ عَامِهَا وَلَمْ تَحْمِلِ التَّخْلَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ هَذِهِ النَّخْلَةِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا غَرَسْتُهَا فَتَرَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَرَسَهَا فَحَمَلَتْ مِنْ عَامِهَا.

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي خَاتَمَ النَّبُوَّةِ فَقَالَ كَانَ فِي ظَهْرِهِ بِضْعَةٌ نَاشِئَةٌ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي نَاحِيٍّ مِنْ أَصْحَابِهِ قَدْ مَاتَ هَكَذَا مِنْ خَلْفِهِ فَحَرَافَ الَّذِي أُرِيدُ فَالْتَقَى الرَّدَاءُ عَنْ ظَهْرِهِ فَرَأَيْتُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ عَلَى كَتِفَيْهِ مِثْلَ الْجَمْعِ حَوْلَهَا خَيْلَانٌ كَأَنَّهَا قَائِلَةٌ فَرَجَعْتُ حَتَّى اسْتَقْبَلْتُهُ فَقُلْتُ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ وَلَكَ فَقَالَ الْقَوْمُ اسْتَغْفَرَ لَكَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَوُّوْا لَكُمْ
شَعْرًا تَلَاهِدُ الْآيَةَ وَاسْتَخْفِرْ لَدُنِّيكَ وَ
لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نِصْفِ
أُذُنَيْهِ .

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ
أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَةِ وَ
دُونَ الْوُفْرِ .

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَرْبُوعًا بَعِيدًا مَا بَيْنَ الْمَنْكَبَيْنِ وَكَانَتْ جُمَتُهُ
تَضْرِبُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قُلْتُ لَأَنْسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ
يَكُنْ بِالْجَعْدِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ يَبْلُغُ شَعْرُهُ
شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ .

عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَيْنَا مَكَّةَ قَدَمَةً وَرَأَى أَرْبَعًا آثُرًا .
عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ شَعْرَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِلَى الْإِصْبَافِ
أُذُنَيْهِ .

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْجُدُ

فرمایا اور تجھے بھی صحابہ کرام نے فرمایا (اے عبداللہ بن حبس رضی اللہ عنہ)
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے بخشش کی دعا فرمائی؛ آپ نے فرمایا ہاں اور
تمہارے لیے بھی اور پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) اور اپنے خاصوں
موتے مبارک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے بیان میں ۔
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کانوں کے نصف تک
پہنچتے تھے ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں اور رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے (درمیان
میں پردہ ہوتا تھا) اور آپ کے بال کندھوں سے کچھ اوپر اور کانوں
سے قدر نیچے ہوتے تھے ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی
اللہ علیہ وسلم میاں قد کے تھے ۔ آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان
فاصلہ تھا یعنی سینہ مبارک کشادہ تھا اور آپ کے بال مبارک
کانوں کی ٹونگ پہنچتے تھے ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس
رضی اللہ عنہ کو چھپا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کیسے تھے؟
انہوں نے فرمایا (آپ کے بال مبارک) نہ تو زیادہ گھنگھریلے تھے
اور نہ ہی بالکل سیدھے اور آپ کے بال مبارک کانوں کی ٹونگ
پہنچتے تھے ۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
مکرمہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف
لائے (تو میں نے دیکھا کہ) آپ کے چار گیسو مبارک تھے ۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی
اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کانوں کے درمیان تک
تھے ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں،
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (شروع شروع میں) اپنے

شَعْرًا وَكَانَ الْمَشْرِكُونَ يُفِرُّونَ رُءُوسَهُمْ
وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسُدُّونَ رُءُوسَهُمْ
وَكَانَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ
يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ يُفْتَرَقُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ.

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا صَفَاتٍ أَرْبَعٍ
جَارِحُونَ فِي تَقْسِيمِ دِيْنِهِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْجُلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ
أُرْجِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنَا حَائِضٌ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْثُرُ
دَهْنُ رَأْسِهِ وَتَسْرِيحُ لِحْيَتِهِ وَيَكْثُرُ الْفَتَاخُ
حَتَّى كَانَتْ شُوبٌ تَوْبُ زِيَّاتٍ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحِبُّ
التَّيْمُنَ فِي طَهْوَرِهِ إِذَا تَطَهَّرَ وَفِي تَرْجُلِهِ
إِذَا تَرَجَّلَ وَفِي اتِّعَالِهِ إِذَا اتَّعَلَ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحْتَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
التَّرَجُّلِ إِلَّا غَبَاً.

عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَتَرَجَّلُ غَبَاً.

بَابُ مَا جَاءَ فِي شَيْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بالوں کو بغیر مانگ کے چھوڑتے تھے (کیونکہ مشرکین اپنے سروں کی مانگ
نکالتے تھے جبکہ اہل کتاب اپنے بالوں کو بغیر مانگ کے چھوڑتے تھے
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان امور میں اہل کتاب کے موافقت فرماتے تھے
جن میں کوئی (مستقل) حکم نازل نہ ہوا۔ بعد میں آپ اپنے سر مبارک کی
مانگ نکالتے تھے۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی
ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کنگھی کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں حضور صلی
اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کو کنگھی کیا کرتی تھی اس حال میں کہ میں
حائضہ ہوتی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اکثر سر مبارک کو تیل لگاتے تھے
اور داڑھی میں کنگھی کیا کرتے تھے اور آپ اکثر دستار
مبارک کے نیچے ایک اچھوٹا سا رومال رکھتے تھے یہاں تک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم، طہارت فرماتے، کنگھی استعمال فرمانے اور جوتا
پیننے میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے
تھے۔

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے
سے منع فرمایا۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھار کنگھی کرتے تھے۔

سفید بال

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ
لَا نَسِ بَيْنَ مَا لِلَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ خَضَبَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَيْلُكَ ذَلِكَ إِنَّمَا
كَانَ شَيْبًا فِي مَدَاغِيهِ وَلَكِنْ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ خَضَبَ بِالْحَنَاءِ وَالْكَتَمِ.

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَدَدْتُ
فِي رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
لِحْيَتِهِ إِلَّا أَرْبَعَ عَشْرَةَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْأَلُ
عَنْ شَيْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ كَانَ إِذَا أَذْهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يَرْمِ مِنْهُ شَيْبٌ
فَإِذَا لَمْ يَدْهِنْ رَأْسَهُ مِنْهُ شَيْءٌ.

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا
كَانَ شَيْبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا
مِنْ عِشْرِينَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ شَيْبَتْ قَالَ شَيْبَتْنِي هُوْدُ وَالْوَاقِعَةُ
وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّا يَتَسَاءَلُونَ وَإِذَا الشَّمْسُ
كُوِّرَتْ.

عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ نَرَاكَ
قَدْ شَيْبَتْ قَدْ شَيْبَتْنِي هُوْدُ وَأَخْوَانُهَا.

عَنْ أَبِي رَمْثَةَ الشَّيْبِيِّ تَيْمَرُ الرَّبَابِ قَالَ
أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ ابْنُ
لِي قَالَ فَأَرَيْتَهُ فَقُلْتُ لَمَّا رَأَيْتُهُ هَذَا نَبِيُّ
اللَّهِ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْضَرَانِ وَلَهُ شَعْرَةٌ قَدْ
عَلَاهُ الشَّيْبُ وَشَيْبَةٌ أَحْمَرُ.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
خضاب استعمال فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا آپ (کے بال)
خضاب کی حد کو پہنچے ہی نہیں تھے صرف آپ کی کنپٹیوں میں کچھ
سفیدی تھی لیکن حضرت ابوبکر نے مدی اور سرمہ سے خضاب لگایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی میں صرف چودہ بال سفید
شمار کئے۔

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
سنا کہ حضرت جابر بن سمہ رضی اللہ عنہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ
کے سفید بالوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا جب
آپ سر مبارک میں تیل لگاتے تو سفیدی نظر نہ آئی اور جب تیل نہ
لگاتے تو کچھ (سفیدی) نظر آتی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے
ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تقریباً بیس بال سفید
تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ
علیہ وسلم) آپ پر بڑا پے کے آثار ظاہر ہو گئے
ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ہودہ واقعہ، مرسلات، علم
یتانوں اور کھویر (کی تلاوت) نے بوڑھا کر دیا ہے۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول
اللہ! ہم (کیا وجہ ہے) آپ میں بڑا پاد نکلتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے سورہ
ہود اور اس جیسی دوسری سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔

حضرت ابو رمثہ شیبی (قبیلہ تیم رباب سے) فرماتے
ہیں میں اور میرا لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے
جب میں نے آپ کو دیکھا تو کہا یہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ
پر (اس وقت) دوسرے کپڑے تھے اور آپ کے بالوں پر سفیدی نمایاں
تھی جو سرخ رنگ کی تھی۔

عَنْ سَمَاءِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قِيلَ لِحَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَكَانَ
فِي رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَيْبٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ فِي رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْبٌ إِلَّا شَعْرَاتٌ فِي مَفْرَقِ
رَأْسِهِ إِذَا أَذْهَنَ وَأَرَاهُنَّ الذُّهْنُ.

بِأَمَّا جَاءَ فِي خِضَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ أَبِي رَمْثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ ابْنِ لِي فَقَالَ
ابْنُكَ هَذَا أَفَقُلْتَ نَحْمُ أَشْهَدُ بِهِ قَالَ لَا يَجِبُ
عَلَيْكَ وَلَا تَجِبُ عَلَيْهِ قَالَ وَرَأَيْتُ الشَّيْبَ
أَحْمَرًا.

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ سُئِلَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ خَضَبَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ
عَنِ الْجَهَنَّمِ امْرَأَةً لَبِشِيرِ بْنِ الْخَصَامِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ أَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَنْقُضُ
رَأْسَهُ وَقَدْ اغْتَسَلَ وَبِرَأْسِهِ رَدْعٌ أَوْ قَالَ
رَدْعٌ مِنْ حِثَاءٍ شَكَ فِي هَذَا الشَّيْخُ.

عَنْ النَّسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ
شَعْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا
قَالَ حَمَادٌ وَأَخْذَرْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ
عَقِيلٍ قَالَ رَأَيْتُ شَعْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عِنْدَ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
مَخْضُوبًا.

بِأَمَّا جَاءَ فِي كُحْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے
میں، حضرت حابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا
کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سرمبارک میں سفید بال
تھے؟ انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
سرمبارک کی مانگ میں صرف چند بال سفید تھے جب
آپ تیل لگاتے تو وہ چھپ جاتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خضاب (مہندی) لگانا

حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے لڑکے
کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ نے
فرمایا بیٹا یہ ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ گواہ رہیں
اپنے فرمایا اس کا وبال تجھ پر نہیں اور تیرا وبال اس پر نہیں یعنی غریبوں کی
جاہلانہ رسم کے مطابق بیٹے کے جرم میں باپ اور باپ کے جرم میں باپ نہیں پکڑ لیا
حضرت عثمان بن مویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت ابورمثہ
رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب لگایا؟
آپ نے فرمایا ہاں کبھی کبھار آپ سر میں درو کی وجہ سے مہندی لگاتے جن کو
بشیر بن خصاصیہ کی زوجہ حضرت جہذہ رضی اللہ عنہا فرماتی
میں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خاندان اقدس سے باہر
تشریف لاتے ہوئے دیکھا آپ نے غسل فرمایا تھا اور آپ
سرمبارک جھاڑ رہے تھے اور آپ کے سرمبارک میں خوشبو کا
اثر تھا یا مہندی کا اس میں (راوی کے) استناد کو شک ہوا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک خضاب لگے ہوئے دیکھے
حضرت حماد فرماتے ہیں مجھے حضرت محمد بن عقیل کے صاحبزاد
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے حضرت انس بن
مالک (رضی اللہ عنہم) کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا
خضاب لگا ہوا بال مبارک دیکھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سرمہ لگانا۔

مگر راوی نے کہا میں نے آپ پر سرمہ لگایا دیکھا۔

مگر خضاب نہیں لگایا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوا بِالْإِثْمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيَنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مَكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا بِمِزَّةٍ كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِي عَزْدِهِ ثَلَاثَةً فِي هَذِهِ ۝

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَحِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ بِالْإِثْمِدِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ وَكَانَ يَرْجِيهِ بَنُ هَارُونَ فِي حَدِيثِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مَكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا عِنْدَ التَّوَمُّ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ ۝

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِدِ عِنْدَ التَّوَمُّ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيَنْبِتُ الشَّعْرَ ۝

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ الْغِلْمِ الْإِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيَنْبِتُ الشَّعْرَ ۝

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيَنْبِتُ الشَّعْرَ ۝

بِأَمَّا جَاءَ فِي لِبَاسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهُ الْقَمِيصُ ۝

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ كَمُزْ قَمِيصِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بے شک، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ سرمہ لگایا کرو کیونکہ وہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے اور (پلکوں کے) بال پیدا کرتا ہے اور انہوں نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی اس میں سے آپ ہر رات، تین مرتبہ ایک آنکھ میں اور تین مرتبہ دوسری آنکھ میں سڑا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات سونے سے قبل دونوں آنکھوں میں تین مرتبہ سیاہ سرمہ لگاتے تھے اور یزید بن ہارون نے اپنی حدیث میں فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے سوتے وقت ہر آنکھ میں تین مرتبہ سرمہ لگاتے تھے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت سیاہ سرمہ ضرور لگایا کرو کیونکہ یہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بے شک (تمہارا) سب سے اچھا سرمہ، سیاہ سرمہ ہے جو آنکھوں کو روشن کرتا اور بال اگاتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ سرمہ ضرور لگایا کرو کیونکہ یہ آنکھوں کو روشن کرتا اور بال اگاتا ہے۔

لباس مبارک کے بیان میں

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پسند لباس قمیص (کرتا) تھی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں، پسندیدہ ترین لباس جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے تھے، قمیص تھی۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص مبارک آستین، کلائی

مبارک تک تھی،

حضرت مداویہ بن قرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) میں قبیلہ مزینہ کے ایک گروہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیعت کے لیے حاضر ہوا (تو میں نے دیکھا کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کھلی تھی یا راوی نے کہا قمیص کاٹن کھلا تھا فرماتے ہیں پھر میں نے اپنا ہاتھ آپ کے کرتے کے گریبان میں ڈال کر مہربوت کو چھوا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما پر تکیہ لگائے ہوئے تھے اور آپ پر مینی منقش چادر تھی جسے آپ نے دونوں کانڈھوں پر ڈالا ہوا تھا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا پہنتے تو اس کا خاص نام لیتے پگڑی، کوٹہ یا چادر پھر فرماتے "اے اللہ اس کپڑے کے پہنانے پر نیری تعریف ہے میں تجھ سے اس کی اور جس کے لیے یہ بنایا گیا اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور تجھ سے اس کے شر اور جس کے لیے یہ بنایا گیا اس چیز کے شر کی پناہ چاہتا ہوں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ترین کپڑا جسے آپ پہنتے تھے، مینی منقش چادر تھی حضرت ثنون اپنے والد ابو جحیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں (ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا آپ پر سرخ جوڑا تھا گویا کہ میں اب بھی آپ کی پندیسوں کی چمک دیکھ رہا ہوں حضرت سفیان کہتے ہیں میرے خیال میں وہ مینی چادر ہیں تھیں۔ حضرت برادر بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے (دھاری دار) سرخ جوڑے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں دیکھا آپ کے بال مبارک کانڈھوں کے قریب پہنچتے تھے۔

حضرت ابورمضہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ آپ پر دو سبز

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرَّسْغِ .
عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ لِنَبَأِ بَعْثِهِ دَانَ قَيْصِصَهُ لِمُطَلِّقٍ أَوْ قَالَ رِثًا قَيْصِصَهُ مُطَلِّقٌ قَالَ فَأَدْخَلْتُ يَدِي فِي جَيْبِ قَيْصِصِهِ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ .

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَهُوَ مُتَكِيٌّ عَلَى أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَيْهِ ثَوْبٌ قَطْرِيٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلَّى بِهِمْ .

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَيْصِصًا أَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَكَ وَخَيْرَ مَا صَنَعْتَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صَنَعْتَ لَهُ .

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهُ الْحَبْرَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَحِيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَرِيْقِ سَاقِيهِ قَالَ سُنَيَانُ أُرَاهَا حَبْرَةً .

عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ جُمُتُهُ لَتَضْرِبُ قَرِيْبًا مِنْ مَنْكِبَيْهِ .

عَنْ أَبِي رَمْثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ

أَخْضَرَ إِنْ.

عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ أَسْمَالُ مُلَيْتَيْنِ كَأَنَّكَ بَزْعَفَرٍ إِنْ وَنَفَضْتَهُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ لِيَلْبَسُهَا أَحْيَاءُكُمْ وَكُفُّوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ فَإِنَّهَا مِنْ خِيَارِ ثِيَابِكُمْ.

عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكُفُّوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مِنْ شَعْرِ أَسْوَدَ.

عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَسَ جُبَّةً رُومِيَّةً ضَيِّقَةً الْكُمَيْنِ.

بِأَمَّا جَاءَ فِي عَيْشِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبْرِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَانٍ فَتَمَخَّطُ فِي أَحَدِهِمَا فَقَالَ بَخْ بَخْ يَتَمَخَّطُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْكَتَانِ لَقَدْ دَأَبْتُ وَرَأَيْتُ لَا خَيْرَ فِيمَا بَيْنَ مَنَابِرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَجَرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَعْشِيًا عَلَى فَيْحِي الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي يَرَى

چادر میں تھیں۔

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پر دو پرانی چادریں تھیں جو زعفران میں رنگی ہوئی تھیں اور اب رنگ کا اثر زائل ہو چکا تھا (اس حدیث میں اور بھی لمبا واقعہ ہے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید کپڑے ضرور پہنو، تمہارے زندہ بھی پہنیں اور مردوں کو بھی یہی کفن دو کیونکہ یہ (سفید کپڑے) بہترین کپڑے ہیں۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خود بھی سفید کپڑے پہنو اور مردوں کو بھی ان ہی سے کفن پہناؤ کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ اور مستحکم ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت باہر تشریف لے گئے اور اس وقت آپ پر سیاہ بالوں کا ایک کبلی تھا۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے (حضرت مغیرہ) فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگ آستینوں والا رومی جہیز پہنا۔

معیشت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے ان پر گہرو سے رنگے ہوئے کتان کے دو کپڑے تھے۔ آپ نے ایک کپڑے سے ناک صاف کیا اور فرمایا ”واہ واہ“ ابوہریرہ کتان میں ناک صاف کرتا ہے (اور پھر فرمایا) میں نے دیکھا کہ میں منبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارکہ کے درمیان غش کھائے ہوئے گرا پڑا ہوں ایک آدمی آیا اور اس نے معبون سمجھ کر میرے گردن پر پاؤں رکھ دیا حالانکہ مجھے جنون نہیں تھا بلکہ

وہ حالت صرف بھوک کی وجہ سے تھی۔

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی روٹی یا گوشت پیٹ بھر کر نہیں کھایا البتہ صنف (جماعت کے ساتھ) کی حالت میں (ایسا کرتے) حضرت مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک دیہاتی سے پوچھا صنف کیا ہے؟ تو اس نے کہا توگوں کے ساتھ مل کر کھانا۔

موزہ مبارک

حضرت ابو بکریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا نجاشی (شاہ حبشہ) نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو سیاہ اور سادے موزے تحفہ بھیجے آپ نے ان کو پہنا پھر وضو کیا اور ان پر مسح فرمایا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت وحید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور تحفہ دو موزے پیش کئے آپ نے انہیں پہنا اور اسرائیل نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک جبر بھی پیش کیا، آپ نے انہیں پہنا یا تم کہ وہ اپرانے ہو کر پھٹ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں بتایا گیا تھا کہ وہ ذبح کئے ہوئے جانور کے ہیں یا نہیں؟

نعلین مبارک

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کسے تھے؟ انہوں نے فرمایا ان میں نعلین مبارک میں ادوت سے لگے ہوئے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک میں دو تسمے تھے جو دوہرے تھے۔

حضرت عیسیٰ بن طہمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت

أَنَّ بِي جُنُونًا وَمَا بِي جُنُونٌ وَمَا هُوَ إِلَّا الْجُوعُ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا شِيعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ قَطُّ وَلَا لَحْمٍ إِلَّا عَلَى صَفْفٍ قَالَ مَالِكٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ مَا الصَّفْفُ فَقَالَ ابْنُ يَتَنَاوَلَ مَعَ النَّاسِ.

بِأَمَّا جَاءَ فِي خَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ابْنِ بَرِيدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ التَّجَاشِيَّ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبَسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَهْدَى دُحْيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ فَلَبَسَهُمَا وَقَالَ إِسْرَئِيلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجِبَّةٌ فَلَبَسَهُمَا حَتَّى تَخَرَّ قَالَا يَدْرِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَكَيُّهُمَا أَمْ لَا

بِأَمَّا جَاءَ فِي نَعْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ لِأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمَا قَبَالَانِ.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَالَانِ مُتْنِيَّ شَرَاكُهُمَا عَنْ عِيسَى بْنِ طَهْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں (دوپالوش ہوتے) جن پر بال نہیں تھے، نکال کر دکھائے (یعنی کسی صندوق وغیرہ سے) راوی کہتے ہیں مجھ سے حضرت ثابت نے بیان کیا اور ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین پاک تھے۔

حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا (کیا وجہ ہے) میں آپ کو بغیر بالوں والی جوتیاں پہنے ہوئے دیکھتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے نعلین پاک پر بال نہیں ہوتے تھے اور آپ انہی میں وضو فرماتے تھے اور میں بھی (وہی) نعلین پہنتا پسند کرتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک میں تسے لگے ہوئے تھے۔

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ دو (دوہرے) سے ہوئے جوتوں میں نماز پڑھتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایک جوتے میں نہ چلے یا دونوں جوتے پہنے یا دونوں اتار دے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے (کھانا) کھانے اور ایک جوتے میں چلنے سے منع فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو پہلے دایاں پہنے اور جب اتارے تو پسے دایاں اتارے۔ پس دایاں پہننے میں اول اور اتارنے میں آخر ہونا چاہیے۔

قَالَ أَخْرَجَ إِلَيْنَا النَّسْرُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَعْلَيْنِ جَبْرَدَاوَيْنِ لَهُمَا قَبَالَانِ قَالَ فَحَدَّثَنِي ثَابِتٌ بَعْدَ عَنَّا أَنَّهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنََّّهُمَا كَانَتَا تَعْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَبْدِ بْنِ جُرَيْجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَيْتُكَ تَلْبَسُ التَّعَالَ السَّبْتِيَّةَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ التَّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَالَانِ.

عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْنِ مَخْصُوفَتَيْنِ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُشِيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُنْعِلَهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُخَفِّهُمَا جَمِيعًا.

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَأْكُلَ يَعْصِي الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ أَوْ يَمُشِيَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا تَرَعْ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ كَلْتَكُنِ الْيَمْنَى أَوَّلَهُمَا تَعْلُ وَالْأُخْرَى تَنْزَعُ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِبُ التَّيْمَنُ مَا اسْتَطَاعَ فِي تَرْجُلِهِ وَتَنْعِيلِهِ وَطُهُورِهِ .
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَالَانِ وَأَبْيُ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَأَوَّلُ مَنْ عَقَدَ عَقْدًا وَاحِدًا عُشْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

بِأَمَّا جَاءَ فِي ذِكْرِ خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرَقٍ وَكَانَ فَصَّةً حَبَشِيًّا .
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فَصَّةٍ فَكَانَ يَخْتَمُ بِهِ وَلَا يَلْبَسُهُ .
عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَصَّةٍ وَفَصَّةٌ مِنْهُ .

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ قِيلَ لَهُ إِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُونَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي كَفِّهِ .
وَعَنْهُ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولٌ سَطْرٌ وَاللَّهُ سَطْرٌ .

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں - حضور صلی اللہ علیہ وسلم کنگھی کرنے ، جو تاپہنے اور وضو کرنے میں حتی الامکان دائیں سے ابتداء کو پسند فرماتے تھے ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے نعلین مبارک میں دو تسمے تھے اور ایک تسمہ لگانے والے پہلے شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگوٹھی کے بیان میں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبش کا تھا (حبش کے عقیق وغیرہ کا تھا)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :- بیشک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی ۔ آپ اس سے ہر لگاتے تھے اور پہنتے نہیں تھے ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اور اس کا نگینہ (دونوں) چاندی کے تھے ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :- جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عجمی بادشاہوں کی طرف خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو بنایا گیا کہ عجمی لوگ صرف اسی خط کو قبول کرتے ہیں جس پر ہر لگی ہو اپنے ایک انگوٹھی بنوائی گویا کہ میں (راوی کہتا) آپ کی تہنیل مبارک میں اس کی سفیدی اب بھی ریختہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا ایک سطر ”محمد“ ایک سطر ”رسول“ اور ایک سطر ”اللہ“

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :- بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کسری ، قیصر اور نجاشی کی طرف

النَّجَاشِيُّ فَمِيلَ لَهُ إِتْلُهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلَقَتْهُ فِئْمَةٌ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ.

عَنْ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ فَكَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ وَعَمْرٍو ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ حَتَّى وَقَعَ فِي بَيْتِ أَرَيْسٍ نَقَشَهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ.

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِي يَمِينِهِ.

عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي رَافِعٍ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ فَنَسَّائَتْهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ.

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ.

عَنْ أَبِي الصَّلْتِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

خط لکھا۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ وہ (عجمی بادشاہ) مہر کے بغیر خط قبول نہیں کرتے تو آپ نے ایک انگوٹھی بنوائی جس کا حلقہ (گھیرا) چاندی کا تھا اور اس میں محمد رسول اللہ نقش کیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو انگوٹھی اتار لیتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جو آپ کے دست مبارک میں رہی پھر (بالتزئیب) حضرت ابوبکر صدیق، حضرت فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہم) کے ہاتھوں میں رہی اور بعد ازاں اریس کے گنوئیں میں گر گئی اس کا نقش حضور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے کے بیان میں

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

حضرت حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ابورافع کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو اس کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا میں نے عبد اللہ بن جعفر کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا۔ اور حضرت عبد اللہ بن جعفر نے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

حضرت ابوالصلت ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے

اللَّهُ عَنْهُ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ وَلَا أَخَالَهُ إِلَّا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ .

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِصَّةٍ وَجَعَلَ فِصَّةً مِثْلَ كَفَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَى أَنْ يَنْقُشَ أَحَدٌ عَلَيْهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُعَيْقِبٍ فِي بَطْنِ أَرِيَّاسٍ .

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَتَخْتَمَانِ فِي يَسَارِهِمَا .

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخْتَمَ فِي يَمِينِهِ .

عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخْتَمَ فِي يَسَارِهِ وَهُوَ حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ أَيْضًا .

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَلْبَسُهُ فِي يَمِينِهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ .
بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہیں :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور میرا ہی خیال ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :- بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بوائی آپ اس کا ٹکینہ بھیلی کی طرف رکھتے تھے ۔ اور اس میں "محمد رسول اللہ" کندہ تھا اور آپ نے دوسروں کو یہ نقش کھدوانے سے منع فرمایا اور یہی وہ انگوٹھی تھی جو معینیت و حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خادم کے ہاتھ سے اریس (نامی) کوئیں میں گر گئی ۔

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :- بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :- بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے ۔ (یہ حدیث صحیح بھی نہیں ہے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بوائی آپ اس کو دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے (آپ کو دیکھ کر) لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بوائیں ۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتار پھینکا اور فرمایا میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا چنانچہ لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں ۔

تلوار مبارک

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندنی کا

مِنْ فَضِّلَةٍ.

(بنابو اخطا)

حضرت سعید بن ابی الحسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

حضرت عبداللہ بن سعید کے لڑکے حضرت مہر اپنے دادا حضرت سعید (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن جب شہر میں داخل ہوئے تو آپ کی تلوار پر سونا اور چاندی چڑھے ہوئے تھے۔ طالب دروای کہتے ہیں میں نے (مہر سے) چاندی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنی تلوار سرمہ بن حنظل کی طرح بنوائی اور سرمہ نے کہا کہ میں نے اپنی تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرز پر بنوائی ہے اور وہ (تلوار) بنو حنیف قبیلہ (کی تلواروں) کی ساخت پر تھی۔

زرہ مبارک

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہیں تھیں۔ آپ ایک چٹان پر چڑھنے لگے لیکن (زرہوں کی کثرت کے سبب) آپ نہ چڑھ سکے چنانچہ آپ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھایا اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ چٹان پر جا بیٹھے (راوی کہتے ہیں) میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا طلحہ نے (اپنے لیے جنت) واجبہ کر لی۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن دو زرہیں ایک دوسری کے اوپر پہنی ہوئی تھیں۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ.

عَنْ هُوْدٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَأَلْتُ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً.

عَنِ ابْنِ سَيْرِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِي عَلَى سَيْرَةِ سَرَّةِ بْنِ جَنْدَبٍ وَنَاعِمِ سَرَّةٍ أَنْتَ صَنَعَ سَيْفَهُ عَلَى سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَنِيفِيًّا

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ دِرْعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَتَهَضَّ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَحْتَهُ فَصَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجَبَ طَلْحَةُ.

عَنِ الشَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا.

.....

بَاب مَا جَاءَ فِي صِفَةِ مَغْفِرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ مَغْفَرٌ فَقِيلَ لَهُ هَذَا ابْنُ خَطْلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ

وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْبَغُضَاءُ فَقَالَ قَلْبًا نَزَعًا جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطْلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ مُحَرَّمًا

بَابُ مَا جَاءَ فِي عِمَامَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح (مکہ) کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اس وقت آپ کے سر مبارک پر سیاہ رنگ کی گڑھی تھی۔

۴ (فتح مکہ کے دن سر النور پر سیاہ عمامہ اور اس کے اوپر خود تھا بعض حضرات نے خود پہنے ہوئے دیکھا اور بعض نے خوراتارے ہوئے

عمامہ شریف کے ساتھ دیکھا لہذا روایات میں کوئی تقاض نہیں۔ مترجم)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَسَا وَبْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً سَوْدَاءَ

حضرت جعفر اپنے والد حضرت عمر بن حریث (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر سیاہ دستار دیکھی۔

خود مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے آپ کے سر پر خود تھا آپ سے عرض کیا گیا یہ ابن خطلہ (مزد) کعبہ شریف کے پردوں کو پکڑے کھڑا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے قتل کرو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ لہی، فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اس وقت آپ کے سر پر خود تھا۔ (دردی کہتا ہے) جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص نے آکر بتایا یہ ابن خطلہ کعبہ کے پردوں کو پکڑے کھڑا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قتل کرو۔ ابن شہاب کہتے ہیں ”مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن احرام نہیں باندھا ہوا تھا۔“

دستار مبارک

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح (مکہ) کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اس وقت آپ کے سر مبارک پر سیاہ رنگ کی گڑھی تھی۔

تھی۔

وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ:

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اُعْتَمَمَ سَدَلِ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ وَرَأَيْتُ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ وَسَالِمًا يَقْعَلَانِ ذَلِكَ:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَاعْتَمَمَ عَصَابَتُهُ دَسْمَاءً:

بَلَمَا جَاءَ فِي صِفَةِ إِبْرَاهِيمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْرَجَتِ الْيَنَاعَ لَيْثَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كِسَاءً مُكَبَّدًا وَارَا غَلِيظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَيْنِ:

عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّي فَحَدَّثْتُ عَنْ عَمِّي قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي بِالْمَدِينَةِ إِذَا إِنْسَانٌ خَفِي يَقُولُ ارْفَعْ إِيَّامَكَ فَإِنَّهُ أَتَى وَأَبْقَى فَانْتَفَتْ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هِيَ بُرْدَةٌ مُلْحَاءُ قَالَ أَمَّا لَكَ فِي أُسْوَةٍ فَنَظَرْتُ فَإِذَا رَأَيْتُ إِلَى نِصْفِ سَاقِيهِ:

اور انہی (حضرت جعفر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور آپ (کے سر) پر سیاہ دستار تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دستار باندھتے تو دونوں کندھوں کے درمیان شملہ چھوڑتے۔ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ حضرت عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے قاسم ابن محمد اور حضرت سالم رضی اللہ عنہما کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور اس وقت آپ پر سیاہ دستار تھی۔

تہبند مبارک

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (میں) دکھانے کے لیے، ایک پیوند لگی چادر اور ایک موٹا تہبند نکال لائیں اور فرمایا ان دونوں کپڑوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔

حضرت اشعث بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی چھوٹی سنا اور انہوں نے اپنے چچا سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں: میرے مدینہ طیبہ میں چلا جا رہا تھا۔ کہ اچانک ایک آدمی پیچھے سے لہ رہا ہے "اپنا تہبند اونچا کر کیونکہ یہ نہایت پرہیزگاری ہے اور کپڑا بھی دیر تک باقی رہتا ہے" میں نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو ایک معمولی چادر ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تیرے لیے میرا عمل نوروں میں ہے۔ تب میں نے دیکھا تو آپ کا تہبند پٹلیوں کے نصف تک تھا۔

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ
أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَانُ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ يَأْتِيهِ إِلَى أَصْفَافِ سَاقِيهِ وَقَالَ
هَكَذَا أَكَانَتْ إِذَا سَأَلْتُ صَاحِبِي يَعْزِي النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِعَضْلَةِ سَاقِي أَوْ سَاقِهِ فَقَالَ هَذَا مَوْضِعُ
الْوَدَاعِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَاسْقِدْ فَإِنْ أَبَيْتَ فَلَا
حَقَّ لِلْأَزَابِ فِي الْكَبِيرِينَ

بِمَا جَاءَ فِي مَشِيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الشَّمْسُ تَجْرِي فِي
وَجْهِهِ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مَشِيَّتِهِ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَمَّا
الْأَرْضُ تُطْوَى لَهُ إِذَا تَنَجَّهْدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهُ
لَغَيْرُ مُكْتَرَبٍ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ
أَبْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عَلِيٌّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا
يَنْحُطُّ فِي صَبَبٍ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشَى تَكْفَأُ
تَكْفُؤُ كَأَنَّمَا يَنْحُطُّ مِنْ
صَبَبٍ

حضرت ایسا اپنے والد سلمہ بن اکوع (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پنڈلی کے نصف تک تہبند باندھتے تھے۔ اور فرمایا اسی طرح میرے آقا یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا تہبند مبارک تھا۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کا موٹا گوشت کھڑا اور فرمایا یہ تہبند کی جگہ ہے۔ اگر یہ نہیں تو کچھ نیچے اور اگر یہ بھی نہیں تو تہبند کو ٹخنوں پر لٹکانے کا کوئی حق نہیں۔

رفتار مبارک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی۔ آپ کے چہرہ النور میں سورج چلتا ہوا معلوم ہوتا تھا اور میں نے آپ سے زیادہ تیز چلنے والا کوئی نہیں دیکھا گویا کہ آپ کے لیے زمین سیٹی جاتی تھی۔ ہم اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتے تھے اور آپ بے تکلف چلتے تھے۔

حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پوتے، فرماتے ہیں:- حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو ایوں معلوم ہوتا، گویا کہ آپ بلندی سے اتر رہے ہیں۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:- جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو کسی قدر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بلندی سے اتر رہے ہیں۔

قناع (رومال) مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دستار مبارک کے نیچے
چھوٹا رومال رکھتے تھے اور وہ کپڑا تیل سے بھیجا
ہوا ہوتا ہے۔

نشت مبارک

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں بغلوں میں
ہاتفہ دبائے دوزانو میٹھے دیکھا (آپ فرماتی ہیں انہی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر عاجزی سے بیٹھا دیکھ کر میری
سہیت اور غوث سے کانپ اٹھی۔

حضرت عباد بن نعیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے
روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
مسجد میں پاؤں رکھے چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ (اگر اسی صورت
میں لیٹنے سے ستر کھٹنے کا اندیشہ ہو تو پھر ممنوع ہے ورنہ جائز)

حضرت یزید اپنے والد عبدالرحمن کے واسطے سے اپنے
دادا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں
انہوں (حضرت ابوسعید خدری) نے فرمایا جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھوں سے گھٹنے
باندھ لیتے۔

تکیہ مبارک

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ پر اپنی بائیں جانب سہارا
لیے ہوئے دیکھا۔

حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہما اپنے

بِأَمَّا جَاءَ فِي تَقَعُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَانَ ثَوْبَهُ ثَوْبُ
زَيَّاتٍ.

بِأَمَّا جَاءَ فِي جَلَسَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
أَنَّهَا رَأَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ الْفَرْصَاءَ قَالَتْ فَلَمَّا
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَّخِمَ
فِي الْجُلُوسَةِ أُرِيدَتْ مِنَ الْفَرْقِ.

عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاجْنَعًا أَحَدَى رِجْلَيْهِ
عَلَى الْآخَرَى.

عَنْ أَبِي جَابِرٍ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ
أَحْتَبَى بَيْنَ يَدَيْهِ.

بِأَمَّا جَاءَ فِي تَكَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُتَّكِئًا عَلَى وَسَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ.
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ

أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَحَدٌ ثَكُمَ بِأَكْبَرِ الْكِبَائِرِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْإِشْرَاطُ بِاللَّهِ وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَكِنًا قَالُوا وَمَشَاهِدَةُ الزُّوْرِ أَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ .

عَنْ أَبِي جَحِيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا أَكُلُ مُتَكِنًا .

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْبَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَحِيْفَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَكُلُ مُتَكِنًا .

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَكِنًا عَلَى وَسَادَةٍ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِكْلَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَاكِيًا فَخَرَجَ يَتَوَكَّأُ عَلَى أَسَامَةٍ وَعَلَيْهِ وَثُوبٌ قَطْرَتِي قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلَّى بِهِمْ .

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ

والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے (بھیر) بڑا گناہ نہ بتاؤں ؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کراڑی کہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر لگاتے ہوئے تھے پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا اور جھوٹی گواہی بھی یا فرمایا جھوٹی بات ۔ راوی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواتر یہی کلمہ فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم کہہ اٹھے کاش! آپ خاموش ہو جائیں ۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہما نے عرض فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ” میں تکبیر لگا کر کھانا نہیں کھاتا ۔

حضرت علی بن اقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : میں نے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکبیر لگا کر (کھانا) نہیں کھاتا ،

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکبیر لگاتے ہوئے دیکھا ۔

تکبیر لگانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض کی حالت میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگائے گئے تھے ۔ یہ باہر تشریف لائے اس وقت آپ نے یہی منقش چادر دونوں کندھوں پر ڈالی ہوئی تھی پھر آپ نے نماز پڑھاؤ ۔

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں : میں ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وصال میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور (اس وقت) آپ کے سر مبارک

پر زور رنگ کی پٹی (لیٹی ہوئی) تھی میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا اے فضل! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حاضر ہوں آپ نے فرمایا یہ پٹی میرے سر پر زور سے باندھ حضرت فضل فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا (یعنی پٹی باندھی) پھر آپ بیٹھ گئے اور اپنا دست مبارک میرے کندھے پر رکھ کر کھڑے ہوئے اور مسجد میں داخل ہو گئے اس حدیث میں اور بھی لمبا قصہ ہے۔

کھانا تناول فرمانا

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے آپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیاں تین مرتبہ چاٹتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تو اپنی تین انگلیاں چاٹتے۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے آپ سے روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا کھایا کرتے تھے اور (پھر) ان کو چاٹتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک کھجور پیش کی گئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ بھوک کی وجہ سے اکڑوں بیٹھے ہوئے تناول فرما رہے تھے۔

روٹی مبارک

فِيهِ وَعَلَى رَأْسِهِ عَصَابَةٌ صَفْرَاءُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا فاضِلُ قُلْتُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَشَدُّ بِهِذِهِ الْعَصَابَةُ رَأْسِي قَالَ فَقُلْتُ شَرُّ قَعْدَا قَوْصَمَ كَفِّيهِ عَلَى مَنْكِبِي شَرُّ قَامَرٍ وَ دَخَلَ فِي الْمَسْجِدِ وَ فِي الْحَدِيثِ قَصَّةٌ.

بِأَمَّا جَاءَ فِي صِفَةِ أَكْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ابْنِ تَكَيْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ ثَلَاثًا.

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعَقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ.

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا أَكُلُ مُتَكَيِّئًا.

عَنْ ابْنِ تَكَيْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثَ وَيَلْعَقُهُنَّ.

عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَرَّ فَرَأَيْتُ يَا لُلُّ وَهُوَ مُقْعِرٌ مِنَ الْجُوعِ.

بِأَمَّا جَاءَ فِي صِفَةِ خُبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَتَتْهَا قَالَتْ مَا شِيعَ إِلَيَّ مُحْتَبٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْبِ الشَّعِيرِ يَوْمَئِذٍ مُتَّابِعِينَ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَا كَانَ يُفَضِّلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ الشَّعِيرِ.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيتُ اللَّيْلَ إِلَى الْمُتَتَابِعَةِ طَوِيلًا هُوَ وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُونَ عِشَاءً وَكَانَ أَكْثَرُ خَيْرِهِمْ خَيْرَ الشَّعِيرِ.

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قِيلَ لَهُ أَكَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّقِيَّ يَعْنِي الْخَوَّادِيَّ فَهَذَا سَهْلٌ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّقِيَّ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى فَقِيلَ هَذَا كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ فَقِيلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِالشَّعِيرِ قَالَ كُنَّا نَنْفَخُهُ فَيَطِيرُ مِنْهُ مَا طَاءَ شَرُّ نَعِيجَتِهِ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا أَكَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خُرَّانٍ وَلَا فِي سُكْرٍ جَعَةٍ وَلَا خَبِزٍ لَهُ مَرْقٌ قَالَ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَسَلَى

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :- حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے (کبھی) دو دن متواتر بیٹ بھر کر جو کی روٹی (بھی) انہیں کھائی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :- میں نے حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے جو کی روٹی (بھی) انہیں بچا کرتی تھی۔ (یعنی روٹی کم ہوتی تھی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کئی راتیں متواتر بھوکے گزارتے تھے۔ (اور) شام کا کھانا نہ پاتے اور عام طور پر آپ کے ہاں جو کی روٹی ہوتی تھی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید مسیدہ کی روٹی کھائی؟

حضرت سہل نے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال تک سفید مسیدہ نہیں دیکھا پوچھا گیا حضرت سہل سے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں تمہارے پاس چھلنیاں ہوا کرتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا ہمارے پاس چھلنیاں نہیں تھیں پھر پوچھا گیا! تم جو کے آٹے کو کیا کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا ہم اسے پھونکتے اس سے جلاڑنا ہوتا اڑ جاتا پھر ہم اسے پکالیتے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :- نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو جو کی پر رکھ کر (کھانا) کھایا، نہ چھوٹی پیالی میں کھایا اور نہ ہی آپ کے لیے چپاتی پکائی گئی راوی کہتے ہیں میں نے حضرت

قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا (تو بھرا) تم کھانا کس پر رکھ کر کھاتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا اس (چمڑے کے) دسترخوان پر۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے میرے لیے کھانا منگوایا اور فرمایا جب میں پیٹ بھر کر کھانا کھاتی ہوں تو رد دیتی ہوں (حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے پوچھا آپ ایسا کیوں کرتی ہیں؟ تو انہوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے فرمایا میں اس حال کو یاد کرتی ہوں جس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا سے پردہ فرمایا۔ اللہ کی قسم! آپ نے ایک دن میں دو مرتبہ نہ روٹی سیر ہو کر تناول فرمائی نہ گوشت۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال مبارک تک (کبھی) دو دن متواتر جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

.....
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر نہ تو چوکی پر رکھ کر کھانا کھایا اور نہ ہی چپاتی کھائی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سادگی پسند فرمائی اور فقر کو خود اختیار فرمایا،

سالن مبارک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بہترین سالن سرکہ ہے“ حضرت عبداللہ بن عبد الرحمن اپنی روایت میں کہتے ہیں ”اچھے سالن“ یا ”اچھا سالن“ سرکہ ہے۔

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ثمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: ”کیا تم لوگ اپنے کھانے پینے کی پسندیدہ چیزیں نہیں تناول کرتے؟ بے شک میں نے تمہارے نبی صلی

مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالَتْ عَلَى هَذِهِ الشُّفْرِ.

عَنْ مَسْرُوقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَدَعَتْ بِي طَعَامٍ وَقَالَتْ مَا أَشْبِعُ مِنْ طَعَامٍ فَاشْتَأَى أَنْ أَبْنِيَ إِلَّا بَكَيْتُ قَالَتْ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ أَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِي فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ يَوْمَئِذٍ مُتَتَابِعِينَ حَتَّى قُبِضَ.

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ مَا أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَوَافٍ وَلَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتَّى مَاتَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ إِدَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَحْمُ الْإِدَامَ الْخُلُفَاءُ قَالَتْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي حَدِيثِهِ نَحْمُ الْإِدَامَ الْإِدَامَ الْخُلُفَاءُ.

عَنْ سَمَّاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ الثُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَسْتَمُ فِي طَعَامٍ وَشَرِبٍ مَا شَبِعْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ رُبَيْدُكُمْ وَمَا يَجِدُ مِنَ الرِّقْلِ مَا يَمْلَأُ

اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے پاس اتنی بھی خشک

بَطْنَةٌ۔

کھجور نہیں تھی جسے آپ سیر ہو کر کھاتے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نِعْمَ الْإِدَامُ الْخُلْدُ

عَنْ زُهْدٍ الْجَرَّحِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِذَا
يَلْعَمُ دَجَاجٌ فَتَنَحَّى رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ
مَالِكٌ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهَا تَأْكُلُ شَيْئًا فَتَنَحَّى
فَحَفَلْتُ أَنْ لَا أَكُلَهَا قَالَ أَدْنُ فَإِنِّي رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ
لَحْمَ الدَّجَاجِ

ہے ۞ ۞ ۞
حضرت زہد جرمی فرماتے ہیں ہم حضرت ابو موسیٰ رضی
اللہ عنہ کے پاس تھے کہ آپ کے پاس مرغ کا گوشت لایا گیا
حاضرین میں سے ایک آدمی دوڑھٹ گیا۔ حضرت ابو موسیٰ
رضی اللہ عنہ نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے
اس مرغ (کو گندی چیز کھاتے ہوئے دیکھا تو میں نے قسم
کھائی کہ اسے نہیں کھاؤں گا اس پر آپ نے فرمایا قریب
ہو جاؤ! بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغ
کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے

حضرت ابراہیم بن عمر اپنے والد کے واسطے سے اپنے
دادا حضرت سفینہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں
انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ حباری (چکور) کا گوشت کھایا۔

حضرت زہد جرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم حضرت
ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ جب آپ کا کھانا لایا گیا
تو اس میں مرغ کا گوشت بھی تھا حاضرین مجلس میں ایک شخص
مرغ رنگ قبیلہ بنی تمیم اللہ سے تھا گویا کہ وہ رومی غلام ہے،
راوی کہتے ہیں کہ وہ (کھانے سے) کنارہ کش ہو گیا تو اس
سے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا قریب ہو (اور کھا)
کیونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کھاتے ہوئے
دیکھا ہے۔ اس نے کہا میں نے اس (مرغ) کو کچھ چیز نجاست
کھاتے ہوئے دیکھا ہے اس لیے اس کو مکروہ جانتے
ہوئے قسم کھائی ہے کہ اسے کبھی نہ کھاؤں گا۔

حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”زہنون کاتیل کھایا کرد اور

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ
أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَحْمَ حَبَارَى

عَنْ زُهْدٍ الْجَرَّحِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ فَقَدِمَ طَعَامُهُ وَقَدِمَ فِي طَعَامِهِ
لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ
اللَّهُ أَحْمَرُ كَانَتْهُ مَوْلَى قَالَ فَلَمَّ يَدُنْ
فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى أَدْنُ فَإِنِّي تَدُ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَكَلَ مِنْهُ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا
فَتَنَزَّيْتُ فَحَفَلْتُ أَنْ لَا أَطْعَمَهُ
أَبْنَاءَ

عَنْ أَبِي أُسَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كُلُوا الزَّيْتِ وَأَذْهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ.

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتِ وَأَذْهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ.

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الدُّبَاءُ فَأَتَى بِطَعَامٍ أَوْ دُعَى لَهُ فَجَعَلَتْ أَتَتَّبِعُهُ فَأَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ لِمَا أَمَرَهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ.

عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ عِنْدَهُ دُبَاءً يُقَطِّعُ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ نُكْثِرُ بِهِ طَعَامَنَا.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنِّي خِيطَا دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَطْعَامٍ صَنَعًا فَقَالَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبْزًا مِّنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَاءٌ وَقَدِيدٌ.

بدن پر بھی لگایا کرو کیونکہ وہ ایک مبارک درخت سے نکلتا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زیتون کا تیل کھایا کرو اور بدن پر بھی لگایا کرو کیونکہ وہ مبارک درخت سے نکلتا ہے۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما اپنے والد کے واسطے سے اسی طرح کا قول نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کدو پسند فرماتے تھے پس جب آپ کے لیے کھانا لایا گیا یا آپ کھانے کے لیے بلائے گئے تو میں تلاش کر کے کدو آپ کے سامنے رکھتا تھا کیونکہ مجھے علم تھا کہ آپ اسے پسند کرتے ہیں۔

حضرت حکیم بن جابر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ تو میں نے آپ کے پاس کدو دیکھے جنہیں آپ کاٹ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہم حضرت عبداللہ بن ابوطلحہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا گیا۔ آپ کے سامنے جو کی روٹی اور شوریا جس میں کدو اور (نک) لگا کر (سکھایا ہوا گوشت تھا حاضر کیا گیا

میں نے زید بن اسلم سے روایت کی

قَالَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَعُ الدُّبَّاءَ حَوَالَى الْقُصْعَةِ فَلَمْ أَمَلْ أَحَبُّ الدُّبَّاءِ مِنْ يَوْمَئِذٍ -

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحُلَاءَ وَالْعَسَلَ -

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَرَّبَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَأَكَلَ مِنْهُ شَعْرًا إِلَى الصَّلَاةِ وَمَا تَوَضَّأَ -

.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَكَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِوَاءً فِي الْمَسْجِدِ -

عَنِ الْمُغْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ضِفْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَتَى بِجَنْبٍ مَشْوِيٍّ شَعْرًا أَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَجْرِي بِهَا مَتَهُ قَالَ فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَالْقَى الشَّفْرَةَ فَقَالَ مَا لَكَ قَرِيبَتْ يَدًا قَالَ وَكَانَ شَارِبًا قَدْ دَوِيَ فَقَالَ لَهُ أَقْصُهُ لَكَ عَلَى سِوَالٍ أَوْ قُصِّهِ عَلَى سِوَالٍ -

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرَفَعَ إِلَيْهِ الدَّمَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَهَشَّ مِنْهَا -

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پیالے کے کناروں سے کدو تلاش کر رہے تھے۔ میں اس دن سے مسلسل کدو پسند کرتا ہوں -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد پسند فرماتے تھے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (بکری کا) بھنا ہوا پہلو پیش کیا آپ نے اس سے کھایا اور پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے اور اپنے وضو نہیں فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں بھنا ہوا گوشت کھایا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (کسی کا) ہمان ہوا۔ آپ کے سامنے بھنا ہوا پہلو پیش کیا گیا۔ آپ نے چھری لے کر اس سے میرے لیے کاٹنا شروع کیا۔ اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اگر نماز کے وقت کی اطلاع دی تو آپ نے چھری رکھ دی اور فرمایا اسے کیا ہوا اس کے دونوں ہاتھ خاک آلودہ ہوں (یہ محبت بھرا کلمہ ہے بدعا نہیں) راوی کہتے ہیں میری مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں آپ نے فرمایا لاؤ میں مسواک رکھ کر کاٹ دوں یا تم خود مسواک رکھ کر کاٹ لو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور اس میں سے آپ کو شانہ (بازو) پیش کیا گیا اور یہ آپ کو مرغوب تھا آپ نے اسے دانتوں سے توڑ کر کھایا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اکبری کا، بازو مرغوب تھا راوی کہتے ہیں اور آپ کو اسی میں زہر ملا کر دیا گیا، صحابہ کا گمان تھا کہ یہودیوں نے آپ کو زہر ہر دیا تھا۔

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہانڈی پکائی آپ بازو پسند فرماتے تھے میں نے آپ کو بازو دیا پھر فرمایا مجھے اور بازو دو، میں نے دیا پھر فرمایا مجھے اور بازو دو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکبری کے کتنے بازو ہوتے ہیں (یعنی درہی بازو ہوتے ہیں) اردوہ میں نے آپ کو پیش کر دیئے، تو آپ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تو خاموش رہتا تو جب تک میں تجھے کہتا رہتا تو دیتا رہتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بازو کا گوشت زیادہ پسند نہیں تھا ان کے خیال کے مطابق، لیکن چونکہ آپ کبھی کبھی گوشت پاتے تھے اور بازو جلدی پک جاتا ہے اس لیے آپ اس کی طرف جلدی فرماتے۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ”بے شک پشت کا گوشت بہت اچھا ہوتا ہے“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”سرکہ اچھا سالن ہے“

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تیرے پاس (کھانے کے لیے) کوئی چیز ہے میں نے عرض کیا صرٹ خشک روٹی اور سرکہ ہے آپ نے فرمایا جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں ہوتا۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ قَالَ وَسَعَرٌ فِي الذِّرَاعِ وَكَأَزْ يَرَى أَنَّ إِلَيْهِ هُوْدَ سَمُوهُ

عَنْ أَبِي عَبِيدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ طَبَخْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِدْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ فَنَأَوَّلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَأَوَّلِي الذِّرَاعَ فَمَا أَوْلَتْهُ شَعْرًا قَالَ نَأَوَّلِي الذِّرَاعَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَمْ لِلشَّاةِ مِنْ ذِرَاعٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ مَرَرْتُ لَنَا وَلَنِي الذِّرَاعُ بَعْدَ ذِرَاعٍ مَا دَعَوْتُ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَتْ الذِّرَاعُ أَحَبَّ إِلَيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْكَذْبُ كَانَ لَا يَجِدُ اللَّهُمَّ إِلَّا غِبًا وَكَانَ يَعْجَلُ إِلَيْهَا لَا تَهَا أَجْعَلُ نَضْجًا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَطْيَبَ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَالَ نَحْمُ الْإِذَا مِ الْخَلِّ

عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْدَدَ لَكَ شَيْءٌ فَقُلْتُ لَا إِلَّا خُبْزًا بِرُيَاسٍ وَخَلٌّ فَقَالَ هَاتِي مَا أَقْسَمْتُكَ مِنْ أَدْمٍ فِيهِ خَلٌّ

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسری عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح ثرید کو دوسرے کھانوں پر گوشت اور روٹی ملا کر مجموعہ تیار ہوتا ہے اسے ثرید کہتے ہیں" حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسری عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح ثرید کو دوسرے کھانوں پر۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے پیر کا ٹکڑا کھایا اور وضو فرمایا امرت ہاتھ دھونے کو بھی وضو کھا جاتا ہے اور وضو نہیں دہرایا اس لیے یا تو آپ صحت ہاتھ مبارک دھوئے، یا ویسے ہی تازہ وضو فرمایا پھر دوبارہ ادا کیا کہ آپ کبریٰ کے بازو کا کچھ گوشت کھایا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا (سے شادی) پر کھجوروں اور ستو سے دلیب کیا۔

حضرت عبید اللہ بن علی اپنی دادی حضرت سلمیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت امام حسن، حضرت ابن عباس اور حضرت ابن جعفر رضی اللہ عنہم ان کے پاس آئے اور کہا ہمارے لیے وہ کھانا تیار کریں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا۔ اور اسے آپ چاہت سے تناول فرماتے تھے انہوں (حضرت سلمیٰ) نے فرمایا: میرے بیٹے! آج تو وہ کھانا خوشی سے نہیں کھائے گا۔ عرض کیا کیوں نہیں (یعنی ضرر کھائیں گے) آپ ہمارے لیے وہ (کھانا) پکائیں اس پر حضرت سلمیٰ نے غھوڑے سے جو لے کر ان کو پیسا اور ہنڈی میں ڈال دیا پھر اس میں کچھ زیتون کا تیل ڈالا۔ اور کچھ سیاہ مرچ مصالحے کوٹ کر اس میں ڈالے۔ اور پھر یہ کھانا، ان کے قریب کرتے ہوئے فرمایا یہ وہ کھانا ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے اور خوشی سے کھاتے تھے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّه رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مِنْ ثَوْبٍ أَقِطَ ثُمَّ رَأَاهُ أَكَلَ مِنْ كَتْفِ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوْلَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِثَمَرٍ وَ سَوِيقٍ.

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَدِّهِ سَلَمَى أَنَّ الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ وَابْنَ عَمِيٍّ ابْنِ وَابْنَ جَعْفَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ اتَّوْهَأَ فَقَالُوا لَهَا اصْنَعِي لَنَا طَعَامًا مِمَّا كَانَ يُعْجِبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحْسِنُ أَكْلَهُ فَقَالَتْ يَا بَنِيَّ لَا تَشْتَعِبِيهِ الْيَوْمَ قَالِ بَلَى اصْنَعِيهِ فَقَامَتْ فَأَخَذَتْ شَيْئًا مِنَ الشَّعِيرِ فَطَحَنَتْهُ ثُمَّ جَعَلَتْ فِي قِدْرٍ وَصَبَّتْ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ زَيْتٍ وَدَقَّتِ الْفُلْفُلَ وَالشَّوَابِلَ فَفَرَّغَتْ بَشَّةً إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ هَذَا مِمَّا كَانَ يُعْجِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحْسِنُ أَكْلَهُ.

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِنَا فَذَبَحَنَا لَهُ شَاةً فَقَالَ كَاثَمُهُمْ وَعَمِلُوا أَتَانَا حَيْثُ اللَّحْمُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِثْ رُطْبٍ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ شَوَّضَا لِبَاطُنَيْهِمَا وَصَلَّيَا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَتْهُ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْ عِلَاقَةِ الشَّاةِ فَأَكَلَ كُلُّهُمْ صَلَّى الْعَصَمَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

عَنْ أُمِّ الْمُؤَذِّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُحَلَّقَةٌ وَقَالَتْ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَا كُلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَهْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقَةٌ قَالَتْ فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ مِنْ هَذَا فَأَصِيبُ فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيَنِي فَيَقُولُ أَعِنْدَكَ غَدَاءٌ فَقَوْلُ لَا قَالَتْ فَيَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَتْ وَأَتَانَا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے تو ہم نے آپ کے لیے بکری ذبح کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (اپنے صحابہ کرام) سے فرمایا گو یا کہ یہ (بکرہ والے) جانتے ہیں کہ ہمیں گوشت پسند ہے اس حدیث میں اور بھی واقعہ ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور میں آپ کے ہمراہ تھا آپ ایک انصاری عورت کے گھر داخل ہوئے تو اس نے آپ کے لیے بکری ذبح کی۔ آپ نے اس سے کچھ کھایا پھر وہ آپ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک تھال لے کر آئی تو آپ نے اس میں سے بھی کچھ کھایا اور پھر ظہر (کی نماز) کے لیے وضو فرمایا اور نماز پڑھی جب آپ واپس تشریف لائے تو وہ (انصاری عورت) آپ کے خدمت میں بکری کا بقیہ گوشت لائی آپ نے اسے کھایا اور دوبارہ

حضرت ام منذر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ میرے ہاں تشریف لائے! ہمارے ہاں کھجور کے کچھ خوشے ٹٹے ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوریں کھانی شروع کر دیں جب حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی کھانے لگے تو آپ نے فرمایا اے علی! تو نہ کھا کیونکہ تو ابھی تک کمزور ہے۔ (یعنی آپ کا معدہ ابھی اسے قبول نہیں کرتا) حضرت ام منذر کا بیان ہے کہ پھر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے رہے (راوی کہتی ہیں) پھر میں نے ان کے لیے چھندرا در جو کو ملا تو آپ نے فرمایا اے علی! اس سے کھائیں کیونکہ تمہارے لیے بہت موافق ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس (کچھ دن چڑھے) تشریف لاتے اور فرماتے کیا تیرے پاس اس وقت کا کھانا ہے آپ فرماتی ہیں، میں عرض کرتی نہیں تو آپ فرماتے

يَوْمًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَهْدَيْتَ لَنَا هَدِيَّةً قَالَ وَمَا هِيَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ أَمَا إِنِّي أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثَغَرُ أَكَلِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ فَوَضَعَهَا عَلَى تَمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ هَذِهِ إِذَا مَرَّ هَذِهِ فَأَكَلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ الثُّفُلُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي مَا بَقِيَ مِنَ الطَّعَامِ

بَابُ مَلْجَأٍ فِي صِفَةِ وَضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الطَّعَامِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ الطَّعَامُ فَقَالُوا أَلَا خَاتِيكَ بِوَضُوءٍ قَالَ إِنَّمَا أُهْرْتُ بِالْوَضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ

وَعَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَائِطِ فَأَنَّى بِطَعَامٍ فَيَقِيلُ لَمْ أَلَا تَتَرَضَّاءُ فَقَالَ أَصَلَّى فَأَتَوَضَّاءُ

عَنْ سَمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ أَنَّ بَرَكَتَ الطَّعَامِ الْوَضُوءُ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں نے روزے کی نیت کر لی۔ پھر ایک دن آپ ہمارے ہاں تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں کہیں سے، تحفہ آیا ہے تو آپ نے فرمایا وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا ”کھجور کا حلو“ آپ نے فرمایا میں صبح سے روزہ دار ہوں پھر حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لیا اور اس پر کھجور رکھ کر فرمایا یہ کھجور اس کا (روٹی کا) سالن ہے اور پھر تناول فرمایا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گوشت کھاتے، پسند تھا۔ حضرت عبداللہ (راوی) کہتے ہیں (گوشت سے مراد) ہنڈیا کا بقیہ ہے

کھانا کھانے کے لیے وضو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا سے (باہر) تشریف لائے تو آپ کو کھانا پیش کیا گیا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم آپ کے لیے وضو کا پانی نہ لائیں؟ آپ نے فرمایا مجھے اس وقت وضو کا حکم ہے جب میں نماز کا ارادہ کرے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا سے (باہر) تشریف لائے تو آپ کو کھانا پیش کیا گیا اور عرض کیا گیا کیا آپ وضو نہیں فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا کیا میں نماز پڑھنے لگا ہوں کہ وضو کروں؟

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے تورات شریف میں پڑھا کہ کھانا کھانے کے بعد وضو کرنے میں برکت ہے یہ بات میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی

ف۔ اس سے معلوم ہوا کہ نفل روزے کی نیت زوال سے پہلے سے کیا جاسکتی ہے۔

ف۔ نفل روزہ ضرورت کے تحت توڑا جاسکتا ہے اور پھر اس کی قضا واجب ہے۔

اور جو کچھ تورات میں پڑھا تھا آپ کو سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانے سے پہلے اور بعد وضو کرنا، (یعنی ہاتھ دھونا کھانے کی برکت ہے۔

کلمات شریفہ کھانے سے پہلے اور بعد

حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے تو آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ میں اس سبب آغاز کے لحاظ سے بہت بابرکت اور آخر کے لحاظ سے نہایت بے برکت کھانا (کبھی) انہیں دیکھا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا جب ہم نے کھاتے وقت بسم اللہ پڑھی (لیکن) پھر اسے آدمی نے کھانا شروع کیا جس نے بسم اللہ پڑھی چنانچہ اس کے ساتھ شیطان نے کھایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے لگے اور بسم اللہ پڑھنا بھول جائے (تو جب یاد آئے) یہ الفاظ کہ ”بسم اللہ اولہ و آخرہ“ میں اس کھانے کے اول و آخر میں اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہو۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ کے پاس کھانا رکھا ہوا، تھا آپ نے فرمایا بیٹے! قریب ہو جا اور اللہ کا نام لے کر دائیں ہاتھ سے اور اپنے آگے سے کھا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ کلمات فرماتے۔ الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا و جعلنا مسلمین تمام تشریفین اللہ کے لیے میں جس نے ہمیں کھانا کھلایا پانی پلایا اور مسلمان بنایا

وَ أَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ فَتَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَتُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ۔
بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَ مَا يَفْرُغُ مِنْهُ۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَضْرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَلَمْ أَسْمِ طَعَامًا كَانَ أَعْظَمَ بَرَكَتًا مِنْهُ أَوَّلَ مَا أَكَلْنَا وَلَا آخِرًا بَرَكَتًا فِي آخِرِهِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ هَذَا قَالَ إِنْ أَذْكَرْنَا اسْمَ اللَّهِ حِينَ أَكَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ أَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللَّهَ تَعَالَى فَالْكَ مَعَ الشَّيْطَانِ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلْتُمْ أَحَدُكُمْ فَتَنَسَّى أَنْ يَذْكَرَ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى طَعَامِهِ ذَلِكُمْ يَنْقُلُ بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَالْآخِرَةَ۔

.....

عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ فَقَالَ ادْنُ يَا بَنِي فَسَمِّ اللَّهَ تَعَالَى وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُولُ الْحَمْدُ
لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مَبَارَكًا فِيهِ غَيْرُ مُرَدِّجٍ
وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ رَبَّنَا.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الطَّعَامَ
فِي سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَكَذَّبَهُ
بِلَقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَكُنَّا كُمْ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللَّهَ لَا يُرْضِي عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ
أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيُحْمَدَ عَلَيْهِمَا.

بِأَمَّا جَاءَ فِي قَدَحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْرَجَ
إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَتَدَاخَ
خَشَبٌ غَيْظًا مُضْتَبِّبًا بِحَدِيدٍ فَقَالَ يَا ثَابِتُ
هَذَا أَفْتَدَاخُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ
سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِهَذَا الْقَدَحِ الشَّرَابَ كُلَّهُ الْمَاءُ وَ
التَّيِّبُ وَالْعَسَلُ وَاللَّيْنُ.

بِأَمَّا جَاءَ فِي صِفَةِ فَالْكَهْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے دسترخوان اٹھا دیا جاتا
(یعنی آپ کھانے سے خارج ہو جاتے) تو آپ فرماتے: تمام
تقریبیں اللہ کے لیے ہیں بہت زیادہ پاکیزہ اور مبارک جسے
نہ چھوڑا جائے اور نہ اس سے بے پروا ہی برتی جائے اور وہ ہمارا رب ہے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اپنے چھ صحابہ کرام کی مجلس میں کھانا تناول فرما رہے
تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور اس (کھانے کو) در تقوں میں ہی کھا گیا۔
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ شخص بسم اللہ پڑھتا
تو یہ کھانا تم سب کو کافی ہوتا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اس
شخص سے راضی ہوتا ہے جو ایک لقمہ کھانے یا ایک گھونٹ
پانی پینے پر (بھی) اس کا شکر ادا کرتا ہے۔

پیالہ مبارک

حضرت ثنایت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت
انس رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکڑی کا ایک موٹا پیالہ لا
کر دکھایا جس میں لوہے کے پترے لگے ہوئے تھے
اور فرمایا اے ثابت! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
پیالہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
اس پیالہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی نمید
جس پانی میں کھجوریں ڈالی گئی ہوں، شہد اور دودھ پلایا۔

پھل تناول فرمانا

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے
ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ترکھجور کے ساتھ خرلوزہ

الْقِتَاءَ بِالرُّطْبِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْبُطِيخَ بِالرُّطْبِ.

عَنْ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْخَرْبِزِ وَالرُّطْبِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ الْبُطِيخَ بِالرُّطْبِ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا قَوْلَ الشَّامِ جَاءُوا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مَدِينَتِنَا اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَخَلِيلُكَ وَرَأْيِي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَرَأْيِي دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَرَأْيِي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ قَالَ شَمَّ يَدْعُوَا أَصْغَرَ وَلَبِيدِ يَرَاهُ فَيُعْطِيهِ ذَلِكَ الشَّامَ.

عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعْوِذٍ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ بَعَثَنِي مَعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطْبٍ وَعَلَيْهِ أَجْرٌ مِنْ قِتَاءٍ نَزَعِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْقِتَاءَ فَاتَيْنَاهُ بِهِ وَعِنْدَهُ حَلِيَّةٌ قَدْ قَدِمَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَمَلَأَ يَدَا فَا عَطَانِيهِ وَعَنْهَا قَالَتْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطْبٍ وَأَجْرٍ

تناول فرمایا کرتے تھے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بیشک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم، ترکھجور کے ساتھ ترلوز، تناول فرمایا کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خرلوزہ اور ترکھجور (کھانے میں) جمع کرتے ہوئے دیکھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ترکھجور کے ساتھ ترلوز تناول فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب لوگ نیا پھل دیکھتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کرتے۔ آپ اسے لے کر یہ دعا کرتے "اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت فرما ہمارے مدینہ، صاع اور مدین برکت دے۔" اے اللہ! اور مدینہ کا وزن کرنے کے دویمانے میں، اے اللہ! بیشک ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل ہیں اور میں تیرا بندہ اور نبی ہوں۔ انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی اور میں تجھ سے مدینہ طیبہ کے لیے اتنی جتنی انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی اور اس کی مثل، دعا کرتا ہوں (راوی کہتے ہیں) آپ پھر کسی چھوٹے بچے کو جو سامنے نظر آتا، بلا کر وہ پھل دے دیتے۔

حضرت ربیع بنت معوذہ فرماتی ہیں: مجھے (میرے چچا) معاذ بن عفرأ نے تازہ کھجوروں کا ایک تھال دے کر بھیجا جس کے اوپر دوئیں دار خرلوزے رکھے ہوئے تھے۔ میں یہ تھال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئی کیونکہ آپ کو خرلوزے پسند تھے۔ آپ کے پاس اس وقت بحرین سے آئے ہوئے بہت سے زلیور رکھے ہوئے تھے۔ اس میں سے آپ نے ہاتھ بھر کر مجھے دیا۔ حضرت ربیع بنت معوذہ رضی

رُعِبَ فَأَعْطَانِي مِلًّا كَفَيْتُ حُلِيًّا أَوْ تَلَتَ
ذَهَبًا.

اللہ عنہما سے فرماتی ہیں :- میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تازہ کھجوروں کا ایک تنال جس کے اوپر چھوٹے چھوٹی روئیں والے خربوزے تھے، لے کر آئی تو آپ نے مجھے ہاتھ بھر کر زئیورات دیئے یا (راوی نے کہا کہ) سونا دیا۔

مشروبات مبارکہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈا اور میٹھا پانی زیادہ پسند تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :- میں اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما کے ہاں گئے۔ آپ، دودھ کا ایک برتن لائیں جس میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا۔ (حضرت ابن عباس) آپ کی دائیں جانب تھا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما آپ کی بائیں جانب۔ آپ نے مجھ سے فرمایا "پینے کا حق تیرا ہے لیکن اگر تو چاہے تو حضرت خالد کو ترجیح دے سکتا ہے" میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کے بقیہ پر کسی دوسرے کو ترجیح نہیں دوں گا" پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کو اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے تو وہ یہ دعا پڑھے - اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت دے اور ہمیں اس میں برکت پیدا فرما اور اس سے زیادہ عطا فرما۔" پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودھ کے سوا اور کوئی ایسی چیز نہیں جو کھانے اور پانی (دونوں کی جگہ) کفایت کرتی ہو۔

پانی نوش فرمانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :- بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی

بِأَمَّا جَاءَ فِي صِفَةِ شَرَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلْوُ الْبَارِدُ.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَجَاءَتْنَا بِإِنَاءٍ مَمْلَأٍ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى يَمِينِهِ وَخَالِدٌ عَلَى شِمَالِهِ فَقَالَ لِي الشَّرْبَةُ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ أَثَرْتُ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا كُنْتُ لِأَوْثِرَ عَلَى سُورِكَ أَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَاطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَسَقَاهُ اللَّهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِي مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرَ اللَّبَنِ

بِأَمَّا جَاءَ فِي صِفَةِ شَرَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زُهْنَمَ

وَهُوَ قَائِمٌ

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا
وَقَائِمًا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
سَقَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْرٍ
فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ

عَنِ الزَّيَالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ أَتَى
عَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمُ يَكُونُ مِنْ مَاءٍ وَهُوَ
فِي الرَّحْبَةِ وَآخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَغَسَلَ يَدَيْهِ
وَمَضْمَعَهُ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ
وَذَرَأَعَيْهِ وَرَأْسَهُ شَرِبَ مِنْهُ
وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءٌ مَنْ لَمْ
يُحَدِّثْ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّ

عَنِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا
إِذَا شَرِبَ وَيَقُولُ هُوَ أَمْرٌ وَأَمْرٌ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا شَرِبَ
تَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ
جَدِّهِ كَبِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَتْ دَخَلَ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ
مِنْ فِي قِرْبَةٍ مَعْلَقَةٍ قَائِمًا فَقَفِضَتْ إِلَيْهَا
فَقَطَعَتْهُ

ف: پانی کی کمی یا زیادتی کی بنا پر ایسا جانواز کے لیے کبھی ایسا کرتے در نہ عادت مبارک تین مرتبہ سانس لینے کی تھی اور یا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے

کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد
کے واسطے سے اپنے دارا سے روایت کرتے ہیں۔
کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے اور بیٹھے
(دونوں حالتوں میں) پانی پیئے دیکھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آب زمزم پیش کیا
تو آپ نے کھڑے ہو کر پیا۔

حضرت زبال بن سبرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔
حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ دارا لقضا، میں تشریف فرما
تھے کہ آپ کے پاس پانی کا ایک کوزہ لایا گیا۔ آپ
نے اس سے چلو بھر کر ہاتھوں کو دھویا، کلی کی، ناک
میں پانی ڈالا، چہرے، بازوؤں اور سر مبارک کا مسح کیا
اور پھر باقی پانی کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا
یہ اس شخص کا وضو ہے جو بے وضو نہ ہو اور میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور
صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے تین سانس لیتے اور فرماتے
یہ زیادہ خوشگوار اور سیراب کرنے والا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے دو مرتبہ سانس لیتے۔

ف:

حضرت عبد الرحمن بن ابوعمرہ رضی اللہ عنہ اپنی دادی
حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتی
ہیں) "حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو
آپ نے ٹکے ہوئے ایک مشکیزے سے کھڑے ہو کر پانی
پیا۔ پھر میں نے مشکیزے کا منہ رکھ کر بطور تبرک اپنے پاس رکھ لیا۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے

حضرت ثمامہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-
حضرت انس رضی اللہ عنہ (پانی پیئے وقت) تین مرتبہ سانس
لیتے اور فرماتے:-

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم (مجھ) تین سے مرتبہ سانس
لیتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے
گھر تشریف لے گئے۔ اور آپ نے ٹھکے ہوئے ایک
مشکیزے سے کھڑے ہو کر مشکیزے کا منہ
کاٹ لیا۔

حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا اپنے والد حضرت
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتی ہیں کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی کبھی) کھڑے ہو کر پانی نوش
فرماتے تھے۔ (ف)

خوشبو لگانا

حضرت موسیٰ اپنے والد حضرت انس بن مالک
(رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں (انہوں نے
فرمایا) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شیشی
تھی جس سے آپ خوشبو لگا کرتے تھے۔

حضرت ثمامہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ خوشبو رکے
تھفے سے انکار نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے
کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو (کا تحفہ) رد نہیں
کرتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:-
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین چیزیں"

(ف) ضرورت کے تحت اور بیان جواز کے لیے کبھی کبھی کھڑے ہو کر پانی پیئے ورنہ آپ کا معمول، بیٹھ کر پانی پینا تھا

(استہجم)

عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَتَنَفَّسُ
فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا وَزَعَمَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ
فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى
أُمِّ سُلَيْمٍ قَرِيبَةً مُعَلِّقَةً فَشَرِبَ مِنْ قَمَرِ
الْقَرِيبَةِ وَهُوَ قَائِمٌ فَقَامَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ
إِلَى رَأْسِ الْقَرِيبَةِ فَقَطَعَتْهَا.

عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ بِنِ أَبِي وَقَاصٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَشْرَبُ قَائِمًا.

بِأَمَّا جَاءَ فِي تَعْطُرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَّةٌ يَتَطَيَّبُ
مِنْهَا.

عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا
يَرُدُّ الطَّيِّبَ وَقَالَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ
الطَّيِّبَ.

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ

یعنی تکیہ، تیل و خوشبو اور دودھ لینے سے انکار نہیں کرنا چاہیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہرایا مردوں کی خوشبو وہ سے جس کی بو ظاہر اور رنگ چھپا ہوا ہو اور عورت کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور نمک حضرت ابوثمان ہمدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو ریحان (خوشبو) دی جائے تو انکار نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ وہ جنت سے آئی ہے۔

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ (راوی کہتے ہیں) پھر حضرت جریر نے اپنی چادر اتار دی اور صرف تہ بند میچلے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے (چادر کو) لے لو اور ساتھ ہی قوم سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا میں نے حضرت جریر سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا البتہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں ہمیں جو خبر ملی ہے۔ (یعنی حضرت یوسف علیہ السلام سے مقابلہ نہیں)

انذار گفتگو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، تمہاری طرح لگاتار گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ (ایسا) صاف صاف اور جدا جدا کلام فرماتے کہ پاس بیٹھنے والا اسے یاد کر لیتا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک) بات کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ وہ آپ سے سمجھی جاسکے

لَا تَرُدُّ الْوَسَائِدُ وَالذُّهْنُ وَالطَّيِّبُ وَاللَّبَنُ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيِّبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ كَوْنُهُ وَطَيِّبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ كَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ.

عَنْ أَبِي عَثْمَانَ التَّهْدِيتِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمْ الرِّيحَانَ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ.

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عُرِضْتُ بَيْنَ يَدَيْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاتَّقَى جَرِيرٌ سَادَ آءَهُ وَ مَشَى فِي إِزَارِهِ فَقَالَ لَهُ خُذْ رِدَآءَكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلْقَوْمِ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَحْسَنَ صُورَةً مِنْ جَرِيرٍ إِلَّا مَا بَلَغْنَا مِنْ صُورَةِ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

بِأَيْفٍ كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هَذَا وَلَكِنَّهُ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيْنَ فَصْلٍ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيدُ الْعِلْمَةَ ثَلَاثًا لَتَعْقَلَ عَنْهُ.

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ خَالِي هِنْدَ ابْنَ أَبِي هَالَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ وَصَافًا قُلْتُ صِفْ لِي مِنْ طَلِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاصِلَ الْأَحْزَانِ ذَا أَلْسَمِ الْفِكْرَةِ لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ طَوِيلَ السَّكَنَةِ لَا يَتَكَلَّمُ فِي غَيْرِ حَاجَةٍ يَفْتَتِحُ وَالْكَلَامَ وَيَخْتِمُهُ بِأَشْدَاقِهِ وَيَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ كَلَامُهُ فَصْلٌ لَا فَضُولٌ وَلَا تَقْصِيرٌ لَيْسَ بِالْجَانِي وَلَا الْمُهَيَّنَّ يُعْظِمُ النِّعَمَةَ وَإِنْ دَقَّتْ لَا يَذُمَّ مِنْهَا شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَذُمَّ ذَوَاقًا وَلَا يَمْدَحُهُ وَلَا تُغَضِبُهُ الدُّنْيَا وَلَا مَا كَانَ لَهَا فَإِذَا تَعَدَّى الْحَقُّ لَمْ يَقُمْ لِعُضْبِهِ شَيْءٌ حَتَّى يَنْتَصِرَ لَهُ يَغْضِبُ لِنَفْسِهِ وَلَا يَنْتَصِرُ لَهَا إِذَا اْمْتَسَّاهُ أَشَاءَ بِكَفِّهِ كُلَّهَا وَإِذَا اْتَعَجَبَ قَلْبُهَا وَإِذَا تَحَدَّثَ اْتَصَلَ بِهَا وَضَرَبَ بِرَاحَتِهِ الْيُمْنَى بَطْنَهَا مِنْهُ الْيُسْرَى وَإِذَا غَضِبَ اَعْرَضَ وَأَشَاحَ وَإِذَا فَرِحَ عَضَّ طَرْفَهُ جُلُّ ضَحِكِهِ التَّبَسُّمُ يَفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي ضَحِكِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ فِي سَاقِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ

حضرت حسن بن علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مطہرہ سے خوب واقف تھے، آپ کی گفتگو کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت غمگین اور متفکر رہتے اور آپ کو (کسی وقت بھی) چین نہیں ہوتا تھا۔ آپ کی خاموشی دراز تھی اور بغیر ضرورت گفتگو نہیں فرماتے تھے۔ آپ کے کلام کی ابتداء اور انتہا منہ بھر کر (واضح) ہوتی اور جامع کلام فرماتے۔ آپ کا کلام مفصل ہوتا (لیکن) نہ ضرورت سے زیادہ اور نہ کم۔ آپ نہ تو سخت طبیعت تھے اور نہ دوسروں کو ذلیل کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت کی قدر فرماتے اگرچہ تھوڑی ہی ہو۔ آپ کسی نعمت کو برا نہیں سمجھتے تھے۔ کھانے پینے کی چیزوں کا نہ تو برائی کرتے اور نہ تعریف۔ آپ کو دنیا اور اس کا مال و متاع غضب ناک نہیں کرتا تھا۔ جب (کہیں) احمق بات سے تجاوز کیا جاتا تو کوئی چیز آپ کے غصے کو ٹھنڈا نہ کر سکتی جب تک آپ اس کا انتقام نہ لے لیتے۔ آپ اپنی ذات کے لیے نہ ناراض ہوتے اور نہ انتقام لیتے۔ آپ پورے ہاتھ سے اشارہ فرماتے اور جب خوش ہوتے تو ہاتھ اٹھ لیتے جب گفتگو فرماتے تو انہیں ہتھیلی بائیں ہاتھ کے لگوٹھے کے پیٹ پر مارتے۔ جب آپ کو غصہ آتا تو منہ پھیر لیتے اور کینہ کش ہو جاتے جب آپ خوش ہوتے آنکھ مبارک بند فرما لیتے آپ کی ہنسی عام طور پر مسکراہٹ ہوتی اور اوروں کی طرح سفید اور چمکدار دانت مبارک ظاہر ہوتے۔

تَبَسُّمُ فَرَمَانَا

حضرت جابر بن سمیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیوں میں قدرے باریکی تھی۔ اور آپ کی ہنسی مبارک صرف تبسم ہوتی تھی جب میں آپ

إِلَّا تَبَسُّمًا فَكُنْتُ إِذَا انْظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ
الْحَلُّ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِالْحَلِّ.

عَنْ عَبْدِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ
مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَثِيرًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ صَنِيعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا تَبَسُّمًا.

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي
لَأَعْلَمُ أَوَّلَ رَجُلٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَآخِرَ
رَجُلٍ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ أَعْرِضُوا عَلَيْهِ صِغَارَ
ذُنُوبِهِمْ وَتُخْبَأُ عَنْهُ كِبَارُهَا فَيُقَالُ
لَهُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَهُوَ
مُقَرَّرٌ لَا يُنْكِرُ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِهَا
فَيُقَالُ أَعْطَوْهُ مَا كَانَ كُلُّ سَيِّئَةٍ عَمِلَهَا
حَسَنَةً فَيَقُولُ إِنِّي ذُنُوبًا مَا أَرَاهَا
هَلْهَا قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَقَدْ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَنِيعَكَ حَتَّى بَدَأَتْ نَوَاجِذُكَ.

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ مَا حَبَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْهُدَا سَلَمْتُ وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا
صَنِيعَكَ.

عَنْ جَرِيرِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا
حَبَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْهُدَا سَلَمْتُ وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا

کو دیکھتا تو آپ کی چشمہائے مبارک سر سر لگائے
بغیر سر مگنیں معلوم ہوتیں۔

حضرت عبدالحارث بن جزء فرماتے ہیں۔ میں
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر تبسم فرماتے
والا کوئی نہیں دیکھا۔

حضرت عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی صرف مسکراہٹ
ہوتی تھی۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں، سب سے پہلے جنت
میں داخل ہونے والے آدمی کو بھی جانتا ہوں اور اس کو
بھی جو جہنم سے سب سے آخر میں نکلے گا۔ قیامت کے
دن ایک آدمی (اللہ تعالیٰ کے دربار میں) کو لایا جائے گا حکم
ہوگا۔ اس کے سامنے اس کے صغیرہ گناہ پیش کرد اور کبیرہ
گناہ چھپائے جائیں۔ پھر اسے کہا جائے گا کیا تو نے
نفاق دن، ایسا ایسا عمل کیا ہے؟ وہ بغیر کسی انکار کے
اقرار کرے گا اور کبیرہ گناہوں (کے سبب) سے ڈر رہا
ہوگا۔ پھر حکم ہوگا اس کو سر برائی کے بدلے ایک نیکی
دے دو کہے گا میرے کچھ اور گناہ بھی ہیں جنہیں میں
یہاں نہیں دیکھ رہا۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں
نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اس بات پر) انہیں پڑے
یہاں تک کہ آپ کے سامنے کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
جب سے میں اسلام لایا مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے (گھر میں حاضر ہونے سے) نہیں روکا جب بھی
آپ مجھے دیکھتے تو مسکرا دیتے۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب سے
میں مسلمان ہوا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
(گھر میں بھی حاضر ہونے) سے نہیں روکا اور آپ

تَبَسَّمَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي
لَأَعْرِضُ أَخِيرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا وَجَارِجًا يُخْرِجُ
مِنْهَا زَحْفًا فَيَقَالُ لَهُ انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ
قَالَ فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَيَجِدُ
النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيَرْجِعُ
فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ
فَيُقَالُ لَهُ أَتَدْكُرُ الرِّمَانَ الَّذِي كُنْتَ
فِيهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ تَمَنَّتَ قَالَ
فَيَتَمَنَّى فَيُقَالُ لَهُ خَانَ لَكَ الَّذِي تَمَنَّيْتَ
وَعَشْرَةَ أَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ يَقُولُ
الْأَسْخَرُ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنِّي
بَدَأْتُ بِأَبْتِهِ لِيُرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَهُ رَجُلُهُ فِي
الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى
ظَهْرِهَا قَالَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ قَالَ
سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا
لَهُ مُقَرَّبِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ
ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثًا وَاللَّهُ أَكْبَرُ
ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي
فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ
ضَحِكَ فَقُلْتُ لَهُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا
صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ

جب بھی مجھے دیکھتے تبسم فرماتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں،
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس شخص کو جانتا ہوں
جو جہنم سے سب سے آخر میں نکلے گا ایک آدمی سر نیوں
کے بل باہر آئے گا اس سے کہا جائے گا یا جنت میں
داخل ہو جا آپ فرماتے ہیں پھر وہ جنت میں داخل ہونے
کے لیے جائے گا۔ جب دیکھے گا کہ لوگوں نے تمام جگہ
پر کر لی ہے تو واپس آکر عرض کرے گا اے رب! لوگوں نے
اپنی اپنی جگہ سنبھال لی ہے۔ اس سے کہا جائے گا کیا تجھے
اپنا گذشتہ زمانہ (دنیا) یاد ہے وہ کہے گا ہاں رب! کہا
جائے گا تمنا کر (یعنی کچھ مانگ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہیں پھر وہ تمنا کرے گا تو اسے کہا جائے گا تجھے وہ ملے
گا جو تو نے تمنا کی اور اس کے علاوہ دنیا کا دس گنا اور بھی۔ و
عرض کرے گا اے رب! کیا تو مجھ سے استغنا فرماتا ہے حالانکہ
تو بادشاہ ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں میں نے دیکھا
حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت
علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ کے
پاس ایک چارپایہ لایا گیا تاکہ آپ اس پر سوار ہوں۔ آپ نے
رکاب میں پاؤں رکھتے وقت "بسم اللہ" پڑھی جب اس کی
پیٹھ پر سوار ہو گئے تو فرمایا "الحمد للہ" پھر آپ نے فرمایا "وہ
فات پاک ہے جس نے اس کو ہمارے تابع کیا حالانکہ ہم اس
کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف
واپس جانے والے ہیں" پھر آپ نے تین مرتبہ "الحمد للہ" اور
تین بار "اللہ اکبر" پڑھا پھر کہا "اے اللہ! تو پاک ہے بیشک
میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا پس مجھے بخش دے۔ کیونکہ تیرے
سوا بخشنے والا کوئی نہیں" پھر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ مسکرائے
(راوی فرماتے ہیں) میں نے پوچھا اے امیر المؤمنین! آپ کس
وجہ سے ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ایسا ہی کیا اور پھر آپ حضرت علی

مرفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیونکہ ہنسے ہیں؟
آپ نے فرمایا یہ شک تیرا رب بندے سے خوش ہوتا ہے جب
وہ کتا ہے اے رب میرے گناہ بخش دے (کیونکہ) وہ جانتا
ہے کہ میرے سوا کوئی گناہ بخشے والا نہیں۔

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو (جنگ) خندق کے دن دیکھا آپ
(اتنے) ہنسے کہ آپ کے سامنے کے دانت مبارک ظاہر
ہو گئے (حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے حضرت
سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا اس ہنسنے کی کیا وجہ تھی انہوں
نے فرمایا ایک آدمی (کافر) کے پاس ڈھال تھی اور وہ ڈھال
کو ادھر ادھر کر کے اپنا چہرہ چھپاتا تھا (چونکہ) حضرت سعد
رضی اللہ عنہ تیر انداز تھے (اس لیے) آپ نے ایک نیز نکالا
اور جو نبی اس نے سر اٹھایا، اسے دے مارا تیر اس کی پیشانی
پر لگا وہ اٹاگا اور اس کی ٹانگ اٹھ گئی (اس واقعہ پر حضور صلی اللہ
علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے سامنے والے دانت مبارک
نظر آنے میں (حضرت عامر بن سعد نے پوچھا کس بات سے آنحضرت صلی

باب ۳۲ خوش طبعی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے دوکانوں والے!
حضرت محمود بن غیلان (راوی) کہتے ہیں حضرت ابو اسامہ
(راوی) نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے خوش طبعی
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اتنا میل جول رکھتے تھے کہ آپ نے
میرے چھوٹے بھائی سے فرمایا اے ابو عمیر! تیرے میل
لو کی ہوا، ابو عمیر کے پاس میل کا ایک بچہ تھا جو مر گیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ نے اذراہ خوش طبعی دریافت فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام

ضَحِكْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
قَالَ إِنَّ رَبَّكَ لَيَعَجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذْ قَالَ
رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي يَعْلَمُ أَنَّه لَا يَغْفِرُ
الذُّنُوبَ أَحَدٌ غَيْرِي.

عَنْ عَائِشِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ سَعْدُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا لَقَدَرْتُ أَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ
حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ
ضَحْكُهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مَعَهُ تَرَسٌ وَكَانَ
سَعْدُ سَآمِيًّا وَكَانَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا
يَا لَتَرَسٍ يُخْطِي جَبْهَتَهُ فَتَزَعُ لَهُ سَعْدُ
بِسَهْمٍ فَتَدَارِقُ رَأْسَهُ مَا هَ فَلََمْ يُخْطِ
هَذِهِ مِنْهُ يَعْنِي جَبْهَتَهُ وَانْقَلَبَ وَشَالَ
بِرَجْلِهِ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ قُلْتُ مِنْ
أَوْ شَيْءٍ ضَحِكَ قَالَ مِنْ فِعْلِهِ
يَا لَرَجُلٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ مَزَاحِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا يَأْ
ذَا الْأَذْنَيْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ
يَعْنِي يَمَارَحُهُ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِيُخَالِطَنَا حَتَّى يَقُولَ لِأَخِي صَغِيرٍ
يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ التُّغَيْرُ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہم سے خوش طبعی کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں سچی بات ہی تو کہتا ہوں۔
(یعنی باوجود مزاح کے جھوٹی بات نہیں کہتا)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگی۔ آپ نے فرمایا میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کرتا ہوں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ، اونٹنی ہی سے تو پیدا ہوتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی آدمی، جس کا نام زاہر تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جنگل کا تحفہ لایا کرتا تھا۔ جب وہ واپس جانے لگتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بھی اُسے سامان عطا فرماتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زاہر ہمارا دیہاتی ہے اور ہم اس کے شہری ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بہت محبت کرتے تھے (حالانکہ وہ (ظاہر) بد صورت تھا۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور وہ (حضرت زاہر رضی اللہ عنہ) سامان بیچ رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پیچھے سے اس طرح بغل گیر ہو گئے کہ وہ آپ کو نہیں دیکھ رہے تھے انہوں نے کہا کون ہے مجھ چھوڑ دے! (اسی اثنا میں) مڑ کر دیکھا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ پھر انہوں نے نہایت اہتمام سے اپنی پیچھے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے برکت کے لیے ملنا شروع کر دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے اس غلام کو کون خریدتا ہے؟ حضرت زاہر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم آپ مجھے کم قیمت پائیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ کے نزدیک کم قیمت نہیں یا آپ نے فرمایا تم اللہ تمناؤ گے کے نزدیک بیش سے قیمت ہو۔

قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَدْعُنَا قَالِ إِنِّي
لَأَقُولُ الْأَحْقَاثَ دَاعِبُنَا يَحْيَى
ثُمَّ رَحْنَا.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي حَامِلُكَ عَلَى وَلَدٍ
نَاقَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَصْنَعُ بَوْلِي
الْمَنَاقَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ إِلَّا الثَّوْقَ.

وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ
اسْمُهُ ظَاهِرًا وَكَانَ يُهْدِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً مِنَ الْبَادِيَةِ فَيُجْهَرُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ
يُخْرِجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ شَأْنَهُ بَادِيَتَانِ وَنَحْنُ حَاضِرُونَ
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحْيِيهِ وَكَانَ رَجُلًا دَمِيمًا فَاتَاهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيعُ
مَتَاعَهُ فَاحْتَضَنَتْهُ مِنْ خَلْفِهِ وَلَا يُبْصِرُهُ
فَقَالَ مَنْ هَذَا أُرْسِلْنِي فَأَلْتَفَتَ فَعَرَفَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُلَوِّ
مَا أَلْمَسَتْ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ عَرَفَهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَشْتَرِي
هَذَا الْعَبْدَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا
وَاللَّهِ تَجِدُنِي كَأَسَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكِنْ عِنْدَ اللَّهِ لَسْتُ
بِكَاسِدٍ أَوْ قَالَ أَنْتَ عِنْدَ اللَّهِ عَالٍ

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بوڑھی عورت نے بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرمائے آپ نے فرمایا اے فلاں کی ماں! جنت میں کوئی بوڑھی نہیں جائے گی (حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) وہ عورت روتی ہوئی واپس ہو گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کو جا کر بتاؤ کہ وہ بڑھاپے کی حالت میں جنت میں داخل نہیں ہوگی (کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) بے شک ہم نے ان کو (عورتوں کو) ایک خاص طریقے

میں سے جدا کر دیا ہے

باب ۳ شعر گوئی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شعر پڑھا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا ہاں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابن رواحہ کے شعر پڑھا کرتے تھے اور کبھی یہ مصرعہ بھی پڑھتے تھے ”وَيَا نَبِيَّكَ يَا أَخْبَارُ مَنْ لَمْ تَزِدْ دَارَ رِيْرِءِ پَسْ وَهْ شَخْصُ خَبْرِي لَا يَكْجَا حَسْبُ كَوْنُوْنِ اجْرِي“ (نہیں دی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک بہت سچی بات جو شاعر نے کہی وہ لبید بن ربیعہ کا شعر ہے۔

”سن لو! اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔“

اور قریب ہے کہ امیہ بن ابوالصلت اسلام لے آئے حضرت جندب بن سفیان بعلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی مبارک کو ایک پتھر لگا جسکی وجہ سے خون جاری ہو گیا تو آپ نے فرمایا۔

”تو ایک خون آلودہ انگلی ہی تو ہے“

اور تو نے یہ تکلیف اللہ تعالیٰ کے راستے میں پائی ہے“ حضرت برار بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (مجھ سے) ایک شخص نے پوچھا اے ابوعمارہ! کیا

عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَنْتَ عَجُوزٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ يَا أُمَّ فُلَانٍ إِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا عَجُوزٌ قَالَ قَوْلَتْ تَبْكِي فَقَالَ أَخِيرُ وَهَذَا أَتَاهَا لَا تَدْخُلُهَا وَهِيَ عَجُوزٌ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ إِنَّا أَنْشَأْنَاهُمْ إِنْشَاءً فَجَعَلْنَاهُمْ أَكْبَارًا.

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قِيلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنَ الشِّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَيَتَمَثَّلُ بِقَوْلِهِ ه

وَيَا نَبِيَّكَ يَا أَخْبَارُ مَنْ لَمْ تَزِدْ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ ه

ه لَا أَكُلُ شَيْءٌ مَّا خَلَا اللَّهُ بَاطِلٌ

وَكَاذُ أُمِّيَّةٍ بَنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يَسْلَمَ

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سَفْيَانَ الْبَجَلِيِّ قَالَ أَصَابَ حَجْرٌ إصْبِعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَامَ مَيِّتٌ فَقَالَ ه

هَلْ أَنْتَ إِلَّا إصْبَعٌ دَمِيَّتٌ

وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيَّتْ

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ أَفَرَرْتُ عَنْ رَسُولِ

تم (جنگ حنین میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں خدا کی قسم رسول اللہ علیہ وسلم نے منہ نہیں پھیرا بلکہ جلد باز لوگ (بھاگ گئے) کیونکہ وہ ہوازن قبیلہ کے تیزوں کی زد میں آ گئے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خچر مبارک پر تھے اور حارث بن عبد المطلب کے بیٹے سفیان نے اس کی نگام پکڑی ہوئی تھی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے "میں نبی ہوں" اس (بات) میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں حضرت عبد المطلب کا بیٹا (یعنی پوتا) ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کی نفا کے لیے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے آگے آگے حضرت رواحہ یہ کہتے ہوئے جا رہے تھے۔ "اے کفار کی اولاد! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے سے ہٹ جاؤ آج ہم قرآن پاک کے حکم کے مطابق تمہیں ایسی مار، ماریں گے جو سروس کو اپنے مقام سے جدا کر دے گی اور دوست کو دوست سے غافل کر دے گی۔"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن رواحہ! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور حرم شریف میں تو شعر پڑھتا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! اسے کہنے دو بے شک یہ شعر (کافروں کو) تیز برسانے سے بھی زیادہ تیزی سے لگتے ہیں۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک مجلس میں سو بار سے بھی زیادہ بیٹھا۔ آپ کے صحابہ کرام (آپ کے سامنے) شعر پڑھتے اور زمانہ جاہلیت کی باتیں (ایک دوسرے سے) بیان کرتے آپ خاموش بیٹھے رہتے اور کبھی کبھی ان کے ساتھ مسکرا دیتے۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا عَمَّارَةَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّ سَرَّ عَانَ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ يَالْتَبَلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ وَأَجْبُو سَفِيَّانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اخِذًا بِجَانِبِهَا وَمَا سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ه

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ

أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَابْنُ رَوَاحَةَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ:

حَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ

الْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلَى تَنْزِيلِهِ

ضَرْبًا يَزِيلُ الْهَامَ عَنْ مَقْبِلِهِ

وَيُدْهِلُ الْخَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَرَمِ اللَّهِ تَعَالَى تَقُولُ شِعْرًا

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ يَا عَمْرُ فَدَهَى أَسْرَعَ فِيهِمْ مِنْ تَضْيِغِ التَّبَلِ.

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ جَالَسْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ وَكَانَ أَصْحَابُهُ

يَتَنَاسَدُونَ وَالشِّعْرُ وَيَتَنَادَوْنَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِنٌ وَرَبِّمَا تَبَسَّمُ مَعَهُمْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عربوں کا بہترین کلام، لبید بن ربیعہ کا یہ قول ہے۔

”سن لو! اللہ تعالیٰ کے سوا سب کچھ فانی ہے“

حضرت عمرو بن شریک رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا تو میں نے آپ کو امیر بن خلف کے کلام سے ایک سو بیت سنائے جب میں ایک سو بیت سنا تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اور سناؤ یہاں تک کہ میں نے ایک سو بیت سنائے۔ پھر انہی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب تھا کہ وہ امیر بن صلت ایمان لانا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر بچھاتے جس پر آپ کھڑے ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و فخریہ کفار سے ممانعت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے بے شک اللہ تعالیٰ روح قدس (حضرت جبریل علیہ السلام) کے ذریعے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مدد کرتا ہے۔ جب تک وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کو جواب دیتے ہیں۔

باب ۳۸ رات کے وقت قصہ گوئی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو ایک عجیب قصہ سنایا ان میں سے ایک بی بی نے عرض کیا گویا یہ خرافہ کا قصہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم خرافہ کے واقعہ سے واقف ہو پھر خود ہی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ

عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَدِفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ شَدَّتْهُ مِائَةٌ قَافِيَةٍ مِنْ قَوْلِ أُمِّمَةَ بَيْنَ الصَّلَاتِ كُلَّمَا شَدَّتْهُ بَيْتًا قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبْنِيهِ حَتَّى أَنْشُدْتَهُ مِائَةً يَعْزِي بَيْتًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَادَ لَيْسِلُمْ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحْشَانِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُومُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ يُنَافِرُ وَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ آتَى اللَّهُ يُؤَيِّرُ حَسَانَ بِرُوحِ الْفُؤَادِ مَا يُنَافِرُ أَوْ يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّمَرِ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ نِسَاءً كَحَدِيثًا فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ الْحَدِيثَ حَدِيثُ خُرَافَةٍ فَقَالَ احْتَدُمُونَ مَا خُرَافَةٌ إِنْ خُرَافَةٌ

فرمایا، خزانہ قبیلہ عذرہ کا ایک شخص محتاجے زمانہ جاہلیت میں جنات نے قید کر لیا۔ وہ ان میں کافی مدت ٹھہرا رہا پھر انسانوں میں واپس آیا اور وہ تمام عجائبات لوگوں کو سنائے جو اس نے جنوں میں دیکھے پھر لوگ (ہر عجیب بات کو) کہتے یہ تو خرافہ کبات ہے۔ ائم زرع کی حدیث۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں گیارہ عورتوں نے مل بیٹھ کر آپس میں پختہ معاہدہ کیا کہ وہ اپنے خاوند کے حالات (ایک دوسرے سے) نہیں چھپائیں گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پہلی عورت نے کہا ”میرا خاوند، دشوار گزار پہاڑی پر بے ادب کے گوشت کی طرح ہے نہ تو وہ پہاڑ اتنا آسان ہے کہ اس پر چڑھا جاسکے اور نہ ہی وہ گوشت اتنا موٹا ہے کہ محنت سے لایا جائے (یعنی میرا خاوند ناکارہ ہے) دوسری عورت نے کہا میرا خاوند (ایسا ہے) کہ میں اس کا حال ظاہر نہیں کر سکتی۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں اسے چھوڑ دوں۔ اگر میں اس کا حال بیان کروں تو تمام عیوب بیان کروں گی (یعنی میرے خاوند کے حالات ناقابل بیان ہیں) تیسری عورت نے کہا میرا خاوند (بے تکا) لمبا ہے اگر میں کچھ کہوں تو مجھے طلاق دی جاتی ہے اور اگر خاموش رہوں تو لٹکانی جاتی ہوں (یعنی کسی طرف کی نہیں رہتی) چوتھی عورت نے کہا میرا خاوند، مکہ مکرمہ کی رات کی طرح ہے نہ گرم نہ سرد نہ خوف اور نہ رنج (یعنی میرا خاوند معتدل مزاج ہے) پانچویں عورت نے کہا میرا خاوند گھراٹے تو جیتا اور باہر جاتے تو شیر ہے۔ وہ گھریلو معاملات کی تحقیق نہیں کرتا چھٹی عورت نے کہا میرا خاوند جب کھانا کھاتا تو سب کچھ سمیٹ لیتا ہے، پانی پئے تو سب چڑھا لیتا ہے جب لیٹتا ہے تو کپڑا خوب لپیٹ لیتا ہے اور میرے کپڑے میں ہاتھ ڈال کر (میرے) رنج و راحت کو معلوم نہیں کرتا (یعنی لاپرواہ ہے) ساتویں عورت نے کہا میرا خاوند

كَانَ رَجُلًا مِنْ عَدُوِّ رَاةٍ اسْرَدَهُ الْجَحْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَكَثَ فِيهِمْ دَهْرًا ثُمَّ رَدُّهُ إِلَى الْإِنْسَرِ فَكَانَ يُحَدِّثُ النَّاسَ بِمَا سَأَلُوهُ فِيهِمْ مِنْ الْأَعَاجِبِ فَقَالَ النَّاسُ حَدِيثُ خُرَافَةٍ.

حَدِيثُ أُمِّ نَارِجٍ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَلَسْتُ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقِدْنَ أَلَّا يَكْتُمَنَّ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا فَقَالَتْ الْأُولَى نَأْوَجِي لَحْمٍ جَمَلٍ غَيْثٍ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ دَعِيَ لَا سَهْلٌ فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينٌ فَيُنْتَقَى قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أُشِيرُ خَبْرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذْكَرَهُ إِنْ أَذْكَرُهُ أَذْكَرُ عَجْرَةً وَلَا بُجْرَةً قَالَتِ الثَّلَاثَةُ نَأْوَجِي الْعَشْتَقُ إِنْ أَنْطِقُ أُطْلَقُ وَإِنْ أَسْكُتُ أُعَلَّقُ قَالَتِ الرَّابِعَةُ نَأْوَجِي كَلِيلَ تَهَامَةٍ لَا حَرٌّ وَلَا قَرٌّ وَلَا مَخَافَةٌ وَلَا سَامَةٌ قَالَتِ الْخَامِسَةُ نَأْوَجِي إِنْ دَخَلَ فِيهِدٌ وَإِنْ خَرَجَ أَسِيدٌ وَلَا يُسَالُ عَمَّا عِندَهُ قَالَتِ السَّادِسَةُ نَأْوَجِي إِنْ أَكَلَ لَعَنٌ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَفَ وَإِنْ اضْطَجَعَ التَّفَفَ وَلَا يُؤَلِّجُ الْكَفَفَ لِبَعْلِكَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي عَيَايَاءُ أَوْ غَيَايَاءُ طِبَا فَنَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكَ أَوْ قَلَّكَ أَوْ جَمَّكَ كُلًّا لَكَ قَالَتِ

الثَّامِنَةُ نَوَاجِي الْمَسْ مَسْ
 أَرْنَبُ وَالرَّيْحُ رِيحٌ نَزْنَبُ
 قَالَتْ التَّاسِعَةُ نَوَاجِي مَافِيْعُ
 الْحِمَادِ عَظِيمُ الْمَادِ طَوِيلُ
 النَّجَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّجَارِ
 قَالَتْ الْعَاشِرَةُ نَوَاجِي مَا لِيكَ
 وَمَا لِيكَ مَا لِيكَ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ
 لَهُ إِيلُ كَثِيرَاتُ الْمُبَارِكِ
 قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ إِذَا سَمِعَنَ
 صَوْتَ الْمَرْهَرِ أَيْقَنَ أَتَاهُ
 هُوَ إِلَيْكَ قَالَتْ الْحَادِيَةُ
 عَشْرَةَ نَوَاجِي أَبْوَزْمَرْجٍ وَمَا
 أَبْوَزْمَرْجٍ أَنَا سَ مِنْ حَلِيٍّ أَذْنِي
 وَمَلَا مِنْ شَحْمٍ عَصْدَتِي وَ
 بَجَحِي فَبَجَحَتْ إِلَى نَفْسِي
 وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غَنِيْمَةٍ بِشَقٍ
 فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهْبِلٍ وَ
 أَطِيطُ وَدَآلِشٍ وَمُنَى فَعِنْدَهُ
 أَقُولُ فَلَا أَقْبَحُ وَأَرْحُ
 فَاتَصَبَّتْ وَأَشْرَبُ فَاتَقَمَّحُ
 أُمْلِي زَرْعٍ فَمَا أُمْلِي زَرْعٍ عَكُوْمَهَا رَدَا حُ
 وَبَيْتُهَا فَسَاحُ ابْنُ أَبِي نَزْرِعٍ
 فَمَا ابْنُ أَبِي نَزْرِعٍ مَضْجَعُهُ كَسَلٍ
 شَطْبَةٍ وَتَشْبَعَةُ ذِرَاعُ الْجَعْفَرَةِ
 يَنْتُ أَبِي نَزْرِعٍ فَمَا يَنْتُ أَبِي نَزْرِعٍ
 طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلَا
 كَسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةً
 أَبِي نَزْرِعٍ فَمَا جَارِيَةً أَبِي
 زَرْعٍ لَا تَبْتُ حَدِيثَنَا تَبْتِيْنَا

ہے (یا اس عورت نے کہا) ناکارہ ہو قوت ہے وہ ہر بیماری میں مبتلا
 ہے تجھے زخمی کر دے یا تیری ہڈی توڑ دے یا تیرے لیے دونوں جمع
 کر دے (یعنی وہ ہو قوت اور ناکارہ شخص ہے) آٹھویں عورت
 نے کہا میرے خاوند کو ہاتھ لگانا خرگوش کو ہاتھ لگانے کے برابر ہے
 (نہایت ملائم بدن والا ہے) اور وہ زعفران کی طرح خوشبودار ہے۔
 نویں عورت نے کہا میرا خاوند اونچے ستونوں والا (عالی نسب بہت
 بڑی راکھ والا (سخی) لمبے پرستے والا (دراز قد) اور اس کا گھر
 مشورہ گاہ کے قریب ہے (یعنی معتبر آدمی ہے) دسویں عورت
 نے کہا میرے خاوند کا نام مالک ہے اور کیسا مالک؟ وہ مالک
 اس (نویں عورت کے خاوند) سے بہتر ہے وہ اونٹوں کا مالک
 ہے اور اس کے اونٹ اکثر بارے میں رہتے ہیں اور بہت
 کم چراگاہ میں جاتے ہیں، جب وہ (اونٹ) لگانے بجانے کی آواز
 سنتے ہیں (مہمانوں کے استقبال سے کنایہ ہے) تو اپنے ذبح ہونے
 کا یقین کر لیتے ہیں۔ (یعنی یہ شخص امیر بھی ہے اور مہمان نواز بھی)
 گیارہویں عورت نے کہا میرا خاوند البوزرع ہے اور البوزرع
 کیسا ہے؟ اس نے ریورات سے میرے کان ہلا دیئے اور چربی
 سے میرے بازو بھر دیئے (خوب کھلایا لایا) اس نے مجھے خوش
 کیا تو میں اپنے آپ سے خوش ہوئی۔ اس نے مجھے غھوڑی سہی
 بکریوں والوں (غریب خاندان) میں پایا تو مجھے ان میں سے آیا
 جہاں اونٹوں اور گھوڑوں کی آوازیں آتی ہیں اور گاہنے والے
 ہیں اور بھوسہ جلا کرنے والے آدمی ہیں (یعنی مالدار سسرال)
 میں بات کرتی ہوں تو برا نہیں منایا جاتا جب میں سوتی
 ہوں تو صبح تک سوتی رہتی ہوں اور بیٹی ہوں تو سیراب ہو کر بیٹی
 ہوں البوزرع کی ماں بھی کیسی (بالکال) عورت ہے اس کے
 برتن بڑے بڑے ہیں اور اس کا گھر کشادہ ہے البوزرع کے
 بیٹے کی شان بھی عجیب ہے اس کا پندو کھجور کی بے پھل ٹہنی کی
 طرح ہے اور اسے صرف بکری کے بچے کا ایک بازو سیر کر دیتا ہے
 البوزرع کی بیٹی بھی کیا ہی (لالیق تعریف) ہے ماں باپ کی فرمانبردار
 اور چادر کو بھرنے والی ہے (یعنی موٹی تازی) اور اپنی ہمسایہ

تُنْقِثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ
بَيْتَنَا تَعْيِثِيثًا فَالْتَّ خَرَجَ
أَبُو زُرَّاعٍ وَارْطَابُ تُمَخَصُ
فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا
كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ
حَضْرَاهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَقْنِي
وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا
شَرِيًّا وَآخَذَ خَطِيئًا وَارَا حَرِيًّا
نَعْمًا ثَرِيًّا وَاعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَاحِيَةٍ
زَوْجًا وَقَالَ كُلِّي أُمِّ زُرَّاعٍ وَمِيرِي
أَهْلِكَ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ اعْطَانِيهِ
مَا بَلَغَ أَصْغَرَ أُنْيَةٍ أَبِي زُرَّاعٍ قَالَتْ
عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَتَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُنْتُ لَكَ كَأَبِي زُرَّاعٍ لِمَ زُرَّاعٍ.

منافراتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے عائشہ!) میں تیرے لیے ایسے ہوں جیسا ابو زرعہ، ام زرعہ کے لیے تھا (یعنی نہایت شفیق اور مہربان)
بَاب مَا جَاءَ فِي صِفَةِ نَوْمِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَضَعَهُ
كَفَّهُ الْيَمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ
وَقَالَ رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ
عِبَادَكَ.

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ
أَمُوتُ وَأَحْيَى وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا

عورت (یعنی سوکن) کو جلانے والی ہے۔ ابو زرعہ کی نوٹھی بھی کیا
ہی (قابل ستائش) ہے نہ ہمارے راز خاں پر کرتی ہے نہ ہمارا غلہ
چوری لے جاتی ہے۔ اور نہ ہی ہمارے گھر کو کوڑے کرکٹ سے
بھرتی ہے۔ ام زرعہ نے کہا کہ ابو زرعہ گھر سے نکلا اس وقت
دو دھڑ کی مشکین بلوئی ہمارے تھیلے (یعنی دودھ سے مکھن
نکالا جاتا تھا) اس نے ایک عورت سے ملاقات کی جس
کے ساتھ اس کے پہلو میں دو اناروں (اس کے) چلتے کی
طرح دو بچے بے کھیل رہے تھے۔ (اس کے بعد ابو زرعہ نے مجھے
علاق دے دی اور پھر میں نے بھی ایک ایسے سردار سے شادی کر لی جو گھوڑے
پر سوار ہوتا، ہاتھ میں خلی نیزہ ہوتا (مقام خط جو جبریں کی بندرگاہ کے پاس
ہے، کانیزہ خلی نیزہ کہلاتا ہے، اور سہ پہر کو وہ میرے پاس کثرت سے چلے
لے آتا اس نے مجھے ان چوپایوں میں سے ایک ایک جوڑا دیا اور کہا اے ام
زرعہ! تو خود بھی کھا اور اپنے اقارب کو بھی غلہ دے (اس کے باوجود)
اگر میں اس کے دیئے ہوئے تمام عطیات جمع کروں تو (پھر بھی) ابو زرعہ
کے چھوٹے چھوٹے بزن کے برابر نہیں ہوں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا فرماتی ہیں کہ میں تیرے لیے ایسے ہوں جیسا ابو زرعہ، ام زرعہ کے لیے تھا (یعنی نہایت شفیق اور مہربان)

باب آرام فرمانا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر مبارک پر تشریف
لے جاتے تو دائیں ہاتھ کی کو دائیں رخسار مبارک کے نیچے
رکھتے اور (بارگاہ الہی میں) عرض کرتے اے رب! مجھے
(اس دن کے) عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں
کو اٹھائے گا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر مبارک پر تشریف لے
جاتے تو دعا مانگتے ”اے اللہ! مجھے تیرے ہی نام سے
موت آئے گی اور تیرے نام سے ہی زندہ رہتا ہوں“ اور
جب بیدار ہوتے فرماتے ”تمام تعریفیں اللہ کو سزا دار

أَمَّا تَدَاوُلِيَرِ الشُّشُورُ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ
فَنَفَثَ فِيهِمَا وَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ
اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ
وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ مَسَّحَ
بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ
بِهَا رَأْسَهُ وَوَجْهَهُ وَمَا أَقْبَلَ
مِنْ جَسَدِهِ يَصْنَعُ ذَلِكَ مَثَلَتِ
مَرَّاحٍ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَامَ سَتَى تَفَخَّرَ وَكَانَ إِذَا نَامَ تَفَخَّرَ
فَأَتَاهُ يَلَاذُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَنَادَاهُ
بِالصَّلَاةِ فَتَنَامَ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ فِي
الْحَدِيثِ قِصَّةٌ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالِ الْحَمْدُ
لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَتَانَا وَكَفَّنَانَا
وَأَوَانَا فَاكْرَمَ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا
مُؤْوِيَّ

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
عَرَّسَ بِبَيْلِهِ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْيَمِينِ
وَإِذَا عَرَّسَ بِبَيْلِ الصُّبْحِ نَضَبَ ذِرَاعَهُ
وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ

ہیں جس نے بھی مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف جانا ہے۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کا مبارک معمول تھا کہ جب رات کے وقت بستر
مبارک پر تشریف لے جاتے تو دونوں ہاتھوں کو رادعا کے لفظ
میں اجمع فرما کر ان میں پھونک مارتے اور سورۃ اخلاص، سورۃ
فلق اور سورۃ الناس پڑھتے پھر دونوں ہاتھوں کو جسم پر
جہاں تک ممکن ہوتا پھیرتے اور ابتدا سرانور، چہرہ مبارک اور
جسم کے سامنے والے حصے سے کرتے۔ آپ تین مرتبہ
ایسا کرتے۔

❖ ❖ ❖

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام فرماوے اور آپ نے معمولی خراٹے
لیے اور آپ کی عادت مبارک تھی کہ جب بھی آرام فرماتے
معمولی خراٹے لیتے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو
کر نماز کی خبر دی آپ کھڑے ہوئے اور نماز ادا فرمائی (حالانکہ
آپ نے وضو نہیں فرمایا اس حدیث میں اور بھی قصہ ہے۔ ف)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستر مبارک پر تشریف لے جاتے
تو فرماتے "تمام تعریفوں کے لائق اللہ ہے جس نے ہمیں کھانا
کھلایا، پانی پلایا، ہمیں کفایت کی اور جگہ دی کیونکہ (دنیا میں)
ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں نہ تو کوئی کفایت کرنے والا ہے
اور نہ ہی جگہ دینے والا۔"

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم جب (سفر میں پڑاؤ کرتے وقت) رات کو
اترتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے اور جب صبح سے (کچھ
وقت) پہلے اترتے تو (دائیں) کلائی کھڑکی کر کے سر مبارک
مستقیم پر رکھتے۔

ف۔ نیند سے بیداری کے بعد وضو نہ کرنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے۔ مترجم

باب عبادت فرمانا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز (تہجد) پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ کے مبارک قدموں پر درم آگئے عرض کیا گیا آپ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے تمام اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیئے ہیں آپ نے فرمایا کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک سو ج جاتے آپ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی علیہ وسلم آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے پہلوں اور پچھلوں (سب کے) گناہ بخش دیئے۔ آپ نے فرمایا کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز (تہجد) میں اتنا لمبا قیام کرتے کہ آپ کے پاؤں مبارک میں درم آجاتے۔ آپ سے عرض کیا جاتا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے پہلوں اور پچھلوں (سب کے) گناہ بخش دیئے آپ فرماتے کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں آرام فرماتے پھر (نماز کے لیے) کھڑے ہو جاتے پھر جب اذان سنتے فوراً کھڑے ہو جاتے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي عِبَادَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَتَقِيلُ لَهُ أَنْ تَتَكَلَّفَ هَذَا وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَرْمَ قَدَمَاهُ فَتَقِيلُ لَهُ أَنْ تَفْعَلَ هَذَا وَقَدْ جَاءَكَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ يُصَلِّي حَتَّى يَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ فَيَقَالُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَسَلَّمَ أَنْ تَفْعَلَ هَذَا وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا.

عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ يَمَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ فَإِذَا كَانَ مِنَ السَّحْرِ أَوْ تَرْتَمَرُ أَوْ فِي آسَهِ فَإِذَا كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ أَلَمَ بِأَهْلِهِ فَإِذَا سَمِعَ الْإِذَا

يُصَلِّي بِاللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذَلِكَ التَّوْمُ أَوْ
غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَى
عَشْرَةَ رَكْعَةً.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ
أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَحْ صُلُوسَهُ
بِرُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ -

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَا رُمْقَ مَلَوَةٍ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَوَسَّدَتْ عَتَبَتَهُ أَوْ فُسْطَاطُهُ فَصَلَّى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ
طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى
رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا
ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ
قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ
قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ
اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ
رَكْعَةً .

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ صَلَوةُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ
مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِيُزِيدَنِي فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى
عَشْرَةَ رُكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا لَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ
وَطَوِيلِهِنَّ ثُمَّ يَصَلِّي أَرْبَعًا لَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ
وَطَوِيلِهِنَّ ثُمَّ يَصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ

رات کو نماز استعجابانہ پڑھتے تو دن کو بارہ رکعتیں ادا فرماتے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کو بیدار ہو تو دو ہلکی رکعتوں کے ساتھ اپنی نماز شروع کرے۔

حضرت زید بن خالد حبشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دل میں خیال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ضرور دیکھوں گا۔ چنانچہ میں آپ کے دروازے یا خیمے کی چوکھٹ سے تکیہ لگا کر کھڑا ہو گیا (میں نے دیکھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مختصر رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں نہایت طویل پڑھیں پھر چار مرتبہ دو، دو رکعتیں پڑھیں، ہر پچھلی دو رکعتیں پہلی دو کی نسبت سے مختصر ہوتیں پھر آپ نے وتم پڑھے اس طرح یہ تیرہ رکعتیں ہو گئیں۔

حضرت ابوسعلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان المبارک کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ ام المؤمنین نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان یا غیر رمضان میں تیرہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ (پہلے، چار پڑھتے اور تو ان کی عمدگی اور لمبا گئے بارے میں مت پوچھ پھر چار رکعتیں پڑھتے وہ بھی نہایت عمدہ

اور دراز ہوتی تھیں بھرتین رکعتیں پڑھتے حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ وتر پڑھنے سے قبل آرام فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اے عائشہ! (رضی اللہ عنہا) بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور ان میں سے ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے (یعنی دو رکعتوں کے ساتھ تیسری رکعت ملا کر وتر بناتے نہ یہ کہ صرف ایک رکعت ادا کرتے) جب آپ فارغ ہوتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں پڑھتے تھے۔ (یعنی کبھی کبھی)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں (حضرت حذیفہ) نے ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ نے نماز شروع کی تو فرمایا ”اللہ بہت بڑا ہے جو بادشاہت، حکومت بڑائی اور بزرگی والا ہے“

پھر آپ نے سورہ بقرہ تلاوت فرمائی اور قیام جتنا رکوع فرمایا آپ رکوع میں ”سبحان ربی العظیم“ پڑھتے تھے۔ پھر آپ نے سر مبارک اٹھا کر رکوع کے برابر قومہ کیا اور ”ربی الحمد“ بار بار پڑھا۔

پھر آپ نے قیام جیسا سجدہ کیا آپ سجدے میں ”سبحان ربی الاعلیٰ“ پڑھتے تھے۔ پھر سر انور اٹھا کر دونوں سجدوں کے درمیان سجدے جیسا جلسہ فرمایا اور آپ ”رب اغفر لی“ پڑھتے رہے۔ پھر آپ نے سورہ بقرہ، آل عمران، النساء، مائدہ یا سورہ انعام تلاوت فرمائی۔ حضرت شعبہ (راوی) کو شک ہے کہ سورہ مائدہ تھی یا سورہ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ) أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُؤْتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) إِنْ عَيْنِي تَنَامَانٍ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُؤْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقِيهِ الْأَيْمَنِ.

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ.

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ خَلْتُمَا دَخَلُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ قَالَ ثُمَّ قَرَأَ الْبَقْرَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رَكَعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَكَانَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَانَ قِيَامُهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ وَكَانَ يَقُولُ رَبِّي الْحَمْدُ رَبِّي الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَكَانَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَانَ مَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنْ السُّجُودِ وَكَانَ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي حَتَّى قَرَأَ الْبَقْرَةَ وَالْإِسْرَاءَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ أَوْ الْآلْعَامَ شُعْبَةً

الَّذِي شَكَ فِي الْمَآئِدَةِ وَالْأَنْعَامِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِأَيِّهِ مِنَ الْقُرْآنِ لَيْلَةً.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
صَلَّيْتُ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمُ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ
بِمَرْسُوعٍ قِيلَ لَهُ وَمَا هَمَمْتَ بِهِ قَالَ
هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَدْعِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي
جَالِسًا قِيَمَاءً وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ
مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرًا مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ
أَرْبَعِينَ آيَةً فَقَامَ قِرَاءَةً وَهُوَ قَائِمٌ
ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ
الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ شَقِيقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمُ عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي
لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا
فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ
وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ
رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ.

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا وَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ

الْغَامِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی (نماز تہجد میں) قرآن پاک
کی ایک آیت بار بار تلاوت فرماتے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
ایک رات، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز
پڑھی، آپ نے اتنا لمبا قیام فرمایا کہ میں نے ایک نامناسب
ارادہ فرمایا؛ آپ نے جواب دیا۔ میں نے ارادہ کیا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑا رہنے دوں اور خود بیٹھ
جاؤں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کبھی (بیٹھ کر نماز پڑھتے اور اسی حالت
میں قرأت فرماتے اور میں چالیس آیات کا اندازہ قرأت
رہ جاتی تو کھڑے ہو کر پڑھتے۔
پھر رکوع اور سجدہ فرماتے اور دوسری رکعت
میں اسی طرح کرتے۔

حضرت عبداللہ ابن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نفلی نماز کے بارے میں پوچھا۔
انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی تو
رات کا طویل حصہ کھڑے ہو کر نماز ادا فرماتے اور کبھی
اتنا ہی وقت بیٹھ کر جب آپ کھڑے کھڑے قرأت
فرماتے تو اسی صورت میں رکوع اور سجدہ کے لیے بھی
جاتے اور جب بیٹھ کر قرأت فرماتے تو رکوع و سجدہ بھی اسی
طریقہ سے فرماتے تھے۔
صلی اللہ علیہ وسلم نفلی نماز بیٹھ کر پڑھتے (کوئی) سورۃ
نہایت ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے یہاں تک کہ وہ سورۃ اپنے
سے لمبی سورتوں سے بھی بڑھ جاتی۔

وَيُرْتَلِّهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَيَّمَتْ حَتَّى كَانَ الْكُتْرُ صَلَوَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ.

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ.

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَيُنَادِ الْمُنَادِي قَالَ أَيُّوبُ أَرَاهُ قَالَ خَفِيفَتَيْنِ.

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِي رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) وَحَدَّثَنِي حَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِرَكَعَتِي الْغَدَاةِ وَلَمْ أَرَ أَحَدًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ.

یعنی خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کی (وجہ سے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری زمانہ میں (نفل نماز) اکثر بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے کاشانہ مبارک میں دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد پڑھیں۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب صبح ہوتی اور مؤذن اذان دیتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں (سنت فجر) پڑھتے۔ ایوب (راوی) کہتے کہ میرے خیال کے مطابق حضرت نافع نے ”خفیفین“ یعنی ہلکی سی بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے یاد ہے کہ آپ آٹھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت حفصہ (آپ کی ہمیشہ) رضی اللہ عنہا نے صبح کی دو رکعتیں بھی بیان کیں لیکن میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ دو رکعتیں پڑھتے نہیں دیکھا۔

حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء

وَالْعِشَاءَ رَكَعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثَلَاثَتَيْنِ.
عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمَرَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ قَالَ فَقَالَ
إِنكُمْ لَا تَطِيقُونَ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْنَا مَنْ
أَطَاقَ مَثَلًا ذَلِكَ صَلَّى فَقَالَ كَانَ إِذَا كَانَتْ
الشَّمْسُ مِنْ هَهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَهُنَا عِنْدَ
الْعَصْرِ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَإِذَا كَانَتْ الشَّمْسُ
مِنْ هَهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ
صَلَّى أَرْبَعًا وَيُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا
وَبَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا
يُفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى
الْمَلَأَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَالتَّيَّيْنِ وَمَنْ
تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ

کے بعد اور دو رکعتیں صبح سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔
حضرت عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے
حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
دن کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ (راوی کہتے ہیں) انہوں نے
فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ (عاصم کہتے ہیں) ہم نے
کہا جو ہم میں سے پڑھ سکے گا پڑھے گا۔ حضرت علی مرتضیٰ
رضی اللہ عنہ فرمایا جب سورج ادھر (مشرق) میں اس طرح ہوتا
جس طرح عصر کے وقت ادھر (مغرب) میں ہوتا ہے تو آپ
دو رکعتیں پڑھتے اور جب سورج ادھر (مشرق) میں اس طرح
ہوتا جس طرح ظہر کے وقت ادھر (مغرب) میں ہوتا ہے
تو آپ چار رکعتیں پڑھتے۔ آپ ظہر سے پہلے چار اور بعد
میں دو رکعتیں پڑھتے اور عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا فرماتے
ہر دو رکعتوں کے درمیان مقرب فرشتوں، انبیاء کرام اور ان
کے متبعین مسلمانوں اور ایمانداروں پر اسلام کے ساتھ جہائی کرتے۔

باب نماز چاشت

حضرت یزید رشک سے مروی کہ میں نے حضرت معاذ
سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا
کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز چاشت ادا فرماتے تھے
آپ (ام المؤمنین رضی اللہ عنہا) نے فرمایا ہاں! چار رکعتیں یا
جبئی زیادہ اللہ چاہتا، ادا فرماتے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، چاشت کے وقت چھ رکعتیں
ادا فرماتے تھے۔

حضرت عبدالرحمن ابن ابی سبیل رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ مجھے سوائے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا،
کے کسی نے نہیں بتایا اس نے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے حضرت
ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں فتح مکہ کے دن آنحضرت

باب صَلَوةِ الصُّحَى

عَنْ يَزِيدِ بْنِ رَشَكٍ قَالَ سَمِعْتُ
مُعَاذَةَ بْنَ أَنَسٍ قَالَتْ كُنْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
الصُّحَى قَالَتْ نَعَمْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيدُ
مَا شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي
الصُّحَى سِتَّ رَكَعَاتٍ.

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ
مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّحَى إِلَّا أُمَّ هَلَانِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَخْبَرَتْ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْنَهَا

يَوْمَ فَتِمَ مَكَّةَ فَأَغْتَسَلَ فَسَبَّحَ ثَمَانِي رَكَعَاتٍ
مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلَوةً قَطُّ أَحَفَّ مِنْهَا غَيْرَ
أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَمَا كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ
قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيئَ مِنْ مَنِيَّهِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّي الصُّبْحَ حَتَّى يَقُولَ لَا يَدَاْعُهُمَا وَ
يَدَاْعُهُمَا حَتَّى يَقُولَ لَا يُصَلِّيَهَا.

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُذَا مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّكَ تَدَا مِنْ هَذِهِ الْأَرْبَعِ الرُّكَعَاتِ عِنْدَ
زَوَالِ الشَّمْسِ فَقَالَ إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ
تُفْتَحُ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَلَا تُرْتَبِ
حَتَّى تَصَلِّيَ الظُّهْرَ فَاحْبُتْ أَنْ يَصُحْبَكَ
فِي ذَلِكَ السَّاعَةِ خَيْرٌ قُلْتُ أَفِي
كُلِّهِنَّ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ
فِيهِنَّ تَسْلِيمٌ فَاصِلٌ قَالَ لَا.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ
الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ
تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَاحْبُتْ أَنْ

صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے آپ نے غسل فرمایا اور
آٹھ رکعتیں اتنی مختصر پڑھیں کہ میں نے کبھی آپ کو (اس وقت کے
علاوہ اس طرح پڑھنے نہیں دیکھا البتہ آپ رکوع اور سجدہ پورا فرماتے تھے۔
حضرت عبداللہ بن شعیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں
نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم چاشت کے وقت نماز پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا
نہیں (پڑھتے تھے) البتہ جب سفر سے واپس تشریف
لائیں (تو پڑھتے تھے)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) اس کثرت سے نماز چاشت
ادا فرماتے کہ ہم سمجھتے اب کبھی نہیں ترک فرمائیں گے اور
(کبھی اس طرح) چھوڑ دیتے کہ ہم سمجھتے (شاید) اب
نہیں پڑھیں گے۔

حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سورج ڈھلنے کے وقت
چار رکعت نماز پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!
صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمیشہ زوال شمس کے وقت چار
رکعتیں پڑھتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ نے فرمایا
کہ سورج ڈھلنے کے وقت آسمان کے دروازے کھلتے
ہیں (یعنی قبولیت کا وقت ہے) اور نماز ظہر تک بند
نہیں ہوتے (اس لیے) میں پسند کرتا ہوں کہ اس وقت
میری کوئی بڑی نیکی اور آپ کو (خدا کے حضور) چڑھے۔ میں نے
عرض کیا، کیا ہر رکعت میں قرأت ہے؟ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ہاں! پھر میں نے عرض کیا کیا ان کے درمیان سلام
حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد اور ظہر سے پہلے
چار رکعتیں (نفل) پڑھا کرتے تھے اور فرماتے کہ اس وقت
آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں (اس لیے) میں
پسند کرتا ہوں کہ میرا کوئی اچھا عمل اوپر

۶۰ یعنی دروغوں کے بعد نماز

يُصْعَدُ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ.

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيَهَا عَنْهُ الزَّوَالِ وَيَمُتُّ فِيهَا.

بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي بَيْتِي وَالصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا أُصَلِّي فِي بَيْتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً.

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلَتِ كَانَ يَصُومُ حَتَّى يَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَوْمِ الْمَدِينَةِ إِلَّا رَمَضَانَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَصُومُ مِنْ

کو جائے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ظہر سے پہلے چار رکعتیں ادا کرتے اور فرماتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے وقت (بعد) یہ نماز پڑھا کرتے تھے اور اس میں کافی دیر فرماتے تھے۔

باب گھر میں نفل۔

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بارے میں (گھر میں اور مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا) یعنی گھر میں پڑھنا بہتر ہے یا مسجد میں اپنے زمانہ دیکھتے ہو میرا گھر مسجد سے کتنا قریب، پھر بھی میں مسجد کی بجائے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ پسند کرتا ہوں البتہ اگر فرض نماز ہو۔ (یعنی فرض نماز)

باب روزے رکھنا

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اس قدر مسلسل روزے رکھتے کہ ہم خیال کرتے (شاید اب) روزے ہی رکھتے جاؤں گے اور کبھی (اس طرح مسلسل) افطار فرماتے کہ ہم سمجھتے (شاید اب) نہیں رکھیں گے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد رمضان شریف کے علاوہ کبھی پورا مہینہ روزے نہیں رکھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ مبارک کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

الشَّهْرِ حَتَّى نَرَى أَنْ لَا
يُرِيدَ أَنْ يُفْطِرَ مِنْهُ وَيُفْطِرَ
مِنْهُ حَتَّى نَرَى أَنْ لَا يُرِيدَ
أَنْ يَصُومَ مِنْهُ شَيْئًا وَكُنْتُ
لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ
مُصَلِّيًا إِلَّا أَنْ سَأَيْتُهُ مُصَلِّيًا
وَلَا نَسِيمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ نَاسِيمًا.

عَنْ أَبِي عُبَايَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى
تَقُولَ مَا يُرِيدُ أَنْ يُفْطِرَ مِنْهُ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ
مَا يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ وَمَا صَامَ شَهْرًا إِلَّا مَلَأَ مِنْهُ
قَدِيمَ الْمَدِينَةِ إِلَّا رَمَضَانَ.

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ فِي شَهْرِ أَكْثَرَ
مِنْ صِيَامِهِ فِي شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا
بَلْ كَانَ يَصُومُ كُلَّهُ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَقَدْ مَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ
كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ أَيِّ
كَانَ يَصُومُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِي مِنْ أَيِّهِ صَامَ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَقَدْ مَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ
كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ أَيِّ
كَانَ يَصُومُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِي مِنْ أَيِّهِ صَامَ.

کبھی کسی مہینے میں اس تسلسل کے ساتھ روزے رکھتے کہ
ہیں گان ہوتا شاید اب (آپ کا) اقطار کا ارادہ نہیں
اور کبھی مسلسل روزے چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہمیں خیال
ہوتا کہ اب آپ روزہ رکھنے کا قصد نہیں فرمائیں گے اور
اگر اے مخاطب! تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کورات
کے وقت نماز کی حالت میں دیکھنا چاہے تو اسی حالت
میں دیکھیں گے اور آرام فرمانے کی حالت میں دیکھنا چاہے تو آرام فرما ہی
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) مسلسل روزے رکھتے یہاں
تک کہ ہم سمجھتے اب نہیں چھوڑیں گے اور کبھی (مسلسل
روزے چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ اب آپ روزے کا قصد نہیں فرمائیں گے
اور آپ مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد رمضان کے علاوہ کبھی بھی پورا مہینہ روزے
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو شعبان اور رمضان کے علاوہ کبھی دو مہینے متواتر روزے
رکھتے نہیں دیکھا شعبان کے مہینے میں اکثر اور رمضان کے مہینے میں کل روزے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان کے مہینے
سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے نہیں دیکھا
آپ شعبان میں کثرت سے روزے رکھتے بلکہ پورا
مہینہ روزے رکھتے۔ (ام المؤمنین نے اکثر پر کل کا حکم فرمایا)
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے شروع میں تین
روزے رکھا کرتے تھے اور بہت کم جمعہ المبارک کا
روزہ چھوڑتے۔

حضرت معاذ کہتی ہیں میں نے (ام المؤمنین) حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرتے تھے؟ انہوں
نے فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا کن دنوں میں؟ فرمایا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنوں کی تعیین کی پرواہ نہیں کرتے تھے (یعنی جن

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ قصد رکھتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعبان شریف سے زیادہ کسی دوسرے مہینے میں روزے نہیں رکھتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پیر اور جمعرات کو اعمال اخلاوند تقائے کے حضور، پیش کئے ہوئے ہیں پس (اس لیے) میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے، ہفتے، اوار اور کا روزہ رکھتے اور کسی مہینے منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں دور جاہلیت میں قریش، عاشورہ (دس محرم) کا روزہ رکھتے تھے۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دن کا روزہ رکھتے جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو (بھی) آپ نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا (لیکن) جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو رمضان ہی فرض رہا اور عاشورہ (کا فرض روزہ) چھوڑ دیا گیا۔ جس نے چاہا عاشورہ کا روزہ (نفل) رکھا اور جس نے چاہا نہ رکھا۔ (یعنی عاشورہ)

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دن (روزہ رکھنے کے لیے) مقرر فرمایا؟

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ فِي شَهْرِ أَكْثَرِ مِنْ صِيَامِهِ فِي شَعْبَانَ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَرَّضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَلَيَّ وَأَنَا صَائِمٌ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتِ وَالْأَحَدِ وَالْإِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخِرِ الثَّلَاثَاءُ وَالْأَرْبَعَاءُ وَالْخَمِيسَ.

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ عَاشُورَاءَ يَوْمًا يَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا فَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَآمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيضَةُ وَتُرِكَ عَاشُورَاءُ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

عَنْ عَلْقَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَمَا سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُصُّ

ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک دائمی ہونا تھا اور تم میں سے کون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح (عبادت کی) طاقت رکھتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔ اس وقت (میرے پاس ایک عورت تھی۔ آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا فلاں عورت ہے (یعنی نام لیا) جو رات بھر نہیں سوئی (یعنی عبادت کرتی ہے)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتنا ہی عمل کرو جتنی طاقت رکھتے ہو۔ قسم بخدا! اللہ تعالیٰ تنگ نہیں پڑتا (ثواب دینے میں یہاں تک کہ رحم (عمل سے) تنگ آجائو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عمل کو زیادہ پسند فرماتے تھے جس کا کرنے والا اس پر ہمیشہ قائم رہے (یعنی عمل چاہے تھوڑا ہو لیکن ہمیشہ کیا جائے، زیادہ پسندیدہ ہے)۔

حضرت ابوصالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ ترین عمل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا جس عمل کو ہمیشہ کیا جائے چاہے کم ہی کیوں نہ ہو۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا آپ نے مسواک کی وضو فرمایا اور پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے، میں بھی آپ کے ہمراہ کھڑا ہو گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ فاتحہ اور پھر سورہ بقرہ کے ساتھ قرأت شروع کی جب آپ کسی آیت رحمت پر پہنچے تو ٹھہر جائے اور رحمت کا سوال کرتے اور جب آیت عذاب پر پہنچتے تو پناہ مانگتے پھر آپ نے بقدر قیام رکوع فرمایا اور پڑھا "حکومت، بادشاہت، بڑائی اور عظمت، والا (اب) پاک ہے" پھر آپ نے بقدر رکوع، سجدہ فرمایا اور پڑھا "حکومت، بادشاہت، بڑائی اور عظمت والا (رب) پاک ہے" پھر آپ نے (دوسری رکعت میں) سورہ آلہ

مِنَ الْآيَاتِ شَيْئًا قَالَتْ كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيْكُمْ يُطِيقُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيقُ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ قُلْتُ فَلَانَةٌ لَا تَنَامُ اللَّيْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمُوتُوا وَكَانَ أَحَبَّ ذَلِكَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَدَاوُمُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

عَنْ أَبِي صَالِحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ وَامْرَأَتَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَيْ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا مَا دِيحْر عَلَيْهِ وَإِنْ قُلْتَ.

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَاسْتَأْذَنْتُ ثُمَّ قَامَ يَصَلِّيَ فَقُمْتُ مَعَهُ فَبَدَأَ فَاسْتَفْتَحَ الْبَقَرَةَ فَلَا يَمُؤُا بِأَيَّةٍ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ فَسَأَلَ وَلَا يَمُؤُا بِأَيَّةٍ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذْتُ ثُمَّ مَا كَرِهْتُ رَأَيْتُ بَقَرَةً رَقِيَامَهُ وَيَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعُظَمَةِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدَرِ رُكُوعِهِ وَيَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ

عمران پڑھی پھر (تیسری رکعت میں) سورہ النساء اور
(چوتھی رکعت میں) سورہ مائدہ پھر (باقی رکعتوں میں) آپ
اسی طرح کرتے (یعنی پہلی رکعت کی طرح رکوع و سجود ہوتا)

باب قرأت فرما

حضرت یحییٰ بن ملک نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ
عنها سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت مبارکہ کے بارے
میں پوچھا پس انہوں نے سنا کہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا، صاف
صاف اور جدا جدا حروف (کی) قرأت بیان فرماتے
لگتے تھے (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حروف کو جدا جدا کر کے پڑھتے تھے)
حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
قرأت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے
فرمایا آپ حسب ضرورت (حروف کو) کھینچ
کر پڑھتے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن پاک کی آیات
جدا جدا کر کے پڑھتے، فرماتے الحمد للہ
رب العالمین پھر وقف فرماتے اور پھر ”الرحمن الرحیم“
پھر آپ وقف فرماتے اور پڑھتے۔ ”مَالِکِ یَوْمِ
الدِّینِ“

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا آیا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آہستہ قرأت فرماتے تھے یا بلند
آواز سے؟ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا
آپ دونوں طرح پڑھتے تھے کبھی آپ آہستہ پڑھتے
اور کبھی بلند آواز سے میں نے کہا اللہ تعالیٰ تعریف کے
لائق ہے جس نے دین کے معاملے میں وسعت
رکھی ہے۔

وَ الْكِبَرِيَاءِ وَالْعُظَمَاءِ ثُمَّ قَرَأَ الْ
عِمْرَانُ ثُمَّ سُورَةَ سُورَةَ يُفْعَلُ
مِثْلَ ذَلِكَ .

بَاب مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

عَنْ يَحْيَى بْنِ مَوْلَى أَنَّهُ سَأَلَ
أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ قِرَاءَةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا
هِيَ تَنَعَّتْ قِرَاءَةً مُفَسَّدَةً حَرْفًا
حَرْفًا .

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَةُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
مَدًّا .

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقُولُ الْحَمْدُ
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُولُ
الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُ
مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ .

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ
قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَكَانَ يُبَيِّرُ بِالْقِرَاءَةِ
أَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ وَتَدَّ
كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا أَسْرًا وَرُبَّمَا أَجْهَرًا
قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ
فِي الْأَمْرِ سَعَةً .

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَأَنَا
عَلَى عِائِشَتِي.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ يَوْمَ الْفَتْحِ
وَهُوَ يَقْرَأُ إِذَا فَتَحْتَكَ فَتَحًا
مُبِينًا لِيُخَفِّرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْبِكَ وَمَا تَخَّرَ قَالَ قَمَرَاءٌ وَرَجَعُ
قَالَ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ لَوْ
لَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيْكَ لَأَخَذْتُ
لَكُمْ فِي ذَلِكَ الصَّوْتِ أَوْ قَالَ
اللَّحْنِ.

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا أَحَسَّنَ
الْوَجْهَ حَسَنَ الصَّوْتِ وَكَانَ
نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَكَانَ
لَا يُرْجَعُ.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا يَسْمَعُ مَنْ فِي
الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي بُكَاءِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ مُطَرِّبٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ أَقْبَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے
رات کے وقت (اپنے گھر کی) چھت پر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قراءت
سنا کرتی تھی۔

حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن اونٹنی
پر دیکھا آپ پڑھ رہے تھے ”إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ الْخَمَّ
ابے شک ہم نے آپ کو واضح فتح دی تاکہ اللہ تعالیٰ
آپ سبب آپ کے پہلے اور بعد والوں کے گناہوں
کو بخش دے (آپ خوش آوازی سے قرأت فرماتے
عبداللہ بن معقل کہتے ہیں (میرے استاد) معاویہ بن
قرہ نے فرمایا اگر مجھے لوگوں کے جمع ہونے کا ڈر نہ ہوتا تو میں
اسی آوازیں (یا کہا اسی لہجے میں) اسنا شروع کرتا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
نے ہر نبی کو خوبصورت اور خوش آواز بنا کر بھیجا اور تمہارے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) خوب رو اور خوش آواز تھے۔
اور آپ قرأت میں (ہمیشہ) خوش الحانی
نہیں فرماتے تھے۔ (یعنی خوش الحانی سے پڑھنا آپ کی
عادت مبارکہ نہیں تھی بلکہ کبھی کبھی آپ اس طرح پڑھتے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت (اتنی)
بلند ہوتی کہ صحن میں بیٹھا ہوا آدمی سن لیتا حالانکہ آپ
گھر کے اندر نماز پڑھ رہے ہوتے۔

باب انسو مبارک

حضرت مطرب اپنے والد ماجد عبد اللہ بن
شخیر (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں
انہوں نے فرمایا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَلِجَوْفِهِ أَذْيَرُكَارِيرِ
الْمَجَلِّ مِنَ الْبُكَاءِ .

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأْتَ عَلَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ أَقْرَأْ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ
أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ مِنْ غَيْرِي
فَقَرَأْتُ سُورَةَ النَّسَاءِ حَتَّى بَلَغْتُ وَجْهَنَا
بِكَ عَلَى هَوْلًا شَهِيدًا أَقَالَ فَرَأَيْتُ عَيْنِي
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمِلَانِ .

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمًا
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَتَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى لَمْ يَكْدِرْ رُكْعُهُ
شَمْرًا رَكَعَ فَلَمْ يَكْدِرْ فَرَفَعَ رَأْسَهُ شَمْرًا
رَفَعَ رَأْسَهُ فَلَمْ يَكْدِرْ أَنْ يَسْجُدَ شَمْرًا
سَجَدَ فَلَمْ يَكْدِرْ أَنْ يَرَفَعَ رَأْسَهُ شَمْرًا
رَفَعَ رَأْسَهُ فَلَمْ يَكْدِرْ أَنْ يَسْجُدَ
شَمْرًا سَجَدَ فَلَمْ يَكْدِرْ أَنْ يَرَفَعَ
رَأْسَهُ فَجَعَلَ يَنْفَعُ وَيَبْكِي
وَيَقُولُ رَبِّ أَلَمْ تُعَذِّبْنِي أَنْ لَا
تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيهِمْ رَبِّ أَلَمْ
تُعَذِّبْنِي أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ
يَسْتَغْفِرُونَ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ
فَلَمَّا صَلَّي رَكَعَتَيْنِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ
فَقَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ
شَمْرًا وَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكُفَانِ

پس حاضر ہوا آپ (اس وقت) نماز پڑھ رہے تھے اور
آپ کے سینہ مبارک سے ہنڈیاں کے جوش کی طرح رونے کی آواز آرہی تھی
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچھ) قرآن پاک پڑھنے کا حکم فرمایا
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں آپ
کے سامنے پڑھوں حالانکہ آپ پر قرآن پاک نازل ہوا۔ آپ نے
فرمایا میں دوسرے آدمی سے سنا چاہتا ہوں۔ پھر میں نے سورہ
نساء پڑھی اور جب میں "وَجَنَابُكَ عَلَى طُحْلٍ لَمْ يَشْهَدِ" پر پہنچا
افرماتے ہیں (تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک
آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے دیکھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں
کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد اقدس میں ایک
دن سورج کو گھن لگ گیا (تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑھنی شروع کی (اتنا لمبا قیام کیا کہ) آپ
رکوع کرنے والے نہیں معلوم ہوتے تھے، پھر آپ نے
رکوع فرمایا (اور اتنا لمبا رکوع فرمایا) گویا کہ آپ رکوع سے
سرانہ نہیں اٹھائیں گے پھر نہایت لمبا قیام کیا، اور پھر
سجدہ فرمایا تو اس میں کافی دیر ٹھہرے رہے۔ دونوں
سجدوں کے درمیان نہایت لمبا جلسہ فرماتے کے بعد آپ نے
دوسرا سجدہ فرمایا (اور اس میں اتنی دیر ٹھہرے) گویا کہ آپ
سجدہ سے سر مبارک نہیں اٹھائیں گے۔ سجدے کی
حالت میں آپ کراہنے اور رونے لگے اور دعا فرمائی
"اے میرے پروردگار! کیا تو نے یہ وعدہ نہیں فرمایا کہ جب
تک میں ان میں ہوں تو ان کو عذاب نہیں دے گا۔ اے
میرے پروردگار! کیا تیرا وعدہ نہیں کہ جب تک یہ (اتنی)
بخشش مانگتے رہیں گے تو ان کو عذاب نہیں دے گا۔
(اے اللہ!) تم تجھ سے بخشش کے طلب گار
ہیں جب آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی تو سورج
روشن ہو گیا۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر اللہ

تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کے
نشانوں میں سے دو نشانیاں ہیں ان کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ

لَمُوتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَبَا ذَا
أُنْكَسَفَا فَبَا فَبَا عَوَا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ
سے گریں نہیں لگتا جب ان کو گریں لگے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ پناہ چاہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک صاحبزادی کو جو نزع
کی حالت میں تھی بغل میں لیا۔ اور پھر اپنے سامنے رکھ دیا۔
(چنانچہ آپ کے سامنے ہی وہ انتقال فرما گئیں۔ حضرت ام
ایمن رضی اللہ عنہا ر صدے کی وجہ سے چیخ پڑیں تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اللہ کے رسول کے سامنے
روتی ہے ام ایمن نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیا آپ نہیں رو رہے آپ نے فرمایا میں رو نہیں رہا
بے شک یہ (آنسو) رحمت ہیں اور یقیناً مومن تو ہر حال
میں بھلائی پر ہوتا ہے بے شک اس کی جان دونوں پہلوؤں کے
درمیان سے نکالی جاتی ہے تو وہ اس وقت بھی اللہ تعالیٰ
کی تعریف کر رہا ہوتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ابْنَةً لَهُ تَغْضِي فَاحْتَضَنَهَا
فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَاتَتْ وَهِيَ
بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَاحَتْ أُمُّ آيِبِنَ
فَقَتَانَ يَحْيَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتَبَكَّيْنِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَسْتُ أَرَاكَ تَبْكِي
قَالَ إِنِّي لَسْتُ أَبْكِي إِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ
رَأَتْ الْمَوْتَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ عَلَى كُلِّ حَالٍ
إِنَّ نَفْسَهُ تَنْزَعُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ
وَهُوَ يَحْدُدُ اللَّهُ تَعَالَى.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضرت
عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ انتقال فرما گئے تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ان کی میت کو بوسہ بھی دے رہے تھے
اور رو بھی رہے تھے یا راوی نے کہا آپ کی آنکھوں سے
آنسو جاری تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَبَّلَ عُمَانَ بْنَ مَطْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ
وَهُوَ يَبْكِي أَوْ قَالَ وَ عَيْنَاكَ
تَهْرِفَانِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کے جنازہ میں حاضر ہوئے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس تشریف فرما تھے۔ میں نے دیکھا کہ
آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آپ نے فرمایا کیا تم
میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج رات جاع نہ کیا ہو۔ (نہی)
حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں ہوں یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا انزو! پس حضرت ابو طلحہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قبر میں اترے (اور انہیں دفن

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ شَعِدْنَا ابْنَةً لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ
عَلَى الْقَبْرِ فَأَيُّتُ عَيْنَيْهِ قَدَمَعَانِ
فَقَالَ أَفِيكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَا بِإِ
الْيَلَةِ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَا قَالَ أَنْزِلْ فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا

باب ۴۶ بستر مبارک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس بستر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے تھے وہ چمڑے کا تھا۔ اور اس میں کھجور کی سونجھ بھری ہوئی تھی۔

حضرت جعفر بن محمد (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں (انہوں نے فرمایا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ کے جوہ مبارک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک کیسے تھا، ام المؤمنین نے فرمایا چمڑے کا بنا ہوا لگہ بگہ اور اس میں کھجور کی سونجھ بھری ہوئی تھی۔ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ کے ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک کیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا ایک ٹاٹ تھی جس کو ہم دوسرا کر لیا کرتے تھے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر آرام فرماتے۔ ایک رات میں نے سوچا کہ اگر میں اس ٹاٹ کی چار تنہ کر دوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زیادہ نرم ہوگا۔ چنانچہ ہم نے اس کو چار تنہ کر دیا۔ صبح کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے رات کو کونسا بستر بچھایا تھا (آپ فرماتی ہیں) ہم نے کہا بستر تو وہی تھا لیکن ہم نے اسکی چار تنہیں کر دی تھیں (کیونکہ) ہمارے خیال میں وہ آپ کے لئے زیادہ نرم ہے اپنے فرمایا اسے پہلی حالت پر ہی بدل دو کیونکہ اسکی نرمی نے مجھے لگام

باب ۴۷ انکساری فرمانا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے اس طرح (حد سے) نہ بڑھاؤ، جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو حد سے بڑھایا ہے شک میں اللہ کا بندہ ہوں، لہذا مجھے "اللہ کا بندہ"

بَابُ مَا جَاءَ فِي فِرَاشِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهُ لَيْفٌ.

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِكَ قَالَتْ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهُ لَيْفٌ وَسُيِّلَتْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِكَ قَالَتْ مَسْحَانَتَيْنِ تَنِيَّتَيْنِ فَبَيْنَا مَرَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ ذَاتُ لَيْلَةٍ قُلْتُ لَوْ تَنِيَّتُهُ أَرْبَعُ ثَنِيَّاتٍ كَانَ أَوْطَأُ لَهُ فَثَنِيْنَاهُ بِأَرْبَعِ ثَنِيَّاتٍ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مَا فَشْتَوْنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ قُلْنَا هُوَ فِرَاشُكَ إِلَّا أَنَا ثَنِيْنَاهُ بِأَرْبَعِ ثَنِيَّاتٍ قُلْنَا هُوَ أَوْطَأُ لَكَ وَتَالَ رُدُّوهُ لِحَالِهِ الْأَوَّلَى فَإِنَّهُ مَنَعَتْنِي وَطَأْتُهُ صَلَوَاتِي اللَّيْلَةَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَوَاضِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَطْرُقُونِي كَمَا أَطْرَقَ النَّصَارَى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) إِنَّمَا أَنَا عَبْدُ اللَّهِ فَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ

www.waseemziyai.com

وَرَسُولُهُ.

اور اس کا رسول کہو۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ أَمْرًا أَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً
فَقَالَ اجْلِسِي فِي أَيْ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ شِئْتَ
اجْلِسِي إِلَيْكَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَعُوذُ الْمَرْحَى وَيَشْهَدُ الْجَنَازَ
وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيَجِيبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ
وَكَانَ يَوْمَ بَنِي قُرَيْظَةَ عَلَى حِمَارٍ
مَخْطُومٍ بِحَبْلِ مِنْ لَيْفٍ عَلَيْهِ إِكَافٌ
مِنْ لَيْفٍ.

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعِي إِلَى خُبْرِ الشَّعِيرِ
وَالْأَهَالَةِ السَّخَدَةِ فَيَجِيبُ وَلَقَدْ كَانَ
لَهُ دِرْعٌ عَنْ يَهُودِيٍّ فَمَا وَجَدَ مَا يَكْفُهَا
حَتَّى مَاتَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ حَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى رَحْلِ رَحِثٍ وَعَلَيْهِ قُطِيفَةٌ لَا تَسَاوِي
أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ
حَجًّا لَا رِيَاءَ فِيهِ وَلَا
سُمْعَةً.

عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
وَكَانُوا إِذَا سَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِيَا بَعْلُونِ
مِنْ كَرَاهَتِهِ لِذَلِكَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ ایک
عورت نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا (یا رسول
اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے آپ سے ایک کام ہے آپ نے
فرمایا تو مدینہ طیبہ کے جس راستہ میں چاہے چل کر بیٹھ میں بھی وہاں بیٹھا
ہوں۔ (یعنی جہاں چاہے مجھے اپنی ضرورت سے آگاہ کر دے)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیماروں کی عیادت فرماتے
جنازوں میں تشریف لے جاتے دراز گوش
پر سوار ہوتے اور غلام کی (بھی) دعوت قبول
فرماتے۔ (جنگ) بنی قریظہ کے دن آپ ایک دراز
گوش پر سوار تھے جس کی رسی اور پلان کھجور کی مونجہ
کے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کی ردی اور کئی دن کی باسی
پرانی چکنائی کی دعوت دی جاتی تو (بھی) قبول فرما لیتے
آپ کی زہ ایک یہودی کے پاس گروی تھی لیکن آپ نے سال فرماتے تک انکو
چھوڑنے کے لئے کچھ نہ پایا (یہ فقر اختیار ہی کی شان تھی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے پالان پر جس پر
ایک کبیل پڑا ہوا تھا، چڑھ فرمایا، اس کبیل کی قیمت چار
درہم بھی نہیں تھی۔ آپ نے دعا فرمائی، اے اللہ!
اس کو ایسا حج بنا دے جس میں ریاکاری اور نالیش
نہ ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
بڑھ کر کوئی شخص محبوب نہ تھا حضرت انس فرماتے ہیں پھر بھی جب
صحابہ کرام آپ کو دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے پسند نہیں فرماتے۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ سَأَلْتُ خَالَيْ هُنْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ وَصَافًا عَنْ
حَبِيبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
أَشْتَهَى أَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا
فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَجِئًا مُفْتَحًا يَتَلَا وَجْهَهُ
تَلَا لَا الْقَمَرُ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَذَكَرَ
الْحَدِيثَ بِطَوِيلٍ قَالَ الْحَسَنُ
فَكْتَمْتُهَا الْحُسَيْنُ زَمَانًا ثُمَّ حَدَّثَنِي
فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ
عَمَّا سَأَلْتُهُ عَنْهُ وَوَجَدْتُهُ قَدْ
سَأَلَ أَبَاكَ عَنْ مَدْخِلِهِ وَخَرَجِهِ
مَخْرَجِهِ وَشَكْلِهِ فَلَمْ يَدَّعِ
مِنْهُ شَيْئًا قَالَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُ أَبِي عَنْ دُخُولِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ كَانَ إِذَا أَدَّى إِلَى مَنْزِلِهِ
جَزَاءَ دُخُولِهِ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءَ
جُزْءٍ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجُزْءٍ لِأَهْلِهِ
وَجُزْءٍ لِنَفْسِهِ ثُمَّ جُزْءٌ جُزْءًا
بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ فَيَرُدُّ ذَلِكَ
بِالْخَاصَّةِ عَلَى الْعَامَّةِ وَلَا يَدَّخِرُ
عَنْهُمْ شَيْئًا وَكَانَ مِنْ سِيرَتِهِ
فِي جُزْءِ الْأُمَّةِ رَأْيًا أَهْلَ
الْفَصْلِ بِأَذْنِهِ وَقَسَمَهُ عَلَى قَدَرِ
فَضْلِهِمْ فِي الدِّينِ فَمِنْهُمْ
ذُو الْجَاجَةِ وَمِنْهُمْ ذُو الْحَاجَتَيْنِ
وَمِنْهُمْ ذُو الْحَوَائِجِ فَيَتَشَاغَلُ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، میں نے
اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کے بارے میں پوچھا، آپ (مہند بن
ابو ہالہ) حلیہ مبارک سے زیادہ واقف تھے اور میں چاہتا تھا
کہ وہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کچھ بیان
کریں، انہوں (مہند بن ابی ہالہ) نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نہایت ذلشان معزز تھے، اور آپ کا چہرہ مبارک چودھویں
کے چاند کے طرح چمکتا تھا۔ پھر انہوں نے پوری حدیث
بیان کر دی (مکمل حدیث صفحہ ۸۹۰ پر گزر چکی ہے)۔ حضرت
حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدت دراز تک حضرت
امام حسین رضی اللہ عنہ سے چھپانے کے بعد (ایک مرتبہ)
میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ
(امام حسین رضی اللہ عنہ) پہلے ہی ان (اپنے ماموں ہند) سے
پوچھ چکے ہیں اور جو کچھ مجھے معلوم ہوا اس سے وہ بھی
آگاہ ہو چکے ہیں۔ (اور مجھے یہ معلوم ہوا) کہ انہوں نے اپنے
والد ماجد (حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ) سے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لانے، باہر جانے اور آپ کے
طور طریقوں کے بارے میں پوچھ لیا ہے۔ اور کوئی
بات بھی (بلا تحقیق) نہیں پھوٹی، امام حسین رضی اللہ
عنہ فرماتے ہیں، میں نے اپنے والد ماجد سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے گھر تشریف لانے (کی کیفیت) کے بارے میں پوچھا تو
انہوں نے فرمایا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لاتے
تو اپنے گھر کے دفت کو تین حصوں میں تقسیم فرماتے ایک حصہ اللہ
تعالیٰ (کی عبادت) کے لئے ایک حصہ گھر والوں کے (حقوق کی
ادائیگی کے لئے) اور ایک حصہ اپنی ذات کے لئے پھر اپنا حصہ
اپنے اور لوگوں کے درمیان تقسیم فرماتے پس (اپنے فیوض و
برکات) خاص صحابہ کرام کے ذریعے عام لوگوں تک پہنچا دیتے
اور ان سے کوئی چیز رد کرنا نہ رکھتے۔ امت کے حصہ (وقت) میں
آپ کی عادت مبارک تھی کہ علم و عمل والوں کو (گھر کے اندر آنیکی) اجازت

بِهِمْ وَ يُشْغِلُهُمْ فِيمَا يُصْلِحُهُمْ
وَالْأَمَّةَ مِنْ مَسْئَلَتِهِمْ عَنْهُ وَ
أَخْبَارِهِمْ بِالَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ وَ
يَقُولُ لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ مِنْكُمْ الْغَائِبَ
وَأَبْلِغُونِي حَاجَةً مَنْ لَا يَسْتَطِيعُ
إِبْلَاغَهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَبْلَغَ سُلْطَانًا
حَاجَةً مَنْ لَا يَسْتَطِيعُ إِبْلَاغَهَا
ثَبَّتَ اللَّهُ قَدَامِيهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
وَلَا يَذْكُرُ عِنْدَكَ إِلَّا ذَالِكَ وَلَا
يَقْبَلُ مِنْ أَحَدٍ غَيْرَكَ بَدْخُلُونَ
رُؤُوسًا وَلَا يَفْتَرِقُونَ إِلَّا عَنْ
ذَوَاقٍ وَيَخْرُجُونَ أَدْلَةً يَعْنِي
عَلَى الْخَيْرِ قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ
مَخْرَجِهِ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِيهِ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخْزُنُ لِسَانَهُ إِلَّا فِي مَا
يَعْنِيهِ وَيُؤْتِيهِمْ وَلَا يَتَقَرُّهُمْ
وَيُكْرِمُ كَرِيمَ كُلِّ قَوْمٍ وَيُؤَلِّيهِ
عَلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُ النَّاسَ وَيَحْتَرِسُ
مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَطُورَ عَنْ أَحَدٍ
مِنْهُ بَشْرًا وَلَا خُلُقًا وَبِتَفَقُّدِ
أَصْحَابِهِ وَ لِيَسْأَلَ النَّاسَ عَمَّا فِي
النَّاسِ وَيُحَسِّنَ الْحَسَنَ وَيُقَوِّيَ
وَيُقَبِّحَ الْقَبِيحَ وَيُوَهِّبَهُ مُعْتَدِلُ
الْأَمْرِ غَيْرُ مُخْتَلِفٍ وَلَا يَخْفُلُ لِمَخَافَةٍ
أَنْ يَخْفُلُوا أَوْ كَيْمُلُوا لِكُلِّ حَالٍ
عِنْدَكَ عَزَّادٌ وَلَا يَقْصِرُ عَنِ الْحَقِّ
وَلَا يُجَاوِزُهُ الثَّنَيْنِ يَكُونُ مِنَ
النَّاسِ خِيَارُهُمْ أَفْضَلُهُمْ عِنْدَكَ

فرماتے اور انکی دینی فضیلت کے اعتبار سے ان پر وقت تقسیم
فرماتے۔ ان میں سے کسی کی ایک ضرورت ہوتی، کوئی دوسریوں
والا ہوتا، اور کسی کی بہت سی حاجتیں ہوتیں۔ آپ ان کی ضرورتوں
میں مشغول ہوتے اور ان کو انکی اپنی اور باقی امت کی اصلاح
سے متعلق کاموں میں مشغول رکھتے۔ ان سے ان کے مسائل کے
بارے میں پوچھتے اور ان کے مناسب حال ہدایات فرماتے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے، حاضر کو نمائے تک رسد
ہوئے مسائل، پہنچانے چاہیں اور میرے پاس ایسے آدمی کی ضرورت
بھی پہنچا کر جو خود نہیں پہنچا سکتا۔ کیونکہ جو شخص ایسے آدمی
کی حاجات، کسی صاحب اختیار کے پاس پہنچاتا ہے۔ تو
اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ثابت قدم رکھے گا۔ اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسی ہی ضروریات کا ذکر
کیا جاتا تھا۔ آپ اس کے خلاف (یعنی فضول بات) قبول نہیں
فرماتے تھے۔ لوگ آپ کے پاس (علم و فضل) کی چاہت
لے کر آتے اور حجب واپس جاتے تو (علم و فضل کے علاوہ)
کھانا وغیرہ بھی کھا کر جاتے اور بھلائی کے راہ نمائیں کر جاتے۔
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد
محب سے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ تشریف لے جانے
کی کیفیت) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان مبارک کو صرف بامقصد کلام کے لئے
استعمال فرماتے صحابہ کرام کو باہم محبت سکھاتے اور ان کو جدا نہ
ہونے دیتے، آپ ہر قوم کے معزز آدمی کی عزت کرتے اور اسے
ان پر حاکم مقرر کرتے لوگوں کو رعب الہی سے ڈراتے اور ان
سے اپنی حفاظت فرماتے، لیکن اس کے باوجود ہر ایک سے
خندہ روئی اور خوش اخلاقی سے پیش آتے۔ اپنے صحابہ کرام کے
حالات دریافت کرتے اور لوگوں کے حالات بھی معلوم فرماتے
رہتے۔ آپ اچھے کو اچھا سمجھتے اور اس کی تائید فرماتے، بُرے
کو بُرا سمجھتے اور اسے ذلیل و کمزور کرتے۔ آپ ہمیشہ میانہ روی
اختیار فرماتے، اور (صحابہ کرام سے) بے خبر نہ رہتے کہ کہیں وہ

أَعْتَهُمْ نَصِيحَةً وَأَعْظَمَهُمْ عِنْدَهُ
مَنْزِلَةً أَحْسَنَهُمْ مَوَاسَاةً وَمَوَارَاةً
قَالَ فَسَأَلْتَهُ عَنْ مَجْلِسِهِ فَقَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَقُومُ وَلَا يَجْلِسُ إِلَّا عَلَى ذِكْرٍ
إِذَا انْتَهَى إِلَى قَوْمٍ فَجَلَسَ حَيْثُ
يَنْتَهَى بِهِ الْمَجْلِسُ وَيَأْمُرُ بِذَلِكَ
يُعْطَى كُلَّ جُلُوسٍ بِنَصِيحَةٍ لَا يَحْسِبُ
جُلُوسُهُ أَنَّ أَحَدًا أَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنْهُ
مَنْ جَالَسَهُ أَوْ فَاوَضَهُ فِي حَاجَةٍ
صَابِرَةً حَتَّى يَكُونَ هُوَ الْمُنْصَرِفُ عَنْهُ
وَمَنْ سَأَلَ حَاجَتَهُ لَمْ يَرُدَّهَا إِلَّا
بِهَا أَوْ بِمِيسْرٍ مِمَّنِ الْقَوْلُ قَدْ وَسِمَ
النَّاسَ بَسْطُهُ وَخُلُقُهُ فَصَامًا لَهُمْ
أَبًا وَصَارُوا عِنْدَهُ فِي الْحَقِّ سَوَاءً
مَجْلِسُهُ مَجْلِسُ حِلْمٍ وَحَيَاءٍ وَصَبْرٍ
وَأَمَانَةٍ لَا تُرْدَمُ فِيهِ الْأَصْوَاتُ وَلَا
تُؤَبَّنُ فِيهِ الْحُرُمُ وَلَا تُنْشَى فَلَنَاتُهُ
مُتَعَادِلِينَ بَلْ كَانُوا يَتَفَاضَلُونَ فِيهِ
بِالتَّقْوَى مُتَسَوِّضِينَ يُوقَرُونَ فِيهِ
الْكَبِيرُ وَيُرْحَمُونَ فِيهِ الصَّغِيرُ وَ
يُؤَثَّرُونَ ذَا الْحَاجَةِ وَيَحْتَفَظُونَ
الْغَرِيبَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَوْ أَكْهَدَنِي إِلَى كُرَاعٍ لَقَبَلْتُ
وَلَوْ دُعِيتُ عَلَيْهِ لَأَجَبْتُ.

نافل یا سست نہ ہو جائیں۔ آپ کے پاس بہر حالت کے لئے مکمل سامان
ہوتا۔ آپ نہ توحق سے قاصر رہتے اور نہ آگے بڑھتے (یعنی غنی پرستے)
لوگوں میں سب سے بہترین افراد آپ کے ہم نشین ہوتے۔ جو لوگوں کا زیادہ فیروزہ
ہوتا وہ آپ کے نزدیک افضل ہوتا اور جو شخص لوگوں پر زیادہ احسان
کرتا اور ان سے اچھا برتاؤ کرتا، آپ کے نزدیک وہ بڑے مرتبے والا
ہوتا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ان سے اپنے
والد ماجد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ کے مجلس مبارک کے بارے میں
پوچھا تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ
کا ذکر کرتے جب آپ کسی مجلس میں تشریف لے جاتے تو جہاں
مجلس ختم ہوتی تشریف رکھتے اور اسی بات کا حکم بھی فرماتے۔ ہر
بیٹھنے والے کو اس کا حق دیتے (یعنی سب سے برابر پیش آتے)
کوئی بیٹھنے والا یہ نہ سمجھتا کہ اس سے کوئی زیادہ باعزت ہے۔
جب کوئی شخص آپ کے پاس بیٹھتا یا آپ سے گفتگو کرتا تو جب تک
وہ خود نہ چلا جاتا آپ اس کے پاس بیٹھتے رہتے اور جو آپ کے
سامنے اپنی ضرورت پیش کرتا آپ اسکی حاجت پوری فرماتے یا
نرمی سے جواب دیتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش مزاجی اور
حسن اخلاق عام تھا چنانچہ آپ لوگوں کے لئے باپ کی طرح تھے اور
تمام لوگوں کے حقوق آپ کے نزدیک برابر تھے آپکی مبارک مجلس، ہر دبا
جیا، صبر، اور امانت کی مجلس ہوتی تھی نہ تو وہاں آوازیں بلند ہوتیں
اور نہ ہی (معزز لوگوں کی) عزتوں پر عیب لگایا جاتا۔ اس مجلس مبارک کی
غلطیاں (بالفرض کسی سے سلا بھی ہو جائے) پھیلنا نہیں جاتی تھیں اہل مجلس آپس
میں برابر ہوتے تھے، ایک دوسرے پر غر نہیں کرتے تھے صرف تقویٰ کی وجہ سے
ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے تھے۔ اہل مجلس، عاجزی کرتے، بڑوں کی
عزت کرتے اور چھوٹوں پر رحم کرتے، ماحتمدوں کو تہجیب دیتے اور
مسافروں کے حقوق کا خیال رکھتے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے بکری کا پایہ تحفہ دیا
جائے تو میں قبول کر لوں اور اگر اس کی دعوت (بھی) دی جائے
تو (پھر) بھی قبول کر لوں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَأْسِ بَغْلٍ وَلَا بِرِذْوَنٍ.

عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوسِفَ وَأَقْعَدَانِي فِي حَبْرِهِ وَمَسَحَ عَلَيَّ رَأْسِي.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَّ عَلَى رَحْلِ رَثٍّ وَقَطِيفَةٍ كُنَّا نَرَى ثَمَنَهَا أَرْبَعَةَ دَرَاهِمٍ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَالَ لَبَيْكَ بِحَاجَةٍ لَا سُمْعَةَ فِيهَا وَلَا رِيَاءً.

وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا خِيَّطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ لَهُ تَرِيدًا عَلَيْهِ دُبَّاءُ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ الدُّبَّاءَ وَكَانَ يُحِبُّ الدُّبَّاءَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ أَنَسًا (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) يَقُولُ فَمَا صَنَعَ بِي طَعَامٌ أَقْدَرُ عَلَى أَنْ يُصَنَعَ فِيهِ دُبَّاءٌ إِلَّا صَنِعَ.

عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ قِيلَ لِعَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَاذَا كَانَ يَعْمَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ آپ نہ تو خچر پر سوار تھے اور نہ ہی نر کی گھوڑے پر بلکہ پیدل تشریف لائے جو آپ کی تواضع کا واضح ثبوت ہے۔

حضرت عبداللہ بن سلام کے صاحبزادے حضرت یوسف رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام یوسف رکھا اور مجھے اپنی گود میں بٹھا کر میرے سر پر دست اقدس پھیرا۔ (یعنی بچپن میں)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے پالان پر (جو اونٹنی پر تھا) اور ایک کبل پر (جو اس پالان پر تھا) جس کی قیمت ہمارے خیال میں چار درہم تھی، حج فرمایا جب آپ اونٹنی پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا میں ایسے حج کے لئے پکارتا ہوں جو شہرت اور مالش سے پاک ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک درزی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور آپ کے سامنے شریڈ (روٹی اور گوشت) جس میں کدو (بھی) لاکر رکھے (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کدو لے لے کر کھاتے (کیونکہ) آپ کدو پسند فرماتے تھے۔ حضرت ثابت فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے بعد جب بھی میرے لئے کھانا تیار کیا جائے تو میں جہاں تک ممکن ہو تا اس میں کدو ڈالتا ہوں۔

حضرت عمرہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھریلو معمولات کے بارے میں پوچھا گیا۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے

فرمایا آپ انسانوں میں ایک انسان تھے اپنے کپڑوں میں خود جوئیں دیکھتے، بکری کا دودھ دیتے اور اپنے کام خود کرتے راہِ نہایت پاکیزہ تھے اسکے باوجود جوئیں دیکھنا سوجھنے تھا کہ کہیں سے گت نہ لگی ہو۔

باب اخلاق حسنہ

حضرت عاصم بن زید (بن ثابت) رضی اللہ عنہما
فرماتے ہیں کہ چند آدمی حضرت زید بن ثابت رضی
اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمیں آنحضرت صلی
اللہ کے حالات مبارکہ بتائیے۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں
کیا بتاؤں، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوسی تھا۔
اور جب (آپ پر) وحی نازل ہوتی مجھے بلا بھیجیے اور میں (وحی)
لکھ لیتا۔ جب ہم دنیا کا ذکر کرتے آپ بھی ہمارے ساتھ اس
کا ذکر کرتے، جب ہم آخرت کی باتیں کرتے تو آپ بھی
ہمارے ساتھ آخرت کا ذکر کرتے اور جب ہم کھانے پینے کی باتیں
کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ ان باتوں میں شریک ہو جاتے
پس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تمام سیرت تم سے بیان کرتا ہوں۔
حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے شریف آدمی کی طرف بھی متوجہ ہوتے اور اس سے باتیں کرتے تاکہ اس (طریقہ) سے ان کا دل (نیکیوں کی طرف) نرم ہو جائے، اور آپ میری طرف توجہ فرماتے اور باتیں کرتے یہاں تک کہ میں اپنے آپ کو سب سے اچھا خیال کرتا۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا میں بہتر ہوں یا ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا! ابوبکر رضی اللہ عنہ میں نے عرض کیا میں بہتر ہوں یا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا عمر بن خطاب! میں نے پوچھا کیا میں بہتر ہوں یا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، آپ نے فرمایا عثمان غنی! چونکہ میرے پوچھنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سچی بات بتادی (اس لئے) کاش! میں آپ سے نہ بوجھتا آنحضرت

فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ
يَقُولُ شَوْعَبُهُ وَيَحْبِبُ شَاتَهُ وَيَخْدِمُ
نَفْسَهُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ خَارِجَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ دَخَلَ نَفْرٌ عَلَى
زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالُوا
لَهُ حَدِّثْنَا أَحَادِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا أُحَدِّثُكُمْ
كُنْتُ جَارَهُ فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ
يَعَثُّ إِلَى فُكَيْتَتِهِ لَهُ فَنُكِّنَا إِذَا ذَكَّرْنَا
الَّذِينَ نَاذَرَهُمَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَّرْنَا الْآخِرَةَ
ذَكَّرَهُمَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَّرْنَا الطَّعَامَ
ذَكَّرَهُ مَعَنَا فَكُلُّ هَذَا أُحَدِّثُكُمْ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبِلُ بِوَجْهِهِ
وَحَدِيثِهِ عَلَى أَشْرَ الْقَوْمِ يَتَأَلَّفُهُمْ
بِذَلِكَ وَكَانَ يُقْبِلُ بِوَجْهِهِ وَحَدِيثِهِ
عَلَى حَتَّى طَنَنْتُ أَتَى خَيْرُ النَّاسِ وَمِ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَدَاخَيْرُ أَوْ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَاخَيْرُ أَمْ
عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَدَاخَيْرُ أَمْ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن سلوک ہر ایک سے برابر تھا اس لئے ہر آدمی یہی سمجھتا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ مقرب ہوں)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

میں نے دس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارے، آپ نے مجھے کبھی رواف، تک نہیں فرمایا نہ کسی کام کے کرنے پر مجھے فرمایا کہ تو نے کیوں کیا؟ اور نہ کسی کام کے ترک پر فرمایا کہ تو نے کیوں چھوڑا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ پسندیدہ اخلاق والے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس سے زیادہ ملائم میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی نہ تو ریشم بلا کپڑا، نہ خالص ریشمی کپڑا اور نہ دوسری کوئی چیز اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک سے زیادہ خوشبودار چیز میں نے نہیں منوگھی نہ کوئی مشک اور نہ ہی کوئی عطر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ جس (کے کپڑوں) پر زعفران کا کچھا رنگ تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو (بھی) منہ پر ایسے بات نہیں فرماتے تھے جو اسے ناپسند ہو اس لئے جب وہ چلا گیا آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کیا اچھا ہوتا اگر تم اسے اس نزدیکی کے چھوڑنے کا کہتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو طبعی طور پر فحش کہنے والے تھے، اور نہ تو کلف فحش گو تھے، (اسی طرح) آپ بازاروں میں چلانے والے بھی نہیں تھے اور برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیتے بلکہ معاف کر دیتے

قَالَ عُمَانُ فَلَمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَدَّقَنِيْ فَلَوْدِدْتُ أَنَّيْ لَمْ أَكُنْ سَأَلْتُهُ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِيْ أَوْ قَطُّ وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لَمْ صَنَعْتَهُ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لَمْ تَرَكْتَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَلَا مَبِيسَتُ خَدًّا وَلَا حَرِيرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ الْبَيْنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكَ قَطُّ وَلَا عَطْرًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ بِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكَادُ يُوَاجِهُ أَحَدًا لِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ فَلَمَّا قَامَ قَالَ لِلْقَوْمِ لَوْ قُلْتُمْ لَا يَدَاعُ هَذِهِ الصُّفْرَةُ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهُمَا قَالَتَا لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَغْفُواوُ

يَصْفَحُ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ شَيْئًا قَطُّ إِلَّا
أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ
لَا ضَرَبَ خَادِمًا وَلَا
أَمْرًا.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّصِرًا مِنْ
مَظْلَمَةٍ ظَلَمَهَا قَطُّ مَالًا يُبْتَهِكُ
مِنْ مَحَارِمِ اللَّهِ تَعَالَى شَيْءٌ فَإِذَا
انْتَهَكَ مِنْ مَحَارِمِ اللَّهِ تَعَالَى
شَيْءٌ كَانَ مِنْ أَشَدِّهِمْ فِي ذَلِكَ
غَضَبًا وَلَا خَيْرَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا
اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَالَمُ يَكُنْ
مَأْثَمًا.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَنَا
عِنْدَهُ فَقَالَ بَشِّرِ ابْنَ الْعَشِيرَةِ وَ
أَخُو الْعَشِيرَةِ ثُمَّ أَدْنَى لَهُ فَنَلَمَّا
دَخَلَ لَأَنَّ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ
لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ رَأَيْتِ
اللَّهُ عَنْهَا) إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ
تَرَكَ النَّاسُ أَوْ دَعَاهُ النَّاسُ
الْفِتَاءَ فُحْشِهِ.

اور درگزر فرماتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے اللہ
تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے اپنے ہاتھ سے کسی
کو نہیں مارا۔ اور آپ نے نہ تو کسی خادم
کو پٹیا، اور نہ ہی کسی عورت کو۔

* * *

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ
میں نے کبھی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
اپنی ذات پر ظلم کا بدلہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا،
جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے محارم کو نہ توڑا جائے (یعنی
شرعیات کی خلاف ورزی) اور جب اللہ تعالیٰ کے محارم
کو توڑا جاتا (یعنی شرعی پابندیوں سے کوئی تجاوز کرتا)
تو اس بارے میں (سب سے) زیادہ غضب ناک ہو
جاتے اور جب آپ کو دو کاموں میں (سے ایک کا) اختیار دیا
جاتا تو آپ ان میں سے زیادہ آسان کو اختیار فرماتے
(بشرطیکہ) وہ گناہ کا کام نہ ہوتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ ایک
آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر درگھر
آنے کی اجازت مانگی، میں اس وقت آپ کے
پاس موجود تھی آپ نے فرمایا (یہ) اپنے قبیلے کا بڑا بیٹا
اور بڑا بھائی (ہے) پھر آپ نے اجازت
فرمائی، اور جب وہ داخل ہو تو آپ نے نہایت
نرمی سے گفتگو فرمائی۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) پہلے
تو آپ نے وہ بات فرمائی اور پھر نرمی سے گفتگو کی۔
آپ نے فرمایا اے عائشہ! (رضی اللہ عنہا) بیشک لوگوں
میں سے وہ شخص زیادہ شرمیہ ہے جس کو لوگ اس کی
بدزبانی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ الْحَسَنِ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَأَلْتُ أَبِي عَنْ سِيرَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُلُوسَاتِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَائِمًا الْبَشَرُ سَهْلَ الْخُلُقِ لَيِّنَ الْجَوَانِبِ لَيْسَ يَفْظُ وَلَا غَلِيظٌ وَلَا صَخَّابٌ وَلَا فَخَّانٍ وَلَا عَيَّابٌ وَلَا مُشَاجَّ يَتَخَافُ عَمَلًا لَا يَشْتَهِي وَلَا يُرِيدُ مِنْهُ وَلَا يُجِيبُ فِيهِ قَدًا تَرَكَ نَفْسَهُ مِنْ ثَلَاثِ أَلَمَاءَ وَالْأَكْبَادِ وَمَا لَا يَعْنِيهِ وَتَرَكَ النَّاسَ مِنْ ثَلَاثٍ كَانَ لَا يَدُورُ أَحَدًا وَلَا يُعِيبُهُ وَلَا يَطْلُبُ عَوْرَتَهُ وَلَا يَنْتَكُمُ إِلَّا فِي مَا رَجَا ثَوَابَهُ وَإِذَا تَكَلَّمَ أَطْرَقَ جُلُوسًا وَلَا كَانَتْهَا عَلَى رُءُوسِهِمْ الظَّيْرُ وَإِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوا لَا يَتَنَازَعُونَ عِنْدَهُ الْحَدِيثَ وَمَنْ تَكَلَّمَ عِنْدَهُ انْصَتُوا لَهُ حَتَّى يَفْرُغَ حَدِيثَهُمْ عِنْدَهُ حَدِيثٌ أَوْ لَهُمْ يَضْحَكُ مِمَّا يَضْحَكُونَ مِنْهُ وَيَتَعَجَّبُ مِمَّا يَتَعَجَّبُونَ مِنْهُ وَيَصْبِرُ لِلْغَرِيبِ عَلَى الْجَوْدَةِ فِي مَنْطِقِهِ وَمَسْأَلَتُهُ حَتَّى أَنْ كَانَ أَحْصَابُهُ لَيَسْتَجِدُّونَهُمْ وَيَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ يَطْلُبُهَا فَارْفُدُوهُ وَلَا يَقْبَلُ الشَّاءَ إِلَّا مِنْ مَكَافِيٍّ وَلَا يَقْطَعُ عَلَى أَحَدٍ حَدِيثَهُ حَتَّى يَجُوزَ فَيَقْطَعَهُ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ سے ہم نشینوں کے بارے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کشادہ رو، نرم خو، نرم مزاج رہتے تھے، آپ نہ بدخو تھے، نہ سخت دل، نہ چلانے والے، نہ بدگو، نہ عیب جو اور نہ ہی تنگی کرنے والے، آپ جس چیز کی خواہش نہ رکھتے، اس سے خود تو چشم پوشی فرماتے لیکن دوسروں کو بالواسطہ نہ کرتے اور خود اس کی دعوت قبول نہ فرماتے۔ آپ نے اپنے آپ کو تین چیزوں، جھگڑے، بکمر اور بے مقصد باتوں سے دور رکھا ہوا تھا اور تین (ہی) چیزوں کو لوگوں سے بچا رکھتے (یعنی) نہ تو کسی کی برائی کرتے نہ کسی کو عیب لگاتے اور نہ ہی کسی کا عیب تلاش کرتے۔ آپ صریحاً وہی کلام کرتے جن میں ثواب کی امید رکھتے، جب آپ گفتگو فرماتے آپ کے ہم نشین سر جھکا لیتے گویا کہ ان کے سروں پر پرندے رہیں گے (ہیں اور جب آپ خاموش ہو جاتے تو وہ (اہل مجلس) گفتگو کرتے (اہل مجلس) آپ کے سامنے کسی بات پر جھگڑتے اور جب کوئی شخص آپ کے سامنے آپ کی اجازت سے) بات کرنا تو باقی لوگ خاموش رہتے جب تک کہ وہ فارغ نہ ہو جاتا۔ ان سب کی گفتگو آپ کے نزدیک پسند آمدی کی گفتگو کی طرح ہی ہوتی یعنی سب کی گفتگو ایک طرح سماعت فرماتے جس بات سے باقی لوگ ہنستے آپ بھی تبسم فرماتے اور جس بات پر دوسرے تعجب کرتے آپ بھی تعجب ہوتے کسی اجنبی آدمی کی (سوال کرنے میں) تفریق اور دنیا کی کو بر داشت فرماتے یہاں تک کہ صحابہ کرام پر ایسی آدمیوں کو آپ کے پاس لے آتے تا کہ ان کی بے لطف گفتگو سے وہ بھی فائدہ اٹھائیں آپ فرمایا کرتے تھے جب کسی حاجت مند کو طلب حاجت میں دیکھو تو اسے دیکھ کر وہ آپ اپنی تعریف صرف اسی آدمی سے قبول کرتے جو احسان کے بدلے میں تعریف کرتا۔ آپ کسی کی گفتگو کو نہ کاٹتے البتہ اگر وہ حد سے بڑھ جاتا

بَنِي أَوْ قِيَامٍ۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ فَيَأْتِيَهُ جَبْرِيلُ فَيُحَرِّصُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهِ جَبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَّوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُرُ شَيْئًا لَخْدِهِ۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ وَلَكِنْ ابْتَغِ عَلَى فَإِذَا جَاءَ فِي شَيْءٍ فَضَيْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ فَكَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ

الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ أَنْ تَفُتِّقَ وَلَا تَخْفَ مِنْ ذِي الْعُرْشِ إِقْلًا لَا فَتَبَسَّمَ رَسُولُ

تو اسے روک دیتے یا اٹھ کر تشریف لے جاتے۔

حضرت محمد بن منکدر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی (بھی) کسی چیز کے مانگنے پر "لا" (یعنی نہیں) نہیں فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی میں سب سے بڑھ کر سختی تھے، اور آپ کی یہ سخاوت رمضان کے مہینے میں پہلے زیادہ ہوتی تھی۔ آپ کے پاس رمضان تشریف میں، حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوتے اور آپ انکو قرآن پاک سناتے، جبریل علیہ السلام سے ملاقات کے وقت آپ تیز بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ فیاض ہوتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لئے کوئی چیز جمع کر کے نہیں رکھتے تھے،

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر کچھ مانگا۔

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس وقت) میرے پاس کچھ نہیں لیکن تم میرے نام پر خرید لو۔ جب میرے پاس کچھ آئے گا تو ادا کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم (ایک بار) آپ اس کو دے چکے ہیں اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے طاقت سے بڑھ کر مکلف نہیں بنایا۔ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بات پسند نہ آئی، ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم (آپ خرچ فرمائیں اور عرش والے سے محتاجی کا فکر نہ کریں) اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم مسکرا پڑے اور انصاری کی اس بات سے آپ کے چہرہ
اقدس پر خوشی کے آثار نمایاں ہو گئے پھر آپ نے فرمایا مجھے اسی
کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت معوذ بن عفرہ کی صاحبزادی حضرت ربیع
رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں تازہ کھجوروں اور چھوٹے چھوٹے بالوں
والے غریبوں کا ایک تھال لے کر حاضر ہوئی تو آپ نے
مجھے مٹھی بھر کر زیورات اور سونا دیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ
بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تحفہ قبول فرماتے
اور اس کا بدلہ عنایت فرماتے
تھے۔

باب ۴۹ حیا و مبارک

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پردہ میں رہتے
والی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا فرماتے
تھے اور جب آپ کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو ناپسندیدگی کے
آثار آپ کے چہرہ نور سے ظاہر ہو جاتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک آزاد کردہ
غلام سے روایت ہے کہ ام المؤمنین فرماتی ہیں میں
نے رکبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ستر کی طرف
نظر نہیں کی یا اپنے فرمایا میں نے رکبھی بھی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ستر کی طرف نہیں دیکھا۔

باب ۵۰ سنگی گلوانا

حضرت حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنگی لگانے والے کی احبت کے
بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعُرِفَ الْبَشَرُ فِي وَجْهِهِ لِقَوْلِ
الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ قَالَ يَهَذَا أُمِرْتُ.

عَنِ الرَّبِيعِ بِنْتِ مُعَوِذِ بْنِ
عَفْرَةَ أَعَا قَالَتُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْنَعُ مِنْ رُطْبِ
وَأَجَرٍ زُعْبٍ فَأَعْطَانِي مِلًّا كَفَّهِمْ حُلِيًّا
وَذَهَبًا.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ
عَلَيْهَا.

باب ۵۱ مَا جَاءَ فِي حَيَاءِ رَسُولِ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنْ
الْعَدَسَاءِ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ
شَيْئًا عَرَفَ فِي وَجْهِهِ.

عَنْ مَوْلَى لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَ قَالَتُ عَائِشَةُ مَا نَظَرْتُ إِلَى فَرَجِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ
قَالَتُ مَا رَأَيْتُ فَرَجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ.

باب ۵۲ مَا جَاءَ فِي حَجَامَةِ رَسُولِ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ النَّسْرُ بْنُ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ كَسْبِ الْحَجَامِ
فَقَالَ أَسَى أحتجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

علیہ وسلم نے ابو طیبہ رضی اللہ عنہ سے سنگی گواہی اور اس کے لئے دو صاع غنہ دینے کا حکم فرمایا۔ نیز آپ نے اس کے مالکوں سے سفارش کر کے کچھ خراج (جو اس نے اپنے مالک کو دینا ہوتا تھا) کم کر دیا اور آپ نے فرمایا بے شک تمہارا بہترین علاج سنگی گوانا ہے یا فرمایا تمہاری بہترین دوا سنگی گوانا ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگی گواہی اور میں نے آپ کے حکم پر سنگی لگانے والے کو اجرت دی۔

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد) کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گردن مبارک کی دو جانب کی رگوں میں اور دونوں کندھوں کے درمیان سنگی گواہی اور سنگی لگانے والے کو اجرت عطا فرمائی۔ اگر یہ (اجرت) حرام ہوتی تو آپ اسے نہ دیتے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگی لگانے والے کو بلایا اور پوچھا کہ تمہارے ذمہ کتنا خراج ہے؟ اس نے کہا تین صاع (میں نے اپنے کا ایک پیانا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مالک سے سفارش فرما کر ایک صاع کم کر دیا اور پھر اس کو اس کی اجرت (بھی) دیدی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گردن کی دونوں جانب کی رگوں اور کندھے میں سنگی گواہی کرتے تھے اور آپ سترہ، انیس اور اکیس تاربخ کو سنگی گواہی کرتے کرتے،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام نکل میں بحالت اسقام پاؤں کی پشت پر سنگی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ، أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَجِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ أَوْ إِنْ مِنْ أَمْتَلٍ دَوَّاءِكُمُ الْحِجَامَةُ. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ وَأَمَرَنِي فَأَعْطَيْتُ الْحِجَامَ أَجْرَهُ.

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَطَّشَهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ فِي الْأَخْدَاعَيْنِ وَبَيْنَ الْكَتِفَيْنِ وَأَعْطَى الْحِجَامَ أَجْرَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا حِجَامًا فَحَجَمَهُ وَسَأَلَهُ كَمْ خَرَجُكَ فَقَالَ ثَلَاثَةُ أَصْعٍ فَوَضَعَ عَنْهُ صَاعًا وَأَعْطَاهُ أَجْرَهُ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْأَخْدَاعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعِ عَشْرَةَ وَتِسْعِ عَشْرَةَ وَاحْدَى وَعِشْرِينَ.

عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ بِمَلِكٍ

گوائی۔

باب اسماء مبارکہ

حضرت محمد بن جبیر اپنے والد حضرت جبیر بن مطعم (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میرے کئی نام (القاب) ہیں میرا نام ”محمد“ ہے ”احمد“ ہے اور میرا نام ”ماحمی“ ہے کہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میرا نام ”عاشر“ ہے یعنی قیامت کے دن لوگ میرے قدموں پر (میرے بعد) اٹھائے جائیں گے اور میرا نام ”عاقب“ (سب سے پچھلا) ہے کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے مدینہ طیبہ کے ایک راستے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ تو آپ نے فرمایا (اے حذیفہ!) میں ”محمد“ اور ”احمد“ ہوں۔ نبی رحمت اور نبی توبہ ہوں اور میں مقتدی (سب سے پیچھے آنے والا) ہوں، میں عاشر (جمع کرنے والا) ہوں نبی ملاحم (خدا کی راہ میں جنگ کرنے والا) ہوں،

باب ۵ گزر اوقات

حضرت سماک بن حرب کہتے ہیں میں نے حضرت نعمان بن بشیر (رضی اللہ عنہما) کو فرماتے ہوئے سنا (اے لوگو!) کیا تم اپنی پسند کے مطابق کھانے اور پینے کی چیزیں نہیں حاصل کرتے ہو۔ بیشک میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے پاس اتنی رومی کھجوریں بھی نہیں تھیں جن سے آپ سیر ہو جاتے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کا فقر اختیار ہی تھا، اضطراری نہ تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) ایک ایک مہینہ (گھر میں) آگ نہیں جلاتے تھے، اور صرف کھجوروں اور پانی پر گزارہ ہوتا تھا۔

عَلَى ظَهْرِ التَّدَامِ .
بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ
أَبِيهِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي
أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا
الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الْكُفْرَ وَأَنَا
الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَيَّ
قَدَافِي وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ
الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ .

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ لَقِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ
فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ
وَأَنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ
وَأَنَا الْمُقَدِّفُ وَأَنَا الْحَاشِرُ وَنَبِيُّ
الْمَلَا حِمِ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَيْشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ
التَّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا)
يَقُولُ أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَ شَرَابٍ
مَا شَبِثْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ
الدَّفْتِلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ .

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ إِنَّ كُنَّا إِلَى مُحَمَّدٍ نَمَكُّ
شَهْرًا مَا لَسْتُ وَقَدْ بَنَارٍ إِنَّ هُوَ إِلَّا

الْتَّمُ وَالْمَاءُ.

عَنْ النَّبِيِّ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ
وَرَفَعْنَا عَنْ بَطُونِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ
فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهِ عَنْ حَجَرَيْنِ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيهَا وَلَا
يَلْقَاهُ فِيهَا أَحَدٌ فَأَتَاهُ أَجُوبُكِرُ
(رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) فَقَالَ مَا جَاءَ
بِكَ يَا أَبَا بَكْرٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)
فَقَالَ خَرَجْتُ أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْظَرْتُ فِي
وَجْهِهِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَيْهِ فَلَمْ
يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ عُمَرُ (رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ) فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ
(رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ الْجُوعُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنَا فَتَدُ وَجَدْتُ بَعْضَ ذَلِكَ
فَانْطَلَقُوا إِلَى مَنْزِلِ أَبِي الْهَيْثَمِ
بَيْنَ التَّهْيَاتِ الْأَنْصَارِيَّةِ وَكَانَ
رَجُلًا كَثِيرَ التَّحَلُّ وَالشَّجَرِ وَ
الشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خَدَمٌ فَلَمْ
يَجِدُوهُ فَقَالُوا لَا مَرَأَتَهُ أَيْنَ
صَاحِبُكَ فَقَالَتْ انْطَلِقْ لِيَسْتَعْدِدْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہم نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹوں
پر باندھے ہوئے ایک ایک پتھر سے کپڑا اٹھا کر دکھایا
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شکم اور سے کپڑا اٹھا کر
دو پتھر باندھے ہوئے دکھائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت باہر تشریف لائے
جس وقت آپ نہ تو باہر تشریف لایا کرتے تھے اور نہ ہی
کوئی آپ سے ملاقات کرتا تھا۔ (یعنی معمول نہیں تھا)
(اسی اثناء میں) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حاضر
ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکر
کیوں آئے ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم
آپ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ اور اس لئے
تاکہ آپ کی زیارت کروں اور سلام عرض کروں۔ تھوڑی دیر
بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھی آنے کا سبب پوچھا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم)
بھوک کی وجہ سے آیا ہوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں نے بھی کچھ کچھ (بھوک) محسوس کی ہے پھر تینوں
حضرات (حضرت ابو الہیثم بن تیہان انصاری رضی اللہ عنہ
کے گھر تشریف لے گئے، حضرت ابو الہیثم، بہت سی
کھجوروں درختوں اور بکریوں کے مالک تھے (لیکن) آپ
کے ہاں کوئی خادم نہیں تھا۔ حضرت ابو الہیثم (اس وقت) گھر
پر نہیں تھے چنانچہ ان کے بارے میں ان کی زوجہ محترمہ سے
پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ وہ ہمارے لئے بیٹھا پانی لینے گئے
ہیں۔ تھوڑی دیر میں حضرت ابو الہیثم تشریف لے آئے، آپ کے

ف :- حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اہل بیت میں شامل ہیں۔

لَنَا السَّاءُ فَلَمْ يَلْبَثُوا أَنْ جَاءَ أَبُو
الْهَيْثَمِ بِعَمَلَةٍ يَزْعُمُهَا فَوَضَعَهَا
ثُمَّ جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُقَدِّمُ يَدَيْهِ بِأَبِيهِ وَ
أُمِّهِ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ إِلَى حَدِيقَتِهِ
فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى
نَخْلَةٍ فَجَاءَ يَقْنُو فَوَضَعَهُ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا
تَنْقَبْتُمْ لَنَا مِنْ رُطْبِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنِّي
أَرَدْتُ أَنْ تَخْتَارُوا أَوْ تَخْتِيرُوا
مِنْ رُطْبِهِ وَلَبَسِيهِ فَأَكَلُوا وَشَرَبُوا
مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ مِنَ التَّعْيِيمِ الَّذِي نَسْأَلُونَ
عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطْبٌ
طَيِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ فَأَنْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ
لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْأَبَحْ لَنَا ذَاتَ
ذَرٍّ فَذَابَحَ لَهُمْ عَنَاقًا أَوْجَدِيًا
فَاتَاهُمْ بِهَا فَأَكَلُوا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ
خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَتَانَا
سَبِيٌّ فَأَتِنَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَيْنِ لَيْسَ
مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَاتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اخْتَرْتُ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ (صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اخْتَرْتُ لِي فَقَالَ

پاس ایک مشک تھی جس کو آپ نے بمشکل اٹھایا ہوا تھا۔ آتے ہی
راپانی رکھ کر انہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹ گئے اور عرض
کرنے لگے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ پھر ان (تینوں حضرات)
کو اپنے باغ میں لے گئے، ان کے لئے فرش (کوئی کبیل وغیرہ)
بچھایا پھر گئے اور کھجور کا ایک پورا خوشہ لاکر حاضر کر دیا نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان میں سے ہمارے لئے کچھ
کھجوریں کیوں نہیں چن کر لایا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ!
صلی اللہ علیہ وسلم میں نے چاہا کہ آپ خود حسب مرضی کچھ
یا کچی کھجوریں منتخب فرمالیں پھر ان تمام حضرات نے کھجوریں
کھائیں اور اس پانی میں سے پیا (جو وہ لائے تھے) آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم بخدا! یہ ٹھنڈا سایہ، تازہ و عمدہ
کھجوریں اور ٹھنڈا پانی ان نعمتوں میں سے ہیں جن کے بارے
میں قیامت کے دن پوچھا جائے گا پھر حضرت ابوالہیثم
رکھرا تشریف لے جانے لگے تاکہ کھانا تیار کر کے لائیں تو
(اس وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لئے
دودھ والی کجری ہرگز نہ ذبح کرنا چنانچہ انہوں نے بکری
نکال کر ذبح کیا (زربادادہ) پھر مہمانوں نے کھایا تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا
تمہارے پاس خادم ہے؟ عرض کیا نہیں! آپ نے فرمایا
جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو حاضر ہونا پھر کچھ عرصہ
بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف دو غلام آئے
جن کے ساتھ تیسرا نہیں تھا۔ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ حاضر
ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں میں
سے ایک پسند کر لو۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی!
صلی اللہ علیہ وسلم! آپ خود ہی منتخب فرمالیں (اس پر)
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جس آدمی سے مشورہ
لیا جاتا ہے وہ امین ہی ہوتا۔ تو اس (غلام) کو لے جایا کیونکہ
میں نے اس کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور میں تجھے
اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ پھر

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ
الْمُسْتَشَارُ مُوتِمَنٌ خَذَ هَذَا ضَائِي
رَأَيْتُهُ يَصَلِّيُ وَاسْتَوْصِي بِهِ مَعْرُوفًا
فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)
إِلَى إِمْرَأَتِهِ فَاخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
إِمْرَأَتُهُ مَا أَنْتَ بِبَالِغِ حَقِّ مَا قَالَ
فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَّا بِأَنْ تُعَيِّقَهُ قَالَتْ فَهُوَ عَتِيقٌ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا
خَلِيفَةً إِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ
تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهَا عَنِ
الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَا تَأْلُوهُ خَبَا لَا
وَمَنْ يَتُوقِ بِطَانَةَ السُّوءِ فَقَدْ
وُقِيَ.

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ
سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ (رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا) يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ
أَهْرَقَ دَمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَإِنِّي لَأَوَّلُ
رَجُلٍ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَقَدْ
رَأَيْتُنِي أَغْرُؤُافِي الْعَصَابَةِ مِنْ أَصْحَابِ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا نَاكُلُ إِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةَ
حَتَّى تَقَرَّحَتْ أَشَدَّ افْتِنًا حَتَّى آتَتْ
أَحَدَنَا لِيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَ
الْبَعِيرُ وَاصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ يُحَرِّ
دُونِنِي فِي الدِّينِ لَقَدْ خَبْتُ وَ
خَسِرْتُ إِذَا وَضَعْتُ عَمَلِي.

حضرت ابو الہیثم رضی اللہ عنہ نے گھر جا کر اپنی زوجہ کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک سنایا تو آپ کی بیوی نے کہا کہ
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں جو حقوق پورا
کرنے کا حکم دیا ہے تم ہرگز پورے نہیں کر سکتے البتہ تم اسے
آزاد کرو (اس پر) حضرت ابو الہیثم نے فرمایا وہ آزاد ہے
(یعنی آزاد کر دیا) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے (خبر ملنے پر)
فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر نبی اور ہر خلیفہ کے لئے دو باطنی
مشیر مقرر کئے ہیں ایک (باطنی) مشیر اس کو نیکی
کا حکم دیتا ہے۔ اور برائیوں سے روکتا
ہے، اور ایک (باطنی) مشیر، تباہ کرنے
میں کمی نہیں کرتا۔ (اس لئے) جو
شخص بڑے مشیر سے بچا یا گیب
وہ (ہر قسم کی برائیوں سے) محفوظ رکھا
گیا۔

حضرت قیس بن ابو حازم روایت کرتے ہیں کہ
میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے
ہوئے سنا کہ میں (اس امت میں) پہلا شخص ہوں جس
نے اللہ کے راستے میں (کسی کا فرکا) خون بہایا اور اللہ کے
راستے میں سب سے پہلے تیر چلانے والا (بھی) میں ہوں۔ میں اپنے
آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی جماعت
میں جہاد کرتا ہوا دیکھ رہا ہوں ہم صرف درختوں کے پتے اور خاردار
درختوں کے پھل کھاتے تھے یہاں تک کہ ہمارے منہ (اندر سے)
زخمی ہو گئے اور جب ہم سے کوئی ایک قضائے حاجت کرتا تو
بکرمی اور اونٹ کی طرح مینگیاں باہر آتیں (اس کے باوجود)
اب نبیلہ بنو اسد مجھ کو دین کے معاملے میں طعنہ دیتے ہیں
(اگر ایسا ہے) تو پھر میں ضرور ہی نقصان میں ہوں اور میرے
اعمال ضائع ہو گئے (حالانکہ یہ ممکن نہیں)۔

عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرٍ وَشَوْلَيْسٍ
أَبِي الرُّقَادِ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا)
وَقَالَ انْطَلِقْ أَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ حَتَّى
إِذَا كُنْتُمْ فِي أَقْصَى أَرْضِ الْعَرَبِ
وَأَدْنَى بِلَادِ أَرْضِ الْعَجَمِ فَاقْبَلُوا
حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْمَرْبَدِ وَجَدُوا
هَذَا الْكَدَّانَ فَقَالُوا مَا هَذِهِ قَالُوا
هَذِهِ الْبَصْرَاءُ فَسَارُوا حَتَّى إِذَا
بَلَغُوا حِيَالَ الْجَبْرِ الصَّغِيرِ فَقَالُوا
هَهُنَا أُمْرَتُنَا فَتَرَلُّوا فَذَكَرُوا
الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ قَالَ فَقَالَ عُتْبَةُ
بْنُ غَزْوَانَ إِنَّ لَقَدْ مَا آيَتُنِي وَإِنِّي لَسَابِعُ
سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ
حَتَّى تَقَرَّحَتْ أَشْدُّ أَقْنَانَا فَالْتَقَطْتُ
بُرْدَةً فَفَقَسْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ
فَمَا مَتَانِ أَوْلَيْكَ السَّبْعَةُ أَحَدٌ
إِلَّا وَهُوَ أَمِيرٌ مِمَّنْ مِنَ الْأَمْصَارِ
وَسَتَجِدُّونَ الْأُمَرََاءَ بَعْدَنَا.

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللَّهِ وَمَا يُخَافُ
أَحَدٌ وَلَقَدْ أُودِيْتُ فِي اللَّهِ وَ
مَا يُودَى أَحَدٌ وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَى ثَلَاثَةِ
مِنْ لَيْلَةٍ وَ يَوْمٍ وَ مَالِي وَ لِبَالٍ
(رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) طَعَامٌ يَا كُلُّ دُوكَبِدٍ
إِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيهِ إِبْطُ بِلَالٍ (رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ)

حضرت خالد بن عمیر اور شولیس (البوقادر) (رضی اللہ عنہما)
فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے غنیم بن
غزوآن رضی اللہ عنہ کو (لشکر کا سردار بنا کر) بھیجا اور فرمایا
تم اور تمہارے ساتھی جاؤ اور جب سرزمین عرب کے آخر
اور عجمی شہروں کے قریب پہنچو تو وہاں قیام کرو (پھر وہ
تمام روانہ ہوئے اور جب مرید (جہاں اب بصرے کی
بیرونی آبادی ہے) کے مقام پر پہنچے تو وہاں انہوں نے
نرم و سفید پتھر پائے (وہاں کے لوگوں سے) پوچھا یہ
کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا یہ بصرہ (نامی پتھر) ہیں
اور جب (وجہ کے) پھوٹے پل کے برابر پہنچے تو (اپس میں)
کہنے لگے تمہیں اسی جگہ کا حکم دیا گیا ہے پھر وہاں اتر گئے
پھر راوی نے سارا واقعہ بیان کیا (راوی کہتے ہیں کہ قتیبہ بن
غزوآن نے بیان کیا کہ میں اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا اس وقت میں (پہلے) سات (مسلمانوں)
میں سے ایک تھا۔ ہمارے پاس کھانے کے لئے صرف دھنوں
کے پتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمارے منہ (اندر سے) زخمی ہو گئے
پھر مجھے ایک (گرمی ہوئی) چادر ملی جسے میں نے اپنے اور
حضرت سعد کے درمیان تقسیم کر دیا۔ (اور اب) ہم ساتوں
کسی نہ کسی شہر کے حاکم ہیں اور ہمارے بعد آنے والے
حاکموں کا تم تجربہ کر لو گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اللہ کی راہ میں اتنا ڈرایا
اور ستایا گیا جتنا کسی دوسرے کو نہیں ڈرایا اور ستایا
گیا اور بیشک مجھ پر (ایک دفعہ) تیس دن اور رات
ایسے بھی گزرے کہ میرے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ
کے پاس کھانے کی کوئی ایسی چیز نہیں تھی جسے کوئی
باندھ رکھا ہے، صرف اتنی چیز جو حضرت بلال
کی بغل میں آجائے (یعنی سی تھوڑی سی چیز)

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْتَمِعْ عِنْدَهُ وَلَا عِشَاءً مِّنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ إِلَّا عَلَى ضُفْفٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ كَثْرَةُ الْأَيْدِي .

عَنْ نُوْفَلِ بْنِ أَبِي سَرْجٍ الْهَزَلِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَنَا جَلِيسًا وَكَانَ نَعْمَ الْجَلِيسُ وَإِنَّهُ انْقَلَبَ بِنَا ذَاتَ يَوْمٍ حَتَّى إِذَا دَخَلْنَا بَيْتَهُ دَخَلَ فَاعْتَسَلَ شَمَّ خَرَجَ وَأُوتِينَا بِصُحُفَةٍ فِيهَا خُبْزٌ وَلَحْمٌ فَلَمَّا وَضَعْتُ بَكَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَسَّدٍ مَا يُبْكِيكَ قَالَ هَلَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَشْبَعْ هُوَ وَآهْلُ بَيْتِهِ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ فَلَا أَرَانَا أُخْرِجَنَا لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَّنَا .

بَابُ مَا جَاءَ فِي سِنِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ وَيَأْتِيهِ عَشْرًا وَتُوفِّي وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً .

عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَعَاذِ بْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے میں صبح یا شام کبھی بھی روٹی اور گوشت جمع نہیں ہوتے مگر ہاں جب ضفٹ اجتماع ہو حضرت عبداللہ کہتے بعض اہل لغت کے نزدیک ”ضفٹ“ سے مراد ہاتھوں کی کثرت ہے یعنی کئی آدمیوں کا ہل کر کھانا

حضرت نوفل بن ابی سرجی کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف (رضی اللہ عنہما) ہمارے ہم مجلس تھے۔ اور یہ بہترین ہم نشین تھے ایک دن وہ ہمیں اپنے ساتھ لے آئے جب گھر میں داخل ہوئے، غسل کیا اور پھر باہر تشریف لائے۔ پھر ہمارے پاس گوشت اور روٹی کا (ملا ہوا) بڑا پیالہ لایا گیا۔ جب پیالہ رکھا گیا تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ رو پڑے ہیں نے کہا اے ابو محمد! آپ کیوں روئے؟ انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں وصال فرمایا کہ (کبھی) آپ اور آپ کے اہل بیت نے جو کی (روٹی) (بھی) پیٹ بھر کر نہیں کھائی پس میں نہیں خیال کرتا کہ ہم جس (خوش حالی) کے لئے پیچھے چھوڑے گئے ہیں وہ ہمارے لئے بہتر ہے۔

باب سہ عمر مبارک

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، نبوت ملنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال مدینہ طیبہ میں رہے۔ اور تریسٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی

اللہ عنہ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا اور اسی عمر میں حضرت صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا بھی انتقال ہوا۔ اور اب میں (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) بھی تریسٹھ برس کا ہوں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ تریسٹھ برس کی عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک پینیسٹھ سال کی عمر میں ہوا ربیع الثانی اور وصال کے سالوں کو ملا کر ورنہ تریسٹھ سال)

حضرت وغفل بن خنظلہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وصال کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پینیسٹھ سال تھی۔

حضرت ربیعہ بن ابی عبد الرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرمایا ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قدر مبارک نہ تو بہت لمبا تھا اور نہ ہی بہت پست اور آپ کا رنگ نہ تو بالکل سفید (بغیر سرخی کے) تھا اور نہ بالکل گندم گوں (سیاہی مائل) تھا۔ آپ کے بال مبارک نہ تو بہت زیادہ گھنگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے چالیس برس کی عمر میں آپ نے اعلان نبوت فرمایا پھر دس برس کہ کمرہ میں رہے دس سال مدینہ طیبہ میں اور پھر ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہو گیا (عربی دستور کے مطابق کسر کو ذکر نہیں کیا گیا ورنہ آپ کی عمر مبارک تریسٹھ برس تھی) اور (رومال کے وقت) آپ کے سیر انور اور واطھی مبارک میں ہیں بال بھی سفید نہیں تھے۔

(رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) أَنَّهُ سَمِعَهُ يَخْطُبُ قَالَ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ تُوُفِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسِينَ وَسِتِّينَ.

عَنْ دَعْفَلِ بْنِ حَنْظَلَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسِينَ وَسِتِّينَ سَنَةً.

عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَاسِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْأَدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبَطِ بَعَثَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشَرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

باب وصال مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-
میں نے آخری مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس
وقت دیکھا جب آپ نے سو مواری کے دن (کھڑکی سے) پردہ
بٹھایا میں نے آپ کے چہرہ انور کی طرف دیکھا (تو ایسا معلوم
ہوا) گویا کہ قرآن پاک کا ایک ورق ہے۔ اس وقت صحابہ
کرام، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھ
رہے تھے قریب تھا کہ لوگوں میں حرکت پیدا ہوتی، آپ نے
انہیں (اپنی جگہ) ٹھہرنے کا حکم فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ ان کی امامت فرما رہے تھے پھر آپ نے پردہ
ڈال دیا اسی دن پچھلے پہر آپ کا وہ حال ہو گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے یا (آپ نے فرمایا)
میری گود سے تکیہ لگایا ہوا تھا۔ آپ نے پیشاب فرمانے
کے لیے ایک برتن منگوایا اور اس میں پیشاب فرمایا۔
پھر (کچھ دیر بعد دعا مانگتے مانگتے) آپ کا وصال مبارک
ہو گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال کے وقت دیکھا آپ کے پاس
پانی کا ایک پیالہ تھا آپ اس میں دست مبارک ڈالتے
اور چہرہ انور پر ملتے پھر آپ نے دعا مانگی "اے اللہ! موت
کی سختیوں پر یا آپ نے فرمایا) موت
کی بے ہوشیوں پر میری مدد فرما۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
مجھے کسی کی آسانی موت پر رشک نہیں
آتا جب سے میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر وصال کے وقت کی تکلیف دیکھ چکی ہوں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي وَفَاتِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ أَخِيرُ نَظَرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ
الْبِتَارَةَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَتَنَظَرْتُ إِلَى
وَجْهِهِ كَأَنَّهُ وَرَقَةٌ مُصْحَفٍ وَالنَّاسُ
يُصَلُّونَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
فَكَادَ النَّاسُ أَنْ يَفْطُرُوا فَأَسَارَى إِلَى
النَّاسِ أَنْ أَهْبَتُوا وَأَبُوبَكْرٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ يُؤَمِّمُهُمْ وَالْقَى السَّجْفَ
وَتَوَفَّى مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ كُنْتُ مُسْنِدَةً النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِي أَوْ قَالَتْ
إِلَى حَجْرِي فَدَعَا بِطَسْتٍ لِيَبُولَ
فِيهِ ثُمَّ بَالَ فَمَاتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَهَا
قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ
فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يَدْخُلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ
ثُمَّ يَمْسُحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُولُ
اللَّهُمَّ اعِزِّي عَلَى مُنَكَرَاتِ الْمَوْتِ أَوْ
قَالَ عَلَى سَكْرَاتِ الْمَوْتِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ لَا أَغِيظُ أَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتِ
بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)
سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيتُهُ قَالَ
مَا قُبِضَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ
الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يَتَدَفَّنَ فِيهِ أَدْفِنُوهُ
فِي مَوْضِعٍ فَرَأَيْتُهُمْ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ أَنَّ
أَبَا بَكْرٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) دَخَلَ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ
وَفَاتِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ
وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى سَاعِدَيْهِ
وَقَالَ وَأَنْبِيَاءُ وَاصْفِيَاءُ وَ
خَلِيلَاءُ

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ
فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ
أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا
أَيْدِيَنَا مِنْ تُرَابٍ وَاتَّالَفُوا فِيهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَنْكَرْنَا
قُلُوبَنَا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ رَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو صحابہ کرام میں آپ
کے دفن کے معاملے میں اختلاف ہوا اس پر حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد سنا ہے۔ جو
مجھے (ابھی تک) نہیں بھولا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کا وصال اسی جگہ پر ہوتا ہے جہاں
وہ دفن ہونا پسند کرتا ہے (لہذا) آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو آپ کے بستر ہی کی جگہ دفن کرو۔

حضرت ابن عباس اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال
مبارک کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف
لائے آپ نے اپنا منہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں
آنکھوں کے درمیان اور اپنا ہاتھ آپ کی دونوں کلاٹیوں پر رکھا
اور فرمایا ہائے نبی! ہائے برگزیدہ! ہائے دوست!
(صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس دن
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو انوار
نبوت سے ہر چیز روشن ہو گئی اور جس دن آپ کا وصال
مبارک ہوا ہر چیز تاریک ہو گئی اور ابھی ہم نے
امر قد النور کی مٹی مبارک سے ہاتھ جھاڑے بھی نہیں
تھے اور ہم تدفین میں ہی مصروف تھے کہ
ہمیں اپنے دلوں کی حالت بدلی معلوم ہوئی
(شدت غم کی وجہ سے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال سوموار
کے دن ہوا۔
حضرت جعفر روایت کرتے ہیں کہ میرے

والد حضرت امام باقر (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ سوموار کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا پھر اس دن اور منگل کی رات (انتظام خلافت وغیرہ کی وجہ سے) توقف کے بعد آئندہ رات (بدھ کی رات) آپ کو دفن کیا گیا سفیان (راوی) کہتے ہیں کہ امام باقر رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسروں نے کہا کہ رات کے آخری حصہ میں کدلوں کی آواز سنی گئی۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف کے صاحبزادے حضرت ابوسلمہ (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک سوموار کو ہوا، اور منگل کو تدفین ہوئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض وصال میں نقشی طاری ہوئی پھر آپ کو صحت ہوئی تو فرمایا کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ اذان پڑھیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر آپ پر دوبارہ غشی طاری ہو گئی۔ پھر آپ کو کچھ افاقہ ہوا تو پوچھا کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ حاضرین نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ نے فرمایا حضرت بلال کو کہو کہ اذان پڑھیں اور حضرت ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ (اس پر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میرے والد نرم دل ہیں جب وہ اس جگہ کے مقام انور پر اکھڑے ہوں گے اور نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ کیا اچھا ہوتا آپ کسی اور کو حکم فرماتے! پھر آپ پر غشی طاری ہو گئی۔ جب افاقہ ہوا تو پھر فرمایا بلال کو کہو کہ اذان پڑھیں اور ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تم تو (ازدواج مطہرات) یوسف

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَكَتَبَ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَلَيْلَةَ الْاِثْنَاءِ وَدُفِنَ مِنَ اللَّيْلِ وَقَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ غَيْرُهُ سَمِعَ صَوْتَ الْمَسَاحِ مِنْ الْاِخِرِ اللَّيْلِ.

عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ تُوِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَدُفِنَ يَوْمَ الْاِثْنَاءِ.

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ رَحِيٍّ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ أُغِيِيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَأَفَاقَ فَقَالَ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ مُرُّوا بِلَالٍ فَلْيُؤْذِنْ وَمُرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلتَّاسِ أَوْ قَالَ بِالتَّاسِ ثُمَّ أُغِيِيَ عَلَيْهِ فَأَفَاقَ فَقَالَ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ مُرُّوا بِلَالٍ فَلْيُؤْذِنْ وَمُرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالتَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِنَّ اَبِي رَجُلًا اَسِيفٌ اِذَا قَامَ ذَلِكَ الْمَقَامَ بَكَى فَلَا يَسْتَطِيعُ قُلُوْا اَمَرْتُ غَيْرَهُ قَالَ ثُمَّ أُغِيِيَ عَلَيْهِ فَأَفَاقَ فَقَالَ مُرُّوا بِبِلَالٍ فَلْيُؤْذِنْ وَمُرُّوا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالتَّاسِ فَإِنَّ كُنَّ صَوَاحِبُ اَوْ صَوَاحِبَاتُ يُوسُفَ قَالَ فَنَامَ

بِلَالٍ فَادَّانَ وَأَمَرَ أَبُو بَكْرٍ فَصَلَّى
بِالنَّاسِ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ خِفَةً فَقَالَ
انْظُرُوا إِلَى مَنْ أَتَيْكُمْ عَلَيْهِ فَبَجَاءَتْ
بَرِيدَةُ وَرَجُلٌ آخَرُ فَاتَّكَأَ
عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَأَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ ذَهَبَ لِيَنْكُصَ فَأَوْهَى إِلَيْهِ
أَنْ يَثْبُتَ مَكَانَهُ حَتَّى يَقْضَى أَبُو
بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَوَاتُهُ ثُمَّ إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَبِضَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَاللَّهِ لَا أَسْمَعُ أَحَدًا يَذْكُرُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَبِضَ إِلَّا ضَرَبَتْهُ بِسَيْفِي هَذَا قَالَ
وَكَانَ النَّاسُ أُمِّيِينَ لَمْ يَكُنْ
فِيهِمْ نَبِيٌّ قَبْلَهُ فَاْمَسَكَ النَّاسُ
فَقَالُوا يَا سَالِمُ انْطَلِقْ إِلَى صَاحِبِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَادْعُهُ فَاتَّيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّيْتُهُ
أَبُوبِي دَهْشًا فَلَمَّا دَانِي قَالَ لِي
أَقْبِضْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
يَقُولُ لَا أَسْمَعُ أَحَدًا يَذْكُرُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَبِضَ إِلَّا ضَرَبَتْهُ بِسَيْفِي هَذَا
فَقَالَ انْطَلِقْ فَاَنْطَلَقْتُ مَعَهُ فَبَجَاءَ
هُوَ وَالنَّاسُ فَدَخَلُوا عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ السلام والی عورتوں کی مثل ہو راوی کہتے ہیں پھر
حضرت بلال کو کہا گیا تو انہوں نے اذان پڑھی اور حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا تو انہوں نے نماز پڑھائی۔
پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ آرام پایا تو فرمایا میرے
لیے ایسا شخص دیکھ لاؤ جس کا میں سہارا لوں چنانچہ (حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی) بریرہ اور ایک مرد
آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا سہارا
لیا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو
پیچھے ہٹنے لگے (لیکن آپ نے اشارے سے انہیں
اپنی جگہ ٹھہرنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ حضرت صدیق اکبر رضی
اللہ عنہ نے نماز مکمل کی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال
ہوا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم!
اگر کسی سے میں نے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا وصال ہو گیا ہے تو میں اسے اپنی اس تلوار سے قتل کر
دوں گا۔ لوگ لکھے پڑھے نہیں تھے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے قبل ان کے پاس کوئی نبی بھی نہیں آیا تھا۔ اس
لیے لوگ (حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے کہنے
پر اس بات سے رک گئے پھر صحابہ کرام نے کہا اے عالم!
جاء اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بار غار کو بلا لاؤ
(آپ فرماتے ہیں) میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس
آیا اس وقت آپ مسجد میں تھے میں حیرانگی (کی حالت) میں
رو رہا تھا۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو پوچھا کیا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا؟ میں نے عرض کیا، حضرت عمر بن
خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کسی سے یہ بات نہ سنی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ورنہ میں اسے
اپنی اس تلوار سے قتل کر دوں گا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ
عنہ نے فرمایا چلو! چنانچہ میں آپ کے ہمراہ آیا اس
وقت لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
(اندرا) داخل ہو چکے تھے۔ آپ نے فرمایا۔

فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفِرْجُوا لِي
فَأَفِرْجُوا لَهُ فَجَاءَ حَتَّى أَكَبَتْ
عَلَيْهِ وَمَسَّهُ فَقَالَ إِنَّكَ مَيِّتٌ
وَأَتَّهُمْ مَيِّتُونَ شَمَّ تَالُوا يَا
صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَقْبِضْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ فَعَلِمُوا
أَنْ تَدَا صَدَقَ قَالُوا يَا صَاحِبَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصَبِي
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ نَعَمْ تَالُوا وَنَبَعَتْ قَالُودَا
قَوْمٌ فَيَكْبَرُونَ وَيَدْعُونَ شَمَّ
يَخْرُجُونَ شَمَّ يَدْخُلُ قَوْمٌ فَيَكْبَرُونَ
وَيُصَلُّونَ وَيَدْعُونَ ثُمَّ يَخْرُجُونَ
حَتَّى يَدْخُلَ النَّاسُ فَقَالُوا يَا
صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَيْدِ فَنُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ تَالُوا
أَيِّنَ قَالَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي قَبِضَ
اللَّهُ فِيهِ رُوحَهُ فَإِنَّ اللَّهَ
لَمْ يَقْبِضْ رُوحَهُ إِلَّا فِي مَكَانٍ
طَيِّبٍ فَعَلِمُوا أَنْ تَدَا صَدَقَ
شَمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَخْسِلَهُ بَنُو
أَبِيهِ وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ
يَتَشَاوَرُونَ فَقَالُوا انْطَلِقْ
يُنَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ
مَنْدُخْلَهُمْ مَعَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ
فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ مَتَا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ
أَمِيرٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

اے لوگو! مجھے راستہ دو چنانچہ انہوں نے آپ کو
راستہ دے دیا۔ آپ آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے جسم اقدس پر جھکتے ہوئے اسے چھوا اور پھر آپ
نے آیت پڑھی ”بے شک آپ بھی وصال فرمانے والے
ہیں اور وہ بھی مرنے والے ہیں“ پھر صحابہ کرام نے کہا
اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار! کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں!
چنانچہ انہیں معلوم ہو گیا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر
انہوں نے پوچھا اے یار غار! رسول اللہ (صلی اللہ علیہ
وسلم) کیا ہم رسول اللہ علیہ وسلم کا نماز جنازہ پڑھیں
آپ نے فرمایا ہاں (پڑھو) پوچھا کیسے؟ آپ نے فرمایا
ایک جماعت (اندر) داخل ہو، تکبیریں کہیں دعا کریں
درود شریف پڑھیں اور باہر آجائیں۔ پھر دوسری جماعت
داخل ہو، تکبیریں کہیں دعا کریں اور درود شریف پڑھتے
ہوئے باہر آجائیں یہاں تک کہ (تمام) لوگ فارغ ہو
جائیں۔ پھر صحابہ کرام نے پوچھا اے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے دوست! کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو دفنایا جائے گا آپ نے فرمایا ہاں! پھر پوچھا کہاں؟
آپ نے فرمایا اس جگہ جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح
مبارک کو قبض فرمایا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح
مبارک، پاک جگہ پر قبض فرمائی ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام کو
معلوم ہو گیا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر حضرت صدیق
اکبر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو آپ کے خاص سرداری والے غسل دیں، ادھر مہاجرین
جمع ہو کر (خلافت کے بارے میں) باہم مشورہ کرنے
لگے۔ پھر انہوں نے (مہاجرین نے) آپ سے عرض کیا
کہ آپ ہمارے ساتھ انصار بھائیوں کے پاس چلیں۔
تاکہ ہم ان کو بھی مشورہ میں شریک کریں۔ دجیب وہاں
گئے تو انصار نے کہا ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک تم میں

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ لَمْ يَمْشِلْ هَذِهِ
الثَّلَاثِ ثَانِي اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي
الْخَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ
إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا مَنْ هُمَا قَالَا شَعَرٌ
بَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعَهُ وَبَايَعَهُ
الثَّاسُ بَيْعَةً حَسَنَةً
جَمِيلَةً.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَا لَمَّا وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُرْبِ الْمَوْتِ
مَا وَجَدَ قَالَتِ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا وَآكَرْبَاءُ فَتَالَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا كُرْبَ عَلَيَّ أَبِيكَ بَعْدَ
الْيَوْمِ إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ مِنْ أَبِيكَ مَا
لَيْسَ بِتَارِكٍ مِنْهُ أَحَدًا الْوَفَاةُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَهُ فَرْطَانِ
مِنْ أُمَّتِي أَدْخَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِهِمَا
الْجَنَّةَ فَتَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرْطٌ مِنْ أُمَّتِكَ
قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرْطٌ يَا مُوَقَّقَةُ
قَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرْطٌ مِنْ
أُمَّتِكَ قَالَ فَانَا فَرْطُ أُمَّتِي لَنْ
يُصَابُوا بِمِثْلِي.

سے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کس شخص
میں یہ تین صفات ہیں (جو قرآن کی آیت میں مذکور ہیں) وہ دو
میں سے دوسرا تھے جب وہ دونوں غار میں تھے جب انہوں نے
اپنے ساتھی سے فرمایا غم نہ کھائے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے" پھر
آپ نے فرمایا وہ دو کون ہیں؟ (یعنی ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرا
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) راوی کہتے ہیں پھر حضرت عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ نے ہاتھ بڑھایا اور ان کی (حضرت صدیق اکبر) بیعت کی
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے وقت (طبعی تکلیف
(جیسا کہ آپ کے شاہیاں نشان تھی) پائی تو حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہائے تکلیف! (یعنی آپ کو
کس قدر تکلیف ہے) (اس پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا آج کے بعد تمہارے باپ پر کوئی تکلیف
نہیں آئے گی۔ تیرے والد ماجد کے پاس وہ چیز (موت)
حاضر ہوئی جس سے کسی کو چھٹکارا نہیں۔ اب قیامت
کے دن ملاقات ہوگی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی
پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت سے جس کے
دو فرط (نابالغ بچے جو مرجائیں اور ماں باپ صابر شاکر
ہوں) ہوں اسے اللہ تعالیٰ ان کے سبب جنت میں
داخل فرمائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض
کیا آپ کی امت سے وہ شخص جس کا ایک ہی نابالغ
بچہ مر گیا ہو (تو اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا ہاں
جس کا ایک نابالغ فوت شدہ بچہ ہوں (وہ بھی جنتی ہے)
ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ کی امت میں
سے جس کا ایک بھی بچہ فوت شدہ نہ ہو تو آپ نے
فرمایا میں اپنی امت کے لیے ذریعہ نجات
ہوں انہیں اتنی تکلیف نہیں پہنچتی جتنی مجھے
پہنچتی ہے۔

باب ۵۵ واثرت

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاتِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَخِي
جُوَيْرِيَةَ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَتْ مَا تَرَكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَّا سِلَاحًا وَبَخْلَةً وَارْضًا جَعَلَهَا
صَدَقَةً.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَتْ مَنْ يَرِثُكَ فَقَالَ
أَهْلِي وَوَلَدِي فَقَالَتْ مَا لِي لَا أَرِثُ
أَبِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نَوَسَاتٌ وَلَكِنِّي أَعُولُ
مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَعْمَلُهُ وَاتَّفَقَ عَلَى مَنْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُنْفِقُ عَلَيْهِ -

عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ أَنَّ الْعَبَّاسَ
وَعَدِيًّا جَاءَا إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
يَخْتَصِمَانِ يَقُولُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا
لِصَاحِبِهِ أَنْتَ كَذَا أَنْتَ كَذَا فَقَالَ
عُمَرُ لَطْلَحَةً وَالتُّبَيْرَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنْشَدَاكُمْ بِاللَّهِ أَسَمِعْتُمْ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
كُلُّ مَالٍ نَبِيِّ صَدَقَةٍ إِلَّا مَا أَطْعَمَهُ
إِنَّا لَا نَوَسَاتٌ فِي الْحَدِيثِ
قَضَتْ.

مصدقہ

حضرت عمرو بن حارث ، جو حضرت جویریہ (ام المومنین)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لوندی کے بھائی تھے
اور انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل تھا۔ فرما
ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (وصال کے وقت) صرف اپنے
مہتیار، بچہ اور کچھ زمین چھوڑی جسے آپ نے (راہِ خدا میں) ۴
حضرت ابوسہریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خاتونِ جنت

حضرت: بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا، (امیر المومنین، حضرت صدیق
اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور پوچھا کہ آپ کا وارث کون
ہوگا؟ آپ نے فرمایا میرے گھر والے اور میری اولاد (اس پر)
خاتونِ جنت نے فرمایا (تو پھر) میں اپنے والد ماجد کی وارث
کیوں نہیں ہوں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارا
کوئی وارث نہیں ہو سکتا، یعنی نبی کا وارث نہیں ہوتا، پھر حضرت صدیق
اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس کی خبر گیری کرتا رہوں گا جس کی خبر
گیری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے رہے اور جس پر آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم خرچ فرماتے رہے، میں بھی خرچ کرتا رہوں گا۔

حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں کہ حضرت عباس اور حضرت
علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما (خلافت فاروقی میں) حضرت فاروق اعظم
رضی اللہ عنہ کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے۔ دونوں ایک دوسرے
سے فرما رہے تھے تو ایسا ہے (تو ایسا ہے) (اس پر) حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت
عبدالرحمن بن عوف اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم سے فرمایا
میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیر، فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ نبی
کا ہر مال صدقہ ہوتا ہے البتہ جو اس نے (دوسروں کو کھلایا یا لایا
بے شک ہمارا کوئی وارث نہیں بن سکتا۔ اس حدیث میں اور
بھی واقعہ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں بن سکتا ہم جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری وراثت درہم اور دینار تقسیم نہیں ہوتے ہیں، اپنی ازواج مسطرات کے خراجات اور اپنے عامل (خلیفہ) کے مصارف کے بعد جو کچھ بھی چھوڑ جاؤں وہ صدقہ ہے۔

حضرت مالک بن انس بن حذثان فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاں حاضر ہوا۔ (اسی اثناء میں) حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت طلحہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم تشریف لائے (اور پھر) حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما بھی آپس میں جھگڑتے ہوئے تشریف لے آئے ان سے (حاضر صحابہ کرام سے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس ذات کی قسم دیتا ہوں (اور پوچھتا ہوں) جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑ جائیں، صدقہ ہے۔ انہوں نے جواب دیا ہے۔ اے اللہ! ہاں (ہم جانتے ہیں) اس حدیث میں طویل واقع ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ درہم و دینار چھوڑے اور نہ ہی بکریاں اور اونٹ (چھوڑے) راوی کہتے مجھے شک ہے کہ (شاید آپ نے) غلام اور لونڈی کے بارے میں بھی فرمایا۔

باب ۲۱ خواب میں زیارت

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقْسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفْقَةِ نِسَائِي وَمَوْتِي عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ.

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ حَذَثَانَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَدَاخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَجَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَشُدُّكُمْ بِالَّذِي يَأْذِيهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَقَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا قَالَ وَ أَشَدُّ فِي الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (درحقیقت) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں اپنا سکتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (حقیقتاً) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میری شبیہ نہیں بن سکتا نہیں اپنا سکتا یا (راوی کو شک ہے کہ)

حضرت ابوباک اشجعی اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (واقعی) مجھے ہی دیکھا۔

حضرت عاصم بن کلیب فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (درحقیقت) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بن سکتا (عاصم بن کلیب فرماتے ہیں امیرے والد نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کی۔ اور ابوبھی) کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (خواب میں) دیکھا ہے اور آپ کو حضرت حسن بن علی کے مشابہ پایا (اس پر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی کہ بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے مشابہ تھے۔

حضرت یزید فارسی رضی اللہ عنہ جو قرآن پاک لکھا کرتے تھے، فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے دور میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور پھر یہ واقعہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى حَيَاتِ الشَّيْطَانِ لَا يَتَمَثَّلُ بِي.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى حَيَاتِ الشَّيْطَانِ لَا يَتَصَوَّرُ أَوْ قَالَ لَا يَتَشَبَّهُ بِي.

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى بِي.

عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رِوَاةً (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ) يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى حَيَاتِ الشَّيْطَانِ لَا يَتَمَثَّلُ بِي قَالَ أَبُو فَحَّاتٌ بِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ قَدْ رَأَيْتُهُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ شَبَّهْتُهُ بِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُشَبِّهُهُ.

عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ يَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ زَمَنَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ لَا بَنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّوَمِ فَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُولُ إِنْ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيعُ
أَنْ يَنْشَبِيَهُ بِي فَمَنْ رَأَى فِي الثَّوَمِ فَقَدْ
رَأَى هَلًا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَنْعَتَ هَذَا
الرَّجُلَ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الثَّوَمِ قَالَ
نَعَمْ أَنْعَتَ لَكَ رَجُلًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ
جِسْمُهُ وَلَحْمُهُ أَسْمَرُ إِلَى الْبَيَاضِ
أَكْهَلُ الْعَيْنَيْنِ حَسَنُ الصَّحْكِ جَمِيلُ
دَوَائِرِ الْوَجْهِ فَقَدْ مَلَأَتْ لَحْيَتُهُ
مَا بَيْنَ هَذِهِ قَدْ مَلَأَتْ نَحْرَهُ قَالَ
عَوْفٌ وَلَا أَدْرِي مَا كَانَ مَعَ هَذَا
النَّعْتِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا لَوْ رَأَيْتَ فِي الْيَقْظَةِ مَا
اسْتَطَعْتَ أَنْ تَنْعَتَهُ فَوْقَ هَذَا
عَنِ ابْنِ شَهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عَمِّهِ قَالَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو
قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
رَأَى بَعْضِي فِي الثَّوَمِ فَقَدْ سَأَى
الْحَقَّ.

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
رَأَى فِي الثَّوَمِ فَقَدْ رَأَى هَلًا
الشَّيْطَانَ لَا يَتَخَيَّلُ بِي قَالَ وَمَا دُيَا
الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ
جُزْءً مِّنَ النَّبُوَّةِ.

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

فرمایا کرتے تھے کہ شیطان میرے مثابہ نہیں ہو سکتا،
اس لیے جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی
دیکھا۔ (پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا) کیا
تو اس شخص کا حلیہ بیان کر سکتا ہے جسے تو نے خواب میں دیکھا۔
انہوں نے عرض کیا ہاں میں بیان کرتا اس کا جسم اور گوشت در
آرمیوں کے درمیان کا جسم تھا نہ بہت فرہ نہ بہت پتلا
نہ بہت لمبا اور نہ ہی بہت پست (گندم گوں سفیدی نال رنگ
سرگرمی آنکھیں، پسند مسکراہٹ خوشنما کناروں والا
چہرہ اور کانوں کے درمیانی حصے اور سینے کو پر کرنے والی
دارھی حضرت عوف (راوی) فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں ان
صفات کے علاوہ اور کیا بیان کیا حضرت ابن عباس رضی
اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر تم بیداری کی حالت میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتے تو
ان صفات سے زیادہ نہ بیان نہ کر سکتے۔

(یعنی واقعی یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ
مبارک ہے۔)

حضرت ابن شہاب زہری اپنے چچا سے روایت
کرتے ہیں کہ حضرت ابوسلمہ حضرت ابوقتادہ کے
واسطہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس
نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا یعنی
واقعی مجھ ہی کو دیکھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے
مجھے خواب میں دیکھا اس نے (حقیقتاً) مجھے ہی دیکھا
کیونکہ شیطان میری مثال نہیں بن سکتا۔
اور (یہ بھی) فرمایا کہ مومن کی خواب
نبوت کا چھیا لیسواں حصہ ہے۔

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے

ہیں میں نے اپنے والد سے سنا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ جب تو قاضی (منصف) بنایا جائے تو تجھے حدیث کی اتباع لازم ہے۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ حدیث مبارکہ دین میں پس تم دیکھو کہ اپنا دین کس سے لے رہے ہو یعنی دین دار اور دیانتدار آدمی سے حدیث لینی چاہیے

قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ إِذَا ابْتُلِيتَ بِالْقَضَاءِ فَعَلَيْكَ بِالْأَثَرِ.

عَنْ أَبِي سَيْرِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَذَا الْحَدِيثُ دِينٌ فَإِنْ تَطَلَّعْتَ وَأَعْتَدْتَ تَأْخُذُ وَنَ دِينَكُمْ.

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کے حبیب حبیب صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ اجمعین کے وسیعہ جلیلہ سے آج بتاریخ ۳۱ ستمبر ۱۹۸۱ء ترمذی شریف کا ترجمہ مکمل ہوا۔

والحمد لله على ذلك

بندہ نابکار: محمد صدیق ہزاروی متوطن موضع چہڑہ ڈاک خانہ چہڑہ تحصیل و ضلع مانسہرہ (ہزارہ)

حال: مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری منڈی لاہور۔

ہم نے اپنے پیغمبر ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جنت میں لے گیا۔ انا اور من ابغینا
 ترجمہ کنز الایمان (ترجمہ کنز الایمان)

ریاض الصائین

(عربی - اردو)

قیمت - مکمل سیٹ (دو جلد)
 طلب فرمائیں

تصنیف: شیخ الاسلام محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف النعمانی مدین

{ ۵۶۳۱ ————— ۵۶۶۶ }
 { ۶۱۲۳۳ ————— ۶۱۲۴۴ }

ترجمہ: مولانا محمد صدیق ہزاروی مدظلہ
 (مترجم جامع ترمذی، شمائل ترمذی و متوفت تعارف علمائے اہل سنت)

ناشر

فریدی بک سٹال، ۳۸ - اردو بازار - لاہور

August-2018

اہلسنت وجماعت کا قرآن و سنت کا عظیم ادارہ۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

شعبہ ناظرہ: 200

شعبہ حفظ: 145

شعبہ تجوید: 11

درس نظامی: 105

طلباء

اور انہی شعبہ جات میں سے 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم و بیش 100 طلباء مدرسہ میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام و قیام اور میڈیکل کا خرچہ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

شعبہ حفظ و ناظرہ: 14 اساتذہ شعبہ درس نظامی و تجوید: 10 اساتذہ

شعبہ عصری علوم (اسکول): 11 اساتذہ

باورچی: 2 خادم: 4 چوکیدار: 2

مدرسہ
کاسٹاف

کل طلباء کم و بیش 461 اور پورا اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

DONATION

HABIB BANK LTD. BARNES STREET BRANCH
ACC TITLE: MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA (TRUST)
ACC NO: 00500025657003 - branchcode: 0050

f @markazulooloom

www.waseemziyai.com



www.waseemziyai.com



مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان
www.waseemzignai.com